عشق میں فنا

از نیناں شاہ

مکمل ناول

(ناول کے تمام جملہ حقوق لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔)

(نیناں شاہ)

Ig@author_naina_shah

Ig@aestheticnovels.online

If you want to publish your writing stuff on our web, please do contact on our instagram account.

Ig@aestheticnovels.online

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے جبھی باہر برقی قمقموں کی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔کچھ گھروں سے تھوڑا ہٹ کر اپنی آب و تاب سے جگمگاتا ایک گھر جو نہایت خوبصورت اور عالی شان تھا جو شاہ پیلس کے نام سے مشہور تھا۔ جس قدر باہر سے خوبصورت اور عالی شان اتنا ہی اندر سے چمکتا دمکتا صاف ستھرا تھا۔اس گھر میں صرف دو نفوس یعنی دو بھائی رہتے تھے مگر اس قدر صاف ستھرا اور خوبصورت گھر انکی عالی شان پرسنیلٹی کا ثبوت دیتا تھا۔

اب بھی وہ ہینڈسم کھڑکی میں کافی کا مگ لیے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔کھڑکی میں نظر آتی برف باری اور لمبی لمبی عمارتیں جس میں برقی قمقموں کی روشنی ایک الگ اور دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔وہ فون پر اپنے کسی ایمپلوئی سے بات کر رہا تھا کالی سیاہ آنکھیں، ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی بیرڈ، کالے سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ موبائل پر دیکھتا ایک دم مڑا۔جب موبائل پر دیکھتے ایک پرکشش سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔اس نے ایک منٹ سے پہلے اپنی مسکراہٹ کی وجہ کو فون ملایا جو جا کر تیسری بیل پر رسیو ہوا۔

"ہیلو السلام و علیکم مام ! کیسی ہیں آپ؟ "

"وعلیکم السلام آیان میرا بچہ میں بلکل ٹھیک تم کیسے ہو میری جان۔ "سارہ بیگم نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔

"آئم گڈ مائی مام۔کیا ہو رہا تھا؟ "

"نتھنگ سپیشل بھائی کیسا ہے؟ کیا حال ہیں اسکے اسکو تو زرا سی بھی زحمت نہیں ہوتی کہ ماں سے بات کر لے۔"

کیوں پریشان ہوتی ہیں میری جان جسٹ چل۔ وہ بلکل ٹھیک ہے طوفان میں آج ہی اسکے کان کھینچو گا کہ وہ آپ سے بات کرے۔"

"ہاہاہاہاہاں خبر تو لینا اسکی اسکا خیال رکھتے ہو نا پتہ ہے نا غصے کا کتنا تیز ہے پورا طوفان۔"

"اوکم اون ماما۔ اسکی فکر نا کریں اسکو دیکھنا میرا کام ہے آپ بس آرام کریں۔"

"شیور میرا بچہ۔"

"اوکے مام اپنا خیال رکھیے گا پھر بات ہوتی ہے ابھی مجھے کچھ کام ہے میری جان اپنا خیال رکھیے گا۔"

"اوکے اوکے میرا بچہ اللہ حافظ۔ خیال رکھنا۔ "سارہ بیگم نے کہہ کر فون کاٹا"

آیان مسکرا کر اپنے کام کی جانب متوجہ ہوا لیپ ٹاپ پر جھکے وہ بیڈ پر پاؤں پھیلائے کام کرنے لگا۔

★☆☆☆☆☆★

جہاں رات کے پہر ہر سو اندھیرا تھا لندن میں تمام لوگ سو چکے تھے آس پاس کے گھروں کی تمام لائٹس آف تھیں مگر یہ الگ سا ایک گھر جو سب گھروں سے الگ بنا ہوا تھا اور فاصلے پر بنا قریشی ہاؤس جہاں کی تمام گولڈن لائٹس کھلی ہوئیں باہر سے اس گھر ایک الگ منظر پیش کر رہا تھا۔ ایسے وہ حسین مرد گھر میں اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹھے فائل پر اور لیپ ٹاپ پر جھکے کوئی کام کر رہے تھے کہ اچانک انکے فون پر ایک میسج آیا۔ شایان کی چہرے پر مسکراہٹ آئی فورا فون ملایا

السلامُ علیکم پیاری ماما۔ کیسی ہ؟ن؟؟

"میں بلکل ٹھیک بیٹا، آپ کیسے ہو؟؟؟ "آمنہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں بلکل ٹھیک میری ماما۔ "

"سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ بہن بھائی پہنچ گئے دونوں۔ "

"نہیں تو وہ تو نہیں پہنچے مام کیوں۔۔؟؟ "

"کیا مطلب شایان وہ نہیں پہنچے ایسے کیسے نہیں پہنچے؟ 8 گھنٹے کی فلائٹ ہوتی ہے اب دس گھنٹے ہو رہے ہیں کہاں ہیں وہ؟ بہن کو لے کر اکیلا آیا ہے شایان کہاں گئے دونوں پتہ کرو انکا۔ "آمنہ بیگم ہمشہ سے غصے کی تیز اور پوزیسو رہنے والی اس وقت بھی ٹینشن سے بولیں۔

"مام۔۔۔مام کالم ڈاؤن میں دیکھتا ہوں اپنا بی پی مت ہائی کریں پلیز زز۔"

"پلیز زز شایان دیکھو انہیں کہاں ہیں؟ "شایان چلتا باہر آیا جہاں دوسرے کمرے کی ایک چھوٹی سی گولڈن لائٹ چل رہی تھی۔ شایان نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو وہ دونوں بہن بھائی جو کہ جڑواں تھے آکر مزے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔ جانے کب سے یہاں موجود تھے کہ شایان کو خبر نا ہوئی۔ شایان نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو انکا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"مام آپکے شہزادہ اور شہزادی آچکے ہیں اور آکر سو رہے ہیں آپکے شہزادے کے پاس ضرور دو پلیکیٹ کی ہو گی جس سے وہ اندر گھس کر آکر سو گئے۔ "آمنہ بیگم کی سانس میں سانس آئی۔

"افففف یہ دونوں مجھے انکی بیوقوفیوں سے ڈر لگتا ہے شایان پلیز زز انکا خیال رکھا کرو۔ "

"کم آون مام بی پوزیٹو۔کچھ نہیں ہوتا آپکو ہم پر یقین ہے نا اپنی پرورش پر۔"

"بلکل پورا بھروسہ ہے تم لوگوں پر مجھے۔۔۔اپنی پرورش پر۔"

"سو بس پھر آپ فکر نہیں کریں چلیں آپ بتائیں ہماری چھوٹی آفت کیسی ہے؟"

"وہ طوفان بلکل ٹھیک ہے تم لوگوں سے دس ہاتھ آگے۔ "

"ہاہاہاہا کوئی بات نہیں اسے بھی عقل۔اجائے گی آہستہ آہستہ او کے مام کل بات ہوتی ہے آپ سے اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ لوویو۔"

"لوویو ٹو مائی بوائے اللہ حافظ۔ "شایان نے فون کاٹ کر ایک سائیڈ پر رکھا اور کمرے میں آکر آیان کو کسی کام سے کال کرنے لگا۔

★☆☆☆☆☆★

پاکستان:

سورج نے اپنا دیدار کروایا تو سب لوگ اٹھ کر اپنے کام کی طرف رجوع کرنے لگے۔ پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے۔ ایسے میں شاہ ولا کے لاونج میں سورج کی کرنیں جگمگا رہی تھیں۔ سارہ بیگم اپنے شوہر اور اپنی بیٹی کا ناشتہ تیار کر رہی تھیں۔

ایہا اپنے کمرے میں یونی کے لیے شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ پنک کلر کی پرنٹڈ شرٹ کے نیچے جینز کی پینٹ میں ملبوس گلے میں مفلر ڈالے بالوں کو پونی میں مقید کر رہی تھی۔ بال بنا کر اپنی پونی جھلائی اور ہونٹوں پر ہلکا سا گلوز لگایا۔۔۔ آنکھوں کی گھنی پلکوں پر مسکارہ لگائے ہونٹوں کو آپس میں مکس کیا گیا۔ ایک نظر شیشے میں خود کو سائیڈ پوز سے دیکھا اور دیکھ کر مسکرائی پھر مڑ کر اپنی چیزیں بیگ میں ڈالیں اور کمرے سے نکل کر بھاگتی نیچے آئی۔

"ماماااااا" وہ چیختی ہوئی نیچے آئی۔

"ہیے۔۔۔ مام ڈیڈی السلام و علیکم گڈ مارننگ۔"

"واعلیکم السلام مرننگ میری پرنسز۔" شاہ صاحب نے اسے گلے سے لگایا جب کہ سارہ بیگم ناشتہ لیے کچن سے باہر آئیں۔

"ایہا بیٹا آپ کا ناشتہ۔"

"تھینکیو وو ماما۔" وہ سارہ بیگم کا گال چومتی بولی۔

"باز آؤ لڑکی کہاں بھائی والی حرکتیں آگئی تم میں۔"

"اوہو لیڈی سگا بھائی ہے حرکتیں تو سیم ہو گیں نا۔ "

"ہاہاہاہاپاگل چلو جلدی سے ناشتہ کرو۔ "سارہ بیگم نے اسے ناشتہ پروسہ وہ تینوں خوش گپیوں میں مصروف ناشتہ کرنے۔لگے جب شاہ صاحب نے آخری لقمہ کھا کر ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتے ایہا کو دیکھا اور مخاطب ہوئے۔۔

"ہو گیا بیٹے چلیں۔ "شاہ صاحب نے ایہا کو پیار سے مخاطب کیا۔

"یس ڈیڈی ڈن چلیں۔ "

"او کے بیگم ہم نکلتے ہیں اپنا خیال رکھیے گا۔ "شاہ صاحب نے جھک کر اپنی بیگم سے کہا تو وہ کھکھلا دیں۔

"عمر دیکھیں اور حرکتیں دیکھیں شاہ جی۔ "

"ارے مجھ معصوم نے کیا کر دیا۔میں نے کونسا آپکا گال چوم لیا۔ "ایہا کو کام میں مصروف دیکھے فائدہ اٹھاتے ہوئے شاہ جی نے اپنی بیگم کی گال پر لب رکھے تو وہ اچھل گئیں اور اپنے شاہ کو گھوری سے نوازہ تو گہرا مسکرا دیے۔

"شرم حیا کریں حد ہے ویسے آپکی۔ "وہ خفت سے لال ہوئیں۔

"ہاہاہاہاسوری ہماری پیاری سی بیگم۔"

"جایئے اب۔ "

"چلیں ابیہا بیٹے۔ "

"یس ڈیڈی چلیں۔ "وہ بھی اپنی ماں کا گال چوم کر اپنے ڈیڈی کے پیچھے لپکی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر اپنی اپنی منزل کی جانب بڑھے۔

★☆☆☆☆☆★

صبح صبح وہ ہینڈسم پارک کی بیک سائیڈ سے بھاگتا ہوا آکر فرنٹ گیٹ کے پاس رکا .کان میں بلوٹوتھ لگائے وہ کسی سے بات کرتا جاگنگ کر رہا تھا کون نہیں جانتا تھا اس ہینڈسم کو یہاں۔ احد قریشی کا سب سے چھوٹا طوفان اور 2 بھائیوں اور ایک بہن کا سب سے چھوٹا اور لاڈلہ بھائی احان احد قریشی۔ جیسے وہ روکا کئی نظروں نے اسکی جانب دیکھا لیکن اسے ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ ہاں جب تنگ کرنے پر آتا تو ہر کسی کی اچھے سے بینڈ بجاتا اور تگنی کی ناچ نچاتا ایسا ہی تھا وہ چلبلا، شرارتی اور ہینڈسم اور تھوڑا ایٹیٹوڈ سا۔

وہ جاگنگ کر کے گھر واپس آیا ایک نظر قریشی ولا کو باہر سے دیکھا جس پر قریشی ہاؤس لکھا اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا۔وہ مسکرا کر اندر داخل ہوا۔ملازمہ جو اسکے لیے جوس لیے کھڑی تھی اس نے آکر جوس پکڑا اور پی کر فورا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں آکر اس نے فون پر کچھ میسجز چیک کیے اور پھر اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گیا۔

اتنے میں آمنہ بیگم اپنے کمرے سے اٹھتیں نیچے آئیں اور ناشتے کی جانب متوجہ ہوئیں۔

احان دس منٹ میں فریش ہو کر باہر نکلا گرے شرٹ کے نیچے بلیک جینز کی پینٹ پہنے اوپر گرے لیڈر جیکٹ میں۔ماں وس۔بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے کلائی پر گھڑی باندھتا اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتا نیچے کی جانب بڑھا وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا کہ آمنہ بیگم نے آواز پر سرگیوں کی جانب دیکھا تو۔ایک منٹ کے لیے آمنہ بیگم کی نظر بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر تھم سی گئی تھی۔وہ مسکرا کر چلتا نیچے آیا آکر سامنے اپنی ماں کی کمر پر ہاتھ رکھے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

"واٹ ہیپنڈ مائی بیوٹیفل مام۔ "وہ سرگوشی نما انداز میں بولا کہ آمنہ بیگم گڑبڑا گئیں۔۔

"اوہو ووو احان ہٹو پیچھے پگلے یہ کوئی طریقہ ہے ماں ہو میں۔ "وہ جھینپ مٹانے کو مارے خفت کے بولیں تو وہ مسکرا دیا ۔۔

"سو واٹ ڈارلنگ۔میری ماما میری مرضی۔ "وہ اپنی ماں کی ناک کھینچتا بولا۔

"افففف پاگل ناشتہ کرو۔ "وہ اسے پیچھے کرتی آگے آئیں تو وہ مسکرا کر آگے بڑھا۔۔

"اوکے غصے میں پوری لال ٹماٹر لگتی ہیں آپ۔ "وہ پھر بھی باز نا آیا۔۔

"شٹ اپ۔۔۔اینڈ ڈو یور بریک فاسٹ۔"آمنہ نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔

"اچھانا۔ "وہ اپنے ناشتے کے جانب متوجہ ہوا۔اور چپ چاپ ناشتہ کرنے لگا

"دفع ہو جاو یونی۔ "آمنہ بیگم نے اسے آخری لقمہ کھاتے دیکھ دانتوں تلے لب دبا کر چھیڑا۔۔

"ہوہائے جارہا ہوں یار رر نکال کیوں رہی ہیں حد ہو گئیں اتنا تنگ آ گئیں۔"وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے ماں کو دیکھتا بولا۔۔

"افففف احان تم سدھر نہیں سکتے۔چلو جاؤ دیر ہو رہی ہے۔"وہ آخر تنگ آ کر بولی تو وہ مسکرا کر اٹھا۔۔

"اوکے مائی لو۔۔۔بائے۔ "وہ اپنی ماں کے دونوں گالوں کو چٹاچٹ چومتا بولا۔

"احان پگلے۔ "آمنہ بیگم نے اسکی کمر پر ایک لگائی۔ "نکلو۔ "وہ چیخیں۔

"اچھا اچھا کول ڈاؤن مائی ریڈ روز زائم جسٹ گو ئنگ۔"

"دفع ہو جاو۔ "وہ دوبارہ اپنے ماں کا ماتھا چومتا وہاں سے بھاگ گیا پیچھے وہ اسکی حرکتیں سوچتی مسکرا گئیں۔

★☆☆☆☆☆★

وہ یونی آکر اپنی کلاس میں آیا جہاں باقی سٹوڈنٹس موجود تھے وہ ایک سرسری نظر سب پر ڈالتا اندر آیا آکر اپنے بیسٹ فرینڈ کے پاس بیٹھا۔ کئی لڑکیوں نے اس ہینڈسم کو دیکھا ابیہا کی ایک دوست اسکو گال پر ہاتھ رکھے دیکھتی ایک دم بولی۔

"افففف۔۔۔ ظالم مارنے کا ارادہ ہے کیا جانے کس کی قسمت میں ہو گا یہ حسین آدمی۔ "احان نے یہ الفاظ سن کر مشکل سے ہنسی کنٹرول کی۔ جبکہ لڑکی کے ساتھ بیٹھی ابیہا نے اسکے سر پر ایک لگائی۔

"شرم کرو لڑکی حد ہوتی ہے ٹھرک پن کی۔ "ایک نسوانی اور جانی پہچانی آواز احان کو سنائی دی تو سامنے دیکھا جہاں وہ پری پیکر اسے گھور رہی تھی اور ٹھرک پن پر لیکچر دے رہی تھی۔

احان نے مسکرا کر اسے دیکھا آنکھوں کو جانے کیوں یہ چہرہ دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔ جبھی اسکو دیکھا جب اچانک ابیہا کی نظر اس پر پڑی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ایک دم سریس ہوتا سامنے دیکھنے لگا۔

اس ہینڈسم کو ایک نظر ابیہا نے دیکھا تو سر جھٹک کر کام کرنے لگی جبکہ شاید ایک پیاری خوشبو اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی لیکن وہ اگنور کرتی اپنے کام میں لگی رہی اور احان صاحب بہانے بہانے سے اس چہرے کا دیدار کرنے میں مصروف تھے جس پر دنیا جہاں کی معصومیت سی تھی۔ جتنی وہ شکل سے معصوم تھی اتنی ہی اندر سے صاف شفاف اور معصوم سی تھی لگتا نہیں تھا کہ وہ یونی کی میچور سٹوڈنٹ ہے۔

★☆☆☆☆☆★

قسط نمبر 2

لندن:

رات ڈھلی تو سورج نے اپنا مکھڑا دکھایا ہر سو روشنی پھیل گئی۔ برف باری کی وجہ سے لوگوں کے گھروں کی چھتیں برف اور سڑکیں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ایسے میں تمام لوگ اپنے کام کی طرف رجوع کر رہے تھے۔ اس وقت وہ کمرے میں بے سود پڑا سو رہا تھا جب اچانک تیز الارم کی آواز سے اسکی نیند میں خلل آیا اور اسکی آنکھ کھلی اس نے ہاتھ بڑھا کر الارم آف کیا اور سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا موندہ موندہ آنکھوں سے فون کی ہلکی روشنی میں اس نے فون ان لاک کر کے کچھ میسجز چیک کیے کچھ کو ریپلائی دیا اور کچھ کو۔ بنا سین کرے اٹھا اور فون کو واپس بیڈ پر پھینکتا وہ ڈریسنگ

سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا۔وہ دس منٹ میں فریش ہو کر باہر آیا مہران رنگ کی شرٹ اور ساتھ جینز کی پینٹ میں ملبوس آکر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کر کے اسے جیل سے سیٹ کیا کلائی پر گھڑی باندھی اور اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ لے کر نیچے اترا جہاں ایان کچن میں کافی بنا رہا تھا۔

"ہیے برو۔ "سعیر آکر اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔

"ہیے۔ "ایان نے اسے مسکرا کر جواب دیا۔ایان کی تو جان بستی تھی اپنے بھائی میں جان سے پھر کر عزیز تھا وہ اسے۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟ یہ زنانہ کام کب چھوڑیں گے بھائی؟ آپ مجھے یہ بتا دیں۔ "وہ آیان کو کافی بناتا دیکھ بولا۔

"سعیر اپنا کام کرنا اور کچن میں کھڑے ہو کر کوکنگ کرنا کونسے زنانہ کام ہوتے ہیں؟ "ایان نے اسکے سر پر لگائی۔

"اووکم آون میری نظر میں یہ زنانہ کام ہی ہیں۔ "وہ اپنے سلائس پر مکھن لگاتا ہوا بولا۔۔

"اچھا پھر وہ جو شیف ہوتے ہیں انکے بارے میں کیا خیال ہے تمھارا مسٹر سعیر شاہ۔ "

"سونی پورے زنانہ۔ "وہ بریڈ پر جیم لگا کر ایک بائٹ لے کر بولا۔

"افففف سعیر کچھ نہیں ہو سکتا تمھارا۔ "ایان نے کافی کو کپ مین ڈالا

"یس۔ "وہ آیان کا گال چوم گیا۔

"ٹھرکی۔ "ایان کافی کا آپ کیتا آگے بڑھتا ہوا بولا تو وہ مسکرایا۔۔

"دکھاؤں پھر ٹھرک پن۔ "وہ اسکی کمر پر انگلی پھیرتا بولا۔

"اپنی بیوی کو دکھانا مجھے نہیں۔ "ایان نے اسے گھورا۔

"کونسی بیوی کہاں سے آئی برو؟؟ "

"آئے گی ایک نا ایک دن بھائی میرے۔ "

"اووبھائی ایسا نہیں ہونے لگا آئی ہیٹ گرلز سو پلیز۔میرے سامنے یہ لڑکی نامہ نا کھلا کریں "سعیر آنکھیں سکیرتے ہوئے بولا

"کبھی نا کبھی کوئی نا کوئی کلک تو کرے گی نا بھائی جان۔ "ایان نے سعیر کا کندھا تھتھپایا۔

"اووو جس دن لگے گا یہ میرے ٹائپ کی ہے اس دن دیکھی جائے گی، ابھی میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔"

"شیور اپنا خیال رکھنا۔"

"شیور بھائی "وہ ایان کا گال چومتا گیا،، پیچھے ایان نے نفی میں سر ہلایا۔

"پاگل لڑکا ". ایان کافی پی کر اوپر تیار ہونے چلا گیا۔ بعد میں اسے یونی بھی جانا تھا اور اسکے بعد آفس بھی۔

★☆☆☆☆☆★

صبح الارم کی آواز پر عالیان کی آنکھ کھلی اٹھ کر فون چیک کیا، سعیر کے میسج پر ایک دلکش مسکراہٹ عنابی لبوں پر احاطہ ہوئی وہ اسکو جواب دے کر باقی میسجز کو بنا سین کیے اٹھا، اٹھ کر فریش ہوا اور آکر زرش کی جانب متوجہ ہوا جو کمفرٹر منہ تک اوڑھے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی عالی نے اسکے اوپر سے کمفرٹر ہٹاتے اسے مخاطب کیا۔۔

"ہیے۔۔۔ چھپکلی اٹھو صبح ہو گئی ہے۔ "

"واٹس نون سینس از دس۔ ٹیڈی بیئر تمھیں تمیز نہیں ہے دفعہ ہو جاو یہاں سے "سردی سے کانپتی وہ کمفرٹر ہٹتے ہی کانپ اٹھی۔۔

"یو نو واٹ ٹوڈے آج تمھارا یونی میں پہلا دن ہے لیٹ ہو گی تو کیا ایمپریشن پڑے گا گیٹ اپ۔ "وہ باز آنا آیا۔۔

"نہیں جانا ناسونے دو کل سے جاؤں گی نا۔"وہ دوبارہ کمفرٹر اپنے اوپر تان کر لیٹی۔۔

"ہیے گیٹ اپ۔ "ورنہ عالیان نے وارنگ دی۔ لیکن زرش ہنوز سوتی رہی۔ عالیان نے ٹھنڈا پانی گلاس میں انڈیل کر اس کے اوپر پھینک دیا۔

"آہہہہہہہہ،، سیلاب آگیا ماما بچاؤ۔ "وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

"اٹھو ورنہ تمھیں ٹھنڈے پانی میں نیچے پول میں پھینک دوں گا۔"

یوجیان کارٹون،ڈیش ڈیش ڈیش۔ "وہ پتہ نہیں اس ڈیش میں اس دل سے کونسی گالیوں سے نوازتی اٹھی اور اٹھ کر اسکے بالوں سے نوچا۔

"افففف جنگلی لڑکی پاگل عورت چھوڑو مجھے "عالیان نے اسے پیچھے کرنا چاہا۔۔

"یو پاگل یہ کیا طریقہ تھا گدھے انسان شرم ہوتی ہے حیا ہوتی ہے کیڑے پڑھیں تمھیں مرو تم۔ "وہ اسے اچھے سے بالوں سے بابری آگے بڑھی عالیان نے اسے گھورا۔۔

"افففف دو منٹ میں تیار ہو جاو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "عالیان نے اسے گھورتے ہوئے اپنے بال درست کیے۔۔

"اووو جاؤ جاؤ بھالو کہیں کا۔ جا کر تیار ہو۔ "وہ اپنے جڑوا بھائی پر دو لفظ بھیجتی فریش ہونے گی۔ عالیان اس کو وہی چھوڑتا اپنے کمرے میں آ کر تیار ہونے لگا۔

زرش کچھ ہی دیر میں تیار ہو کر باہر آئی۔ وائٹ شارٹ شرٹ پہن کر نیچے ریڈ سکرٹ میں۔ ملبوس وہ آ کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنے بھورے بالوں کو سکھانے لگی کچھ ہی دیر میں اپنے گھنے لمبے بالوں کی اونچی پونی بنانے کے بعد اپنی گھنی لمبی پلکوں پر مسکارا لگایا، پنک کلر کا گلوز لگا کر ایک نظر خود کو۔ دیکھ کر مسکراتی وہ اپنے گلے میں ڈوپٹہ ڈال کر باہر عالیان کے کمرے میں آئی جہاں وہ بھی وائٹ شرٹ نیچے بلو جینز پہنے اوپر بلیک لیدر جیکٹ پہنے اپنی کلائی پر گھڑی ل باندھ رہا تھا۔

زرش نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"ہوں چیٹر۔۔۔ ہمشہ چیٹنگ ہی کرنا میری۔ "

"منہ دھوئے رکھو تمھاری چیٹنگ تم کونسی سونیا جہاں ہو جو میں تمھیں آئیڈیل بنا کر سیم کلر پہنو گا اور پھر ہم ماڈلنگ کریں گے۔ "

اووہیلو میں سونیا جہاں نہیں نا کوئی ایکٹریس ہوں۔ میں، میں ہوں زرش۔ زرش احد قریشی۔"

Don't try to compare me with anyone again.

زرش نے ایک ادا سے پونی جھلا کر کہا۔

"یس ائم زرش وڈنو برین۔ "

"یو شٹ اپ۔ "وہ اسکے پرفیوم کو اپنے اوپر چھڑکتی بولی .

"نکلو باہر کیا اب یہی رہنا ہے۔ تیار تو ایسے ہو رہے ہو جیسے شادی کرنے جا رہے ہو۔"

"شٹ اپ یو ٹو یٹی۔ "وہ اسکو اپنا کندھا مارتا باہر نکلا۔ وہ بھی اسے کوستی باہر آئی۔ دونوں ایک دوسرے کو کوستے نیچے آ رہے تھے شایان نے انکی بک بک پر ماتھا پیٹا جو آ کر اب ڈائننگ پر بیٹھ چکے تھے۔

زرش نے جوس پیا اور سلائس لے کر اٹھی۔

"چلو ٹیڈی لیٹ ہو رہے ہیں۔"

"چلو ٹو یٹی۔ "عالیان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے بھائی ہم چلتے ہیں میٹ یو سون۔ "وہ شایان کے گلے لگی۔

"او کے مائی پرنسز بیسٹ اف لک فار یور فرسٹ دے۔ "

"تھینکیو برو ".

"موسٹ ویلکم۔ "شایان نے اسکے ماتھے پر لب رکھے وہ دونوں شایان سے ملتے یونی کے لیے نکلے۔ کچھ ہی دیر میں وہ لندن آکسفورڈ یونیورسٹی پہنچے تھے وہ نروس ہوئی۔

"یان۔۔۔ یہاں سٹوڈنٹس کے ساتھ پرینک تو نہیں ہوتا نا۔"

"کم آون زربی کونفیڈینٹ یار ا۔ میں ہوں نا تمھارے ساتھ اور وہ تمھاری دوست بھی تو ہے مشابی بریو چلو اب۔ "وہ دونوں چلتے اندر آئے شایان کلاس کے جانب تھا جب کہ زرش کی سینڈل کا سٹیپ کھلا اور وہ اسے باندھنے کے لیے رکی گئی۔

عالیان چلتا اندر آیا اور آکر اپنے دوست کے پاس بیٹھ گیا۔ سعیر اس سے غصہ تھا کیونکہ وہ اسے بغیر بتائے پاکستان چلا گیا تھا مگر اب اس وضاحت دی تو وہ مان گیا۔

وہ ہانپتی ہوئی لال ہوتی بے نیازی سے چلتی اپنی مطلوبہ کلاس میں داخل ہوئی کئی لڑکوں کی نظریں اس معصوم خوبصورت چہرے کا طواف کر رہی تھیں ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی کو مار کر آرہی ہے وہ اپنی دھن میں مگن آگے بڑھی اور اس کی دوست مشا جو پاکستان سے اسکے ساتھ ہی لندن آئی تھی سامنے نظر آئی تو وہ پگلی ایکسائٹڈ ہوتی بھاگتی اس تک آئی۔

اس معصوم چہرے کا وہاں بیٹھے ایک ایسے شخص نے بھی جائزہ لیا جو کہ لڑکیوں میں کبھی انٹرسٹڈ ہی نہیں تھا کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا حالانکہ لڑکیاں اس ہینڈسم پر مرتی تھیں مگر وہ نو لفٹ کا بورڈ لگائے پھرتا اگر کوئی فرینڈ شپ کا کہتا بھی تو اس کہہ دیتا "نو چانس۔ "

زرش مسکراتی آگے آئی اسکی مسکراہٹ پر سعیر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن فوراً سر جھٹکا۔

"No saeer she is not of your type."

وہ سر جھٹکتا کام کی طرف متوجہ ہوا لیکن جب مشا نے زرش کو کسی بات پر اسکا نام لے کر ٹوکا۔

"ہیے زرش باز آؤ یار نہیں کرو۔ "یہاں ایک خوبصورت نام سعیر کو سننے کو ملا۔ وہ زیر لب بڑبڑایا۔ "اوووو،،، زرش،، نائس نیم۔ کیا ہو گیا ہے سعیر فوکس ان یور ورک یار رررر۔۔۔ "!!!!

"مشووویو نو واٹ، میں نے ابھی ایک لڑکے کی درگت بنائی ہے مجھے ایویں چھیڑ رہا تھا اچھے خاصے چھتر کھائے ہیں مجھ سے۔ "یہ کہہ کر وہ پگلی زور سے ہنس دی۔

کمون زررر ریاررر۔۔۔پاگل ہے کبھی کوئی لڑکیوں والے کام بھی کر لیا کرو ہر وقت اوٹ پٹانگ حرکتیں۔"مشاخفا ہوئی .

"اوہو چل جو مجھے تنگ کرے گا یا لائن مارے گا اسکی تو ایسے ہی درگت بنے گی ہوں۔ "وہ کہتی بے نیازی سے اپنے منہ میں ببل گم ڈالتی اسے چبانے لگی۔ سعیر نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا۔

"اووو سٹرینج کیا لڑکی ہے۔ "اور خود ہی اپنی بات پر مسکرا دیا۔

"سعیر رنووو۔۔۔تم یہاں پڑھنے آتے ہو اور تمھیں ان حسیناؤں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ "وہ کہتا ایک نظر اس پر ڈالی جس کا ببل گم چباتے ڈمپل واضح ہو رہا تھا۔

سعیر زیر لب بڑبڑایا۔"سو بیوٹیفل۔ "وہ ایک ہی نظر میں اس مسٹر اٹیٹیوڈ کے دل میں اتر چکی تھی جسکا ان کو اندازہ بلکل نہیں تھا وہ ایک نظر اس پر ڈالتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی وہ ایک دم کھانسی۔بیک بینچرز والے بوائز نے جان کر گندی اور تیز خوشبو والا پرفیوم اسکی سیٹ کے نیچے کر دیا۔وہ بڑی طرح کھانس رہی تھی۔ سعیر متوجہ ہوا اور اسے دیکھا جس کا کھانس کر چہرہ لال ہو گا تھا۔

وہ کھانستے ہوئے بولی

"Whhaat the hell is going here?"

وہ لڑکے بولے۔"اووو پریٹی بے بی۔ "سعیر کو یہ لفظ سن کے لر آگ لگی فورا بولا۔

Hyeeeee,,,

Be in ur limits,

لیکن زرش میڈم کو ہوش کہا تھا پارا جو ہائی ہو گیا تھا فورا دانت کچکچاتی ان کے سر پر پہنچی اور بولی۔

کمینے زلیل انسان عقل ہے تم میں گھر میں ماں بہن ہے کہ نہیں۔ان کو جا کر بولو یہ الفاظ باسٹرڈز، یہ بے بی، لائک، ڈیٹ مجھے نہیں ورنہ میں منہ توڑ دوں گی تمھارا۔ سمجھے۔۔۔ آئندہ مجھ سے پنگا نا لینا۔ "سعیر نے پھٹی آنکھوں سے اس آفت کو دیکھا اسے ہنسی آئی، فورا منہ آگے کیا .

Ooo, she don't need my help she will handle them.

وہ مسکراتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور وہ میڈم دانت پیستی دوسری سیٹ پر آکر اپنی سیٹ پر بیٹھی اور آگے والی سیٹ پر پاؤں رکھے بے نیازی سے بیٹھی اپنا کام کرنے لگی۔

سعیر کی نظر آج بغاوت کر رہی تھیں بھٹک بھٹک کر نظر اس معصوم چہرے پر جا رہی تھی جو سردی کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ موڈ خراب ہونے کی وجہ سے منہ پھلا رکھا تھا لیکن سعیر صاحب کو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ جھنجھلا گیا اور عالیان سے ایکسکیوز کرتا باہر چلا گیا۔

★☆☆☆☆☆★

پاکستان:

اسلام آباد میں معمول کے مطابق دن کا آغاز ہوا تھا ایسے میں معمول کے مطابق ہی ایہا اور احان یونی آئے تھے آج احان پہلے آ چکا تھا جبکہ ایہا تھوڑا لیٹ ہو چکی تھی۔ ایہا بے نیازی سے چلتی بلیک فراک کیپری میں ریڈ حجاب لیے اور اوپر ریڈ لیدر جیکٹ پہنے کلاس میں آئی۔

اتفاق سے آج احان بھی بلیک میں تھا، وہ اسے دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا جس سے گال میں گھڑا پڑا کئی لڑکیوں کے دل اسکے قدموں میں آکر گرے ایہا چلتی اندر آئی۔

آج خلاف توقع بچے کم تھے جبھی ایہا آکر اپنی جگہ پر بیٹھ کر اپنی دوست کا انتظار کرنے لگی جب ایک لڑکا اسکے قریب آیا۔

"ہیے۔۔۔بیوٹیفل۔ "ایہانے اگنور کیااور اٹھ کر جانے لگی جب وہ لڑکا اسکے راستے میں آیا۔

"ہیے بات تو سنو سونیووووو۔ "

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ مائنڈ یور لینگویج۔ "وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی بولی .

"ورنہ۔۔۔ورنہ کیا کرے گی یہ پیاری سی چڑیا۔ "وہ اسکا ہاتھ پکڑ تا بولا۔

"چھوڑو مجھے۔ "ایہاغرائی۔

"نااابے بی۔ "ابھی وہ کچھ بولتا کسی نے اسے گریبان سے پکڑ کر پیچھے کھینچا۔

"ہاؤڈیئر یو۔۔۔ہاوڈیئر یو ٹچ ہر مممم۔ "وہ اسکے پیٹ میں مکامار تا بولا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی اسے چھیرنے کی۔ "وہ اسکو مکے پر مکامار تا بولا کچھ ہی دیر میں وہ نڈھال ہو چکا تھا۔ایہانے اسے مخاطب کیا احان مگر وہ سن کب رہا تھا۔

"ایہیا جسٹ گو فرام ہیر۔ "وہ اونچا بولا تو وہ سہم گئ۔

"آئیندہ کسی بھی لڑکی کے آس پاس دیکھے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے۔دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔ "وہ اس پر اپنے ہاتھ صاف کرتا اٹھا۔وہ لڑکا اپنی خیر مناتا وہاں سے نکل گیا۔

احان اس ڈرے سہمے معصوم چہرے کے پاس آیا جس پر اب شبنم کی موتی گالوں پر لڑھک رہے تھے صاف شفاف آنسو جو اس پر بلکل اچھے نہیں لگ رہے تھے۔احان اس کے پاس آیا۔

"ہیے ڈونٹ کرائی وہ لفنگا تھا اب کچھ نہیں کرے گا۔پلیز ڈونٹ کرائی۔ "ایہانے اپنے آنسو صاف کیے۔

"آپ نے میری وجہ سے اسے مارا۔ "وہ روتی ہوئی ہچکی لیتی بولی۔

"ہیے۔۔۔نو میں نے اسے اس لیے مارا کہ آئیندہ وہ ایسی حرکت کسی کے ساتھ بھی کرنے سے سو بار سوچے۔جسٹ چل پلیززززززاور آپ اس طرح اچھی نہیں لگتیں بی بریو جیسے پہلے تھیں ہمم۔ "وہ مسکرا کر کہتا ایہیا کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

"چل پلیز زززز۔ "وہ اسکا کندھا تھپتھپاتے جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ ایہانے اس پیارے شخص کو دیکھا اور اسے پیار سے مخاطب کیا۔

"احان۔"

احان نے فورا مڑ کر اسے دیکھا۔"جی۔"

"تھینکیووو۔ "احان ایہانے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

"اٹس اوکے۔ "وہ مسکرا اس کے حسین سراپے کو دل میں ایک نظر میں اتار تا کام کی جانب متوجہ ہو گیا۔

★☆☆☆☆☆★

قسط نمبر 3

لندن:

رات ڈھلی تو اک نیا سورج آسمان پر اپنی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا اور نیا دن اپنے ساتھ دنیا میں رہنے والوں کے لیے نئے پیغامات لایا تھا ایسے ایان آفس میں کھڑکی کے پاس کھڑا کوئی فائل سٹڈی کر رہا تھا یہ صبح کے وقت آفس میں کام کرتا اور شام میں یونی سیکنڈ شفٹ میں پڑھائی۔ شایان اور ایان نے مل کر کام شروع کیا تھا ویسے تو کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ سب ایک بہت ہی اچھی اور کھاتی پیتی فیملی سے تعلق رکھتے تھے، بیک گراؤنڈ کافی اچھا تھا۔ ان کے والدین نے انہیں لندن یونی میں پڑھنے بھیجا تھا مگر یہ لوگ کام کرنا چاہتے تھے لندن میں۔۔۔ اپنے باپ کی طرح اپنا نام لندن میں بھی کمانا چاہتے تھے جبھی شایان اور ایان نے مل کر کام شروع کیا جب کہ انکے دونوں چھوٹے بھائی مزے سے زندگی گزارتے یونی لائف انجوائے کر رہے تھے۔

ایان فائل سٹڈی کر کے آ کر چیئر پر بیٹھا جب اچانک فون پر نوٹیفیکشن نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ ایان نے فون اٹھا کر دیکھا تو حیرت کی انتہا نہ تھی فون پر جگمگاتے نوٹیفیکیشن کو پڑھتے ہی اس کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ نوٹیفیکیشن انسٹاگرام کا تھا جو کچھ یوں تھا۔

"Aiza Ali accepted your follow request"

ایان نے فٹ سے اسکی آئی ڈی کھولی اور اسکی تمام تصاویر دیکھنے لگا جس کے ساتھ ساتھ دل نے 120 کی سپیڈ پکڑی۔ آخر کار 1 سال بعد اپنی بچپن کی محبت دوست پسندیدگی کو دیکھ رہا تھا یہ اسکی دوستی تھی آندھی دوستی پکی دوستی جسکے علاوہ اس نے آج تک کسی کو دیکھا تک نہیں تھا۔ کسی لڑکی کو اپنے پاس تک نا آنے دیا، اپنے آپ کو، اپنی نظروں کو، اپنے دل کو صرف عائزہ تک محدود رکھا تھا۔ اس کے لیے سنبھال کر رکھا تھا۔ وہ اسکو دیکھ کر اسکی ایک ایک تصویر کو دیکھ کر اسے اپنے دل میں اتار رہا تھا اس نے تمام تر تصاویر کو غور سے دیکھ کر اپنا فون اپنے سامنے رکھے اسے دیکھے گیا اور کہیں دور بچپن میں کھو گیا۔

"سعیر یہ چیٹنگ ہے یہ مجھے دو میرا ہے نا۔ ماموں نے مجھے لا کر دیا تم دوسرا لو یہ ٹیڈی میرا ہے دو اسے مجھے۔ "

"نو نو عائزہ آپی یہ مجھے پسند آ گیا اور جو چیز سعیر شاہ کو پسند آ جائے وہ اسے حاصل کر کے رہتا آپ اپنے ڈیڈی یا میرے ڈیڈی سے کہہ کر دوسرا لے لیں آج سے یہ میرا اونلی مائن۔ "سعیر وہ ٹیڈی لے کر بھاگ گیا جب کہ عائزہ رونی شکل بنا کر بیٹھ گئ اور رونے کا شغل فرمانے لگی۔

"ہیے عائزہ کیوں رو رہی ہو؟ "ایک مہربان سا لمس بازو پر محسوس ہوا۔ ساتھ بیٹھا شخص یا یو کہیں بچہ ایان تھا۔

"ایان دیکھو وہ میرا ٹیڈی لے گیا میرا فیورٹ ٹیڈی تھا وہ اور چھین کے لے گیا ایان۔ "وہ دور بھاگتے سعیر کی جانب اشارہ کرتی روتی چلی گئ۔۔

"اچھا نا رو نہیں میں تمھیں کل اس طرح کا سیم ٹیڈی لا کر دوں گا آئی پرامس۔"ایان نے اسی تسلی دی۔۔

"پرامس ایان۔ "اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ چمک نے کی۔۔

"پرامس مائے فرینڈ "ایان نے اسکا گال کھینچا۔۔

"اووکے کتنے اچھے ہو تم۔ "وہ بھی اسکا گال کھینچتی بولی۔

"تم بھی بہت پیاری ہو۔ "وہ اسکا گال چھوتا بولا تو وہ وہاں سے بھاگ گئی وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

ایان ماضی سے نکلا آنکھیں بند کیے اپنے رب سے اس چہرے کو لے کر مخاطب ہوا تو قسمت ان پر مسکرا دی۔

★☆☆☆☆☆★

حسب معمول زرش اور عالیان یونی آئے تھے سعیر کو پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ عالیان کی بہن ہے وہ دو دن یونی نہیں آیا تھا لیکن جب آیا تھا تو اس معاملے میں بات نہیں ہوتی۔ آج وہ تینوں یونی آئے تھے جب زرش اور عالیان لائبریری چلے گئے۔ زرش بور ہو کر باہر آ گئی جبکہ عالیان بیٹھ کر کام کر رہا تھا۔

زرش جیسے ہی باہر آئی تو کچھ لوگوں نے اسکا راستہ روک لیا اور وہ کوئی اور نہیں وہی اس دن والے بیک بینچرز تھے ان چار لڑکوں میں سے دو اسکے سامنے دو پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ وہ جو اپنا راستہ کاٹنے والے کا منہ توڑ دیتی تھی اب بھی ایسا ہی ارادے سے ان کو کراس کر کے نکلنا چاہا مگر اس میں سے ایک شخص آگے آ کر اس سے مخاطب کیا۔۔

"ہیے ڈارلنگ۔ "لڑکے نے خباثت سے بولا.

"یہ کیا بدتمیزی ہے ہٹو وو میرے راستے سے بدتمیز شاید اس دن کا تھپڑ بھول گئے ہو .ہٹو راستے سے۔ "وہ غرائی۔ ہوئی بولی یہ لائبریری کے سائیڈ والی جگہ تھی جہاں کم سٹوڈنٹس تھے۔

"نو بے بی۔۔ . نہیں بھولے اسی کا حساب تو پورا کرنا ہے۔ "رضا نے اسے کھینچ کر قریب کیا۔

"تمھاری اتنی ہمت۔ "زرش نے تھپر مارنا چاہا مگر رضا نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کمر سے لگایا۔۔

"یہ۔۔۔ یہ۔ "زرش گھبرا گئ مگر کونفیڈینٹ رہی۔

"کوئی ہے ہیلپ۔ "وہ چیخنے کے لیے منہ کھولتی رضا نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"Don't you dare"

"چلانے کی کوشش نہیں کرنا ورنہ بہت بُرا ہو گا۔ "

"پلیز جانے دو آئم سوری اس تھپڑ کے لیے۔ "زرش کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ انجان ملک بار بار نظر لائبریری پر جا رہی تھی عالیان بے ساختہ منہ سے نکلا مگر عالیان اندر تھا باہر کی کوئی ہوش نہیں تھی۔

"نا بے بی پہلے تھپڑ کا حساب تو دے دو۔ "

"پلیز ززز پلیز ززز جانے دو۔ "اسکے رونے میں شدت آئی جس سے اسکا منہ لال ہو گیا۔ سعیر جو کینٹین سے لائیبریری کی جانب آ رہا تھا سائیڈ پر کچھ لڑکے کسی لڑکی کو چھیڑ رہے تھے اور لڑکی ان سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑ دو۔ "وہ پھر بولی۔ رضا ابھی ہاتھ بڑھا کر اسے چھوتا کہ اچانک کسی نے ہاتھ پکڑ کر مروڑا۔ زرش جو آنکھیں بند کیے آنسو بہا رہی تھی سعیر کے آنے پر سکھ کا سانس آیا۔ اور فورا اس کی طرف لپکی۔۔ سعیر ان کی درگت بنا رہا تھا جب ایک لڑکا اسکے پاس آیا۔ زرش کا ہاتھ پکڑا مگر اس سے پہلے سعیر نے زرش کا بازو پکڑ کر اسے دوسری جانب کھینچا۔ وہ اسکی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپ سی گئ سعیر نے ان لوگوں کی اچھی خاصی خبر لے کر انہیں پرنسپل کے کمرے تک چھوڑ کر اپنی کلاس کی طرف آیا جہاں وہ ڈرا سہما چہرہ لیے بیٹھی اب تک رو رہی تھی جس کی وجہ سے اسکی ناک لال اور گال بھی تپ رہے تھے

پنک فراک میں ملبوس نیچے وائٹ کیپری اور گلے میں گلابی ڈوپٹہ پہنے، کھلے بالوں میں وہ روتی ہوئی کوئی کھلتا گلاب لگی رہی تھی۔ گال جو دہک رہے تھے۔ وہ کانچ کی گڑیا اسکے دل میں اتری وہ چلتا اسکے قریب آیا اور آکر عین اسکے۔ سامنے کھڑا ہوا

"آپ رو رہی ہیں پر کیوں روئیں مت کچھ نہیں ہوا۔ "سعیر نے ہلکا سا جھک کر اس سے مخاطب ہوا تو وہ یک دم۔ کھڑی ہوئی۔۔

"آپ،،وہ لوگ وہ لوگ مجھے جانے آپ نا آتے تو وہ کیا کر بیٹھتے "زرش کو سمجھ نا آیا اپنا مسلئہ بیان کرے یا اسکا شکریہ ادا۔۔

"وہ چلے گئے۔ پلیز زز سٹاپ کرائینگ ڈونٹ کرائی۔ "وہ اسکو کرسی پر بیٹھا کر خود اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"آپ تو بریو ہیں نا ان کو لگا دیتیں ایسے ڈر کیوں گئیں آپ، ہمم۔ "بہت پیار سے پوچھا گیا۔

"وہ۔۔۔وہ مجھے کہہ رہے تھے تھپر کا بدلہ دو وہ مجھے چچ۔ "وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی جب اسکی بات سعیر نے بیچ سے اچکا حی۔۔

"اتنی ہمت نہیں ان میں ڈونٹ کرائی پلیز زز۔ "سعیر نے اسے ٹشو دیا جو زرش نے تھام لیا اور اپنے آنسو صاف کیے۔

"تھینکس۔ "وہ اپنے آنسو صاف کرتی پیار سے مسکرا کر بولی۔۔

سعیر نے اسے دیکھا۔"نو نیڈ بی بریو ایسا ہوتا ہے ائیندہ بی بریو اوکے۔"وہ اسکی حوصلہ افزائی کرنے لگا جب زرش نے اسے پوچھا۔۔

"آپ وہ کلاس میں ہوتے نا۔ "

"جی بلکل میں آپکی کلاس میں ہوتا ہوں مائی گڈ نیم سعیر شاہ۔ "

"تھینکیو مسٹر سعیر۔ "

"کتنی بار کہیں گی کوئی بات نہیں اگلی بات آپ بھی میری کسی کام میں مدد کر کے اپنا احسان چھکا دیے گا "سعیر نے شرار سے کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائے۔۔

"شیور)ضرور (کیوں نہیں اب تو ضرور کروں گی "وہ بھی مسکرا کر کہتی اسے مزید مسکرانے پر مجبور کر گئ جبکہ وہ اپنی سیٹ پر سیدھی ہو کر گہرے سانس بھرتی اپنے کام میں مصروف ہو گئ جبکہ وقفے وقفے سے کچھ دیر پہلے والا حادثہ اسے ڈرنے پر۔ مجبور کر رہا تھا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب کہ جب مشا اسکی دوست آ کر اسکے ساتھ بیٹھ اور اسے دیکھا ۔۔

"واٹ ہیپنڈ زر آر یو او کے تم روئی ہو۔ "وہ اسکی سرخ ناک اور لال آنکھیں دیکھتی ہوئی بولی تو زرش فورا اسکی جانب متوجہ کوئی۔۔

"مشو وہ لڑکے وہ فرسٹ ڈے والے بد تمیز لڑکے ان نے میرے ساتھ۔۔۔۔ "زرش نے الف سے ی تک اسے تمام بات بتائی جسے سن کر وہ حیران بھی تھی۔۔

"اووووتو تم نے تھینکیو بولا انہیں؟؟؟ "وہ تمام بات سن کر ایک ہی بات کر پکڑ پائی۔۔

"ہمم بولا میں نے۔ "وہ اپنی پونی جھلاتی بولی۔

"او کے منہ توڑ دینا تھا انکا اب ریلیکس رہو۔ "

"ہمم۔ "وہ بے نیازی سے ببل چباتی ہوئی اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور ببل چبانے سے اسکے گال پر پڑتے ڈمپل اسے مزید دلکش بناتے تھے جو اس نے اپنی ماں سے برائے تھے۔۔

سعیر تو اسکے ڈمپل دیکھتا رہ جاتا اور ہنسی وہ تو تھی ہی اتنی دلکش ایسے لگتا تھا وہ دل سے ہنستی ہے۔ زندگی جیتی ہے کھل کے۔ سعیر کے دل نے یہ ہنسی اسی طرح برقرار رہنے کی دعا دی اور ایک دم خود پر چونکا اور پھر سر جھٹک کر کام کرنے لگا۔

یہ کچھ دیر بعد کا منظر ہے جہاں یونیورسٹی میں سر لیکچر دے رہے تھے جب کہ سر کی جانب زرش کا بلکل خیال نا تھا وہ تو ایک الگ ہی دھن میں ببل گم چباتی کہیں اور ہی گم تھی سر کی بولتے ہوئے اچانک اسکے جانب نظر پڑی تو وہ فورا اس سے مخاطب ہوئے۔۔

"مس زرش قریشی۔۔۔ سٹینڈ آپ۔ "سر کی آواز پر اچھل کر کھڑی ہوئی۔

"یی۔۔۔ یس سر۔ "

"مس زرش جسٹ ٹیل می دا کویری آف دس کویسچن۔) "مس زرش مجھے اس سوال کا مطلب اور اسکا مختصر جواب بتائیں۔۔(

"جی۔ "زرش نے حیرت سے سر کو دیکھا جو لیکچر لے ہی نہیں رہی تھی۔۔

"امممم۔۔۔ "سر اس نے کوشش کی یہ نہیں تھا کہ وہ پڑھائی میں نکمی تھی بلکل نہیں بس آج اسکا دھیان نا تھا۔

سعیر نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کی جو زرش نے دیکھی اور اسے آنکھیں دیکھائیں ولتو وہ لب دبا گیا اور پھر ایک دم اٹھا۔ "سر کین آئی ٹیل یو۔)"سر کیا میں آپکو بتاؤں (۔۔

"یس سعیر بتایئے آپ۔ "سر نے اسے بولنے کا۔ اشقرہ کیا۔۔

تو سعیر نے فٹافٹ سب بتا دیا اور اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کے لیے دانتوں تلے لب کچلا۔ زرش نے خون خوار نظروں سے اسے گھورا۔

"مس زرش فوکس آن لیکچر کہاں ہے آپکا دھیان اور آپ ببل گم چبا رہی ہیں گو اینڈ تھیریو اٹ۔) "جایئے اور پھینکیے اسے۔۔(

"سوری سر۔ "وہ سعیر کو گھورتی ببل پھینکنے گئی۔ آکر پیر پٹختی سیٹ پر بیٹھی وہ جو اسے دیکھ کر شرارتی سا مسکرا رہا تھا اب اس سے کیسے بدلہ لے سوچنے لگی جبھی لیکچر ختم ہوا سر باہر گئے وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔ بہت آرام سے اسکے پیچھے جا کر

بیٹھی۔وہ جو اسکی موجودگی محسوس کر چکا تھا اپنے پیچھے چپ چاپ بیٹھا رہا وہ کھڑی ہوئی ایک زبردست میٹھی خوشبو زرش کے حواسوں پر سوار ہوئی۔

"ہمممم۔۔،پرفیوم تو بہت اچھا لگاتا ہے یہ بندا۔نائس۔ "اسکی بات پر سعیر مسکرا اٹھا۔وہ اپنی نیل پالش نکالتی اسکی جیکٹ پر کچھ لکھنے لگی۔ سعیر کو خطرہ محسوس ہوا نیل پالش کی خوشبو محسوس ہوئی فورا پیچھے مڑا۔

"ہیے یو کیا کر رہیں تھیں یہاں۔ "وہ زرش گھبرا گئ فورا اپنی جیکٹ میں فورا نیل پالش پھینکی۔

"وہ میں میرا پین ".زرش نے جھک کر پین اٹھایا۔

"میں دیکھ رہی تھی آگے شاید پین گر گیا۔ "وہ فورا بہانہ بناتی کھڑی ہوئی۔۔

"ہوں لائیر آئی کین سمیل یور نیل کلر۔) "تم جھوٹی مین تمھاری اس نیک پینٹ کی خوشبو محسوس کر سکتا ہوں..(

"واٹ میرے پاس تو نہیں ہے۔ "اس نے اپنے ہاتھ آگے کیے اور اسے دکھا کہ آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئ۔

سعیر آرام سے اٹھا اور واشروم میں جا کر اسکی جیکٹ دیکھی جس پر ٹیڈی بئیر نیل پالش سے لکھا گیا تھا۔ سعیر شاہ جسے ان حرکتوں پر تپ چڑھ جاتی تھی غصہ آجاتا تھا آج نارمل ریکیشن تھا بلکہ جو غصہ آیا بھی تھا اس غصے کی جگہ چہرے پر مسکراہٹ نے اور دماغ میں خرافاتی سوچ نے لے لی تھی

"زرش میڈم یو ہیو ٹوپے فار اٹ گرل۔ "وہ مسکرا کر کہتا اپنی جیکٹ صاف کرتا کلاس میں آیا اس بار چہرا تھوڑا سپاٹ تھا۔زرش نے اسکی صاف جیکٹ دیکھ کر منہ پھلایا پر اگلے ہی لمحے وہ چینختی پینک ہوتی اٹھ کر کلاس کے اینڈ پر جا کھڑی ہوئی مگر چیخنا بند نا ہوئی۔

ماما۔۔۔اماں۔چھپکلی یخ تھووووووہٹاووووو مجھے چڑھ ہوتی ہے اس سے۔میرا سارا سامان ہے ادھر ہٹاؤ اسے۔ "وہ چینختی پینک ہو رہی تھی بیہوش ہونے کے برابر تھی جب کہ سعیر کا قہقہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ لال ہو گیا وہ اٹھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر چیئر سے نیچے اتارا جو چیئر پر چڑھ چکی تھی۔

"ہیے اسے ہٹاؤ اسے پلیز زز۔ "وہ پینک ہوتی بولی۔

"کمون مجھے نہیں پتا تھا تم ایک چھپکلی سے ڈر جاؤ گی۔ "سعیر نے اسے دیکھ کر مزید مزا کیا۔۔

"ہٹاووووو مجھے گھن آتی ہے اس سے۔ "

"اوکے کول ڈاؤن۔ "سعیر نے اسے اٹھایا اور اسکے سامنے کیا وہ اچھل کر پیچھے ہوئی چہرہ مزید لال ہو چکا تھا سعیر نے لب دبا کر وہ چھپکلی بیگ میں رکھ لی۔ زرش نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا وہ مسکرایا وہ ابھی بھی کانپ رہی تھی۔

"یو کتنے گندے ہیں آپ۔ ڈونٹ ٹالک ود می اگین میں تو آپکو دوست سمجھی تھی پر یو ہوں۔ "وہ خفا ہو گئ۔

سعیر کو کچھ ہوا اسکے خفا ہونے پر سوری کہا مگر وہ نامانی اس نے دوسری دفعہ سوری کیا مگر وہ ضد کی پکی نامانی سعیر کندھے آچکا کر بیٹھ گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ باہر گیا عالیان کو ڈھونڈنے اسکا جوس کا گلاس وہی پڑا تھا۔ زرش اٹھی اور اپنا بدلہ لینے کے لیے اسکے اپنی نیل پینٹ انڈیل کر اسے مکس کر دیا اور چ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔۔۔ وہ جیسے ہی عالیان کو لے کر اندر آیا آکر سیٹ پر بیٹھا زرش کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ ابھری وہ اسے ضبط کرتی سریس ہو کر بیٹھی، سعیر نے کچھ کام کرتے ہوئے جیسے جوس کا سپ لیا اس شدید گندا ذائقہ محسوس ہوا کہ جوس ایک دم منہ سے نکل آیا اور لیپ ٹاپ اور کپڑے خراب ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ زرش کی حرکت یہاں موڈ تھوڑا اسپوئل ہوا تھا مگر اس سے بدلہ لینے کا سوچتا عالیان سے ایکسکیوز کرتا گھر نکل گیا۔

★☆☆☆☆☆★

پاکستان:

صبح الارم ک آواز پر وہ اٹھی ایک جان لیوا انگڑائی لی اور اٹھ کر فریش ہونے چلی گئ۔ دس منٹ میں فریش ہو کر باہر آئی۔ شارٹ ریڈ شرٹ کے نیچے پٹیالہ شلوار بلیٹ والی پہنے ریڈ ڈوپٹہ شانوں پر ٹکائے اس پر بلیک کیپ شال لیے باہر آئی آکر بالوں کی اونچی پونی بنائی اور نیچے آئی۔

"السلام وعلیکم ماما اور ڈیڈی۔ "عائزہ نے رمشا بیگم اور علی صاحب کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام میری گڑیا کیسی ہے؟؟؟ "

"میں بلکل ٹھیک ڈیڈی۔ "

"گڈ ڈ، بیٹا ہم نے آپکے لیے ایک فیصلہ لیا ہے۔ "

"کیسا فیصلہ ڈیڈی۔ "عائزہ الجھی۔

"بیٹے اب آپ بڑی ہو گئ ہو آپکو اگلے گھر جانا ہے اسی متعلق ایک فیصلہ ہم نے لیا ہے۔ "

"ماما ڈیڈی مجھے کہیں نہیں جانا پلیز زز۔ "

"یہ کیا بات ہوئی عائزہ ایک دن سبھی نے جانا ہوتا اس لیے پلیز زز۔ "

"میں نے بچپن سے ہی یہ سوچا تھا کہ تمھارا رشتہ میں اس گھر میں کروں گی اگر پوسیبل ہوا اور اللہ نے میری سن لی۔ بس اب میری خواہش ہے کہ میں خود ان سے بات کروں اور تمھیں جلد اس گھر کی کر دوں نا مجھے کوئی ٹینشن، نا فکر۔ اچھا گھر اپنا گھر۔ "

"ماما پر کون ہے وہ؟ یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟ "عائزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

"ہے تمھارا کزن بتاؤں گی وقت آنے پر تم میرے پر یقین رکھو تمھارے لیے بیسٹ سوچوں گی۔ "

"پر ماما کون ہے وہ۔ "

"ایان۔ "عائزہ سرخ ہوئی دل میں اسکا چہرہ آیا۔ کتنا ہینڈسم ہے ناوہ۔ دوست کی بات کان میں گھونجی۔ زیر لب بڑبڑائی ایان۔

"جی میرا بچہ ایان۔ بہت پیارا بچہ ہے بہت خوش رکھے گا اور سارہ بھی کتنی اچھی ہے۔ تمھیں کوئی مسلئہ تو نہیں۔

"جیسے آپکی مرضی ماما۔ "وہ سر جھکا گئی مگر دل میں طوفان بڑپا ہوا 400 کی سپیڈ سے دل دھڑکا۔ ایان، ایان، آیان، ایان دل نے ایان کا ورد کرنا شروع کر دیا دل کی بات سے چہرہ لال سرخ ہوا وہ وہاں نارک پائی اور فورا اوپر آگئی اور آکر اپنے رب کا ڈھیروں شکریہ ادا کیا، جس نے محبت جھولی میں ڈال دی تھی۔

رمشا نے اسے دیکھا وہ سمجھ گئی اسے ایان پسند ہے جبھی اب جلد سے جلد شاہ صاحب اور سارہ بیگم سے بات کرنی تھی

--

قسط نمبر 4

پاکستان:

ایہا اور احان حسب معمول یونی آئے تھے۔ کافی دن سے ابہیا کو کوئی چاکلیٹ اور فلاور دیتا تھا۔ اسکے بیگ میں روزانہ چاکلیٹ اور ایک فلاور ہوتا۔ کل والا احان کی طرف سے تھا وہ جانتی تھی کیونکہ وہ احان سے کسی بات پر ناراض ہو گئی تھی۔ احان نے سوری کارڈ لگا کر چاکیٹ کا بڑا سا ڈبہ جس میں ہر قسم کی 50 چاکلیٹس تھیں اسکی چیئر پر رکھ دیا اور کارڈ پر لکھا۔

"Really sorry for yesterday sweet girl"

"اوو تو مسٹر ایٹیوڈ مجھے سوری کہنا چاہ رہے ہیں۔ "ابہا خود سے مخاطب ہوئی۔

" ناٹ بیڈ۔ یہ تو احان کی طرف سے تھا مگر روزانہ جو ایک چاکلیٹ اور فلاور ہوتا وہ کس کی جانب سے ہے۔ "احان پر شک تھا اسے پر احان نے اب دی ہے اس پر خود کا نام لکھ کر دیا ہے کوئی چوری چھپے نہیں۔ وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی جب احان نے پیچھے سے آکر اسکے کان میں "اہم اہم "کی سرگوشی کی وہ اچھل کر مڑی۔

"آپ "!وہ ہنوز منہ پھلا کر بولی۔

"کیا کر رہے ہیں یہاں؟؟ "ادائے بے نیازی سے کان کا چھوٹا سا جھمکا چھوتی بولی۔ احان کو اسکی ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

"شاید آپ بھول رہیں ہیں یہ میری کلاس بھی ہے اور میں یہاں پڑھنے آتا ہوں۔ "وہ بھی اپنے انداز میں مغرور سا بولا یہ.. یہ ایک ادا ایہا کے دل پر لگتی تھی جس کو سمجھنے سے وہ خود قاصر تھی۔

"یہ سب کیا ہے؟ "وہ باکس اسکے سامنے کرتی آبرو اچکا کر بولی۔

"ایکچولی یہ آپکو سوری کے لیے۔ آپ اتنا گندا والا ناراض ہو گئیں تھیں حالانکہ بات اتنی بڑی نہیں تھی"..

"کیا؟؟ "ایہا نے معصوم بچوں کی طرح آنکھیں پھیلائیں اور اپنی چیئر پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھے۔

"آپ نے بولا میں اس لفنگے کو لے کر آؤں میں دیکھوں گا کتنی بہادر ہیں آپ اس لفنگے کو دوبارہ میرے پاس بھیج دیتے میں معصوم سی چھوٹی سی لڑکی اس گیڈر کا مقابلہ کیسے کرتی بھلا؟؟ "ہنوز منہ پھلا کر بولی ہلکی براؤن آنکھوں میں شکایت تھی۔

"ہاہاہاہاہا آپ نے خود ہی کہا تھا میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا آئی ڈونٹ نیڈ اینی ون ہیلپ جبھی بولا۔"

"میں ناراض ہوں مجھے نہیں چاہیے یہ آپ لے جائیں آپ جان کر مجھے مصیبت میں جھونکنا چاہتے تھے۔"

"نااااا، آپکو میرے منہ پر پاگل لکھا نظر آتا ہے کیا۔۔۔ سوئٹ گرل میں تو جسٹ پوچھا تھا میں ایسا نہیں ہوں۔ ان لڑکوں کو یونی سے نکلوادوں میں کجا کہ آپکے پاس بھیجتا۔ ایسے کیسے بیلیو می اور بی بریو ایسے مسائل ہوتے رہتے ہیں آنسو بہانے سے کچھ نہیں ہوتا مضبوط بنیں اور ان جیسوں کا منہ توڑ دیں کوئی کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ آپ خود بھی مضبوط بنیں اور ہر لڑکی کو بھی اس طرح بننے کا بولیں گاٹ اٹ "!!احان نے پیار سے سمجھایا وہ اسکو دیکھتی رہ گئ

"کہاں کھو گئیں..؟ "وہ اسکے سامنے ہاتھ ہلاتا بولا۔

"ہاں جی تھینکیو وو پر مجھے نہیں لینا یہ میں کیسے لے سکتی ہوں۔"

"ایکچولی مس ایہا !!میں دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتا یہ میرے سٹائل کے خلاف ہے اور ویسے بھی ہم کونسا ان نون ہیں وئی آر کزنز۔ ہاں پہلے کبھی نہیں ملے بٹ اب ایک سال سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں سو آپ یہ رکھ سکتی ہیں۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ کیسے مناؤں اور لڑکیوں کو کیسے مناتے ہیں پر اپنی بہن کی فیورٹ چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے آپکے لیے لے

آیا۔ آئی ہوپ یوول ایکسیپٹ مائی سوری۔ "احان نے مسکرا کر اپنے ڈمپل کے درشن اسے کروائے جس سے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی.

"تھینکسسس۔۔اوکے مان لیا آپکا سوری اٹس اوکے "!!بے نیازی، نخرہ سوا نیزے پر تھا جو احان کے دل پر لگتا تھا۔

"نو نیڈ لٹل بیوٹیفل گرل۔ "اس نے مسکرا کر کہا تو وہ کھکھلا دی۔اس نے اسے دیکھا چاکلیٹز دیکھ کر تو ویسے ہی نیت خراب ہو جاتی تھی کمبخت اوپر سے ٹیڈی بیئر بھی چھوٹا سا پر ماما کو کیا کہے گی۔۔؟ یہ سوچ کھا رہی تھی جھوٹ اس نے کبھی بولا نہیں تھا۔کتنے دن سے چاکلیٹ کے ساتھ فلاور آتا اسکے بارے میں دونوں بھائیوں کو بتا چکی تھی۔ سعیر تو صدا کا جزباتی اسے الٹے مشورے دینے لگ گیا جبکہ ایان نے اسے سمجھایا کول ڈاؤن جو بھی ہے کب تک چھپے گا۔وہ اپنے پاس نا رکھا کرے، ایہاوہ چاکلیٹ اور فلاور یونی سے واپسی پر کسی بھی بچے کو دے آتی تھی۔وہ خوش ہو جاتے تھے مگر آج ایک عجیب ہی چیز ہوئی۔احان کے گفٹ کے بعد کوئی چاکلیٹ اور فلاور اسکے پاس نہیں آیا تھا۔یہ ایک عجیب ہی کشمکش تھی پر وہ سب چھوڑ کر ایک نظر اس پیارے شخص کو دیکھتی اپنے کام میں مصروف ہو گئ۔اس نے سوچا آج دل پر پتھر رکھ کر ماما سے جھوٹ بول دے گی کہ دوست سے ناراض ہو گئ تھی اس نے منانے کے لیے اسے دیا ہاں یہ بیسٹ تھا۔وہ ایک نظر دوبارہ اس پر ڈالتی کام میں مصروف ہوئی جبکہ احان اپنے اوپر پڑنے والی مسلسل نظر کو محسوس کر کے گہرا مسکرا دیا اور دل میں ارادہ کیا کہ ماں کو جلد گھر جا کر بتا دے گا اپنے دل کی بات۔

☆☆☆☆☆

عائزہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتی نہیں تھک رہی تھی۔ان دونوں نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی بچپن میں ایک دوسرے کے لیے پوزیسیو تھے میٹرک تک بہت اچھی دوستی تھی پر میٹرک کے فورا بعد آیان لندن آ گیا جس سے عائزہ بجھی بجھی رہنے لگی۔اسکا بیسٹ فرینڈ آیان تھا جس سے وہ ساری باتیں شئیر کرتی تھی۔ آیان کے پاس تو فون تھا مگر عائزہ کے پاس نہیں تھا۔اتنا عرصہ دور رہنے کے بعد بھی انکے دل نہیں بدلے ایک دوسرے کے لیے اسی طرح بلکہ دور ہو کر محبت کی شدت بڑھ گئ۔اب جب آج رمشا نے شاہ صاحب اور مسز شاہ سے بات کرنے جانا تھا اس سے

پوچھا کہ اس نے جانا ہے تو تیار ہو جائے مگر وہ کہنے لگی اسے دوست کے ساتھ باہر جانا ہے۔ عرشیہ جو اسکی بیسٹ فرینڈ تھی، رمشا اسکو اجازت دے کر خود تیار ہونے چلی گئ اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شاہ ولا یعنی اپنے میکے کے لیے نکلیں۔ عرشیہ اس کے گھر آئی اسکے بدلے رنگ اور کھلا چہرہ دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

"کیا بات ہے میڈم۔۔۔ خیریت تو ہے بڑی کھکھلا رہی ہیں واپس آ گئے کیا بھائی؟ "اس نے بھی مسکرا کر پوچھا تو وہ گہرا مسکرا دی۔

"عرشیہ اسے آنا ہو گا۔۔۔ میرے لیے آنا ہو گا انہیں۔۔ یو نو واٹ عرشی ماما نے مجھ سے کیا کہا۔۔۔؟؟؟"

"کیا۔۔۔؟ "عرشیہ ایکسائیٹڈ ہوئی۔

"عرشی ماما نے کہا وہ ماموں سے میرے اور آیان کے رشتے کی بات کریں گی۔ وہ میرے اور آیان کے بچپن سے وہ یہی چاہتی تھیں۔ عرشیہ رب میرے پر مہربان ہو گیا میری محبت میری جھولی میں ڈال دی میں کیسے انکا شکر ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آ رہی عرشیہ۔ "عائزہ کی آنکھوں میں نمی آ گئ۔

"کم آن یار رر۔۔۔ میری پیاری یہ تمھارے انتظار اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ عائزہ میں جانتی ہوں پورے 4 سالوں سے انتظار کر رہی ہو تم اسکا۔ اسکے علاوہ آج تک کسی کے بارے میں سوچا تک نہیں اپنے تک کسی کو آنے نہیں دیا خود کو اسکی امانت کے طور پر سنبھال کر رکھا رب کیسے تم پر مہربان نا ہوتا۔۔ ہمیشہ خوش رہو میری جان "!عرشی نے اسے گلے لگایا۔

"تھینکیو وو عرشی۔۔۔ تم بھی میری دعا ہے تمھیں بیسٹ تمھارے جیسا تمھیں بے انتہا پیار کرے تمھیں ہمیشہ خوش رکھے آمین۔"

"ثم آمین "!! قبولیت کا وقت تھا عائزہ کی دعا فرش کا سینہ چیرتی عرش تک پہنچ چکی تھی اب وقت کا انتظار تھا۔

☆☆☆☆☆☆

رمشا اپنے شوہر کے ساتھ کچھ ہی دیر میں اپنے میکے پہنچ گئیں تھیں سب نے مل کر باتیں کی اب وہ شاہ ولا کے لاونج میں موجود تھے، جب رمشا نے اپنے بھائی کو مخاطب کیا۔

"شاہ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"ہاں بولو سن رہا ہوں۔۔ بہرہ نہیں ہوں۔" ہمیشہ کی طرح ناٹی شاہ صاحب نے اپنی بہن کو ناٹی سا جواب دیا۔

"دیکھو۔۔ میرے دل میں یہ بات بہت پہلے سے تھی جو آج میں آپ سب۔۔۔ تمھارے، ماما ڈیڈی کے سامنے کہنا چاہتی ہوں۔۔"

"پہلے یہ بتاؤ۔۔ کب سے کتنے پہلے سے۔۔؟؟ یہ میرے سوال کا جواب دو تم پہلے۔" شاہ صاحب اپنی بیگم کی کمر پر انگلی پھیرتے بولے تو مسز شاہ اچھل گئیں۔ انہیں خون خوار نظروں سے گھورا تو انہوں نے سب کا لحاظ کیے بغیر فلائنگ کس دے دی۔

"تمیز کے دائرے میں بات سنو شاہ میری اپنی بکواس بعد میں کرنا۔"

"دیکھا۔۔ دیکھا ہمیشہ سے بچپن سے مجھے کہتے آئے تھے مجھے تمیز نہیں میں نے کچھ پوچھا تو کیسے جواب دیا۔"

"شٹ اپ شاہ!! بہن کی دھیان سے بات سنو وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔" شاہ جی کی ڈیڈی نے انہیں ٹوکا۔

"سوری ڈیڈی "!وہ شرافت کا مظاہرہ کیے چپ ہو کر اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئے۔ رمشا نے بات سٹارٹ کی

"دیکھیں ماما، ڈیڈی یہ بات عائزہ آیان کے بچپن سے میرے دل میں تھی جس طرح وہ عائزہ کے لیے پوزیسیو تھا، اسکی پسندیدگی اسکی حرکتوں سے صاف ظاہر ہوتی تھی اور میٹرک تک ان کا یہ ایک دوسرے کے ساتھ اٹیچ رہنا اور پھر میں دیکھتی ہوں عائزہ آیان کے نام پر ٹھٹک جاتی ہے۔ مجھے لگتا یہ دونوں بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ کیا تم میری بیٹی کا ہاتھ اپنے بیٹے آیان کے ہاتھ میں تھماو گے شاہ؟؟"

"بات تو سو آنے درست کی ہے آپ نے رمشا۔" مسز شاہ چائے کا کپ اپنے سسر کو تھماتی بولیں۔

"میں نے بھی دیکھا ہے کہ آیان عائزہ بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ عائزہ کو کچھ بھی ہوتا تھا آیان تڑپ جاتا تھا اور میٹرک تک وہ ایسے ہی تھے۔ اب بھی ایان آتا ہے اکثر تو زیادہ وقت عائزہ کے ساتھ گزارتا اب تو آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا۔ 3 سال پہلے آیا تھا تو اس کا زیادہ وقت عائزہ کے ساتھ گزرا تھا انکی محبت کی عمر بہت طویل ہے۔ مجھے نہیں لگتا کوئی مسلئہ ہے اس بات میں گھر کی دیکھی بھالی بچی ہے آنکھوں کے سامنے بڑی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں کچھ برائی نہیں اس رشتے میں باقی شاہ آپ لوگ دیکھ لیں ڈیڈی جو فیصلہ کریں گے۔"

"جیتی رہو بہو بلکل سہی۔۔ میں بہو کی بات سے متفق ہوں مجھے بھی کوئی مسلئہ نہیں تم بتاؤ شاہ۔۔؟؟ "

"ڈیڈی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔ وہ میری اپنی بچیوں جیسی ہے ہاتھوں میں بڑی ہوئی ہے کیسے اعتراض ہو سکتا مجھے۔ دے دو اپنی بیٹی مجھے ویسے بھی وہ تم اسکے قابل نہیں اویں بچی کو بولتی رہتی۔"

"شوخے نہیں ہو بیٹی میری ہے۔ بہت لاڈوں سے پالا آنچ نا آئے اس پر اور یہ فضول کی بات نا کرنا اب سمدھی والا رشتہ ہو گیا تو سنبھل کر اپنی بات سے مکر بھی سکتی ہوں میں۔"

"ایسی کی تیسی تمھاری۔۔۔ میرا بچہ اُٹھالائے گا اسے تم تیاری کرو آیان پاکستان آئے گا منگنی نہیں نکاح کر دیں گے ہم انکا۔"

"شیور کیوں نہیں۔ "رمشا نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ اچھا گھر، اپنا گھر، اپنا بھائی اسے امید نہیں یقین تھا کہ اسکی بیٹی یہاں بہت خوش رہے گی۔

"چلو سمدھیوں کے گھروں میں زیادہ دیر نہیں بیٹھتے، نا کھاتے ہیں اپنے گھر کو نکلو۔ "شاہ صاحب نے آنکھ ونک کر کے اپنی بہن سے کہا تو مسز شاہ نے انہیں مصنوعی گھورا۔

"منہ دھو رکھو میرے ڈیڈی اور ماما کا گھر ہے پہلے تم نکلو۔ "وہ شاہ جی پر برسی۔

"ایسے مت دیکھیں بیگم !! عشق میں فنا ہو جائیں گی۔ "رمشا کی بات سن کر وہ ہنس کر اپنی بیگم کی جانب متوجہ ہوئے اور آرام سے بولے۔ ان کی بات پر جہاں مسز شاہ گڑبڑائیں وہاں ایک دم چونکیں۔

"ہیں کیا عشق میں فنا ہو جائیں گی۔۔ مطلب شاہ جی؟؟ "انہوں نے آہستہ سے پوچھا۔

"ہائے میری معصوم سی بیگم آپ کو عشق تو ہے ہی اب ایسے تک تک کہ مجھ میں فنا ہونا ہے کیا۔"

"افففف۔۔"وہ خفت سے لال ہوئیں۔

"حد ہو گئی بے شرمی کی ہٹیں۔ "وہ پیر پٹختیں وہاں سے برتن اٹھانے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

لندن میں حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا۔ تمام لوگ اپنے اپنے کام کی طرف رجوع کر رہے تھے ایسے میں آج سورج میاں نے اپنا دیدار کروایا۔ آج برف باری کا سلسلہ رکا ہوا تھا برف پگھلنے کی وجہ سے آج سڑکیں گیلی گیلی نظر آ رہی تھی ایسے میں گیلی سڑک پر دوڑتی بلیک بی ایم ڈبلیو آ کر ایک آفس کے سامنے رکی جس کا نام تھا AS کمپنی وہ ہینڈسم گاڑی سے اترا۔ ایک نظر آفس کو دیکھا اور ایٹیٹوڈ سے چلتا اندر آیا۔ وائٹ شرٹ کی نیچے بلو جینز کی پینٹ اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہاتھ میں راڈو کی گھڑی پہنے کورٹ جو بازو پر رکھے وہ ہینڈسم آفس میں لفٹ میں سے نکلا اور اندر آیا۔ پورا اسٹاف اسے دیکھ کر الرٹ ہوا۔ وہ ایک نظر سٹاف پر ڈالتا آیان کے کیبن کی جاب بڑھا مگر آیان صاحب نہیں آئے تھے شایان نے نفی میں سر ہلایا اور باہر جولی کو آ کر پوچھا۔

"آیان نہیں آیا ابھی تک یا آ کر واپس گیا۔۔۔؟؟؟ "موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے اسنے پوچھا۔

"نہیں سر وہ نہیں آئے ابھی تک۔"

"اوکے فائن۔ "وہ کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا جب اچانک ایک آواز نے اسے روکنے پر مجبور کیا۔

"ہاؤ ہینڈسم نا!!!!! کیا ایٹیٹوڈ ہے بندے کا۔۔ افففففف پر سنیلٹی آگ لگا دیتی ہے بندہ پورا افف ہے۔ "آئمہ نے ضرور اپنی شامت بلوالی تھی۔

"کم آن سٹریل ہیں پورے تم آیان سر کو دیکھو اففففف پر سنیلٹی بھی ہے بندے کی اور بات کرنے کا انداز بھی۔ "لائمہ نے اس کی بات کی مخالفت کی۔

"نہیں مجھے ان سے زیادہ ان کے چھوٹے والے بھائی اچھے لگتے پر ان سب سے زیادہ اففففف شایان سر تووووو میرے کرش ہیں۔ "شایان کے ماتھے پر ڈھیروں بل آئے فوراً مڑ کر ان تک آیا۔

"ہیے مس آئمہ میرے پر آپ نے پیراگراف لکھ لیا ہو تو جا کر کام پر دھیان دے دیں تھوڑا اگر یہاں ریویو سیکشن آف ہو گیا ہو تو۔ "شایان نے غصے سے دھارتے ہوئے کہا۔

"سوری سر میں تو بس۔۔"

"سٹاپ اٹ مس لائمہ !!میں کب سے آپکی بیہودہ باتیں برداشت کر رہا ہوں کام کرنا تو دھیان سے کریں ورنہ آپ جیسے ایمپلائیز کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں آپ جا سکتی ہیں ورنہ۔"

"سوری سوری سر آئم رئلی سوری آئندہ نہیں ہو گا۔"

"جایئے جا کر کام کریں۔"شایان نے دانت پیس کر اسے شکل گم کرنے کا کہا۔وہ فوراً بھاگ گئ سارا اسٹاف انہیں دیکھ رہا تھا۔

"واٹٹٹٹ۔۔؟؟کوئی موووی چل رہی ہے یا ڈانس ہو رہا ہے کام کریں اپنا سب۔ "وہ غصے سے کہتا اپنے کیبن کی طرف بڑھا پیچھے سٹاف نے اٹکی ہوئی سانس بحال کی۔

ابھی آفس میں داخل ہوا تھا کہ ٹیبل جو شاید صاف نہیں ہوئی تھی اس پر ڈسٹ دیکھ کر ماتھے پر اور بل نمودار ہوئے اور غصہ سوا نیزے پر چڑھا،بوائلنگ پوائنٹ انکریز ہو گیا۔

"شکوررررررر"!شایان دھاڑا۔شکور فوراً بوتل میں سے جن کی طرح کیبن میں حاضر ہوا۔

"یی۔۔یس سررر۔"

"صفائی کس نے کی تھی میرے روم کی کل۔۔بتاووووو؟؟"

"سر ممم۔۔۔میں نے "شکور کانپ ہی تو اٹھا۔

"تو تمھاری آنکھیں ہیں کہ ٹچ بٹن اندھے ہو دِکھائی نہیں دیتا کیا۔۔۔یہ اتنی دسٹ کیوں ہے ٹیبل گندا کیوں ہے تمھیں پتہ ہے نا مجھے داغ نما چیزیں پسند نہیں شکور مجھے ڈسٹ آلود چیزیں نہیں پسند۔"وہ اس بیچارے شکور پر دھاڑا۔

"آئم سوری سر رر۔۔۔رئیلی سوری آئندہ نہیں ہو گا میں ابھی صاف کرتا ہوں۔"

2"منٹ کے اندر صاف کرو آئندہ ایسا ہوا تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا تمھیں سمجھے۔۔۔؟؟"

"جججی سر رر۔۔ "وہ فوراً سے ٹیبل صاف کرنے لگا اور شایان آیان کے کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔

آیان پانچ منٹ میں آفس آیا بلیک شرٹ کے نیچے بلو جینز کی پینٹ اور بلیک کورٹ پہنے وہ گھڑی باندھتا آفس آیا۔دائمہ کی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔وہ اپنے اوپر اسکی نظریں دیکھتا مڑا جو مزے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا مس دائمہ شوپیس ہوں جو تکے جا رہی ہیں کام ہوتا نہیں فلرٹ جتنے مرضی کروالو۔ "وہ بنا لحاظ کیے اس کی بے غیرتی اسکے منہ پر ماری تو وہ چپ چاپ اپنا کام کرنے لگی۔وہ ایک خون خوار نظر اس پر ڈالتا اپنے آفس میں آ گیا جہاں شایان اسکی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"ہیے میرے گلاب کے پھول۔کیسا ہے؟؟؟"

"ٹھیک ہوں۔ "سڑا ہوا جواب آیا۔

"کیا ہوا تجھے سڑے ہوئے انجن۔طبیعت تو ٹھیک ہے؟ "وہ سامنے کرسی پر بیٹھتا بولا ایسی ہی تھی انکی دوستی نا کوئی ایگونا ایٹیٹوڈ،ایک سچے اور بہترین دوست۔

"نہیں صبح صبح اس لائمہ کی بکواس سے موڈ خراب ہو گیا۔"

"کیا کر دیا اسنے؟ "آیان نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے بولا۔شایان نے اے ٹو زیڈ ساری بات اسے بتائی تو وہ قہقہ لگا اٹھا.

"اووویار رر راب تو گلاب کا پھول بن کر آئے گا تو لوگ تعریف تو کریں گے نا۔۔لوگوں کو گلاب پسند ہوتے ہیں میرے بھائی چِل مار۔"

"یہ دانتوں کی نمائش کس خوشی میں کی ہے آپ نے تُڑوانے کا ارادہ۔۔؟ "شایان نے دانت پیس کر کہا۔

"جا نہیں سڑا ہوا انجن پتہ نہیں کس پر چلا گیا۔ فٹے منہ۔۔ کہیں سے نہیں لگتا خالہ کا بیٹا۔"

"شٹ اپ ڈیوڈ"!!وہ اسکی گردن پر زور دار مارتا گیا.

"ہیے۔۔کمینے یو ہیو ٹو پے فار اٹ سڑے ہوئے انجن۔"

"لیٹس سی ڈیوڈ !کام کرو۔ "شایان نے اسے دروازہ پر کھڑے فلائنگ کس دی تو وہ دل پر ہاتھ رکھ گیا اور وہ مسکرا دیا یعنی آیان اسے ہنسانے میں کامیاب ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆

سعیر آج جلدی یونی آ گیا تھا کل کا بدلہ بھی لینا تھا جبھی آج کچھ بہت ہائی کلاس پلین سوچ کر آیا تھا کہ اس مس یونیورس کی ساری ہیرو گری نکالے گا۔وہ اسکو سوچ سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا جب آج وہ عالیان کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

سعیر نے دیکھا کہ یہ عالیان کے ساتھ آئی ہے کیوں؟؟ دل میں کھلبلی مچی کہ آخر وہ اسکے ساتھ کیوں آئی ہے؟ کیا پتہ اکھٹے آئیں ہوں۔ دماغ نے سوچا۔عالیان آ کر اسکے پاس بیٹھا کچھ باتوں کے بعد وہ زریش کی طرف متوجہ ہوا جو آج پرپل شرٹ اور بلیو جینز میں تھی حجاب سٹائل سے لیا گیا دوپٹہ معصومیت اور خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

سعیر نے فرسٹ ٹائم اسے حجاب میں دیکھا تھا وہ تو اس معصوم چہرے میں کھو سا گیا مگر فوراً سر جھٹکا۔وہ اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ایک دم گڑبڑا گئی۔اسکی گڑبڑاہٹ محسوس کر کے سعیر گہرا مسکرا دیا۔

"ابھی تو آج آپکی ساری ہیرو گری نکلے گی میڈم تو پھر آپکو مزا آئے میرے سے پنگا ناٹ چنگا ڈیئر"!!وہ کچھ ہی دیر میں اٹھتا عالیان سے کام کا کہتا باہر آیا۔اوڈیٹوریم میں کچھ سیٹ اپ کیا اور ایک سٹوڈنٹ سے کہا کہ وہ جا کر زریش سے بولے کہ اسے اوڈیٹوریم میں مس بلا رہی ہیں۔وہ لڑکی زریش تک آئی۔

"ہیے۔۔ آر یو زریش قریشی؟؟؟"

"یس آئی ایم !!واٹ ہیپنڈ؟"مسکرا کر کہا گیا۔

"آپکو اوڈیٹوریم میں مس بلا رہی ہیں۔"

"اوکے آئم جسٹ کمینگ تھینکیو۔"

"اوکے "وہ لڑکی بھی مسکرا کر کہتی نکل گی۔زریش کچھ ہی دیر میں اوڈیٹوریم میں آئی آکر اندر دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔زرش آگے بڑھی تو پچھلا اور اگلا دروازہ بند ہو گیا زرش گھبرا گئ مگر کونفیڈینٹ رہی۔

" مس۔۔ "ہولے سے پکارا جب اچانک ریڈ لائٹس آن ہوئیں اور ارد گرد کا منظر دیکھ کر اسکے چہرے سے دلخراش چیخ نکلی کیونکہ دیوار پر سکیلٹنز لٹکائے گئے تھے کچھ ڈراؤنے فیسز زریش نے بھاگ کر باہر جانا چاہا مگر ناکام۔

"ہیے۔۔۔ اوپن داڈور ہیلپ ماما۔ "زریش پینک ہوئی جب ایک سائڈ سے مائک میں سے کوئی خطرناک قہقہہ گونجا۔

"زر یششششششش "ڈراؤنی آواز میں اسکا نام پکارا گیا۔زریش رو دی۔

"سٹاپ پلیز زززز۔۔ سٹاپ دس پلیز زززز مجھے ڈر لگتا سٹاپ پلیز زز سٹاپ۔۔ "اسکے پینک ہونے پر سعیر کے دل کو کچھ ہوا۔

"ہیے عالیان ادھر آؤ مجھے بچاؤ یان عالیان پلیز زز۔ "وہ ہچکیوں سے روتی مسلسل دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سعیر کو عالیان کا نام سن کر کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

"عالیان کون ہے زریش؟؟ "زرا جیلس اور سٹرکنس سے پوچھا گیا مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔

"عالیان اوپن داڈور۔۔ماما،ڈیڈ،شایان۔۔۔شایان بھائی۔۔ "وہ عالیان کو چھوڑ کر شایان کو پکارنے لگی سعیر کو سمجھنے میں وقت نا لگا کہ یہ عالیان اور شایان کی بہن یعنی شایان،عالیان قریشی زریش قریشی اووو۔وہ روتی ہوئی اب بیہوش ہونے کو تھی جب سعیر نے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ لائٹس آف کیں اور دروازہ کھول دیا۔دروازہ کھولنے پر وہ فوراً باہر کی طرف بھاگ گئ اور آکر سیدھا کلاس میں عالیان کے گلے سے لگ گئ۔

"یان۔۔ "وہ رو دی۔

"ہیے۔۔زر کیا ہوا کیوں رو رہی ہو کیا ہوا تمھیں کسی نے کچھ کہا ہے۔۔؟ "سعیر کو اپنے اوپر شدید غصہ آیا وہ کیسے اسے ڈرا سکتا ہے کیا حالت تھی اسکی اوو شٹ اوپر سے دوست کی بہن سعیر نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا اونچا چلایا۔

" زر یششششششش۔۔۔کون ہو تم کیوں میری سانس سینے میں الجھا رکھی ہے کیوں تمھارے معصوم چہرے میں کھو جاتا ہوں کیوں تمھارے ساتھ یہ حرکتیں کرتا ہوں؟ میں نے تو آج تک کسی کی الٹی حرکت برداشت نا کی تھی پر تم کیوں آہہہہہہ۔۔۔"ایک اور مکّا سعیر نے دیوار پر مارا۔

"عالیان۔۔وہ اوڈیٹوریم۔۔۔"وہ ہچکیوں سمیت ساری بات عالیان کو بتاتی چلی گئ۔عالیان کو شدید غصہ آیا اپنی بہن کو اس طرح روتا اور ڈرا ہوا دیکھ کر۔

"ہیے لیسن ڈونٹ کرائی مائی ڈوول۔ "عالیان نے اسکے آنسو صاف کیے ٹشو سے

۔ "ڈونٹ کرائی بی بریو میری ڈوول۔۔۔یہ جس نے بھی کیا میں چھوڑوں گا نہیں اسے۔اوکے مائی لٹل گرل ڈونٹ کرائی۔ "عالیان نے عقیدت سے اسکا ماتھا چوما اور اسے پانی دیا۔سارے سٹوڈنٹس ان کا پیار دیکھ رہے تھے وہی سائڈ پر کھڑا سعیر نے جبھی سوچا کہ وہ سب کچھ خود عالیان کو بتائے گا۔

"مجھے گھر جانا نہیں رہنا۔۔یہاں پاکستان جانا۔ "وہ دوبارہ رونا سٹارٹ ہوئی۔

"زریش میری جان بی بریو یار کچھ نہیں ہوا میں ہوں نا یار کچھ نہیں ہونے دیں گے اور یہ جس کا کام ہے اسے پکڑ کر بہت بُرا پیش آؤں گا۔چلو ابھی گھر۔"

"ہاں چلو۔۔"وہ فورا کھڑی ہوئی۔وہ اسے اپنے حصار میں لیتا باہر آیا سعیر نے اسے روکا۔

"یار عالیان بات کرنی ہے تجھ سے۔"

"یار ابھی نہیں سعیر۔۔اسے چھوڑ آؤں طبیعت نہیں ٹھیک اسکی بعد میں۔۔"

"اوکے جا۔۔'وہ زرش کو دیکھتا بولا جو لال ہو رہی تھی۔

"اوکے۔"وہ اسے لے کر گھر کی طرف نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

پاکستان:

ایبہاسوئی صورت لے کر آج منہ پھلائے شدید خراب موڈ کے ساتھ یونی میں آئی،،،احان فرنٹ پر پاؤں پر پاؤں رکھے فون پر pubg کھیل رہاتھاوہ دھند ھناتی منہ میں بربڑاتی اندر داخل ہوئی آکر سیکنڈ سیٹ پر زور سے بیگ پٹخہ،،اور بیٹھ گئ،،ماما سے ڈانٹ کھانے کے بعد یونی آئی تھی،،،وہ زد کرتی رہی مجھے نہیں جانا پر سارہ بیگم نے ڈانٹ ڈپٹ کر بھیج دیا کچھ زیادہ ہی ڈانٹ لیا تھا،،، جس سے وہ۔رو دینے کو تھی،،،،اپنی لاڈلی بیٹی کو ڈانٹ پڑتے دیکھ شاہ جی نے اپنی۔ مسز کو ڈپٹ ڈالا جس پر وہ ایبہا کو خراب موڈ میں بائے کہتی یونی کے لیے جانے کا کہنے لگیں وہ بھی خراب موڈ میں آئی تھی،،، نیند بھی پوری نہیں ہوئی تھی،،،،احان نے اسے غور سے دیکھا،،،غصے کے شدت سے لال ہوتی آنکھوں میں نمی،، احان کو کچھ ہوا جبھی اٹھ کر سیکنڈ سیٹ پر آیا۔۔

Heyy what happened with you lill sweet girl??

پلیز زاحان ڈونٹ ٹیز زمی میرا موڈ بہت خراب ہے آگے ہی وہ اٹھ کر پیچھے والی چیئر پر چلی گئ اوپر سے یہ مناحل منہوس بھی نہیں آئی تھی ابھی تک پتہ نہیں کہاں رہ گئ تھی اس پر اور موڈ خراب ہو گیا جس سے منہ لال ہو گیا،،،اوپر سے مناحل کو۔کچھ دیر پہلے میسج کیا تھا کہاں مر گئے ہو آئی کیوں نہیں ابھی تک اگے سے جو اسکا ریپلائی آیا وہ۔ماتھے پر بل نمودار ہو گئے موڈ اور خراب ہو گیا زور سے سیٹ پر موبائل پٹخا،،، لیکچر لینے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا،،، سر بھی

کلاس میں اچکے تھے،، نیند شدید آرہی تھی جبھی کسی لڑکی کے پیچھے چھپ کر سوگئے احان بہانے سے اٹھ کر بیک سیٹ پر آگیا مگر اسکو سوتا پا کر سارا مزہ خراب ہو گیا وہ تو اسکو تنگ کرنے آیا تھا،،، موڈ شدید خراب ہوا منہ بن گیا لیکچر پر دھیان دینا ہی ٹھیک تھا،، لیکچر بھی اکتا دینے والا تھا،،، اسکو دیکھ کر تو احان کو بھی نیند آنا شروع ہو گئی تھی جبھی اسکی طرف ایک نظر ڈالی جو سوتے ہوئے معصوم بچے کی طرح لگ رہی تھی،،،، گال پر بلش کی شائن،، جو قدرتی پنک بھی تھے،،،، ہونٹوں پر لگا گلوز،،،، گھنی گھنی پلکیں،،، موڈ خراب ہونے کی وجہ سی سرخ ہوتی ناک منہ پر اتے ڈارک براؤن بال اور آنکھوں کا کلر اس نے اپنے ڈیڈی سے چڑایا تھا،، وہ پلک جھپکے بغیر اسے دیکھے گیا،، دل میں اسکے گال کو۔ چھونے کی خواہش انگارائی لے کر بیدار کی احان نے فورا سر جھٹکا۔۔۔

"What's your problem Ahan Ahad Qureshi,,, R u in ur senses"

احان نے خود کو کوسا کیا تم بھی باقی کتوں کی طرح صرف اسکی خوبصورتی سے مائل ہو رہے ہو جو تمھارا یہ باسٹرڈ دل کیسی خواہشات جنم لے رہا ہے،، احان کو۔ خود پر غصہ آیا کیا یہ پرورش تھی نہیں اسکے ماں باپ نے یہ سکھایا تھا اسکو نہیں،، دماغ اور دل دونوں نے نفی کی،، تو پھر یہ کیا تھا،، نہیں اسکو اپنی ماں کی بات یاد آئی عورت عزت مانگتی ہے احان،،،، محبت ملے نا ملے اسے عزت مل جاتی ہے نا تو وہ اسے بھی خزانہ سمجھتی ہے،،، عورت کی قیمتی چیز عزت ہوتی ہے،،،، احان کسی چیز سے نہیں روکوں گی پر کبھی کسی لڑکی کی عزت خراب کرنے کا خیال دماغ میں مت لانا،،، پسندیدگی بری چیز نہیں ہے،،، پر اپنی محبت کا احترام کرنا اس کی عزت کرنا محبت کا سب سے اول درجہ ہے،، مرد کی محبت عورت کو عرش تک لے جاتی ہے،،، محبت جسم نہیں مانگتی محبت عزت پیار ٹائم وقت مانگتی ہے،، ہر تعلق وقت عزت و احترام مانگتا ہے اگر ایسا ہے تو مجھے اسے چھونے کی خواہش شٹ نووو احان نے ڈیسک پر ہاتھ مارا ایسا نہیں ہو سکتا ہرگز نہیں بلکل نہیں احان احد قریشی ایسا ہو ہی نہیں سکتا اس لڑکی نے تمھیں پاگل کر دیا کیا احان نے اسے دیکھا جو سب چیزوں سے بیگانہ

معصومیت لیے سو رہی تھی،،، کتنا شفاف چہرہ ہے اس لڑکی کا جیسے دل کی پاکیزگی چہرے پر چھلکتی ہو،، ہاں وہ تھی ہی ایسی جتنی معصوم چہرے سے اتنی معصوم اندر سے کسی بھی عیب سے پاک،،، پیچھلی زندگی چاندی کے ورق کی طرح پاک صاف،،، جتنی وہ معصوم تھی اتنی ہی ہنس مکھ پیاری بچی۔۔۔

کیا یہ ویسی ہو گی جیسا میں نے ائیڈیلائیز کیا ہے۔۔۔؟؟؟

بلکل کیوں نہیں پاکیزہ عورتوں کے لیے پاکیزہ مرد ہوتے ہیں،، تم۔ایک پاکیزہ مرد ہو تمھاری طرح یہ ایک پاکیزہ لڑکی ہے تمھیں لگتا ہے اس میں کوئی عیب ہو گا بلکل نہیں احان کے دل نے صدا دی۔۔۔

ہمم،، پہلے مجھے خود کو سمجھنا ہے کہ آخر میں چاہتا کیا ہوں،، مجھے دور جانا ہو گا بہت دور مجھے اسکے جسم۔کی چاہ نہیں ہو سکتی بلکل نہیں،، میں لنڈن جا رہا ہوں کچھ دن،،، اگر مجھے یہ یاد نا آئی اور کسی اور حسن نے اپنے پاس کھینچا اور اسے بھول گئے تو یہ تمھارے ڈوب مرنے کا۔مقام ہو گا مسٹر احان کسی ٹرک کے نیچے آکر مر جانا وہ اٹھا اور واپس گھر کے لیے نکلا ایہا کو کچھ ہی دیر بعد ہوش آیا تو گندے موڈ کے ساتھ کام۔کی طرف متوجہ ہوئی مگر ایک انوکھی بات وہ ہینڈسم آنکھوں سے اوجھل تھا،، مگر اسے کیا وہ خود کو ڈپٹ کر اپنا کام۔کرنے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیے ڈارلنگ احان گھر آیا آکر سلام۔کر کے اندر آتے اپنی ماں کو اپنے حصار میں لیتا بولا جو صوفے پر موبائل پر اپنی فیورٹ رائٹر کو پڑھ رہی تھی،،، سامنے مسٹر قریشی بیٹھے تھے۔۔۔

یس مائی بوائے آمنہ بیگم مسکرا کر بولیں۔۔۔

ہیے احان مائنڈ یور لینگویج یہ کیسے بات کر رہے ہو ماما ہے کوئی گرل فرینڈ نہیں تمھاری یہ ڈارلنگ کیا ہے مسٹر قریشی نے احان کو گھورا۔۔۔۔

کمون ڈیڈ،، میری جی ایف ڈارلنگ جانو جان لائف لائن سب ماما ہیں وہ بھی احد قریشی کا بیٹا تھا ماں کا گال چوم لیا آمنہ بیگم نے ماتھا پیٹا یہ روزانہ کا معمول تھا ان باپ بیٹے کا اور واٹ لگتی تھی امنہ کی۔۔۔

اوہو کیا ہو گیا اپ دونوں کو کیوں لڑ رہیں بچوں کی طرح اور تم زرا پیچھے ہو کر بات کرو کیا مسلئہ۔۔۔

ماما جان میں تو بات کرنی تھی آپ سے وہ۔ پھر انکے قریب ہوا جو مسٹر قریشی کو نا گوار گزرا اور وہ چلتے اپنی بیگم کے پاس آ گئے اور انکے گرد بازو کا حصار قائم کیا۔۔۔

کیا بھئ ہمیں بھی بتاؤ وہ۔ اپنی بیگم کو قریب کرتے بولے اور انکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔۔۔۔

امنہ۔ بوکھلائیں اور انکے درمیان سے جھٹکے سے اٹھ کر سامنے ون سیٹر صوفے پر بیٹھ گئیں،، کیا تکلیف ہے احان بولو ۔۔۔

اوہو ڈیڈ کیا کیا ماما کو غصہ دلا دیا،، یہ کوئی رومینس کی جگہ ہے بھلا کمرے میں چلے جاتے۔۔۔

شٹ اپ احان اپنی بکواس کرو کیا بولنا تمھیں امنہ تلخ ہوئیں،، جس پر وہ دونوں باپ بیٹے مسکرا دیے احان کے قیامت خیز ڈمپل نے اپنے درشن کروائے جو اس نے بھی ماں سے چڑایا تھا۔۔۔

ماماڈیڈ مجھے لندن جانا ہے کچھ دن پلیززززز منع مت کریے گا۔۔۔

ہیں کیا بھئی احان یہ۔کیا شوق پال کر آئے ہو کیوں جانا ہے پہلے کہا تھا چلے جاو جب مانے نہیں اب اچانک۔۔۔احد صاحب۔نے حیرت سے اسے دیکھا

اوہو ڈیڈ میں پڑھنے نہیں جارہا بس یونی میں ہفتے کی چھٹیاں ہیں اسی لیے ٹیسٹ کے بعد تو اسی لیے سوچا بھائیوں اور آپی سے مل آؤں اداس ہو گیا ہوں وہ سپاٹ لہجے میں بولا اور بولتے ہوئے کچھ ہچکچایا جھوٹ جو بول رہا تھا جو آمنہ نے بہت اچھے سے نوٹ کیا وہ اپنے بچوں کی ایک ایک بات سے اچھی طرح واقف تھیں فل حال چپ رہیں لیکن بعد میں ضرور پوچھیں گی۔۔۔

اوا چھا چلو چلے جانا لیکن جلد واپس آنا گھر آ گے ہی سناٹا ہوتا تمھارے جانے کے بعد اور ہو جائے اور پھر تمھاری ماں رو رو کر نڈھال ہو گی میرے بچے دور ہیں فلاں فلاں وہ آمنہ کی نقل اتارتے بولے تو وہ منہ۔پھلا۔گئیں،، احان اور احد قہقہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

عالیان زرش کو لے کر گھر آیا وہ بہت بری طرح ڈر گئی تھی،،، پینک ہو رہی تھی،، عالیان نے اسے ریلیکس کیا اور سلا دیا وہ سو گئی عالیان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا پر حدت لمس ماتھے پر چھوڑا تو وہ مسکرائی،، اسکو سوتا چھوڑ وہ واپس یونی آیا جہاں سعیر اسکا انتظار کر رہا تھا وہ چلتا کینٹین میں آیا جہاں وہ لاسٹ ٹیبل پر سر ہاتھوں میں دیے بیٹھا تھا وہ چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

ہیے بڈی یس واٹ ہیپنڈ کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔؟؟ عالیان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

عالوو وادھر آؤ مجھے تمھیں بتانا یارا،، سعیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔۔۔

یس سعیر وووووو بتاؤ۔۔۔

یار عالیان ائم رئیلی سوری یار میں بہت شرمندہ ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کہوں کیا کہوں بس بہت غصہ آرہا ہے خود پر سعیر نے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

پر کیوں یار ہوا کیا مجھے بتاؤ کیوں معافی مانگ رہے ہو۔۔۔

یار عالیان مجھے نہیں پتہ تھا کہ زرش تمھاری بہن ہے ہماری کبھی بات نہیں اس معاملے میں یو نو نا اا میں لڑکیوں میں انٹرسٹ نہیں ہے،، پر عالیان۔۔۔

زرش کے نام پر عالیان ٹھٹکا،، کیا بات ہے سعیر کیا کہنا چاہ رہے ہو کھل کے کہو زرش کہاں سے آ گئی بیچ میں۔۔

یار زرش جس کی وجہ سے ڈری وہ میں تھا میں نے کیا وہ سب بٹ یار مجھے نہیں پتہ تھا وہ تمھاری بہن ہے،،، کافی دنوں سے وہ اور میں ایک دوسرے سے شرارتیں کر رہے تھے اگر مجھے پتہ ہوتا تو کبھی بھی میں یہ حرکت نا کرتا ائم سوری یار ۔۔۔وہ شرمندہ سا بولا

یو وو وہاؤ ڈئیر یو سعیر میں تمھیں ایسا نہیں سمجھتا تھا سعیر یہ تم،، تمھیں پتہ بھی ہے کیا حالت تھی اسکی،، کیا بیتی ہو گی وہ ڈر جاتی ہے تم یہ سب کیسے کر سکتے ہو،، عالیان نے غصے سے کہا۔۔۔

یار ائم سوری مجھے بہت پچھتاوا ہے لیکن میرا کوئی غلط انٹینشن نہیں تھا۔۔۔

او و پلیز زززز سعیر شٹ اپ تم نے ایسا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تم تو ایسے نہیں تھے سعیر سوری بٹ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی میرا دوست ایسا نہیں ہو سکتا جو لڑکیوں سے بدلے لے سوری بٹ میں ایسے دوست نہیں رکھتا وہ اس پر نگاہ ڈالتا غصے سے وہاں سے کچھ سنے بغیر تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

سعیر نے ٹیبل گراڈلا اپنے اوپر۔شدید غصہ آیا یہ کیا کہا تھا اتنا پرانا دوست ایسے کیسے آہہہہہہ غصے سے دیوار پر ہاتھ دے مارا،،زرش مدھم سی آواز میں وہی نام دوبارہ بے اختیار لبوں سے ادا ہوا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عالیان گھر آیا،،تنفن کرتا اوپر زرش کے کمرے میں آیا جہاں وہ۔کچھ ہی دیر پہلے اٹھی تھی،،اب کچھ فریش تھی،، فریش ہو کر کپڑے پہنے،،شدید ٹھنڈ میں وہ کانپ رہی تھی،،ہلکا ہلکا بخار بھی ہو رہا تھا،،آخر بھاری ہوتے سر کے ساتھ فریش ہوئی ابھی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال برش کر رہی تھی جب عالیان غصے سے اسکے کمرے میں داخل ہوا زرش اپنی جگہ سے اچھل ہی تو پڑی۔۔۔

عالیان اس تک آیا آکر اسے زور سے بازوں سے پکڑا۔۔

عالووووواٹ از دس لیوومی مجھے درد ہو رہا ہے یہ کیا وحشی پن ہے چھوڑو مجھے وہ غرائی۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ،،،تم میرے دوستوں کے ساتھ کیوں پنگے کرتی پھرتی ہو کیوں منع کیا تھا نا لڑکوں سے پنگا مت لینا بتاؤ کیوں کیوں سعیر سے پنگے لیے ہاں وہ غرایا۔۔۔

ایکسکیوزمی،،،لیومی میں تمھاری غلام نہیں اگر وہ تمھارا دوست ہے تو میرا کلاس فیلو ہے آئی سمجھ۔۔۔

ہاں تو کلاس فیلو ہے،،اس سے پنگے لینے کی ضرورت آج جو کچھ کیا وہ اس نے کیا تھا جبھی یہ حالت ہوئی تھی آئی سمجھ آئیندہ تم مجھے اس کے قریب دکھیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا زرشش سمجھی۔۔۔۔

زرش کو زرا ٹائم نہیں لگا سمجھنے میں کہ اس نے بدلے کی آر میں یہ کیا جو کل اسکے جوس میں اسنے نمک ملا دیا تھا اس کا بدلہ،،، مگر عالی کیا سمجھ رہا ہے،، کیا وہ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ اپنی ضرور دوستی بھی ختم کر آیا تھا،، اتنا اچھا دوست جس سے ایک دن بات نا ہو تو تڑپ جاتا تھا ایسا نہیں ہو سکتا تھا اس سب کی زمہ دار وہ تھی۔۔۔

عالیان نہیں ایسی بات نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو ویسا نہیں ہے۔۔۔۔

پھر کیسا ہے زرش کیا سوچوں میں کیا ہے یہ سب زرششش۔۔۔۔۔۔۔

عالیان نہیں وہ اس دن سعیر نے مجھے کچھ لڑکوں سے بچایا تھا مجھے وہ غلط طریقے سے ٹچ کر رہے تھے اس کو اس نے مارا اور پھر میرے لی دو تین دفعہ ہیلپ بھی کی ایسا نہیں ہے عالیان بس ہم اچھے دوست ہیں۔۔۔

واٹ عالیان حیران ہوا جب زرش اسے پکار رہی تھی تو اس ٹائم سعیر نے اسے بچایا اور وہ سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ سعیر نہیں۔۔۔

اووو گاڈ ڈڈڈڈ عالیان کو خود پر غصہ آیا ایسے ایک دم سوچے سمجھے بغیر دوستی ختم کر آیا ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر لب کاٹا۔۔

ائم سوری زرش میری جان عالیان نے اسے گلے لگایا جواب اس سے ڈر کر کانپ رہی تھی وہ ایسا کیسے سوچ سکتا ہے۔۔۔

تم نے کیسے سوچ لیا میں ایسا کچھ کروں گی ضروری تو نہیں ہے عالیان کہ ایک ہی وجہ سے لڑکا لڑکی ایک دوسرے سے شرارت کریں فرینڈز بھی ہوتے ہیں اور تم کس زمانے میں رہتے ہو تم۔ بھی اسی کلاس میں پڑھتے ہو جس میں میں روزانہ کتنی لڑکیاں تم سے مخاطب ہوتی ہیں۔۔

ائم سوری پری میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کر سکتی مجھے غصہ آگیا تھا ائم۔ رئیلی سوری عالیان نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

اٹس اوکے پر ہاں آئندہ کبھی مجھ سے بد گمان نہیں ہونا پلیز ز ز میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس سے میری ماما ڈیڈ بھائیوں کو سر جھکانا پڑے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میری ٹویٹی آئی نو عالیان نے اسکا ناک ٹچ کیا تو وہ کھکھلا دی۔۔۔

اچھا چلو آؤ نیچے کوئی کچن میں ایکسپیریمنٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

ہاہاہا چلو وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے نیچے کی طرف چل دیے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان اور عائزہ کی بات پکی ہو گئ تھی،،،عائزہ بے حد خوش تھی مسٹر اور مسز شاہ بھی بہت خوش تھے عرصے بعد انکے گھر خوشیاں آرہی تھیں،، مسز شاہ پھولے نہیں سما رہی تھیں،، جبھی اپنے لاڈلے بیٹے کو کال ملائی جو اس وقت سائٹ پر وزٹ کے لیے کھڑا تھا،،، نیوی بلو شرٹ کے نیچے،، بلو جینز کی پینٹ،، اور اوپر بلو جیکٹ بال ماتھے پر بکھرائے ہوئے تھے جو اس وجیہہ شخصیت کو مزید نکھار رہے تھے ایان کا فون بجا تو وہ فون کی جانب متوجہ ہوا،، سائیڈ پر آکر کال اٹھائی ۔۔

اسلام و علیکم مام کیسی ہیں اپ۔۔؟؟

میں بلکل ٹھیک میرا پیارا بیٹا کیسا ہے۔۔۔؟؟؟

ائم گڈ ماما،،، ماما ائم تھوڑا سا بزی کین آئی کال یو لیٹر پلیز زززز۔۔۔۔

ہاں او کے بٹ سنو تم پتہ نہیں کب فری ہوتی ہو کہ نہیں تم پاکستان کب آرہے ہو۔۔۔

خیریت ماما ایک دم یہ سوال کیوں کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

کمون ویسے ہی پوچھا کہ سب خیریت ہے تمھیں کچھ بتانا مجھے۔۔۔

کیا بتائیں مجھے ایان ایکسائیٹڈ ہوا۔۔۔

ایان میں نے اور۔ تمھارے ڈیڈی نے تمھاری بات پکی کر دی ہے بہت پیاری لڑکی ہے،، تم بہت خوش رہو گے اسکے ساتھ مجھے امید نہیں یقین ہے۔۔۔

کیا ایان کو لگا دھچکا،، سر پر آسمان گرا وہ تو کسی کو پسند کرتا تھا یہ کیا پر ماما اتنی جلدی کیوں ابھی کام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں مجھے نہیں کرنی ابھی شادی۔۔۔

ایان شادی نہیں نکاح ہو رہا ہے ابھی کونسا میں رخصت کروا کر لا رہی ہوں تم بہت خوش رہو گے اسکے ساتھ وہ جان کر اس لڑکی کا اسے نہیں بتا رہیں تھیں وہ تو اپنے لاڈلے کو سرپرائز دینا چاہتی تھیں انہیں کیا پتہ تھا انکا ثپوت انکے سرپرائز کے چکروں پر انگاروں پر لوٹ لے گا۔۔۔

ماما پلیز زیارر ابھی مجھے شادی نہیں کرنی جب بھی جس سے بھی کرنی ہو گی بتا دوں گا۔۔۔

کیا مطلب ایان کس سے بھی تم کسی اور کو پسند کرتے ہو کیا لندن جا کر کوئی پسند آ گئی کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں ماما بلکل نہیں مجھے نہیں پسند پر ایان کو۔ سمجھ نا آئی وہ کیا کہے اچھا میری بات سنیں میں آپکو پاکستان آ کر بتاؤں گا کچھ مہینے ویٹ کر لیں۔۔۔

مسز شاہ۔مایوس ہو گئیں آخر کیا بات تھی ایان نے منع کر دیا مگر پاکستان آ کر اسکے بات کرنے پر تھوڑی تسلی تھی،،، اچھا ٹھیک ہے ایان فون رکھتی ہوں کام کرو اللہ حافظ۔۔۔

ماما پلیز زموڈ مت خراب کریں میں آپکی پسند سے شادی کروں گا ضبط کرتے ہوئے یہ الفاظ بولے گئے،،، اور اپ ٹینشن نالیں مجھے یہاں کوئی نہیں پسند میں بات میں بات کرتا آئی لو یو بائے۔۔۔

او کے لو یو ٹو بائے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عالیان کمرے میں زرش کا لیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا اچانک گیلیری میں اپنی ماما کی پکس دیکھ رہا تھا جب زرش اور مشا کی پکز سامنے آئی وہ ابھی آگے کرنے لگا کہ اچانک ہیزل آئیز نے اسے اپنی طرف اٹریکٹ کیا وہ اسکی آنکھوں میں کھو گیا مگر فورا سر جھٹکا۔۔۔

یہ کیا تھا ہوں لینز کا کمال فلٹر فصول مگر پک تو سمپل کیمرے کی ہے دماغ نے لاجواب کیا۔۔۔

تو آرٹیفیشل لینز بھی تو ہو سکتے ہیں مگر مجھے کیا ہو گیا میں کیوں اس پر غور کر رہا ہوں۔۔۔

اس نے آگے سوائپ کیا تو آگے بھی وہی اس کی اور اسکی دوست کی پک یہاں بھی ہیزل ائیز۔۔

کیا یہ اسکی رئیل آئیز ہیں وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

ہاں اچانک اسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا وہی آئی کلر موٹی موٹی آنکھیں،،، گال گلابی،،، ہونٹ کے نیچے جان لیوا تل ،،، حجاب سٹائل میں لیا گیا دوپٹہ وہ کہیں کھو سا گیا،،، اسکی آواز کانوں میں گھونجی کوئل کی مانند آواز جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔۔۔

عالیان نے سر جھٹکا یہ کیا ہو رہا میرے ساتھ یہ آج سے نہیں کل سے ایسا مجھے اس سے محبت۔۔۔؟؟؟

ہاں،،، ہاہاہاہاہاؤ فنی عالیان کیسے مطلب تم اور محبت وہ پاگل جسٹ وقتی اٹریکشن آنکھوں کی وجہ سے ہوں،،، وہ پاگل لیپ ٹاپ بند کر کے خود بیڈ پر نیم دراز ہو گیا یہ جانے بغیر یہ اٹریکشن سینے میں سانسیں تک الجھا دے گی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مشا یار کیا چلو نا کلب چلیں سب کے فیانسی کلبز جاتی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ تم کیسی فیانسی ہو یار ابورڈ ہو تم تو کہیں نہیں جاتی۔۔۔

مجھے یہ سب نہیں پسند فصیح مجھے مت کہا کرو اور اگر میرے ساتھ رہنا تو تمھیں یہ چھوڑنا ہو گا میں کلب پارٹیز یہ سب نہیں کرتی گاٹ اٹ مشا نے دو ٹوک لہجے میں کہا

اووخود تو تم نے کچھ کرنا نہیں نا مجھے کرنے دینا میں تمھارا پابند نہیں نا تمھارا غلام میں جارہا ہوں اور مجھ پر حکم مت چلاؤ ہونے والا شوہر ہوں تمھارا چپ چاپ سو جاو میں جارہا ہوں وہ کہتا بغیر سنے وہاں سے۔ نکل۔ گیا۔۔

پیچھے مشا نے اپنے لب کاٹے ماما بابا کے کہنے پر منگنی کر لی تھی لیکن یہ تو بہت ہی کوئی فضول انسان تھا جسکا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا مگر امید تھی کہ سیدھا ہو جائے گا وہ اللہ سے دعا کرتی اوپر چلی گئ اور بے شک دعائیں تقدیریں بدلتی ہیں اور اپنے نصیب کا مانگا ہوا رب ضرور دیتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احان،، احان کہاں ہوں بیٹا آمنہ اپنے لاڈلے بیٹے کو آواز دیتی اسکی کمرے میں آئیں آکر ناک کیا۔۔۔

یس،، کم ان۔۔۔

وہ چلتی اندر آئیں جہاں وہ اپنے جانے کی پیکنگ ادھوری چھوڑ راکنگ چیئر پر جھول رہا تھا جانے کیا سوچ رہا تھا۔۔

احان پیار بھری پکار کانوں میں پڑی تو فورا سر اٹھایا۔۔۔

جی ماما وہ مسکرا کر اٹھا اور اپنی ماں کے سامنے آیا۔۔۔

کیا کر رہے ہو بچے اس طرح جھول کیوں رہے ہو،،، اور پیکنگ کیوں نہیں مکمل کی میرے بچے نے۔۔۔

ماما ویسے دل نہیں کر رہا تھا آمنہ بیڈ پر بیٹھی تھیں جب وہ آ کر اپنی ماں کی آغوش میں چھپا یعنی اپنی ماں کی گود میں سر رکھا آمنہ مسکرائیں اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

کیا ہوا میرے ڈیشنگ بچے کو خیریت تو ہے شک تو انہیں تھا ہی۔۔۔

یس بلکل خیریت ہے وہ اسی طرح بولا۔۔۔

ہمم،،، کیوں جا رہے ہو لندن۔۔۔۔؟؟؟ پیار سے بالوں میں ہاتھ چلاتیں وہ بولیں۔۔۔

بتایا تو تھا وہ اپنی ماں کا ہاتھ لبوں سے لگا کر بولا۔۔۔

چل جھوٹے۔۔۔

ہووو سچی،،،، احان نے معصوم شکل بنائی۔۔۔

ہمم ایک بات بتاؤ۔۔۔؟؟؟

حکم میری جان پوچھیں وہ گود میں سر رکھے سیدھا ہوا۔۔۔۔

ایہا کو بتایا آنکھوں میں دیکھے آمنہ نے اسے پوچھا وہ گڑبڑایا۔۔۔

کیا،، کیا بتانا تھا ماما احان نے نظریں چرائیں تو وہ مسکرا دیں۔۔۔۔

میرا بچہ چھپائے نہیں چھپا سکتے مجھ سے آئی نو یو لائیک ایہا اور کب سے یہ بھی جانتی ہو آمنہ نے سکون سے کہہ کر احان کے سر پر بمب پھوڑا،،، وہ حیرانی سے ماں کو دیکھے گیا کہ کوئی ماں یہ بات اتنے آرام سے اپنی اولاد سے کیسے کر سکتی ہے ۔۔۔

کہاں کھو گئے لڑکے آمنہ نے اسے کندھے سے ہلا کر ہوش دلائی۔۔۔

ہاں،، نہیں کہیں نہیں،، کیا ماما آپکو کیسے پتہ چلا وہ سر جھکا گیا۔۔۔

آمنہ مسکرائیں میری جان میں نے پہلے دن کیا کہا تھا تم لوگوں سے میں ماں بعد میں بیسٹ فرینڈ پہلے ہوں تم سب کی ہے نا،،، اور بیسٹ فرینڈ کی دل کی بات اسکی بیسٹ فرینڈ اسکی انکھوں سے پڑھ لیتی ہے بدھو آمنہ نے اسکے سر پر لگائی۔۔۔

مایارررر نہیں مجھے خود نہیں پتہ میں کیا چاہتا ہوں وہ روہانسا ہوا۔۔۔۔

ہیں کیا مطلب احان کھول کے بتاؤ کیا بات ہے کمون۔۔۔

ماماوہ مجھے اچھی لگتی ہے،،،،اسکا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آتا دل اسے دیکھنے کی آرزو کرتا ہائے احان کا معصوم انداز جس پر آمنہ کو ٹوٹ کر پیار آیا ان نے دانتوں تلے لب دبایا اپنے سب سے چھوٹے ثبوت کی کیوٹ سی لو سٹوری سن کر کیونکہ وہ اپنے ساتھ انکی ہونے والی بہو کی بھی نوٹ کی گئ حرکتیں انہیں بتا رہا تھا،، آمنہ کے لبوں سے مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی،، بہت مشکل سے وہ اپنی ہنسی کنٹرول کر لے بیٹھیں تھیں۔۔

ہاہاہاہا بیٹے اس میں پریشانی والی بات کیا ہے میری جان جسٹ سمپل یو لووو ہر،،، جسٹ گو اینڈ ٹیل ہر اینڈ ویٹ فار ہر ریکشن۔۔۔

ماما آپ ماما ہی ہے ناوہ آنکھیں پھاڑ کر اپنی ماں کو دیکھے گیا تو وہ ہنس دیں۔۔۔

پیار کرنا غلط تھوڑی ہے میری جان،،، ناگناہ ہے اس میں حیران ہونے والی بات کیا ہے۔۔۔

پر ماما آج جو میرے ساتھ ہوا میں خود کو سمجھنے کا موقع دینا چاہتا ہوں،، میں کیا چاہتا ہوں مجھے سمجھنا ہو گا یو نو واٹ ماما آج میں جب یونی میں تھا ایہا سو رہی تھی سوتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی وہ شروع سے اینڈ تک ساری بات بتاتا چلا گیا اور آخر میں اپنی ماں کی طرف دیکھا جو حیرانی سے دیکھا رہی تھی۔۔۔

ماما کیا ہوا یار۔۔۔؟؟؟

ہاں کچھ نہیں احان میر اپیارا بچہ یو نو واٹ مجھے یقین ہے کہ تم ایسا نہیں چاہتے،،، تمھاری محبت پاک صاف ستھری ہے اور یہ گال چھونے والی بات وہ خود اس پر کنفیوز ہوئیں اچھا چلو تم۔ ازمانا چاہتے ہو آزماؤ پر یاد رہے ہجر کا وقت کٹے گا شرط لگالو دوسرے دن میں بھاگے اؤ گے۔۔۔

لیٹس سی ماما مجھے سمجھنا ہو گا مجھے خود کو ٹائم دینا ہو گا۔۔۔

ہمم میرا سمجھ دار پیارا بچہ ائم پراوڈ آف یو اور مجھے پتہ تمھارا انٹینشن کچھ غلط نہیں ہے پگلے۔۔۔

میری پیاری ماما کتنا فخر ہے آپکو مجھ پر آئی ہوپ یہ فخر اور یقین کبھی ناٹوٹے۔۔۔

انشاءاللہ میری جان چلو پیکنگ کرو میں ہیلپ کروں۔۔۔

نہیں نہیں الموسٹ ڈن ہے آپ جا کر ریسٹ کریں وہ اپنی ماں کو ماتھا چومتا بولا۔۔۔

او کے خیال رکھنا وہ اس کی ماتھے پر پیار کرتی باہر گئیں پیچھے وہ اپنی حسین قسمت پر اللہ کا شکر ادا کر گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابیہا پھولا ہوا منہ لیے کمرے میں بیٹھی تھی جانے کیوں دل بار بار کہہ رہا تھا احان جلدی کیوں چلے گئے طبیعت تو ٹھیک تھی نا انکی وہ نا چاہتے ہوئے اسکے بارے میں سوچ رہی تھی،،، بیچ بیچ میں اپنے دل کو ڈپٹ دیتی تھی یہ کیوں سوچ رہی ہے اسکے بارے میں،، ابھی وہ منہ پھلائے سوچوں میں گم تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا سارہ چلتیں اندر آئیں جہاں وہ دونوں گالوں کے نیچے ہاتھ رکھے بیٹھی تھی ماں کو دیکھ کر منہ مڑ انا راض تھی اتنا ڈانٹ جو دیا تھا اپنی لاڈلی بیٹی کو سارہ۔ چلتی اسکے قریب آئیں۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھایا آپ نے سارہ نے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بھوک نہیں لگی تھی جبھی نہیں کھایا۔۔۔

کیوں نہیں ہے بھوک سارہ اسکے پیچھے آکر بیٹھیں اسکے بالوں کو پونی کی قید سے چھڑوا کر اسے سلجھانے لگی۔۔۔

نہیں تھی کھایا تھا میں نے یونی میں وہ ہنوز منہ پھولا گھٹنوں پر تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔

کیا کھایا تھا یونی میں۔۔۔؟؟؟

سینڈوچ ایک لفظی جواب۔۔۔

ناراض ہو وہ اسکے بالوں کو اونچی پونی میں قید کرتیں بولیں۔۔۔

نہیں میں کیوں ہوں گی ناراض آپ سے۔۔۔۔

مجھے تو لگ رہا وہ آگے ہو کر اسکا گال چومتی بولیں۔۔۔

نہیں میں نہیں ہوں آپکو کام تھا وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

کیوں میں ایسے اپنی بیٹی سے بات نہیں کر سکتی کیا۔۔۔

ایسا نہیں بولا مجھے تو آپ ڈانٹتی رہتیں ہیں اس لیے بولا وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔

سارہ اٹھ کر اسکے سامنے آئی،، میں بلاوجہ کیوں ڈانٹنے لگی اپنی جان کو وہ اسکا ماتھا چومتی بولیں۔۔۔

یہ تو آپکو پتا ہو آنسو گال پر سرکا۔۔۔۔

وائی آر یو کرائینگ سارہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

کیوں ڈانٹا تھا مجھے ایسا کیا کہہ دیا تھا نہیں جانا تھا یونی نہیں دل کر رہا تھا نا!!!!۔۔۔۔

اچھاسوری آئندہ کبھی نہیں دانٹوں گی پرامس۔۔۔۔

ہمشہ ایسے ہوتا ڈانٹ کر پرامس کرتیں پھر ڈانٹ دیتیں۔۔۔

اچھانامیری ماں اب نہیں ہو گانااور ماماتوڈانٹ دیتی ہیں اس میں اتناروٹنے والی اور ناراض ہونے والی بات کیا تھی۔۔۔

میں نہیں ہوں آپکی ماں آپ میری ماں ہے کیاہو گیا آپکو بھول گئیں۔۔۔

سارہ اس معصوم کی بات پر ہنس دی میرا معصوم جانو بچہ سوری اب نہیں دانٹوں گی پکاپرامس۔۔۔

پکااسنے کنفرم کیا۔۔۔

ہاں ہاں پکاوہ اسکا گال چومتی بولی تو ابھیا مسکرادی اور انہیں ہگ کر لیا
لوویوہ سارہ کا گال چومتی بولی۔۔۔

لوویوٹومائی ڈوول چلو آؤ نیچے ڈیڈی انتظار کر رہے ہیں کھانا کھائیں۔۔۔

اوکے لیٹس گووہ سارہ کاہاتھ پکڑتی نیچے چلی گئ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

عالیان زرش کے سو جانے کے بعد کچھ دیر یہاں وہاں ٹہلتا رہا وہ بلاوجہ آویں اتنا ریکیٹ کر گیا جس کا اندازہ اب ہو رہا تھا ،،غصے میں اس سر پھرے آدمی کو پتہ کہاں چلتا تھا،،، غلطی کا احساس ہوا کہ کتنی بڑی بات بول دی فرینڈ شپ بغیر سوچے سمجھے ختم کر دی،،،وہ جانتا تھا اسے وہ ایسا نہیں کر سکتا اور اس نے خود اپنی غلطی تسلیم کی ہے ہر کوئی ایسا تھوڑی کرتا،،لوگ غلطی کر کے مکر جاتے ہیں سعیر نے خود اسے بتایا ورنہ اسے کہاں پتہ چلتا۔۔۔

شٹ،،عالیان نے اپنی کن پٹیاں سہلائیں،،، پھر کچھ سوچنے پر فون اٹھایا اور سعیر کا نمبر ڈائل کیا جو تیسری بیل پر ریسیو ہوا۔۔۔

ہیلو یس ڈیوڈ سعیر نے ہنوز پیار بھرے لہجے میں بولا جبکہ عالیان نے چونک کر فون دیکھا سعیر ہی ہے نا نمبر اسی کا تھا۔۔۔

کہاں کھو گئے عالیان از ایوری تھنگ اوکے سعیر کی پریشان کن آواز پر وہ ہوش میں آیا

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے آپ ایان بھائی۔۔۔؟؟؟

کمون عالیان اب اتنا بھی کیا تم۔مجھے نہیں پہچان رہے مانا میں نے غلط کیا مگر اب میرے فون پر فون کر کے ایان بھائی سے بات کرنی اٹس ہرٹنگ۔۔۔

نو نو،،، مجھے تم سے ہی بات کرنی ہے میں نے اتنا کچھ کہا تم اتنے آرام سے بات کر رہے ہو ڈیٹس وائی تھوڑا عجیب لگا ہم مل سکتے ہیں ابھی اور اسی وقت کسی کافی شاپ پر۔۔۔

ابھی سعیر نے ٹائم دیکھا واچ پر،،، اممم اوکے لیٹس گو میں پہنچتا ہوں پر کہاں آئی مین لوکیشن۔۔۔۔؟؟؟

میں تمھیں پک کرتا ہوں میں آرہا ہوں۔۔۔

شیور ڈیوڈ،، سعیر نے کہہ کر کال کاٹی،، یا اللہ خیر ملنے بلا رہا سر پھرا آدمی جانے اب کیا کہے گا چل سعیر بیٹا وہ اٹھ کر ایک نظر خود کو ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر جاکٹ پہنی اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا فون اٹھا کر باہر نکل کر عالیان کا انتظار کرنے لگا ۔۔۔

عالیان بغیر جاکٹ پہنے ہالف سلیوز شرٹ پہن کر نیچے نیوی بلو جینز کی پینٹ پہنے کچھ کی دیر میں سعیر کے گھر پہنچا،،، مخصوص گاڑی کے ہارن پر سعیر نے سامنے دیکھا عالیان کی کار تھی وہ چلتا اس تک آیا اور آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

خیریت سعیر اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

ہمم،،، بیٹھ کر بات کرتے آرام سے کافی شاپ پر۔۔۔

شیور۔۔۔

گاڑی میں خاموشی چاہ گئ ایسالگ رہا تھا دونیو نیو کپل بیٹھیں ہیں،،، سعیر سر جھکائے بیٹھا جبکہ عالیان اپنی دھن میں ڈرائیو کر رہا تھا اور گاڑی میں چلتا ہلکا میوزک فزا کو خوشگوار بنا رہا تھا۔۔۔

واٹ یار ایسالگ رہا ہے ہم لونگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں سعیر جھنجھلایا،، کیا بات کرنی ہے یہی کر لے،، ابھی وہ بولا ہی تھا کہ کہ عالیان نے گاڑی روکی،، اور اسکی طرف متوجہ ہوا بلکل سریس طریقے سے،، سعیر نے بروا چکایا،،، وہ تھوڑا آگے بڑھا،،، سعیر کو حیرت ہوئی آخر یہ چاہتا کیا ہے یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔

کیا بھائی کیا چاہیے تجھے اسے پیچھے کرتا بولا۔۔۔۔

لونگ ڈرائیو ہوئی ختم اگئ کافی شاپ اتریں،،، اندر چل کر بیٹھ کر بتاتا ہوں۔۔۔

اوواو کے چلو وہ دونوں چلتے اندر آئے،،، کافی آڈر کی اور بیٹھ گئے۔۔

سعیر یار مجھے تم سے بات کرنی ہے ابھی وہ بول رہا تھا جب سعیر نے بات کاٹی۔۔۔

ابھی بھی کچھ کہنا باقی ہے عالیان۔۔۔

یار پلیز زززز آئی نو میں نے بہت کچھ کہہ ڈالا غصے میں تمھیں ہرٹ ہوا بٹ مجھے غصہ آگیا تھا اور یو نو میرا غصہ میں جانتا ہوں تم غلط نہیں ہو مجھے زرش نے بتایا کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا نا تمھارا کوئی غلط انٹینشن ہے تم دونوں دوست ہو ایز جسٹ اور کچھ نہیں پر میں بہت ریکیٹ کر گیا جانے بغیر یار میں شرمندہ ہوں ائم سوری۔۔۔

اٹس اوکے یار شاید تمھاری جگہ میں بھی ہوتا تو میرا بھی یہی ریکشن ہوتا بٹ اٹس اوکے کوئی مسلئہ نہیں سعیر نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

ائم۔سوری یار میں کیسے اپنی فرینڈ شپ ختم۔کر سکتا ہوں اور اسنے یہ بھی بتایا کہ تمہیں اس نے تنگ کرنا سٹارٹ کیا تھا ائم السوسوری فرام ہر سائیڈ۔۔۔

ارے نہیں کوئی بات نہیں یار مجھے برا نہیں لگا یو نو زرش باقی لڑکیوں جیسی نہیں ہے جن سے مجھے کوفت ہوتی ہے،،،وہ جسٹ ایک سوئٹ سی گرل ہے جو چھوٹی چھوٹی میٹھی میٹھی شرارتیں کر کے خوش ہو جاتی ہے اور ہم اگر کسی کی خوشی کا باعث بن جاتے ہیں تو کچھ غلط نہیں ہے اگر اسے مجھے تنگ کر کے مزہ آتا خوشی ہوتی ہے تو اٹس اوکے یار اااااڈونٹ بی سوری۔۔

تھینکیو ویار رررہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے۔۔۔

Its my pleasure my love

سعیر اسکا گال چھوتا بولا تو عالیان بوکھلایا۔۔۔

"Friend are like rainbow, always there to cheer up after a strom"

ٹھر کی انسان مجھ پر مت جھاڑا کرو اپنی یہ ٹھرک ہٹو اس نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

تو اور کس پر جھاڑوں اتنا پیارا حسین دوست ہے میرا تو۔۔۔

آئی نو پرے مرو وو تم کسی پر بھی جھاڑ پر مجھ پر نہیں۔۔۔عالیان کافی کا سپ لیتا بولا۔۔۔

ایسے کیسے کسی پر بھی تجھ پر جھاڑنا میرا قومی فرض ہے،،میرا قانونی حق ہے وہ اسکو شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتا بولا۔۔۔

کیوں نکاح کیا تو نے میرے ساتھ عالیان اسکو گھورتا بولا۔۔۔

اسی کی کمی رہ گئی ہے آجا مولوی کا انتظام کر پڑھ لیتے دو بول۔۔۔

جنریشن نہیں بڑھے گی آگے عالیان دانتوں تلے لب دباتا بولا۔۔۔

کوئی نہیں اڈوپٹ کرلیں گے لووووووہ بھی مسکرا کر بولا۔۔۔

عالیان نے اسکی کمر میں مکا رسید کیا وہ کراہ اٹھا۔۔۔

اہہہہہ،، آس پاس کے کچھ لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے تو وہ دونوں گربڑائے۔۔۔

کیوں چینخ چلا رہے ہو عالیان نے اسے گھورا۔۔۔

تو نے۔مجھے اتنا زور کا مارا کمینے اب چینخوں بھی نہیں۔۔۔۔

مارا ہی ہے نا چینخ تو ایسے رہے ہو جیسے تمھیں لیبر پین نکل آیا وہ ایک دم بولا تو انکے ہنسی کے فوارے چھوٹ گئے۔۔۔

چل ہٹ پاگل کہیں کا سعیر نے اسے ایک لگائی تو وہ دونوں گہرا مسکرا دیے۔۔

“True friend don’t let friend to do silly thing alone”

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر کے گھر کو آئے سعیر گھر آ کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہوا جب اچانک ایک معصوم چہرہ اپنے پیچھے پایا جو ایک دلکش مسکراہٹ کے کر اسکے پیچھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ فورا پیچھے مڑا لیکن وہ چہرہ غائب تھا سعیر نے ادھر ادھر دیکھا وہ جھنجھلایا۔۔۔

یہ کیا تھا،، وہ یہاں کیسے آسکتی ہے،،، افففففففف سعیر نے ڈریسنگ پر ہاتھ مار کر سر جھکایا،، پھر ایک دم عالیان کی بات یاد آئی مجھے زرش نے بتایا تھا کہ وہ خود تم سے پنگا لیتی تھی تم نے اسے بچایا سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

اووووتو مس زرش قریشی آپ نے میری سائیڈ کی اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی ہممممم ناٹ بیڈ وہ مسکرا کر بولا اس نے جاکٹ اتاری اور اس کے پیچھے والی سائڈ کو سامنے کیا یہ وہی جاکٹ تھی جس پر زرش نے ٹیڈی بیئر لکھا تھا وہ اسے سمیل کر گیا جانے کیوں اسکے ہاتھ کے لمس کی خوشبو سعیر کو محسوس ہوئی تو سانسوں۔ میں انتشار پیدا ہوا،،، دل کی دھڑکن بھری دل نے ایک نام پکارا،،، جو تھا زرش،، زرش قریشی وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔۔۔

تم سے تو بات کرنی کرے پڑے گی بیوٹی وہ کہتا بیڈ کی جانب بڑھا جب فون کے نوٹیفیکشن نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا ،، فیس بک کا نوٹیفیکیشن تھا،،، کسی دانیہ چودھری کا میسج تھا۔۔۔

ہیے،، بوائے ہیو سم چٹ چیٹ۔۔۔۔

سعیر نے دیکھ کر گندی سی شکل بنائی اور ماتھے پر بل آئے۔۔۔

گندی لڑکیاں ہوں یہ کہہ کر سعیر نے فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا پر شاید اگلی ویلی بیٹھی تھی یا پھر شرارت کا موڈ ہو رہا تھا،، یا تو کسی سے بدلا لینے کی آڑ تھی یہ وقت ہی بتاتا۔۔۔

سعیر نے بے اختیار فون اٹھایا اور ریپلائی کر دیا۔۔۔

یس واٹ۔۔۔۔

ہیے ہینڈسم یور گڈ نیم سعیر شاہ۔۔۔؟؟؟ پوچھا گیا۔۔۔

آر یو بلائنڈ اوپر لکھا نظر نہیں آرہا کیا ظاہرہ سعیر نام ہی ہو گا۔۔۔

اوہو آپ تو غصہ ہی کر گئے میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا۔۔۔

فائن کوئی کام۔ تھا آپ کو مجھ سے۔۔۔؟؟؟ سعیر کے ماتھے پر ہنوز بل تھے۔۔۔

نو میں نے سوچا کچھ بات ہی ہو جائے۔۔۔۔

کیوں چچی کا بچہ یا پھوپھی کا سو جاو تنگ نہیں کرو۔۔۔

ہو وو ائٹیٹیوڈ تو چیک کرو اس مسٹر جیان کارٹون کا ابھی بتاتی ہوں مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس سے بات کرنے کا بس بات کر کے بدلہ لینا چاہتی تھی مگر یہ کچھ زیادہ ہی شریف ہے ہوں۔۔۔زرش نے پیر پٹخا۔۔۔

ارے ارے آپ کتنا غصہ کرتے ہیں حالانکہ ہے بلکل ٹیڈی بیئر جیسے سچی زرش بے اختیار میسج لکھ کر سینڈ کر گئ جو اسی وقت سین ہو گیا زرش کو سب سے بڑی غلطی کا احساس ہوا وہ پہچان تو نہیں جائے گا اس نے اسکی جاکٹ پر ٹیڈی بیئر لکھا تھا اوو نو نہیں اسے کیسے پتہ یہ میں ہو۔۔۔

میسج پڑھ کر سعیر ٹھٹکا فورا آئی ڈی کی پروفائل کھولی جو بلکل ٹھیک لکھی گئ تھی،،

Born in Islamabad

Live in lahore

From Pakistan

Study at Oxford university london

سعیر گہرا مسکرایا اووووو زرش مس آپ ہیں یس شیور بے بی گرل ہیو سم چٹ چیٹ وائی ناٹ سعیر نے مسکرا کر دل میں سوچا اور دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

ڈئیر کیا کر سکتا یہ غلام آپکے لیے،، سعیر نے میسج لکھ کر بھیجا۔۔۔

ہائے زرش اچھل پڑی،،اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے،،،،ہائے نہیں زرش تیری خوش فہمیاں۔۔۔

اپ کیا کرتے ہیں مسٹر۔۔۔۔؟؟

میرے بائیو میں سب لکھا ہے مس۔۔۔۔

اووو آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ہیں۔۔۔؟؟

جی بلکل مس زرش قریشی آپکی کلاس میں ہوں۔۔۔

زرش گڑبڑا گئی اوو تیری اس کو کیسے پتہ چلا اے ٹیڈی کہیں کے اللہ پوچھے۔۔۔۔

ککک کون زرش مسٹر۔۔۔؟؟؟

آپ مس زرش قریشی فرام۔لاہور،، آکسفورڈ یونیورسٹی لندن۔۔۔۔

بھئی کیا ہو گیا آپکو دماغ ٹھیک کیا مجھے اپنی گرل فرینڈ سمجھ لیا کیا۔۔۔؟؟؟

ہاہاہاہاہانو میں گرل فرینڈ نہیں رکھتا ڈیئر بے بی گرل۔۔۔۔۔جان کر یہ لفظ استعمال کیے گئے۔۔۔

واٹ کیا بولا یو ٹیڈی بئیر جیان کارٹون کہیں کے۔۔۔

ہاہاہا کیا ہوا ڈئیر لگتا آپ گڑبڑا گئی ہیں ہے نا۔۔۔۔؟؟؟

ننن نہیں میں کیوں گڑبڑاوں گی۔۔۔

کیونکہ آپکی توقع کے خلاف جو جواب ملا ہے۔۔ہے نا زرش اگر یہ زرش نا ہوتی تو اس طرح نا بولتی۔۔۔

افففففف بائے زرش کہہ کر آف لائن ہو گئ پیچھے سعیر گہرا مسکرایا اور تکیے میں منہ دے گیا آج پہلے سے زیادہ میٹھی نیند آنے والی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان اور شایان بیٹھے اپنا کام کر رہے تھے ایان کچھ پریشان تھا جس کا شایان کو باخوبی اندازہ تھا وہ کام سمیٹ کر اسکے پاس آیا۔۔

اوو ہیے،، شایان ہیو آ سیٹ۔۔وہ اسے اندر آتا دیکھ کر بولا

مجھے یہاں نہیں بیٹھنا۔۔۔شایان اسکے پیچھے آکر اسکے کندھے پر تھوڑی رکھتے بولا۔۔۔

پھر کہاں بیٹھنا میرے سرے ہوئے انجن۔نے۔۔۔

یہاں اس نے اسکی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

کہا گود میں ایان نے لب دبایا۔۔

بٹھاؤ گے شایان نے بروا چکایا۔۔۔

آجا میرے گلاب بیٹھ جا۔۔۔

اوکے شایان آکر اسکی گود میں بیٹھ گیا،،تو ایان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پریشان ہو شایان نے پیار سے پوچھا۔۔۔

ننن،، نہیں تو جھوٹ بولتے زبان لڑکھڑائی۔۔۔

ہمم،، مطلب واقع پریشان ہو ہے نا۔۔۔۔

نہیں یار وہ نظریں چرا گیا۔۔۔

آنکھوں میں دیکھ کر بولو شایان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یار رر پلیز زز،، ایان جھنجھلایا۔۔۔

ہمم،، جب جھوٹ نہیں بولا جاتا تو کیوں بولتا بدھو انسان،، کیا بات ہے بتاؤ مجھے۔۔۔

یار رررر بہت پریشان ہوں۔۔۔

ہاں بتاؤ۔۔۔

ماما نے رشتہ طہہ کر دیا یار اا اور وہ مجھے پاکستان آنے کا کہہ رہی ہیں ڈیڈی بھی میں کیا کروں۔۔۔

واٹ ایلیزنٹ سرپرائز تو کیا ہے مسلئہ اک نا اک دن سب کی ہونی ہے۔۔۔

یہ مسلئہ نہیں ہے نا شادی سے یار ایکچولی۔۔۔

ہاں کیا شایان کی چھٹی حس کام کی،،، ایان کے بچے کمینے زلیل انسان،،، ڈویولوان ون نا!!!!۔۔۔

یاررررررر،،، ایان گڑبڑا گیا۔۔۔

پرے مرو کمینے انسان آج تک نہیں بتایا دفعہ فٹے منہ دوستی پر میں ہر بات بتاؤ اور تو اتنی بڑی بات چھپالی۔۔۔

اووو لعنتی انسان میری بات تو سن لے ایان نے اسے گھورا۔۔۔

کیا کیا سننے کو باقی رہ گیا بتاتا ہے نہیں پھر جب بات ہاتھ سے نکل جاتی تو غبارے کی طرح منہ پھلا کے بیٹھ جاتا۔۔۔۔

اووو کمینے ادھر بیٹھ ایان نے اسے گھور کر بٹھایا تو وہ منہ موڑ گیا ایان نے اسے بچپن سے لے کر اب تک ساری بات بتائی تو وہ منہ کھولے اسے دیکھے گیا پر ایک دم ہنسی چھوٹ گئ،،، یہاں کوئی شایان کو ہنستے دیکھ لیتا تو عش کھا کر بیہوش ہو تا وہ آفس میں بہت سریس رہتا بہت کم ہنستا تھا۔۔۔

کیا تکلیف ہے زلیل دانت پیارے نہیں ہے کیا۔۔۔

اووو میرے دوست اتنی کیوٹ سٹوری لیکن اگر ایسا ہے اور گھر کی بچی ہے تو کیا مسلئہ میرا نہیں خیال خالہ کو مسلئہ ہو گا تو بات کر خالہ سے۔۔۔

پر یار جو وہ۔ پکا کر چکیں وہ میں کیسے بات کرو۔۔

کمون ایان میرے بھائی میری بات سن وہ گھر کی بچی ہے،، جیسے بتا رہے ہو پھپھو کی بیٹی تو کیا ہے مجھے نہیں لگتا انکل کو کوئی مسلہ ہو گا وہ خوش ہونگے اور جہاں تک خالہ کے بارے اماں سے سنا اور خود دیکھا آئی ڈونٹ تھینک وہ منع کریں گی اور پسند آپکا حق ہے تم نے حق استعمال کرنا کچھ غلط نہیں اس میں میری جان،،، میں ہونا ہم۔ پاکستان چلتے ہیں اور خالہ سے بات کرتے ہیں۔۔۔

تھینکیو یار رررر تھینکیو وو سو مچ وہ ایک دوسرے کے بغل گیر ہوئے۔۔۔۔

موسٹ ویلکم شایان نے۔ جھک کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

یہ۔ چھوڑ یہ بتا تیرا کوئی سین نہیں سڑے انجن سب کو۔ پسند آتی ایک دفعہ تو کس کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔

اوو پلیز زززز ابھی کوئی میرے ٹائپ کی نہیں ہے جب ملے گی دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔

اچھا تو کیسی آئیڈیل چاہیئے جناب کو زرا ہمیں بھی بتائیں۔۔۔

اپنی دادو جیسی وہ مسکرا کر بولا ایان کا منہ۔ کھل گیا مطلب ماں جیسی بھی نہیں دادو جیسی واللہ۔۔۔

مطلب پرانے زمانے کی۔۔۔ایان نے چھیڑا۔۔

اووو کمون میری دادو پرانے زمانے کی نہیں میرا مطلب انکے جیسے باعزت،، دھیمے مزاج،، نیک شریف پیاری بھی،،،، اپنے شوہر کی عزت اسکے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنے والی،، جس کو دنیا کی فکر نا ہو بس اپنا گھر اپنا شوہر اپنی فیملی معنی رکھتی ہو،،وہ میرے ماں باپ کی عزت کرے وہ کہیں کھو سا گیا۔۔۔

دوسری طرف۔۔۔۔:

وہ صبح اٹھی،،،، تیار ہو حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے نیچے آئی۔۔۔

السلامُ علیکم ماما۔۔۔

واعلیکم السلام پیاری بیٹی۔۔۔

کیا کر رہی ہیں کچن میں ہٹیے پیچھے میں کرتی ہوں کتنی دفعہ کہا نا کیا کریں کام میں ہونا پھر بھی باز نہیں آتیں نا آپ،،، ہٹ جائیں۔۔۔۔

ارے بیٹا تم نے یونی جانا ہوتا ایسے دیر ہو جائے گی میں کر لوں گی۔۔۔

کوئی نہیں ہوتی دیر ہٹیں جا کر بیٹھیں میں ہونا کرلوں گی آپ ریسٹ میں آپکو کام کرتا نا دیکھوں آئندہ سے وہ بشرا بیگم کو ڈانٹ کر رسی پر بیٹھاتی بولی،،، بشرا نے مسکرا کر اسے دیکھا میری پیاری بچی اللہ تمھارے نصیب اچھے کرے،،، تمھیں اچھا سا گھر دے۔۔۔

اوو پلیز زززیہ ہے نا میرا گھر آپ بس اپنے پر دھیان دیں عرشیہ کہتی ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

کہاں کھو گیا بھائی باہر آجا کومے سے،، اللہ تیرے دل کی مراد پوری کرے آمین ثم آمین،، ایان نے کھلے دل سے شایان کو دعا دی تو وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان:

ایہا صبح اٹھ کر ہونی آئی،، آج تھوڑا لیٹ یونی آئی تھی بے نیازی سے چلتی وہ کلاس میں آئی وہی لڑکے کے دوست کلاس میں بیٹھے تھے جسکو اس دن احان نے مارا تھا،، وہ ایک دم دیکھ کر گھبرائی پر کونفیڈینٹ رہی آکر اپنے دھن میں سیٹ پر بیٹھ گی۔۔۔

اوہو وو بڑے یار انے چل رہے ہیں ایک لڑکے نے خباثت سے بولا۔۔۔

اوو بھی اونچے اونچے لوگ ہیں اونچے لوگوں سے ہی کریں گے نا یار انے سونے لوگ سونیوں سے کریں گے ہمیں کون منہ لگائے گا۔۔

ایہا کو نفیڈنت رہی ادھر ادھر دیکھا پر احان کا نام ونشان نہیں تھا کلاس میں دل نے اس ظالم۔کو پکارا اگر وہ ہوتا تو انکا منہ توڑ دیتا،،بے اختیار منہ سے نکلا احان وئیر آر یو،،وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

آج یار جی نظر نہیں آرہے میری آنکھیں منتظر ہیں یار بلاؤنا میرے یار کو۔۔۔لڑکے بکواس کر کے ضرور اپنی شامت بلوا رہے تھے۔۔۔۔

ارے پتہ نہیں کہاں چلا گیا،،کیا مجھے عجیب عجیب خیالات آرہے ہیں وہ ٹھیک تو ہو گا نا ابھی وہ کچھ بولتا ایک لڑکا ان کے قریب آیا۔۔۔

لگتا اپنی جان پیاری نہیں ہے تم لوگوں کو جو بکواس پر بکواس کر رہے ہو یہ احان کا دوست افعان تھا،،ہڈی پسلی سلامت ہے تو بکواس بند کر کے بیٹھو یا دفعہ ہو جاو یہاں سے وہ غرایا۔۔۔۔

کیوں تم بھی اسکے یار ہو بھائیہ واہہہ۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہن ہے وہ میری سگی بہنوں سے بڑھ کر عزت کرتا ہوں میں اسکی اور جسکو تم اسکا یار بنا رہی ہو وہ کزن ہے اسکا،،،ناؤ گیٹ لوسٹ ورنہ یہاں نظر نہیں آؤ گے تم احان تمھیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔

کمون ہم نے کیا کیا ہم تو صرف کہہ رہے تھے کہ یار نہیں آیا۔۔۔

تو باہر جا کر بھونکوں ناکتووووووو،،، افعان غرایا تو وہ سب وہاں سے رفو چکر ہو گئے۔۔۔

افعان اسکی جانب آیا،، ہیے سسٹر آر یو او کے۔۔۔؟؟؟

یس سوری میری وجہ سے آپکو تکلیف ہوئی۔۔۔

نہیں کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے تکلیف نہیں ہوئیں آپ میری بہنوں جیسی ہے جسٹ ریلیکس۔۔۔

یہ سب تو ٹھیک۔ تھا مگر وہ کہاں تھا جسے نظریں دیکھنا چاہ رہی تھیں کہاں رہ گیا وہ آیا کیوں نہیں کل بھی چلا گیا تھا کیوں ٹھیک تو ہے کیا کرے کس سے پوچھے
لیسن ابیہا نے افعان کو بلایا۔۔۔

یس سس،، مسکرا کر جواب دیا گیا۔۔۔

احان کہاں ہیں وہ نظریں جھکا کر بولی تو افعان نے دانتوں تلے لب دبایا اہمم دونوں طرف آگ برابر انٹرسٹنگ برووووو۔۔۔۔

جی وہ لندن گیا اسے ضروری کام تھا۔۔۔

اچانک نہیں میرا مطلب یونی چھوڑ کر۔۔۔۔

افعان نے مسکراہٹ دبائی کیونکہ اس کے بھائی نے بلایا تھا کچھ دن میں آجائے گا وہ کہہ کر آنی سیٹ کے جانب بڑھا تو ایہا سر ہلا گئی۔۔۔

اور اپنے آپ کو بری طرح ڈپٹا تمھیں کیا تکلیف جہاں مرضی ہو وہ وہ کہہ کر کام کی طرف متوجہ ہوئی مگر کام میں بھی دھیان نہیں لگ رہا تھا وہ خود اپنی حالت سے جھنجھلا چکی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

احان لندن آچکا تھا اب وہ چاروں بہن بھائی کھانے ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔

کیوں آفت کیوں آگئے تم زرش نے اسے ٹھکوارا۔۔۔

کیا آپی یار او ویسے ایا ہوں۔۔۔

افت مچانے آیا ہوں عالیان نے حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔۔۔

طوفان لانے کے لیے آپ کافی ہیں بھائی میری ضرورت نہیں میں ریلیکس ہونے آیا ہوں

دل نے بولا کہاں ہے ریلیکسیشن میری جان یہاں تو دل بار بار پاکستان کیوں جانے کو کہہ رہا ہے کیوں دل گھبرا رہا ہے کہ وہ ٹھیک ہو گی کہ نہیں۔۔۔

اہہہہہہ شٹ اپ کس مصیبت میں جھونک لیا خود کو احان کیا ایک دن دور رہا نہیں جا رہا اگر وہ نہی بلکل نہیں وہ میری ہے صرف میری صرف احان کی،، احان احد قریشی کی بس،، کیا یار رررا بھی تو وہ خوب جھنجھلایا شایان اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا آمنہ نے بتایا تھا اسے اسکا خیال رکھنے کا بولا جبھی ایک ایک حرکت بریک بنی سے وہ نوٹ کر کے گہرا مسکرا دیا۔۔۔

کیا ہوا احان میری جان لگتا لندن دل نہیں لگ رہا پاکستان یاد آ رہا ہے،، یونی کے سپیشل لوگ مطلب دوست اور سب شایان نے بات گھمائی۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہاں وہ دوست یاد آ رہے ہیں پر اٹس اوکے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ !!!!!!سہی نہیں کچھ بہت سپیشل لوگ ہوتے ہیں زندگی میں احان آپکی۔۔۔

کیا مطلب بھائیو وہ گڑبڑایا۔۔۔۔

ارے بھائی کا مطلب جیسے میری زندگی میں سعیر جس سے ایک دن بات نا ہو تو میں بور ہو جاتا ہوں۔۔۔

اس نام پر وہاں بیٹھی ایک چھوٹی سی جان کو یہ نام سن کر دل میں کچھ عجیب سا ہوا،، آنکھوں کے سامنے وہ وجیہہ شخص آنکھوں کے پردے پر لہرایا،،، دو ڈارک براؤن آنکھیں آنکھوں کے سامنے آئیں،، یہی نہیں ایک دلکش ادا دانتوں تلے لب دبا کے مسکرانا آنکھوں کے سامنے منظر کے طرح لہرایا تو زرش مسکرائی مگر ایک دم گڑبڑائی۔۔۔

وٹس نون از دس زرش آر یو ان یور سینسز،، وہ گڑبڑا گئی جب کہ اس ادا کو اسکے جڑوا بھائی نے نے نوٹ کر لی۔۔۔

کیا ہوا زرڈوول۔۔۔۔؟؟؟

ہاں نہیں کچھ بھی تو نہیں تمھیں کیا ہوا۔۔۔وہ خود کو کمپوز کرتی بولی۔۔۔

مجھے لگا آپ بھی اپنے خاص لوگوں کو یاد کر کے کھو گئیں شاید۔۔۔۔

واٹ دا فضول از دس،، کون خاص پرسن ہاں ہے خاص پرسن وہ میری دوست مشومائی لووووو آلویز مشو،،، زبان آنکھوں اور دل ناجانے کو۔ ساتھ نہیں دے رہے تھے،،، اب یہاں مشو کا نام سن کر دو ہیزل آنکھیں اور ہونٹوں کے اوپر پر جان لیوا تل والا خوبصورت چہرہ عالیان کے آنکھوں کے آگے آیا دلکش ڈمپل گال پر ابھرا تو شایان اپنے بہن بھائیوں کی حالت نوٹ کر کے گہرا ترین مسکرا دیا سب سمجھ گیا تھا وہ بچے بڑے ہو گئے تھے اس نے سر نفی میں ہلایا اور انکے اچھے نصیب کے لیے دل سے دعا کی وہ انکو اسی طرح خوش دیکھنا چاہتا تھا ایسے ہی مسکراتے اپنی ڈمپل کی نمائش کرتے دیکھنا چاہتا تھا،،، یہ سب جان تھے اسکی،،، یہ چھوٹی سی ڈمپل فیملی ہمشہ اسی طرح مسکراتی رہے وہاں بیٹھے اپنے رب سے دل سے مخاطب ہوا اور سکون سے آنکھیں موند کر کرسی سے ٹیک لگا گیا جب کے سب اپنے خیالوں میں کھوئے وہاں سے گم گئے۔۔۔۔

زرش کمرے میں آئی تو ایک دم اپنی حالت پر شدید گھبرائی یہ کیا ہوا تھا میرے ساتھ سعیر شاہ زیر لب نام بڑبڑایا تو لب مسکراہٹ میں ڈھلے،،،،

افففف ٹیڈی بیئر کہیں کا یہ کیا ہو رہا ہے مجھے،،، جیاں کارٹون آہاں،، جیسا بھی اچھا ہے پیارا ہے دل نے صدا دی دماغ نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

Teri cute ji smile uthe kinna mardi

Tera kinna kardi

Pawein sanwala h rang

Ankhn ch ankhan paleya a suneya ve

Na door ja suneyaaa ve

Tu menu agaya psnd.....!!!

دور کسی گھر سے گانے کی آواز آئی تو وہ چونکی اور اپنے دل کو ڈپٹا۔۔۔

زرشششش بی ان یور سینسز زڈونٹ بی سلی،، ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

اووو کیا نہیں ہے سوئٹ ہارٹ ایسا کچھ نہیں کہا نہیں ہم نے دماغ نے صدا بلند کی،، زرش نے پیر پٹخا کیا خبط ہے وہ اٹھ کر بیڈ پر گرنے کے انداز سے لیٹی اور اسکو سوچتی ہوئی جلد نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان تھکا ہارا گھر آیا سامنے وہ لاڈلے سعیر بھائی ٹیبل پر پاؤں رکھے لیپ ٹاپ پر جھکے ہوئے تھے۔۔۔

ہیے برو سعیر نے جھکے ہوئے بولا۔۔۔

ہیے،، کیسے ہو۔۔۔۔؟؟؟

فٹ اینڈ یو برو۔۔۔۔؟؟؟

ائم گڈ ڈ ڈ کیا حال ہیں جناب پڑھائی پڑھائی ہو رہی ہے یا۔۔۔۔ ایان نے بات اُدھوری چھوڑی۔۔۔

کیا،، کیا اور وہ گڑبڑایا۔۔۔

مجھے لگا کہ کوئی حسینہ آ گئی ہے اب زرا دھیان بٹھک رہے ہوں گے۔۔۔

واٹ کیا ہو گیا کونسی حسینہ کوئی نہیں آئی میری لائف میں ایسا کچھ نہیں ہے میری لائف میں کوئی نہیں ہے میں سنگل ہوں اور پڑھائی ٹھیک جا رہی ہے وہ جانے کیا کیا بول گیا۔۔۔

میں نے کب کہا کوئی لائف میں آ گیا میں جسٹ پوچھا خیریت۔۔۔

بھائی کیا ہو گیا آپکو کیسی باتیں کر رہے ہیں یو نو آئی ہیٹ گرلز بولتے ہوئے زبان لڑکھڑا گئی۔۔۔

پہلے تو بڑے دھڑلے سے بولتے تھے اب کیا ہوا میاں۔۔۔ ایان نے لب دبایا پل پل کی خبر رہتی تھی اسکو سعیر کے بارے میں وہ جس میں جان بستی ایک منٹ بھی بے خبر نہیں رہتا تھا اسکے بارے میں۔۔۔

ہاں تو اب بھی بول رہا ہوں آئی ہیٹ گرلز وہ کمپوز ہوتا بلکل سریس بولا۔۔۔

ہاں گرلز نہیں پسند پر گرل تو پسند آ سکتی ہے نا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں یار سعیر کے ذہن میں زرش کا چہرہ آیا وہ غصے میں چھوٹی سی لال ناک وہ کھو گیا ایان نے غور سے اسے دیکھا اور دانتوں تلے لب دبایا مگر فورا دل میں اپنی عائزہ گئ تو آنکھوں میں نمی آ گئ اور لمبا سانس بھرا وہ فورا سنبھلا اور اپنا معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دیا وہ سعیر کی جانب متوجہ ہوا

O khere kin war sene vich khobiyan

Surme de vich dowein akhan dobiyan

Kinni sunni lage jadon chup karjaein

Jandi jandi Shawan no v thup karjaein

ایان گنگنانے لگا اسکا گانا سن کر وہ بوکھلایا،، کیا کیا بول رہے ہیں حد ہو گئ اپنے آپ پر دھیان دیں وہ فورا وہاں سے رفو چکر ہو گیا پیچھے ایان مسکرایا پاگل لڑکا بات کروں گا شایان سے وہ چلتا اپنے کمرے میں ایا۔۔
فریش ہو کر آیا الماری کھی جس میں ایک کیوٹ سی پک تھی ایان اور عائزہ کی میٹرک کی پک اس نے بے اختیار وہ پک اٹھائی،، جس میں عائزہ کیوٹ سی سمائل سے ایان کو دیکھ رہی تھی اور وہ ایک سیلفی تھی جسے ایان نے فریم کروایا تھا،، ایان نے عائزہ کی پک پر ہاتھ پھیرا بے اختیار ایک آنسو آنکھ سے نکل کر اس پک پر گرا جسے وہ فورا صاف کر گیا اس پک کو چھپا کر کپڑوں میں رکھا اور نماز پڑھنے لگا،، نماز پڑھ کر اپنے رب سے مخاطب ہوا،، زاسکی ماں اکثر اسے سیکھایا کرتی تھی جب لگے کہ سب راستے بند ہو گئے ہیں،، کہیں کوئی رستہ نہیں گھٹ گھٹ کے مرنے کا مقام کو تو بیٹا اپنے رب کی جانب رجوع کر وہ سب جانتا ہے وہ آپکے دل میں ہر وقت رہتا ہے وہ آپکی حالت سے باخوبی واقف ہوتا جو بات آپ کسی سے شئیر نہیں کر سکو وہ رب سے کرو،، وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا وہ سنتا ہے،،، یہی بات تھی کی ان بچوں کا

ایمان بہت مضبوط تھا اپنے رب پر ایمان پختہ تھا،،، ایان آنکھیں بند کر کے سجدے میں اپنے رب سے مخاطب ہوئے ۔۔۔

"اے میرے رب تو سب جانتا ہے تجھے میرے دل کی حالت کا پتہ تو باخوبی واقف ہے مولا مجھے نہیں پتا میری ماں نے میری کیے کونسی ہم سفر چنی ہے پسند کی ہے مگر میرا دل صرف ایک کے لیے دھڑکتا ہے مالک میں مر جاؤں گا اے مالک زیادہ کچھ نہیں مانگو گا بس صرف اتنا اگر عائزہ میری قسمت میں میری شرک حیات کے طور پر لکھی ہے تو اس کو میرا بنادے اگر نہیں تو اسکا خیال میرے دل سے نکال دے مالک نکال دے تاکہ میں اپ ی بیوی کو عزت اور محبت سے نوازنے کی کوشش کروں عورت کی عزت تو میں ویسے ہی کرتا ہوں اسکی عزت تو کروں گا مگر اگر میرا دل کسی اور کی جانب رہا تو میں کیسے مالک مجھ پر اپنا کرم فرمایلیززززز وہ اپنے اندر کا غبار اور اپنا درد اپنے رب سے بیان کرتا کرتا وہی سو گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرش کافی دنوں سے بیمار تھی،،، ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے کافی تیز بخار تھا،، ڈر کی وجہ سے کچھ طبیعت خراب تھی اس لیے یونی سے بھی چھٹیاں کر رہی تھی،، دوسری طرف سعیر کو کسی قیمت پر سکون نہیں مل رہا تھا،، بے چینی سوائے نیزے پر تھی،،، نظر کسی کو دیکھنے کی طلب گار تھی،، نگاہیں بے چین کسی کے انتظار میں تھیں،،، ایک ہفتے سے کانٹوں پر گھسیٹ لیا گیا تھا،، اپنی کیفیت اپنی سمجھ سے باہر تھی،، آخر ہو کیا گیا تھا،، اور آج آج تو عالیان بھی غائب تھا،،، کہاں رہ گیا تھا وہ،، سعیر نے جھنجھلا کر عالیان کو فون کیا جو تیسری بیل پر رسیو کیا گیا۔۔

ہیے ڈیوڈ،، وٹس اپ۔۔۔۔

واٹ وٹس اپ،،وئیر آر یو ڈیمٹ،کب سے ویٹ کر رہا ہوں،،یونی کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟؟

اوووویار رر ایم سوری،،ائم رئیلی سوری،، آج ایکچولی زرش کی زد پر چھوٹی کی میں نے،،اسکی خود کی بھی طبیعت نہیں ٹھیک ناتو اس نے کہا کہ منڈے سے چلیں گے اکھٹے ایم رئیلی سوری بتانا بھول گیا ایک کام کر گھر آ جا مل کر بیٹھ کر اسائمنٹ بناتے ہیں۔۔۔۔

اووو،،۔کوئی بات نہیں ویسے کیا ہوا زرش کو،،از اٹ آل رائٹ،، سعیر نے بے اختیار پوچھ لیا۔۔۔

ہاں بس ٹھنڈ لگ گئی تھی،،اوکے ڈیوڈ آؤ پھر باتیں کرتے۔۔۔

شیور میں آتا ہوں،، سعیر کال دسکنیکٹ کرتا یونی سے باہر نکلا۔۔۔

سعیر کچھ دیر کے مسافت کے بعد زرش کے گھر پہنچا،،جا کر بیل بجائی،،،عالیان نے دروازہ کھولا،،ہیے،،کم ڈیوڈ،،ہاؤ آر یو؟؟

ائم گڈ،، سعیر نے مسکرا کر کہا۔۔

یہ پھول میرے لیے لائے ہو،،لاؤ دو۔مجھے۔۔۔

بلکل نہیں یہ میں زرش کے لیے لایا ہوں وہ بیمار ہیں اور میں فرسٹ ٹائم گھر آیا ہوں انہیں دوں گا،، آپ سائیڈ سے نکلیں۔۔۔

کیوں بھئی دوست میرے ہو اور گھر بھی میرا ہے زرش کہاں سے آ گئی بیچ میں۔۔۔؟؟؟؟ عالیان نے گہری نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

ایکچولی وہ بھی میری کلاس فیلو ہیں انسانیت کے ناتے انکی عیادت کرنا اور طبیعت دریافت کرنا میرا فرض ہے تو میں انہیں ہی دوں گا آپ پتلی گلی سے نکلیں۔۔۔۔

اوکے فائن،، آؤ اندر،، بیٹھو تم ڈرائینگ روم میں میں کافی بنا کر لاتا ہوں عالیان دانتوں تلے لب دباتا اندر ایا

شیور،، سعیر چلتا اندر آیا،، جب کہ عالیان کافی بنانے کچن میں چلا گیا،،، سعیر باہر ٹی وی لاونج سے گزر کر ڈرائینگ روم۔میں جانے لگا جب وہ پگلی سامنے صوفے پر بیٹھی نظر آئی،،، شارٹ پینک ٹی شرٹ،، اور کھولے ٹراوزر میں ملبوس وہ کانچ کی گڑیا،، بلیک شال خود پر لپیٹے،،، لمبے گھنے بالوں کی دو پونیاں بنائے بے نیازی سے صوفے پر بیٹھی،،۔ لیپ ٹاپ پر کورئین ڈرامہ دیکھ رہی تھی،،، سعیر کی نظر اس پر پڑی،، آنکھوں کو ٹھنڈک ملی،،، روح میں سکون اترا،،، بے چین نگاہوں کو چین ملا،، لب خود باخود مسکرائے،،، وہ اسکے دل میں اتری،، وہ چلتا زرش کے قریب آیا،، جہاں وہ اب ڈرامہ بند کر چکی تھی،، اور ایف بی کھلی تھی۔۔

کیا یار میں تو بور ہو رہی ہوں،،، لیٹس ٹرائی سم تھینگ نیو،، کتنے دن ہوئے کسی کی بینڈ نہیں بجائی نا کسی کو تنگ کیا،، اور اب میں کس کو تنگ کروں،، اس جیان کارٹون جیسے سعیر شاہ کو بھی پتہ لگ گیا کہ دانیہ چودھری والی آئی ڈی میری ہے ،، اب کیا کیا جائے۔۔۔ وہ بور ہوتی برے برے منہ بناتی اپنا دکھڑا رو رہی تھی،، اور پیچھے سعیر گہرا مسکرایا،، ہنسی ضبط کرنا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔

جبھی زرش نے دوسری آئی ڈی کھولی،، اس پر ایک ان نون آئی ڈی سے میسج آیا ہوا تھا کسی لڑکے کا،، زرش نے اس کو گالیاں دے کر کھڑی کھوٹی سنا کر سیدھا بلاک کر دیا،، پیچھے کھڑا سعیر بہت مزے سے اسکی ایک ایک حرکت ملاحظہ فرما رہا تھا،، اووو ناٹی گرل زیر لب بڑبڑایا،، اور تھوڑا سا نیچے ہو کر اہمم اہمم کی سرگوشی زرش کے کان میں کی،، زرش اچھلی۔۔۔

آ،، آپ،، آپ یہاں کیسے،، مطلب کیا کر رہے ہیں یہاں جس کو کافی دنوں سے یاد کر رہی تھی وہ آج ایک دم سے سامنے کھڑا تھا،، دل کو ایک عجیب سا سکون ملا آنکھیں شاید بے چین سے تھیں اس نے فورا سر جھٹکا۔۔۔

ہمم،، میں تو اپنے دوست سے ملنے آیا تھا،، یہاں آ کر پتہ چلا آپکی طبیعت بھی خراب ہے،، کیا ہوا آپکو۔۔

اووو جی،،، وہ میں بیمار ہوں لیکن اب بلکل ٹھیک ہوں،، مجھے کسی کے ڈرانے کی وجہ سے بخار ہو گیا وہ سعیر کو گھورتی بولی اور اینڈ پر کیوٹ سا منہ بنایا،، پھولے گلابی گال اور پھول گئے۔۔۔۔

اووو،، پر مجھے تو پتہ لگا کہ ٹھنڈ لگی ہے۔۔۔۔ سعیر دانتوں تلے لب دباتا بولا۔۔۔

زرش کو آگ لگ گئ،، ایسا کچھ نہیں،، ٹھنڈ بھی لگی پر وہ جو اپنے اوڈیٹوریم میں اپنی شکل جیسے سکیلیٹن لٹکا کر مجھے ریڈز لائٹس میں بری بری آوازیں نکال کر ڈرایا تھا اس سے میں زیادہ بیمار ہوئی تھی گاٹ اٹ۔۔۔زرش نے پھر سعیر کو گھورا

اووو،، ونس اگین رئیلی سوری،، بائی داوے یہ آپکے لیے۔۔۔۔ سعیر نے بکے زرش کی طرف بڑھایا۔۔۔

میرے لیے کیوں،، آپ تو میرے بھائی سے ملنے آئے ہیں نا۔۔۔۔

ہاں تو آپ کے بھائی نے بلایا آپ کے لیے تاکہ آپ کی بوریت دور ہو جائے اور میرا موڈ۔۔۔ سعیر نے دانتوں تلے لب دبا کر کہا۔۔۔

زرش آج پہلی دفعہ کسی کے سامنے یوں کنفیوز ہو رہی تھی جانے کیوں،،، اس نے بکے پکڑا،، تھینکس،،،، آپ بیٹھیں ،، میں آپ کے دوست کو بھیجتی ہوں۔۔۔۔

شیور مس پونی گرل۔۔۔۔۔۔ سعیر نے مسکرا کر اسے چھیڑا۔۔۔

زرش پیچھے مڑی یووووو،،،،،،کارٹون،،،ٹیڈی بیئر کہیں کے،،ہونہہہہہہ،،،زرش کا بس نہیں چلا اسے کچا چبا جائے جانے کیوں جبھی وہ پیر پٹختی ایک ادا سے واپس مڑی ایک پونی ٹیل پیچھے پھینکی جو سعیر کے منہ پر لگی،،اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

سعیر پیچھے گہرا مسکرایا،،،اسے سب تک جاتا دیکھا جب تک وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو کر اپنے کمرے میں نہیں چلی گی،،،سعیر کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہوئی وہ یونہی مسکراتا اپنے دوست کے پاس کچن میں آ گیا۔۔۔

وہ کمرے میں آ کر بلیک روزز کو سمیل کرتی گہرا ترین مسکرائی،،،اہہہہہہ،،بلیک روززززز اووووو تو مسٹر ٹیڈی چوائس تو اچھی ہے آپکی وہ گہرا مسکرائی گالوں پر ڈمپل ابھر کر مدہوم ہوئے،،کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر نیچے آئی،،آ کر عالیان کے سر پر سوار ہوئی۔۔۔

یان،،،پیار سے مصروف سا بلایا گیا۔۔۔۔

عالیان نے بزی سا لیپ ٹاپ پر جھکے جواب دیا ہمم،،جبکہ سعیر نے اسے دیکھا جو رائل بلو فراک میں ملبوس تھی،،اور گیلے بال کمر پر گستاخیاب کر رہے تھے۔۔۔

کیا کھاؤ گے زرش فون میں کچھ ٹائپ کرتی بولی۔۔۔۔

کیوں تم بنا کے دو گی،،عالیان اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ظاہرہ پاگل انسان بنا رہی ہوں نا۔۔

ہاہاہاہا چلو کچھ بھی بنالو میں بھی دیکھتا ہوں کیا بناتی ہو اور سنو سعیر کے لیے بھی بنالینا،، سعیر اپنا نام سن کر مسکرایا۔۔۔

شیور شیور وائی ناٹ،، مہمان کی خاطر تواضع اپن کا حق ہے ابھی آئی۔۔۔

افف زرش لڑکا کہیں کی عالیان نے اسے گھورا۔۔۔

کام۔ کرو یان جان کارٹون کہیں کہ ہوں وہ کہتی کچن کی جانب بڑھ گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر میں بریانی تیار کرتی وہ باہر لائی لا کر ایک پلیٹ عالیان کو دی اور دوسری سعیر کو اور خود ڈائنگ پر بیٹھ کر مزے سے کھانے لگی ساتھ ساتھ سعیر کا چہرہ بھی دیکھنا تھا آخر وہ کیا کرتا،، زرش نے اپنی اور عالیان کے لیے بلکل نارمل چاول نکالے جبکہ سعیر کے لیے تیز مرچی والے ڈال کر اسے دیے پورے 7 چمچ مرچ ڈال دی اس نے ایک پلیٹ میں سعیر نے جیسے ایک چمچ منہ میں رکھا اسے لگا منہ میں آگ لگ ہو جیسے مگر وہ سمجھ گیا کہ یہ سامنے بیٹھی پری پیکر کی شرارت ہے لیکن وہ ضبط کرتا کھاتا چلا گیا اسکی لال ناک اور کان مرچی لگنے کی چغلی کھا رہے تھے جس سے زرش کو شدید ہنسی آ رہی تھی مگر ضبط کر گیا مگر اس ڈھیٹ کو پوری پلیٹ ختم کرتا دیکھ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا،، سعیر نے فورا دو گلاس پانی کے پیے،، اب یہاں زرش کو تھوڑا ترس آیا اس نے لا کر کیک اس کے قریب رکھا تا کہ وہ کھا کر ریلیکس ہو جائے،،، سعیر نے اپنا آپ کمپوز کیا پانی پی کر کیک کھایا اور نارمل ہوا۔۔۔

کیاہوا تجھے عالیان نے اسکی پتلی ہوئی حالت دیکھی اور پوچھا۔۔۔

ہاں نہیں نہیں کچھ نہیں اچھا میں چلتا ہوں خیال رکھیں کل ملتے پھر۔۔۔

ہاں ہاں وائی ناٹ ٹیک کیئر،، سعیر چلتا باہر آیا جہاں اب وہ جھولے پر بیٹھی اپنی سیلفیز لے رہی تھی،، سعیر نے اسے دیکھا اور اسکی کچھ پکچر اپنے فون میں قید کر لیں اب کیسے لے گا سعیر اگلا بدلہ یہ تو وقت ہی بتایا وہ اسکو ایک نظر بھر کے دیکھتا گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عرشیہ مزے سے بیڈ پر بیٹھی پاپ کرن کھاتی ایک مووی دیکھ رہی تھی،، جب اچانک لیپ ٹاپ پر ایک نوٹیفیکیشن آیا وہ اچھل پڑی۔۔۔

او تیری یہ سچ ہے ہاؤ از اٹ پوسیبل او ایم جی،، اے ایس کمپنی والوں نے مجھے اپنی کمپنی میں امپلوئے ہائیر کر لیا اوو و ایم جی مائی ڈریم کمز ٹرو او و میرے اللہ آپکا شکر ہے وہ سجدے میں چلی گئ اب میں اپنی ماما کا سہارا بنو گی اور ہم دونوں لندن جائیں۔گے پہلے میں انکے سر سے بات تو کر لوں یہ کہہ کر عرشیہ نے کال ملائی جو پانچویں بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس،، دوسری جانب مصروف سی آواز آئی۔۔۔

امم،، سر شایان قریشی سپیکنگ عرشیہ نے اپنی خوبصورت آواز سے اس کا نام پکارا تو شایان کو ایسا لگا کسی نے کانوں میں رس گھولا ہے۔۔۔

یس شایان قریشی،، بٹ ہو از ڈئیر۔۔۔۔

سر میں عرشیہ دورانی فرام پاکستان،، میں نے اپنی سی وی ویا میل آپکو بھیجی تھی اور اپنے میری جاب ڈن کر دی مجھے اسکے متعلق کچھ انفو چاہیے تھی۔۔۔

یس ہاؤ مے آئی ہیلپ یو شایان نے پیار سے پوچھا پہلی مرتبہ اسکے کانوں نے اس قدر خوبصورت آواز سنی تھی وہ آواز سے جیسے پگل سا رہا تھا۔۔۔

سر مجھے کب سے جوائن کرنا ہے اور میرے ڈیوز لندن انے کے وہ کتنے ہوں گے۔۔۔۔

ڈونٹ وری مس عرشیہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو تا کھڑکی تک آیا،، ڈونٹ وری آپکے لندن انے کا انتظام کمپنی والے کریں گے ڈیوز کی فکر مت کریں آپ بس تیاری کریں۔۔۔

شیور سر تھینکیو تھینکیو وو سو مچچچ سر ر ر ر بائے۔۔۔

چہکتی آواز پر شایان مسکرایااور بائے کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔۔

عرشیہ دورانی ہمم نائس نیم،،اب کام بھی نام اور آواز کی طرح نائس ہو تو کیا بات ہے وہ خود بول کر ایک دم چونکا۔۔۔

واٹ یو ہیو سیڈ،،،شایان یہ کیا بولا تم نے مجھے کہا لگے اسکی آواز اور اسکے نام سے ویٹ ایور وہ آکر اپنے کام کی جانب دوبارہ سے متوجہ ہوا یہ جانے بغیر کہ اب سب فرق اسکے ہونے یا نا ہونے سے تو پڑھنے والے ہیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان:

کتنے دن ہو چکے تھے احان کو لندن گئے وہ واپس نا آیا ہفتہ ہونے چلا تھا،،اس دوران ایبہار وزانہ یونیورسٹی آتی تھی پر دل کمبخت لگتا نہیں تھا آخر ہو کیا گیا تھا،،دن کٹتے نہیں کٹتا تھا،،،ہر روز بے چینی سوائے نیزے پر ہوتی عجیب سی جھنجھلاہٹ تھی آخر کیا تکلیف تھی سمجھ سے باہر تھا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا خود کو بری طرح ڈپٹتی مگر پھر وہی خبط کل رات تو جانے کیوں وہ رو دی،،رونے کی وجہ معلوم خود کو بھی نا تھی آخر میں جو جواب دل سے ملتا وہ کچھ یوں تھا کہ

"مان جاؤ میڈم تمھیں عادت ہو گئی ہے اسے دیکھنے کی اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے،،محبت ہو گی ہے تمھیں احان سے اس خوبرو وجیہہ شخص سے جس پر یونی کی تمام لڑکیاں مرتی ہیں،،مان جاؤ نہیں لگ رہا دل اسکے بغیر کوئی منظر کوئی نظارہ کچھ خوبصورت نہیں کیونکہ تمھارے دل کو ایک خوبصورت آدمی بھا گیا جسے دیکھنے کی تم ایڈیکٹ ہو چکی ہو "

دل سے یہ جواب سن کر وہ بری طرح گڑبڑا جاتی کہ ایسا کیسے ہو سکتا،، آخر شاید کچھ تسلیم۔ کر ہی کیا شاید ایسا ہے مگر پھر ایک اور مسلئہ کیا جیسا وہ سوچتی ہے احان بھی ایسا،، سوچا تو دماغ نے ایک نئی صدا دی اگر سوچتا ہوتا تو اتنے دن ملک سے باہر کیوں رہتا وہ تمھیں جسٹ کزن مانتا اسے جواب پر وہ بے حد مایوس ہو گئی پگلی یہ جانے بغیر ارے پاگلی وہ تمھارے لیے تو گیا ہے لندن اپنے آپ کو عزاب میں جھونک رکھا ہے اس انسان نے تا کہ پتا لگا سکے وہ تم سے چاہتا کیا ہے اور اب وہ وہاں جا کر مسلسل اپنی جان کسی عزاب میں کی جھونک رکھی تھی کسی صورت کہیں پر بھی چین نا تھا۔۔۔

ابیہا رات روتی ہوئی اسی کو سوچتی ہوئی سو گئی تھی،، رات کافی دیر اسکو یاد کر کے اپنے رب سے مخاطب رہی یہ بھی سارہ بیگم کا سیکھایا ہوا تھا،،، جب لگے دل کسی کی طرف مائل ہو رہا ہے تو رب سے مانگو بولو۔۔۔

"اے میرے رب اگر میرا دل اسکی طرف مائل ہو رہا ہے،،، اگر وہ میری قسمت میں،،، میرے محرم کے طور پر میری قسمت میں ہے تو ٹھیک ورنہ میرا دل بدل دے،،، میرا راستہ خود با خود بدل دل سے اسکو نکال دے"

وہ معصوم سی جان مسلسل اپنے رب سے کافی دنوں سے مخاطب تھی،،،، سانس تک سینے میں الجھ چکی تھی،، یہ سب اس ظالم مرد کا کیا دھرا تھا ایک معصوم چھوٹی سی جان کو عزاب میں جھونک لندن دفعہ ہو گیا تھا وہ دن رات اسکی خیریت کی دعائیں کرتی،، اسے جانے کیوں پرا پنے کیے ہر حال میں مانگتی ہائے معصوم شدید معصوم یہ جانے بغیر کہ وہ تو ہے ہی اسکا قسمت انکی پاکیزہ محبت پر پہلے دن ہی مسکرا دی تھی "

رات لیٹ سونے کی وجہ سے صبح یونی نہیں جا پائی،، الارم بجا پر بند کر کے سو گئ،،،، اب 11 بجے آنکھ کھولی ٹائم دیکھ کر گھبرائی۔۔۔۔

اووشٹ،،، میں اتنی دیر سوتی رہ گئ اوو گاڈ ماما نے بھی نہیں اٹھایا،، ایہا نے اٹھنا چاہا مگر سر شدید بھاری ہوا،،، سمجھ نا آیا،، چکر کھا کر پھر بیڈ پر ڈہہ گئ،، جسم جیسے سلگ رہا تھا۔۔

اوو گاڈ بخار یہ مصیبت کمبخت مارا مجھ پر کہاں سے آ گیا،،، اسی لیے نہیں اٹھایا ہو گا ماما نے آہہہ کیا یار رررر آگے کم بوریت ہوتی جو اب یہ بخار ہو نہہہ پڑے مرو وہ معصوم بخار سے اس طرح مخاطب تھی جیسے بخار سامنے بیٹھا سن رہا ہے اور اسکے ڈپٹنے سے یہاں سے دفعہ ہو جائے گا۔۔۔

وہ بیڈ سی اٹھنے ہی والی تھی جب سارہ اسکے کمرے میں آئیں۔۔۔

ایہا میری جان ایک پیار بھری پکار کانوں پر پڑی تو وہ بخار کی تپش سے لال ہوتی گلابی لب لیے مسکرائی،، تھوڑی کے نیچے چھوٹا سا تک جو باپ سے چڑایا تھا جس کی سارہ بے حد دیوانی تھی،، سارہ چلتیں اسکے پاس آئی جو بیٹھی مسکرا رہی تھی ۔۔۔

جی ماما جان۔۔۔ وہ بھی اسی انداز میں زکام زدہ آواز میں بولی۔۔۔

کیا ہوا میرے بچے کو اتنا تیز بخار کیوں ہے کیا کھایا تھا یونی میں اور یہ زکام۔۔۔

ارے ماما کیا ہو گیا تھوڑا سا بخار ہے اتر جائے گا کچھ بھی نہیں کھایا گھر آ کر کھایا تھا پتہ تو ہے،، اب وہ کیا بتاتی یہ عشق کا بخار ہے جو اس ظالم۔ کی وجہ سے چڑھ گیا۔۔۔

سارہ نے اسکی سو جھی آنکھیں بہت دھیان سے دیکھیں،،، بچی تو وہ تھی نہیں سب سمجھ میں آتا تھا مگر کبھی اس طرف دھیان نا گیا جبھی پیار سے اسکے پاس بیٹھی،، اسکے گال پر لب رکھے بالوں کو کان کے پیچھے کیا

کیا بات ہے میرے پیارے بچے کو کچھ ہوا ہے کیا،، کوئی بات ہے شئیر کرو مجھ سے۔۔۔

ننن،،، نہیں ایسا کچھ نہیں ہے کوئی بات بھی نہیں ہے بس بخار پاگل پتہ نہیں کہاں سے چڑ گیا دفعہ بھی نہیں ہو رہا اپنے اٹھایا کیوں نہیں وہ بات گھما گئ۔۔۔

بخار تھا بیٹے کیسے اٹھاتی میں آپکو،، دھک رہی ہو بخار میں ریسٹ کرو کوئی ضروری نہیں تھا پہلے طبیعت پھر باقی کام۔۔۔

مایار کچھ نہیں ہوتا کیا جاتا تھا بخار ہی تو ہے۔۔۔

نہیں میری جان چہرہ دیکھا کیسا مرجھایا ہوا لگ رہا اور مجھے لگ رہا ہے ضرور کوئی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی بتاؤ مجھے

۔۔۔۔

ایہانے سوچاماں کو بتائے مگر ابھی وہ خود کنفیوز تھی پہلے وہ احان کی سوچ جاننا چاہتی تھی پھر آکر ماں سے بات کرے گی --

نہیں پیاری ماما کچھ نہیں ہے وہ سارہ کے گلے میں جھومتی انکا گال چومتی بولی تو ساری مسکرا دیں،،اچھا چلو فریش ہو میں ناشتہ لاتی ہو ناشتہ کر کے میڈیسن لو اوکے۔۔۔

اوکے ایہاد وبارہ انکا گال چومتی اٹھ کر واشروم۔بھاگ گئ،،ادھر سارہ اسکے لیے ناشتہ تیار کرنے چلیں گئیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

احان اپنے کمرے میں راکنگ چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا جب اچانک فون کی بیل پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا فون دیکھا تو افعان کا تھا۔۔۔

ہیے لوہاؤ آر یو افعان نے پیار سے پوچھا۔۔۔۔

آئم گڈ یو ٹیلووو۔۔۔؟؟؟

ہاں ٹھیک ہوں،،، کب آرہے ہو واپس یار اور کتنا رہنا جانتے ہو کتنا حرج ہو رہا پڑھائی کا افعان نے مصنوعی غصے سے کہا ۔۔۔

ہاہاہاہا آجاؤں گا کونسا میری راہیں تکے جا رہی ہیں یہاں جو بھاگا آؤں،،، ویسے بھی میرے بھائی کہہ رہے ہیں یہی پڑھ لو پوری یہی سے کر لو پڑھائی۔۔

اچھا تو کیا سوچا تم نے جناب۔۔۔؟؟؟ افعان نے جاننا چاہا۔۔۔

ہمم خیر بتاؤ تم جناب وہ ٹھیک ہے یونی آتی ہے کہ نہیں۔۔۔؟؟؟؟ احان نے بات گھمائی۔۔۔

آہاں بات گول کر گئے ا ممم نہیں وہ نہیں آئی آج کل جلدی چلی گئی تھی۔۔۔

کیوں،، خیریت وہ کیوں نہیں آئی طبیعت تو ٹھیک تھی اسکی۔۔۔؟؟ احان پریشان ہوا۔۔۔۔

پتہ نہیں کل بھی بجھی بجھی لگیں تھیں اور ہاں پوچھ رہیں تھیں تمھارا کہاں ہو افعان نے دانتوں تلے لب دبا کر بولا۔۔۔

احان نے ڈمپل کے درشن کروائے،، ہمم،،، رئیلی وہ کیوں وہ راکنگ چیئر کو روکتا اسپر سر ٹکائے آنکھیں موندے بولا ،، آنکھوں کے پردے پر وہ معصوم خوبصورت سا چہرہ لہرایا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

وہ پوچھ رہی تھیں کہ آپ کیوں نہیں آرہے یہ سب چھوڑو چھچھوڑا باز نہیں آرہا اور اسکے چیلے بھی۔۔

اسکی بات سن کر احان کے تیور فورا بدلے،، اٹھالو افعان مشکل نہیں ہے اٹھا کر شایان بھائی والے فارم میں پھینک دو ۔۔۔

کیا پاگل ہو گیا ہے کیا لڑکے ایسے کیسے۔۔۔؟

جتنا کہا ہے اتنا کر باقی میں دیکھ لوں گا ناؤ بائے میں آرہا ہوں کل تک۔۔۔

شیور ڈیوڈ ٹیک کیئر بائے۔۔۔۔

بائے احان نے کال کاٹی اور اپنی ٹکٹس بک کروائیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرش کو ایک دن سے کسی ان نون نمبر سے میسج آرہے تھے جس میں اسکی کچھ پکز اسے دی گئیں وہ بہت برا گھبرا گئ آخر یہ کون ہے،،، زرش کے پوچھنے پر اسنے بتایا کہ وہ۔ اسکا عاشق ہے اور اسے ٹوٹ کے چاہتا وہ اسکی ہے اگر بلاک کیا تو اچھا

نہیں ہو گا اور اس آدمی کی نظر پل پل زرش پر ہے،،زرش نے اسے اپنی طرف سے بہت دھمکیاں دیں مگر اس ڈھیٹ کو اثر نا ہوا اور بولنے لگا بتاؤ میرے کام میں آسانی ہو جائے گی،،زرش بہت بری طرح گھبرائی۔۔۔

آج یونی جانا تھا،،وہ پوری رات نا سوئی تھی جس کی وجہ سے سر بھاری ہو رہا تھا ٹینشن کے مارے دماغ پھٹنے کو تھا،، جبھی سنبھلتی تیار ہوئی اور چپ چاپ یونی گئی پورے راستے چپ رہی نا عالیان نے اسے بلایا شاید وہ اپنی دھن میں تھا،،وہ یونی پہنچے تو وہ بہت چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کینٹین تک آئی جہاں سعیر بیٹھا تھا اچانک نظر پڑی تو وہ مسکرایا مگر اسکی چال دیکھ کر دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

ہمم،،، آج کچھ چال ڈھیلی لگ رہی ہے جناب کے سعیر نے سوچا اور اسے دیکھے گیا،،،زرش جو س لیے پریشان سی ایک ٹیبل۔پر آئی اور گرنے کے انداز سے بیٹھی،،بار بار نظر فون پر جا رہی تھی،،اس بندے کا کوئی میسج نا آیا تھا اور وہ خود کسی ان نون کو میسج کرے ایمپوسیبل۔۔۔

جبھی اچانک فون کا نوٹیفیکیشن آیا اس نے چیک کیا تو اسی بندے کا میسج تھا اور اس کی ابھی کینٹین میں بیٹھی پکچر اسکو سینڈ کی تھی،،زرش کے ہاتھ سے موبائل چھوٹتا ہوا بچا اور وہ شدید گھبرائی جبھی آنکھوں سے شفاف موتی گرے۔۔۔

میں،،،میں یہاں نہیں رہوں گے مجھے واپس جانا ہو گا ہر حال میں ہاں میں پاکستان جاؤں گی میں وہاں لمز میں پڑھ لوں گی پر یہاں ہر گز نہیں اس نے فورا لیپ ٹاپ سے لمس یونیورسٹی یعنی لاہور کی سب سے فینسس یونیورسٹی لاہور یونیورسٹی مینیجمینٹ سسٹم کی انفو نکالی اور فون اٹھایا وہاں کے آفس ملایا۔۔۔

سعیر یہ دیکھ کر ایک دم اٹھا،، نو نیور یہ نہیں جا سکتی ہر گز نہیں میں اسے نہیں جانے دوں گا وہ فورا اس تک آیا،، اسکے ہاتھ سے فون لیا۔۔۔

زرش اچانک افتاد پر بوکھلائی یہ کیا طریقہ ہے آپکا مسٹر سعیر وہ تھوڑا دھیما چلائی فون دیں میرا مجھے تنگ مت کریں میں بہت پریشان ہوں آگے۔۔۔۔

ہمم،،وہ تو مجھے نظر آرہا ہے ایسی کیا بات ہے،،، کین یو شئیر وود می۔۔؟؟؟

میں کیوں بتاؤں آپکو آپ فون دیں میرا مجھے تنگ نہیں کریں وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

دیکھیں میں آپکا فرینڈ ہوں آپکی مدد کر سکتا ہوں جسٹ ٹیل می آپ کیا کر رہی ہیں کہاں جا رہی ہیں۔۔؟؟؟

میں واپس جا رہی ہوں اپنے گھر سمجھے نہیں رہنا یہاں یہاں کے لوگ بہت عجیب بہت گندے ہیں۔۔۔ناچاہتے ہوئے اسکے آواز بھر آئی،، سعیر کو کچھ ہوا۔۔۔

کیوں،، کیا ہوا آپ بتائیں،،، سعیر کے اتنے پیار سے پوچھنے کے دیر تھی کہ کچھ شفاف موتی آنکھوں کی بارتور کے۔نکلے ،، سعیر کی بتی گل ہوئی۔۔۔

کیاہو گیا،،،واٹ ہیپنڈ انو سینٹ گرل جسٹ ٹیل می،،ہاؤ مے آئی ہیلپ یو،،،اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا تو وہ معصوم اسکو ساری بات بتاتی چلی گئ۔۔۔

سعیر کو غصہ آیا،،وہ معصوم سی لڑکی اس سے بدلہ لینے کے لیے یہ پاگل لڑکوں والی حرکت کر دی کس قدر ڈر گئ وہ اسکا دل کیا خود کو غائب کر دے۔۔۔

اوکے فائن جسٹ ریلیکس،،میں ہونا آئندہ اسکا میسج نہیں آئے گا آئی پرامس جسٹ ٹرسٹ می۔۔۔سعیر نے اسے ریلیکس کرنا چاہا۔۔۔

نہیں مگر میری پکس میں نہیں جانتی اسے وہ کون ہے وہ اور رو دی،، آج پہلی بار سعیر کو اسکا رونا برا لگ رہا تھا وہ ہمشہ سے بریو اچھی لگتی تھی اس طرح بھیگی بلی نہیں۔۔

کمون ڈونٹ کرائی لٹل گرل میں ہونا ریلیکس پکز ڈیل ہو جائیں گی اور اگین میسج نہیں آئے گا جسٹ ریلیکس۔۔۔

زرش نے امید بھرے انداز سے اسے دیکھا،،اور سوچا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے،،،اسکی سوچ سعیر اسکے چہرے سے پڑھ چکا تھا آخر وہ بندہ گوڈے گوڈے اسکے عشق میں ڈووب چکا تھا کہ اسکے دل کی بات اسکے چہرے سے پڑھنا سعیر کے لیے مشکل نا تھا۔۔۔

آپ سوچ رہی ہو نگی کہ میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں مگر آپ فرینڈ ہیں سب سے بڑی بات میرے دوست کی بہن یہ میرا فرض تھا سوو ریلیکس آپ کہیں نہیں۔ جا رہیں آئیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا،، وہ اسکے قیامت خیز حسن سے آنکھیں چراتا بولا جو سادگی میں چھوٹی سی لال ناک لیے،،، گلابی بھیگے پھولے گال لیے اسکے دل میں۔ اتر رہی تھی

تھینکسسسس وہ مبہم سا مسکرا کر بولی تو وہ بھی گہرا مسکرا دیا وہ وہاں سے اٹھ کر کلاس میں چلی گئ سعیر پیچھے اسے دیکھتا رہا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نا ہو گی۔۔۔

What the hell is this saeeer shah

وہ۔ ایک معصوم۔ لڑکی اور تم نے اسے ڈرانے اس سے بدلہ لینے کے لیے کیا چیپ حرکت کی ہے شیم آن یو سعیر،،، سعیر نے خود کو ڈپٹا کتنا زیادہ ڈر گئ تھی وہ شرم کرو۔۔۔

ائم سوری مائی لوو اب نہیں ہو گا۔۔۔۔

Wt wt saeerr what you've said "lovee"

یولو ہر سعیر،، اوکے یولوو ہر دل نے صدا دی وہ گہرا مسکرایا،،، اب اگر وہ میری محبت ہے سعیر کی محبت تو بس وہ میری ہے،،، اسے دیکھنے کا۔ حق اسے چھونے کا اسے پکارنے کا۔ حق صرف سعیر شاہ کا ہے،،، وہ صرف میری ہے صرف میری،،، اسے میرے پاس آنا ہو گا،،، میری سانس الجھتی ہے جب وہ قریب نہیں ہوتی آنکھوں کی کسی پل سکون چین

نہیں آتا،، مجھے ہر قیمت وہ چاہیے،،، زرش یو آر مائن سنایو آر مائن جسٹ مائن انتظار کرنا میرا،، وہ مسکراتا کلاس کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ۔ اج جانے کس سوچ میں گم بیٹھی تھی،، شاید سعیر کو سوچ رہی تھی،، آج وہ ناٹی زرش تو کہیں کھوئی کھوئی لگ رہی تھی جبھی سعیر نے اپنی آئی ڈی سے اسے میسج کیا۔۔

ریلیکس ڈیئر بی کونفیڈینٹ ڈونٹ وری۔۔۔

میسج کی رنگ ٹون پر زرش سوچوں کے بھنور سے واپس آئی میسج پڑھ کر اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے سر ہلا تسلی دی تو زرش نے سمائلی ایموجی اسے بھیج دیے۔۔

کچھ دیر بعد زرش اپنے پرانے رویے میں واپس آئی وہی ناٹی پاگل سی سامنے اس دن والے لڑکے دیکھے جس نے اسے تنگ کیا تھا زرش کو ان سے بدلہ لینا تھا اس نے بیگ سے ایلفی نکالی،،، اور ان سے بدلہ لینے کی آر میں انکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی یہ جانے بغیر یہ حرکت اسے کتنی بھاری پڑنے والی ہے،، جب کہ سعیر گہری نظر سے اسے نوٹ کر رہا تھا اس کا دل کیا اسے روکے مگر بیٹھا رہا آخر وہ لڑکے کسی کام سے اٹھ کر باہر گئے تو زرش نے چپکے سے اٹھ کر ان کی سیٹ پر ایلفی پھینک دی اور آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئ،، سعیر نے چپکے سے اسکی یہ حرکت نوٹ کی مشکل سے ہنسی ضبط کر تا بک پر جھک گیا زرش نے اس پاس دیکھا کسی نے نہیں دیکھا تھا سوائے سعیر کے اسے دوبارہ ایلفی بیگ میں پھینکتی سریس ہو کر بیٹھ گئ،، وہ لڑکے آکر واپس اپنی سیٹ پر بیٹھے،، جب اسکے دوست نے بولا۔۔۔

جایار جا کر باہر سے کچھ لے کے آ بھوک لگی ہے،، جاو تم دونوں جاؤ رضا نے فصی وغیرہ کو کہا فصی اور علی جیسے ہی اٹھنے لگے ان سے اٹھانا گیا،،، انہوں نے کوشش کی مگر بیکار اگر۔ اٹھتے تو یقینا انکی پینٹ پھٹ جاتی،، زرش کا قہقہ ضبط کرنے کی صورت میں چہرہ سرخ ہو چکا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی جبھی اٹھی اور عالیان کے حصار میں جا کر بیٹھ گئ۔۔۔

عالیان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا تمھیں عالیان نے پوچھا جو اپنے بھائی کے سینے میں منہ چھپائے بیٹھی تھی،، جبکہ سعیر اسکو دیکھ کر مسکرایا ہنسی تو اسے بھی بہت آ رہی تھی،، زرش میڈم نے چہرہ باہر نا نکالا،، تو سعیر نے اسکی کاروائی عالیان کو کان میں سنائی تو عالیان کا ناچاہتے ہوئے ہلکا سا قہقہ چھوٹ گیا،، زرش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ٹیوٹی ہاؤ ناٹی،،، بہت شرارتی ہو تم کیوں پنگا لیا ان سے پگلی۔۔۔۔

شششش خاموش رہو اور انجوائے کرو وہ دوبارہ اسکے سینے میں منہ سے گئ ایک آنکھ سے تماشا انجوائے کرنے لگی کیونکہ ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں پا رہا تھا اور رضا اور فصی اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پا رہے تھے۔۔

سعیر نے صدا لگائی

May I help you sr

وہ مسکرا کر اسے چھیڑنے لگا جب رضا اور فصی چیخے،، یو باسٹرڈ میں چھوڑوں گا نہیں یہ تیرا کیا دھڑا ہے نا میں تجھے نہیں بخشوں گا زرش اس کی بات پر جانے کیوں دل میں کچھ ہوا اسکی غلطی نہیں وہ کیوں بھکتے لیکن سعیر اپنے لیے اسکے منہ سے گالی سن کر اٹھا اور اسکے قریب آیا۔۔۔

کیا بولا باسٹرڈ خود کو دیکھا کتوں سے بھر کے ہو آوارہ کتوں سے بھر کر روہ دھاڑا۔۔۔۔

اے تیری اتنے جرات چھو کرے یہ تیری حرکت تجھے مہنگی پڑے گی وہ اپنی کنڈیشن کا۔خیال کیے بغیر اٹھا اور سعیر کا گیربان پکڑا جب زرش آگے آئی۔۔۔

Hyeee you leave himmm

یہ اس نے نہیں میں نے کیا ہے میں نے اسے چھوڑو۔۔۔

No zarish get back go to your seat....

سعیر نے غصے سے اسے کہا مگر وہ ناہلی چھوڑوا سے۔۔۔

اے لڑکی تیری اتنی ہمت چڑیا چھوڑوں گا نہیں میں تجھے تو فصی نے اسکا ہاتھ پکڑا،،، سامنے مشا اسکا یہ روپ دیکھتی رہ گی اسے ویسے ہی بہت بری باتیں پتا چلی تھیں اور اب یہ،،، فصی نے اسکا ہاتھ کھینچا تو عالیان آگے آیا۔۔۔

ڈونٹ یوڈئیر ٹو ٹچ ہر ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔

Hyeee don't mess wd girls ...

سعیر غصے سے بولا اور زرش کو اپنی جانب کھینچا بغیر کسی کا لحاظ کیے،،،، جبکہ پیچھے سے ایک لڑکے نے اسے مارا اور زرش کو خود کے قریب کھینچا،،، یہ سب چل رہا تھا جب اچانک سر کلاس میں ائے۔۔۔

What the hell is going here

سر دھاڑے تو وہ سب ہوش میں آئے۔۔۔

سعیر آگے آیا،، سر یہ لوگ کیسے سٹوڈنٹس رکھے ہیں اپنے غلطی کسی کی ہوتی ہے پر وہ لڑکیوں سے کیوں الجھتے ہیں کبھی باہر کوئی خوبصورت دوشیزہ دیکھی نہیں اور لگ گئے تنگ کرنے اور اب اب بھی زرش کی غلطی نہیں اور اس کے ساتھ میس کر رہے ہیں،،، پتہ نہیں کس کی سزا کسے دے رہے ہیں،، پروفیسر نے انہیں دیکھا جہاں زرش رو رہی تھی اس نے کیوں یہ کیا اپنی غلطی پر سر پھارنے کا دل کیا لڑکا اسکے قریب کھڑا تھا،، پروفیسر کو کافی دنوں سے اس گروپ کی کمپلیین مل رہی تھی،، اور آج دیکھ بھی لیا جبھی انہیں کیے پرنسپل کے آفس چلے گے،، زرش نے سعیر کو دیکھا جس نے ساری بات ہینڈل کرلی تھی،، بغیر کسی کو الزام دیے۔۔

پلیززز مس زرش لڑکوں سے پنگے مت کیا کریں میں ہاتھ جوڑتا ہوں آپکے آگے مت کیا کریں ایسے،، سعیر نے ہاتھ جوڑ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اااا۔۔۔ آئم سوری وہ روتی ہوئی بولی تو عالیان کا ضبط ٹوتا۔۔۔

واٹ کیا خاک سوری فضول کا تماشا لگوا کر لوگوں کو فلم۔ دکھادی مفت کی،، تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا چلو گھر وہ اسکا زور سے ہاتھ پکڑ تا گھر لے کے جانے لگا جب اچانک سعیر نے روکا۔۔۔۔

ریلیکس یار اااا آرام سے کچھ نہیں ہوا۔۔۔

آئی نو یار جسٹ لیوو چلو تم،،، عالیان اسے لے کر گھر آگیا پیچھے سعیر نے دیوار پر ہاتھ مارا یہ نہیں بچتے مجھ سے اس نے میری زرش کو ہاتھ بھی کیسے لگایا،، اب نہیں بچتا یہ وہ فل حال اسکو چھوڑ تا اپنی سٹڈی کے جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شایان اور ایان آفس میں تھے،،، ایان کو سعیر کے دل کی بات پتہ لگ گئ تھی،،، اسکا شک یقین میں بدل۔ چکا تھا،،، اس نے سوچا تھا کہ وہ شایان سے بات کرے گا جبھی اٹھ کر شایان کے کیبن میں ایا،،، دھڑم سے اندر آیا۔۔۔

ہیے ڈیوڈ آکر کرسی پر بیٹھا،، اس اچانک افتاد پر شایان بوکھلایا۔۔۔

ایڈیٹ واٹ نون سینس از دس شایان دانت پیس کر بولا جبکہ اسکی ہنسی دیکھ کر خود کی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

مائی لوو وہاؤ آر یو لوووو۔۔۔ایان نے اسکی طرف جھکتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔

ہٹ اوئے ٹھرکی انسان کیا ہے۔۔۔شایان کو شدید ہنسی آ رہی تھی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

ہنس لے بل نہیں آئے گا ایان نے اسے چھٹکی کاٹی۔۔۔

جنگلی انسان کیا ہے۔۔۔

ہاہاہاہاسوری اچھابی سریس مجھے تجھ سے بات کرنی ہے۔۔۔ایان کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

ہاں بول کیا ہوا شایان سیدھا ہو کر بیٹھا اور لیپ ٹاپ سائیڈ پر کیا۔۔۔

یار دیکھ میں کیسے بولوں سمجھ نہیں آ رہا پر۔۔۔

کیا ہوا ایان بولو کھول کر شایان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یار میرا چھوٹا بھائی سعیر۔۔۔

ہاں کیا ہوا اسے۔۔۔

پیار۔۔۔ایان نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

ہیں کیا یہ کیا بول رہا ہے ایان۔۔۔

ہاں یار پیار ہو گیا وہ بھی زرش سے شایان آیان نے ایک آنکھ بند کر کے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔

شایان ہونٹ مکس کر کے مسکرایا مگر ڈمپل ناچھپا پایا لیکن آج ایک دم اسکا قہقہ گھونج اٹھا،، جس پر ایان بھی ہنس دیا

۔۔۔

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے بیچارے نے کونسا اتنا بڑا جرم کر دیا،، ایکچولی آئی نو۔۔۔شایان نے ایان کے سر پر بمب پھوڑا

۔۔۔

کیا،، پر کیسے نہیں میرا مطلب تمھیں کیسے معلوم۔۔۔ایان کو شدید حیرت ہوئی۔۔۔

مجھے عالیان نے بتایا تھا بڈی وہ نوٹ کرتا تھا،، اسے تنگ کرتی تھی اور وہ سعیر جو غصے کا تیز کسی کی کوئی الٹی حرکت برداشت نہیں کرتا وہ زرش کے ساتھ اتنا نارمل اور اسکی اسے لیے پوزیسونیس دیکھ چکا ہے وہ،، شاید اسی وجہ سے اس نے مجھے بتایا۔۔۔

ہاں سعیر آج تک کسی کی طرف اٹریکٹ نہیں ہوا اور اب زرش کے آتے ہی اس پر فدا سا ہو گیا،، ایان نے ہنس کر کہا،، تو بتاؤ تمھیں میرے بھائی کا رشتہ منظور ہے اپنی بہن کے لیے۔۔۔

ہمممم،،،، کوئی برائی تو نہیں ہے ایان،، بہت عرصے سے جانتا ہوں ایک کام۔ کرتا ہوں ماما سے بات کر کے ضرور تمھیں بتاتا ہوں،، آئی رئیلی ہوپ انہیں کوئی او بجیکشن نہیں ہو گا۔۔۔

ہاں ہاں شیور تم خالہ سے بات کرو میں بھی ماما کو بتاتا ہوں اور انہی واقع کوئی او بجیکشن نہیں ہو گا۔۔۔

آئی نو چلو میں بات کرتا ماما نے مان جانا آئی نو انہیں اپنے بچوں کے خوشیاں عزیز ہیں،،، اور زرش بھی کہیں نا کہیں اسے ضرور پسند کرتی ہو گی جو اسی سے پنگے لیتی ہے شایان نے ہنس کر کہا ایان بھی ہنس دیا۔۔۔

بلکل تم پوچھ لو ہم زرش گڑیا کی مرضی بھی پتہ کر لیں گے پھر کل ملتے ہیں ڈنر پر ایان کھڑا ہوتا اسکے بغل گیر ہوا۔۔۔

شیور کیوں نہیں۔۔۔ شایان نے اسکی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔

اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔

اوکے وہ دونوں چلتے آفس سے باہر نکل گئے،، آنے والا وقت انکے لیے خوشیاں لانے والا تھا یا غم یہ رب جانتا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

سعیر یونی سے گھر آکر سو گیا تھا،، سو کر اٹھا سب سے پہلے ماں کو کال ملائی جو چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو السلام علیکم،، سارہ مصروف انداز میں بولیں۔۔۔۔

واعلیکم السلام میری پیاری سی ماما ہاؤ آر یو،،، پیار سے چوڑ لہجے میں پوچھا گیا تو ادھر سارہ گہرا مسکرائیں آخر انکے پوت نے اتنی دیر بعد انہیں کال کی تھی انکا لاڈلہ بچہ۔۔۔
زہے نصیب آج یہ بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں کہاں سے یاد کر لیا،،، داگریٹ مسٹر سعیر شاہ کی کال آئی ہے واووو ۔۔۔۔

کیا یار ماما طعنے تو نا دیں اب پتہ ہے نا پڑھائی میں بزی ہوتا ہوں وہ سامنے ٹیبل پر پاؤں پھیلا کر بیٹھا۔۔۔

ہمممم،،، بہت بھائی سے تو کم۔ ہی ہوتے ہو گے خیر میں ٹھیک تو کیسے ہو میری جان۔۔۔۔

ہائے مام یہ طرز تخاطب اپکے منہ سے سن کر جان لے لیتا میری سعیر نے ہونٹ دبا کے ماں کو چھیڑا۔۔۔

سعیر رر باز آؤ،، کب بڑے ہو گے بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو اب۔۔۔

جتنا بھی بڑا ہو جاوں آپ کے لیے بچہ ہی ہوں نا میری جان۔۔۔۔

ہاہاہاہاپاگل سارہ بیگم ہنس دیں۔۔۔

ایسے ہی ہنستی رہا کریں پیاری لگتیں ہیں سویٹ سی اور آئی نو یاد کر کے روتی ہیں کیا یار میری ماما ہو کر روتی ہیں یہ امید نہیں تھی آپ سے مجھے بی بریو،، میں آؤں گا جلد پاکستان او کے بھائی کو لے کر سعیر نے پیار سے سمجھایا۔۔۔

ادھر سارہ گہرا مسکرائیں،، رئیلی کب آؤ گئے تم لوگ۔۔۔؟؟؟ وہ اتاولی ہوئیں۔۔۔

بہت جلد ماما جان پیشنس رکھیں۔۔۔

اور بتاؤ کوئی پسند تو نہیں آ گئی سارہ نے تو ویسے ہی چھیڑا مگر ادھر وہ گڑبڑا گیا۔۔۔۔

ننن،،، نہیں کیسی باتیں کر رہی ہیں،،، ایسا کچھ نہیں ہے،،، مجھے کوئی پسند نہیں کیا ہو گیا سارہ نے اسکی زبان کا لڑکھڑانا اچھے سے نوٹ کیا۔۔

ہمم کون ہے وہ میرے پیارے بیٹے۔۔۔؟؟؟

ماما کوئی نہیں ککک،،، کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

سعیر میری جان،،، مجھے بتاؤ میں جانتی کوئی ہے اب تو پکا ہو گیا مجھے۔۔۔

وہ یونی میں پڑھتی ہے وہ مدہم آواز میں بولا کلاس فیلو ہے میری میرے بیسٹ فرینڈ کی بہن۔۔۔

نام بچے سارہ نے ارام۔سے پوچھا اور یہ لڑکیوں کی طرح کیوں ریکیٹ کر رہے ہو،، کھل کے بتاؤ میں نے تمھیں کونسا کچھ کہنا ہے۔۔۔

زرش،، زرش قریشی نام ہے اسکا اسلام آباد سے ہے مگر اب لاہور رہتی ہے۔۔۔

ویٹ ویٹ از شی زرش احد قریشی اور اسکا جڑوا بھائی عالیان ائم آئی رائٹ۔۔۔۔۔۔سارہ کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔

ایکزیکٹلی شی از زرش احد قریشی،،، بٹ آپ کیسے جانتی ہیں یہ سب یہاں سعیر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

واو سعیر الو تم بھول گئے زرعالی کی بہن جس کے ساتھ تم کھیلتے تھے تمھاری خالہ زاد بیٹی جب اکثر تم لوگوں کی لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی اور پھر وہ اسلام آباد چلے گئے اور تم لندن یاد آیا پر اب وہ بھی لاہور شفٹ ہو چکے ہیں دوبارہ واہ بیٹا چوائس تو بہت پیاری ہے میرے بچے کی سارہ گہرا مسکرائیں۔۔۔

نہیں کریں یار ماما آر یو سریس سعیر کو یقین نا آیا کہ یہ وہی لڑکی ہے ہاں وہی زرکا کے ساتھ بچپن کا کچھ عرصہ گزرا تھا۔۔

یس میری جان ائم سریس مجھے بھی وہ بہت پسند تھی اووو۔ تو تم نے پرپوز کر دیا اسے۔۔۔

نہیں یار رر کہاں آپ کو تو پتہ میرا وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔۔۔

اووو پلیز سعیر اِٹیٹوڈ سائیڈ پر رکھو اور جاؤ جا کر اسے پرپوز کر دو کیا ہو گیا آخر تمھیں جب پیار کرتے ہیں تو برا دیا کرتے ہیں اگر آپکی منزل نکاح ہو تو۔۔

اوکے میں اسے جلد پرپوز کر دوں گا مگر ماما ایک بات وہ صرف میری ہے صرف میری،،،، میں اسکو کسی کا نہیں ہونے دوں گا پہلے کی طرح کہیں نہیں جانے دوں گا وہ میرے پاس آئے گی کیونکہ وہ میری پسند سے میری محبت بن چکی ہے اور اب وہ میری سانس لینے کا مقصد بن رہی ہیں سن رہی ہیں آپ ماما وہ کڑے تیور لیے سختی سے بولا تو ایک دفعہ تو سارہ کو بھی جھرجھری آئی۔۔۔

ہاں او کے وہ تمھاری ہی ہے صرف سعیر شاہ کی اسکے نام کی طرح صرف اسکی اور کسی کی نہیں تم میری ایان سے بات کرواؤ سارہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

شیور وہ اٹھتا ایان کے کمرے میں آیا۔۔۔

بھائی بھائی،،،وہ چلاتا بھائی کے کمرے میں آیا۔۔۔

ہاں ہاں کیا ہو گیا کونسا طوفان آ گیا ایان اسکے روبرو آیا۔۔۔

ماما نے بات کرنی ہے آپ سے لیجیے سعیر نے اسے فون تھمایا ایان نے فون تھاما جبکہ سعیر اسے فون دے کر باہر کو چلا گیا ۔۔۔

سلام دعا کے بعد ماں نے اسے جو بات بتائی وہ گہرا مسکرایا کیونکہ وہ پہلے سے اپنے بھائی کے کرتوت جانتا تھا۔۔

جی ماما میں جانتا ہوں وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے صرف یہی نہیں آسکی سیفٹی کے لیے آپکے صاحب زادے نے ایک گارڈ بھی پیچھے لگا رکھا ایان قہقہ لگا کے ہنس دیا وہاں سارہ بھی۔۔۔

سو سویٹ ابھی سے اسکا یہ حال ہے فیوچر میں کیا بنے گا سارہ حیران ہوئیں۔۔۔

پکا عاشق مام سچی۔۔۔۔

اچھا چلو بند کرو پاگل لڑکے تم لوگوں کے ڈیڈی آنے والے ہیں مجھے کام کرنے دو خیال رکھنا اپنا اور اس طوفان کا بھی ۔۔۔

شیور ماما وائی ناٹ ماما میری بات سنیں۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

ماما میں چاہتا ہوں اگر وہ سچ میں زرش سے محبت کرتا تو میں اسکا نکاح زرش سے کروا دو تا کہ یہ رشتہ ایک پاک مضبوط بندھن میں بندھ جائے،،،ورنہ اس طرح آپ تو جانتی ہیں ایان نے بات اُدھوری چھوڑی نا سمجھ ہیں دونوں۔۔۔

اہاں ایان کیسی باتیں سوچھ رہے ہوں،،مجھے میری پرورش پر یقین ہے اور وہ بچی بھی کتنی اچھی ہے ایسے ہو گا نہیں ہاں پر تمھاری سوچ بلکل ٹھیک کے تم دیکھ لو سعیر سے پوچھ لو زرش سے بھی اور پھر مجھے بتا دینا میں تو نہیں پر تمھارے ڈیڈی ضرور آئیں گے۔۔۔

ضرور مما اوکے اپنا خیال رکھیے گا میں شایان سے بات کر لوں گا اوکے۔۔۔

اوکے بیٹا ٹیک کیئر اللہ حافظ۔۔۔

ایان کال کاٹ کر مسکرایا،، اپنے بھائی کی قسمت پر رشک آیا اور اسکی خوشیوں کی دھیڑوں دعائیں کی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شایان نے بھی آمنہ بیگم سے بات کرلی تھی انہیں بھی کوئی پرابلم نہیں،،، انہوں نے اپنے شوہر سے بھی بات کی تھی سوچنے سمجھنے کے بعد احد صاحب نے ہاں کر دی آخر انکے دوست کا بیٹا تھا،، اور کافی گہری دوستی ان چاروں میں بچے بھی دیکھے بھالے تھے تبھی فورا اپنی لاڈلی بیٹی کے لیے سعیر کے لیے مان گئے اور ہاں کر دی،،، شایان نے فورا اپنے دوست کو کال کی اور اسکو بتادیا کہ ماما اور ڈیڈ مان گئے وہاں ایان نے بھی اسے نوید سنائی وہ دونوں خوش تو ایسے ہوئے جیسے خود کا نکاح ہو۔۔۔۔

چل او کے کل مل کے ایک بات ڈسکس کرتے ہیں اور پھر زرش گڑیا کی مرضی بھی جان لیں گے۔۔۔

کل ڈنر پر ہوتی بات شایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

صبح صبح جہاں سورج نے اپنا دیدار کروایا،،، تمام لوگ اپنے کام میں مصروف ہوگئے،، پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے،،، برف باری کا سلسلہ جاری تھا وہی ادھر شایان کی آنکھ کھلی،، اٹھ کر تیار ہوا،، بلیک شرٹ،، بلیک جینز کی پینٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے انتہا کا ڈیشنگ لگ رہا تھا،،، وہ بیس منٹ میں اپنی تیاری مکمل کرتا نیچے آیا،، آکر کچن میں کافی بنائی اپنے بہن بھائی کا انتظار کرنے لگا کچھ ہی دیر وہ دونوں اچھلتے نیچے آئے شایان نے انہیں دیکھ کر اپنے اندر

سکون اتارا،،اور انہیں بتایا کہ آج رات کے ڈنر پر سعیر اسکا بھائی آرہا ہے،،،زرش کے دل میں ایک لڈو ضرور پھوٹا --

وہ کیوں آرہے ہیں بھائی معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔

کوئی کام ہے جبھی آرہے بھائی کی جان۔۔۔

جی وہ سر جھکائے بولی جبکہ شایان عالیان نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔

شایان دو منٹ میں بریک فاسٹ کر کے اٹھا اور اپنے آفس کے لیے نکلا اور وہ دونوں یونیورسٹی کے لیے۔۔۔

شایان اپنی ٹھاٹھ باٹھ سے چلتا آفس کے اندر داخل ہوا سارے سٹاف الرٹ ہوئے اسی کے پیچھے ایان بھی داخل ہوا،، وہ اپنی شان سے چلتا اندر آیا،،وہ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر ہائے کرتے اپنے کمرے کی طرف چل۔دیے آج نئے ایمپلائز آئے تھے انکا انٹرویو تھا،،اس لیے سب بزی تھے،،انٹرویو کا سلسلہ شروع تھا،،کی لوگ اس کمپنی میں جاب کے لیے اپلائی کرنے آئے تھے،، آہستہ آہستہ سب کی سی وی چیک کی گئ انٹرویو لیا گیا،،شایان اپنے روم میں بیٹھا جب ایک آخری سی وی ہاتھ میں آئی،،اور نیکسٹ کی صدا لگائی شایان نے سی وی چیک کی اس پر نیم۔پڑھا تو ایک دم ایک نسوانی آواز دوبارہ کانوں میں گھونجی لبوں پر ایک دم مسکراہٹ پھیلی۔۔

عرشیہ دورانی وہ زیر لب نام بڑبڑایا،،، دل میں ایک دفعہ اسے دیکھنے کی خواہش انگارئی لے کے بیدار ہوئی کیا جتنا خوبصورت یونیک اسکا نیم ہے خود بھی ویسی ہی ہو گی دل نے سوچا تو وہ ایک دم گڑبڑایا،، یہ میں کیا سوچ رہا ہوں ابھی وہ خود کی سوچوں میں مگن تھا جب اچانک وہی نسوانی آواز کانوں میں پڑھی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

"May I come in sr"

اس آواز پر شایان نے سر اٹھا کہ دیکھا تو مبہوت سارہ گیا لندن میں آج پہلی دفعہ اس نے ایسی لڑکی دیکھی تھی شاید زندگی میں پورے 6 سال بعد یہاں کی لڑکیوں کی ڈریسنگ اور میک آپ سے اسے جہاں کوفت آتی تھی،، سامنے جو چہرا تھا وہ میک سے پاک،،، اس قدر حسین،،، ڈارک بلیو کلر کی لمبی فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے،، حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے،،، آنکھوں میں کاجل کی بریک لکیر لگائے وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلتی اس تک آئی وہ اسکے دل میں پہلی نظر میں اتری۔۔۔

شایان نے فورا سر جھٹکا،،،

Have a sit please ...!!!

شایان نے اسے بیٹھنے کا۔ اشارہ کیا وہ پری پیکر بیٹھ گئے شایان نے اسکی سی وی چیک کی پیچھلے تمام ریکاڈ بلکل پرفیکٹ تھے

،،،

اوکے مس عرشیہ آپکی جاب ڈن کر دی گئ ہے،، سیلری پیکج آپکے کام کو دیکھتے ہوئے کچھ دنوں تک بتا دیے جائیں گے آپ اپنی دمانڈ بھی ہمیں بتا سکتی ہیں شایان نے بغور اس چہرے کا جائزہ لیتے بولا۔۔۔

سچ آئی مین شیور سر تھینکیو وہ پگلی ایکسائٹڈ ہوئی مگر سامنے اس کڑوے کریلے کی شکل دیکھ کر فورا سیدھی ہو گی۔۔۔

یو مے گو ناؤ،،شایان نے پہلو بدل کر بولا کیونکہ وہ خود سے سخت قسم کا جھنجھلا رہا تھا۔۔۔

بائے۔۔وہ اپنی نسوانی آواز کے سر بکھیرتی اپنی خوبصورتی کے سحر میں کسی کو جھکرتی وہاں سے چلی گئ پیچھے کسی کا دل دو منٹ کے لیے سہی مگر الگ قسم سے دھڑکا ضرور کیا رنگ لائے گی یہ کہانی وقت نے بتانا تھا۔۔۔

زرش اور عالیان معمول کے مطابق یونیورسٹی آئے،،زرش کلاس میں جیسے داخل ہوئی سامنے ہی وہ شاندار مرد بیٹھا تھا جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا نظر خود باخود اس تک گئ،،لب مسکراہٹ میں ڈھلے شاید نہیں یقینا دل کو بھا گیا تھا مگر پتہ نہیں کیوں وہ خود اس بات سے انکار کرتی تھی وہ چلتی اپنی دوست کے پاس ائی۔۔۔

سعیر جو لیپ ٹاپ پر جھکا تھا کہ جانی پہچانی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو سر اٹھایا سامنے وہ پری پیکر اسکے فیورٹ کلر ریڈ فراک میں بیٹھی تھیں،،،دیکھنے میں ایک دم ایک حسین بلا تھی،،، بلکل وہ حسین بلا جو اپنی خوبصورتی کے سحر میں جکڑ کر ہر کسی کو دیوانہ بنا دے آخر قریشیوں کی بیٹی تھی حسن تو وراثت میں ملا تھا،،چاندی کی طرح دمکتا سفید رنگ،،لائٹ

براؤن آنکھوں کے اوپر بریک سالائنز لگائے،،، تشنہ گلابی لبوں پر گلوز لگائے قیامت ڈھا رہی تھی دو منٹ کے لیے تو رضا اور فصیح۔ کی بھی بتی گل ہو گئ مگر وہ اب انکی دشمن تھی،، جیسے تیسے اسے پانا رضا کا جنون تھا جانے کیا بیڑ تھا اس معصوم سے انکا شاید کوئی پرانی دشمنی مگر کس سے سعیر سے یا زرش سے،، کیا دوڑی ہے جو الجھی ہے یہ وقت آنے پر سلجھے گی۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی اپنی دوست سے بات کر رہی تھی جب ایک
لڑکا اس کے قریب آیا۔۔۔

ہیے روزہاؤ آریو اس نے مسکرا کے اسے مخاطب کیا۔۔۔

واٹ نان سینس از دس مائی سیلف زرش قریشی ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کال می لائک ڈیٹ گاٹ اٹ وہ دھاڑی ایک دفعہ سعیر بھی چونک گیا۔۔۔

میں تو جسٹ سامنے والا لڑکی کی دھاڑ سن کر لڑکا کانپ گیا پہلی دفعہ اتنی تیز دھاڑ جو سنی تھی کچھ بولا بھی نا گیا۔۔۔

دفعہ ہو جاو اپنی شکل گم کرو ورنہ منہ توڑ وہ کہہ کر اسکا منہ توڑنے کے لیے آگے بڑھتی جب عالیان نے اسے پکڑا۔۔۔

کنٹرول یور سیلف کیا ہو گیا پاگل تو نہیں ہو گی،،، جاؤ بھائی پلیز ز گو فرام ہیر اور آئندہ میری بہن سے پنگا لینے کی ہمت بھی مت کرنا لحاظ نہیں کروں گا۔۔

وہ لڑکا تو اسی ٹائم وہاں سے سوری سس بول کر غائب ہو گیا کوئی پتہ نہیں تھا سچ میں ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں۔۔۔۔

عالیان نے اسے کول ڈاؤن کیا وہ جس کی نظر آج بھٹک بھٹک کر اس چہرے پر ہی آ رہی تھی وہ مہبوت سا اسے دیکھتا رہ گیا،، کیسے کیسے کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا وہ سوچتا رہ گیا جبکہ زرش اپنے اوپر پڑنے والی اس نظر سے ناواقف نا تھی ،،وہ تو منہ توڑ دیتی مگر آج کیا تھا کہ وہ نظر محسوس کر کے بھی سکون سے بیٹھی اپنی کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔

شام 7 بجے شاہ صاحب کی فلائٹ لینڈ ہوئی وہ لندن آئے تھے اپنے بچوں سے ملنے اور کچھ ضروری کام کے سلسلے میں،،، ان کے بچے اس بات سے بے خبر تھے کہ انکے ڈیڈی محترم انکے پاس لندن آ رہے ہیں۔۔۔

تبھی ائیر پورٹ پر اترتے ان نے اپنے لاڈلے چھوٹے پوت کو کال کی کیونکہ اس ٹائم وہی ویلا ہو سکتا تھا ایان صدا کا شریف محنتی انسان آفس ہی ہو گا۔۔۔

شاہ صاحب نے سعیر کو کال کی جو جانے وہ کہاں بزی تھا جو پانچویں بیل پر رسیو کیا۔۔۔

آہہہ ڈیڈی اللہ خیر ماما نے ضرور بتا دیا ہو گا میرے بارے میں اوو گاڈ آئی شامت سعیر نے تھوک نگلتے فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو السلامُ علیکم پیارے حسین و جمیل،،، خوبصورتی کے اپنی مثال آپ ڈیڈی جان۔

کیا فضول۔ ساتھا مزہ نہیں آیا عجیب انسان ہو ایک تو اتنی دیر بعد فون اٹھایا اوپر سے یہ اتنا فضول سا سلام۔۔۔۔شاہ جی مصنوعی غصے سے بولے،، کیونکہ اپنے پاگل بیٹے کے انداز پر انہیں ہنسی روکنا مشکل ترین امر لگ رہا تھا۔۔۔

اوو مزہ نہیں آیا آپکو ڈیڈی جان اچھا دوبارہ ابھی وہ دوبارہ شروع ہوتا شاہ جی نے اسے رکا۔۔۔

گدھے کہیں کے رکو میری بات سنو جلدی۔۔۔۔

جی جی سنایئے میں ہمہ تن گوش ہوں سعیر گلا کھنکار کے بیٹھا۔۔۔

وہ سعیر تھا تو سامنے سعیر کے ڈیڈی،، میں یہاں تمھارا اسینگنگ کمپیٹیشن نہیں کروا رہا تھا سعیر شاہ میں لندن ائیر پورٹ پر کھڑا ہوں مجھے لے کے جاؤ آ کر۔۔۔

اچھا پھر۔۔۔۔

کیا مطلب پھر سعیر دھیان کہاں ہے تمھارا ابھی وہ کچھ بولتے سعیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

ہیں کیا لندن ائیر پورٹ اپ لندن آئیں ہیں ڈیڈی مگر کیا کرنے میرا مطلب ایسے اچانک۔۔۔

شاہ صاحب کا دل کیا ماتھا پیٹ لیں انہیں لینے آنے کے بجائے گدھا سوال کر رہا ہے۔۔۔

ڈانس کرنے آیاہوں سعیر لینے آؤ مجھے شاہ صاحب دانت پیس کے بولے۔۔۔

ڈیڈی ڈانس کے لیے میرے پاس لندن انے کی کیاضرورت تھی ماما تھی تواور روم بھی وہ اپنی بے باکی پر زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔

شاہ صاحب خفت سے لال ہوئے سعیر رتم۔مجھے لینے آرہے ہو کہ نہیں ان نے دانت پیس کے بولا تو سعیر کو ہوش آیا ۔۔

اووسوری سوری ابھی آیا جلدی بس ویٹ کریں،،،میں فورا آرہاہوں۔۔۔

اوکے اوکے آرام سے آناشاہ جی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

اوکے ڈیڈی آرہاہوں آپ فون رکھیں یہ کہہ کر سعیر نے کال کاٹی،،،اپنی جاکٹ پہنی اور بالوں میں ہاتھ پھیر تا گاڑی کی چابی اور فون اٹھاتا ایک ادا سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

ائیر پورٹ زیادہ دور نا تھا جبھی 30منٹ کی مسافت طہہ کر کے وہ تیز ڈرائیونگ کرتا ائیر پورٹ پہنچا جہاں باہر بینچ پر شاہ صاحب انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ اپنے ڈیڈی کو دیکھ کر گہرا مسکرایا اور مس
مسکراتا انکے پاس اور آکر وہی ان کے قدموں میں بیٹھا۔۔۔

بے شک یہ سارہ اور شاہ صاحب کی پرورش تھی،،وہ بچے جتنے،،زدی ایٹیٹوڈ والے کیوں نا تھے،،،کتنے ہی بولڈ نا تھے مگر بڑوں کی عزت اچھے سے جانتے تھے،،جانتے تھے کس سے کب کیسے بات کرنی ہے اتنا عرصہ پردیس رہنے کے باوجود بھی اپنی تربیت نہیں بھولے،،،

السلامُ علیکم ڈیڈی،،کیسے ہیں آپ وہ مسکرا کر بولا تو دو منٹ پہلے والا مصنوعی غصہ جو اسکی چلتی بے باک زبان کے لیے ضروری تھا وہ بھی ہوا ہو گیا۔۔۔

واعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک تم۔سناو پیارے بیٹے۔۔۔۔؟؟؟

فٹ آپکے سامنے وہ کھڑا ہوتا انکا ہاتھ پکڑ کر شاہ جی کو اپنے ساتھ کھڑا کرتا بولا۔۔۔۔

ہمم،، نظر آرہا ہے مجھے کتنے فٹ ہو بے باک انسان شاہ جی نے اسکی کمر پر دھپ رسید کی۔۔۔

آہہہ دیکھ لیں،،وہ دونوں چلتے گاڑی تک آئے،، سعیر نے انکا بیگ پیچھے سیٹ پر رکھا اور خود دروازہ کھول کر انہیں فرنٹ پر بٹھایا۔۔۔

وہ مسکرا کر بیٹھے،، اپنی قسمت پر رشک سا آیا،، دل میں خدا کا ڈھیروں شکر ادا کیا جس نے انکی لائف اس قدر خوبصورت بنادی تھی،،، اتنے پیارے اور احترام کرنے والے بچے دیے تھے،،، شاید نہیں یقینا یہ انکی ماما یعنی سارہ کی پرورش تھی۔۔

سعیر نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،،،، آپ میری ماما کو کیوں نہیں لائے سعیر نے لاڈ سے اپنی ماں کا پوچھا کیوں پہلے وہ پھر باقی کچھ اور۔۔۔

کیونکہ بیٹے میں یہاں کام سے آیا ہوں،، اور ایک ضروری کام ہے آج رات وہ بھی تو نمٹانا ہے۔۔۔

آج۔رات کے زکر سے اسے زرش یاد آئی وہ تو اسکے گھر جانے والے تھے کیا اب جا پائیں گے اور یہ ڈیڈی کو رات کونسا کام ہے۔۔۔۔

کس سوچ میں پڑھ گئے سعیر شاہ صاحب نے ہونٹ دبایا۔۔۔۔

ہاں نہیں،، نہیں کچھ نہیں ڈیڈی کچھ بھی نہیں سعیر نے لب کاٹا۔۔۔

ہمم،،، شاہ جی نے مسکراہٹ دبانے کے لیے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے گھر پہنچے،،، ایان آج آفس میں تھا انٹرویو کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا بہت محنت کرتے تھے یہ لوگ دن رات پہلے ان کی باپ لوگوں نے کی اور اب یہ یہی وجہ تھی کہ آج وہ مشہور بزنس ٹائیکون میں شمار تھے اور اس مقام پر تھے۔۔

سعیر نے شاہ جی کو کمرہ بتایا ان کا سامان وہاں رکھوایا اور ریسٹ کرنے کو کہا اور جلد ایان کو انفارم کر دیا،، وہ شاید جانتا تھا کہ ڈیڈی آرہے ہیں جبھی آرام سے کام۔ ختم کر کے آفس سے نکلا۔۔۔

پاکستان:

احان پاکستان آچکا تھا،، وہ کل شام ہی پاکستان پہنچ گیا تھا۔،،، تھکن کی وجہ سے آج یونی نا جا پایا،،، جبکہ ایک گارڈ جو مسلسل ابیہا کی نگرانی کے لیے رکھا ہوا تھا وہ اسکو پل پل کی نیوز اسے دیتا کہ وہ سیفلی گھر پہنچ گئ،،، سیفلی یونی پہنچ گئ،، مگر کل اس نے کوئی خبر نا دی،،، وہ سو رہا تھا جب اچانک صبح آنکھ کھلی احان نے گھڑی دیکھی جو کہ 11 بجا رہی تھی۔۔۔

اووشٹ اٹھا نہیں تھکن کی وجہ سے یونی بھی رہ۔ گئ وہ سخت قسم کا جھنجھلایا،، اتنے دنوں بعد محبوب کا دیدار نصیب ہونا تھا آج بھی رہ گیا کسی خیال کے تحت فون اٹھایا اور سمیر کو ملایا۔۔۔

ہیلو یس سر۔۔۔ سمیع باادب بولا۔۔۔

ہاں میم یونیورسٹی نہیں آئیں کیا۔۔۔؟؟؟ احان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

آئیں ہیں سر آئیں ہیں وہ میں نے انہیں خود آتے دیکھا۔۔۔

تو بتانا کس نے تھا کال کس نے کرنی تھی ضہ۔دانت پیسکر۔گویا ہوا

سس،،سوری سر بھول گیا۔۔۔

بھول گیا مائی فوٹ کس کے ساتھ آئی ہے وہ احان نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

سر ڈرائیور کے ساتھ سمیع نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

واٹ کیا مطلب اپنے ڈیڈ کے ساتھ نہیں آئی کیا وہ؟؟؟

نہیں سر آج تو ڈرائیور کے ساتھ آئیں ہیں۔۔۔

او کے شیور اسکا خیال رکھنا یونی کے سامنے کھڑے رہنا جب گھر جانے لگے تو مجھے کال کر دینا ایک حفاظت کرنا اسکی نظر رکھنا سفیلی گھر پہنچی چاہیے،،،خراش تک نا آئے،، سمجھ رہے ہو نا سمیع۔۔۔

جی سر سمیع نے حیرت سے فون کو دیکھا اور اس سنکی آدمی کو اس کو احان پر ہنسی آئی،،وہ جو اس قدر ایٹیٹوڈ والا لڑکا تھا جو لڑکیوں کے نام سے چڑ جاتا تھا کیسے ایک لڑکی کی حفاظت کروا رہا ہے سمیع نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کروائی شاید اسے پیارے ناتھے۔۔۔

ابہیا وائٹ شرٹ کے نیچے ریڈ سکرٹ پہنے گلے میں مفلر لیے یونی میں داخل ہوئی،،ایک تو وہ بلا کی حسین اوپر سے یہ رنگ ڈھنگ اور ڈریسنگ اسکی خوبصورتی کے مزید چار چاند لگا دیتی تھی اور پھر وہ قیامت ڈھاتی تھی اب وہ۔یونی میں کلاس میں بیٹھی تھی کئی دن سے وہ لفنگا یونی میں نہیں دیکھ رہا تھا اسے خوشگوار حیرت ہوئی کہ شاید بھاگ گیا وہ دل ہی دل میں ہنسی مگر آج پھر وہ ایک ظالم ستم گر گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب اب تو ہفتے سے اوپر ہو گیا کیا دوبارہ افعان سے پوچھے دل نے سوچا۔۔۔

نہیں نہیں کیا سوچے گا میرے بارے میں دماغ نے ٹانگ اڑائی،، نہیں خود ہی آجائے گا،،، کب تک نہیں آئے گا دل نے دوبارہ تسلی دی ایک نا ایک دن تو ضرور آئے گا کونسا چھپ سکتا۔۔۔

وہ۔ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ آج میتھز کے لیکچر کے بعد وہ شارٹ ٹائم کے بعد گھر چلی جائے گی زیادہ لیکچر ناتھے مگر شاید آج قسمت کی ستارے گردش میں تھے جو اس نے بھی آج کی جلدی جانے کا پلین بنایا تھا۔۔۔

لندن:

رات کے آٹھ بجے تو ایان اپنے ڈیڈی سے ملتا اپنے کمرے میں تیار ہونے آیا اس سے پہلے سعیر کے کمرے میں گیا ۔ایان نے اسے دیکھا جو رائل بلو شرٹ پہنے اسکے۔نیچے بلو پینٹ پہنے اپنے بال۔بنا رہا۔تھا۔۔۔

ہو گئے تیار ایان نے۔دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

یس الموسٹ کیوں کیا ہوا بھائی۔۔۔۔؟؟؟ سعیر اپنے اوپر۔پرفیوم۔چھڑکتا گویا ہوا۔۔

نہیں کچھ نہیں تیار تو ایسے ہو رہے ہو جیسے برات لے کر جانی ہے ہائے کاش ایسا ہو سکتا سعیر کے دل نے۔صدا دی۔۔۔

ایسا بھی کچھ نہیں کیا اب حد ہو گئ سنیں۔۔۔

سناؤ۔۔۔ایان اسکو مسلسل مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈی نے بھی جانا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

ظاہرہ جس کام۔کے۔لیے جا رہے ہیں ڈیڈی کے بغیر ممکن نہیں ایان نے لب کاٹا۔۔۔۔

کونسا کام۔سعیر الجھا ہم وہاں کونسا کام۔کرنے جا رہے ہیں بھائی۔۔۔

پتہ چل جائے گا میری جان جسٹ ویٹ اینڈ واچ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ آیان اسکا گال تھتھپایا وہاں سے گیا۔۔

پیچھے سعیر نے الجھی نگاہوں سے جاتے دیکھا پھر کندھے آچکا کر خود کی تیاری کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اس طرف زرش نے کھانے کا انتظام۔ کیا تھا پہلی مرتبہ کسی کے لیے وہ بھی دعوتی کھانا تیار کیا تھا پتہ نہیں کیسے بنا ہو گا اچھا ہو گا بھی کہ نہیں وہ نروس ہوئی اور اس معصوم کو کیا پتہ تھا کہ یہاں آج بات تو سسر صاحب کے ٹیسٹ کی ہے وہ تو سمجھ رہی تھی بھائیوں نے ہی ہونا اور ایک وہ شخص جو پہلے اس قدر مرچی والی بریانی کھا چکا ہے اب بھی کھا ہی لے گا،، وہ اللہ کا نام لیتی تیاری مکمل کرتی وہاں سے اپنے کمرے میں آئی۔۔

پانچ منٹ میں شاور لیا،، اور پھر پیرٹ شرٹ اور وائٹ ٹایٹز پہنے گلے میں وائٹ ڈوپٹہ لیے،، وائٹ کیپ شال کندھوں پر پھیلائے،، بالوں کو کھلا چھوڑ کر ہلکے سا کیچر لگایا اس سادھے سراپے میں بھی وہ قیامت خیز حسن کی مالکن بہت خوبصورت لگ رہی تھی،،، وہ تیار ہو کر نیچے آئی اور آکر ڈائنگ ٹیبل سیٹ کرنے لگی،، جلدی سے وہاں برتن لگائے سب تیاری مکمل کر کے وہ اوپر چلی آئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں باہر دروازے کی بیل بجی تو شایان نے آکر دروازہ کھلا عالیان بھی انکے پیچھے آیا،،، ایان والوں کے ساتھ شاہ۔جی کو دیکھ کر ان دونوں کو۔ خوشگوار حیرت ہوئی مگر ایک بھائی ہونے کے ناتے کچھ فکر بھی کھائی کہ انکی پاگل بہن کوئی الٹی حرکت انکل کے سامنے کر دی تو،، شایان نے مسٹر شاہ کا پرتپاک ویلکم کیا انہیں بہت ادب سے بیٹھایا کچھ باتوں کے بعد وہ ڈائنگ کی جانب بڑھے،، عالیان زرش کو بلا کر لایا۔۔۔

نیچے وہ ہینڈسم نوجوان بھی ہو گا یہ سوچ کر دو منٹ کے لیے اس ننھی سی جان کا دل مٹھی میں دھڑکا مگر دھڑکتے دل کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی نیچے آئی،، سامنے سعیر نے اسے آتا دیکھا میک اپ سے پاک چہرہ جھکی پلکیں لیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گئ۔۔۔

زرش نے نظریں اٹھائیں سامنے وہ گہری نظر سے اسے دیکھ رہا تھا،، نظریں نظروں سے ٹکرائی تو زرش بری طرح گڑبڑائی آج انکے ساتھ ایک انکل بھی تھے،،، وہ تمیز کا مظاہرہ کرتی نیچے آئی اور آکر سلام کیا شاہ جی نے اس پیاری سی لڑکی کو دیکھا جو بلکل انکی بیٹی جیسی تھی انہیں اپنے دوست احد کی ایک بات یاد آئی تو دانتوں تلے لب دبا گئے۔۔۔۔

ماشاءاللہ ایک دم منہ سے نکلا آپ آمنہ کی بیٹی ہیں پوچھا ایسا گیا جیسے پتہ نہیں کتنی حیرانی والی بات تھی انکے لیے

جی بلکل انکل یہ میری بہن یعنی زرش احد قریشی ہیں شایان نے مسکرا کر اسکا تعارف کروایا،، زرش کی سمجھ سے سب باہر تھا دماغ جیسے ماوف ہو چکا تھا مگر سامنے بیٹھے سعیر کو سب سمجھ آ گیا تھا اور وہ بے شرموں کی طرح ڈھیٹ بنا اب مسکرا رہا تھا۔۔۔

احد قریشی کی بیٹی ہاں اب ٹھیک ہے نا ٹی شاہ جی نے مزاق میں کہا تو بچے بھی ہنس دیے وہ جانتے تھے کہ یہ چاروں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے ہیں اور ایک مضبوط بونڈ ہے انکا۔۔۔

زرش وہاں سے نکلتی کچن میں آئی سب سمجھ سے باہر تھا اس نے آکر گہرے سانس لیے ایک سانس میں پانی اپنے اندر انڈیلا،، سعیر کی نگاہوں نے ایک ایک نظارہ دیکھا اور وہ گہرا مسکرایا،، زرش ریلیکس ہوتی کھانا لگانے لگی کچھ ہی دیر میں سب نے کھانا کھایا۔۔۔

جب سعیر کی زبان پھسلی ہمم،،، یہ۔ کھانا کس نے بنایا بھائی کیا باہر سے آڈر کیا اپنے۔۔۔

اس بات پر زرش کو آگ لگی مگر شاہ انکل کا خیال کرتی وہ چپ رہی ورنہ ابھی مزہ چکھا دیتی۔۔۔

نہیں یہ سب زرش نے بنایا ہے سعیر شایان نے مسکرا کر کہا تو سعیر کو کھانسی لگ گئ۔۔۔

ارے کیا ہوا ایان نے اسے پانی دیا بھائی ریلیکس ہو جاو کیا ہو گیا ایان نے پیٹھ رب کی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں سعیر کو یقین نا آیا انکی محبت میں یہ ہنر بھی ماشاءاللہ وہ کھاتے ہوئے مسکرا دیا جبکہ اسکی حرکتیں کسی کو۔شدید طیش دلا رہی تھیں۔۔۔

شایان جیسا کے ہم جانتے ہیں کہ سعیر ہمارے چھوٹے بھائی آپکی بہن زرش کو پسند کرتے ہیں آج سے نہیں پہلے دن سے ایان کی بات پر سعیر کو کھاتے ہوئے اچھو لگ گیا،،، جس سے سب کے چہرے پر معنی خیزی مسکراہٹ آئی،، اسی لیے ڈیڈی بھی ہمارے ساتھ آج موجود ہیں ایکچولی ماما تو مان گئیں ڈیڈی آپکو اعتراض ہے۔۔۔۔

اب میرے بیٹے نے پسند کرلی ہے میں کیا بول سکتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں جیسے آپ لوگ کی خوشی پتہ نہیں مانو کیسے شاہ جی اتنے بڑے دل کا مظاہرہ کیا اور آمنہ بیگم کی بیٹی کو بہو بنانے کا کہہ لیا انکے مطابق آمنہ اک بلا تھیں جو احد کے گلے پڑھ چکی تھیں کئی بار وہ انکے منہ پر بھی یہ بات کہہ چکے تھے جس سے پھر آگے سے انکی اچھی گلو خلاصی ہوتی تھی۔۔۔۔

اوکے تو شایان ہم لوگ اس جمعے کو سعیر اور زرش کا نکاح رکھ دیا جائے۔۔۔

اتنی جلدی شایان اور عالیان نے ایک دوسرے کو دیکھا سامنے بیٹھی زرش کا تو مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔

ادھر آئیں زرش بیٹا آپ شاہ جی نے بڑے ہونے کے ناتے اپنی ہونے والی بہو کو اپنے پاس بلایا وہ لرزتے قدموں کے ساتھ آکر شاہ جی کے پہلو میں بیٹھی۔۔۔

کچھ سوالات کے بعد ان سب نے زرش سے پوچھا کہ آپکو ہمارے فیصلے سے کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔

زرش کی طرف سے جواب نا پا کر سعیر کو کچھ ہوا پھر وہی بولا شایان بھائی جلدی نہیں ہے اگر زرش ٹائم چاہتی ہیں تو لے لیں۔۔۔

بولو زرش کچھ تو بولو شایان نے اسے بولنے پر اکسایا۔۔۔۔

بھائی یہ بہت جلدی ہے وہ تو رو دینے کو تھی۔۔۔۔

بیٹا ہم کونسا آپکو رخصت کر رہے ہیں اور جب بھی ہو گا نکاح ہی ہو گا رخصتی تب ہی ہو گی جب آپ چاہیں گی شاہ صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

شایان نے بروا چکایا تو وہ سر جھکا گئ ایک مشرقی لڑکی کی طرح جیسے آپکی مرضی۔۔۔

اس کا جواب سن کر سامنے بیٹھے شخص کی روح میں سکون و سرور اترا،،روح میں سرشاری پھیل گئ آخر آخر کار جو چاہا جو مانگا رب نے دے دیا پر ابھی تو بہت امتحاں باقی ہیں سعیر شاہ۔۔۔۔

شاہ جی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا بہت پیاری بچی ہیں ماشاءاللہ آپ اللہ اپکے۔نصیب بہترین کرے۔۔

زرش وہاں۔سے سر جھکائے شرما کر نکل گئ،،، پیچھے سعیر گہرا مسکرایا اور بڑبڑایا مائی لو،، پھر ایک دم بولو نو نو و مائی وائفی ٹوبی بول کر دانتوں تلے لب دبایا اور دل میں اسے ڈھیروں خوشیاں دینے کے وعدے کیے شاہ صاحب نے بھی اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے اور انکو اسی طرح ہنستا مسکراتا رہنے کی دھیڑوں دعائیں دیں۔۔۔۔

لاہور:

ابیہا اپنے لیکچر سے فری ہوئی کچھ دیر کینٹین میں بیٹھی،، بوریت سوائے نیزے پر تھی کچھ کرنے کو نا تھا

جبھی ماما کو ایک میسج کیا کہ وہ گھر آ رہی ہے آج وہ فری ہے سارہ نے بھی اسے کہہ دیا کہ دھیان سے آنا،، ابیہا نے اپنی کیب بک کروائی 12 بجے کا وقت تھا وہ یونی کی بیک سائیڈ والے دروازے سے باہر نکلی جہاں سے کبھی بھی وہ آئی گئ نہیں تھی،، جب اچانک سمیع جو وہاں سیگرٹ کے لیے ماچس لینے آیا تھا پیچھلی دکان سے اس کی نظر ابیہا پر پڑی وہ سمجھ گیا کہ یہ میڈم ہے اسے حیرانی ہوئی میڈم تو اس سایڈ سے کبھی آتی نہیں وہ چھپ کر ایک درخت کے پیچھے کھڑا ہو گیا ابیہا کیب والے سے بات کر رہی تھی،،، سمیع سمجھ گیا وہ گھر جا رہی ہیں اس نے اپنے سر کو میسج کر دیا کہ میڈم گھر جا رہی ہیں

احان جلدی سے تیار ہوا اور چابی لے کر باہر نکلا،،، وہاں ابیہا ابھی بات کا رہی تھی جب اچانک ایک گاڑی آئی اور اسے اندر کھینچا ابیہا بہت چلائی مگر وہ کے جا چکے تھے،، سمیع کے پاؤں نیچے سے زمین نکلی اس نے فورا نمبر پلیٹ نوٹ کیا،،، اور نکلا احان کو فون کیا جو اسی وقت رسیو ہو گیا۔۔ احان نے گاڑی میں بیٹھ کر بلوتوتھ فون سے کنیکٹ کیا اور کان میں لگایا

ہیلو یس احان قریشی سپیکنگ۔۔۔!!! احان نے سٹرینگ تھامتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

سر ررر،،، سمیع کی آگے سے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو اس کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے سمیع از اٹ آل رائٹ احان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

نو نو سر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کیاہوا بکوووووووو کیامسلہ وہ ٹھیک تو ہے احان اپنی محبت کا نام اپنے گارڈ تک کے سامنے نالیتا۔۔۔

نووے سر انہیں کوئی اٹھا کر لے گیا۔۔۔۔

"What the hell are you saying Sami"

احان پھنکارا جسم۔سے جیسے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔

سر میں انکا پیچھا کر رہا ہوں آپ بھی آجائیں۔۔۔۔

سنو تمام گارڈز الرٹ کرو ایک ایک گارڈ اسے کچھ ہونا نہیں چاہیے سیکیورٹی پولیس تمام پولیس سٹیشن کو انفارم کو کہہ دو بے شک قریشی ہاؤس کی عزت خطرے میں ہے ہر یپ میں پیشنس نہیں رکھ سکتا جلدی۔۔۔۔

جی سر،،، سمیع انکا پیچھا کرتا ہوا تمام سیکیورٹی اور پولیس کو انفارم کر چکا تھا،،، تمام پولیس سٹیشن سے سمعیر نے تمام پولیس کو آگاہ کیا،،وہ فورا سمیع کے گاڑی کے پیچھے قریشی ہاؤس کے تمام گارڈز اچکے تھے وہ بہت ہوشیاری سے اس گاڑی کا پیچھا کر رہے تھے،،،ایک بہت ویران جگہ پر گاڑی رکی تو پوری سیکیورٹی آگے پیچھے پھیل چکی تھی اگر اب وہ کہیں لے کر نکلتے بھی تو بھی نہیں لے جاسکتے تھے۔۔۔

وہ لوگ ایہا کو اٹھا کر دوسری گاڑی میں شفٹ کر رہے تھے احان فورا سمیع کی میل کی گئی لوکیشن پر پہنچا۔۔۔

کہاں ہے وہ احان نے مدہم مگر تڑپ کر پوچھا۔۔۔

سر وہ رہیں سمیع نے سامنے اشارہ کیا۔۔۔

یو باسٹرڈ منہ کیا دیکھ رہے ہو وہ آگے بڑھا سمیع نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر نادار۔۔۔

اے ے ے ے ے ے رک جاؤ ورنہ شوٹ کر دوں گا احان نے اپنی پرسنل گن نکال کر اسکے سر پر تانی۔۔۔

سامنے علی کی اوسان خطا ہو گئے اس کے مطابق وہ لندن تھا یہ کیا ہو گیا کہاں سے آ گیا وہ۔

اپنی گن نیچے کرو ورنہ میں اس چھکڑی کو شوٹ کر دوں گا۔۔۔

رئیلی او کے شوٹ ہر کمون،، احان نے سکون سے کہا۔۔۔

شوٹ ہر وہ دھاڑا،،، علی نے گن لوڈا بھی وہ ٹریگر پر ہاتھ رکھتا جب ایک سنسناتی ہوئی چیرتی گولی اسکے بیک بون میں دھنس گئی ساری پولیس نکل کر باہر آئی،،، علی وہی نیچے گر پڑا،، احان کو اسکے بندوں نے گھیرا جبھی تمام سیکیورٹی باہر آئی۔۔۔

گارڈز ہٹاؤان کتوں کو وہ۔ دھاڑا۔۔۔پولیس نے انہیں حراثت میں لیاوہ۔ فورا اپنی ابیہا کی جانب لپکا۔۔۔۔

ابیہاااااااوہ۔ چلایا،،،وہ۔ جو گاڑی میں بیہوش پڑی تھی اسے بیہوش اور ڈوپٹے کے بغیر دیکھ کر جان سی نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

اے ابیہا اوپن یور آئیز،،،، آنکھیں کھولیں احان نے اسکا چہرہ تھتھپایا۔۔۔۔

پولیس والا چلتا اسکے قریب آیا سر آپ مرڈر کر چکے ہیں۔۔۔

تو ابھی تمھیں دیکھ نہیں رہا میری زندگی بیہوش پڑی ہے وہ۔ پولیس پر دھاڑا تمھیں مرڈر کی پڑی ہے،،،اس کو بچانے کے لیے مجھے تمھارا مرڈر بھی کرنا پڑے گا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا وہ غراتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

سر،، سر روک جائیں پلیز زززاس طرح آپ دیکھیں آپ شوٹ کر چکے۔۔۔۔

تو تمھیں چیک مل جائے گا بلینک کل تک اور یہ مت سمجھنا کہ میں جھوٹ بول کر تمھیں پیچھے کر رہا ہوں خود دینے آؤں گا تمھارے اس 2 ٹکے کے تھانے میں چیک جتنی رقم چاہیے ہو گی لے لینا اب آواز مت دینا ورنہ احان نے بات اُدھوری چھوڑی تو پولیس والا چپ ہو گیا اس سنکی آدمی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا کھڑے کھڑے دنیا سے غائب کر دے البتہ وہ یہ جان گیا کہ اسکے۔ لیے وہ سامنے والی پری پیکر بہت قیمتی ہے ہاں بے شک بہت نہیں آسکی زندگی سے بھی زیادہ قیمتی اسکو حاصل کرنے کے لیے اسکو کسی کی جان بھی لینی پڑ جاتی تو کے لیتا وہ پیچھے نا ہٹتا۔۔۔

احان فورا آگے بڑا اور اس پر ابہیا،،، ابہیا اوپن یور آئیز،، احان نے اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

گیٹ اپ مائی لوووو اوپن یور ائیززززلک ایٹ می،،، احان نے جھک کر اسکا چہرہ تھتھپایا مگر بے سود۔۔۔۔

احان کی رگیں تن گئیں،، ڈیمٹ اس نے گاڑی کی چھت پر ہاتھ مارا،، اسے بہت احتیاط سے کسی قیمتی متاع کی طرح گود میں بھرا مسلسل اسے آوازیں دیتا جگانے کی کوشش کر۔رہا تھا مگر وہ اسکی جان پر بنائے رکھ رہی تھی۔۔۔

اتنے دن کی آنکھوں کی پیاس جو اس قدر بے چین تھی اس معصوم چہرے کا دیدار کرنے کو ترس رہی تھیں آج ہوا بھی تو کیسے اسے شدید غصہ آیا۔کچھ دیر کی مسافت طہہ کرنے کے بعد وہ پوسپٹل پہنچے۔۔۔

ڈاکٹر وہ اسے اٹھائے اندر لایا،،، اور دھاڑا ڈاکٹررررر۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر دھاڑ سن کر بوتل میں سے جن کی طرح باہر نکلی،، جی جی سر از اٹ آل رائٹ کون نہیں جانتا تھا انہیں یہاں،، سب الموسٹ سب۔۔۔

اندھی ہو کیا نظر نہیں آرہا چیک ہر را سے کچھ ہونا نہیں چاہیے پلیز زڈاکٹر۔پلیز زکیونکہ اگر یہ ٹھیک نا ہوئی تو میں تمھارے ہسپتال کو آگ لگادوں گا۔۔

ڈاکٹر نے اس پاگل سر پھرے آدمی کو دیکھا جو اس وقت کسی وڈیرے سے کم نہیں لگ رہا تھا کالے کرتے پجامے پر کندھوں پر لی گئ لال سندھی شال،،،بندہ اس آدمی سے پوچھے آگ لگائے گا تو کیا اسکے دادا جی چھوڑ دیں گے اسے ڈاکٹر محض سوچ سکی اور فورا ایہا کو اندر لے گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ باہر آئی،،وہ ڈاکٹر کی جانب تڑپ کر لپکا کیسی ہے وہ آواز میں جیسے پتہ نہیں کتنی تڑپ تھی۔۔۔

سر شی از آل رائٹ،،،انہیں کوئی بیہوشی والی چیز دے گی تھی نے بھی انجیکشن اور کوئی ڈوز اسلیے ان پر عنود گی طاری ہو گئ اور کچھ نہیں کچھ ہی دیر میں ہوش آجائے گا آپ گھر لیجایئے گا اپنی مسز کو۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ نظر انداز کر کے وہ فورا اندر کی جانب لپکا اپنی زندگی کے پاس وہ آکر ایہا کے پاس بیٹھا اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا آنکھیں ضبط اور غصے سے لال ہو رہی تھیں دل کر رہا تھا سب تہس نہس کر دے وہ آخر ان لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اس کی۔ایہا کو ہاتھ لگانے کی اس نے دیوار پر ہاتھ مارا۔۔۔

ہیے اوپن یور آئیز پیار سے ایہا کو مخاطب کیا تو ایہا نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو سامنے وہ ظالم،،، ہاں وہی ظالم۔جس نے ایک ہفتہ ایک دن سے سولی پر لٹکا رکھا تھا وہ اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں حیرانی اور بے یقینی لیے اسے دیکھے گئ۔۔۔

ا،، آپ بے ساختہ منہ سے نکلا۔۔

ہاں میں آریو آل رائٹ وہ اس پر جھکا اسے آرام سے مخاطب کر رہا تھا۔۔۔

میں یہاں ابھی اتنا ہی بولا کہ پیچھلا سارا سین زہن کے پردے پر لہرایا اور خوف سے چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑا۔۔۔

وہ۔لوگ وہ لوگ مجھے لے جا رہے تھے وہ خوفزدہ ہوتی اپنی خوبصورت آنکھوں میں قیمتی موتی لیے روئی۔۔۔

ہیے،،ڈونٹ یوڈئیر ٹو کرائے،،ڈونٹ یوڈئیر آواز میں صاف وارننگ تھی،،بی بریو کچھ بھی نہیں ہوا کچھ بھی کوئی نہیں لے کر جا رہا آپکو،،،،سیو ہیں آپ بلکل دیکھیے،،،اور ایک بات تو بتائیں یہ اس طرح اکیلی کہاں جا رہی تھیں آپ وہ اسکو گھورتا بولا۔۔۔

میں وہ گھر جا رہی تھی میرے ڈیڈی گھر نہیں تھے وہ ساری بات اسکو بتاتی چلی گئ،،، آنکھوں سے قیمتی موتی ٹوٹ کر رخساروں پر گرے۔۔۔۔

احان نے وہ۔قیمتی موتی اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیے،،،بس سٹاپ کرائینگے ڈونٹ کرائی مجھے پتہ چل گیا تھا میں وہی آس پاس تھا صاف جھوٹ بول کر اس ظالم شخص نے دوبارہ اس معصوم کے دل میں آگ سی لگا دی وہ۔ سمجھی تھی وہ اسکے خیال میں آیا اسکا دھیان رکھ رہا تھا کافی دفعہ گارڈز کو خود کے پیچھے بھی دیکھا مگر اس ظالم۔نے دوبارہ اس کی امیدوں پر۔پانی پھیر دیا،،،سو وہ محض سر ہی ہلا سکی۔۔۔

چلیں گھر پیار سے پوچھا گیا۔۔۔

شیور وہ بھی آرام سے مدہم آواز میں بولی۔۔۔

اٹھیے آرام سے احترام سے بازو اور کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھایا اسکے قیامت خیز حسن سے اور گداز وجود سے نظریں چراتے ہوئے اسے اٹھنے میں مدد کی،، احان کی مردانہ کلون کی خوشبو ایہا کی حواسوں پر سوار ہو رہی تھی وہ پر حدت لمس بازو اور کمر پر محسوس کر کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔
اسے آرام سے پکڑ کر وہ گاڑی تک لایا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،،، ایک نظر اس پری پیکر کو دیکھا اور سریس ہو کر ڈرائیونگ کی جانب متوجہ ہوا،، وہ جو ڈوپٹے یا مفلر کے بغیر نا ہوتی تھی اس کا ڈوپٹہ اس کے پاس نا تھا،، احان نے اپنے کندھوں سے شال اتار کر اسکے کندھوں پر پھیلائی۔۔۔

کوور کریں خود کو۔۔۔

ایہانے وہ۔ چادر کندھوں پر لی چادر سے آتی،، خوبصورت میٹھی مردانہ کلون کی خوشبو ایہا کو اپنے حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی،، یہ وہی خوشبو تھی جو اکثر اس ظالم سے آتی تھی اور ابہیا کو بے حد پسند تھی۔۔۔

آپ کونسا پرفیوم لگاتے ہیں احان اتنے معصومانہ انداز اور پیار سے پوچھا گیا کہ وہ جس کے دل میں غصے کا طوفان اٹھ رہا تھا اور چہرے پر کڑے تیور تھے،، فورا مسکراہٹ لبوں پر پھیل گئی۔۔۔

میرا اپنا ہے ڈیئر،، پیار سے اسکی طرف دیکھتے جواب دیا۔۔۔

تو میں نے کب کہا میرا ہے یا محلے سے کسی کا لے کر لگایا ہے آپکا ہی ہے مگر کونسا ہے۔۔۔

اتنی بیستی وہ بھی احان احد قریشی کی یقیناسامنے دوست بھی ہوتا تو اسکا منہ توڑ دیتا مگر سامنے تھی اسکی محبت جس اب دن بادن اسکا عشق بنتی جارہی تھی،، وہ گہرا مسکرایا قاتل ڈمپل نے اپنی نمائش کروائی۔۔۔

نو ایکچولی یہ میں نے خود بنوایا ہے مغرور شہزادے نے مغرور سا جواب دیتے ہوئے کہا تو اسکی آنکھیں پھیل گئیں میںز کہ سچ۔۔۔

مجھے بھی چاہیے احان میں نے بھی لینا یہ اس نے جانے کس احساس سے زد سے کی تو سامنے والی کی روح کے ایک عجیب سا احساس محسوس ہوا۔۔۔

شیور وائی ناٹ مائی۔۔۔۔۔وہ بولتا ہوا رکا وائی ناٹ ڈیئر ضرور کیوں نہیں مل جائے گا اپکو۔۔۔

ہیں،،، سچی میں وہ پگلی ایکسائیٹڈ ہوئی کیا وہ۔ بھول گئ تھی اس طرح کے حادثات تو لڑکیوں کو ڈرا کر رکھ دیتے ہیں پر وہ اتنی جلدی کیوں بھول گئ۔ہاں وہ۔ بھول گئ تھی بلکل اس کے ساتھ اس وقت جو ساتھ تھا اس نے اسے تھوڑا سا خود میں الجھا کر اسے سب بھلا دیا کیا یہ ساتھ ہمشہ کی طرح نہیں رہ سکتا سوچا گیا۔۔۔

بے شک یہ ساتھ ہمشہ کے لیے ہی ہے دیر ہے پر اندھیر نہیں ہے یہ ساتھ ان دونوں کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے،،، یہ ساتھ ہمشہ قائم رہے گا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ۔گھر پہنچے،،احان نے آکر اسکی سائیڈ والا دروازہ کھولا اور باہر آنے کو کہا وہ اتر کر باہر آئی وہ۔اسے لیے اندر آیا بغیر کسی ڈر ججھک کے۔۔۔

سامنے سارہ۔کچن میں کام۔کر رہی تھی آج اس مغرور سے بھانجے کو گھر دیکھ کر شدید حیرت کا جھٹکا کہا لگا وہی ایہا کے ساتھ دیکھ کر ٹھٹک گئیں۔۔۔

ایہا،،احان آپ لوگ آؤ بیٹا کھڑے کیوں ہو وہ مسکراتی اس کے پاس آئی۔اسے گلے سے لگایا۔۔۔

السلام علیکم خالہ کیسی ہیں اپ۔۔؟؟ سر جھکائے پوچھا گیا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک آپ کیسے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟

الحمد اللہ خالہ آپ لوگ کی زمیداری ہیں نا یہ کڑے تیور لیے بہت سنجیدگی اور سختی سے بولا سارہ کو بھی اسے دیکھ کر جھرجھری سی آئی۔۔۔

کک،، کیا ہوا بیٹا کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔

خالہ کچھ،،،، اگر میں نا پہنچتا یا مجھے نا پتہ لگتا تو بہت کچھ ہو جاتا وہ کڑے تیور اور سختی سے سارہ کو ساری بات بتاتا چلا گیا سارہ کا منہ کھولا رہ گیا۔۔۔

کیا ایہا میری جان سارہ نے تڑپ کر اپنی بیٹی کو گلے لگایا میری بچی تم نے مجھے کہا تم میں عقل نہیں تھی کہہ دیتی ماما ڈرائیور بھیج دیں اور کیب آنے سے پہلے کیوں نکلی سارہ نے بھیگی آواز سے بولا۔۔۔

ماما مجھے کیا پتہ تھا اور پلیز زروئیں نہیں آئم آل رائٹ۔۔۔

میرا پیارا بچہ سارہ نے اس کا منہ چوما۔۔۔

تھینکیو بیٹا احان تھینکیو اگر آپ نا ہوتے تو میں کیا کرتی آج تو شاہ جی بھی گھر نہیں ہے،،، سارہ نے تشکر بھری نظروں سے اپنے مغرور بھانجے کو دیکھے۔۔۔

Its my pleasure khala

,خیال رکھیے گا خالہ میں چلتا ہوں ماما انتظار کر رہی ہو نگی انہیں بتائے بغیر نکلا تھا میں۔۔۔

شیور بیٹا دھیان سے جانا۔۔۔

اللہ حافظ وہ ایک گہری نظر اس پری پیکر پر ڈالتا جو ماں کے حصار میں چھپی کھڑی تھی ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

سارہ نے ایہا کو دوبارہ چوما میرا بچہ میری جان تم ٹھیک ہونا۔۔۔

ہاں شکر ہے احان آ گئے ماما ورنہ۔۔۔

شششش،، کچھ نہیں ہوتا آئیندہ احتیاط کریں گے جاؤ میرا بچہ فریش ہو جاو میں کھانا لاتی ہوں۔۔

جی ماما وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

سعیر اور زرش کے نکاح کو ایک دن رہ۔ چکا تھا سعیر بے تہاشا خوش تھا،، اتنی آسانی اور جلد محبت جھولی میں ڈال دی جائے گی سوچا نا تو وہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا کرتا نا تھک رہا تھا،، مسکراہٹ لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی،،، زرش کا بھی کچھ زیادہ فرق نہیں تھا اس شاید اپنی محبت کے بارے معلوم نہیں تھا وہ شاید اسے اٹریکیشن سمجھ رہی تھی پر اس قدر رب مہربان ہو گا ان پر یہ نہیں سوچا تھا۔۔۔

آخر اپنی بیٹی کے نکاح کا سن کر قریشی صاحب فورا لندن بر آمد ہو گئے فورا بھاگے آئے،،،زرش انہیں دیکھ کر خوب خوش ہوئی قریشی صاحب نے اپنی بیٹی کی خوشی دیکھ کر نظر اتاری،،وہ دونوں مائیں جو اس وقت پاکستان تھی اپنے لاڈلے بچوں کی اتنی بڑی خوشی میں ان کے ساتھ نہیں تھی،،،دل بہت اداس تھا مگر رخصتی پاکستان آکر ہو گی اور دھوم دھام سے ہو گی اس بات کے بعد ساری اداسی ہوا ہو گئ۔۔۔

آج جمعرات تھی جب شایان نے زرش سے کہا کہ وہ سعیر کے ساتھ جا کر اپنے نکاح کی شاپنگ کر آئے،، جبھی وہ فورا تیار ہوئی،،، پرپل شرٹ کے نیچے بلیک جینز پہنے اوپر بلیک ڈوپٹے کا حجاب لیے وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔۔

وہ فورا نیچے آئی سامنے قریشی صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

ڈیڈ،،وہ چلتی اپنے ڈیڈ کے پاس آئی ڈیڈ سعیر آگئے ہیں۔میں جا رہی ہوں کچھ دیر میں آجاؤں گی وہ پیار سے بولی۔۔۔

شیور میرا بیٹا دھیان سے جانا اوکے خیال رکھنا احد نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

شیور ڈیڈ وہ اپنے ڈیڈ کا گال چومتی گی باہر آئی جہاں وہ ہینڈسم اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔
وہ چلتی اسکے قریب آئی آکر گاڑی میں بیٹھی بڑھتے قدموں کے ساتھ چلتی آتی وہ اسکے دل میں اتری۔۔۔

چلیں اسکے نسوانی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

چلیے مسز ٹوبی سعیر نے مسکرا کر اسے مخاطب کیا۔۔
سعیر نے ڈرائیو سٹارٹ کی اور کے کر لندن کے سب سے بڑے مال میں ایا،، کچھ ہی دیر میں وہ ایک برائیڈل شاپ کے اندر آئے جہاں مختلف ڈریسز تھے مگر۔زرش کا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

کیا ہو گیا زرش کیوں نہیں سمجھ آرہا آپکو کچھ وہ مسکرا کر اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

کیا کر وہ روہانسی ہوئی کچھ بھی مزے کا نہیں ہے وہ تنگ آکر بیٹھ گی
اوکے لیٹ می ہیلپ یو سعیر نے ایک ڈریس نکالا وائٹ کلر کا فراک ریڈ جامہ وار کی کیپری اور ریڈ ڈوپٹہ وہ ایک انتہائی خوبصورت ڈریس تھا سعیر نے اسکے سامنے کیا۔۔۔

یہ کیسا ہے زرش نے وہ دیکھا تو آنکھیں کھولیں رہ گئیں

Wow. Saeer so beautiful...!!!

بہت پیارا ہے یہ،،، آئی لو واٹ۔۔۔

تھینک گاڈ آپکو کچھ تو پسند آیا مس۔۔۔

چلیں اب سینڈل۔۔۔

شیور سعیر نے اسے ہیل والے جوتے لے کر دیے خوبصورت نفیس ساڈیمانڈ لاکٹ لے کر دیا اور پوری شاپنگ کے بعد وہ مال سے باہر آئے۔۔۔

افف زرش تھکا دیا مجھے سعیر نے لمبی سانس کھینچی۔۔۔

کہاں تھکایا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ منہ بنا کر بولی سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

اوکے آئس کریم کھاؤ گئ۔۔۔

نو ایک لفظی جواب دیا گیا۔۔۔

کھالو میں بار بار نہیں پوچھتا سعیر نے مسکرا کر اسے پوچھا۔۔

نہیں کھانی مجھے پیار سے جواب دیا گیا۔۔۔۔

اوکے چلو پھر سعیر نے اسے گھر چھوڑا جھک کر اسکے ماتھے پر پر حدت لمس چھوڑا تو وہ گھبرا گئ۔۔۔

ٹیک کیئر آف یور سیلف اور ہاں کل ٹائم پر ریڈی رہنا زیادہ نخرے نہیں ورنہ اٹھا کے لے جاؤں گا میں بے حد شرارت تھی اور آنکھوں میں وہ بوکھلاہٹ سعیر گہرا مسکرایا وہ بھاگ کر اندر چلی گئ۔۔۔

افف ظالم۔ کہیں کی سعیر نے اوپر کھڑکی کی جانب دیکھا مگر خالی کھڑکی نے منہ چڑھایا تو وہ منہ بناتا گھر کو نکل گیا۔۔۔

اگلا دن سب کی زندگی میں خوشیوں بھرا بر آمد ہوا تھا سورج نے دیدار کرایا تو سب کاموں میں مصروف ہو گئے،، پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے ایسے میں شاہ پیلس اور قریشی ولا میں رونق اپنے عروج پر تھی،،، آج آفیس بند تھا،،، فنکشن کے ڈھیر سارے کام تھے،،، دن میں سارے کام۔لپٹائے،،شام ڈھلی تو وہ وقت قریب آیا جب آج زرش نے تمام حقوق اپنے سعیر کے نام لکھ دینے تھے،،، بیوٹیشن زرش کو تیار کرنے اچکی تھی،،،، وہاں سعیر اپنی وائٹ کرتا پجاما پہنے خوبرو وجیہہ شخص لگ رہا تھا،، آج تو چہرے پر الگ قسم کی رونق تھی کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا،،، کرتا پجامہ پہنے اوپر سندھی شال کو ایک بازو پر پھیلائے،،، پشاوری چپل پہنے وہ آج نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا،،وہاں بیوٹیشن زرش کے لک کو آخری ٹچ دے رہی تھی وہ سادگی میں قیامت ڈھاتی تھی اب تو وہ بجلیاں گرا رہی تھی،،، اس نے بیوٹیشن کو ہیوی میک اپ کرنے سے منع کیا تھا،،، کم۔میک آپ اور ریڈ بلڈ لپسٹک میں وہ قیامت

خیز حسن کی ملکہ کوئی ایسر الگ رہی تھی،،،بیوٹیشن نے اسکا ڈوپٹہ سب سیٹ کیا وہ مکمل ریڈی تھی،،، تیار ہونے کے بعد اس نے کچھ سیلفیز لیں اور سائیڈ جھکے اور مرکز کی ڈی پی ایف بی پر اپلوڈ کر دی۔۔۔

سعیر اپنے فون پر ایف بی سکرول کر رہا تھا جب اسکی پک دیکھی اسکے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئ اور کمینٹ کر دیا

"دل والے دلہنیا لے جائیں گے"

زرش کمینٹ پر کر سٹپٹائی مگر مسکراتی فون بند کر کے بیٹھ گئ کچھ ہی دیر بعد احد صاحب کمرے میں آئے جہاں آج انکی چھوٹی سی گڑیا دلہن بنی بیٹھی تھی،،، کیا ہے دنیا کی دستور بھی نا،،، بیٹیاں پیدا کرو انہیں پالو پوسو ناز نکھرے اٹھاؤ،، بڑا کرو اور پھر جب جوان ہو جائیں تو رخصت کر دو،، قریشی صاحب کی آنکھیں بھیگ آئیں زرش نے اپنے ڈیڈ کو دیکھا تو بھاگ کر ان سے لیپٹ گئ۔۔۔

ڈیڈڈڈ آواز میں نمی سے تھی۔۔۔

میرا پیارا بیٹا کتنا پیار الگ رہا ہے،، بلکل کسی کانچ کی گڑیا کی طرح احد نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

آئی لو یو ڈیڈ۔۔۔

آئی لو یو مور میری جان میری پرنسز،،، میرے جگر کا ٹکڑا،، اللہ آپکو ہمشہ خوش رکھے،، کوئی تکلیف غم۔ تمھادے قریب بھی مت آئے انہوں نے بھیگی پلکوں سے اپنی بچی کو دعا دی تو زرش ان سے لپٹ کر رو دی۔۔۔۔

اے ڈونٹ کرائی خوش رہو آج تو اتنا حسین اور پیارا دن ہے میری بیٹی کی زندگی کا۔۔۔

بلکل ڈیڈ ہائے بیچارہ سعیر پتہ نہیں کیسے جھیلے گا اس بلا کو۔۔۔

ہو دید دیکھا اپنے اس کارٹون کو کیا بول رہا ہے مجھے۔۔۔۔

ڈونٹ یو ڈئیر عالیان میری بہن کو چھیرنے کی ہمت بھی مت کرنا شایان نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

بھائی وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگی۔۔۔۔

میری پیاری سی بہن ہمشہ خوش رہو شایان نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

چلیں اب لیٹ ہو رہے ہیں عالیان نے انہیں ہوش دلایا۔۔۔

ہاں ہاں چلو مجھے شاہ صاحب کی کالز آ رہی ہیں کب سے نکلو وہ تینوں زرش کو لے کر باہر نکلے۔۔۔

وہاں سعیر تیار ہو کر بیٹھا تھا جب شاہ صاحب اندر آئے آ کر گلہ کھنکار،، ہو گئے تیار بر خود ار۔۔۔

جی ڈیڈی ہو گیا کیسا لگ رہا ہوں وہ۔ اٹھ کر انکے سامنے آیا۔۔۔

سچ بتاؤں یا جھوٹ۔۔۔؟؟؟ شاہ صاحب نے لب دبایا۔۔۔

ظاہرہ سچ ڈیڈی جی۔۔۔۔

بہت برے لگ رہے ہو شاہ۔ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا البتہ انہیں اپنا لاڈلہ آج معمول سے زیادہ ہینڈسم اور پیارا لگ رہا تھا بلکل کسی ریاست کے شہزادے کی طرح۔۔۔

ہو وڈیڈی یہ کیا بات ہوئی جائیں میں نہیں بات کرتا آپ سے۔۔۔

ہاہاہاہاہا بدھو بڑے ہو جاو شادی ہو رہی ہے اب شاہ صاحب نے اسے دگپ رسید کی۔۔۔

حد ہے نکاح ہو رہا کونسا رخصتی کر کے وہ میرے پاس آ رہی ہے،، وہ مدہم۔ سا بولا تو شاہ صاحب نے برا چکائے کیا بولا ۔۔۔؟؟؟

نہیں کچھ نہیں چلیں بھائی کہاں ہیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔

بڑے اوتاولے ہورہے ہو سعیر شاہ شاہ صاحب نے دانتوں تلے لب دبا کے بولے۔۔۔

کیا نہیں ڈیڈی کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ لوگ پہنچ چکے ہونگے ناہم۔لیٹ ناہو جائیں۔۔۔

ہاہاہاہاہالڑکا بڑا ہو گیاڈیڈی ایان نے اسے گلے سے لگایا۔۔۔

ماشاءاللہ خوش رہو پیارے بیٹے اللہ تمھیں ہمشہ خوش رکھے آمین شاہ صاحب نے بیٹے کی بلائیں لیں اور باہر کی طرف نکلے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایک مسجد میں موجود تھے لندن کی خوبصورت مسجد کے صحن میں جہاں سعیر اور زرش کا نکاح تھا،،، درمیان میں بڑا سا پردانیٹ کا لگایا گیا اور ایک طرف زرش اس کے ڈیڈ مولوی صاحب زرش کے پاس آئے،، پردے کی وجہ سے سعیر زرش کو ٹھیک طرح سے دیکھ نہیں پارہا تھا نگاہیں بے چین تھیں،،، مولوی صاحب نے زرش سے پوچھا ۔۔

"تو مجھے قبول۔۔

میں تجھے قبول۔۔۔

اس بات کا رب گوایا

رب گوایا۔۔۔"

"زرش قریشی ولد احد قریشی اپکا نکاح سعیر شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر 50 لاکھ سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے"

زرش کو ایک دم جان نکلتی محسوس ہوئی کان سائیں سائیں کیے ہر ایک لڑکی کا ایسا کہ حال ہوتا ہے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے،، سعیر دوسری طرف پریشان ہوا آخر یہ بول کیوں نہیں رہی جبھی احد صاحب نے زرش کے سر پر۔ ہاتھ رکھا بولو بیٹے جواب دو۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے بچے مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔۔

قفق،،، قبول ہے۔۔۔۔

3 دفعہ قبول ہے بول کر زرش نے اپنے تمام حقوق و فرائض سامنے بیٹھے خوبصورت اور شاندار مرد کے نام کر دیے اور اسی شخص کی روح و جان میں اندر تک سکون اتر آیا بے چین سی روح کو چین آیا،،، بے قرار دل کو قرار ایا،،، اصل خوشی کیا ہوتی ہے آج معلوم ہوا ایسا لگا جیسا پورا جہاں پالیا ہے۔۔۔۔

"تم ملے تو اب کیا ہے کمی
تم۔ملے تو دنیا مل۔گئ
تم۔ملے تو مل۔گیا۔اثرا
تم۔ملے۔تو۔جادو چھا گیا۔۔
تم۔کلے تو مل گیا یہ جہاں
تم۔ملے۔تو۔جینا آ گیا
تم ملے تو میں نے پایا۔ہے۔جہان۔۔
تم ملے تو سب کچھ ہے نیا"

احد نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اسے گلے سے لگایا صرف یہی ہونے کی دیر تھے زرش کے آنسو نکل آئے وہ رو دی اپنے ڈیڈ کے گلے لگ کے آنکھیں تو احد کی بھی نم۔ہو چکی تھیں اپنی جان سی پیاری بیٹی اتنی بڑی ہو گئ کب کیسے انہیں معلوم نا ہوا انہوں نے اسے پیار کیا کمر سہلایا،،ڈونٹ کرائی مائی چائلڈ ہمم،،بیٹھو ادھر اسے قیمتی متاع کی طرح خود سے لگائے نیچے صوفے پر بیٹھا دیا اور خود نم۔انکھیں لیے وہاں سے نکل۔کر سعیر کے پاس آئے۔۔۔

مولوی صاحب اب کی بار سعیر کے پاس تھے۔۔۔

"سعیر شاہ ولد شاہ صاحب آپکا نکاح زرش قریشی ولد احد قریشی سے حق مہر 50 لاکھ سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے"

"جی قبول ہے "
ہاں مجھے وہ دل و جان سے اپنی تمام تر خامیوں اور خوبیوں سمیت قبول ہے"
قبول ہے۔۔۔۔

"جی قبول ہے"

آج سے اسکے سارے دکھ میرے میری ساری خوشیاں اسکی۔۔
کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

"قبول ہے"
اس دفعہ اس نے سکون سے کہا اور دل میں ارادہ کیا ان لبوں کے مسکراہٹ کبھی جدا نا ہو گی،، یہ چہرہ ہمشہ اسی طرح کھکھلاتا رہے گا،، یہ خوبصورت ڈمپل ہمشہ جگمگاتا رہے گا،،، یہ آنکھوں کی چمک ہنوز قائم رہے گی،،، زندگی اس سے بھی خوبصورت بنادوں گا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

ایجاب و قبول کا مرحلہ طہہ پایا،، مبارک باد کے بعد اس پری پیکر کو اس کے پاس لایا گیا وہ مشا کے سنگ چلتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سامنے سے اس تک آرہی تھی،،، سعیر اسے دیکھتا رہ۔ گیا وہ۔ لگ ہی اس قدر خوبصورت رہی تھی وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔
"لوو آف مائی لائف"

وہ۔اس تک آئی مشانے پیار سے اسکا ہاتھ سعیر کے ہاتھ میں تھمایا سعیر نے محبت احترام سے اسکا ہاتھ تھاما،،اور اوپر آنے میں مدد کی،،، غور سے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھا جو شاید ماحول کے مطابق دہک رہا تھا وہ گال جو قدرتی گلابی تھے وہ دہک کر لال ہو رہے تھے،،، کیا قیامت خیز حسن تھا کیا منظر تھا واللہ یہ خوبصورتی،،واللہ یہ گالوں کی لالی،،واللہ یہ تشنہ لال ہونٹ،،واللہ یہ ادا وہ دیکھے گیا۔۔۔

زرش اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی جبھی فورا سے پہلو بدلہ کیونکہ وہ ڈھیٹ آدمی بغیر کسی کا لحاظ کیے اس تار رہا تھا اسکی اس ادا پر سعیر گہرا مسکرایا۔۔

واللہ لڑکی جان لو گی کیا آج سعیر نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ جھینپ گئ،، ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں وہ۔ہاتھ جو ابھی تک سعیر کے ہاتھ میں تھا سعیر کو اپنے ہاتھ میں نمی محسوس ہوئی تو مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

ابھی سے یہ حال ہے میری جان ابھی تو میں نے کچھ کہا نہیں اسکی گوہر افشانیوں نے زرش کی جان پر بنا دی یہاں بیٹھنا محال ہو گیا۔۔۔

سعیر نے وہ۔نمی اپنے لبوں سے چنی تو وہ اسے دیکھتی رہ گئ،، آخر یہ ہوا کیا تھا۔۔۔

"کسی کے ہاتھوں کا پسینہ بھی ہمیں شراب جیسا مزہ دیتا ہے میری جان"

وہ گھبرائی پلیززز نہیں کریں وہ صرف اتنا ہی بول پائی یہ وہ تونا تھی جو دھڑلے سے لڑنے کو۔کاٹنے کو ڈورتی تھی۔۔۔

کیوں،،اور میں نے کیا کیا وہ معصوم بن گیا۔۔۔

زرش نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور تھوڑا فاضلہ اختیار کر کے بیٹھ گئ۔۔۔

سعیر مسکرا کر باقی لوگوں کی جانب متوجہ ہوا،،جب ایان نے اسے کہا جاؤ جا کر فوٹو شوٹ کروالو باہر زرش کو بھی لیجاؤ ۔۔۔

شیور وہ اسکا ہاتھ تھامے باہر جب وہ چلتی اپنی ہائی ہیلز سے لڑکھڑاتی زمین بوس ہوتی فورا سے پہلے سعیر نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بچایا،،،وہ آنکھیں میچ گئ۔۔۔

سعیر نے غور سے اپنی آنکھوں سے وہ ایک ایک نقش چھوا،،،،اور اسکی کمر پر گرپ دی تو وہ فٹ سے آنکھیں کھول کر اچھل کر دور ہوئی۔۔۔

دھیان سے مسز گر مت جایئے گا وہ اسکے چہرے قریب ہو کر بولا تو وہ دوبارہ آنکھیں میچ گئ اسے لیے باہر تک آیا جہاں فوٹو گرافر انکا انتظار کر رہے تھے،،دیفرنٹ پوزز میں پکز بنوائی گئیں،،،ایک ہاتھ زرش کا سعیر کے کندھے پر اور سعیر کا ایک ہاتھ زرش کی کمر پر سعیر زرش کو دیکھتے اور زرش سعیر کو دیکھتے سمائل کر رہی تھے یہ ایک خوبصورت لمحہ تھا جو کیمرہ مین نے اپنے کیمرے میں ہمشہ کے لیے سیو کیا۔۔۔

پھر زرش سعیر کی بازو پر ٹیر ھی کھڑی تھی سعیر اسکے اوپر جھکا ہوا تھا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک خوبصورت پک کلک کروائی اسی طرح خوبصورت پوزز میں ان دونوں کی کافی پکز بنی،، جب زرش اس سب سے تنگ آ گئے وہ کافی دیر سے ضبط کیے کھڑی تھی،،، ایک تو الگ الگ پوزز اسے پریشان کر رہے تھے اوپر سے سعیر کی نظریں اسے شدید کنفیوز کر رہی تھیں کبھی فٹ سے سیدھی ہوئی اور فوٹو گرافر کو روک دیا کہ وہ اور پکز نہیں کلک کروا رہی سعیر مسکرایا اور فوٹو گرافر کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ اسے لیے باہر آیا لا کر گاڑی میں بیٹھایا اور خود آ کر اپنی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

کہاجا رہے ہیں ہم زرش نے اس سے پوچھا۔۔۔

گھر مائی لووو پیار سے جواب دیا گیا۔۔۔۔

اور باقی سب زرش حیران ہوئی۔۔۔

وہ جا چکے میری جان سعیر قابل۔اطمینان اور پیار سے چوڑ لہجے میں بولا۔۔۔۔

زرش نے سر ہلایا کچھ ہی دیر میں وہ۔لوگ سعیر کے اپارٹمنٹ کے باہر رکے،،، زرش نے سعیر کو دیکھا۔۔۔

یہ میرا گھر تو نہیں ہے سعیر یہ کہا لائے ہیں آپ مجھے معصوم بچوں کی طرح اسکی طرف مرتی بولی،، اسکی اسی معصومیت سے تو عشق کر بیٹھا تھا وہ۔۔۔۔

میری معصوم۔سی جان میرے پر یقین نہیں ہے کیا آپکو پیار سے امید بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔۔۔

ہے مجھے یقیں پر یہ گھر کس کا ہے۔۔۔؟؟؟

تو بس یقین رکھو میں محافظ ہوں تمھارا،،، چلو میرے ساتھ ٹرسٹ می پیار سے سمجھاتے اپنی سیٹ سے اتر کر اسکی سائڈ سے آکر دروازہ کھولا۔۔۔لاؤ ہاتھ دو،،، سعیر نے اپنی چوڑی ہتھیلی اسکے سامنے کی جس میں زرش نے اپنا ہاتھ تھما دیا ۔۔۔

سعیر اسے کندھوں سے تھام کر اندر لایا،،، پورا اپارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تمام۔لائٹس آف تھی وہ ٹھٹک کر رکی۔۔۔

اتنا اندھیرا کیوں ہے سعیر یہاں۔۔۔۔ابھی وہ اتنا ہی بول پائی کہ تمام۔لائٹس آن ہوئیں سامنے کا منظر دیکھ کر زرش کی آنکھیں کھولیں رہ گئیں پورا حال ریڈ بلیک بلونز اور فلورز سے سجا ہوا تھا بلیک روز جگہ جگہ گلدستوں پر لگے ہوئے تھے،،، دیفرنٹ فلاورز بھی تھے،،، درمیاں میں ایک بڑی سی ٹیبل تھی،، جس پر زرش کا فیورٹ ڈارک چاکلیٹ

کیک رکھا ہوا تھا،،اور سامنے والے پر غباروں کے درمیان انکی آج کی پک جو اسی ٹائم فریم کرنے کا۔ کہا گیا تھا یہ وہ پک تھی جب وہ گرنے لگی تھی اور سعیر نے اسے تھاما تھا کیمرہ مین سے کہہ کر یہ پک کلک کروائی اور اسی ٹائم فریم کرنے کا بولا،،زرش یہ سب دیکھ کر خوش ہو گئ،،وہ اسکی طرف مڑی۔۔۔

یہ سب کیوں پیار سے چوڑ لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔

تمھیں پا لینے کی خوشی میں میری جان وہ اپنی ہاتھ کی پشت سے اسکا گال سہلاتا بولا تو اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ اسے لے کے چلتا ٹیبل کے پاس آیا،،اسکو لا کر وہاں بیٹھایا،،اور خود زمین پر بیٹھا زرش غور سے اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی،،کوئی اتنا بھی کیسے چاہ سکتا ہے وہ محض سوچ سکی،،سعیر نے اپنی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی

ہاتھ دو پیار سے بولا۔۔۔

زرش نے اسے اپنا ہاتھ تھمایا،،سعیر نے ایک خوبصورت نفیس ڈائمنڈ رنگ اسکے خوبصورت ہاتھ کی زینت بنا دی۔۔۔

کیسی لگی اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

بہت خوبصورت وہ بھرائی آواز میں بول پائی۔۔۔

ہمم،،ہو گئ پر میری بیوی سے کم سعیر نے اسکے ماتھے پر اپنے پر حدت لب رکھے تو وہ سکون سے آنکھیں موند گئ۔۔۔

یونو واٹ سعیر کی جان،،، آئی ڈونٹ نو تم میرے لیے کب کیسے کیوں اتنی ضروری ہو گئ،،، تمھارے بغیر ہر رنگ پھیکا لگنے لگا،،، سب ادھورا لگنے لگا،،، کچھ اچھا نہیں لگتا تھا،،، تم مجھے کب اتنی عزیز ہوئی یہ بھی جاننے کا موقع نا ملا صرف اتنا جان سکا تمھارے بغیر دنیا ادھوری ہے یہ سعیر اس زرش کے بغیر ادھورا ہے،،،، میری لائف تم سے ہے،،، میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت،،، تمھارے بغیر رہنا ممکن۔ ہیں زرش تھیکینو سو مچ فار کمینگ ان مائی لائف آئی رئیلی لو یو میری جان سعیر نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو کچھ قیمتی آنسو اسکی آنکھوں کی بار توڑ کر نکلے۔۔۔

ہیے ڈونٹ یو ڈئیر،، رونا مت ان آنکھوں میں آنسو نا دیکھوں اب ورنہ سزا ملے گی گاٹ اٹ اس معصوم کو کیا پتہ تھا کہ اس جن کی سزا بھی کیسی سزا ہے جو اسکی معصوم سی جان جھیل نا پائے گی وہ محض سر ہلا سکی اس کی معصومیت پر سعیر کو ٹوٹ کے پیار آیا۔۔۔

آؤ کیک کاٹیں سعیر نے اسکے ہاتھ میں چھوٹی پکڑائی خود اسکے پیچھے کھڑا ہوا ایک ہاتھ کمر پر رکھا اور ایک ہاتھ اسکے ہاتھ میں کندھے پر تھوڑی رکھ کر انہوں نے کیک کاٹا،، زرش نے اسے کیک کھلایا،،، اور سعیر نے اسے تھوڑا سا کیک سعیر نے اسکی چھوٹی سی پیاری سی ناک پر لگا دیا اور ایک گال پر وہ منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گی۔۔۔

یہ کیا کیا اپنے میرا میک اپ خراب ہو گیا سعیر وہ منہ پھولا کر بولی۔۔۔

ہاہاہاہاہاتو کیا ہوا میری جان کو میک اپ کی ضرورت ہی نہیں ہے سعیر مدہوش سا جھک کر اسکی گال سے وہ کیک چن گیا زرش کے جسم میں کرنٹ دوڑا وہ اچھل کر پیچھے ہوئی سعیر نے ہونٹ دبا کے اسے دیکھا اور قدم قدم چلتا اسکے قریب ایا۔۔۔

کیا ہوا کان میں سرگوشی والے انداز میں بولا تو وہ اور جھینپ گئ۔۔۔

ریلیکس کچھ نہیں کہہ رہا بی کول سعیر نے اسکے گال سہلائے،،،اور دوبارہ اسکا ماتھا چوما،،اسکے لمس میں محبت اپنایت،، احترام کیا نا تھا وہ اسکو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

سعیر پیار بھری پیار کانوں میں سنائی دی تو اس کا انگ انگ ہمہ تن گوش ہوا۔۔۔

جی سعیر کی جان پیار سے چوڑ لہجے میں بولا گیا۔۔۔

مجھے کچھ کہنا۔۔۔

کہو میری جان ائم لیسنگ۔۔۔۔

سعیر آپ میری لائف میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں آپ سے پہلے میری لائف میں نا کوئی تھا نا ہو گا،،،، میری لائف میں آج تک یہ احساس محبت سے تو بہت دور کی بات ہے میں نے کسی لڑکے سے بات تک نا کی،،،نا دیکھا مجھے امید نہیں یقین ہے کہ میرے ڈیڈ اور بھائی کا کیا ہوا یہ فیصلہ میرے حق میں سب سے بیسٹ ہو گا اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ جتنی محبت آپ مجھ سے کرتے ہیں میں بھی آپ سے اتنی محبت کر سکوں،، آج سے میرا سب کچھ آپ ہیں وہ

آنکھیں بند کیے ایک جھٹکے میں ایک سانس میں سب بول گئ وہ سامنے کھڑا گہری نظر سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی،،،وہ چلتا اسکے بہت قریب آیا،،زرش نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسکے بہت قریب تھا وہ جان کر اس پر جھکا وہ ڈر کے مارے آنکھیں میچ گئ،،الفاظ نکلنے سے انکاری تھے،،وہ یہ دکھ کر دانتوں تلے لب دبا گیا،،،اور اسکے ماتھے پر لمس چھوڑا اور دونوں گالوں پر وہ دھک ہی تو گئ۔۔۔

وہ پیچھے ہوا دلچسپی سے اسکا چہرہ دیکھا اور گہرا مسکرایا،،ڈونٹ وری میری جان میرا حق ہر آپکی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کروں گا اسکی اس بات پر وہ روح تک سرشار ہوئی۔۔۔

چلیں گھر وہ بامشکل بول پائی۔۔۔۔

دل تو نہیں کر رہا وہ محض سوچ سکا چلیے میری جان اسکو تھامے باہر کے کر آیا لا کر گاڑی میں بٹھایا اور اسکے گھر کی طرف نکلا،،،وہ تھکن سے چور گاڑی میں سو چکی تھی،،سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا زندگی پہلے سے زیادہ حسین لگنے لگ گئ تھی لگتا تھا سب پالیا سب۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسکے گھر کے باہر اترا اور اسکی طرف آیا آکر اسے ہلایا پر وہ شاید گہری نیند میں تھی،،،سعیر نے اسے قیمتی متاع کی طرح باہوں میں بھرا اور اندر لے کر آیا وہ لوگ شاید ابھی تک گھر نا آئے تھے کیونکہ دروازہ ملازمہ نے کھولا تھا،،،لا کر آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا اس ڈریس میں تو یہ ان کمفرٹیبل ہو گی،،،مگر سعیر نے اسکا ڈوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اسکی جیولری اتار دی،،باقی وہ صبح اٹھ کر خود ہی چینج کر کے گئ وہ جو جان کر سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی جاگ تو اسی وقت گئ تھی جب اسنے بازوؤں میں بھرا تھا مگر شاید اسکی حرکت نوٹ کرنا چاہتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی

پرورش شاہ صاحب اور سارہ نے کی ہے وہ کوئی بھی ایسی حرکت کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتا بے شک وہ اسکا محرم۔ کیو نہیں ہے سعیر نے اسکے اوپر کمفرٹر دیا اسکے ماتھے پر لب رکھے دونوں گالوں کو چوما آنکھوں پر لمس چھوڑا اور اسکے کان میں سرگوشی کی،، آئی لو یو سو مچ،،،

B with me always my love

Tc bye

یہ کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا پیچھے وہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئ،،، وہ بھاگ کر کھڑکی میں ائی،، سعیر کو کچھ محسوس ہوا اوپر دیکھا تو کوئی نہیں تھا البتہ ایک سفید آنچل دیکھائی دیا تو وہ مسکرا اٹھا،، میری معصوم پیاری سی جان،، ناٹی گرل،، جاگ رہی تھی مجھے بدھو بنا دیا کوئی بات نہیں اگر آپ مجھے ٹیسٹ کر رہی تھیں تو اٹس اوکے میری جان آپکی یہ ادا یہ طریقہ بھی سر آنکھوں پر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا،، پیچھے وہ سکوں سے مسکرائی اور ایک دم بولی لوو و مگر خود ہی بول کر خود ہی گڑبڑا گئ اور فورا چینج کرنے چلی گئ وہ بچپن کا۔ دوست۔ وہ۔ اسکا بچپن کا۔ دشمن کب اسکے۔ لہے۔ اتنا۔ خاص اہم اور پیارا ہو گیا اسے پتہ ہی نا چلا

لاہور میں آج حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،،، لمس یونیورسٹی نے بچوں کا ٹرپ پلین کیا تھا جس میں انہیں پورے ایک دن کے لیے ایوبیا ٹاپ ہیلز اور مری لے کر جانے والے تھے،،، ایبہا کے حادثے کو 5 دن گزر چکے تھے،،، سارہ بیگم پہلے سے زیادہ محتاط ہو گئ تھیں،،،، شاہ صاحب کو تو ان دونوں ماں بیٹی نے بھنک بھی نا لگنے دی جانتے تھے پتہ لگنے پر ان دونوں کی شدید شامت آئے گی کبھی چھپانے میں ہی بہتری تھی،،، دو دن پہلے ٹرپ اناؤنس کر دیا گیا،،، احان نے تو اسی وقت اپنے ڈیوز جمع کروا دیے مگر اب ڈر تھا کہ ماں مانے گی کہ نہیں پر ہمشہ کی طرح ڈیڈ کی سپورٹ پر مان ہی

جائیں گی یہ اچھا طریقہ تھا ڈیڈ سے کہہ کر اماں کو منوانے کا،، چھوٹی ہوئی سب اپنے اپنے گھروں کو نکلے ایہا اپنے ڈرائیور کے ساتھ گھر کو گئ اور وہ شہزادہ اپنے گھر کو۔۔۔

ایہا گھر آئی سامنے سارہ کچن میں کام۔کر رہی تھیں وہ پیاری چلتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔

السلام علیکم ماما سارہ کو۔پیچھے سے اپنے حصار میں لے کے بولی۔۔۔

واعلیکم السلام میرا پیارا بے بی کیسا ہے۔۔؟؟.

میں ٹھیک ہوں ماما آپ کیسی ہیں؟؟؟

الحمد اللہ۔۔۔سارہ نے ایہا کا ماتھا چوما۔۔۔

ماما مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی بیٹا بولو۔۔۔

ماما ادھر نہیں نا اندر چلیں ڈیڈی کے پاس وہ انکو کھینچتی باہر لائی۔۔۔

اوہو ایہابیٹا کیا کر رہی ہو کیا کہنا ہے ایسے ہی کہہ دو بیٹا۔۔۔

نہیں نا آپ میرے ساتھ چلیں وہ باضد ہوئی۔۔۔

اچھا چلو سارہ اسکا ہاتھ تھامتی اوپر آئی سامنے شاہ صاحب اپنی پرنسز کو دیکھ کر مسکرائے اور اپنے بازو پھیلائے۔۔

وہ بھاگتی اپنے ڈیڈی کی آغوش میں چھپی،،،شاہ صاحب نے اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

ڈیڈی اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔

جی بیٹا۔۔۔

ماما آپ بھی یہاں بیٹھیں شاہ صاحب اپنے کمرے میں صوفہ چیئر پر بیٹھے تھے ایہا نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھایا۔۔۔

ہاں جی بولیے کیا حکم ہیں آپ کے سارہ نے اسکے منہ پر اتے بالوں کو کان کے پیچھے سکیرتے پوچھا۔۔۔۔

ماماڈیڈی آپ لوگ میرے پیارے اچھے ماماڈیڈی ہیں نا میری ہر بات مانتے ہیں میری ہر وش پوری کرتے ہیں میرے سے کتنا زیادہ لووو کرتے۔۔۔

کیابات ہے میری پرنسز کیاچاہیے اب آپکو یہ اتنا مکھن کیوں لگایا جارہا ہے شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔۔

وہ ڈیڈی ماما میری یونیورسٹی نے کل کے لیے ٹرپ پلین کیا اسلام آباد کا مجھے جانا ہے سو پلیز زززززز میری سب فرینڈز جارہی ہیں ایہانے معصوم سے انداز میں ریکوسٹ کی۔۔۔۔

بیٹا کتنے دن کے لیے شاہ صاحب نے براچکائے۔۔۔

ڈیڈی کل صبح نکلنا ہے اور اگلے دن رات یعنی پرسوں رات گھر پہنچے گے 10 بجے کے قریب۔۔۔۔

اتنی دیر شاہ صاحب نے آرام سے بولا اور اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

ڈیڈی سب جارہے ہیں نا پلیز زززز پلیز زززمان جائیں اس نے ریکوسٹ کر کے ماں کی جانب دیکھا،، سارہ نے شاہ صاحب کی جانب اشارہ کر دیا وہ رونی شکل بنائے بیٹھ گئ۔۔

سنیں سارہ نے شاہ صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔۔

ہمم، وہ مصروف سے انداز میں بولے۔۔۔

جانے دیں ٹیچرز یونیورسٹی مینیجمینٹ ساتھ ہو گی اتنی بڑی یونی ہے سیکیورٹی بھی ہو گی مان جائیں ڈرتے ڈرتے سارہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

شاہ جی نے پہلے سارہ کو دیکھا اور پھر اپنی بیٹی جو منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

کب جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟

کل صبح منہ پھلائے کی جواب دیا گیا۔۔

ہمم سوچ کے بتادوں گا انہوں نے سر یس سے کہا تو ابیہا ناراض ہوتی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب پیچھے سے شاہ صاحب نے آواز دی کل ڈیوز دے دوں گا بریک فاسٹ پر جمع کر دیے گا فون کی طرف دیکھتے مصروف سے بولے مگر پوری حساسیت اپنی بیٹی کی جانب تھی۔۔۔

کیاااااااوہ خوش ہی تو ہو گی سچی ڈیڈی وہ چلتی انکے قریب آئی۔۔۔

مچی وہ بھی مسکرا کر بولے۔۔۔

ڈئیڑ وائے آئی لووویووووا ابیہا شاہ صاحب کے گلے میں جھوم کر انکا گال چوم گئ۔۔۔

ہاہاہاہا آئی لو ویو ٹو میری گڑیا انہوں نے بھی اسکا گال چوما۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں پانی فرینڈز کو بتا کر آتی ہوں او کے نایو آر دا بیسٹ وہ دوبارہ اپنے ڈیڈی کا گال چومتی گی۔۔۔۔

پاگل لڑکی سارہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا تو شاہ صاحب ہنسے۔۔۔

بلکل تم پر گئی ہے یہ کہہ کر وہ خود بھی ہنس دیے۔۔۔۔

کیا مطلب سارہ انکے سر پر پہنچی کیا کہنا چاہ رہے ہیں میں پاگل دیکھائی دیتی ہوں اپکو۔۔۔۔

بلکل یہ تو میرا 18 سالا عمر کا تجربہ ہے جبھی بتایا۔۔۔۔

ہو۔ہائے آپ کو تو موقع چاہیے میری بیستی کرنے اللہ پوچھے اپکو شاہ صاحب خدا سے ڈریں۔۔۔

کچھ نیا بولو بیگم 18 سال کی عمر سے یہی سکھا رہی ہو تم مجھے کچھ نیا۔ سیکھاؤ۔۔

شاہ جی میں نہیں بولتی اپ سے جائیں وہ منہ پھولا کر بیٹھ گئیں۔۔۔

ہاہاہاہانا کریں بیگم ابھی دو منٹ بعد اپکو کچھ یاد آجانا پھر اپنے کہنا آپکو پتہ اور پھر آپکو یاد بھی نہیں رہنا کونسی ناراضگی کہاں کہ ناراضگی۔۔۔

شاہ صاحب آپ باز نہیں آتے نا آپکو پتہ میں ناراض رہ نہیں سکتی۔۔۔

بلکل بیگم مجھے معلوم ہے انہوں نے تعابدادی سے سر ہلایا تو وہ انکے کندھے پر ایک دھپ رسید کرتی انکے سینے سے سر ٹکا گئیں شاہ صاحب نے انکے گرد مضبوط حصار قائم کیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہی احان یونیورسٹی سے گھر آیا سامنے ہی احد صاحب آمنہ کو تنگ کر رہے تھے جو ہاتھ سے کبھی بازو پر گدگدی کرتے تو کبھی کمر پر آمنہ نے تنگ آکر انکا ہاتھ پکڑا اس پر ایک لگائی اور انکی اپنی گود میں رکھ دیا وہ منہ بنا کر بیٹھ گئے کام۔ہی کیا تھا اور کبھی انکا شہزادہ اندر آیا یہ حرکت دیکھ کر ڈمپل کے درشن کروائے اور گلہ کھنکار کر آگے بھرا۔۔۔

السلام علیکم ماما وہ آکر اپنی ماما کے گلے سے لگا جان کے جسٹ اپنے باپ کو اور تپانے کے لیے۔۔۔

واعلیکم السلام میرا بچہ آگئے آمنہ نے اسکا گال چوما سامنے بیٹھے شخص کو آگ لگ گئی کھسک کے قریب آئے۔۔۔۔

واٹ دور ہٹو احد صاحب نے احان کو گھورا۔۔۔

یس ماما آ گیا وہ بھی احان تھاماں کا منہ چوم گیا۔۔۔

احان یہ کیا طریقہ ہے احد صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔

ماں ہے میری مسٹر قریشی ٹھنڈ رکھیں جی ایف نہیں ہے۔۔۔۔

جی ماں ہے ماں کی طرح ہی ٹریٹ کرو وہ گھور کے بولے۔۔۔

کمون ڈیڈ بی کول وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ انکے گالوں پر لگاتا بولا۔۔۔۔

اہو بدھو پیچھے ہٹو۔۔۔۔

اچھا نا آپ دونوں میری بات سنیں کل میں جا رہا ہوں۔۔۔

کدھر آمنہ فورا بولیں۔۔۔

مری اسلام آباد۔۔۔بے نیازی سے جواب دیا گیا۔۔۔

واٹ پر کیا کرنے کوم ہیں وہاں۔۔۔احد صاحب نے اسکے نئے شوشے پر اسے حیرت سے دیکھا۔۔

ہاہاہاہا کوئی نہیں ہے ٹرپ جارہا ہے پیارے۔والدین گرامی اسی کے ساتھ دو دن کے لیے۔۔۔۔

ہیں کیا پہلے گھر میں کم سناٹا ہوتا احان جواب تم بھی جارہے ہو کوئی نہیں جارہے چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔آمنہ بیگم نے اسے روکنا چاہا۔۔

ہیں ہیں یہ کیا بات ہوئی ڈیڈ بولتے کیوں نہیں اچھا ہے نا آپکو اور ڈیڈ کو اکیلے میں وقت ملے گا پلیززززززز جانے دیں۔۔۔

شٹ اپ احان کہانا نو تو نو بیٹھ جاؤ دوبارہ بحس مت کرنا۔۔۔امنہ نے اسے گھور کر وارن کیا۔۔

احان نے اپنے ابا کی طرف دیکھا بیچاری سے شکل بنا کر تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر تسلی دی۔۔۔

امم احان جاؤ چلے جانا تیاری کر لو ڈیوز دے دیے۔۔۔احد صاحب نے جیب سے پیسے نکالتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں وہ تو اسی وقت کیونکہ مجھے پتہ تھا اماں مان جائیں گی وہ آنکھ ونک کرتا بولا تو قریشی صاحب نے ہونٹ دبا کے اپنی بیوی کو دیکھا جو اب غصے سے لال ہو چکی تھیں۔۔

میری بات کی تو اہمیت ہی نہیں اس گھر میں جانے کون ہوں میں حد ہو گئ جاؤ بھی کر دو اپنی مرضی جہاں جانا جاؤ مجھے منہ لگانے کی ضرورت نہیں تمھیں احان وہ کہتیں پیر پٹختی وہاں سے گئیں۔۔۔۔

پیچھے احان نے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔۔

قریشی صاحب نے اسے دیکھا موادہ گیا بگڑ کر احان بیٹا کمرے میں سپیس بنالینا آج رات تمھارے ساتھ ہی گزارنی پڑے گی مجھے قریشی صاحب نے بیچاری سے شکل بنا کر کہا تو وہ زور سے ہنس دیا پیچھے سے ایک زوردار جوتی احان کی کمر پر رسید ہوئی تو وہ کراہ اٹھا اور قریشی صاحب ہنس دیے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن :

زرش کافی دنوں سے یونی نہیں آرہی تھی نکاح کے بعد آج انکے نکاح کو چوتھا دن ہو چلا تھا مگر اس ظالم۔کر کی کے چہرے کا طواف کرنے کو نا ملا سعیر سخت جھنجھلایا اسے بولتا وہ کہتی آؤں گی یونی تو دیکھ لیے گا مگر وہ ظالم آج بھی نا آئی پورا دن گزرنے کے بعد اب بس ہو چلی تھی،، کتنا انتظار کرتا کتنی ظالم تھی جو اسے تڑپائے جارہی تھی اب بھی رات ہو رہی تھی سعیر نے اسے کال کی جو تیسری بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

السلام علیکم،،، جھوم کے بولنے کی آواز آگے سے سنائی دی تو جھلی پر تیل پڑا۔۔۔۔

واعلیکم السلام ناٹ فیئر مسز سعیر شاہ مصنوعی غصے اور ناراضگی والی آواز میں سعیر نے شکوہ کیا تو وہ کھکھلائی۔۔۔۔

کیوں ہنس رہی ہو سعیر نے سامنے پڑی اسکی پکچر کو گھورا جو جانے کب اس نے فریم کروائی تھی جس میں وہ اپنے قاتل ڈمپل کے زور و شور سے درشن کروا رہی تھی۔۔۔

آپ رونی شکل بنا کر بات کریں گے تو ہنسی آئے گی دوبارہ اسکی کھکھلاہٹ کی آواز آئی تو وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

جتنا تنگ کرنا کر لیں مسز سعیر شاہ آخر میرے ہتھے چھڑنا ہے نا۔۔۔۔۔

کیا مطلب اس بار وہ گڑبڑائی تو وہ قہقہ لگا کے ہنس دیا۔۔۔۔

سعیر ویری بیڈ وہ ناراض ہوئی۔۔۔۔

اوواو کے سوری کیا کر رہی تھی سعیر کی جان۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں وہ صوفے پر بیٹھتی پاؤں ٹیبل پر رکھتی ایک ادا سے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتی بولی۔۔۔۔

یونی کیوں نہیں آ رہی اب کی بار وہ سریس ہوا۔۔۔۔

میرا دل نہیں کر رہا تھا بے نیازی اور نکھرے سے جواب دیا گیا۔۔۔

زرش کیا مطلب تم اپنے دل کے لیے میرے اس دل اور آنکھوں کو تڑپا رہی ہو جو تمھیں دیکھے کو ترس رہی ہیں ہاں ۔۔۔۔

ننن،،،، نہیں تو وہ معصوم بنی۔۔۔۔

ویری بیڈ کسی کو تڑپانا اچھا بات نہیں ہے نا۔۔۔۔

اووووا اچھا جی۔۔۔۔۔

جی کل آؤ گی تم۔۔۔۔؟؟؟

سوچوں گی۔۔۔

زرش نہیں آؤ گی تو میں اٹھا کے لاؤں گا اور یونیورسٹی نہیں اپنے گھر ہونٹ دبا کے اسکے ہاتھوں پاؤں سب کے طوطے اڑا دیے۔۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے سعیر میں آؤں گی کل۔۔۔۔۔

سریسلی مائی لو سچی وہ ہونٹ دبا کے بولا۔۔۔

جی مچی۔۔۔۔

اوکے سو جسٹ سے تھری میچیکل ورڈز ٹو می سعیر نے شرارت سے دوبارہ اسے چھیرا۔۔۔

کونسے وہ معصوم بنی۔۔۔۔

کمون لوووو جسٹ سے یو لو می۔۔۔۔

ہاں جی سعیر آئی نو یو لو می اوکے بائے۔۔۔۔

زرش جسٹ سے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا دھمکی دے رہے ہیں کیا۔۔۔۔

ہاں نہیں بولو گی تم۔۔۔؟؟؟

نہیں کیا کریں گے۔۔۔۔۔؟؟

سوچ نہیں سکتی کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔

ڈرتی نہیں مسٹر سعیر شاہ آپ سے۔۔۔

اوکے جسٹ ویٹ اینڈ واچ وہ کہتا فون کاٹ گیا پیچھے وہ ارے ارے کرتی رہ گئ،،یا اللہ کیا کریں گے یہ،،یہ سوچ کر وہ سر جھٹکتی واشروم میں بند ہو گئ۔۔۔۔

ادھر وہ دو منٹ میں تیار ہو کر باہر نکلا اور چھپکے سے اس کے گھر کی بیک سائیڈ پر آیا جہاں زرش کے کمرے کھڑکی تھی سعیر نے کھڑکی کو کھولنے کی کوشش کی جو بآسانی کھل گئ،،وہ گہرا مسکرایا اوو یسسس کھڑکی پھلانگ کر اندر آکر آرام سے بیڈ پر براجمان ہو گیا۔۔۔

وہ اپنے سادہ سے ٹراوزر شرٹ میں ملبوس باہر آئی چاندی کی طرح دمکتے بازو کمرے پر جھولتے لمبے گھنے براؤن بال وہ مزے سے باہر آئی وہ جو بیڈ پر براجمان تھا فورا کمفرٹر میں سیدھا ہو کر لیٹ گیا زرش کی بھی اس تک نظر نا گئ،،ڈریسنگ پر آکر اپنے بال سلجھائے ابھی وہ بال سلجھا رہی تھی کہ اپنے پیچھے اس شاندار مرد کا عکس نظر آیا ابھی وہ پیچھے مڑتی اس سے پہلے پیٹ کے گرد لپیٹتا ہاتھ اور کندھے پر رکھی گئ تھوڑی نے اسکی آنکھیں مزید پھیلائیں۔۔۔۔

سعیر آپ یہاں اس وقت وہ پریشان ہوئی۔۔۔

سعیر نے گرفت مزید بڑھائی یس مائی لووو میں یہاں کیوں نہیں آسکتا۔۔۔۔

سعیر آپ یہاں اس وقت کیا کر رہیں ہیں پلیز زز گھر جائیں کوئی آجائے گا۔۔۔۔

آجائے میں کونسا کسی اور کے گھر ہوں اپنی شرعی بیوی کے پاس ہوں اور کونسا کچھ غلط ہے وہ اسکے بالوں پر لب رکھتا بولا ۔۔۔۔

زرش چھنپی آپ پلیز زز۔ جائیں نا یہاں سے کوئی اجائے گا،، پلیز زز گووووہ روہانسی ہوئی۔۔۔

اوکے چلا جاؤں گا پہلے مجھے وہ تین میجیکل ورڈز بولو پھر۔۔۔۔

میں تین کیوں چار بول دیتی ہوں سعیر وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کے بولی۔۔۔۔

اہاں اور وہ کیسے بول کے دیکھاو سعیر نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔۔۔۔۔

ہاؤ کیوٹ یو آر یہ بول کے وہ لب دبا گئ،، سعیر نے خفا سی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

نہیں بولنا تم نے اوکے فائن مجھے تم سے بات بھی نہیں کرنی وہ رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ہوووواب کیا مجھے نہیں،،، مجھے شرم آتی ہے سعیر وہ روہانسی ہوئی مگر مقابل سے جواب نادارد اب وہ سچ میں رو دینے کو تھی۔۔۔

آپ ناراض ہو گئے سعیر۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ سعیر کی طرف سے جواب ناپا کر اب وہ رو دینے کو کوئی جبھی ہمت کر کے بولی۔۔۔

سعیر۔۔۔۔

وہ
آئی۔۔۔۔

آئی لووو۔۔۔۔۔۔۔ آئی لو یو وہ آنکھیں بند کر کے بول گئ اور بول کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئ۔۔۔۔

سعیر گہرا مسکرایا مگر کچھ بولا نہیں لیکن جب پیچھے سے کوئی حرکت نا محسوس ہوئی نا کوئی آواز آئی تو پیچھے مڑا وہ پری پیکر ہاتھوں میں چہرا چھپائے کھڑی تھی وہ مسکراتا اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا زرش نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں مگر وہ سامنے نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں یہ کہاں گئے ابھی تو یہی تھے وہ دو قدم آگے بھری مگر سعیر نے اسے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں کیا۔۔۔

میں کہیں نہیں گیا میری جان،، آئی لو یو ٹو سعیر کی جان سعیر نے اسکے کندھے پر لب رکھے وہ دہک سی گئی خود کو اس کی گرفت سے نکالنا چاہا مگر وہ اپنی پکڑ مضبوط کر گیا۔۔۔

سسس،،، سعیر لل،،، لیو می الفاظ جیسے نکلنے سے انکاری تھے،، دل کی دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہو رہا تھا،،، اسکی خوشبو حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

وائی مائی لو وواب کی بار لبوں نے گردن پر گردش شروع کی وہ جھینپ گی،،،،، سمجھ سے سب باہر تھا،، اپنا محرم تھا،،، جس کا اس پر حق تھا،،،، محبت تھی،،، پسند تھی،، چاہت تھی،،، پہلی محبت،،، پہلی چاہت،،،،، اور وپ بھی محرم کے روپ میں۔ کسی نے بلکل درست کہا تھا۔۔۔

"محبت کا مزہ تب ہے جب محبوب محرم بن کے ملے "

سع،،،،ی،،رررر ٹوٹوں میں بول کر اسکا نام شہید کیا،،، ماتھے پر پسینے کی قطرے نمودار ہوئے، وہ کسی چھوٹے سے بچے کی طرح اسکے بازوؤں کے درمیان کھی تھی،،، اس کی حالت سمجھ کر وہ گہرا مسکرایا اسکا رخ اپنی طرف موڑا جو آنکھیں میچ کر کھڑی تھی،،، گال گلال ہو رہے تھے،،،، بڑی فرصت سے اسکے چہرے کا طواف کیا،، جو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا،، آگے ہو کر اسکے چہرے پر پھونک ماری،،،، زرش کی پلکوں میں جنبش پیدا ہوئی،،، پلکوں نے رخساروں پر

رقص کیا وہ گہرا مسکرایا،،اس سے پہلے وہ آنکھیں کھولتی فوراوہ بیڈ پر بیٹھ گیا جیسے جتانا جاتا ہو کہ اس نے کچھ نہیں کیا

زرش نے آنکھیں کھولیں تو وہ مزے سے بیڈ پر براجمان تھا،،، سعیر جائیں نا کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے وہ جھنجھلائی،،، ایک یہ خوبرو وجیہہ شخص اپنا کی محرم اسکی قربت،،، حواسوں پر سوار ہوتی اسکی خوشبو اپنی سمجھ سے باہر تھی اپنی کیفیت

میں نے تو کچھ نہیں کیا مائی وائف کچھ ہوا ہے،،، آنکھوں کو چھوٹا کر کے پوچھا تو گڑبڑا گئی۔۔۔

اس کے پاس آئی سعیر کا بازو پکڑا چلیں جائیں،،وہ۔اسے اٹھاتی سعیر نے جھٹکے سے اسے اپنی گود میں بٹھایا،،اور اسکی کمر کے گرد بازو لپیٹے۔۔۔

کہاں جاؤں میں ڈیئر وائفی۔۔۔۔۔؟؟؟

گھر۔۔۔

اور وہ کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ اپنی وائف کے پاس رہو شی نیڈز یو۔۔۔

نہیں نا سعیر۔پلیز۔چلے جائیں بھائی آجائیں گے۔۔زرش نے اسے کندھے سے پکڑ کر پیچھے ہٹانا چاہا۔۔۔

وہ جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتا اسکے بالوں میں منہ دیا۔۔۔

یو نو واٹ تم میرا دنیا جہاں کا سکون میری دنیا،،، میری سانس لینے کی وجہ بنتی جا رہی ہو زرش،،، پتہ۔ نہیں کیوں میں وہ جو کسی لڑکی کی جانب دیکھتا نہیں تھا،،، آج تمھارے پیچھے پاگل ہوں تمھارے لیے پاگل ہوں،، بے تہاشا عشق کی انتہا تک محبت کرتا ہوں تم سے میں،، سن رہی ہوں نا۔۔۔۔

زرش نے اسکی گردن میں منہ دیا کچھ نمی سعیر کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تو اسے تڑپ کر خود سے الگ کیا۔۔۔

زرش م وائی آر یو کرائنگ م،، ہاتھوں میں اسکا چہرہ کے کر پیار سے پوچھا۔۔۔۔

سعیر تھینکیو سو مچ آئی ہوپ میں بھی آپکو اسی طرح اتنی ہی محبت دے سکوں وہ بھر آئی آواز میں دوبارہ اسکی گردن میں منہ دیے بولی۔۔۔۔

مجھے یقین ہے میری جان تم کر دیکھاؤ گی سعیر نے اسے اپنے آپ میں بھینچا۔۔۔۔

اچھا ابھی آپ جائیں نا پلیز زد یکھیں عالیان کوئی بھیا اجائے گئیں نا۔۔ اب کی بار وہ روہانسی ہوئی بولی تو وہ مسکرایا

اچھا اچھا روئیں مت میں نا۔رہا ہوں اپنا ڈھیڑ سارا خیال رکھنا کل ملاقات ہوتی ہے وہ اسکا ماتھا چومتا مڑا اور کھڑکی سے غائب ہو گیا۔۔

صبح کے چھے بجے جاگنگ کر کے شایان واپس آیا آکر 20 منت میں تیار ہوا،،،رائل بلیو شرٹ کے نیچے جینز کی پینٹ پہنے انتہائی ڈیشنگ لگ رہا تھا،،،وہ اپنا کوٹ پکڑ کر نیچے آیا آج آفس میں امپورٹنٹ میٹنگ تھی جبھی ناشتہ کیے بغیر آفس چلا گیا آکر سیدھا میٹنگ اٹینڈ کی عرشیہ تمام انتظامات دیکھ چکی تھی ہر چیز ٹیبل پر موجود تھی ایان بھی آچکا تھا،،، برہانز کے ساتھ انہوں نے کوئی پروجیکٹ سائن کرنا تھا پر ابھی تک اس کمپنی کا مالک نہیں پہنچا تھا 10 منٹ اوپر ہو چکے تھے،،،شایان نے ایان کو دیکھا بروا چکائے،،،غصے کی شدت شکل سے پتہ چل رہی تھی،،،اتنی ہی دیر میں وہ آفس میں داخل ہوئے شایان جو سامنے سیٹ پر ایان کے ساتھ بیٹھا تھا،،ایان کو دیکھا پھر عرشیہ کو،،،،مس عرشیہ میٹنگ نہیں ہو گی اور یہ پروجیکٹ بھی ہم سائن نہیں کریں گے گاٹ اٹ،،،ایان نے اس پاگل سر پھرے آدمی کو دیکھا۔۔۔

آر یو میڈ پاگل ہو کیا بکے جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟

کیوں کچھ غلط نہیں ہے ایان جن کو وقت کی قدر نہیں وہ کیا خاک بزنس کریں گے،،یہ میٹنگ نہیں ہو گی تم نے کرنی ہے تو کر لو میں نہیں وہ کہہ کر یہ جا وہ جا۔۔۔

پیچھے آیان نے ماتھا پیٹا یا اللہ،، سوری مسٹر برہان آپ کسی اور کمپنی کو اپنا پروجیکٹ دیکھا دیں تھینکس وہ کہتا اپنے سٹائل سے چلتا آپ ے روم میں آگیا،، پیچھے مسٹر برہان سر سر کرتے رہ گئے مگر سر جا چکے تھے۔۔۔

شایان کچھ دیر آفس واپس آیا اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے ابھی وہ اندر آیا ہی تھا سامنے عرشیہ جو پوری رات میٹنگ کہ تیاری کی وجہ سے سوئی نہیں تھی،،، شدید نیند آرہی تھی جسکی وجہ سے آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں اسنے سوچا کافی پی جائے جبھی کافی لے کر اپنے روم میں جارہی تھی کہ اچانک ایک زوردار ٹکر سامنے سے آتے شایان سی ہوئی جس کے ڈریس پر کافی گر گئ شایان کا دماغ اور گھوم گیا

مس عرشیہ آر یو بلائنڈ دیکھ کر نہیں چلا جاتا کیا آپ سے سارے کپڑے برباد کر دیے میرے الہہ۔۔۔۔

سو سوری سر میں نے جان کے نہیں کیا عرشی ڈر گئ۔۔۔۔

اوو پلیز زواٹ سوری،،، یہاں آپ کام کرنے آتی ہیں یا انجوائیمنٹ کے لیے۔۔۔۔

سر مجھے نیند آرہی تھی اسی لیے کافی بنا کی ائم۔ سوری عرشیہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

پلیز زز مجھے کام۔ کے دوران یہ چوچلے اور یہ چوچلے کرنے والے زہر لگتے ہیں گاٹ اٹ آئندہ خیال رکھیے گا سمجھیں نیند پوری کر کے آیا کریں اب جایئے۔۔۔۔

عرشیہ فوراوہاں سے نکلی مگر یہ بولنانا بھولی جن کو ہم۔زہر لگتے ہیں وہ ہمیں کھا کے مر جائیں۔ہوں وہ پیڑ پٹختی وہاں سے نکلتی چلی گئ۔۔۔۔

پیچھے شایان کا منہ کھلا رہ گیا،،پٹاخہ وہ بڑبڑایا اور پتہ نہیں کیوں غصے میں بھی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔۔

صبح ہوئی زرش اور عالیان یونی کے لیے نکلے وہیں سعیر بھی تیار ہو کر یونیورسٹی پہنچا،،،عالیان اندر داخل ہوا سامنے ہی مشا کھڑی تھی اور ایک لڑکی،،،،مشا کے فیانسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جو ہنس کے دوسری لڑکی سے بات کر رہا تھا،،مشا کو یہ حرکت پسند ناگوار گزری وہ اپنے ڈیڈ سے ڈسکس کر چکی تھی اس کی حرکتیں لیٹ نائٹ گھر آنا،،کلبز پارٹیز،،لڑکیوں سے باتیں اسے ناگوار گزرتی،،اس کے ڈیڈ نے بولا وہ صبر سے کام کے اگر پھر بھی ٹھیک نہیں ہو گا تو وہ اس سے زبردستی نہیں کریں گے جو اسکا فیصلہ ہو گا وہ اس میں راضی ہونگے اب۔بھی اس کے اس فیل سے وہ بے حد جھنجھلا رہی تھی مگر ضبط کیے کھڑی رہی۔۔۔

عالیان کو یہ بات گوارہ ناگزری جبھی انکے قریب آیا۔۔۔۔

ہیے۔۔۔۔۔

یس فصی پیچھے مڑا،،آؤ آج بڑے بڑے لوگ یہاں۔۔۔۔

ہاہاہاوہ طنزیہ ہنسا بڑے لوگ واٹ ایور۔۔۔

ہیے ڈیئر وہ اس فصی کو اگنور کر کے مشا کے جانب بڑھا۔۔۔

جی مشا نے الجھی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے کین آئی۔۔۔

مجھ سے۔۔۔۔

جی بلکل آپ سے۔۔۔

سائیڈ پر ایئے وہ خود سائیڈ پر گیا،،فصی نے الجھی نظروں سے دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

کیوں کیا بات کرنی ہے یہی کرو سائیڈ پر جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

ہاتھ چھوڑ اسکا عالیان اونچا غرایا وہ کانپ ہی تو گیا مشا بھی اپنی جگہ سے اچھلی۔۔۔۔

کیوں چھوڑوں وہ ڈھیٹ بنا کھڑا رہا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو ورنہ عالیان نے کڑے تیور لیے اسے دھمکایا۔۔۔

اس ڈرپھوک نے ہاتھ چھوڑ دیا جاؤ سنو اسکی بات تمھاری دوست کا بھائی ہے جبھی بھیج رہا ہوں،،،مشا نے آنکھیں پھیلائے اپنے فیانسی کو دیکھا جو ڈر پھوک ڈر چکا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا اوور عالیان طنزیہ سا ہنس دیا۔۔۔

وہ چلتی اسکے قریب آئی جی بولیں۔۔۔

میری بات دیہان سے سننا مس مشا کامران،،، تمھارے آس پاس مجھے کوئی لڑکا کوئی چیز پسند نہیں نو میٹر وہ تمھارا کیا لگتا ہے،،، آئیندہ مجھے کسی لڑکے سے بات کرتی مت دیکھو ورنہ انجام کی زمہ دار خود ہو گی تم سمجھی غصے سے کہتا وہ اس کو الجھن میں ڈال گیا۔۔۔

یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں وہ فیانسی ہے میرا اور اپ کون ہوتے ہیں کس حق سے یہ بات کر رہیے ہیں۔۔۔

شٹ اپ مس مشا آئی ڈونٹ کیئر منکوحہ بھی ہوتی اسکی تو بھی فرق نا پڑتا کیونکہ تم صرف یہ عالیان،،،عالیان احد قریشی کو بلکل اسکے نام کی طرح سنا تم نے اور یہ عالیان صرف اس خوبصورت لڑکی مشا کا صرف مشا کا،،،اور کس حق سے یہ بات بول رہا ہوں جلد پتہ لگ جائے گا،،،بی کیئر فل،،،وہ اسکا گال تھتھپاتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پاگل ہو گیا شاید پاگل الو کا پٹھا،، عجیب زرش کو بتاؤں گی دوبارہ کچھ کہا اس نے مجھے تو سر پھرا،، وہ اس پر دو حرف بھیجتی گئ۔۔۔

اور وہ اسکے لقب سنتا لب دباتا آرام سے آکر کلاس میں بیٹھ گیا۔۔۔

سعیر اپنی دھن میں چلتا کلاس میں ایا سامنے وہ پری پیکر اپنے کام میں۔ مصروف تھی جانی پہچانی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو سر اٹھا کر دیکھا سامنے وہ خوبرو شخص کھڑا تھا سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ساتھ والی چیئر پر آکر بیٹھ گیا

ہیے مائی ٹیڈی بئیر۔۔۔۔

ہیے مائی پمپکن سعیر نے اسکا گال کھینچا۔۔۔

پمپکن واٹ میں تو بے بی پنک میں اورنج میں تھوڑی۔۔۔۔

ہاں تو ہو تو بلکل پمپکن نا اسکے گال پر اپنے ہاتھ کی پشت سے پیار کرتا بولا تو وہ کھکھلائی۔۔۔

مائی لووو سعیر نے جھٹکے سے اسکا گال چوما تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا سعیر نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔

ٹھرکی حرکتیں مت کریں وہ اسے ہنوز گھورتی بولی۔۔۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے سر کلاس میں ائے وہ دونوں سر یس ہو کر بیٹھ گئے،، سعیر نے پورا لیکچر اسکا ہاتھ پکڑ کر اور ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد ڈال کر لیا وہ پوری کلاس میں اس طرح شدید گھبرا رہی تھی،، ساتھ بیٹھا شخص اسکی گھبراہٹ سے باخوبی واقف تھا،،، وہ اسکو محسوس کر کے لب دبا گیا۔۔۔

ابھی وہ لیکچر لے رہی تھی جب سعیر نے اسکی کمر پر انگلی پھیری وہ اچھل ہی تو گئ۔۔۔

سعیر پلیززز نہیں کریں وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

اوکے سوری مائی لووو اسکے کان میں سرگوشی کرتا جھٹکے سے گال چوم گیا۔۔۔۔

وہ لیکچر سے بور ہوتی اسی طرح سو گئ۔۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھ کر ماتھا پیٹا،،یار یہ لڑکی پڑھنے نہیں آتی بلکہ سونے آتی ہے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کے کر وہ بیٹھ گیا ۔۔۔

لیکچر اوور ہوا تو سر باہر چلے گئے،، سعیر اسکی جانب مڑا گہری نظر سے ایک ایک نقش کو چھوا،،اور اسکی گال پر انگلی پھیری پھر اپنی انگلی کو دیکھا،،زرش کی آنکھ کھولی اسے دیکھا اور فورا اٹھ کر بیٹھی،،، سعیر اپنی انگلی کو دیکھتا بولا،،، کونسی کریم لگائی ہے۔۔۔؟؟؟

کریم۔ نہیں ہے جناب لوشن ہے۔۔۔۔

اووبٹ کونسا۔۔۔۔۔

کیئر کیئر ہنی لوشن۔۔۔۔

کہاں کرتی ہو میری کیئر میری جان کتنا تڑپاتی۔۔وہ۔اپنی ہی دھن میں بولے گیا

سعیر ہٹیں،،اٹس کیئر ہنی لوشن۔۔۔۔

اووا چھا جبھی میں کہوں کیسے ہو گیا یہ پمپکن اتنا سوفٹ۔۔۔۔

ہوں میں شروع سے ہی سوفٹ ہوں۔۔۔۔

رہنے دی جیے میری جان۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔۔

ہاہا اوکے مان لیا سعیر نے اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے،،،وہ اسکے کندھے سے سر ٹکا گئ،،یہ لوگ بلکل نہیں جانتے تھے کہ آنے والا دنوں میں انکے لیے کیا آزمائش اور کیا مشکلات آنے والی ہے کہ پھر انکی زندگی میں کیسے طوفانوں کا انہیں سامنا کرنا ہے۔۔۔۔

پاکستان:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،،لمس یونیورسٹی میں معول سے زیادہ بھگ دور مچی ہوئی تھی،،،آج انکا ٹرپ جانا تھا اور سب سٹوڈنٹس وقت سے پہلے وہاں موجود تھے،،،افعان آفندی اور شبعان آفندی دونوں بھائی وہاں موجود تھے مگر انکے گروپ کی آن مان شان وہ جناب غائب تھے۔۔۔

یار کہاں رہ گیا وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں یہ بندہ۔۔۔۔۔؟؟؟افعان نے چڑ کر کہا۔۔۔

پتہ نہیں یار کہاں رہ گیا جانا بھی ہے کہ نہیں اس الو نے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔۔۔

تب آئے گا جب یونیورسٹی کی بس نکل جائے گی۔۔۔۔۔شبعان نے چڑھ کر کہا۔۔۔۔

ہاں تو نکل جائے کونسا طوفان آئے گا خود چلے جائیں گے گاڑیوں کی کمی ہے یا ڈرائیورز مغرور سی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مغرور سا شہزادہ احان پیچھے پینٹ کی پاکٹز ہاتھ ڈال کر جب سے کھڑا انکی گوہر افشانیاں سن رہا تھا۔۔۔۔

افففف کہاں تھے تم۔۔۔؟؟؟افعان نے اسے گھورا۔۔۔۔

کب سے کھڑا ہوں خود کی چغلیوں سے باز آؤ تو ناناک سے مکھی اڑاتے بے نیازی سے بولا گیا تو سب نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہنا چاہتے ہوں اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

ان کو دیکھ کر وہ آدھا لب دانتوں میں دباتا ان تک آیا،،،،رائل بلو ہائی نیک کے نیچے جینز کی پینٹ اور ڈارک بلیو کوٹ پہنے اگے ایا اب کیا یہی رہنا یہ جانا نہیں ہے۔۔۔

ایے سن ایک لڑکے نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

ہمممم،،،،،احان نے جواب دیا۔۔۔۔

کیوں نا اکیلے جایا جائے،،،واپسی پر انکے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔۔۔۔

شٹ اپ احان نے منہ بنا کر اسے ڈپٹا،، ساتھ جائیں گے ساتھ آئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بول رہا تھا کہ سامنے منظر دیکھ کر اسکی زبان کو تالو سے چپک گئ کیونکہ منظر ہی اس قدر حسین خوبصورت تھا شاید اسی کے لیے۔۔۔۔

افعان نے اسکا زوایہ نگاہ دیکھ کر ماتھا پیٹا،، جبھی اس شہزادے کے ڈمپل نے نمائش کروائی۔۔۔۔

سامنے ایہاشارٹ گھٹنوں سے اوپر تک آتی رائل بلیو کلر کی فراک پہنے نیچے جینز کی پینٹ کو ٹخنوں سے فولڈ کیے اوپر بلیو جیکٹ پہن کر گلے میں وائٹ کلر کا ڈوپٹہ لیے ہالف بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنائے کھڑی تھی،، آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کر رہی تھیں،،، اور لال چہرے کی کھکھلاہٹ اس کی خوبصورتی میں مزید آضافہ کر رہی تھی،،،

ایک خوبصورت ویران برف سے ڈھکی سڑک اور ارد گرد پہاڑوں کی چوٹیوں کو اپنی لپیٹ میں لیے سفید رنگ کی برف اسکے اوپر سبز ازار درخت جو ماحول کو کافی حسین اور خوبصورت بنا رہے تھے،،، اس ویران سڑک پر آتی اس حسین سی لڑکی کی کھکھلاہٹ،،، اور برف پر اسکے قدموں کی چھاپ،،، اس پوری سڑک پر چلتی یہ بلیو کلر کی پری،،، جو کبھی جھک کر برف کو چھوتی تو کبھی پہاڑوں پر پڑی برف کی اووٹ کو پکڑ کر اپنے اوپر اچھالتی،،، کتنا حسین دلکش منظر تھا،، اور اسی قدموں کی چھاپ پر پاؤں رکھتے اسے فولو کرتا وہ شہزادہ جو اسکے پیچھے مخناطیس کی طرح کھینچا چلا آیا،،، اور اب اس کو برف سے کھیلتا دیکھ رہا تھا،،، وہاں وہ پری پیکر جب برف سے کھیل کر پیچھے مڑی تو اسکی جانب دھیان گیا تو وہ آنکھوں میں ڈھیر ساری شرارت اور چمک لے کر اس کی جانب بڑھی،، ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے باندھ رکھے تھے،، قدم

قدم چلتی اسکے قریب آئی،،ادھر وہ اسے اپنے طرف آتے دیکھ گہرا مسکرایا،،مگر برف کی ٹھنڈی پھوار نے ہوش اڑائے وہی احان اپنی ہوش کی دنیا میں واپس آیا جب افعان نے اپنے ٹھنڈے پانی سے دھلے ہاتھوں کے کچھ قطرے اسکے اوپر پھینکے۔۔۔۔

What the hell is this afan..??

احان شدید جھنجھلایا کتنا حسین اور خوبصورت خیال تھا اور س افعان کے بچے نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔۔۔۔

کیا کہاں کھو گیا، دیہاں کہاں ہے تمھارا یہاں ہم۔بات کر رہے اور تم کونسی دنیا میں ہو اور وہ جس کے خیالوں میں ہو وہ تو کب کی جا چکی افعان نے چڑ کر بولا۔۔۔۔

ہاں کہاں گئ احان نے پریشانی سے پوچھا تو افعان نے ماتھا پیٹا۔۔۔۔

بس میں جانا نہیں ہے کیا لگتا تو نے نہیں جانا تو رہ اپنی خوابوں کی دنیا میں میں چلا یہ کہہ کر وہ بس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

اوورورک قسم سے سو تھنوں والا کام کیا مینیجمینٹ نے اس وقت واٹ ایو روہ جھنجھلا کر بس کے قریب آیا،،اور جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا،،کچھ ہی دیر میں ان کی بس مری کے لیے روانہ ہوئی بس میں ہل چل سے تھی ہر 10 منٹ بعد سامنے بیٹھی لڑکیوں کی زور سے ہنسنے کی آواز آتی لڑکے تو تنگ اچکے تھے جبھی انہیں چپ کروانے کے لیے گانا گانے لگے۔۔۔۔

"فیلنگ سے بھرا تیرا دل لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل...
اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا...
تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل"

ابھی افعان نے گانا گانا شروع کیا جب ایہانے کان پر ہاتھ رکھے مہربانی فرمائیں بھائی صاحب کان پھٹ گئے اس قدر بیستی پر سب لڑکیوں کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

جانے دیں بھا۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کچھ بولتا احان نے زوردار چٹکی کاٹی۔۔۔

باجی باجی جانے دیں باجی۔۔۔۔۔

ہیے واٹٹٹٹٹٹ باجی کیا کچھ بھی عجیب اس قدر پینڈو لفظ پر ایہانے گندی شکل بنائی تو وہ ہونٹ دبا گیا۔۔۔۔

اچھا چلو نا سب گانے گاتے ہیں چلیں پھر سسٹر آپ ہی یہ والا گانا پورا کریں سنائیں آپ اور آپکی دوست۔۔۔۔۔

ناہم نہیں گاتے۔۔۔۔

اور وہ کیوں گانا تو پڑے گا ورنہ ہم۔ سمجھیں گے لوزرز۔۔۔۔

ایکسکیوزمی وئی آرناٹ لوزرز گاتے ہیں ہم ہمیں کیا ابیہانے لٹھ مار انداز میں کہا اور گلا کھنکھارا۔۔۔۔

"فیلنگ سے بھرا تیرا دل
لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل
اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا
تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل "

ایک چور نظر اس ہینڈسم پر ڈالتی بولی جو اسی کو ہی دیکھ رہا تھا اور یہ ادا بھی بڑی بریک بنی سے نوٹ کی اور گہرا مسکرایا
۔۔۔

"فیلنگ سے بھرا تیرا دل
لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل
اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا
تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل

"دھڑکن میری تو ہی زندگانی ہے
روح میری تیری روح کی دیوانی ہے
ہو چہرہ تیرا میری نا نظر ہٹڈی جان لیوا تیری آنکھوں میں شیطانی ہے"

مسلسل ترچھی نظروں کی حصار میں سامنے بیٹھے بندے کو لیے ایک ایک لائن بولی جارہی تھی جیسے ایک ایک لفظ اسی کو ڈیڈیکٹ کررہی ہو اور ایسا ہی تھا وہ اسی کو تو ڈیڈیکٹ کررہی تھی۔۔۔

"دنیا تو میری تو ہی رب ہے
بس ایک تیری جگہ سب سے الگ ہے
میرا دین ایمان ہے تو
اس روح کا تو تو ہی رب ہے"

آنکھیں موندے سکون سے اسکے چہرے کو مخاطب کیے یہ شعر ادا کیا گیا کچھ آوارہ لٹوں نے چہرے پر گستاخیاں کی تو سامنے والا مبہوت سا ہی تو رہ گیا،،، ایک اس قدر خوبصورت آواز اوپر سے قیامت خیز حسن کی ملکہ،،،، بندہ دیوانہ نا ہو تو اور کیا۔۔۔۔

"اشارے تیری کرتی نگاہ
آئے پاس میرے چلتی ہوا
سچا پیار مجھے تجھ سے ہوا
میرے پیار کے تو تارے بھی گواہ"

مسکرا کر اپنے سچے عشق کا اعتراف کیا ہو جیسے سکون سے۔۔۔۔

ملا تو مجھے سب گیا مل

فیلنگ سے بھرا تیرا دل

لٹ کے کے گیا میرا تھوڑی والا تل

اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا

تو ہے میرا راجانے تو ہی منزل"

اپنی گال کے نیچے ہاتھ رکھتے بولی اور آنکھیں دھیرے سے کھولیں۔۔۔۔

تجھ سے ہی صبح میری تو ہی شام ہے

ہونا مجھے تیرا اب سرعام ہے

تیرا نام لے کے دل کرتا دعا

تجھ سے ہی جڑا اب میرا نام ہے

میری زندگی میں ہو جا شامل

فیلنگ سے بھرا تیرا دل

لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل

اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا

تو ہے میرا راجانے تو ہی منزل "

اووواووووواووواووووووو۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کیے جیسے لاسٹ میں ریکوسٹ کی گئی ہو مگر وہ کیا جانے سامنے کا بندہ جسٹ اسکے حکم چاہتا ہے نا کہ کوئی منت سماجت۔۔۔۔

گانا ختم۔ہوا پوری بس ہوٹنگ اور تالیوں کے شور سے گھونج اٹھی۔۔۔۔

واووو ایہایورا کڈ ایہا کی دوست نے اسکا گال چوما۔۔۔۔

تھینکیو چلو اب بوائز کی باری انوشا بولی۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں افعان نے فورا بولا ہمارا اک سٹار گائے گا احان احد قریشی ہے نا۔۔۔

ناٹ ایٹ آل احان نے فورا نا کی۔۔۔۔

اور وہ کیوں بھلا افعان نے گھورا۔۔۔۔

میری مرضی اس نے بھی گھورا۔۔۔

اوکے فائن شعبان نے کچھ پرچیاں آگے بڑھائیں جو ابھی بنائیں تھی اس نے اس میں سے ایک اٹھاؤ جو لکھا ہو گا وہ کرنا ہو گا۔۔۔۔

اوکے فائن بٹ اگر میری مرضی کا ہوا تو ورنہ صاف صاف انکار سمجھے۔۔۔۔

اوو چل اوئے اٹھا تو افعان نے چڑ کر کہا،،،سامنے پری پیکر گہری نظر سے اس کی ایک۔ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی ۔۔۔۔

احان نے پرچی اٹھائی اور کھلی۔۔۔

کیا لکھا ہے افعان اتاولا ہوا۔۔۔

آپ کو جس سے محبت ہوئی ہے اس کے لیے ایک شعر۔۔۔۔

ہاں تو سنا۔۔۔۔۔

"احساس محبت میں ہم صرف اتنا ہی کہتے ہیں

تیرے بغیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم تیرے ہی رہتے ہیں "

واہ واہ محفل زافران بنی۔۔۔۔

چلو بھئی اب افعان کی باری احان نے اسے ٹھکوا مارا جو انوشا کو جانے کب سے تاڑ رہا تھا۔۔۔
افعان نے پرچی اٹھائی۔۔۔

ایک لڑکی جو آپکو پہلی نظر میں پیاری لگی ہو اسکے لیے شعر۔۔۔۔

واٹٹٹٹ یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟؟ افعان جھنجھلایا۔۔۔۔

شٹ اپ سناؤ کوئی بھی کوئی کرش مٹیریل بننے کے قابل لگی ہو اسی کے لیے چل احان نے اسے ٹھنڈا کیا افعان سمجھ گیا اور اسے گھورا وہ لب دبا گیا۔۔۔۔

نظر میں حیا۔۔۔۔۔۔ سر پر ڈوپٹہ۔۔۔
مشکل میں ڈال گئی ایک پیاری سی لڑکی۔۔۔

اوہووووووو محفل عروج پر تھی،،،اسی طرح شعر و شاعری گانو کا سلسلہ لگا رہا۔۔۔۔

شعبان رہ گیا تھا جبکہ پرچیاں ختم ہو چکی تھیں۔۔۔۔

وہ ہاتھ جھاڑ کر ریلیکس ہو کر بیٹھا بھول گیا تھا،، دوستوں کے بیچ کون بچ پاتا۔۔۔۔

بیٹے کوئی شعر سنائے اپنی محبت کے نام یا کوئی گانا اگر یہ دونوں نا ہوا تو تمھیں یہاں اٹ پٹانگ ڈانس کرنا پڑے گا ۔۔۔۔۔

کیا بکواس ہے ختم ہو گئی پرچیاں میں کچھ نہیں کر رہا نکلو۔۔۔۔

اووو ہیلو سب نے کیا آپ بھی سنائیں شاباش ورنہ ڈانس۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے یار ررر را بھی وہ بول رہا تھا جب اچانک نظر مناحل پڑی جو ان سب سے الگ کوئی بک پڑھنے میں مصروف تھی،، اس ظالم لڑکی کو وہ کئی بار پرپوز کر چکا مگر وہ ڈھیٹ ہمشہ سے اسے اگنور کر دیتی یا اسے ڈانٹ دیتی۔۔۔۔

"انکار کی سی لزت اقرار میں کہاں غالب
پڑتا ہے شوق ان کی نہیں نہیں سے "

اسی طرح تماشے کرتے ہنسی مزاق کرتے وہ لوگ مری کی وادیوں میں داخل ہوئے،، ارد گرد پہاڑ کبھی اونچائی تو کبھی اتنی ہی اترائی،،، سفر بہت مزیدار گزرا،،، کوئی بد تمیزی یا بد مزگی نہیں ہوئی،،، ابھی تو رات ہو جانے کو تھی،، ان سب نے مری کے مال روڈ پر ایک ہوٹل میں سٹے کیا،، ابھی سب سٹوڈنٹس کو آرام کرنے کا کہا گیا،،، اور صبح انہیں جلدی اٹھ کر گھومنے جانا تھا۔۔۔۔

سب اپنے اپنے ہوٹل میں جانے لگے،، ایہا کا فون جانے کہاں چلا گیا تھا جو وہ اتنی دیر سے بس میں ڈھونڈ رہی تھی،،، احان کی نظریں وہی پر جمی ہوئی تھیں۔،،، فون نیچے زمین پر اپنی حالت پر رو رہا تھا پروٹیکٹر شہید ہو چکا تھا،،، اووشٹ یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ایہا نے سر پیٹا اوپر سے ڈیڈی کہ اتنی مس کالز۔۔۔۔

اوونو میں تو گئی۔۔۔۔

اور یہ پروٹیکٹر وہ اپنی دھن میں بولتی باہر آئی آکر کسی چٹانی اور خوشبو بھرے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

اوچ،،، یہ بندہ ہے کہ لوہا سر اٹھا کر دیکھا تو احان سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ اچھل کے دور ہوئی ان بیلنس ہو کر گرتی جب اچانک ایک مضبوط بازو نے اسے تھاما۔۔۔۔

کیا ہو گیا کیوں گرتی پر رہی ہیں دھیان کہاں ہے آپ کا۔۔۔۔؟؟؟؟

سسس،،، سوری،،، وہ دوبارہ فورا سیدھی ہوئی۔۔۔۔

کوئی پریشانی قابل اطمینان سے پوچھا گیا۔۔۔

نہیں وہ یہ فون آگے کر کے اسکی حالت دیکھائی تو وہ مسکرایا۔۔۔

بس یہ ٹوٹ گیا کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں پروٹیکٹر ٹوٹا اور سیکرین اوپریٹ نہیں ہو رہی ڈیڈی کی مس کالز بہت ڈانٹ پڑے گی کیا کروں میں سرگوشی میں بلکل سلو آواز میں اپنی آواز کے سر بکھیرتی وہ اسے بے حد حسین لگی۔۔۔

اٹس اوکے بیوٹیفل گرل جسٹ ٹیک اٹ احان نے اپنے آئی فون نکال کر اسے تھمایا۔۔۔

اس کا کیا کروں یہ تو آپکا میں کیسے رکھ لوں۔۔۔۔ ایہانے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔

احان نے اپنی سم نکالی اور اسکا فون اسکے ہاتھ سے لیا اس میں سے اسکی سم نکل کر آپنے فون میں ڈالی جبکہ اپنی سم اسکے ٹوٹے آئی فون میں،، نمبر سب سم میں سیو ہونے کی وجہ سے کوئی دشواری کا سامنے نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔

یہ رکھیں،، ریلیکس رہیں میری خیر ہے،، مگر آپ گرل ہیں آپ کے لیے مشکل ہو سکتی ہے آپ گھر کال کر لیں اور اپنے پاس رکھیں یہ صبح ٹھیک کروا کر میں اپ کو ہینڈ آوور کر دوں گا میرا مجھے دے دیے گا ابھی آپ جائیں رات ہو رہی ہے۔۔۔

ایہانے پیار بھری نظر اس خوبصورت شاندار مرد پر ڈالی اور شکریہ ادا کرتی وہاں سے گئ۔۔۔

رکیں،،،احان کی آواز پر وہ ٹھٹک کر رکی۔۔۔

ایک اداسی پیچھے مڑی جی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں خیال رکھیے گا دھیان سے جایئے گا مسکرا کر اسے کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اس نے دور تک اسے جاتا دیکھا اور مسکراتی سر جھٹکتی وہاں سے گئ۔۔۔

لندن:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا برف باری کا سلسلہ جاری تھا ہلکی ہلکی برف کی پھوار ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی،،، سڑکوں پر گرتی برف،،، درختوں کی پتوں اور شاخوں پر برف جیسے شبنم کے قطروں کی مانند چمک رہی تھی،،، آسمان پر چھائے بادل زرش کی آنکھ کھولی جو سعیر کے حصار میں سو گئ تھی رات پھر وہ اسے تنگ کرنے ٹپک پڑا تھا،،، انہیں تماشوں میں وہ اسکے گود میں سو گئ دو دن سے اسکی آغوش میں سکون سا ملتا اور وہ دنیا جہاں کا سکون سمیٹے وہاں سو جاتی اور وہ ظالم صبح ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو جاتا اور وہ سخت جھنجھلاتی اپنی ہی کیفیت سے،، اب بھی اٹھی تو جانا لمس بیک پر اور ماتھے پر محسوس ہوا اسنے ہاتھ بڑھا کر چھوا تو خود ہی شرم سے لال ٹماٹر ہو گئ اور دوبارہ اپنا منہ تکیے میں دے گئ،، دل نے 400 کی سپیڈ پکڑی،،، یہ بندہ کیا اسکا عشق تھا،، ہاں بلکل تھا کیا ہے وہ عشق ہی تو بنتا جا رہا ہے،،، عادت بنتا جا رہا ہے،،، کیا مجھے اسکی اہڈیکیشن ہو رہی ہے،، ہاں زرش قریشی تم تمھیں اسکی ایڈیکشن ہو رہی،، تم ایڈیکٹ ہو رہی ہو،،،

ہاں تمھیں ہر وقت وہ چاہیے اپنے آس پاس اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب دل کی صدا سن کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے فورا اٹھ کر واشروم بھاگ گئ،، نہیں جانتی تھی یہ ایڈیکشن بہت بھاری پڑے گی،،،، کئ امتحانات آئیں گے،،، یہ قربت بہت بڑا تر پائے گی،،،، مرنے کے مقام پر ہو گی مگر قربت نصیب نا ہو گی۔۔۔۔۔

"عشق ہنسائے کبھی عشق رلائے
یہ عشق کیا چاہے کوئی تو سمجھائے
ہائے
عشق ہنسائے کبھی عشق رلائے
یہ عشق کیا چاہے کوئی تو سمجھائے"

وہ کچھ ہی دیر میں تیار ہوتی باہر آئی،، پیرٹ کلر کی گھٹنوں سے اوپر تک آتی فراک نیچے جینز کی پینٹ جس کو ٹخنوں سے فولڈ کیا گیا تھا گلے میں وائٹ مفلر لیے،، اوپر وائٹ بیلٹ پہنی اور بالوں کو ڈھیلی پونی میں مقید کیے وہ نیچے آئی جہاں عالیان اور شایان کسی کام۔ میں مصروف تھے،،، زرش نے اپنا سلائس اٹھایا چلیں یان۔۔۔۔

ہمم،، ہاں چلو بس عالیان چیزیں سمیٹتا مصروف سا بولا۔۔۔۔

یان،، ایک بات بتاؤ۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔۔

عالیان تم نے کل مشا کو کیا کہا تھا۔۔۔؟؟ سچی بتانا۔۔۔۔

کچھ نہیں کہا چلو اب دیر ہو رہی۔۔۔۔

ٹیڈی بتاؤ مجھے پلیززززز۔۔۔۔۔

تم۔ بھی سن لو پھر مجھے محبت ہو گئی ہے تمھاری اس دوست سے،،،، نہیں رہ۔ پاتا اسے دیکھے بغیر سانس اٹکتی جب وہ آس پاس نا ہوتی بسسسس ان شارٹ وہ میری ہے اور مجھے اس کے آس پاس مجھے کوئی بھی برداشت نہیں اور وہ۔ اسکا سو کالڈ مینگیتر جانتی ہو وہ کیسا نہیں کہاں جانتی ہو گی بہت جلد جان جاؤ گی دونوں اوور دیکھنا وہ میرے پاس ہی آئے گی ۔۔۔۔

عالیان تم پاگل وا گل تو نہیں ہو گئے یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو زرش پریشان ہوئی۔۔۔

ہاہاہاوہ طنزیہ ہنساوہ کیا ہے نازرش تمھیں تمھاری محبت مل گئ مگر میری محبت میں امتحان ہے میں اس امتحان کو بہت جلد پار کروں گا بہت محبت کرتا ہوں اس سے عشق جنوں کی حد تک اسکے لیے جان بھی لے سکتا ہوں اور دے بھی سکتا ہوں۔۔۔۔

شایان نے دونوں کی بات سنی اور وہ گہرا مسکرایا اپنی عرشیہ کا چہرہ سامنے آیا کیا وہ بھی محبت کرنے لگا تھا بلکل کرنے لگا تھا تھوڑا وقت لگے گا لیکن سمجھ جائے گا۔۔۔۔۔

میں دعا کرتی ہوں عالیان وہ تمھیں مل جائے ورنہ۔۔۔۔

شششششش عالیان نے اسے بولنے نا دیا وہ میری ہی ہے میری جان یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ اسے پانا میرا فتور ہے فتور دیکھتی جاؤ وہ۔ کہتا باہر نکل گیا پیچھے زرش نے نفی میں سر ہلا کر بڑے بھائی کی طرف دیکھا وہ بھی نے ڈمپل کا درشن کروانے میں مصروف تھا زرش نے ماتھا پیٹا اور باہر چلی گئ۔۔۔۔

زرش اور عالیان یونیورسٹی کے لیے نکل گئے شایان تیار ہونے کے لیے اوپر چلا گیا۔۔۔۔

سعیر رات گھر آ کر سو گیا تھا جو گھر کے وقت الارم پر اٹھا اور اٹھ کر نماز پڑھی اور اسائمنٹ تیار کرنے لگا آج ویسے ہی شاید دن ہی بوجھل سا تھا،،، کہیں بھی چین نہیں مل رہا تھا زرش کا خیال آتا مگر اسے وہ سوتا چھوڑ کر آیا تھا،،، اب بھی وہ اسائمنٹ بنا کر اٹھا ایک نظر بھائی کو دیکھا جو شاید شاور لے رہا تھا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا،،، مگر اس سے پہلے ایک میسج زرش کو کیا۔۔۔۔

ہیے لوو گڈ مارننگ۔۔۔۔

مارننگ مائی ٹیڈی بئیر۔۔۔۔

سعیر میسج پڑھ کر مسکرایا۔۔۔

کچھ دیر میسج پر بات کر کے وہ کچھ پر سکون ہوا۔۔۔۔
مگر زرش کا بھی یہی حال تھا دل شدید گھبرا رہا تھا آخر کیا بات تھی آج تو دن ہی بوجھل لگ رہا تھا،، دونوں آنے والے طوفان سے بے خبر تھے۔۔۔۔۔

سعیر پانچ منٹ میں میرون شرٹ اور جینز میں باہر ایا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے پرفیوم لگایا اور واچ پہنتا نیچے آیا،، سامنے ایان گہری سوچ میں تھا شاید نہیں یقیناوہ عائزہ کے بارے میں سوچ رہا تھا،، کل رات عائزہ کا میسج آیا تھا جسے اس نے ابھی تک سین نہیں کیا تھا اوپر سے سارہ بیگم کا پاکستان آنے کا پریشر یقینا اس لڑکی کے گھر والوں سے بات آگے بڑھ چکی تھی،، لیکن ایان نے لب کچلے،،، دن رات کشمکش کا شکار تھا اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا جسے وہ اپنی پریشانی شئیر کر سکتا تھا،،، آخر اپنی زندگی کی ڈوور خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دی بے شک وہ سب جانتا ہے اور وہ سننے والا ہے اسکے حق میں جو بہتر ہو گا وہی ہو گا،،، اب جو ہو رہا تھا اسے ہونے دینا چاہتا تھا،، دل کہتا تھا کہ جو ہو گا اچھا ہو گا ایک طرف سے دل اداس تھا مگر اللہ کی طرف سے دل مطمئن تھا،،، بے شک یہ اسکا ایمان تھا جو اس قدر مطمئن تھا مگر آج کیا ہوا اسکا بھی دل عجیب سا کیوں ہو رہا تھا کیوں ایک ٹینشن سی ہو رہی تھی،، سعیر اسکو سوچوں میں گم دیکھتا نیچے آیا آکر ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔۔

کیاہوا بھائی کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھا گیا۔۔۔

ہاں نہیں کچھ نہیں بس آج کچھ عجیب سا دن ہے نا۔۔۔؟؟؟

ہاں ہے تو پتہ نہیں کیوں عجیب سی فیلنگ آرہی ہے۔۔۔

خیر چھوڑو ٹھیک ہو جائے گا تم ناشتہ کرو اور دھیان سے یونیورسٹی جانا۔۔۔۔

نہیں میں کینٹین سے کھالوں گا اپ کیجیے آپ کی ماما سے بات ہوئی وہ ٹھیک ہیں ڈیڈی،، ایہا۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے سعیر رات میں ہی بات ہوئی تھی سب ٹھیک ہے۔۔۔

اوکے پھر میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا بھائی اللہ حافظ وہ ایان کا گال چومتا نکل گیا۔۔۔

ایان نے لمبی سانس خارج کی۔۔۔

یااللہ سب خیر ہو ایان کہتے ہوا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

عائزہ نے رات اسکو میسج کیا تھا مگر اسکا کوئی ریپلائے نہیں عائزہ نے پوری رات اسکے ریپلائے کا ویٹ کیا مگر نہیں کہیں سے بھی کوئی جواب نہیں،، آخر اتنا بھی کیا کہ وہ میسج سین بھی نہیں کر رہا ہے پوری رات غلط وہم و گمان نے۔ اسے گھیرے رکھا آخر جب بس ہوئی تو رو دی۔۔۔۔

کیا اسے کوئی مل گئ،، دماغ نے ٹانگ اڑائی۔۔۔

ناوہ تمہارا ہے آج سے نہیں کل سے نہیں بچپن سے دل نے مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔

اچھا وہ بچپن تھا اب جوانی ہے،،، پردیس میں ہے سو حسن ہے وہاں ایسا کیسے ہو سکتا کسی پر نظر نا ٹکی ہو دماغ نے دوبارہ غصہ دلایا۔۔۔۔

نہیں وہ۔ کہتا تھا وہ آئے گا ایک دن آئے گا وہ اسکا انتظار کرے وہ ضرور آئے گا،، وہ اسکا ہے آخری دم تک وہ اپنی عائزہ کا ہے دل نے اسکی سائیڈ لی۔۔۔۔

باتیں تو بڑی بڑی ہو جاتی ہیں پر ایسا کچھ نہیں ہوتا دماغ نے دوبارہ صدا دی۔۔۔۔

جب دونوں کی جنگ میں وہ تھک گئ تو کچھ اور نا ملا تو وہ رو دی پوری رات رو رو کر اس ظالم۔ کو یاد کر کے جب آنکھ لگ گئ پتہ ہی نا لگا۔۔۔۔۔۔

رضا اپنے کمرے میں بیٹھا تھا آج یونی تھوڑا لیٹ جائے گا اس نے سوچا تھا کچھ پلین کر رکھا تھا فصی کو بھی بول دیا تھا سعیر سے اس دن کا بدلہ جو لینا تھا اتنی بیستی اور مار دھلائی کا اور تو اور اس نے اسکی پسندیدگی زرش بھی اس سے چھین لی جسے پانا اس کا خواب تھا مگر وہ اتنی آسانی سے کیسے جانے دیتا اپنی پسند کو کسی اور کے پاس پاگل شاید بھول گیا تھا کہ وہ بنی ہی سعیر شاہ کے لیے کی وہ اسی کی ہے انہیں صرف موت ہی جدا کر سکتی ہے اور کوئی نہیں جبھی سعیر کو مارنے کا فیصلہ کیا اسکا کار ایکسیڈنٹ کرنے کا سوچا گیا۔۔۔

وہ شیطان صفت آدمی اپنے باپ کی طرح شاید بھول گیا تھا کہ جب تک اللہ نا چاہے کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ موت نے اپنے مقرر کردہ وقت پر آنا ہے۔۔۔۔

مگر گندی چالیں چلنا تو انکا شروع کا کام تھا اور اب انکی اولاد بھی ویسے ہی تھی،،رضا حرام مشروب اپنے اندر انڈیل رہا تھا جب اچانک خضر کی کال جو اسکا باپ تھا اس کے فون پر کال اٹھائی۔۔۔

ہیلو پاپا ہاؤ آر یو۔۔۔؟؟؟

ائم۔گڈ تم۔کیسے ہو سیگرٹ کے کش لیتے خضر نے پوچھا۔۔۔

بلکل فٹ خباثت سے مسکرا کر کہا۔

پاپا یار رر ایک بندہ ہے اسکو راستے سے ہٹانا میری بیوٹی پر اسکی نظر ہے اور بڑے پھڈے ہوئے ہیں اسکے ساتھ کہو تو اڑا دوں۔۔۔

ہاہاہاہاہا کون ہے بیٹا یہ تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔؟؟؟

پاپ سعیر شاہ،، کسی شاہ کا بیٹا رضا نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

کیا کیا،، سعیر شاہ،،، کیا پاکستان سے آیا ہے اور بڑا بھائی کہیں ایان شاہ تو نہیں۔۔۔؟؟؟

ہاں جی پاپا بلکل یہی ہے آپکو کیسے پتہ آپ کیسے جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟

بیٹا پرانی دشمنی اسکے باپ نے بھی میری بیوٹی چڑائی تھی پر میری بیوٹی نے میرے ساتھ بے وفائی کی تھی،، شاید نہیں یقیناً تاریخ دھڑائی جا رہی تھی،،، جاؤ بیٹا مار دو اسے پالو اپنی بیوٹی،،، جی لو اس بار اس شاہ کے بہت قیمتی موتی پر میں وار کرنے جا رہا ہوں وہ بھی نہیں بچ پائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے پاپا اج اسکا قصہ تمام بائے ابھی فون رکھیں۔۔۔

اوکے بائے خیال رکھنا زرا شاہ جی کی خبر تو لیں۔۔۔۔

شیور پاپا بائے کہہ کر خباثت سے قہقہ لگا تا ہنس دیا۔۔۔

خضر شاید اپنی جیت سمجھ کر گہرا مسکرایا مگر نہیں جانتا تھا کہ اس بار ایسی ہار ہارے گا کہ اسکا سب تباہ ہو جائے گا بچہ تک چھین جائے گا،،،ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا کچھ مارا مارا پھرے گا کیونکہ اس بار مقابلہ شاہ صاحب سے نہیں انکے بچوں سے ہے جن نے جھکنا ٹوٹنا ہارنا نہیں سیکھا تھا،،شاہ فیملی کے دو وارث،،، سعیر شاہ ایان شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خضر نے شاہ صاحب کا نمبر نکلوا کر انہیں فون کیا جو تیسری بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔۔

ہیلو یس،،شاہ ہیئر۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاجانتا ہوں پہچانا یار رر۔۔۔۔

کون ہو میں نے نہیں پہچانا ہمشہ کی طرح ماتھے پر بل ڈالے سامنے ان نون نمبر سے کالز پر جھنجھلائے۔۔۔۔

تمھارا بہت پرانا رقیب،،،،،خضر بٹ۔۔۔۔۔

یہ نام سننے کی دیر تھی کہ شاہ صاحب کے تیور جو ابھی تک بلکل نارمل تھے جو اپنی بیگم کے ساتھ پیار بھری باتیں کر رہے تھے فورا بدلے،،ماتھے پر بے شمار بل،،،، کڑے تیور۔۔۔۔

کیاہوا چپی لگ گئ مسٹر۔۔۔۔

شٹ اپ تمھاری ہمت کیسے ہوئی کال کرنے کی مجھے کیوں کی ہے کال،،، عرصے بعد آج وہ دھارے سامنے سارہ بیگم اچھل ہی تو گئیں،،انکی جانب دیکھا جو آنکھیں موندے خود کو قابو کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اوہو کول ڈاؤن شاہ،،، آج تمھاری یاد آئی پتہ کیا،،میرے بیٹے کے کال آئی تھی،،تاریخ دوبارہ دھر گئ میری جان،،، تمھارے بیٹے نے بھی تمھاری طرح اسکی بیوٹی چڑالی بلکل۔ویسے جیسے تم نے میری بیوٹی چڑائی تھی مگر اس وقت تم۔بازی لے گئے مگر اس بار میرا بیٹا آسانی سے اپنی بیوٹی نہیں جانے دے گا وہ حاصل کر کے رہے گا تمھارے بیٹے نے میرے بیٹے سے بہت پنگے لے لیے اب اسکی باری۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ اپنی بکواس بند رکھو ورنہ وہ حال کروں گا یاد رکھو گے اور میرے بیٹے کی بیوٹی اسکی بیوی ہے وہ اپنی عزت کی حفاظت جانتا ہے تمھارے بیٹے کو بہت بڑی قیمت جھکانی پڑے گی سوچ لینا خضر بٹ ورنہ پچھتانے کے علاوہ تمھارے پاس کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

اس نام پر سامنے بیٹھی سارہ بیگم نے حیرانی سے شاہ صاحب کو دیکھا جو انہیں ہی گھور رہے تھے،،،سارہ بیگم کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا کہ وہ کمینہ انسان دوبارہ ان کی زندگیوں میں آجائے گا۔۔۔

میری چھوڑو شاہ اپنے بیٹے کی خیر مناؤ وہ بچ جائے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا خضر میرے بیٹے کو آنچ بھی نا آئے ورنہ بہت برا حشر کر دوں گا میں سمجھے ابھی وہ بول۔رہے تھے وہ قہقہ لگا کہ ہنس کر فون۔کاٹ گیا۔۔۔۔

شاہ صاحب کا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا یہ کیا کہا تھا کیا کرے گا وہ۔۔۔۔

کیا ہوا شاہ جی کیوں آیا تھا اس کا فون کلک،،، کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔۔ڈرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی کیو کہ شاہ صاحب بہت بری طرح انہیں گھور رہے تھے۔۔۔۔

آ گیا دوبارہ وہ خبیث انسان سارہ دیکھ لی جیے،،،، آ گیا وہ میرے بچوں کو کھانے اگر اس بار پیچھلی بار کی طرح میرے بچوں کو آنچ بھی آئی تو مجھ سے برا کیوں نہیں ہو گا بہت اچھے سے جانتی ہو تم مجھے آج عرصے بعد تم کہہ کر مخاطب کیا تھا شاہ جی نے سارہ کو،،،، میرے بچوں سے بھر کر میرے لیے کچھ نہیں ہے سمجھیں،،، اگر آپ اس وقت شادی سے پہلے مجھے بتا دیتی تو نا آج سے 24 سال پہلے وہ۔سب ہوتا اور نا آج میرے بچوں کو ڈر ہوتا وہ اونچا دھارے سارہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو ہی تو نکل۔گئے عرصے بعد انکا یہ روپ دیکھ کر۔۔۔۔۔

شش،، شاہ صاحب میں نے کیا کیا میں تو۔۔۔۔

چپ ہو جاو بلکل چپ میرے سعیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیے میں بتا رہا ہوں بلکہ ان دونوں کو سب بچوں کو واپس آنا ہو گا،،، سب کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن سعیر اور ایان کو واپس بلاو اور اسکے ساتھ ہی زرش کو اسکو بھی خطرہ مجھے مجھے احد سے بات کرنی ہو گی،،، ہٹیں پیچھے آپ تو وہ غصے میں انہیں سائیڈ پر کرتے گئے۔۔۔

پیچھے سارہ بیگم نے بھیگی آنکھوں سے انہیں جاتے دیکھا ابھی کیا تھے اور اب والا۔روپ کون سے تھے ان کے شاہ صاحب وہ رو دیں،،، ہمشہ انکی ہنسی خوشی زندگی میں رنگ میں بھنگ ڈالنے وہ اجاتا تھا اب بھی اتنے عرصے بعد اس نے وار کیا لیکن اب شاہ جی کی کمزوری انکے بچوں پر وہ اپنے بچوں کا خطرے کا سوچ کر اور شاہ صاحب کے لفظوں کی گھونج کانوں میں پڑی تو وہ رو دیں۔۔۔

یا اللہ میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا میرا سعیر میرا ایان،،، میرے بچے،، میرے اللہ انہیں واپس آنا ہو گا ہاں سہی کہا شاہ صاحب نے انہی واپس آنا میں ایان اور سعیر کو کہوں گی واپس آجائیں۔۔۔۔

پاکستان:

اگلا دن بہت ہی خوشگوار ہونے والا تھا اور شاید کہ ایہا کے لیے بہت خاص اور یادگار یہ ٹرپ اسکی لائف کا سب سے یادگار ٹرپ بننے والا تھا،،، لیکن اس سے پہلے احان اور اسکے کچھ دوست اپنے کسی ٹارگٹ کو پکڑنے کے لیے اسلام آباد کلب جانے والے تھے یونی والوں سے چھپ کر،،، وہی بندہ جس نے ایہا کو کڈناپ کروایا تھا اس کو تو احان شوٹ کر چکا تھا مگر اسے پتہ چلا وہ بچ چکا ہے اور اجکل آسلام آباد میں ہے اور اسکے وہ باقی کتے بھی احان اس سلسلے میں اسلام آباد اجاتا مگر جب ٹرپ کا پتہ چلا تو اس نے کہا موقع پر چکا ہی مار لے لیکن نہیں جانتا تھا اس کو پکڑنے کے چکر میں خود کسی کی

نظروں میں آکر اپنی لائف ایک ویلن کو ختم کرنے کے چکر میں شاید دوسری ویلن کو آنے کی دعوت دے گا وہ اس طرح ایسے پیچھے پڑے گی کہ بس اسکا جینا حرام کر دے گی اسکی ایہا اس سے دور ہو جائے گی کہ نہیں کیا گل کھلائے گی یہ وقت ہی بتاتا۔۔۔

جہاں یونی مینجمنٹ نے انہیں آرام کرنے کا کہا تھا اور خود بھی ریسٹ کرنے لگے کیونکہ صبح صبح انہیں بہت سی جگہ دیکھنی تھی سب لوگ سو چکے تھے مگر احان اور اسکی پلٹون جاگ رہی تھی احان افعان شعبان ان تینوں نے پہلے سے پلین کر رکھا تھا جبھی سونے کی ایکٹینگ کرنے لگے مگر شاید افعان کو کچھ زیادہ نیند آرہی تھی وہ سو گیا،،، احان نے اسے میسج کیا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا احان نے ماتھا پیٹا،، شعبان کو میسج کیا وہ فورا اٹھ گیا اس نے اسے جگانے کا اشارہ کیا جو گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا،،، احان نے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اسکے اوپر پھینکے تو ہڑبڑا کر اٹھا۔۔۔

آہہہہہ،،، بارش بارش ہائے سردی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب احان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے کھا جانے کی انداز میں ایسا گھورا جیسے ابھی آنکھوں سے نگل جائے گا۔۔۔

کیا تکلیف ہے چیخ کر سب کو اٹھانا چاہتا ہے کیا احان نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے افعان کو احساس ہوا وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا ہے جبھی فورا اٹھا۔۔۔

سوری یار انکھ لگ گئ پتہ نہیں چلا۔۔۔

بھاڑ میں گئ تیری نیند اٹھ ورنہ جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔

اوکے اوکے افعان فورا اٹھا۔۔۔

یہ لوگ کچھ ہی دیر میں ایک کلب میں آئے جہاں موسیقی پر کئ لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ ڈانس کر رہی تھیں کچھ لوگ حرام مشروب خود میں انڈیل رہے تھے اور کوئی اپنی حوس مٹاتا ادھر امیر لڑکیوں کے ساتھ اپنی راتیں حسین اور روز محشر اپنی آخرت خراب کر رہا تھا،،سب بھلائے بغیر،،احان افعان شعبان یہ تینوں اندر داخل ہوئے جہاں ان کو اپنے دونوں ٹارگٹ نظر آئے جن کے دونوں طرف لڑکیاں بیٹھی تھی اس پر جھکی ہوئی تھی،،احان نے افعان کو اشارہ کیا افعان نے ہاں میں سر ہلایا اور اسے weed اور ماچس پکڑائی۔۔۔

میں تیری آنکھوں کا ساحل
میں تیرے دل کے ہی قابل
تو مسافر میں تیری منزل
عشق کا دریا ہے بیٹھا
ڈوب جا دل اس میں کہتا
آ میری باہوں میں آ کے مل

احان انکے قریب آیااور اس لڑکی کو مسکرا کے دیکھا لیکن محسن کے اوسان خطا ہو گئے احان نے اپنے قاتل ڈمپل کا درشن کرواتے لڑکی کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ ضبط کرتے ڈانس کرنے کا کہا وہ لڑکی اس سے انسپائیر ہوتی فورا اٹھ گئ وہی افعان نے بھی یہی کیا جو محسن کو آگ لگا گیا۔۔۔

اے ے ے یہ کیا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا جب شعبان جس نے کچھ دن پہلے ہی یونی جوائن کی تھی وہ نہیں جانتا تھا انہیں فورا اسے بٹھایا چل برو احان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے وہ ایک لڑکی کے لیے تجھے اس طرح ہرٹ کر گیا وہ تجھے خوش کرنا چاہتا تا کہ ہماری یونی کی رونق واپس آجائے،،ویسے میں شعبان افعان آفندی کا بھائی۔۔۔۔

تم۔سچ کہہ رہے ہو محسن نے کنفرم کرنا چاہا البتہ دوسری طرف لڑکی کو کوفت کے مارے اپنے ساتھ ڈانس کرواتے ایک طنزیہ مسکراتی نظر احان محسن پر ڈالتا جس سے اسے یقین ہوا اور سکون سے بیٹھ گیا اپنی موت کو دعوت دینے کے لیے۔۔۔۔

"اوشرابی کیا شرابی دل میں جس کے غم نا ہو لٹ گیا سمجھو شرابی پاس جس کے ہم نا ہو
اوساقی ساقی رے ساقی ساقی
آپاس آرہا نا جائے کوئی خواہش باقی"

احان نے زور زور سے اس لڑکی کو گھما کر افعان کی طرف پھینکا جبکہ افعان نے جھٹکے سے انہیں دوسری طرف ان لڑکیوں کی اوقات دیکھائی وہ لڑکیاں تھی ہی ایسی انہیں فرق نا پڑتا کبھی اس کی باہوں میں تو کبھی کسی کی باہوں میں کونسا مشکل تھا ان کے لیے کچھ یہ سب عام سی بات ہی تو تھی جبھی انہیں دو لفظ سناتی وہ وہاں سے گئ جبکہ یہ سارا منظر ایک نظر نے بہت گہرے طریقے سے نوٹ کیا احان کی ایک ایک حرکت۔۔

احان اپنے سٹائل سے مغرور سا چلتا اس تک آیا،، ہیے بڈی واٹس اپ،،، یار مجھے پتہ نہیں اس لڑکی میں کیا نظر آیا جو میں پاگل ہو گیا یونو ان لڑکیوں کی ادائیں پھر انکے حسن کا کمال جو اپنی اداؤں میں ہمیں جکڑ لیتی ہیں احان نے جانے کیسے دل پر پتھر رکھ کر یہ سب اسے کہا وہ وہی جانتا تھا کہ دل میں کیسی آگ لگ رہی ہے اپنی محبت کا نام بھی کسی کمینے کے سامنے لینا وہ محبت جس کا نام وہ اپنے گارڈز تک کو نا بتاتا تھا آج اسکے بارے میں کیسے گھٹیا الفاظ استعمال کر رہا ہے،، زبان کیوں نہیں جل جاتی اسکی۔۔۔۔

اوہو نو سوری کچھ نہیں ہوتا جہاں سب بہکتے تم بھی بہک گئے ہو گے ہے نا ویسے احان اگر اب تمھیں نہیں اچھی لگتی تو کیا میں اسے۔۔۔۔۔۔۔

محسن نے بات اُدھوری چھوڑی مگر اسکی بات کا مطلب سامنے والے کو آگ لگا گیا،،، دل تو کر رہا تھا کہ ابھی اسی وقت اسے اٹھایا اور شاید اسکا ضبط یہی تک تھا اٹھائی وائن کی بوتل جو وہاں پڑی تھی اور وائن سمیت اسکے سر پر بجادی

۔۔۔۔۔

یووووو کمینے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!

دھاڑ اس قدر بلند تھی اس قدر بلند کہ آدھا کلب ہل۔ گیا،،، شاید جانتا نہیں تھا کہ یہ خبر آگے اس کے باپ تک پہنچ جاتی تو کیا ہوتا مگر خوش قسمتی تھی شاید۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احان نے گالی دی میری محبت کا نام بھی لینے کی اسکے بارے میں سوچنے کی میں تیرا خون پی جاؤں گا کمینے،، احان نے اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑا ساری سیکیورٹی اور کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے،، احان کو پیچھے کیا۔۔۔۔

پیچھے ہو جاو گارڈز ہٹو پیچھے آج یہ نہیں بچتا،،، ورنہ میں تمھارا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔

اسے ہٹاؤ وہ لہولہان ہوا پھڑ پھڑایا۔۔۔۔۔

شٹ اپ،،، احان غرایا،،، ہٹو پیچھے یہ مجھے چاہیے،،، اس نے میری محبت پر گندی نظر رکھی میری عزت میرا سب کچھ میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔

سر پلیز زز زز پلیز زز گیٹ بیک،،، یہاں کوئی تماشا نے کرئیٹ کریں دیکھیں وہ بہت بری حالت میں ہے سیکیورٹی گارڈز نے اسے پیچھے ہٹایا،،، جبکہ محسن کو اٹھا کر اسے ہوسپٹل بھیجا۔۔۔

سر آپ کا نام ہمیں آپکا نام جاننا ہے آپ کو پتہ اپنے مرڈر کرنے کی کوشش کی ہے،،،، یہ پولیس کیس ہے۔۔۔

اسکی بات پر احان طنزیہ قہقہ لگا اٹھا۔۔۔

اسکا مر ڈر اب تمھیں ایک بات بتاؤں گارڈ میں اسکا دوسری مرتبہ قتل کرنے کی کوشش کر چکا ہوں،،، مجھے فرق نہیں پڑتا یہ اسکی قسمت ہے یہ بچ جاتا جانتے ہو۔ کیوں وہ اسے کندھے سے تھام کر باہر لایا۔۔

کیونکہ اس نے میری محبت کو پامال کرنے کی کوشش کی وہ لڑکی جس سے یہ دل اس گارڈ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھا یہ دیکھ رہے محسوس ہو رہا ہے نا دھڑکتا یہ صرف اسکی وجہ سے دھڑکتا ہے،، یہ جو میں سانس لے رہا ہوں وہ ہے اس کی وجہ،، جانتے ہو اسکے لیے تمھیں بھی راستے سے ہٹانا پڑے تو سوچو بھلا پیچھے ہٹوں گا میں وہ کیا تھا پاگل،، ہاں پاگل ہی تو تھا دیوانہ جو دیوانہ وار جانے کیا کیا بول رہا تھا،، افعان نے حیرت سے اسکی حالت دیکھی اور اسکے زہنی توازن پر شک ہوا۔۔۔

لاحولا ولا قوت محبت یہ ہے تو میں تو سنگل ہی ٹھیک ہوں اچھا خاصہ بندہ پاگل لگتا افعان اسے دیکھ کر بڑبڑایا۔۔۔
وہ کیا جانے یہ ایسا زہر ہے جو اپنی لپیٹ میں لے لے تو جان لے کر چھوڑتا ہے چاہے کتنی بھی ممکن کوشش کیوں نا کر لو اس سے بچنے کی۔۔۔

اتنے میں وہ جو گہری نظر سے اسے دیکھ رہی تھی جو گندے اور کڑے تیور سے پہلے ڈانس کر رہا تھا پر جس طرح لڑکی کو خود سے دور کیا جیسے کوئی اچھوت ہو بہت بریک بنی سے اس ہینڈسم کی ایک ایک چیز اس نے نوٹ کی،،، اسے سمجھ تو نہیں آیا کہ یہاں کیوں اور کیسے یہ سب ہوا مگر اس تماشے اور اسکے غصے کو دیکھ کر گھبرائی مگر شاید یہی ادا اسکے دل میں گھر کر گئی وہ بغیر کچھ سنے اسے دیکھے گئی جو لال ہو کر ہانپ رہا تھا،، جیسے وہ سیکیورٹی گارڈ کو لے کر باہر آیا وہ ہوش کی دنیا

میں واپس آئی کاؤنٹر پر پے کر کے وہ وہاں سے باہر آئی جہاں اب سیکیورٹی گارڈ حیرت سے اس پاگل آدمی کو دیکھ رہا تھا

سر پولیس والے نے حیرانی سے اسے دیکھا،، پر سر آپکے گواہ آپکے خلاف کمپلینٹ ہو سکتی بہت سے لوگوں نے وہاں آپکو دیکھا۔۔۔۔۔

تمھیں پتہ میں اس کلب کو خرید سکتا ہوں تم جیسوں کو یونہہ خرید لوں،،،، کتنے پیسے چاہیے،،، وانٹ بلینک چیک۔۔ احان نے اپنی شان سے کہا افعان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

اووامیر باپ کی اولاد کیا بہت چیک ہیں ہمیں دے دے کیوں مفتے کے پنگے لے کر لگا ہوتا لٹانے،،، عجیب پاگل ہے تو

شٹ اپ احان نے اسے سخت تیور لیے گھورا وہ گڑبڑا گیا جبکہ سامنے والی نے یہ ادا دیکھ کر بھی ہونٹ دبایا،، اور بلینک چیک کا سن کر آنکھیں باہر کو ابل پڑیں وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔

احان کو اپنے اوپر کسی کی گہری نظر کی تپش محسوس ہوئی یہ وہ نظر نا تھی جس کا وہ عادی ہو چکا تھا یہ کوئی اور عجیب سی نظر تھی جس سے اسکا سائیڈ سے چہرا جلتا محسوس ہوا خیر اس نے اگنور کر کے 5000 کا نوٹ سیکیورٹی گارڈ کو تھما دیا اور مسکرایا،، قاتل ڈمپل نے اپنے درشن کروائے،، کیونکہ پولیس والے کی رال ٹپک پڑی اور وہ خوش ہو گیا۔۔۔

کچھ بھی ہو یہ میرا کارڈ اس پر نمبر لکھا ہے کال کر لینا میرے ڈیڈ سنبھال لیں گے،، بلکہ رکو یہ کارڈ بھی لو کوئی بھی کچھ کہے تم اس کارڈ پر رابطہ کر لینا یہ کہہ کر وہ اپنی شان سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

کیا بندہ باپ سے بھی نہیں ڈرتا بگڑی اولاد گارڈ اپنی دھن میں کہتا اس نوٹ کو چومتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اس لڑکی نے اس ہینڈسم کی تصویر اپنے موبائل میں قید کر لی اب اسکی ڈیٹیلز نکلوانا اس کا کام تھا وہ جیسے تیسے اس کی ڈیٹیل نکلوا کر اس تک پہنچنا چاہتی تھی،، نہیں جانتی تھی کہ اس سے الجھ کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرے گی ،،، جتنا اسے تنگ کرے گی،،،،، اتنا ہی خسارہ دینا ہو گا،، وہ کوئی عام۔ تو نا تھا،،،، اگر وہ عام نا تھی تو وہ کونسا کم تھا وہ وہ تھا اپنے آپ میں رہنے والا،، اپنی شان میں جینے والا احان،، احان احد قریشی،،، جس کے باپ سے الجھ کر کئی سال پہلے اس کی ماں منہ کے بل ایسے گری تھی کہ کبھی نا اٹھ پائی کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح کا آغاز بہت اچھے سے ہوا مری کی وادیوں میں ایک حسین صبح،،، برف باری کا سلسلہ جاری تھا،،، زور شور سے برف گر رہی تھی،،، برف کے ڈھیر پہاڑوں اور درختوں پر پڑ رہی تھی،،، ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی،، سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی،،، اس میں ان سب کی صبح ہوئی،، تمام لڑکیاں تیار ہو کر باہر نکلیں انکی مس انکے پاس پورے دس بجے پہنچ چکیں تھیں یہ سب مکمل تیار تھیں،،، زیادہ سردی کے باعث ایہانے آج،، ریڈ شارٹ شرٹ،،، جس کے گلے پر موتی کے ہار بنے ہوئے تھے،، نیچے جینز کی پینٹ،، بلیک کلر کی جیکٹ پہنے،،، گلے میں مفلر لپیٹے ریڈ جوکرز پہنے وہ خود بھی لال گلاب لگ رہی تھی یہ سب باہر کو نکلے ادھر لڑکے بھی اپنے سر کے ساتھ باہر کو نکلے،، اج تو وہ بھی کسی سے کم نہیں۔ لگ رہے تھے بلیک شرٹ اور جینز کی پینٹ پہنے اوپر کالی جیکٹ پہنے،،،،، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے انتہا کا ہینڈسم لگ رہا تھا،، آج وہ شاید کچھ سپیشل کرنے جا رہا تھا جبھی عنابی لبوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی،،، وہ

وہاں سے نکل کر پہلے ایہاکا پروٹیکٹر چینج کروا کر لایا تھا معصوم سی لڑکی نے فون پر کسی قسم کا پاسورڈ بھی نہیں لگا رکھا تھا ،،احان آسانی سے کال وغیرہ کر سکتا تھا مگر مزے تو تب تھے جب گیلری پر بھی کوڈ نا تھا احان مسکرایا اور پوری رات اسکی پکچر دیکھتا رہا اور جانے کب آنکھ لگ گئ معلوم نا ہوا۔۔۔

صبح کے ٹائم یہ سب ایوبیا کے لیے نکلے ،،کچھ ہی دیر میں وہ ایوبیا ٹاپ ہیلز پر تھے احان نے ایک نظر اس لال گلاب پر ڈالی جو گلاب ہی لگ رہی تھی وہ گہرا مسکرایا،،،اور اس تک آیا کچھ ہی فاصلے پر کھڑے کسی لڑکی سے کہہ کر اسے بیک سائیڈ کیفے میں بلوایا کہ وہ جا کر اس سے اپنا فون لے لے،،،ایہا نے ہاں میں سر ہلایا اور پہاڑوں پر بنے ایک خوبصورت سے کیفے پر گئ،،اونچائی پر تھا کیفے،،ایہا نے کیفے دیکھا جو کافی اونچا تھا وہ انوشا کو لیے وہاں آئی۔۔۔

اافففف ایہا اتنی اونچائی یا اللہ یہی تھکنا ہے کیا یہ تمھارے کزن کو کوئی نیچلی جگہ نا ملی ادھر ہی تھک ہار کر رہنا ہے کیا

ہاں یار جھلے کہیں کے پتہ نہیں اتنی اوپر کیا کر رہے ہیں اففف چل دیکھ کوئی سٹیرز والا راستہ ہے ادھر ادھر نظر دھرائی آخر سٹیرز مل گئیں پر وہ بھی کافی زیادہ چل یہاں سے چلتے ہیں نا وہ بھی اس کو دیکھنے کی پیاسی آنکھوں کی پیاس بھی بجھانی تھی آخر اسے فلائنگ کس دیتی اوپر کی جانب بڑھی کافی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ مزید لال ہو گئ اوپر سے چڑھتا سانس،،اور ہوا کی وجہ سے اڑھتے روئی کی مانند بال آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کرتیں،،،کوئی سامنے بیٹھا گہری نظر سے اک ایک نقش کو چھو رہا تھا،،اپنے دل میں اتار رہا تھا۔۔
وہ غصے اور پھولتے سانس کے ساتھ اوپر آئی اسکے روبرو جواب کیفے کے باہر مزے سے اسے آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی دیجیے میرا فون آپکو فون دینے کے لیے کوئی اور جگہ نہیں ملی جو آسماں پر دینے بلا لیا وہ ناک چڑھاتی لٹھ مار انداز میں بولتی اسکے جزبات جگا گئ۔۔۔۔

نہیں میرا نہیں خیال آسمان پر بلایا شاید میں نے تو کیفے پر بلایا آپکو آسمان پر لگا کیا ہونٹ دبا کہ شاید بیستی کی گئ۔۔۔۔

ایہا جھنجھلائی جو اسے دیکھنے آئی تھی اتنی سڑھیاں چڑھنے کے بعد ماما یاد آگئ،،، کیا یار تھکا کے رکھ دیا وہ اندر آکر کرسی پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

بھئ بھائی جو بھی بات جلدی جلدی کریں ہماری مس ہمیں ڈھونڈنے نا نکل پڑیں۔۔۔

تو آپ جایئے نا سس احان نے اسے معصوم سے طریقے سے بیستی فیل کروائی۔۔۔

واٹٹٹ پر کیوں میری دوست لائی ہے نا اسی کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔

مگر یہاں آپکا کام نہیں نا احان نے دوبارہ ہونٹ دبایا۔۔۔

اب کی بار ایہا اٹھی کیا مطلب میرا فون دیں اور ہم جائیں مس آگئیں تو بہت برا ہو گا پلیز زز احان ریکوسٹ کی گئ

۔۔۔۔

اوکے اوکے آئی وانٹ یور انلی 15 منٹز پلیز زززز۔۔۔

اوکے ابیہا نے انوشے کو لاڈ سے آنکھیں چھوٹی کر کے سمجھانے کے انداز میں دیکھا تو پیر پٹخ کر کرسی پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

آیئے،،،احان نے اسے آگے آنے کا کہا۔۔۔۔۔

کہاں...؟؟؟ابیہا پریشان ہوئی۔۔۔۔

ارے آیئے تو پلیز زز وہ اسے لیے آگے بڑھا مگر وہ سائیڈ پورے اندھیرے میں گپ تھی وہ گھبرا گئ۔۔۔

اا،،،احان یہ اندھیرا ککککک،،،کہاں جا رہے ہیں آپ مجھے لے کر معصوم کی آنکھوں میں صاف گھبراہٹ واضح ہوئی ۔۔۔۔

اس کی گھبرائی آواز پر فورا پیچھے مڑا،،ہیے،،،پلیز زز رونا مت ابیہا فار گاڈ سیک،،،،،اپکو میرے پر ٹرسٹ نہیں ہے کیا وہ جھنجھلا ہی تو گیا۔۔۔۔

احان بٹ اندھیرا مجھے ڈر لگتا۔۔۔۔

احان نے ماتھا پیٹا،،ابیہا انوسینٹ گرل صرف یہاں سے گزرنا ہے یہ بند گلی ہے آگے کھلا ہے آئین تو سہی میں ہونا۔۔۔

ایہانے مشکل سے سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دی۔۔۔

احان اسے لیے چلتا اندر آیا وہ سامنے کا منظر دیکھ کر منہ کھولے حیران رہ گئ،،،وائٹ ریڈ بیلونز،،،،میں گلدستوں میں لگے وائٹ ریڈ روزز اور کھلی چھت کے نیچے گلاس وال میں رکھا گیا ایک راؤنڈ ٹیبل جس پر پڑا ریڈ بلڈ کلر کا دل والا کیک ،،،،اور اس کے کناروں پر لگے فریش پھول جو فضا کو خوبصورت بنا رہا تھا ایہانے حیرانی سے اسے دیکھا اس کیک کے ساتھ پڑی مخملی ڈبیا۔۔۔۔

یہ سب کیوں احان وہ حیران سے کیفیت میں بولی۔۔۔۔

جسٹ فار یو پیار سے چور لہجے میں اسے دیکھتا بولا۔۔۔

Have a sit ….

احان نے اسے بیٹھایا وہ سن سی وہاں بیٹھی جو سب اس قدر حسین لگ رہا تھا وہ دیکھے گئ۔۔۔۔

لک،،میں سیدھا سا سٹریٹ فارو ڈ بندہ ہوں مجھے زیادہ لگی لیپٹی باتیں کرنا نہیں آتیں،،میں جو بات کروں گا سیدھی سی کروں گا آئی ہوپ یو انڈر سٹینڈ۔۔۔۔

کیا مطلب وہ صرف اتنا ہی بول پائی دل نے 400 کی رفتار پکڑی،،اخر وہ جو سوچ رہی تھی کیا وہ۔وہی کہنے جا رہا تھا،،،، آخر کیا جو وہ چاہتی ویسا ہونے جا رہا تھا ہاں بلکل۔۔۔

Abeeha just liten I don't say any annoy thing or a chepster thing or I will break moon stars for you like that or I don't promise moon or star „ I just say that I love youuu „I love u so mch from the core of my heart you are the only one I swear I want to live wd you forever and ever ...

Am not perfect but u will never find someone's else who loves u so mch as I do „„

Plzzz accept me in your life I want to spent every single day of my life wd you I hope you understand ....

یہ کہہ کر وہ امید بھری نگاہوں سے اسے دیکھے گیا نظروں میں ڈھیر ساری امید اور چمک لے کر کہ کہیں اسے نانا ہو جائے مگر وہ کیا جانے کہ وہ پگلی بھی یہی چاہتی وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے،،،ایہا کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا آخر رب اس قدر مہربان ہو گیا اس پر کبھی سوچا نا تھا وہ اس شاندار مرد کو دیکھے گی۔۔۔۔

ایہا کہاں کھو گئیں آپ۔۔۔؟؟؟احان نے کندھے سے پکڑ کر اسے ہلایا۔۔۔

Abeeha comeon say yes...!!!!

انوشا جو انکے پیچھے ہی یہاں آئی تھی وہ یہ دیکھ کر مسکرائی اپنی دوست کی قسمت پر رشک آیا۔۔۔

احان ابیہا نے بھرائی آواز میں اسے پکارا۔۔۔

یس مائی لووووسے۔۔۔۔۔

Will you marry meee...???

یس ایک بہت بریک اور نسوانی آواز نے اپنے سر بکھیرے اور احان کو اسکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دے گئ

۔۔۔۔

تھینکیو تھینکیووو سو مچ ابیہا آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔
آئی پرامس میں کبھی آپکا یہ بھروسہ اور یہ مان ٹوٹنے نہیں دوں گا بہت جلد آپ کو اپنے ساتھ ایک پاک بندھن میں باندھ دوں گا آئی پرامس۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔۔

احان۔۔۔

یس۔۔۔

آئی لو یو ٹو وہ فورا سے کہہ کر بے قابو ہوتی اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔

احان کو روح تک سکون ملا۔۔۔۔

آئی لو یو مور مائی لووووووو۔۔۔۔۔ !!!

احان نے اسکے بالوں پر نا محسوس ہونے والے لب رکھے اور اسکے بالوں کی نرمی کو لبوں سے محسوس کیا،، اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارا اور دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔

اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور مخملی ڈبیا کھول کر اسکے سامنے کی،،

May I ....

احان نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

ایہانے اپنا روئی کی مانند ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمایا احان نے اسکے ہاتھ میں ڈائمنڈ رنگ پہنائی۔۔۔

اٹس سو بیوٹیفل تھینکیو ایہانے پیار سے بولا۔۔۔

یور ویلکم مائی گرل۔۔۔۔۔ !!!اٹھ کر ماتھے پر پیار کیا اور اسکا فون اسکو تھمایا۔۔۔

ایہانے مسکرا کر پکڑا اور ان لوگوں نے کیک کاٹا،،کیک کاٹنے کے بعد انوشا فورا آگے آئی لو بھئ ٹریٹ کے طور پر یہ میں کھاؤں گی۔۔۔

کیو بھئ ہٹو چلو نکلو،، ایہانے اسے گھورا۔۔۔

لڑو نہیں دونوں کھانے کا ٹائم نہیں پیک کروالو نیچے چلنا ہے انتظار کر رہے ہونگے سب۔۔۔

اووہاں چلیں،، احان نے وہ کیک پیک کروا کر اسے تھمایا اور وہ اپنے راستے ہو لیے وہ اپنے مگر جاتے وقت ایک دوسرے کو پیار بھری سے دیکھنا نا بھولے۔۔۔۔

سارہ بیگم پریشان سی جانماز پر بیٹھی رو رو کر اپنے رب سے اپنے بچوں کی حفاظت کی دعا کر رہیں تھیں اور اللہ سے فریاد کر رہی تھیں کہ ان کی زندگی سے وہ کمینے دفعہ ہو جائے اسے موت سنائے مگر ابھی قبولیت کا وقت نہیں تھا،،، مگر ان کا یہ یقین تھا کہ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے،،، ہمشہ سے اس بات پر یقین رکھنے والی سارہ آج بھی اپنے بچوں کی رکھوالی اس زات کے اوپر چھوڑ دی جو ساری کائنات کا مالک ہے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ محافظ ہے،،،

سارہ بیگم دعا مانگ کر اٹھی اور فورا فون کی جانب لپکیں آخر اب بات ان پر نہیں ان کے بچوں پر تھی جو ان کی دین و دنیا تھے سب کچھ تھے،،، سارہ نے ایان کو کال ملائی جو پانچویں بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس مائی لوو وہاؤ آر یو ایان کی پیار بھری پکار آئی تو سارہ بیگم تو غصے سے پھٹ پڑیں۔۔۔

کہاں تھے تم کب سے کال کر رہی تھی کال کیوں نہیں اٹھائی فورا پتہ میں کتنا پریشان ہو گئ تھی جہاں تھے تم ٹھیک تو ہو سعیر کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

ماما،، ماما کیا ہو گیا سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا سعیر یونی ہے آپکو کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہیں۔۔۔

ایان ایان وہ۔ اگیا وہ دوبارہ آ گیا ہماری زندگیوں میں جو آج سے چوبیس سال پہلے ہماری زندگی خراب اور نیندیں حرام۔ کرنے آیا تھا وہ دوبارہ آ گیا ایان میں کیا کروں۔۔۔

کون کون آ گیا ماما کون کس کی بات کی رہی ہیں کون آ گیا۔۔۔۔۔؟؟؟

وہی جس نے پورے 23 سال پہلے تمھیں نقصان پہنچایا تھا اور مجھے تمھارے ڈیڈی سے الگ کرنے کی کوشش کی تھی ۔۔۔

کون ماماوہ خضر۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنا ہی بول پایا جب سارہ اونچا غرائی۔۔

نام مت لوووووو اسکا تم واپس آؤ ایان واپس فور اواپس آؤ سعیر کو لے کر میں کچھ نہیں۔جانتی یو مے ہیوٹو کم۔۔۔۔

ماماماریلیکس میں جلد آؤں گا سعیر کو لے کر ایک دفعہ اسکا سیمسٹر پورا ہو جائے۔۔۔۔

جلدی آو گئے نا تم۔۔۔۔؟؟؟

بہت جلد د میری جان پیشنس رکھیں ابھی میں میٹنگ میں جارہا۔ہوں آکر کال کرتا ہوں اوکے لووووو۔۔۔۔۔

اوکے سعیر سے بھی بات کروانا،،،میرا دیہان اسی میں ہے۔۔۔۔

شیور ماماٹیک کیئر کچھ نہیں ہوتا اللہ حافظ لوویو۔۔۔۔

لویوٹو اللہ حافظ۔۔۔۔

شاہ صاحب پندرہ منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد فورا قریشی ہاؤس پہنچے،،،وہی ملازم نے دروازہ کھولا وہ چلتے اندر آئے،، کہاں ہے مسٹر قریشی مجھے ان سے ملنا گھر ہیں وہ اور انکی۔ مسز۔۔۔

جی سر گھر ہیں آپ بیٹھیں میں انہیں بلاتا ہوں۔۔۔

شیور وہ آکر لاونج میں صوفے پر بیٹھے اور قریشی صاحب کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں آمنہ اور احد صاحب سامنے سریوں سے مسکراتے چلتے نیچے آئے۔۔۔

ارے واہہہ السلام و علیکم۔۔!!
زہے نصیب آج تو ہمارے گھر بڑے بڑے لوگ آئے ہیں یہ چاند کیسے نکلا۔۔۔

ایسے کہہ رہے ہیں آپ نے آکر ہمارے گھر کا راشن ختم کر دیا۔۔۔

اب الزام تو نا لگائیں ہم۔ معصوموں پر۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا معصوم بائی داوے احد مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ آمنہ کو گھورتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

واٹٹٹٹ ؟؟؟ کچھ کہا میں نے اب گھور کیوں رہے ہیں احد دیکھ رہے ہیں آپ وہ اپنے شوہر کے قریب ہوئیں احد نے اپنی بیگم کے گرد حصار قائم کیا۔۔۔۔

ریلیکس ہاتھ پر ہاتھ رکھے آمنہ کو چپ رہنے کا کہا وہ منہ بناتیں چپ ہو گئیں۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے ایک۔ گھوری سے اور نوازتے قریشی صاحب کی جانب متوجہ ہوئے وہ سمجھ گئی۔ دال میں۔ کچھ کالا ہے یا کچھ ہوا جو جنوں کی طرح بھائی انہیں گھور رہے ہیں انہیں جھرجھری آئی،، لگتا آج سارہ کی بھی شامت آئی ہے وہ محظ سوچ چکیں۔۔۔۔۔۔

احد ہمیں اپنے بچوں کو واپس بلانا ہے ہر حال میں اسی ویک انہیں واپسی کا بولو صرف میرے بچے نہیں تمھارے بھی مطلب وہ دونوں لڑکوں کی خیر ہے مگر زرش کو واپس بلوالیں قریشی صاحب جیسے تیسے۔۔۔۔

لیکن اچانک کیوں شاہ صاحب کیا ہو گیا ایسا جو اچانک انہیں واپس بلاؤں اور زرش کو کیوں خیریت تو ہے۔۔۔۔؟؟؟ قریشی صاحب بھی گھبرائے۔۔۔۔

خیریت نہیں ہے احد خیریت تو نہیں ہے اگر ہمیں اپنے بچے پیارے ہیں،، میں اپنے بچوں کو واپس بلا رہا ہوں ان کے ساتھ زرش بھی آئے گی،،، زرش کو خطرہ ہے وہ سر جھکا کے بول گئے۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی ہوش میں ہیں کیسا خطرہ کونسا خطرہ کیا بات کر رہے ہیں کھول کے بولیں۔۔۔

جی بلکل میڈم آپکو تو پتہ ہو گا ہی آج سے 24 سال پہلے جو ہوا تھا اور جو 33 سال پہلے کی کہانی وہ سب۔۔۔۔

کیا مطلب اب کی بار آمنہ گڑبڑائیں،،،، کیسی بات کونسی بات زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ کی زبان لڑکھڑاتی احد نے بہت اچھے سے نوٹ کی۔۔۔۔

آمنہ کیا کہہ رہے ہیں یہ کیا کوئی کچھ تو بتائے۔۔۔۔۔

آمنہ بتاتی ہے قریشی صاحب سب بتائیں گی اور اپنے منہ سے سارا کچھ بتائیں گی کاش اسکی دوست پہلے بتا دیتی تو آج کچھ نا ہوتا وہ غصے میں پھنکارے۔۔۔۔

لیکن کیا بتاتا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آمنہ گھبرا گئیں۔۔۔۔

خضر بٹ وہ محض نفرت سے صرف اتنا ہی بول پائے کہ ایک دم آمنہ کے رنگ اڑ گئے مطلب دوبارہ۔۔۔۔۔

خضر۔۔۔۔۔۔!!!!!

جی وہی خضر جس نے پورے 24 سال پہلے میرے ایان کو مارنے کی کوشش کی اس کی زمہ دار بھی سارہ تھی۔۔۔۔۔

پلیززززز بھائی غلط ہیں آپ سراسر غلط آپ جانتے ہیں 24 سال پہلے کیا ہوا تھا کیا نہیں اس میں سارہ کہ کیا غلطی ہے وہ محض ایان کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دیتی مگر اس وقت آپ اپنے سعیر کو کھو دیتے جانتے ہیں نا آپ،، اس وقت وہ آپکا دوسرا بچہ لیے اپنی کوک میں پھر رہی تھیں جب وہ حادثہ پیش آیا۔۔۔۔

وہ۔سب تو ٹھیک ہے اور 33 سال پہلے کی جو بات تھی وہ تم۔واقف تھی نا اس سے پھوٹا کیوں نہیں منہ سے اب بھی کھو گئ کہ تمھاری دوست کی کوئی غلطی نہیں ہاں وہ اونچا غرائے آمنہ سہم۔کر رہ گئیں۔۔۔۔

شاہ صاحب ٹھنڈے مزاج سے کام۔لی جیے آپ کیا ہو گیا اور یہ کیا بات ہے مجھے کوئی صاف صاف بتائے گا کہ نہیں اس بار سخت تیور لیے قریشی صاحب بولے۔۔۔۔۔

یہ آپکو محض آپکی بیگم بتائیں گی بتاؤ آمنہ۔۔۔۔۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں شاہ صاحب کہ اس وقت بھی سارہ کا قصور نا تھا آپ جانتے ہیں سب آپ ساری حقیقت سے واقف ہیں پھر بھی آپ ایسے کیسے اپنی بیوی کو قصوروار ٹھہرا رہے ہیں مجھے بہت حیرانی ہو رہی ہے آمنہ بھی اسی ٹون میں بولیں۔۔۔۔۔

آمنہ آپ ہمشہ سے غلط کا ساتھ دیتی آئی ہیں اب بھی وہی کر رہی ہو،،، تم نے تو دینا ہی اپنی دوست کا ساتھ ہے اس نے ہمشہ تمھارے الٹے اور غلط کاموں میں تمھارا ساتھ دیا اور تم نے اسکے کام۔ہی کیا ہے،،، اگر اس وقت وہ شادی سے پہلے مجھے بتا دیتی تو شادی کے بعد وہ سب بیغیرتی نا ہوتی وہ اس بار پھر پھنکارے اور آج تمھاری اپنی بیٹی کو اس سب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تاریخ دھرائی جا رہی ہے ہوش کے ناخن لو اب بھی آمنہ بیگم،،، ہوش میں آؤ اس خضر کے بیٹے کو تمھارے بیٹی زرش پسند آگئ ہے جو اس وقت اسکی کلاس فیلو ہے اور وہ اسے پانے کے لیے اپنے باپ کی طرح کس حد تک جائے گا تمھیں معلوم۔ بھی ہے،،، اس کا فون آیا تھا مجھے شاہ صاحب شروع سے اینڈ تک فون پر کہی گئ ایک ایک بات آمنہ اور احد صاحب کو بتاتے چلے گئے آمنہ کا سن کر جسم سے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ مطلب وہ تو جیل میں تھا اور اب یہ اسکا بیٹا کیسے اور کہاں ان سے بولا تک نا گیا۔۔۔۔

جیل میں تھا کتنا عرصہ رہتا جیل میں بھاگ گیا ہو گا اور میرے علم کے مطابق اس کی شادی اس تمھارے دوست کی پرانی دشمن جسے وہ بیوقوف سارہ اپنی دوست اپنا ہمدرد سمجھتی تھی ماہنور اس سے ہوئی ہے وہ غصے سے دانت چبا کر بولے دل تو کر رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دیں۔۔۔۔

کیا یہاں ایک اور جھٹکا آمنہ کو ملا۔۔۔۔

قریشی صاحب جن کی سمجھ سے سب باہر تھا آخر جھنجھلا کر بول اٹھے کیا بول رہے ہیں آپ دونوں مجھے کوئی کچھ بتائے گا کون ہے یہ بٹ اور یہ ماہنور اور زرش کا کیا تعلق انسے۔۔۔۔؟؟؟

ماضی:

احد وہ خضر بٹ سارہ کا کلاس فیلو اور آج سے تینتیس سال پہلے سارہ جب میٹرک میں ہوا کرتی تھی اس غلیظ انسان کی نظروں میں وہ معصوم آ گئی اور اس کے قریب ایک لڑکی جسٹ عیاشی اور پیاس مٹانے کا سامان تھی وہ کرب سے اپنی آنکھیں بند کیے بول رہی تھیں،،، اور اس غلیظ نظروں میں سارہ کا آنا سارہ اس وقت بہت معصوم تھی،،، اور اس کمینے کی بہن ریجہ سارہ کی دوست تھی سارہ ان سب کاموں میں دلچسپی نہیں رکھتی تھی لیکن وہ کمینہ اس کمینے کو سارہ میں دلچسپی تھی اس نے کئی بار سارہ کا راستہ کاٹ کر سارہ کو پرپوز کیا اسے دھمکیاں دیں مگر سارہ کسی خاطر میں نا لائیں وہ بھی اپنی آنا کا پکا تھا کمینہ،، اپنی بہن سے کہہ کر اسے بات کرنے کو کہتا مگر سارہ صاف انکار کر دیتیں تھیں وہ باز نا اسے ہر حال میں سارہ چاہیے تھی،،، ایک دن دو دن ایک ہفتہ سارہ نے اسے منہ تک نا لگایا،، مگر اسے اپنی ہار قبول نا تھی جبھی سارہ کی دوست جو صرف نام کی دوست تھی یا یوں کہا جائے کہ دوست کے نام پر آستین کا سانپ جس نے سارہ کو ڈس ڈالا مگر خوش قسمتی سارہ بچ گئی،، مگر اسکا زہر اتنا گہرہ تھا کہ کچھ زہر اسکی زندگی میں وہ چھوڑ گئی،،، سارہ کو نہیں پتہ تھا کہ وہ دوست ہی اسکی سب سے بڑی دشمن ہے سارہ کی وہ دوست میٹرک کے پہلے سال بنی،،، مگر جہاں کتنی سارہ معصوم اتنی ہی وہ شاطر اور کرپٹ دو دن بعد لڑکوں سے بدل بدل کر بات کرنے والی،، لڑکوں سے کھیلنے والی،، انکو لوٹنے والی،،، فلرٹی دو نمبر،، سارہ کو اسکو پہچانے میں غلطی ہو گئی سارہ ان کاموں سے بہت دور تھی بہت دور پر ایک دن خضر نے اسکی مدد کی اور سارہ کو بات کرنے کا کہا سارہ نے اسے بھی صاف منع کر دیا،،، کئی دن سارہ اسے ٹالتی رہی مگر وہ دونوں ایک جیسے ڈھیٹ سارہ کو اس تک پہچانے کا زمہ ماہنور نے کیا بدلے میں جانے وہ اس سے کیا چاہتی تھی ہم آج تک نا جان پائے جبھی اس معصوم کو اسی کے بھائی جو کہ بہت سٹرک تھے اسکی دھمکی دی کہ اگر وہ اس سے بات نہیں کرے گی تو وہ اسکے بھائی کے پاس آ جائے گا اور اسے بتائے گا،،، سارہ پہلے تو نا گھبرائیں کیونکہ انہوں نے کچھ کیا نا تھا پر بعد میں سارہ

جہاں پڑھتی تھیں وہاں سارہ کا بچپن کا دوست جو عادت نظر سب کا اچھا تھا،،، کبھی بھی ان میں کوئی ایسی بات نا ہوئی،، جب یہ دھمکی بھی اثر انداز نا ہوئی تو اس کمینے نے سارہ کو دوسری دھمکی انکے دوست کے نام کی دی کہ وہ اسکے بھائی کو بتادے گا وہ اس سے باتیں کرتی ہے،،،، اور ملتی بھی ہے،،، یہاں سارہ گھبرا گئیں ایک تو روزانہ اکیڈمی میں کسی کا لحاظ کیے بغیر انکار استہ کاٹنا اوپر سے ٹیچر کا لحاظ کیے بغیر اسے گندی نگاہوں سے تارنا سارہ کو کوفت سے ہوتی تھی،،،، اور بعد میں ایسی گھٹیا دھمکی سے وہ ڈر کر رہ گئیں مجبوری کے تحت ایک دن اس سے بات کرلی،،، اسی دن اس کمینے نے سارہ کو پرپوز کیا سارہ نے جواب نا دیا کیونکہ وہ اسے کچھ مانتی نا تھی اسے تو نفرت ہوتی تھی،،،، وہ بلکل بھی اس میں انٹرسٹڈ نا تھیں،، ایک دن دو دن سارہ نے بہت مشکل سے 3 ہفتے بات کی وہ رات کی تاریکیوں میں بات کرنا چاہتا تھا جو سارہ جیسی شریف گھرانے کی لڑکیوں کو بلکل بھی زیب نہیں دیتا اس نے صاف منع کر دیا،،، لیکن وہ کہاں باز آنے والا تھا اسے بات کرنے کے لیے اکساتا مگر سارہ اتنا مان گئیں تھیں کافی تھا اور وہ اسکے کہنے پر کچھ نہیں کر سکتی تھیں اس نے سوچا وہ اسے بلیک میل کر کے بلائے مگر سارہ اسکے اور بہکاوے میں نا آئیں،،، لیکن انکی دوست جس کے کہنے پر وہ مان گی تھی اس کو اپنا مطلب پورا ہوا یہی نہیں وہ بھی اس لڑکے کے ساتھ مل گئ دن گزرتے گئے سارہ اس فیک ریلیشن جس میں انکی زرا بھی دلچسپی نہیں تھی بات کرتے وقت کراہیت آتی نفرت محسوس ہوتی مگر ملتی دھمکیوں سے وہ مزید ڈر جاتی تھیں،، ایک لڑکی سمجھ جاتی ہے ایک لڑکے کی باتوں سے کہ وہ۔ کیا چاہتا ہے اور جو وہ۔ چاہتا تھا سارہ وہ نہیں کر سکتی تھی تنگ آکر سارہ نے اسکا نمبر بلاک کر دیا اور اپنی دوست سے کہا وہ۔ مزید اس سے بات نہیں کر سکتیں بس پھر سارہ نے اس سے بات نا کی کیونکہ سارہ سے وہ کمینہ انسان اپنی بات کہہ چکا تھا سارہ کو مزید نفرت ہو گی سارہ نے اسکی بہن تک کو چھوڑ دیا،،، اور اس اکیڈمی تک کو چھوڑ دیا جہاں وہ اسے دھمکاتا تھا،،،، اسے چھیڑتا تھا انہیں لگا تھا راوی اب چین چین لکھے گا مگر قسمت میں بہت آزمائش باقی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی اصل امتحان آئے گا اور انہیں وہ امتحان بہت کڑے وقت سے گزارے گا،،، جب یہ بات اس انسان کو پتہ لگی اسکی جلی پر تیل پڑا وہ وہاں پہنچ گیا جہاں سارہ چلی گئیں تھیں،، سارہ کی زندگی کے بہت خوب صورت دن شروع ہونے والے تھے ہو بھی چکے

تھے مگر بہت آزمائش بھی آگے تھیں وہ نہیں جانتی تھیں،،، کہ آگے کیا متحان آئیں گے وہاں سے وہ۔ نکل آئیں مگر وہ کمینہ اس قدر بیغرت ہو گا اس بات سے وہ ناواقف تھیں۔۔۔۔

ماضی:

"نصیب کی ازیت سہے بغیر ہم مر نہیں سکتے"

آمنہ یہ سب بتا کہ کچھ دیر کے لیے رکیں جب کہ شاہ صاحب کا مرکز نگاہ وہی تھیں اسکے ایک ایک لفظ سے اس کے چہرے تاثرات نوٹ کر رہے تھے بہت دیہان سے وہ یہ سب بات سن رہے تھے انہیں ابھی بھی شک تھا کہ کہیں آمنہ بیگم ضرور ایسی بات کریں گے یا پھر چھپانے کی کوشش کریں گی جو ماضی کا حصہ تھی جبھی وہ بہت غور اور توجہ سے اسے دیکھتے یہ بات سن رہے تھے وہ دو منٹ کے لیے خاموش ہوئیں تو انکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے گھوری سوائے نیزے پر تھی آمنہ نے سر اٹھانے کی غلطی کی مگر گھوری دیکھ کر دوبارہ گڑبڑا گئیں۔۔۔۔۔

کیا،،، رک کیوں گئیں آگے بتاؤ۔۔۔؟؟؟ وہ دانت پیس کر بولے تو وہ سر جھکا گئیں۔۔۔

بتا رہی ہوں صبر کا دامن۔۔۔۔۔۔۔۔ منہ میں الفاظ رہ گئے جب وہ ایک دم اونچا بول دیے۔۔۔۔۔

واٹٹٹٹٹٹ ابھی بھی صبر واہ مسز قریشی واہہہہ کیا کہنے آپکے،،،،، میں سارہ نہیں ہوں جو 3 سے 4 سال کا لمبا صبر کا دامن تھامے رکھے ہوئی تھی

میں میں ہوں شاہ ابھی بھی صبر مجھے تمھاری عقل پر ماتم کرنے کا دل چاہ رہا ہے میڈم جس کی بیٹی دشمن کی نظر میں ہے اور وہ مزے سے مجھے کہہ رہی ہے کہ صبر کا دامن تھامے۔۔۔۔۔

بسسسسسس۔۔۔۔ !!!!آمنہ کا بھی ضبط ٹوٹا

Enough is enough mr shah ...!!!

بہت بول لیے آپ بہت سن لیا میں نے،،، حسب معمول جنگ سٹارٹ ہو چکی تھی سد شکر تھا کہ سر نہیں پھٹتے تھے ورنہ ان دونوں کی لڑائی میں مار دھاڑ کی کمی رہ جاتی تھی قریشی صاحب نے ماتھا پیٹا،،، اب آپ اپنی بھی سنیے جو میں نہیں بولنا چاہتی تھی صبر آج اپنے منہ سے آپ نے بول ہی دیا آخر سارہ نے 3 سال صبر کا دامن تھامے رکھا واہ مسٹر شاہ واہہہہہ کہاں تھے تب جب ضرورت تھی آپکی سارہ کو بولیے وہ بھی کونسا کم تھیں انکے مقابلے میں آکر بولیں تو وہ منہ پھیڑ گئے ۔۔۔۔

بات مت بدلو آمنہ غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے اور تم جانتی تھی وجہ کیوں نہیں بکی اسکے سامنے۔۔۔۔۔

Excuseme for your kind information ..

مسٹر شاہ وہ واقف تھی آپ بھی جانتے ہیں نا انکی محبت اور عشق کی انتہا،،،،، یہ مخط آپ کی غلطی ہے سارہ کی نہیں اسے بیچ میں مت گھسیٹیں۔۔۔۔

تمھیں جو بات بتانے کا کہا آمنہ وہ بولو اب کی بار قریشی صاحب جو چپ چاپ بیٹھے تھے آخر بول ہی اٹھے کتنا چپ رہتے انکی جنگ شروع ہو چکی تھی یہ تو چپ ہونے والے دونوں ناتھے اس لیے آمنہ کا ہاتھ کھینچ کر اپنی گرفت میں بٹھایا،،، اور شاہ صاحب کو ٹھنڈا ہونے کا اشارہ کیا آخر کوئی ایک چپ ہو تا تو نا۔۔۔

آپ تو دیں گے نا اپنے دوست کا ساتھ اح۔۔۔۔۔۔۔

وہ پورا نام نا بول پائیں جب انکے شوہر دھاڑے شٹ اپ وہ انکی گرفت میں کانپ اٹھیں۔۔۔

بات بتاؤ آمنہ کوئی فضول بات نہیں گاٹ اٹ۔۔۔۔

آمنہ نے بھر آئی آنکھوں سے اپنے شوہر کو دیکھا جو شاہ صاحب کے سامنے انہیں ڈانٹ گئے احد صاحب نے غصے بھری آنکھوں سے انہیں بولنے کا اشارہ کیا تو شاہ صاحب کی مسکراہٹ دیکھنے والی تھی ڈانٹ جو پڑوادی تھی خوش ہونا تو بنتا تھا جوانی سے اب تک یہی تو کرتے آئے تھے وہ۔۔۔

اس مسکراہٹ نے آمنہ کو آگ لگائی اور بڑے برے طریقے سے انہوں نے شاہ صاحب کو گھوری سے نوازا وہ چہرہ جھکا گئے۔۔۔

اب دیکھیے گا زرا شاہ بھائی کیسے بل نکالتی ہوں میں ہری مرچ مصالحہ،، کالے مرچ ہری مرچ اور لال مرچ لگا کر پاسٹ نا بتایا اپکو بیچ میں گھسا کر تو دیکھیے گا ہنہہ وہ نظروں کے حصار میں لے کر بولی۔ شاہ صاحب نے گڑبڑا کر اس پٹاخہ عورت کو دیکھا اور اپنی ہنسی پر لعنت بھیجی اب آمنہ نے مزے سے سر ہلایا۔۔۔

جی تو سنیے احد اور شاہ صاحب۔۔۔۔۔

شرم کر لو بی بی بڑا ہوں بھائی بلا لو غصے میں پتہ نہیں تمیز تہذیب کہاں چھوڑ آتیں ہیں یہ محترمہ۔۔۔۔۔

ہنہہ،،، خیر بڑے تو نہیں ہیں ہم عمر ہی ہیں بھائی صاحب۔۔۔

قریشی صاحب نے صدمے سے ان دونوں کو دیکھا اور سر پیٹا ابھی کتے بلیوں کی طرح لڑ رہے تھے اور اب طعنہ زوری ۔۔۔۔۔

آپ لوگ سہی سے بات بتائیں ورنہ اللہ حافظ میں چلا۔۔۔

اچھا نا بیٹھ جائیں بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔

سارہ بیگم اس کمینے خضر کی نظر میں آ تو چکی تھیں روزانہ کی حرکات سے تنگ آ کر سارہ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس اکیڈمی میں۔ آگے سے کبھی نہیں پڑھیں گی انہوں نے اسی وقت اپنی مدر سے بات کی اور وہاں سے نکلنے کی کوشش کی انکی ماما کو

انہوں نے بتانا چاہا مگر سر کی وجہ سے بتا نہیں پائیں اس لیے انہوں نے اپنی ماما سے زد کر کے وہاں سے نکل آئیں اور اپنے گھر کی قریب تر اکیڈمی میں ایڈمیشن لیا اب کی بار بڑے اچھے سے آمنہ کا مرکز نگاہ شاہ صاحب تھے کیونکہ اب نکلنے والے تھے بل اور شاہ صاحب کے پہلو بدلنے کی آنے والی تھی باری اور آنے والا تھا مزہ آمنہ کو کی تو سنیے حاضرین آمنہ تھوڑا جھوم کے بولیں شاہ صاحب نے اس عورت کو دیکھا جو 4 بچوں کی ماما ہو کر بھی ان سے کیسے اینٹ پتھر کا بیڑ رکھتی تھیں اور بچوں والی حرکتیں کرتیں تھیں انہیں اپنے دوست پر ترس آیا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میک اکیڈمی کے کچھ دنوں بعد سارہ کو ایک ہینڈسم نوجوان خوبرو شخص آمنہ نے کڑوا منہ بنا کر شاہ صاحب کو دیکھا تو وہ منہ چڑھا گئے آمنہ کو آگ لگی،،، ابھی بتاتی ہوں بہت اڑھ رہے ہیں نا اتنا سر لیس میٹر اور اوپر سے ان دونوں کی اوٹ پٹانگ حرکتوں نے قریشی صاحب کو آگ لگا دی وہ آگ بگولا ہو کر بولے آپ دونوں باز آتے ہیں یا میں جاؤں وہ دوبارہ اونچا بولے آمنہ نے انہیں دیکھا جو مفتے میں اچھل رہے تھے۔۔۔

یار تمھارا صبر ہے اس عورت کے ساتھ پتہ نہیں میں سیریس آیا تھا اور یہ جو کر کہیں کی۔۔۔

چپ دونوں ایک دم چپ اگر اب اپنے شاہ صاحب منہ چڑھایا نا مجھے تو میں اٹھ کر چلی جاؤں گی سارا ملبہ بڑی چالاکی سے شاہ صاحب پر ڈال دیا وہ منہ کھولے اس چالاک عورت کو دیکھتے رہ گئے یا اللہ پناہ اس عورت سے پتہ نہیں وہ معصوم سی بچی کس پر گئی ہے۔۔۔۔

سارہ کو کچھ ہی عرصے بعد شاہ صاحب دیکھے کافی دن ہو چکے تھے انہیں دیکھتے یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے دونوں ہی دل میں ایک دوسرے کے لیے جزبات رکھتے تھے مگر دل کی بات زبان پر آنے سے کتراتی تھی ایک

دن شاہ صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا اور سارہ نے اگنور کر دیا پر آخر وہ بھی انہیں پسند کرنے لگیں تھیں تو وہ زیادہ دیر اگنور نا کر پائیں یہ بتاتے ہوئے ایک منٹ بھی آمنہ کی ہنسی یاد انتوں نے نمائش کروانا بند نا کی جب کہ شاہ صاحب کا بھی ایسا ہی حال تھا سیریس سیچویشن پر وہ دونوں بہن بھائی ہنس دیے قریشی صاحب کو صدمہ ہی لگ گیا،،وہ بھی انکا ساتھ دیتے ہنس دیے ان دونوں کی ہنسی کی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتے تھے ان کو ہنستا پا کر آمنہ اور شاہ صاحب چپ ہوئے تو احد صاحب نے گھور کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

اوکے اب کچھ نہیں اب سیریس آمنہ پلیززز بہت ہو گیا اب نہیں کوئی فضول حرکت سیریس طریقے سے بتاؤ سب ۔۔۔۔شاہ صاحب سیریس ہوئے۔۔۔۔

ہاں ہاں اوکے اب نہیں بس سیریس آمنہ بھی سیریس ہوئیں۔۔۔۔۔

شاہ صاحب اور سارہ کے درمیان بات چیت سٹارٹ ہوئی سارہ بیگم ایک صاف اور معصوم دل کی مالک تھیں انہیں لگا تھا کہ اب وہ کمینہ چلا گیا وہ انکے پیچھے نا آپائے گا مگر وہ غلط تھیں دن حسین سے حسین تر ہوتے گئے شاہ صاحب کے دل میں۔ محبت بڑھتی گئی جبکہ سارہ جوڈر جاتی تھیں وہ انہوں کھونا نہیں چاہتیں تھیں پہلی دفعہ دل کسی کی طرف مائل ہوا تھا جبھی رب سے پل پل ان ظالم کا ساتھ مانگتیں شاہ جی کی گھورتے ہوئے اپنی بات بتائی تو وہ پہلو بدل کر رہ گئے،،،،،

ہونہہ آئے بڑے مجھے گھورنے والے اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے ”
آمنہ محظ انہیں دیکھ کر سوچ سکیں انکو رکتا دیکھ شاہ صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

خیر مگر کب تک ایک دن وہ کمینہ خضر ان پہنچا وہاں اکیڈمی اور اسے سارہ کی اس اکیڈمی لا پتہ بتانے والی کوئی اور نہیں سارہ کی اپنی دوست ماہ نور تھی،، سارہ اسے دیکھ کر شدید گھبرائیں جو بات محض انہیں تنگ کر رہی تھی وہ یہی تھی کہ وہ شاہ صاحب کو کیا بولے گا انکے بارے میں اور آخر کیا چال چلے گا یہی بات بلکل درست وہ چال چلنے ہی آیا تھا یہاں اور چل کر بھی گیا جب اسے پتہ چلا کہ شاہ صاحب اور سارہ بیگم ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں تو وہ بہت ہوشیاری سے چال چل گیا وہ اپنی طرف سے اکیڈمی چھوڑ گیا سارہ کو لگا مصیبت رب نے سر سے ٹال دی مگر اصل امتحان تو باقی تھا یار یہ کون بتاتا،،، خضر کو کچھ کنفرم نہیں تھا کیونکہ ایک دوسرے کو پسند کرنے کی بات صرف سارہ بیگم اور شاہ صاحب تک محدود تھی اور کسی کو کچھ معلوم نا تھا،، مگر سارہ کے لاکھ چھپانے کے باوجود اس ماہ نور سے یہ بات نا چھپ پائی اس نے جانے کیا پر پتہ لگوالیا اور کنفرم کر کے اس خضر کو ساری بات بتا ڈالی خضر کو آگ لگ گئ سارہ بیگم کو شاہ صاحب،،، کے تعلقات بہت خوشگوار تھے،،،،، سارہ بہت خوش تھیں اپنی زندگی میں کوئی نئ تبدیلی محسوس کر کر انہیں بہت اچھا لگتا رب سے روز انکا ساتھ مانگتیں تھیں مگر اس ساتھ کو کسی کی بہت بری نظر لگ گئ وہ شاہ صاحب کو دیکھتیں بولیں شاہ صاحب سر جھکا گئے۔۔۔۔۔

ایک دن خضر نے بہت بری چال چلی کسی اکیڈمی کے ہی لوفر سے سارہ بن کر بات کر ڈالی،،، ان نون آئی ڈی بنا کر اور اس لوفر سے کہا کہ وہ جا کر شاہ صاحب کو بتائے کہ تمھاری گرل فرینڈ عرف تمھاری محبوبہ کس کس سے باتیں کرتی ہے ان دونوں کے پلین کے مطابق خضر نے آئی ڈی بنائی اور اس سے کافی دن سارہ بن کر بات کرتا رہا اسی دوران نزر نے سارہ کے نام سے بنی فیک آئی ڈی کے میسجز شاہ صاحب کو دیکھائے اور بولا کہ دیکھ تیری محبوبہ ہر ایک سے الگ الگ آئی ڈی رکھ کر بات کرتی ہے شاہ۔جی نے اس آئی ڈی کو خود کی آئی ڈی سے ڈھونڈا وہ نا ملی کیونکہ اس آئی ڈی سے خضر نے شاہ صاحب کو بلاک کر رکھا تھا جبھی اس کے میسجز پڑھے جسے پڑھ کر انکو شدید غصہ ایک طرف سے دل کہتا تھا کہ سارہ ایسی نہیں ہو سکتی دوسری طرف آئی ڈی پر ایک دم بلکل ٹھیک انفارمیشن اور سب کچھ شاہ صاحب نے سارہ سے

گھر جا کر سختی سے پوچھا انہوں نے صاف سچ بولا انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں شاہ صاحب نے انہیں آدھی حقیقت سے باور کروایا تو سارہ نے قسمیں کھا کر بولا کہ یہ سب جھوٹ ہے وہ چیک کر سکتے ہیں ان کے ہر نمبر پر ایسی کوئی آئی ڈی نہیں ہے شاہ جی نے اس ٹائم بول دیا کہ انہیں اسپر مکمل بھروسہ ہے مگر اس لڑکے کا تعلق کیا ہے سارہ تم سے سارہ پہلے گھبرائیں اور ایک دفعہ دوبارہ غلطی کر گئیں اپنے شاہ سے چھپانے کی کاش وہ اس وقت سب سچ بتا دیتی مگر اسے اسی بات کا ڈر تھا کہ شاہ صاحب پہلے ہی اس قدر غصہ ہیں اور غصہ ہو جائیں گے اور ان سے بات نہیں کریں گے مگر آنے والے طوفان سے ابھی بھی وہ بے خبر تھیں وہ کیا جانتی تھیں کہ وہ تین سال سے چار سال تک اپنے شاہ سے بہت دور چلی جائیں گی اور بات نا کر پائیگی اور اگر رابطہ ممکن ہوا تو اس دوران کتنی غلط فہمیوں نے شاہ صاحب کو گھیر رکھا ہو گا اور تو اور انہیں اپنے شاہ کے مطلق کتنی غلط فہمیاں ہو گئیں وہ نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔۔۔

حال :

لندن:

آج یونیورسٹی میں غیر معمولی ہل چل سی تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا ہر طرف ایک ریومر سا تھا وہ یہ کہ بیچلرز کے فرسٹ ائیر کی لڑکی دو دن سے لاپتہ تھی اور ابھی تک اس کا کچھ پتہ نا تھا،،، اسی دوران مشا اپنے سو کالڈ مینگتر کے ساتھ اندر داخل ہوئی سامنے کسی نے اس کے قیامت خیز حسن کو کن انکھیوں سے دیکھ کر اپنے دل میں اتارا وہی اس کے پیچھے آتے لوفر کو دیکھ تن بدن میں آگ سے بھڑک گئ،،، ابھی وہ اٹھتا اس سے پہلے ہی کچھ لڑکیوں نے اسے اور اس کے مینگتر کو گھیرا

What take a side we are getting late for a class.....

مشا نے مخصوص سٹائل سے کہتے ہوئے اپنی منہ پر آتی آوارہ لٹ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مس مشا رائٹ ہاں جی یہ آپکے سو کالڈ فرینڈ یا بوائے فرینڈ جو بھی ہیں یہ کس۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ مشا نے اسے روکا۔۔۔۔

یہ کوئی میرے بوائے فرینڈ یا کوئی فرینڈ نہیں محض میرے فیونسی ہے۔۔۔۔

واٹٹٹٹ مس مشا کیا کہنے ہے آپکے شکل سے تو آپ اس قدر حاجن یا بہن جی ٹائپ لگتیں ہیں اور لو میرج کر کے کس قسم کا گھٹیا سو کالڈ مینگتر رکھا ہوا۔۔۔۔

اے کیا مطلب تیرا کیا بولی جا رہی ہوش میں تو ہے تو زبان کھینچ لوں گا کیا کیا میں نے جو تو اس طرح میرے خلاف بھڑکا رہی۔۔۔۔

مشا نے حیرت سے اسے دیکھا جو لڑکیوں سے اس قدر گندے لہجے میں بات کر رہا تھا مشا کو جھرجھری آئی۔۔۔۔۔

Excuse me mind your language other wise I'm not like a hajan or behan g type girl I will slap on your face....

لڑکی نے غصے سے کہااور ایک قدم بڑھا کر آگے بڑھ گئ فصی کا تو رگ ہی اٹھ گیا آج تک اس کے پاس ڈری سہمی لڑکیوں سے واسطہ پڑا تھا یہ تو آج پہلی بار دیکھی تھی آج بجلی۔۔۔۔۔

دیکھیے آپ لوگ کیوں اسے یوں کہہ رہے ہاں کوئی کچھ تو بتائے یہ کیا تماشا ہے مشارو ہانسی ہوئی۔۔۔۔۔

تماشا یہ ہے مس مشا کہ آپکے یہ سو کالڈ مینگیتر کافی دنوں سے میری ایک معصوم اور ہمارے گروپ کی سب سے حسین لڑکی دانیہ کو چھیڑ رہے تھے اسے ہراساں کرتے تھے اور وہ ان سب سے مینٹلی ٹارچر ہو چکی تھی،،،وہ یہ سب پرنسپل کو بتانے چاہتی مگر وہ اس دن سے غائب ہے اس کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے مس مشا آپ مجھے ایک باعزت خاندان کی لگتی ہیں مگر آپ بھی اس کے ساتھ یوں چھی۔۔۔

ارے چھوڑو یہ کیا بولے گئ اس کو بھی ٹائم پاس کے لیے چاہیے ہو گا یا یہ بیغرت اس سے بھی ٹائم پاس کر رہا ہو گا اور کیا ۔۔۔۔

اے چپ منہ سے زبان کھینچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فصی کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب ایک لڑکی نے اسے دھکا سے کر پیچھے گرایا۔۔۔۔

How dare you to talk us like that I will kill you....

لڑکی نے پوری یونی کے سامنے اس کا تماشا بنایا اور اسے پیٹنا شروع کیا اس پر جھکی اور اسے گریبان سے جھنجھوڑ کر پوچھا۔ بتاؤ ورنہ گلہ دبا دوں گی کہاں ہے دانیہ بولو لڑکی غرائی۔۔۔۔۔

مشا جس کی سمجھ سے سب باہر تھا آخر یہ ہو کیا رہا وہ آنکھوں میں آنسو لیے وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔

ارے تم کیوں رو رہی ہو میڈم دیکھ لو اسکو یہ گھٹیا انسان اس قدر بیغرت ہے یونی کی ہر تیسری لڑکی کو چھیرتا ہے

۔۔۔۔۔

بکواس کر رہی ہے مشا ہٹاؤ اسے پیچھے تمھیں مجھ پر یقین ہے نا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گا ابھی لڑکی اسے کچھ کہتی جب ایک بھاری رعب دار آواز پیچھے سے گھونجی۔۔

Stop sister....!!!!!

Get back I will handel ...

لڑکیوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ تھابی ایس سی کے تھرڈ سمیسٹر کا ہینڈسم جس پر بیچلرز تک کی لڑکیاں مرتی تھی عالیان،،،،عالیان احد قریشی،،،لڑکی اس پر سے ہٹی۔۔۔۔

آپ کون اور آپ کیسے ہینڈل کریں گے ہماری دوست پورے 2 دن سے غائب ہے اس کا اتہ پتہ نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسی نے کیا ہو گا۔۔۔۔

آپ جانے سمجھے اور کسی ثبوت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی نا سس،،،اس کے لیے ثبوت تو چاہیے جو ہم کل تک مل کے ڈھونڈ لے گے پھر دیکھیں گے اس کا انجام اور آپکی دوست وہ جلد مل جائے گی یہ میرا وعدہ ہے ابھی آپ اس دو ٹکے کے لڑکے کو چھوڑ دو۔۔۔۔

لڑکی کو عالیان کی بات میں دم نظر آیا اور اسے چھوڑ دیا ہاتھ جھاڑ کر کھڑی ہوئی مشا نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا جسے عالیان نے باخوبی نوٹ کیا،،اور اپنا لب دانتوں تلے دبایا۔۔۔۔

اگر میری دوست کو کچھ ہوا فصی رحمان تو تمھارا انجام بہت برا ہو گا سمجھے لڑکی غرائی۔۔۔

پہلے ثبوت ڈھونڈ ھو ملے گا تو بتا دینا وہ کہتا خود وہاں سے مشا کو چھوڑ کر یونی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

مشا صدمے کی کیفیت سے آنسو بہاتی وہاں کھڑی تھی آخر کس قدر غلیظ انسان سے پالا پڑا اس سے پہلے وہ کافی ریومرز سن چکی تھی مگر اسے لگا کوئی فضول میں بول رہا ہے مگر اس دن زرش کے سامنے اسے کھڑا پایا جو اپنے دوست کے ساتھ

مل کر سعیر کو مار رہا تھا تو وہ ٹھٹکی ضرور تھی مگر اسے جب بھی لگا رضا اس کا دوست ہے اس کے لیے ہی لڑ رہا ہو گا مگر اس قدر گندی کمپنی پر نہایت پریشان تھی اس کا لائف پارٹنر ایسا ہو گا کیا پوری زندگی اس کے ساتھ گزارنی پڑے گی ہر گز نہیں اسے سوچ کر کچھ ہوا اور آج جو سننے کو ملا وہ تو بہت زیادہ تھا آخر کیا سچ تھا کیا جھوٹ جبھی منہ چھپا کر روتی بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

سٹوڈنٹس کا رش ہنوز وہی تھا ہر کوئی اس لڑکی کو نشانہ بنائے پتہ نہیں کیسی کیسی گوسپز میں مصروف تھے۔۔۔۔

ارے یہ تو زرش کی دوست ہے،،،اور یہ لڑکی دیکھو اور اسکے مینگٹر کے کرتوت۔۔۔۔

لگتا خود بھی ایسی ہے جو مینگٹر بھی ایسا ہے خود بھی لڑکوں کے ساتھ فلرٹ کرتی ہو گی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں آخر جیسا مرد ویسی عورت یہ بھی ویسی ہو گی۔۔۔۔

مشایہ سب سن کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

Shutup

Just shutup

ایک لفظ اور نہیں عالیان کی رعب دار آواز پورے کوریڈور میں گھونجی،،،،،یہ ضروری نہیں ہے اگر کسی کا سو کالڈ مینگتر ایسا ہے تو وہ بھی ایسی ہو عالیان جھٹکے سے مشا کا بازو پکڑ کر خود کے روبرو کیا دیکھو اسے اسکی آنکھوں میں دیکھیں کیا لگتی ہے یہ آپکو فلرٹی یا سو کالڈ لڑکی ہاں بولو اب وہ دھاڑا مشا اسکے پہلو میں کھڑی کانپ اٹھی آج یہ سب کیا ہو رہا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔

معاف کریں پلیززز آپ لوگ جائیں میں جیسی ہوں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں مشا روتی آواز میں ان سب کو بولا

مجھے میری زندگی جینی ہے آپکو اپنی اور اپنی قبر میں جانا ہے میری فکر چھوڑ کر خود کی فکر کریں مشا نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی

۔۔۔۔۔

مشا۔۔۔۔۔۔۔

عالیان نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

آپ تو رہنے دیں بس کر دیں کسی کو کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

ارے دیکھو تو کیسے چھڑوا رہی کل دیکھنا اسی کے ساتھ نظر آئے گی ایک لڑکا ڈھیٹ ابھی بھی باز نا آیا۔۔۔۔۔

تمام لڑکیاں ایسے ہی گوسپز میں مصروف تھیں۔۔۔۔

ہاہاہا دیکھنا کل یہ اس کے ساتھ ہو گئ اور یہ اسکا سوکالڈ مینگیتر بنتا پھرے گا اسکے حسن سے متاثر ہوتا کئ قہقہے گھونجے۔۔۔

کہاں ہے وہ تمھارا سوکالڈ مینگتر کیوں نہیں یاد رہا اپنی عزت کو اپنے ساتھ لیجانا اس کی وجہ سے رسوا ہو رہی نا کہاں ہے کیا کیا سننا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

مشا نے اس بے حس کو دیکھا عالیان نے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر خود کے قریب کیا،،،اور ان لڑکوں کی جانب بڑھا

۔۔۔

اوو کمون اگر وہ چلا گیا بے بی تو آجاؤ نا ہمارے پاس ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب عالیان نے مشا کا ہاتھ پکڑ کر اس لڑکے کے منہ پر پنچ بنا کر مارا،،،،مشا اچھلی جبکہ لڑکے کا ہونٹ پھٹ گیا مشا نے عالیان کو دیکھا۔۔۔۔

یہ تمھاری عزت داغ دار کر رہے نا بولو جواب دو انہیں وہ غرایا،،اور اسی طرح ایک اور پنچ اسکے منہ پر دے مارا

۔۔۔۔۔

کمینے تیری جرات کیسے ہوئی اسکے بارے میں یہ بکواس کرنے کی مشا کو خود کے پیچھے کرتے اسے گریبان سے جھنجھوڑا

۔۔۔۔۔

اے چھوڑو تیری کیا لگتی بہن ہے تیری جو اتنی تکلیف ہو رہی۔۔۔۔

شٹ اپ،،،،جسٹ شٹ اپ،،،،،میری جو بھی ہے تیری بہن ہے۔۔۔۔۔۔آئندہ اس کی طرف نظر بھی اٹھائی یا کسی نے اسکے بارے میں کچھ کہا تو وہ زندہ اپنے قدموں پر چل کر واپس نہیں جائے گا سن لیں سب چاہے وہ کوئی بھی ہو کوئی بھی مطلب کوئی بھی گاٹ اٹ،،،اور کیوں یہ بہت جلد پتہ چل جائے گا یہ کہہ کر بہت حق سے مشا کا ہاتھ پکڑ کر کلاس میں لے گیا اور جا کر کلاس میں ہاتھ چھوڑا اور خود باہر نکلتا چلا گیا،،،،مشا نے بھیگی آنکھوں سمیت اس انسان کی پشت کو دیکھا آخر کس حق سے وہ اسے بچا لایا اور اسکا ساتھ دیا وہ اسے گہری سوچوں میں گم چھوڑ کر وہاں سے نکل گیا پیچھے مشا نے سر پکڑا اور دوبارہ رو دی۔۔۔۔

زرش مشا کو ریلیکس کر کے باہر لائی جو جب سے روئے جا رہی تھی،،،،زرش نے اسے ریلیکس کیا اور بھول جانے کو کہا ،،اسے سمجھایا وہ فصی کے بارے میں اپنے ڈیڈ کو بتا دے وہ تمھیں اس نام کے رشتے سے آزاد کر دیں گے تمھارے حق میں جو بہتر ہو گا وہی ہو گا اللہ پر یقین رکھے،،مشا نے اسکی باتوں پر غور کیا اور تھوڑا ریلیکس ہوئی،،،لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ دونوں باہر آئیں جب مشا کو انکی دوست ملی وہ بھاگ کر اسکے پاس گئی جو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ہوا کرتی تھی ،،،زرش نے اسے دیکھا ارے لڑکی رو کو مگر وہ تو رکی ہی نہیں کوریڈور کے بینچ پر اپنا بیگ رکھا اور اوپر کی جانب بڑھی تھی جہاں ایک کومن روم بھی تھا،،،جہاں اس وقت سعیر بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔

زرش مزے سے چلتی آرہی تھی جب اچانک سعیر کی نظر اپنی دشمن جان پر پڑی جو مزے سے فون پر ٹائپ کرتی چلی آرہی تھی سعیر اٹھ کر دروازے کے پاس آیا زرش جیسے ہی وہاں پہنچی سعیر نے اسے دروازے میں ہی کھڑے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچا وہ چیخنے کے لیے منہ کھولتی سعیر نے اسکی بولتی بند کی اسکے منہ پر ہاتھ رکھا،،زرش نے اسے گھورا

۔۔۔۔

سعیر نے آرام سے اسکے لبوں سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔

ہیے مائی بیوٹی سعیر نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔۔۔۔

وہ جو ایک دم ڈر گئی تھی اس حرکت پر اور غصہ آیا۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے سعیر ایسے کون کرتا ہے۔۔۔۔اٹک ہی گئی جب اچانک اسکے اونچا ہونے پر سعیر جھٹکے سے اسکے قریب ہوا اور دیوار کے سائیڈ پر اپنا ایک ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

ککککک،،،،، کیا کر،،،رہے ہیں ہہہ،،،، ہٹیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹک اٹک کر اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتی بولی۔۔۔۔۔

لیکن مقابل کی طرف سے جواب ندارد وہ اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔۔؟؟؟

تم،،، میں تمھیں حفظ کرنا چاہتا ہوں تمھیں اپنے آپ میں بسانا چاہتا ہوں اپنی آنکھوں میں،،، تا کہ تمھارے نا ہوتے ہوئے یہ نظارہ ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے جھک کر کان میں سرگوشی کی وہ جھینپ کر رہ گئ۔۔۔۔

ککلک،،، کوئی اااا،،، آجائے گا سعیر،،، ممم،،، مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔

مجھے میری جان کو دیکھنا اسے حفظ کرنا کچھ لمحات بتانے ہے جو وہ ہمیشہ سو کر میرے فلاپ کر دیتی ہے اسکی کان کی لو کو لبوں سے چھوتے گھمبیر سرگوشی کی گئ۔۔۔۔۔

اپنا محرم،،،، اور من پسند شخص اپنے سامنے اوپر سے من پسند خوشبو حواسوں پر سوار ہوتی اور اسکی قربت اسے ہمشہ بے قابو کرتی اسکی دھڑکنوں میں انتشار پیدا کرتی۔۔۔۔

سعیر نے اسکا چہرا دیکھا جو گلابی سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اووووومائی لولی ریڈ روز

میرا ٹماٹر۔۔۔۔۔

اسکے دونوں گالوں پر باری باری اپنے لب رکھتا بولا تو وہ آنکھیں میچ گئ۔۔۔۔۔

سعیر نے اسکے گال سے اپنا گال مس کیا وہ ایک دم کھکھلا دی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا سعیر مجھے گدگدی ہوتی ہے وہ کھکھلاہٹ سے بولی۔۔۔۔۔۔

اس کی کھکھلاہٹ نے سعیر کو اندر تک سکون پہنچایا

سعیر نے اسکے ڈمپل دیکھے جو زور شور سے جگمگا رہے تھے سعیر نے اسے کمر سے گرپ دے کر اسکے ڈمپلز پر لب رکھے زرش کی ہنسی کو بریک سی لگی۔۔۔۔

سعیر

I wanna go

چلی جانا میرے گلاب کہ۔ پھول جلدی کیا ہے اپنے شوہر کو بھی ٹائم دینا ہوتا نا پہلے مجھے نظر بھر کر دیکھنے تو دو۔۔

دیکھ لیانا اپنے سارا دن کہہ کارنامہ انجام دینا ہے مجھے اسائمنٹ دینی ہے اس لیے جانے دیں نا۔۔

ہمم !!یہ تو ہے سارا دن میرے۔سامنے اتنی خوبصورت بیوی ہو گئ تو یہ کارنامہ خود باخود انجام دیا جائے گا اور اگر دل گستاخی پر اتر آیا تو کیا کروں گا اسکے ڈمپل پر۔لب مس۔کرتے وہ بولا تو وہ ایک دم۔جھینپ گئ الفاظ منہ سے نکلنے سے قاصر ہو گئے سعیر نے کافی دیر بعد پیچھے ہٹ کے اسے دیکھا تو وہ نظریں جھکائے لال چہرے سے نیچے دیکھ رہی تھی سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسکی جھکی پلکوں کے جھالڑ پر لب رکھے اور اسے آزاد کیا وہ اسکے حصار سے نکلتی فورا وہاں سے بھاگ گئ پیچھے وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،،، میٹرک کے امتحانات شروع کرنے میں کچھ ہی دن باقی تھے بچے زور شور سے محنت کر رہے تھے،،،میک اکیڈمی کے ٹیسٹ سیشن سٹارٹ ہو چکا تھا،،،اسی میں بچے روزانہ اکیڈمی باقاعدگی سے آرہے تھے شاہ صاحب جو کہ سارہ بیگم سے جانے کیوں ناراض تھے،،انکی کسی غلطی کے نا ہونے کے باوجود گندی عادت ہمشہ کی طرح آمنہ نے شاہ صاحب کو منہ چڑھا کر بولا وہ ماتھا پیٹ کر رہ گئے۔۔۔

اووبی بی بغیر غلطی کے نہیں ناراض تھا میں کیا آدھی کہانی بتائی جا رہی جب سے تمھاری طرح ہر کوئی ویلا نہیں ہوتا

۔۔۔۔

اووپلیززززز آپ تو کچھ نہیں کہیں شاہ بھائی صاحب،،،، آپ سے بھر کر کون ویلا ہو گا جو تین سے چار سال اتنے بندوں کا ٹائم ضائع کروایا اپنے پیچھے روٹھی محبوبہ جو ماننے نہیں اتی تھی آمنہ بھی کونسی کم۔تھیں اسی ٹائم حساب بے باک کیا مجھے کہنے لگے ویلے ہو نہہہہہہ۔۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے معصومیت سے اپنے دوست کو دیکھا وہ دانتوں تلے لب دبا گئے،،،اللہ پناہ دے تم سے تو کہاں سے لائے ہو اسے۔۔شاہ صاحب کو اپنے دوست پر ترس آیا۔۔۔

وہی سے جہاں سے آپ اپنی سارہ لائے ہیں سمجھے نا!!!!!!!!!!۔۔۔۔!!!!

Stop it both of you ...!!!

قریشی صاحب جھنجھلا گئے انکی حرکتوں سے جب سے الٹی حرکتیں۔۔۔۔۔

اور تم اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی بیوی کو کو مخاطب کیا جاؤ تم کر لو الٹی حرکتیں کر لو تم میں نے تم سے بات نہیں کرنی روتی رہنا مناتی رہنا نہیں ماننا میں نے مجال ہے ایک دفعہ بھی سریس ہو جائے یہ لڑکی۔۔۔۔۔

بس یہی وہ دھمکی تھی جس سے آمنہ کی جان پر بن آتی تھی کیونکہ جب قریشی صاحب ناراض ہوتے تو اس قدر برا ناراض ہوتے ماننے نا آتے اور انکی جان پر بن آتی مگر وہ ظالم صدا کے۔۔۔۔۔

اچھا نا نہیں نہیں اب نہیں کرتی نا کچھ نہیں کرتی آئی پرامس ناراض نا ہوئیے گا آمنہ لاڈ سے اپنے شوہر کے قریب ہو کر بولیں تو پہلو بدل گئے آمنہ نے منہ پھلایا۔۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے آمنہ کی حرکتیں ملاحظہ فرمائیں اور مشکل سے ہنسی رکی یقین ہو گیا کہ انکی بیگم نے یہی والی حرکتیں ضرور اسی سر پھری عورت سے سیکھی ہیں انہوں نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

امنہ نے انہیں گھورا آپکی وجہ سے میرے پیارے شوہر ناراض ہو گئے مجھ سے آمنہ غصہ ہوئیں وہ حیران رہ گئے جب سے خود الٹی حرکتیں کر رہی اور پھر سے سارا ملبہ مجھ پر ڈال دیا اس سر پھری عورت نے چالاک لومڑی وہ بڑبڑائے

اچھا نا مان جائیں نا احد اب نہیں کچھ کرتی نا نہیں لڑوں گی نا ان سے آپکی قسم وہ انکے کندھے پر سر رکھے لاڈ سے بولیں پلیززز۔۔ !!!

معصوم سی شکل بنا کر التجا کی وہ فورا پگھل گئے۔۔۔

Be serious now ...!!!

Ok...!!!

وہ پیار سے اپنی بیوی کا گال تھپتھپاتے بولے وہ جانتے تھے پیار سے سمجھنے پر سمجھ جائیں گئیں ں۔۔۔۔

اوکے اب نہیں پکا وہ مسکرا کر بولیں وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔۔۔

گڈ گرل چلو اب آ گئے بولو۔۔۔۔

شکر ہے میں سمجھا رو مینس ادھورا ہے میں چلتا ہوں پر آئی تھینک یو ہیوڈن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاہ صاحب نے بات اُدھوری چھوڑی جبکہ قریشی صاحب نے انہیں بری طرح گھورا اور آمنہ نے لہو چھلکتے چہرے کے ساتھ دوبارہ انہیں ایک گھوری سے نوازہ۔۔۔۔۔۔۔۔

شرم حیا نہیں آج کل کے زمانے میں پتہ نہیں کیا کیا بولتے رہتے اللہ اللہ کرنے کی عمر اور کیسی باتیں کر رہے توبہ توبہ ۔۔۔۔!!!

آمنہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔

رہنے دو بی جانتا ہوں میں جب سے الٹی حرکتیں تمھاری ملاحظہ فرما رہا میری اللہ اللہ کرنے کی عمر ہے تو

For your kind information mrs ahad quershi....!!!

ابھی جوانوں کی طرح میں منا رہا تھا احد کو۔۔۔۔

افف ایک تو یہ بے باک انسان آؤ گی صوبیہ آنٹی سے آپکی شکایت لگانے سیدھا کریں گی آپکو۔۔۔۔

کیا بات کر رہی ہو جان صوبیہ آنٹی نہیں سارہ بھابھی کو شکایت لگایئے گا وہ کریں گی انہیں بلکل سیدھا۔۔۔

"آخر وہ تو جانتی ہیں کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نا نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے"

قریشی صاحب نے اپنے دوست کی ٹانگ کھینچی تو انہوں نے برے طریقے سے اپنے دوست کو گھورا جب کہ آمنہ کھکھلا دیں۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں،،،، مشہور زمانہ اپنا ڈائلاگ آج کافی عرصے بعد منہ سے نکالا آمنہ دوبارہ ہنس دی اور لگ گئ شاہ جی کو آگ۔۔۔۔۔

احد د د د د د سیدھی طرح یہ بتا رہی ہے کہ میں جاؤ۔۔۔۔

اچھا یار ٹھنڈے ہو جاو بتا رہی ہے چلو بیگم بتاؤ وہ اسکی ناک کو ٹچ کرتے بولے۔۔۔۔

او کے ہاں تو کہاں تھی میں آمنہ نے سوچنے کے انداز میں بولیں۔۔۔۔

ہاں جی وہ خضر کی فیک آئی ڈی والا ابھی سولو ہوا تھا آخر شاہ صاحب کو دوبارہ سارہ نے اپنے اعتماد میں لیا تھا اللہ اللہ کر کے اپنا اعتماد دوبارہ قائم کیا اور شاہ صاحب کی ناراضگی کو دور کیا تھا مگر قسمت ایسی تھی کہ اس دشمن تک یہ بات جلد جا پہنچی کہ سارہ اور شاہ صاحب بلکل ٹھیک ہیں آپس میں البتہ وہ بات بھی کرتے ہیں اور یہ خبر پہنچانے والی بھی ماہ نور ہی تھی جس سے لگ گئ خضر کو دوبارہ آگ اب کہ بار چلنی تھی کوئی گہری چال اور ایسی چال کہ وہ شاہ صاحب اور سارہ کو بہت عرصے کے لیے بہت دور کر دیں گی بہت دور۔۔۔۔۔۔

خضر کو جب پتہ چلا کہ وہ دونوں آپس میں ٹھیک ہے وہ اس آگ میں جل کر راکھ ہو گیا آخر کیا کرے اسے ہر حال میں۔ سارہ اپنے ساتھ چاہیے تھی،،،اسے پانا اسکا گندہ غلیظ جنون تھا نہایت گھٹیا جنون۔۔۔۔۔

خضر نے میک اکیڈمی کے کسی لڑکے سے بات کی یہ تھا میک اکیڈمی کا۔لوفر رضا علی شاہ جی کا دشمن جو شاہ صاحب کو کسی آنکھ نا بھاتا تھا کیونکہ وہ بھی سارہ کو کسی گھٹیا نظر سے دیکھتا تھا چھیرتا تھا مگر شاہ صاحب کے ہوتے انہیں کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ کے ایمپوسیبل ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا لاسٹ کے دن تھے،،،کیونکہ امتحانات قریب تھے،،آج سیکنڈ لاسٹ ڈے تھا،،،جب رضا نے خضر کے کہنے پر ایک لڑکی سے بات کی کہ وہ جیسے تیسے سارہ کا سارہ بائیو ڈیٹا اسے دے،،،اور اسکی آئی ڈی بھی،،،اس لڑکی نے سارہ کا سارا بائیو ڈیٹا اس لڑکے کو دیا اور شاہ اور انکے درمیان جو کچھ بھی چل رہا تھا وہ سب کچھ رضا کو بتا دیا،،،رضا کمینے نے جا کر اس خضر کو بتایا کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے فیلنگز رکھتے ہیں اور سارہ میڈم اسکی تھوڑی سی ناراضگی پر گھبرا جاتی ہیں اور شاہ بھائی انکے ایک سوری پر دو آنسو بہانے پر مان جاتے ہیں اس بات نے خضر کو آگ لگائی اس نے ایک نئی چال اسی ٹائم چلی یہ خضر بٹ تھا جو سارہ کے بھائی کو بھی جانتا تھا اور رضا اسکی دوستی بھی تھی جبکہ سارہ کے بھائی نہیں جانتے تھے کہ کس قسم کے گھٹیا لوگ ہیں انکی بسس سلام دعا کی حد تک ان سے بات چیت تھی۔۔۔۔

خضر ماہ۔نور کی وجہ سے یہ بھی جان گیا تھا کہ سارہ کی آئی ڈی کا پاسورڈ شاہ صاحب کے پاس ہے،،جبھی ایک گہری چال چل دی جا کر سچ سے پہلے سارہ کو ایک ان نون آئی ڈی سے میسجز پر میسجز کیے کیونکہ وہ جانتے تھے ایک دو میسج یا کچھ میسجز کو دیکھ کر سادہ کبھی بھی کسی ان نون کو نہیں ریپلائے نہیں کریں گی لیکن بلیک میل کر کے وہ ان سے ریپلائے کروا سکتا ہے۔۔۔۔

اور وہ جانتا تھا اگر شاہ صاحب نے یہ دیکھ لیا تو وہ سارہ پر کتنا غصہ کریں گے اور اسی دوران وہ موقع پر چوکا مارے گا

۔۔۔۔۔

یہی کیا سارہ نے آئی ڈی کھولی تو کسی ان نون آئی ڈی سے ڈھیر سارے میسجز انکے منتظر تھے سارہ نے وہ ائی ڈی کھولی اور جا کر اسے ریپلائے دے دیے،،اس لڑکے نے سارہ کو خود سے بات کرنے کا کہا مگر سارہ منع کر گئیں وہ خود پریشان تھیں کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے اس دوران انکے ساتھ کون کر رہا ہے انہیں کچھ سمجھ نہیں۔ آتا تھا اور جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا سادہ ایٹ آٹائم کسی ایک بندے سے بات کر سکتی تھیں وہ ٹینشن کی وجہ سے شاہ صاحب کو سہی سے ریپلائے نہیں کر پا رہی تھی آپ صاحب نے انکی آئی ڈی کھولی وہاں کسی ان نون کے میسجز دیکھ کر ایک آگ کا شعلہ دل میں بھڑک اٹھا اور وہ ساری بھڑاس نکل آئی یہاں سارہ پر کہ آخر اگر میسج ابھی گیا تھا تو انہوں نے جواب کیوں دیا کیوں سارہ معافی مانگتی رہ گئیں سمجھاتی تہ گئیں مگر وہ بھی شاہ صاحب تھے دوسری دفعہ اس غلطی کی امید انہیں بلکل بھی نہیں تھی سارہ سے انہیں ہرٹ ہوا اور وہ سخت قسم کے ناراض ہو گئے،،،اور سارہ بیگم کی قسمت تھی کہ یہ ناراضگی ایسی 4 3 سال جان پر بنا دے گی افففففف۔۔۔۔۔!!!!!

شاہ صاحب بغیر سنے سمجھے آف ہو کر وہ چلے گئے سارہ زیادہ موبائل یوز نہیں کرتی تھیں،،،،وہ زیادہ بات نا کر پائی آخری دن اکیڈمی میں ان نے چاہا وہ ان سے بات کریں مگر شاہ صاحب نے بلانا تو کیا دیکھنا بھی گوارہ نہیں۔ کیا پیری عادت اتنی سریس موقع پر پھر اینڈ پر شوشا چھوڑ دیا شاہ صاحب سریس جواب بلکل آرام سے بیٹھے تھے اس کے اس شوشے پر اچھل ہی گئے جبکہ قریشی صاحب کا قہقہ گھونج اٹھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔!!!!!

Sorry

Really sorry bruh...!!!

بٹ سریسلی بڑی کمال ہوئی جتنی دفعہ بھی ہوئی آخر اب میں کتنا کنٹرول کروں انکی اس بات پر آمنہ بیگم بھی کھکھلا دیں ان دونوں کو کھکھلاتا دیکھ پیارے شاہ صاحب جو بے شک دل کے اچھے تھے دوسروں کی خوشی میں خوش ہونا جانتے تھے وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔۔

چلو میری وجہ سے سہی ہنس تو رہے نا تم دونوں مجھے لگتا یہ عورت تم سے ہر وقت لڑتی ہو گئی احد ائم آئی رائٹ ؟؟؟۔۔۔۔

ناٹ ایٹ آل،،، پیار کرتی ہوں بہت ڈھیڑ ڑڑ سارا میں اپنے شوہر سے الحمدللہ تنگ کرنا تو قومی فرض ہے وہ قریشی صاحب کا گال کھینچتی بولیں۔۔۔۔

شاہ صاحب نے نفی میں سر ہلایا،،، میمز کہ سریسلی کیا وہ اب بھی اسی طرح کی بچی تھی جو 35 سال پہلے تھی۔۔۔۔۔

شاید ہاں جبھی میری پیاری بیگم انہیں بے بی بلاتی ہیں ہمم....
وہ محض سوچ سکے۔۔۔۔۔

کونسے مراقبے میں چلے گئے شاہ بھائی واپس آجائیں۔۔۔۔

ہاں ہاں سن رہا ہوں اپنی بیوی سے اتنے عرصے بعد اتنی اونچی آواز میں بعد کرنے پر انہیں افسوس ہوا انکا چہرہ آنکھوں کے آگے لہرایا تو انہیں شدید افسوس ہوا اور خود پر غصہ نکالا مگر آمنہ کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔۔۔۔

خضر نے کچھ ہی دن بعد جب اسے پتہ لگ گیا کہ شاہ صاحب سارہ سے شدید ناراض ہیں وہ ان سے بات کرنا بھی پسند نہیں کر رہے تو اس نے اسی کے اوپر ایک اور چال چل دی انہیں الگ کرنے کی چال،،، سارہ کے بھائی کو سب بتا کر انہیں پتہ نہیں کیسے سارہ کے بھائی کو سب بتا دیا سارہ بیگم کے بھائی کو ان پر شدید غصہ آیا وہ غصے میں گھر آئے اور آ کر سیدھا سادہ کے سر پر پہنچے،،، ان سے پوچھا یہ کون ہے آخر شاہ ان نے بول دیا کہ وہ میرے کلاس فیلو جسٹ فرینڈ مگر انکے بھائی جو دیکھ کر انکی چیٹ پڑھ کر آئے تھے اس سے اب انہیں سارہ کی بات پر یقین نا آیا،،، اور سارہ کی آئی ڈی کھول لی جیسے سارہ کی آئی ڈی کھولی ٹاپ پر شاہ جی کچھ میسجز تھے،،،، سارہ کے بھائی نے اوپر سے نیچے تک ساری چیٹ پڑھی،،،، اور غصے سے سارہ کی جانب بڑھے جس میں صاف لفظوں میں ان سے پیار کا اظہار کیا گیا تھا۔۔۔۔

پیار کرتی ہو کڑے تیور لیے پوچھا گیا۔۔۔

ہاں ایک لفظی دوٹوک جواب آیا۔۔۔

بھائی نے سارہ کو جھٹکے سے اپنے سامنے کیا یہ کوئی عمر ہے تمھاری محبت کرنے کی ہاں وہ غرائے سارہ سہم گئیں۔۔۔۔

محبت کرنے کی عمر نہیں ہوتی اور ہم دونوں کا کوئی غلط منہ میں الفاظ رہ گئے جب ایک زناٹے دار تھپڑ انکے منہ پر پڑھا

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی سارہ یہ کہہ کر اسے بیڈ پر پٹخ کر وہ اپنے فون کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنے دوست کو کوڈ ورڈز میں کچھ بولا جو کم۔ از کم سارہ تو سمجھ ہی گئیں کہ وہ شاہ۔ صاحب کو کچھ کہنے جا رہے ہیں،،،، رضا سے کہہ کر شاہ صاحب کے گھر کا ایڈریس نکلوایا اور دھوکے سے انہیں بلوایا جبکہ سارہ نے ماہ۔ نور کو کہا تھا وہ شاہ صاحب کو انفارم کر دیں کہ وہ کسی کہ بھی کہنے پر گھر سے مت نکلیں مگر وہ استعین کا سانپ ایسی تھی کہ اس نے کوئی بھی کام نا کیا کوئی میسج یا کال شاہ صاحب کو نا کہ الٹا انہیں پر لائن مارنا شروع کر دی،،، اور سارہ کو ان سے بد گمان کرنا شروع کر دیا،،، اور سارہ جن کو آنکھیں بند کر اپنے شاہ پر یقین تھا اور اج بھی ہے کسی کے کسی بہکاوے میں نہیں آئیں،،،، سارہ کے بھائی نے شاہ صاحب کو بہت مارا اس وقت پتہ نہیں کیا بات ہوئی شاید شاہ صاحب بھی بات کو ٹریش ٹالک میں لے گئے کہ وہ سارہ سے بات کرنا نہیں چھوڑیں گے،، وہ اگر آرام سے بات کرتے مگر شاید قسمت میں یہ سب لکھا تھا انکی بات کافی بحث میں چلی گئ جس سے بھائی کا ہاتھ اٹھ گیا اور ان نے شاہ صاحب کو کافی مارا البتہ شاہ صاحب بغیر سارہ پر کوئی بات ڈالے انکی عزت کا خیال کرتے مار کھاتے رہے،،، ایک دفعہ بھی نہیں روکا بھائی نے انہیں سارہ سے بات کرنے سے منع کیا وہ فورا منع ہو گئے کہ اب سارہ کا اگر میسج بھی آئے گا تو وہ جواب نہیں دیں گے بھائی نے انہیں انکے کچھ دوستوں سمیت گھر بھیج دیا کیونکہ ان کی حالت کافی غیر تھی سارہ کے بھائی شاہ بھائی سے نمٹ کر گھر آئے سیدھا سارہ کے کمرے میں گئے جہاں وہ گھٹنوں میں منہ دیے روئے جا رہی تھیں اور شاہ صاحب کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھیں مگر انہیں نہیں پتہ تھا کہ قسمت نے انکے ساتھ کیسا کھیل کھیل دیا ہے سارہ کے بھائی چلتے انکے قریب آئے اور آکر اسے بہت بے دردی سے بولے،، اب کبھی بھی اس سے رابطہ نہیں کر پاؤ گی،، کبھی نہیں اور ایک وڈیو انکے سامنے چلا دی جس میں شاہ صاحب کو بہت تکلیف دی جا رہی تھی،، وہ کیسے دیکھ لیتی یہ سب ان سے زیادہ ان کو تکلیف ہو رہی تھی وہ پھوٹ

پھوٹ کر رو دی،، جبکہ وڈیو میں انہوں نے صاف دیکھا کہ پیچھے خضر اور رضا کھڑے ہیں سارہ فورا سمجھ گئیں یہ انکی چال ہے انکے زریعہ بھائی کو پتہ چلا اور بھائی ان تک پہنچے،،، اور پھر کیا ماہ نور نے شاہ کو میسج نہیں کیا تھا یا کیا انہوں نے دیکھا نا تھا آخر کیا مسلہ تھا کیا جو شاہ صاحب بھائی کی پہنچ تک آسانی سے پہنچ گئے اس دوران سارہ کئی دن کافی دسٹرب رہیں انہوں نے کافی کوشش کی شاہ صاحب سے بات کرنے کی مگر نا ہو پاتی وہ گھٹ گھٹ کر روتی تھیں،، دن گزرتے گئے ماہ نور سے کہہ کر ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس نے الٹا سارہ کو شاہ صاحب سے بد گمان کرنا شروع کر دیا ،،،، کی غلط باتیں بول کر انہیں ان سے بد گمان کرنے کی کوشش کرتی مگر وہ سارہ ہی کیا جو بد گمان ہو جائے اس سے کہہ کر شاہ صاحب سے کنٹیکٹ کی کوشش کی مگر نادار وہ نا کرواتی سارہ کو اس حادثے کے کافی عرصے بعد میں ملی) آمنہ (جس سے انکی دوستی کافی اچھی ہو گئی اور سارہ نے اسے اپنی لائف کے بارے میں بتایا،،، کہاں کیسے کب سب کچھ ہوا آمنہ نے انہیں کہا چھوڑو وہ انکے شاہ صاحب سے بات کریں گی،،،، شاہ صاحب خود بھی سارہ کی بات نہیں سنتے تھے کیونکہ وہ شاہ ہی کیا جو اپنا وعدہ توڑ دے،،، وہ اپنے وعدے کے پابند تھے سارہ اور اپنی بھلائی اسی میں سمجھی کہ انہیں چھوڑ دیں اور ان سے روپوش ہو جائیں وہ بہت عرصے سے یہ برداشت کرتی آ رہی تھی آمنہ نے شاہ صاحب سے بات کی شاہ نے بہت آرام سے آمنہ کو اس سے بات کرنے سے منع کر دیا مگر اب کی بار کوئی ماہ نور یا کوئی اور نہیں سامنے امنہ بیگم تھی آمنہ امین جو اب امنہ احد قریشی تھیں،،، اگر شاہ اپنے وعدے کے پکے تھے اور ہارنا جھکنا نہیں سیکھا تھا تو آمنہ بھی کم۔ نہیں تھی ان نے بھی ہارنا نہیں سیکھا تھا نا ٹوٹنا نا جھکنا ایک وعدہ آمنہ نے بھی کیا تھا کہ وہ شاہ صاحب کو جھکا کر لے کر آئیں گی وہ ضرور آئیں گے ان کا یقین تھا،،،، تو وہ اب کیسے منہ پھیر تیں ابھی تو پارٹی شروع ہوئی تھی،، شاہ صاحب کے امتحان اور اس وعدے کو پورا کرنے میں آمنہ اور سارہ کہ دوستی میں بھی بہت امتحاں آئے،، اسی دوران آمنہ کی لائف میں انکا شہزادہ مسٹر احد قریشی آئے،،، جنھوں نے انکو اپنی لائف میں شامل کیا،، امنہ اور قریشی صاحب کی اچھی بات چیت تھی،،،، ایک اچھی فرینڈ شپ شاہد کبھی اس چیز کو محبت کا نام دیا نہیں جبھی اب بھی نہیں دیا ،،،، اسی دوران احد سے شاہ کا زکر کیا انہوں نے کہا وہ انہیں جانتے ہیں اندھے کو کیا چاہیے دو نین بس آمنہ نے اگلا مہرہ

قریشی صاحب پکڑے ان کے ذریعے شاہ جی سے بات کی ایک سال تک تو نا مانے آخر 4 سال بعد وہ مان گئے اور سارہ کو اپنے بندھن میں باندھنے کا فیصلہ کیا اس دوران خضر شانت تھا کیونکہ وہ چال چل چکا تھا اگر سارہ اسکی نہیں تو کسی کی نہیں مگر خوش فہمی تیرا آسرا۔۔۔

شاہ صاحب نے پورے 6 سال بعد سارہ کو اپنے سنگ کے گئے سارہ کی شادی دھوم دھام سے ہوئی شاہ صاحب عزت سے انکار شتہ لے کر آئے اور سارہ کے پیرنٹس نے ہاں کر دی اسکے بعد خضر کو ایک سال بعد پتہ چلا سارہ کی شادی کے بعد،،، سارہ کی شادی کے بعد انہوں نے اپنے شاہ کے ساتھ انتہائی خوبصورت حسین پل گزارے،،، وہ مکمل تھے،،، اور اب انکو مکمل کرنے کے لیے انکی لائف میں چھ مہینے بعد انکا لٹل چیمپین آنے والا تھا جو تھا ایان،،، سارہ نے بہت کی خوبصورت لمحات شاہ کے سنگ گزارے اور پھر انکے گھر ایان پیدا ہوا اسی دوران آمنہ کی شادی بھی ہو گئ اور وہ اپنے گھر کی ہو گئیں۔۔۔

پورے سال بعد شاہ صاحب اور سارہ کی لائف میں ایان نے جنم لیا،،، کافی مکمل منظر ہوا کرتا تھا یہ سب بلکل مکمل تھے،،، ہر غم سے دور کافی دوررررر کوئی غم نہیں تھا انکے پاس خوشیاں ہی خوشیاں تھیں مگر زیادہ خوشیوں کو نظر تو لگتی ہے تو بس ان کو بھی لگ گئ،،، ایان کے آٹھ مہینے بعد آمنہ نے شایان کو جنم دیا،،، اور ان کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں لیکن اب کی بار بہت ڈھونڈنے کے بعد آخر خضر کو سارہ اور شاہ صاحب کا پتہ معلوم ہو گیا اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ انکے ہاں انکا ایک بچہ بھی ہے جو کہ دو سال کا ہے ایان ہے اور وہ جانتا تھا کہ ان دونوں کی کمزوری اس وقت صرف انکی اولاد انکا بچہ ہو گا ایان اور وہ ایان کو کی نشانہ بنائے گا اپنا بدلہ لینے کے لیے۔۔۔!!!

کچھ عرصہ پہلے:

جب سارہ۔اور شاہ صاحب کی شادی ہوئی 6 مہینے بعد سارہ کنسیو کرنے لگیں اور شاہ صاحب انکا بے حد خیال رکھتے اسی دوران ایک دفعہ کافی عرصے بعد انکا سامنا خضر سے ہوا،،ور اس وقت بھی ابھی تک سارہ نے اپنے منہ سے کچھ اگلا تک نہیں تھا۔۔۔

وہ کسی کام سے فری ہو کر کسی کی انفورمیشن نے لے کر اب پورے 6 گھنٹے بعد رات کے 11 بجے گھر لوٹی تھی بغیر کسی پرواہ بغیر کسی ڈر کے کیونکہ یہ طریقہ شاید ان جیسی لڑکیوں کا ہی تھا ورنہ شریف گھرانے کے لڑکیاں جتنی بھی ماڈرن اور فیشن ایبل ہو وہ گھر سے باہر نار ہتیں اتنی دیر اور وہ کرتی بھی کیا اس سے کونسا کوئی پوچھنے والا تھا گھر میں ایک ماں تھی اسے کوئی مسلئہ نہیں تھا اس کی بیٹی کہاں جاتی کہاں نہیں باپ کچھ عرصہ پہلے مر چکا تھا جبھی وہ اس قدر بے باک،، بولڈ نیس کی مالکہ تھی۔۔۔۔

وائٹ باریک پیٹ تک آتی شرٹ پہنے نیچھے بلو جینز اور اوپر ریڈ شارٹ جیکٹ پہنے وہ بے نیازی سے اپنے گھر کے اوپر والے پورشن میں داخل ہوئی،،سامنے ہی ماں مزے سے بیٹھی،،ٹیبل پر ٹانگیں رکھے کوئی میگزین پڑھنے میں مصروف تھی وہ کھل کر مسکراتی اس تک آئی۔۔۔

ہیے مام۔۔۔۔ !!وہ اپنی ماں کے گلے میں جھومی۔۔

ہیپے پرنسز۔۔۔۔۔نمرہ نے اسکا گال۔چوما۔۔۔۔

کہاں سے آرہی ہو اور یہ اتنی خوشی خیریت تو ہے نا۔۔۔۔نمرہ میگزین چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

یس ایوری تھنگ از رائٹ مام۔۔۔۔۔

لگتی نہیں کچھ زیادہ خوشی ہی جھلک رہی ہے آج میری بیٹی کے چہرے سے ہاں کیا کوئی مل ول تو نہیں گیا نمرہ نے ٹھکوا مار کر اسے چھیڑا تو وہ بلش کر گئی۔۔۔

Umm actually yes mom

I found someone in club

Mama....!!

وہ کہیں کھو سی گئ۔۔۔

آہاں سچ کون کیسا ہے امیر ہے کیا،،، دیکھنے میں کیسا اور کہاں رہتا کیا بیک گراؤنڈ ہے،،لالچی ماں بیٹی کی رال ٹپک گئ۔۔۔

Yes my sweet lady

He is drop dead handsome

Such a rich man

Have a dashing personality....!!!

وہ دانتوں تلے لب دباتی غلیظ ارادوں سے بولی۔۔۔۔

اوہو علیشبہ کون ہے اور کلب میں مطلب لڑکیوں کے ساتھ دیکھا ماں نے کڑوی سے شکل بنائی خود اس بیٹی جیسے مرضی ہوں مگر لڑکا پاک چاہیے تھا ہر عیب سے پاک امیر کبیر ہو یہی تو انکی عادت میں تھا لالچی لوگ۔۔۔۔

او کمون ماما نہیں وہ سب سے الگ تھا سب سے الگ اس کی ہر ادا نے اسے سب سے الگ بنایا مام وہ لڑکیوں میں نہیں تھا ماما بلکہ ایک آدمی جو کسی دو لڑکیوں پر جھکا تھا اس نے اسے مارا ماما اور اسکے بعد ادائے بے نیازی سے چلتا وہ وہاں سے ایسے نکلا کہ میں کیا بتاؤں ایسی بے نیازی ماما کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے میرے قدم باساختہ اسکی جانب بڑھے مام

۔۔۔۔

وہ اتنا رچ ہے ماما کہ پولیس والے کو منہ بند کرنے کے لیے بلینک چیک کی آفر کہ یہی نہیں وہ بولا کہ وہ یہ کلب خرید سکتا اور جاتے ہوئے گارڈ کو 5000 کا نوٹ تھما گیا افففف ماما کیا لڑکا تھا میں اسے دیکھتی رہ گئ۔۔۔

واہہہہ علیشو وووو بڑا کمال کا بندہ ڈھونڈا تمھاری باتوں سے تو مجھے بھی تجسس ہو رہا اسے دیکھنے کا علیشبہ وہ کیسا ہے کہا رہتا ہے مطلب تم اس سے بات تو کرو،، اس سے ملو ملاو کیا کہتا اپنی اداؤں سے اسے اٹریکٹ کرو۔۔۔

)ہائے رے خوش فہمی تیرا آسرا،،، وہ کیا جانے وہ انسان عام انسان نہیں ہے احان ہے احان،،، احان احد قریشی جس کو اگر دنیا کی کوئی چیز یا کوئی انسان اپنی طرف اٹریکٹ کر سکتا تو اب وہ صرف اسکی اپنی ابیہا تھی صرف اپنی ابیہا باقی دنیا کی خوبصورتی اب اسکے لیے معنی نہیں رکھتی اسی خوبصورتی نے اس بندے کو بے مول کر کے رکھ دیا اب اسے کوئی اور حسن اپنی جانب نہیں کھینچ سکتا ہر گز نہیں وہ ادائے بے نیازی،،، وہ چہرے کی معصومیت،،، وہ ڈارک براؤن آنکھوں میں چھپی پاکیزگی،،،، وہ لمبے گھنے کمر پر جھولتے بال،،،، سب سے بڑھ کر دل کی پاکیزگی کا چہرے پر چھلکنا،، اس کے سپنوں کی رانی،،، وہی آئیڈیل جو کبھی اس نے سوچی تھی اور اب وہ کسی کی طرف اٹریکٹ ہو گا نیور ایور (۔۔

امم ماما ملنا ملانا تو نہیں ہو گا۔۔۔۔

وہ آگے بول نا پائی جب نمرہ فورا بولی کیوں بھئی کیوں نہیں مل پاؤ گی کیا وہ دوبارہ اس کلب میں نہیں آئے گا یا تم نے اسکی انفورمیشن نہیں نکلوائی کہاں رہتا کیا کرتا۔۔۔

اوہو ماما سب نکلوا لیا مگر وہ یہاں کا نہیں ہے۔۔۔ علیشبہ نے جھنجھلا کر کہا ماں بولنے کا موقع کب دے رہی تھی۔۔۔

مطلب یہاں کا نہیں ہے کھل کر بتاؤ بھئ۔۔۔۔

افففف میری ماں،،،،وہ لاہور کا منڈہ ہے لاہوری لڑکا،،،،،ایک رچ فیملی سے تعلق رکھتا ہے علیشبہ نے دو تین تصاویر جو اسکی آئی ڈی سے لی تھی اسے لیمینیٹ کروایا اور ٹیبل پر ماں کے سامنے رکھا،، نمرہ تو احان کو دیکھتی رہ گئ مگر اس میں کشش تھی جانی پہچانی کششششش،،، پراسرار کالی آنکھیں،،، یہ آنکھیں،،،وہی سمائل،، شکل میں باپ والی چھوی،، بے اختیار منہ سے نکلا احد قریشی۔

علیشبہ جو کب سے جانے کیا بول رہی تھی اس نام پر چونک کر،،، ٹھٹک کر رکی۔۔۔

ہیے ماما آپ کیسے جانتی اسے یہ تو اسکا سیکنڈ نیم ہے۔۔۔

کیا مطلب سیکنڈ نیم میں سمجھی نہیں علیشبہ نمرہ اسکو دیکھتی بولی۔۔

مطلب ماما سر نیم ہے اسکا احد قریشی۔۔

میز ہی از احان احد قریشی۔۔۔۔۔

واٹ،،،احان احد قریشی،،، فرام لاہور آر یو سیریس۔۔؟؟ نمرہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔

یس مام آئم سیریس مگر آپکو کیسے پتہ۔۔۔

نمرہ اب کی بار کھل کر مسکرائی،،،دل میں سوچا

)دیکھا احد قسمت نے کتنے عرصے بعد دوبارہ ملا دیا اب تو یہ موقع ہاتھ سے نہیں جائے بنے گی میری بیٹی ہی تمھاری بہو(

افففف کیا بھول گئ تھی کہ آمنہ ابھی زندہ ہے اور اسکے ہوتے ہوئے نمرہ کا سایہ اسکے گھر پر ایمپوسیبل نیور،،،اتنے سال پہلے اس گھٹیہ سائے سے بچنے کے لیے ہی وہ آسلام آباد سے لاہور شفٹ ہوئی تھی اب تو وہ اس کا نام بھی برداشت نا کرے گھر پر۔۔۔۔

گڈ ڈ علیشبہ بہت اچھا نشانہ ہے اسکو حاصل کر ہی دم لینا تمھاری ماں تمھارے ساتھ ہے کہتی وہ غلیظ مسکراہٹ لیے وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔۔

لندن:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا لندن کا موسم آج کافی سرد تھا،، برف باری کا سلسلہ شروع تھا،، سڑکوں پر پڑتی برف جس سے ٹریفک بلاک ہو جاتی،،، خوبصورت سبزے اور درختوں پر پڑی برف،، اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو خود سے ڈھکا ایک مکمل خوشگوار ماحول بنا رہی تھی،، ہلکی ہلکی برف کی پھوار پڑتی،، بادل جیسے اٹھ رہے تھے۔۔۔

ایسے میں شایان اپنے گھر سے آفس آیا،، جبکہ وہ دونوں طوفان یونی کے لیے چل دیے۔۔۔

شایان آفس میں آیا آج خلاف توقع لوگ بہت کم تھے شاید وہ جلدی آگیا تھا ہاں وہ 7:30 ہی آفس ان ٹپکا جبکہ ٹائم 8:30 کا ہوتا تھا مگر زیادہ حیرت تو تب ہوئی جب دوسری طرف سامنے آفس کے ٹیرس میں سفید پڑی کو کھڑا پایا،، جو برف کی پھوار منہ پر پڑھنے سے کھکھلا رہی تھی،،، وائٹ گھٹنوں تک آتی فراک نیچے چوری دار پجامہ پہنے،، ریڈ کلر کے سکاف میں چاند کا ٹکڑا لگ رہی تھی۔۔

شایان مہبوت سا یہ منظر دیکھے گیا،، وہ دل کے ہاتھوں مجبور خود با خود قدم با قدم اس تک بڑھا اور اب آکر بلکل اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

گھنی پلکیں رخساروں پر فایہ گن تھی کبھی وہی پر برف پڑنے سے رقص کرتیں،، تشنہ لبوں پر لگا گلابی گلوز،،، گورے رنگ کے تھیکے نقوش میک اپ سے پاک چہرے وہ دیکھے گیا۔۔۔

جانی پہچانی کلون کی خوشبو حواسوں سے ٹکرائی تو عرشیہ اپنی ہوش کی دنیا میں آئی سامنے ہی اسکا سڑیل بوس کھڑا تھا وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی جو اب اسے تاڑ تو رہا تھا مگر پھر بھی سیریس شاید اسکا مزاج ہی ایسا تھا۔۔۔

Good morning sir ...!!

نسوانی آواز پر وہ ہوش میں واپس آیا۔۔۔

Morning ...!!

وہ اسی طرح اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔

عرشیہ نے نظریں اٹھائیں،، نظریں نظروں سے ملی پل بھر کر عرشیہ سامنے والی کی خوبصورت براؤن آنکھوں میں دیکھتی رہ گئ،،،، کیا تھا اسکی نظروں میں۔۔۔

عزت،، احترام،، عقیدت اور کچھ پسندیدگی۔۔۔

عرشیہ بوکھلا گئ۔۔۔

سر۔۔۔۔

پکارا گیا۔۔

اسکی حرکت پر وہ بھی حواس میں آیا۔۔۔

یس۔۔۔اب کی بار اپنے سٹائل اور ٹیون میں واپس آیا۔۔۔

آپ یہاں اس وقت ابھی تو گھنٹہ باقی ہے مجھے کچھ کام تھا آپ یہاں اتنی جلدی اور اگر آ گئی ہیں تو یہاں کیا کر رہی ہیں آپ شایان نے سنجیدہ سا ہو کر پوچھا۔۔۔

عرشیہ نے اس پاگل آدمی کو دیکھا میسنز ابھی اس کا سر شاید اسے تاڑ رہا تھا اور اب مگر نہیں یہ سڑا ہوا انجن کڑوا کریلا کیسے تاڑ سکتا کسی کو یہ میں کیا سوچ رہی۔۔۔

وہ میں سر میرا کچھ کام پینڈنگ تھا اور میں جانتی تھی آفس 6 بجے کھل جاتا ور کرز ہوتے ہیں۔۔

واٹٹٹٹ آپ کب سے یہاں ہے مس عرشیہ۔۔۔؟؟؟

Sir from 7:00 Am

آپکا دماغ تو نہیں چل گیا عقل گھاس چڑھنے گئی ہے کیا کوئی ورکر نہیں ہوتا اس وقت مس عرشیہ صرف آفس میں صفائی کرنے کے لیے لوگ ہوتے ہیں اور باہر ایک گارڈ آپ کو کس نے کہا تھا کہ مردوں میں آکر گھنٹے سے یہاں بیٹھ جائیں ۔۔۔

سر پر مجھے تو کوئی۔۔۔۔

وہ کچھ بولتی شایان اونچا بول گیا

Stop it Miss arshiya..!!

آپکو معلوم ہے کہ کسی کی نیت کب بگڑ جائے ہاں،،، کب اسکے دل میں کھوٹ آجائے ہاں،،، آپ آکر تین مردوں کے درمیان بیٹھ گئیں۔۔۔

سوری سر آئیندہ نہیں ہو گا مگر مجھے کام تھا۔۔۔

بھاڑ میں گیا کام مس عرشیہ ہمیں ہمارے ایمپلائز پیارے ہیں خاص کر فیمیل ایمپلائز انکی عزت کی حفاظت،، میں جانتا ہوں یہ لوگ ایسے نہیں مگر آپ کسی کے دل میں کیا چل رہا ہے نہیں جانتے،، کب کس کی نیت بدل جائے میرا مقصد صرف آپکو سمجھانا تھا اگر کام پینڈنگ رہ جاتا گھر میں کر لیا کریں مگر آفس وقت سے پہلے مت آیا کریں پلیز زز آئی ہوپ یو انڈر سٹینڈ۔۔۔۔

عرشیہ نے بہت غور سے اسکی ڈانٹ سنی،،اسکی ڈانٹ میں فکر تھی،،اپنایت،، آج اسے اسکی ڈانٹ بری نہیں لگی جانے کیوں۔۔

جی سر سوری آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔

وہ مسکرایا،،شیور گڈ گرل،،،ڈمپل نے اپنے درشن کروائے۔۔۔

عرشیہ نے بغور اسکا ڈمپل دیکھا کتنا پیارا لگتا تھا وہ ہنستے ہوئے وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب شایان نے اسے بولا گاٹ اٹ۔۔

جی،،جی سر وہ ہوش میں آئی۔۔۔

گڈ وہ اسکو ایک نظر دیکھتا اپنے کیبن میں چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے عرشیہ نے سر جھٹکا یہ کیا تھا میں کہاں کھو گئ تھی افففف عرشیہ پاگل ہو کام پر دھیان دو۔۔۔۔

ایان نے عائزہ کے میسجز دیکھے وہ چاہ کر بھی اگنور نا کر سکا کرتا بھئ کیسے آخر اسکے بچپن کا عشق تھا دیوانگی وہ کیسے اگنور کر سکتا تھا مگر سب خیال جھٹک کر دل کے ہاتھوں مجبور اسے ریپلائے دیا۔۔

Yes I'm sorry I was busy ...!!

Really Sorry ...!!

عائزہ نے میسج دیکھا دل میں ایک الگ سی خوشی ہوئی،،، اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

اٹس اوکے ایان کین آئی کال یو۔۔۔؟؟؟

پوچھا گیا مگر ایک دھچکا بھی تھا کہ کہیں منع نا کر دے۔۔۔

ایان نے میسج دیکھا ایک پل کو دل دھڑکا۔۔۔۔

شیور۔۔۔

عائزہ نے دھڑکتے دل سے کال ملائی ہاتھ کانپنے لگے،،، زبان تالو سے چپک سی گئ۔۔۔

ایان نے کال اٹھائی مگر بولا کچھ نہیں شاید اسکے بولنے کے انتظار میں تھا اور عائزہ اسکے بولنے کے انتظار میں۔۔۔

دونوں کو ایک دوسرے کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی ایک دوسرے کی دھڑکن صاف کانوں میں سنائی دے رہی تھی آخر ایان ہی بولا۔۔۔

عائزہ۔۔۔ !!!

پیار بھری پکار پکاری گئ۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

وہاں سے بھی ایسی ہی پکار آئی جو ہمشہ ایان کے دل کو بے قابو کر دیتی وہی نسوانی آواز اور پیار بھری پکار۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟

سوال پوچھا گیا مگر اس جانب بلکل خاموشی چاہ گئ۔۔۔

Aiza are u there...?

جی سنبھل کر بولا گیا میں ٹھیک ہوں ایان۔۔۔ !!

ایان سمجھ گیا وہ رو رہی ہے۔۔۔

عائزہ وائی آر یو کرائنگ۔۔۔؟؟

عائزہ کے دل میں ایک الگ سی خوشی سی ہوئی وہ اب بھی پہچان لیتا تھا کہ وہ رو رہی ہے،،یہی تو تھی اسکی چھوٹی چھوٹی خوشیاں محبت میں اپنے محبوب کی اپنی طرف سے ایک چھوٹی سی پرواہ بھی بہت بڑی خوشی دے جاتی ہے بندہ کئی دن تک اسی خوشی کو سوچ کر پھلتا پھولتا رہتا ہے۔۔۔۔

No Ayan I'm not I'm ok

What about you

How Are you??

عائزہ اب چھلکتی آواز سے بولی تو سامنے والے کو سکون ملا۔۔۔

I'm good dear ..!!!

ابھی وہ کچھ بولتا یا وہ بولتی ایان کو میٹنگ کا بلاوا آ گیا ایان نے شایان کو جی بھر کے گالیاں نکالیں۔۔

اللہ پوچھے تجھے شایان کمینے،،، ستھن کہیں کا دفع ہو وو خود تو کسی کام کا نہیں دوسروں کے کام میں کیوں خلل ڈال رہا وہ اسے گالیاں دے رہا تھا جب عائزہ نے مخاطب کیا۔۔

ایان سن رہے ہیں کیا۔۔۔؟؟

ہاں ہاں،، ایان ہوش میں آیا،، اس سے پہلے وہ میرا کام تمام کرے میں چلتا،،، اممم عائزہ ائی ول کال یو لیٹر میری میٹنگ ہے اور اگر میں نا گیا تو وہ سڑا ہوا،، آئی مین میرا دوست کوئی پتہ میں کک آؤٹ ہی کر دے اس سر پھرے آدمی کا پتہ نہیں میں آتا ہوں میرا انتظار کرنا نا چاہتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکلے۔۔۔

عائزہ کہا پہلے اداس ہوئی مگر آخر کی بات پر چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

شیور ٹیک کیئر بائے۔۔۔

بائے ٹیک کیئر۔۔۔۔۔

سعیر اور زرش یونیورسٹی سے فری ہو کر گھر واپس جانے لگے جب عالیان کو کوئی کام پڑ گیا اسے کسی کام سے ضروری جانا پڑا،،، سعیر کو بولا وہ زرش کو گھر ڈراپ کر دے،، سعیر مان گیا اور زرش کو اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔

لا کر گاڑی میں بٹھایا،، خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔

اور اسکی جانب مڑا جو مزے سے سیٹ پر براجمان تھی۔۔۔۔

جی تو جناب گھر جانے کا ارادہ ہے کہ نہیں آپکا۔۔۔؟؟؟ سعیر نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

کیا مطلب ہے کیوں نہیں ہے گھر ڈراپ کریں مجھے وہ بے نیازی سے بولی۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ میرا ارادہ تمھیں خود کے گھر خود کے روم میں لے جانے کا ہے تو بے حد شرارت سے کہتا اسکی جان ہوا کر گیا۔۔۔۔

نننننن،،،،،، نہیں مجھے گھر جانا،، زبان تالو سے چپک گئ،، لال ٹماٹر ہو گئ۔۔۔

سعیر قہقہ لگا کر ہنس پڑا ارے لڑکی ابھی تو میں نے کچھ کہا نہیں تمھارا یہ حال ہو گیا جب کہوں گا تو کیا ہو گا وہ اسکے قریب ہو کر بولا زرش کی گال پر جھکتا بولا وہ چھینپ گئ۔۔۔

گگگگ،،،گھر چلیں پلیززززوہ اسکی قربت اسکی خوشبو کو اپنے حواسوں پر سوار ہوتا دیکھ بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے بولی۔۔۔

چلتے ہیں وائفی کس بات کی جلدی ہے ادھر دیکھیں۔۔۔۔

زرش نے اسے دیکھا وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا،،،وہ نظریں جھکا گئ۔۔۔

سعیر میں تھک چکی مجھے گھر جانا وہ بامشکل بول پائی اسکے نظروں کی تپش نہیں سہی جا رہی تھی۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے جاناں،، تم مجھے بے خود کر دیتی ہو۔۔۔

تمھاری یہی ادائیں تمھارا یہی شرمانا مجھے با قابو کر دیتا ہے۔۔۔

تمھاری بوکھلاہٹ مزید مزہ دے جاتی ہے۔۔۔

تمھارے چہرے پر بیکھرتے حیا کے رنگ مجھے تمھاری اور کھینچتے ہیں۔۔۔۔

تمھارے پھولے گلابی گورے گال مجھے تمھاری طرف کھینچتے ہیں اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے خود کے قریب کیے اسکے گالوں پر باری باری جھکا وہ خود میں سمٹتی گئ۔۔۔

تمھاری یہ خوبصورت آنکھیں مجھے اپنے سحر میں جھکڑتی ہیں،، دونوں آنکھوں پر لب رکھتے وہ عقیدت سے چومتا بولا ۔۔۔

تمھاری خوشبو تمھارے پاس آنے کو کہتی ہیں۔۔

سس،، سعیر مشکل سے اسکا نام بول کر اسے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔

شششششش،،،، مجھے سنو صرف مجھے،،، تمھارے یہ تشنہ گلابی ہونٹ مجھے تمھاری ہونٹوں کو چھونے پر مجبور کر دیتے ہیں وہ اسکے لب پر جھکتا بولا،، زرش کی جان فنا ہو گئ وہ اسکی تعریف میں مدہوش کن سا اسے سر اہتے ہوئے پیچھے ہٹا اور اسکا لال ٹماٹر چہرہ دیکھ کر مسکرایا اور گھبراہٹ کو اچھے سے محسوس کیا اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کرتے آرام سے ڈرائیو کرنے لگا وہ اسی طرح اسکے سینے سے لگی رہی اسے محسوس کرتی رہی مگر دل اسے خود سے الگ کرنے کا نہیں کہہ رہا تھا جانے کیوں عجیب وسوسوں نے دل و دماغ کو گھیر رکھا تھا اسنے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک مار دی،، ٹھنڈی پھونک اپنے منہ پر محسوس کر کے سعیر کی آنکھیں بند ہوئیں مگر جب کھولیں تو سامنے انکی بیگم ان پر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی جبکہ اسکا گھر آچکا تھا،، سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

کونسا جادو کر رہی تھی میری جان مجھ پر ہاں وہ اسکی ناک کو ٹچ کرتا بولا۔۔۔

کیا جادو سعیر میں آپکو وچ لگتی ہوں۔۔۔

واہہہ مائی لوو کیا بات کر دی مزہ آگیا۔۔۔

سعیر رر۔۔۔ !!!!زرش نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

جادو ہی تو کیا ہے مجھ پر میری جان تمھارے علاوہ کوئی دیکھتا نہیں۔۔

اوکے بس اس سے پہلے وہ پھر شروع ہوتا وہ فورا اسے ٹوکتی باہر نکل گئ جہاں وہ اسکے گھر کے سامنے گاڑی رک چکا تھا ۔۔پیچھے وہ گہرا مسکرایا میری جان۔۔۔۔۔!!!

اس نے پیچھے مڑ کر سعیر کو دیکھا اور ہاتھ ہلاتی بائے کہتی اندر چلی گئ۔۔۔

سعیر مسکرا کر اپنے گھر کی جانب بڑھا ابھی کچھ کی آگے بڑھا کہ اچانک پیچھے سے تیز سپیڈ سے کار آئی اور پیچھے سے اسکی کار کو ہٹ کیا سعیر کی کار الٹتی ہوئی دوسری سڑک پر گئ ہے برا دھماکا ہوا اور کار بری طرح ڈیمج ہو گی۔۔۔۔

ماضی:

"کچھ تلخ یادیں دماغ میں ہمشہ گھر کر جاتی ہیں چاہ کر بھی نہیں نکل سکتیں"

شاہ صاحب اور سارہ کی شادی کو 6ماہ ہو گئے تھے اور وہ لوگ بھرپور خوشیوں سے اپنی نئی زندگی گزار رہے تھے،،،، بے حد پیار،، شاہ صاحب اپنی بیگم کی محبت کی انتہا سے واقف تھے اور یہی محبت کی انتہا شاہ کو اپنی سارہ کے پاس واپس کھینچ لائی اور انہیں اس سے بھی زیادہ محبت کرنے پر مجبور کر دیا پر ایک بات سچ ہے اور ہمشہ رہے گی جتنی محبت کو وہ شاہ صاحب سے کرتیں ہیں شاہ صاحب بھی واقف ہیں انکی محبت کی انتہا سے کی زیادہ محبت عشق کی انتہا تک سارہ بیگم شاہ صاحب سے کرتی ہیں،،، سبق کہ طرح پڑھ کر شاہ صاحب کے سامنے جھکتی آمنہ بولی وہ ماتھا پیٹ گئے۔۔۔

افففففف۔۔۔ !!!یا اللہ کیا جو کر پال رکھا ہے قسمے بلا۔۔۔۔

اوہیلو بھائی صاحب،،، ایسے ویسے الفاظ نا بولیں ہاں نہیں تو اور کیا آپکو پتا نا پھر جو آپ مجھے کہتے یہ ایسا کرتی ویسا ہی کرتی پھر میں آمنہ نے کڑے تیور لے کر بولا وہ آنکھیں پھیلا گئے قریشی صاحب نے سر جھکا کر ہونٹ دبایا۔۔۔

افف معاف کرو بہنا بولو احد کی مینا آئی مین میری بہنا احد بھائی کی آمنہ۔۔۔!!!
یہ آپ الٹے الفاظ مت بولیں ورنہ میں پھر جو بولنا آپکو پتہ ہے نا میرا۔۔۔۔۔
جی بہت اچھے سے جناب اس لیے میں چپ ہوں آپ ارشاد کریں ہم۔ ہمہ تن گوش ہیں۔۔۔
اہاااااااامزہ آگیا بس ایسا فرمانبردار ہی چاہیے تھا کوئی اپنا بھائی ہی سہی مل تو گیا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاتوبہ عجیب کوئی دنیا کا عجوبہ ہو آمنہ جو کر کہیں کی سرکس میں کام کیا کرو احد کی مدد ہو جائے گی۔۔۔

ہمم،،،ناٹ بیڈ بھائی آپ میرے ساتھ آئے گا دونوں مل کر اینٹرٹین کریں گے آدھے پیسے آپکے آدھے میرے کیسا بزنس دوبالا ہو جائے گا اچھے خاصے پیسے کمائیں گے۔۔۔۔

تم ہر بات میرے پر کیوں ڈالتی ہو چیٹر خود کی بات بھی مجھ پر ڈال دیتی تم یہ تمھارا کام۔ہے تم ہی کرو باجی مجھے معاف کرو۔۔۔

اپنے وہ۔کہانی نہیں پڑھی

"جس کا کام۔اسی کو ساجھے"

اس لیے میں ایسے کام کیوں کروں جبکہ کام آپکا ہے آپکی حرکتیں ماضی کی ملاحظہ فرما کر ہم ہنس رہے ہاں آمنہ نے فورا حساب بے باک کیا۔۔۔

بھاڑ میں ہی چلی جاؤ تم تو قسم سے بہت ہی کوئی ویلی انسان ہو تم۔۔۔

وہ ایکچولی کیا ہے نا آپ ہمشہ کہہ دیتے بھاڑ میں جائیں لیکن مجھے یہ بتا دیں رکشے میں جانا یا پھر ٹیکسی اور کرایہ کون دے گا معصوم سی شکل بناتی آرام سے بولتیں انکا پارہ ہائی کر رہی تھی،،،یہی وہ ٹائم تھا جب شاہ صاحب نے دات کچکچائے اور آمنہ نے انکی پک لے کر انکی بیگم کو سینڈ کر دی۔۔

تمھاری ہری مرچ۔۔

اووووو

Sarah's red chilli

B calm

Don’t be angry okkk

واٹٹٹٹ۔۔۔۔؟؟؟؟ یہ کیا ہے

Sarah’s red chilli

یار احد شاہ صاحب نے صدمے سے دوست کو دیکھا جن ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

آمنہ کھلھلا دیں افففففف۔۔۔!!!

میںز سریسلی کیا تپانے میں مجھے بڑا مزہ آتا قسمے شاہ بھائی ہمشہ سے۔۔۔

میں چلتا ہوں تمھارا کام تم۔ہی کو سا جھے صاف لفظوں۔ میں کہا کہ اپنی بلا تم ہی سنبھالو،،، احد نے لب دبایا اور اپنی بیوی کو اپنے پاس کیا۔۔۔

منظور ہے بھئ مجھے میر اکام پیار سے اپنی بیوی کا گال کھینچتے بولے جانتے تھے ایسے ہی چپ ہو گئ وہ اچھل کر دور ہوئیں

۔۔۔۔

یہ کیا بیہودگی ہے شرم نہیں آتی آپ دونوں کو بہت ہی کوئی بے باک انسان ہے اپ دونوں آمنہ نے اچھے سے انہیں ڈانٹا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا

What happened to ahad red green chilli۔۔ ??

وہ اسکے مزاج اور کپڑوں پر ٹونٹ کرتے بولے جو گریں کلر کے ڈریس میں اب غصہ ضبط کرتی لال ہو گئ تھی۔۔۔

ارے غصہ کیوں ہوتی ہیں جان من ایسا کیا بول دیا آپکے بھائی نے سہی تو بولا سمجھا کرو گھر جانے دو سارہ بھابی چاہیے انہیں یاد آرہی ہے وہ اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑ کر کمر پہ ہاتھ رکھ کر قریب بٹھایا۔۔۔

ہاں وہ پہلے نا سمجھی سے احد کو دیکھیں پھر اچھل کر دوبارہ دور ہوئیں،،،ہاں تو جائیں نا اپنی سارہ کے پاس وہ بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتیں بولیں۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے احد یہ تم۔دونوں میاں بیوی بہت ہی کوئی بد تمیز ہو۔۔۔

Enough b serious

اب کوئی نہیں بولے گا جو بات ہو گی سریس ہو گی،،، بلکل سریس اب کی بار آمنہ بلکل سریس ہو گئیں وہ لوگ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو رہے تھے کیسے سریس ہوئی ہے پہلے ہی ایسا کر لیتے تو اتنا وقت ناضائع ہوتا۔۔

After 6 months...!!!

سارہ بیگم نے پورے گھر کو اپنی طرف سے ایک خوشخبری سنائی جس سے انکی خوشیوں کو دوبالا کر گئیں شاہ صاحب نے اپنی بیوی کا بے حد خیال رکھا،،،بیڈ سے پاؤں نا نیچے اتارنے دیا،،،اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ سارہ کی لال مرچ ہے بڑی کیئرنگ۔۔۔

یار یہ دیکھ پھر میں کچھ بولا تو اسکا پارہ ہائی ہونا۔۔۔

آمنہ۔۔۔ !!!احد نے تنبیہہ کی وہ معصوم کل بنا کر انہیں دیکھتی رہ گئی۔ احد نے ایک پیاری سی فلائینگ کس اپنی بیوی کو پاس کر دی وہ بوکھلا کر اٹھ کر ون صوفہ سیٹر پر بیٹھ گئیں اپنے شوہر سے کی دور احد نے لب دبایا جبکہ آمنہ نے انہیں بڑی طرح گھورا۔۔۔

ہو گیاااااااا۔۔۔؟؟؟؟؟؟شاہ صاحب نے پوچھا،، یا کچھ باقی ہے وہ رہا سامنے کمرہ۔۔۔۔

افففففف توبہ آپکی شامت تو پکی گھر چلیں آپ بتاتی ہوں پھر میں دیکھتی کس۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ بولتے ہوئے ایک دم رک گئیں پر سامنے بیٹھے دونوں نفوس انکی بات کا مطلب سمجھ گئے احد قہقہ لگا کر ہنس دیے جب کہ شاہ صاحب سرخ ہو گئے۔۔۔

بے باک لڑکی،، بے شرم،، کوئی شرم ہوتی حیا ہوتی بھائیوں کو کوئی ایسے بولتا۔۔۔

سیم ٹو یو بہنوں کو کمرے میں جانے کا کہا جاتا بھلا۔۔۔

آگے بولو آمنہ مشکل سے اپنی ہنسی رکتے احد نے بولا۔۔۔

پورے 6ماہ سارہ کا شدید خیال رکھا،، ان پر انچ نا آنے دی،، پتہ۔ نہیں میں کیوں انکی تعریف کر رہی ہوں محض سوچا گیا۔۔۔

لیکن 6 مہینے بعد ماہ نور کو سارہ کا پتہ چل گیا اسکی شادی ہو چکی ہے اور اسی شاہ کے ساتھ ماہ نور نے خضر سے رابطہ کیا خضر کو دوبارہ آگ لگ گئ۔۔۔۔

ماہ نور نے آمنہ سے کنٹیکٹ کیا ہمشہ کی طرح سارہ کی انفو لینے کو وہ امنہ کے پاس آتی،،اور اسکا میسج آتے امنہ نے سارہ کو بتایا لیکن یہاں یہ دونوں دوستیں غلط تھیں بے شک سارہ کی طاقت ہمت انکے ساتھ تھی ان نے آمنہ کو کہہ دیا وہ ماہ نور سے کہہ دے کہ وہ شاہ کے ساتھ بہت خوش ہے،،،،شاید سارہ نے اسکے منہ پر چانٹا مارنا چاہا مگر قسمت۔۔۔۔

آمنہ نے ماہ نور کو بتا دیا،،ماہ نور نے خضر کو بتایا،،،،رضا جو کہ خضر کا دوست تھا وہ اس سب سے دور بہت دور جا چکا تھا،، خضر نے اپنے جگری دوست سے کہہ کر شاہ صاحب کا پتہ نکلوایا،،،،اور 6 مہینے بعد جب سادہ 6 منتھ کنسیو کر رہیں تھیں وہ اچانک سارہ کے سامنے آگیا،،،ایک مال میں سارہ کے سامنے آیا،،اور جانے کیا کیا بکواس کرنے لگا وہ آپکو شاہ صاحب بتائیں گے کیونکہ مجھے پوری بات نہیں معلوم۔۔۔۔

وہ میرے سامنے آیا،،،سارہ اور میں کچھ شاپنگ کرنے مال کی طرف گئے تھے جہاں وہ پہلے سے موجود تھا شاید نہیں یقینا وہ ہماری اک اک بات سے واقف تھا وہ جانتا تھا کب کب سارہ کہاں ہے اور میں کہاں ہو شاہ صاحب نے سنجیدگی سے بتانا شروع کیا۔۔۔

اور اس وقت وہ ہمارا راستہ کاٹتا ہمارے قریب آیا،،اور سارہ کو۔بکواس کرنے لگا کہ اس نے اس کے ساتھ دھوکا کیا ہے ،،سارہ نے اس سے وعدے کیے تھے جو توڑ دیے اور انہیں فیک آئی ڈیز کے میسجز مجھے دیکھائے جو سارہ بن کر اس کو کیے گئے تھے،،،،میں جانتا تھا وہ جھوٹ ہے میں سارہ کی سچائی سے واقف تھا مگر مجھے شک ہو گیا کہ پاسٹ میں انکا لنک ضرور ہے جو سارہ نے مجھ سے شئیر نہیں کیا ابھی تک یہ چیز مجھے بہت ہرٹ کیونکہ میں جانتا تھا سارہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی اور اسی بات کا گھمنڈ تھا مجھے اس پر مگر جب مجھے پتہ چلا کافی دکھ ہوا۔۔۔۔

اسے تو میں ٹھکانے لگا کر اس ٹائم گھر آ گیا مجھے سارہ پر کافی غصہ آیا،،اور انجانے میں،،میں اپنے غصے میں اسے ہرٹ کر گیا،،کافی دانٹا اور مجھے آج بھی یاد کے میری وجہ سے وہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی قرب سے آنکھیں بند کرتے بولے اور میرے اس غصے کا نقصان میرے ایان نے بھی اٹھایا جب ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ آپکی وائف یا بے بی میں سے کسی ایک کو بچانا ہو گا،،،اس بات پر آمنہ نے اپنے شوہر کو دیکھا کیونکہ کچھ ایسا ہی گل وہ بھی اپنے غصے میں کھلا چکے تھے اپنے جڑوا بچوں کے وقت غصے سے انہیں دیکھتیں منہ پھیر گئیں اور شاہ صاحب کو غصے سے دیکھا وہ سر جھکا گئے۔۔۔۔

میں اپنے کیے پر کافی شرمندہ تھا مجھے اس وقت پتہ چلا کہ درد اور غصے کا انجام کیا ہوتا،،،اس وقت میں نے یہ بات اُدھوری چھوڑ گئ مگر ہم سب سارہ سے واقف ہیں ان کی کھوپڑی میں بات پڑ چکی تھی وہ۔بتائے بغیر کیسے رہ سکتی تھیں

گھر آ کر میں نے اسکا بے تحاشا خیال رکھا اور اسے کہا جو ہو چکا اسے بھول جاؤ چھوڑ دو وہ دوبارہ اس طرف دیکھے گا بھی نہیں مگر اس نے مجھے ساری شروع سے اینڈ تک بات بتائی جسے سن کر مجھے مزید غصہ آیا اور دل کیا کہ اسکو زندہ زمین میں گاڑ دوں مگر یہاں میری سب سے بڑی غلطی جو میں نے سے چھوڑ دیا اور دوبارہ اسکا خمیازہ میرے ایان کو بھگتنا لڑا اپنی جان پر۔۔۔

اللہ اللہ کر کے وہ 4 مہینے بھی گزر گئے اور ایان کی پیدائش کا وقت آیا،،،،سارہ کی ڈیلوری میں کافی کو ملیکشنز آئی اس گرنے کی وجہ سے مگر اللہ نے ہمیں اپنی نعمت سے نوازہ میرا پہلا بچہ آیان ناچاہتے ہوئے بھی انکے چہرے پر اپنے بچے کو سوچتے ہوئے لبوں پر مسکراہٹ پھیل۔گی اس وقت کو سوچ کر جب چھوٹا سا ایان انکی لائف میں ایا انکی زندگی کو ہرا بھرا کرنے،،،یہ دونوں کافی خوش تھے ایان کے سنگ بہت خوبصورت لمحات گزارے اسی طرح وقت کا کام تھا پر لگا کر اڑ جانا اور وقت اڑ گیا۔۔۔

After 2 years...!!

ایان دو سال کا ہو گیا،،، یہ دو سال بغیر کسی ڈر خوف سے گزارے گئے،،، لیکن سارہ اور شاہ صاحب اپنے معصوم پیارے بچے کا بہت خیال رکھتے،،، اسی دوران ایان کے دو سال بعد سارہ نے دوبارہ اپنے گھر والوں کو خود کی طرف سے خوش خبری سنائی مگر وہ بچی یا بچہ انکی قسمت میں نا تھا کیونکہ اسی دوران ماہ نور جانے کیسے اسکے گھر آ پہنچی معافی کے بہانے سارہ کو اسے دیکھ کر جہاں غصہ آیا وہی حیرانی بھی ہوئی وہ آتے سارہ کے پاؤں پڑ گئ اور گرانے لگی سارہ جانتی تھی کوئی چال ہو گی مگر ایسی ایکٹینگ کہ سارہ پگھل گئیں شاہ صاحب اس دوران کسی کام سے ملتان گئے تھے اسی دوران یہ خبر ماہ نور کو۔ پتہ چلی تو وہ گئ تو ایان کو نقصان پہچانے تھی مگر بھلا ہو ایان کے دادا جی جو اسے اپنے ساتھ باہر کے گئے سارہ کا بھرا وجود دیکھے ماہ نور کو سمجھنے دیر نا لگی کہ یہ کنسیو کر رہی ہے تو ایان تو تھا نہیں اس نے سوچا کہ کیوں نا اسی بچے کو مار دوں اس ظالم بیغیرت لڑکی نے یہ تک نا سوچا کہ وہ وجود جو ابھی تک دنیا میں نا آیا،،، جس کو اسکی ماں نے ٹھیک سے محسوس نا کیا کیا قصور اس معصوم جان کا کیا کوئی اتنا بھی گر سکتا بلکل ان جیسے کم۔ ظرف لوگ گر سکتے تھے اور گر گئے سارہ نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان ظالم بیغیرتوں کو معاف کر دیا،،، اسے بیٹھا کر اوپر کسی کام۔ سے گئ وہ انکے پیچھے انکا کمرہ دیکھنے کے بہانے آ گئ،،، اور آ کر انکے کمرے میں بیٹھ کر باتیں کرے لگی،، سارہ کام سمیٹ کر اسے کیے نیچے جانے لگی جب ماہ نور نے انکے فراک اور ڈوپٹے پر پاؤں رکھا وہ اوندھے منہ سریوں میں جا گری جبکہ ماہ نور دیکھاوا کرنے کے لیے اسکی جانب بڑھیں مگر سارہ بچی نا تھی اپنے اوپر پڑتا دباؤ محسوس کر چکی تھیں وہ درد سے کراہتی رہیں مگر اسے اپنے قریب نا آنے دیا سارہ کی ساس فورا اسکے چیخنے پر نیچے آئی سامنے ہی انکے سر پر شاہ مینشن کی چھت گری اپنی بہو کو سریوں سے گرتا دیکھ۔۔۔

یہ کیا ہوا اسے سارہ بیٹا وہ فورا اسکے پاس آئیں۔۔۔

سارہ۔۔۔!!!

سارہ کراہتی ہوئیں بیہوش ہو گئیں آنٹی نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا جس کے چہرے پر مصنوعی فکر تھی مگر مسکراہٹ چھپے نہیں چھپ رہی تھی صوبیہ آنٹی سمجھ گئیں کہ ضرور اس کا کچھ کیا دھڑا ہے کیونکہ وہ کچھ واقعات سے واقف تھیں ،،،،لڑکی تم نے کیا کیا اسکے ساتھ تمھیں تو شاہ پوچھ لے گا،،،

سارہہ بیٹا اٹھو شاباش صوبیہ آنٹی نے اسے صوفے پر بیٹھایا اور اس لڑکی کی جانب بڑھی دے کر اسے دو تھپڑ لگائے تمھیں تو میں نہیں چھورتی انٹی نے جہاں ایمبولینس کو۔کال کی وہی پر ان نے پولیس کو کال کی پولیس کے سامنے ساری سیچویشن تھی وہ اسے اریسٹ کر کے لے گے۔۔۔۔

سارہ کو۔ہوسپٹل کے جایا گیا جب وہاں دل۔دہلا دینے والی خبر ملی کہ انکا مس کیرج ہو گیا،،،شاہ صاحب ملتان سے واپس آرہے تھے جب انہیں یہ خبر ملی انہیں اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ فورا ریش ڈرائیونگ کرتے اپنی بیوی تک پہنچے مگر وہاں جا کر انہیں جو خبر ملی وہ بہت ہی بری تھی،،،،شاہ نے ماہ نور پر ایف آئی آر کٹوادی قتل کیس پر اس نے ایک۔ایسی جان کا قتل کیا جو ابھی دنیا میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

سارہ۔اور شاہ صاحب کا درد کافی بڑا تھا کئی مہینے وہ۔اس درد سے گزرے مگر انکے پاس انکا۔شہزادہ موجود تھا ایان جو اب انکا۔سب کچھ تھا۔۔۔

یہ۔وقت بھی کٹ گیا مشکل وقت دیر سے کٹتا مگر کٹ گیا،،سارہ اور شاہ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اسی دوران ایک سال بعد سارہ دوبارہ کنسیو کر گئیں اب کی بار ان کی دشمن جیل میں تھی لیکن کب تک رہتی وہ وہاں سے بھاگ آئی اور آکر خضر سے شادی کر لی۔۔۔۔

ان نے خضر سے شادی کی اور دوبارہ غلیظ لوگوں نے اپنا پلین بنایا کہ ایک دفعہ ان پر وار کر کے سارہ یا شاہ میں سے کسی ایک کو ختم کر دیں۔۔

شاہ نے اسکے بعد اپنی سارہ کا ساتھ ایک دفعہ نا چھوڑا سایے کی طرح انکے ساتھ رہے،،، مگر پھر ایک دن ان پر وار ہو گیا سارہ اپنا چیک اپ کروانے ڈاکٹر کے گئیں اور ساتھ ایان کو بھی لے گئیں سارہ چیک اپ کروا کر گھر واپس آ رہی تھی جب کسی ان نون کار نے آ کر انکا راستہ کاٹا انکا ایکسیڈنٹ ہوتا با مشکل بچا سارہ کے ہاتھ پاؤں سے جان نکلی وہ۔ فورز۔ آ کر نکلی وہاں سے کوئی بندہ اپنے منہ پر ماسک لائے باہر نکلا اور انہیں گھیر اپیچھے سے انہیں کسی نے مارنا چاہا جب ایان چینخا۔۔

ماما۔۔۔۔!!!!!!!!

وہ۔ پیچھے مڑی اپنے پر وار ہوتا دیکھ فورا سائیڈ پر ہونے لگی جب وہ ڈنڈا سامنے سیشنگ پر بجا اور شیشے میں دھنس کر ایان کے سر پر جا لگا وہ ایک دم کراہ اٹھا۔۔۔

وہ بچے پر وار ہوتا دیکھ گھبرا گئے اور سارہ کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے۔۔۔

سارہ نے پھٹی آنکھوں سے ایان کو دیکھا جو اب خون و خون ہو چکا تھا۔۔

ایان سارہ کی کھائی میں سے آواز آئی۔۔

وہ۔ فورا ایان کی جانب لپکی۔۔

ایان میرا بچہ میری جان جو اب خون میں لت پت تھا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا۔۔

آیان سارہ روتی ہوئی مسلسل اسے پکارتی ہو سپٹل پہنچی اور اسے فورا ایڈمٹ کرایا ڈاکٹر اسے سی سی یو) کریٹیکل کیئر ہونٹ (لے گئے سارہ نے گھر پر انفارم کیا شاہ صاحب اور باقی سب گھر والے بھاگتے وہاں آئے،،، ایان کی حالت بہت زیادہ غیر تھی،،، وہ وینٹیلیٹر پر تھا،،،، بہت بری حالت تھی،،، اور شاہ صاحب کو سارہ پر غصہ الگ افففف۔۔۔

کافی دیر وہ ہاں بیٹھے رہے ایان کی طرف سے کوئی اچھی نوید نہیں سنائی دے رہی تھی سارہ نے رو رو کر بری حالت کر رکھی تھی وہ وہی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئ شاہ صاحب کو۔ ان پر اور غصہ آیا،،، انہیں ایڈمٹ کروایا،، انہیں ڈرپز لگیں ہوش میں آتے ہیں پہلا نام آیان کا۔ نکلا۔۔۔

ایان میرا بچہ مجھے ایان کے پاس جانا۔۔۔

نرس نے جا کر شاہ صاحب کو انفارم کیا کہ آپکے پیشنٹ کو ہوش آگیا۔۔۔۔

شاہ صاحب چلتے ان کے پاس آئے۔۔۔

کیسی طبعیت ہے سارہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا۔۔ شاہ صاحب مجھے میرے بچے کے پاس جانا شاہ۔ پلیز زززز مجھے ایان کے پاس لیجائیں۔۔۔۔

سادہ چپ ہو جاو اور کوئی آنسو نا نکلے وہ غصے میں پھنکارے،، سارہ سہم کر چپ ہو گئیں۔۔۔

اتنے میں ہی دوسرے روم آئی سی یو سے۔ نرس آئی ایان کو ہوش آگیا،، شاہ صاحب سادہ کو چھوڑ کر اپنے بچے کے پاس گئے جو اس وقت کتنی تکلیف میں تھا۔۔۔

ماما۔۔۔!!!

معصوم کے منہ سے پہلا لفظ ماں کا کراہتے ہوئے نکلا شاہ صاحب اپنے بچے کی حالت دیکھ کر کٹ کر رہ۔گئے۔۔۔

سارہ کی بے چینی سوائے نیزے پر تھی ان سے برداشت نا ہوا وہ۔بھاگ کر اپنا ڈرپ کنولہ اتار کر ایان کے پاس چلی گئ ،،ہاتھ سے بہتا خوں اور اور پیلی پڑتی وہ اپنے بچے کے پاس آئیں۔۔۔

ایان۔۔۔۔۔ !!!!!!بھاگ کر اسکے پاس گئیں۔۔۔

ایان میری جان میرا بچہ۔۔۔۔

شاہ صاحب نے اپنی پاگل بیوی کو دیکھا جس کے ہاتھ سے خون۔نکل در ہا تھا وہ دھاڑے سارہ۔۔۔۔!!
اور رکھ کر ایک تھپڑ سارہ کے منہ پر جھڑ دیا سارہ لڑکھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے آکر انہیں تھاما اور شاہ صاحب کو بولا کنٹرول یور سیلف مسٹر شاہ،،اور سارہ کو۔لے کر روم۔کی جانب۔بڑھی گئیں۔۔۔۔

کئ دن بعد۔۔۔!!!

ایان بلکل صحت یاب ہو گیا،، شاہ صاحب نے اپنی غلطی کی معافی سارہ سے مانگی جو بھی تھا انہیں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مگر وہ کیا کرتے سارہ کو اندازہ تھا وہ۔مان۔ گئیں۔ اور وہ دونوں ایان کو لے کر گھر آ گئے،، شاہ صاحب کو پتہ لگ گیا کہ یہ کام کس نے کیا شاہ صاحب نے خضر اور ماہ نور کے خلاف اس بات پکی ایف آئی آر کٹوائی جس پر پھانسی کی سزا مقرر ہو گئ۔۔۔۔

اور کچھ عرصے بعد سارہ نے سعیر کو جنم دیا وہ بلکل مکمل ہو گئے بلکل مکمل۔۔۔

لندن:

سعیر زرش کو گھر چھوڑ کر واپس جا رہا تھا،،، رضا جو کہ پہلے سے ہی جان چکا تھا آج وہ زرش کو چھوڑنے آئے گا وہ کب سے یونیورسٹی کے بیک سائیڈ پر کھڑا تھا،، جیسے ہی یونیورسٹی سے دونوں کو نکلتے دیکھا تو انکی گاڑی کا بہت ہوشیاری سے تعاقب کرتے ہوئے وہ انکے پیچھے پیچھے چل دیا،، زرش کو گھر چھوڑ کر سعیر واپس جانے لگا ابھی وہ کچھ ہی آگے گیا تھا کہ ایک دم ایک کار نے آکر زور سے اسے پیچھے سے ہٹ کیا اور سعیر کی گاڑی الٹتی ہوئی دوسری سڑک کی جانب جا پڑی،،، گاڑی بری طرح سے دیمج ہوئی تھی سب لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے سعیر کو بامشکل نکالا گیا اسکے سر پر کافی چوٹ آئی تھیں،، سر کے پیچھلے حصے سے بہت زیادہ خون بہہ رہا تھا کچھ لوگوں نے ایمبولینس کو کال کر کے بلایا اور اسے ہاسپٹل روانہ کر دیا۔۔۔۔

زرش جو کہ ابھی یونیورسٹی سے گھر آئی تھی،،، آکر چینج کیا مگر جانے کیوں گھبراہٹ ہونے لگی ایسے لگا جیسے سانس نہیں لے پا رہی بے چینی سوا نیزے پر تھی پانی بھی پیا مگر خاصہ فرق نہیں پڑا تبھی فون پکڑا جانے کیوں مگر فورا اسے خود ہی سعیر کا نمبر ڈائل ہوا وہ ابھی تو گیا تھا۔۔۔

پہلی بیل،، دوسری بیل،، تیسری،، سعیر کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں ملا جبکہ وہ تو دوسری تیسری بیل پر فون رسیو کر لیتا تھا اسکا فون کبھی سائلنٹ پر ہوتا۔۔۔

کمون سعیر،،،پک اپ دا فون،،،ویئر آر یو۔۔۔؟؟؟

زرش نے پریشانی سے دوبارہ ٹرائی کیا اس بار فون چوتھی بیل پر رسیو ہوا۔۔۔

ہیلو سعیر،،، کہاں تھے آپ میں کب سے آپکو کال کر رہی تھی میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے آپ،،، آپکو پتہ میں کس قدر پریشان ہو گئ تھی حد ہو گئ کوئی ایسے بھی کرتا ہے کیا جان نکل گئ تھی میری۔۔۔۔

دوسری طرف فون رسیو ہوتے زرش نے اپنی بھڑاس نکالی۔۔۔

Hello excuse me miss ...??

Who is you of saeer shah...???

کسی غیر مرد کی آواز پر زرش چونکی فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو نمبر سعیر کا ہی تھا مگر۔۔۔

Hello are you there..??

جواب نا ملنے پر مقابل نے دوبارہ بلایا۔۔۔۔

Yes yes „ I'm there„ where is saeer ...??

This number belongs to saeer where is he ...??

)یہ نمبر سعیر کا ہے کہاں ہے وہ(

انگلش میں بات کرتی وہ گھبراتی ہوئی بولی۔۔۔

Yes mam this number belongs to saeer but mam,,,,

Let me tell you that Saeer had an accident and he was taken to the hospital

)جی میم یہ سعیر کا ہی نمبر ہے اور میں بتادوں کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا انہیں ہو سپٹل لے جایا گیا ہے(

Whatttttt.....???

R u mad ,,, what nonsense is thissss

Nothing must have happened to saeer

There will be some one else ....

)کیا؟؟؟ آپ پاگل ہو گئے ہیں کچھ نہیں ہوا سعیر کو وہ کوئی اور ہو گا ضرور(

زرش یہ سن کر لڑکھڑاتی بیڈ پر بیٹھی،،اور اس پر غرائی جیسے جانے اس نے کیا بول دیا ہو۔۔۔

No mam he is saeer shah he is in.hospital..

Whoever you are, go to the hospital immediately. He is in a very serious

---condition

دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز آئی کیونکہ خون کافی حد تک بہہ چکا تھا وہ خود بہت گھبرا آ گئے تھے۔۔۔۔

Okk I will be there just send me location ...

زرش کے ہاتھ پاؤں پھول گئے سمجھ سے سب باہر تھا جبھی اسے بولا کہ وہ اسے لوکیشن میل کر دے وہ فورا نکلی زرش کے آنسو تواتر سے بہنے لگے،، سعیر ر۔۔۔۔۔

میرا سعیر !!!عالیان۔۔ !!!میرا سعیر۔۔۔ !!!!وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

آج پہلی مرتبہ اس لڑکی کو اپنے اندر سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ شخص کیا تھا آج اتنی سی دیر میں ہی پتہ لگ گیا،،وہ اسکی روح تک میں بس چکا تھا یہی نہیں،،وہ سانس لینے کی وجہ بن چکا تھا،،، بلکل ویسے ہی محبت کرنے لگی تھی جتنی شدت سے وہ چاہتا تھا،،،وہ۔ پھوٹ پھوٹ کر روتی نیچے اتری منہ سے صرف سعیر کے لیے دعا نکل رہی تھی،،،، یا اللہ میرے سعیر کی حفاظت کرنا انہیں کچھ مت ہو میرے اللہ پلیز زز میرے شوہر کی حفاظت کرنا میں مر جاؤں گی اسکے بغیر،،، جلدی سے آ کر کیب کروائی اور ہوسپٹل کے لیے روانہ ہوئی۔۔۔

سب سے پہلے اپنے بڑے بھائی شایان کو فون کیا،، جو میٹنگ میں ہونے کی وجہ سے اٹھا نا پایا مگر اسے ایک ٹیکسٹ ضرور لکھ دیا کہ سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آپ فورا ہوسپٹل آ جائیں میں بہت اکیلی ہوں آ جائیں پلیز زز زز اور ساتھ ہی ہوسپٹل کی لوکیشن بھی سینڈ کر دی۔۔۔

شایان جو کہ میٹنگ میں تھا مگر فون پر جگمگاتا نمبر جو کہ اسکی پرنسز کا تھا وہ اپنی پریزنٹیشن دے رہا تھا جس کی وجہ سے دیکھ نا پایا مگر ساتھ بیٹھا ایان جو کہ فون آنے پر ہی دیکھ چکا تھا،، مگر اٹھایا نہیں الٹا کر دیا جب کہ اب کی بار تین چار میسجز اکھٹے آئے تو وہ بھی پریشان ہو گیا آخر زرش گھر میں اکیلی ہوتی تھی،، فون سیدھا کیا جیسے سیدھا کیا فون پر جگمگاتا میسج دیکھ

کر جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی پاؤں تلے زمین کھسک گئ،،،شایان نے اسکے اتار چڑھاؤ دیکھے وہ نہیں جانتا تھا اسکے ساتھ کیا ہوا۔۔۔

مسٹر ایان آریو آل رائٹ پریزنٹیشن بیچ میں چھوڑ کر اپنے دوست کی جانب متوجہ ہوا،،کام بعد میں پہلے اپنے جان سے پیارے دوست آتے تھے۔۔۔
ایان فوراسیٹ سے اٹھا کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے شایان

Sorry meeting is adjourned ...!!

ایان۔نے میٹنگ ختم کر دی۔۔۔

بٹ کیوں وائی مسٹر ایان واٹ ہیپنڈ اتنی امپورٹنٹ میٹنگ آپ اس طرح کیسے ختم کر سکتے ہیں۔۔۔

بھاڑ میں گئ میٹنگ شایان سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا زرش کا میسج آیا تمھارے نمبر پر میٹنگز ہوتی رہے گی مگر میرے بھائی کی زندگی مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔

واٹٹٹٹ،،،کیا شایان نے فون اٹھایا میسج پڑھ کر اسکے بھی رنگ فق ہو گئے
سب سے ایکسکیوز کرتے وہ دونوں وہاں سے نکلے اور مطلوبہ ہوسپٹل کے پتے پر پہنچے جہاں زرش آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑی بے تحاشا رو رہی تھی۔۔۔

بھائی کو آتے دیکھ فورا اسکی جانب لپکی۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔!!!!!!

زرشش بے بی ڈونٹ کرائی،، جسٹ ٹیل می واٹ ہیپنڈ ٹو ہیم۔۔۔؟؟

کیا ہوا یہ سب کیسے،،، تمہیں کس نے بتایا اور کیسے آئی پہنچی یہاں تک۔۔۔؟؟؟

بھائی،،وہ،،،،زرش ہچکیوں کے درمیان ساری بات بتاتی چلی گئ کہ کیسے اسے کال آئی وہ اسے چھوڑنے آیا تھا اور اسکے کچھ ہی دیر بعد میں نے سعیر کو کال کی،،اس سے آگے وہ۔بول۔ناپائی اور پھوٹ کر رو دی۔۔۔

زرش پلیز زرونا تو بند کرو اب ہم۔ تمھیں دیکھیں یا سعیر کو کیپ کوائٹ شایان نے اسے مصنوعی جھڑکا۔۔۔

بھائی سعیر میں کیا کروں سعیر کو کچھ ہو گیا میں زندہ نہیں رہ۔پاوں گی بھائی وہ بہت بری کنڈیشن میں۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو گڑیا کچھ نہیں۔ہو گا اسے ہم۔ہے نا اور اللہ پر یقین رکھو کچھ نہیں ہو گا ایان جس کا خود کا جسم کانپ رہا تھا وہ بامشکل زرش کی بات پر تڑپ کر بولا۔۔۔

اتنے میں نرس بھاگی اوپریشن تھیٹر سے آئی ایان اور زرش لپک کر نرس کی جانب بڑھے۔۔۔۔

نرس سعیر میرا بھائی کیسا وہ ٹھیک تو ہے بے حد پریشانی سے پوچھا۔۔۔

نہیں مسٹر ایان ان کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے سر سے بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے،،ان کی ہیڈ انجری ہوئی ہے آپ جلدی سے A پوزیٹیو خون کا انتظام کر دیں پلیز زز۔۔۔۔

میر امیر ابلڈ گروپ اے پوزیٹیو ہے میر اے لیں پلیز زز زرش فورا آگے بڑھی۔۔۔۔

نہیں زرش تم نہیں آگے ہو کتنی چپ کر کے بیٹھی رہو ہم کرتے ہیں انتظام۔۔۔۔

سٹاپ اٹ بھائی آج پہلی بار اپنے بڑے بھائی کے آگے اس طرح بولی تھی وہ میر اشوہر ہے میں کیسے مشکل میں پیچھے ہٹوں جب میر ابلڈ گروپ میچ ہو تا تو میں ضرور دوں گی۔۔۔

شایان اسکی بات پر چپ ہو گیا وہ فور ابلڈ دینے کے لیے گئ اتنے میں ایان بھی اپنا بلد دینے جا چکا تھا،،،عالیان جس کا بلڈ گروپ اے پوزیٹیو تھا آپنے بیسٹ فرینڈ کا ایکسیڈنٹ کا سن کر فورا ہو سپٹل بھاگا آیا اور اسے آکر بلد دیا۔۔۔۔

سعیر کا آپریٹ جاری تھا ہر ایک ہاتھ دعا کے لیے اٹھے تھے،،،وہاں کھڑے ہر نفوس کی زبان سے سعیر کے لیے دعا نکل رہی تھی۔۔۔
زرش روتی ہوئی نیچے زمین پر بیٹھی،،،،اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔
"اللہ جی پلیز زمیرے سعیر کو ٹھیک کر دیں پلیز زز زمیں مر جاؤں گی ان کے بغیر وہ بلکل ٹھیک ہو جائیں،،،میرے اللہ میں نے ابھی تو ان سے محبت کرنا شروع کی تھی ان سے سیکھا آخر محبت ہوتی کیا ہے،،ان نے مجھے محبت کرنا سیکھائی

پلیززز انہیں بلکل ٹھیک کر دیں میری عمر بھی انہیں لگا دیں،،وہ بلکل ٹھیک ہو جائیں،،بلک بلک کر روتی اپنی روح میں بسے شخص کے لیے دعا گو تھی وہاں کھڑے ہر نفوس نے اسے دیکھا۔۔۔"

زرش گڑیا حوصلہ رکھو دیکھو اگر آپ اس طرح کرو گئ تو سعیر کیسے رکوور کرے گا آپ رونا بند کرو اللہ پر یقین رکھو وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا پلیززز رومت آپ۔۔۔ایان نے بامشکل ہی سرخ کو تسلی دی دل تو خود کا بھی پھٹا چلا جا رہا تھا اتنے میں سارہ بیگم کی کال آئی جس کو دیکھ کر آیان کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔۔

چوتھی بیل پر بہت سوچنے کے بعد مشکل سے فون اٹھایا۔۔

ہیلو یس مام۔۔۔۔!!!

کہاں تھے تم میٹینگ نہیں ختم ہوئی کیا مجھے تو کہا تھا میٹنگ کے بعد فون کرو گے

Where were you Ayan...???

ائم سوری ماما بس ایمرجینسی ہو گئ پتہ نہیں چلا ایان بے دھیانی میں بول گیا۔۔۔

ایمرجینسی ایان کیسی ایمرجینسی کیا ہوا تک ٹھیک ہو سعیر سعیر کہاں ہے ایان،،،دیکھو تم نے بولا ایمرجینسی بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔

شٹٹٹٹٹ۔۔۔۔ !!!!!

ایاں کو خود کی جلد بازی پر غصہ آیا،،کچھ نہیں ماما آفس میں ایمر جنسی ہو گئ سعیر،، سعیر ٹھیک ہے بلکل وہ سو گیا ہو گا ماما آپ ٹینشن کیوں کے رہی ہیں۔۔۔

ایان تمھاری آواز سے لگ رہا بتاؤ کیا بات ہے میرا دل گھبرا رہا ہے بتاؤ کہاں ہو تم ٹھیک ہو مجھے ں تاوو۔۔۔۔!!!! آخر میں سارہ چلائیں۔۔۔۔

ماماوہ۔۔۔

کیا وہ ایان پھوٹو بھی منہ سے کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو ایان،، سعیر ٹھیک ہے کچھ تو بولووووو۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

ماما ریلیکس ہو کر سنیں ماماوہ سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہو سپٹل میں ہے ماما سریس۔۔۔۔اس سے آگے اس سے بھی بولا نا گیا۔۔۔

What.....????

R u in ur senses ayan....???

یہ کیا بکواس کی ہے ایان ایسے کیسے،،،، کیسے ہوا اسکا ایکسیڈنٹ میرا بچہ سعیر وہ کیسے ہے تم اسکے پاس ہو،، کہاں ہے وہ مجھے ں تاووو۔۔۔۔۔ !!!!!وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔۔

ماما پلیز زیار روئیں تو نہیں پلیز زززز کیپ کالم،،،ڈونٹ کرائی ماما ایسے مت روئیں ڈیڈی کہاں ہیں ماما۔۔۔۔

میر ابچہ وہاں اتنی تکلیف اور تم کہہ رہے ہو کیپ کالم حد ہو گئ ایان تمھاری میر ابچہ وہ کس قدر تکلیف میں ہو گا،، سعیر۔۔۔۔۔۔۔ !!!!!!!!!!وہ۔کسی طرح بھی چپ نا ہوئیں۔۔۔۔۔

مامااااااا۔۔۔۔!!!!
یار پلیز زز مجھے بھی رونا آرہا ہے آپکو دیکھ کر پلیز زکیپ کوائیٹ دیدی کہاں ہے۔۔۔

پتہ نہیں کہاں ہے کونسے جہاں میں ہے انہیں ہوش ہوتی بھی ہے جب ضرورت ہوتی ہے تو وہ جانے کہاں ہوتے ہیں ہمشہ سے یہی تو کرتے آئے ہیں وہ ظالم صدا کے جب جب ضرورت ہوتی ہے جب جب وہ میرے پاس ہوتے کب ہیں ،،،،میر ابچہ میر اسعیر رررر۔۔۔۔۔

کمون ماما آپ دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائے گا پلیز زز اس طرف مان اس طرف زرش دونوں کسی طرح بھی چپ نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔۔

ماما میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں ڈاکٹر آئی ہے پلیز زرونا بند کریں کائینڈلی ماما پلیز زز اس کے لیے اللہ سے دعا کریں پلیز زز وہ ٹھیک ہو جائے گا اا میں کہہ رہا تھا اللہ پر یقین رکھیں ہمارا سعیر بلکل ٹھیک ہو جائے گا پلیز زززماما بائے ۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

وہ۔بلاتی رہ گئیں س وہ جان پوچھ کر کال کاٹ گیا کیونکہ ڈاکٹر کیا بولتا کوئی امید نا تھی ماں کو ابھی سب سے بے خبر رکھنا ہی بہتر تھا۔۔۔

پیچھے سارہ پھوٹ پھوٹ کر روئیں۔۔۔

آہ۔۔ !!میرا بچہ میرا سعیر اللہ جی میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا،،میرا۔ سعیر اسے ٹھیک کر دیں اللہ تعالیٰ میرے بچے کو اپنے امان میں رکھ مالک میں گنہگار ہوں مگر میرے اور میرے شوہر کے گناہوں کے سزا میرے معصوم بچوں کو مت دیں میرے مالک وہ بے قصور بے گناہ ہیں میرے اللہ انہیں آزمائش سے نکال دے میرا اللہ میرا بچہ بلکل ٹھیک ہو جائے میں مر جاؤ گی شاہ جہاں ہیں آپ۔۔۔۔

ابھی وہ رو رہی تھیں کہ ایہا کو کب سے ڈرائیور کر انتظار کر رہی تھی یا ڈیڈی کا دونوں میں سے کوئی نہیں آیا،،،اتنی کالز کی ڈیڈی جی جنہوں نے آج تک فون سائلنٹ پر نا لگایا تو آج سوئچ آف جا رہا تھا ماما کا بزی مینز پھر کڑپرے دونوں یا اللہ اس عمر میں بھی چین نہیں ان کو لڑتے ہیں تو ایک فون آف کر دیتے ہیں جب کہ دوسری میری ماں ان کے فون پر بار بار ٹرائی کرتی رہتیں ہیں اللہ حد ہو گئی قسم سے پتہ نہیں کیا بنے گا انکا۔۔۔

احان نے دیکھا کہ سب کا چکی ہیں اسکی دوستیں جبکہ اب وہ اکیلی وہاں وہ گھر کو جا رہا تھا جب اپنی کار سے اتر کر اس تک آیا

۔۔۔

ہیے،،، یہاں کیوں کھڑی ہیں آپ گھر کیوں نہیں جارہیں۔۔۔؟؟؟

میں کیسے جاؤں ڈیڈی نہیں آرہے شاید وہ بھول گئے فون بھی آف ہے جبکہ ماما کا بزی میں کیا کروں۔۔۔۔

اچھا پلیز زرونا نہیں میں ہونا آؤ میرے ساتھ میں چھوڑ دوں آپکو لیکن رونے کا شغل مت فرمانا۔۔۔۔

آپ،،، آپ کیسے چھوڑیں گے۔۔۔۔

گاڑی میں ایہا چلو اب وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لے کر آیا اسکو بٹھا کر خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا آکر ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی خود سے لاپرواہ پری پیکر پر ڈالی اور مسکراتا ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔

موڈ کیوں آف ہے پرنسز کا۔۔۔؟؟؟

بچوں۔ کی طرح اس سے لاڈ سے پوچھا۔۔۔۔

موڈ نا آف ہو تو اور کیا۔۔۔

گھر سے کوئی لینے نہیں آیا مجھے ایسے تھوڑی ہوتا ویسے تو ڈیڈی پر وقت پرنسز پرنسز میری بیٹی کرتے رہتے مگر آج بھول گئے مجھے واپس آنا تھا پتہ نہیں کہاں ہے فون بھی آف ہے غصے سے لال ہوتی پھنکاری وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

اچھاناااااکول ڈاؤن غصہ نہیں کرتے مے بی کسی کام میں بزی ہوں ٹھنڈی ہو جاوہ اسکے چہرے پر پھونک مارتا بولا وہ کھلکھلائی،، کھکھلاتے ہوئے وہ اور بھی حسین لگی،، ایسے کیسے گلاب کا پھول کھل رہا وہ اسکی چھوٹی سے ناک کو دباتا بولا میرا ریڈ روز تو وہ ایک دم بوکھلائی۔۔۔

یہ اپ فلرٹ کر رہے میرے ساتھ کیوٹ سا فیس بناتی وہ ناک چڑھاتی بولی اسے اور کیوٹ لگی بے حد پیاری۔۔۔

یس،،، وہ دوبارہ اسکا گال کھینچتا بولا۔۔۔

احان درد ہوتی ہے مجھے وہ اسکے ہاتھ پر لگاتی بولی۔۔

اووسوری سوئٹ بے بی کالم اپنے ہاتھ کی پشت اسکے گال پر پھیری تو وہ کھلکھلائی۔۔۔

آپ مجھے چیٹ تو نہیں کریں گے نا احان معصوم سا سوال پوچھتی آخر ڈر سے بولی کبھی چھوڑیں گے تو نہیں ناماما سے کہہ کر آپ مجھے اسی طرح اپنے پاس رکھیں گے نا اسکی طرف مرتی پیار سے التجایا بولی۔۔۔

احان کو دو منٹ کے لیے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی ایسا لگا جیسے کسی نے دل مٹھی میں کے کر مسلا ہو دو تین جھٹکے دے کر گاڑی روکی اور اسکی جانب مڑا۔۔۔

خبر دار ایہا،، کبھی بھی نہیں نیور ایور،،، آج یہ بات منہ سے نکال لی آئندہ سوچنا بھی مت میں سانس لینا چھوڑ دوں تمھیں چھوڑ دوں نیور کبھی بھی نہیں اور ہاں میری جان میں ضرور خالہ سے بات کر کے تمھیں ہمشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں گا ناؤ ہیپی وہ مسکرا کر اسے دیکھتا بولا۔۔۔

یس ہیپی وہ بچوں کی طرح خوش ایسے جیسے چاکلیٹ مل گئ ہو احان نے عقیدت سے اسکا ماتھا چوما،، لمس میں احترام،، بے حد نرمی،،، پیار،، محبت تھا اور آنکھوں میں عزت جانے کیوں کسی رشتے کے نا ہونے کے باوجود وہ ہمشہ اس لڑکے کے پاس خود کو اس قدر محفوظ فیل کرتی جتنا وہ اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ کرتی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ ایہا کے گھر پہنچے احان نے گیٹ کے باہر گاڑی رکی گھر آ گیا پیاری لڑکی۔۔۔۔

وو تھینکیو ووہ۔ مسکرا کر بول کر جانے لگی۔۔۔۔

کہاں ایک دم آواز دے کر رکا۔۔۔

کیا کہاں گھر آ گیا جانا ہے نا!!!!!۔۔۔

مجھے بائے کون بولے گا۔۔۔

بائے ٹیک کیئر اب جاؤں۔۔۔؟؟؟؟

ایسے بولتے ہیں۔۔۔؟؟؟مصنوعی غصے سے گھوری ڈالتا اسے بولا۔۔۔۔

اور کیسے بولتے ہیں اور یہ مسنی بلیوں کی طرح کیوں تاڑ رہے ہیں مجھے وہ منہ پھلا کر بولی جبکہ احان کو اسکے شوشے پر ہنسی آئی مگر لب دبا گیا۔۔۔۔

ایسے نہیں بولتے آئی لو یو بولو اور پھر جاؤ۔۔۔۔۔

کیاااااااااا۔۔۔۔!!!!!
منہ دھو کے آئیں میں کوئی نہیں بولتی چلیں ہٹیں ورنہ ماما کو آواز دے دوں گی۔۔۔

نہیں بولو گی پکاا۔۔۔۔؟؟؟؟

میں ناراض ہو جاوں۔۔۔۔؟؟؟

ننن،،، نہیں جان ہی تو نکل گئ اس معصوم سی جان کی۔۔۔۔۔

پھر بولو ورنہ میں ناراض اور مانوں گا بھی نہیں۔۔۔۔

ہو ایسے کریں گے آپ۔۔۔۔منہ پھلا کر بولی۔۔۔۔

ہاں نہیں بولو گی میں بات سچ میں نہیں کروں گا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا احان وہ جھنجھلائی۔۔۔۔

اوکے جاؤ وہ سیدھا ہو کر سامنے دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا بولتی ہوں مگر ایک نئے انداز سے۔۔۔

ہیں آئی لو یو کا کونسا انداز ہوتا ہے ایہا۔۔۔۔؟؟؟

نہیں نا اا۔۔۔!!!!
پیار کا اظہار کرنا نا اا اا اپنے طریقے سے کروں گی ورنہ رہیے ناراض۔۔۔۔

ظالم اوکے کرو۔۔۔۔۔
وہ۔ہمہ تن گوش ہوا انگ انگ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

آنکھیں بند کریں۔۔۔۔

افف اوکے احان نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

"پاس آؤاک ____التجا سن لو

پیار ہے تم سے بے پناہ سن لو
اک تمہی کو خدا سے ____مانگا ہے

جب بھی مانگی کوئی دعا سن لو
ابتدا ___عشق کی ہوئی تم سے

تم ہو چاہت کی __انتہا سن لو
بن تیرے __جی نہیں سکتے ہم

لوٹ آؤمیری ____صدا سن لو
دیکھ لو زندگی ___ادھوری ہے

نہ رہو اور اب ____جدا سن لو

تم صرف تم ہو ____ زندگی میری
سچ ہے یہ _____ باخدا سن لو"

اتنے خوبصورت پیارے طریقے سے اپنے پیار کا اظہار کرتی وہ احان کو روح تک سرشار کر گئ احان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور اسے اپنے سینے میں بھینچا،،، آئی لو یو سو مچ کہہ کر اسکے بالوں کو اپنے لبوں سے چھوا اور انکی خوشبو کو اپنے اندر اتارا،، اسکی نرمی محسوس کی وہ سمٹ کر رہ گئ۔۔۔

اااا،،، احان مجھے جانا ہے گھر۔۔۔۔۔۔ اسکے اس قدر قریب اس سے بولا تک نا گیا،، نرمی سے خود سے الگ کرتے دوبارہ ماتھے پر پیار کیا اور اسے جانے دیا۔۔۔

وہ مسکرا کر بائے کہتی اندر کی طرف بھاگ گئ دل نے جیسے 400 کی سپیڈ پکڑ رکھی تھی۔۔۔

احان مسکراتا اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایہا اندر سے تو بہت خوش تھی احان کے ساتھ آئی تھی،،، اور اوپر سے اس قدر خوبصورت دنوں کا آغاز ہو چکا تھا مگر باظاہر غصے سے اندر آئی لیکن گھر میں بہت ہی خاموشی ویسے بھی یونہی ہوتا تھا مگر ڈیڈی ماما تو لاونج میں ہوتے تھے،، وہ چلتی اندر آئی،،، کچن میں ملازمہ کھانا تیار کر رہی تھی وہ چلتی انکے پاس آئی جو حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے جانے کیا بول رہی تھی۔۔۔

اللہ سعیر بچے کو سلامت رکھے،،،اسے صحت والی زندگی عطا کرے بیت پیارا بچہ ہے اسے سلامت رکھنا بیگم صاحبہ تو چھوٹے صاحب جی کے لیے روئے جا رہی ہیں،،وہ خود سے ہم کلام تھیں۔۔۔

ایہا انکے پاس آئی۔۔۔

السلام علیکم۔۔!!

صائمہ آنٹی۔۔۔؟؟؟

صائمہ پیچھے مڑی،،،ارے ایہا بی آپ آگئیں۔۔۔

اوہو صائمہ آنٹی کتنی دفعہ بولا ہے آپکے بچوں جیسی ہوں بی بی نے بولا کریں،،بیٹی بول دیا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔

سوری بیٹیا اچھا آپ فریش ہو جاو میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔

نہیں آنٹی ماما کہاں ہیں اور ڈیڈی اور کیا ہوا سعیر بھائی کو آپ کیا بول رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بیٹیا صاحب جی پتہ نہیں کہاں گئے ہیں اور بیگم صاحبہ اپنے روم میں ہیں،،،چھوٹے صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا بیٹا آپ دعا کرو وہ بہت سریس ہیں۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔۔!!!!!!

یہ کیا بول رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟

میں سچ کہہ رہی ہوں بیٹیا مجھے سارہ بیگم نے بتایا۔۔۔

ہٹیں وہ تو شدید رو رہی ہو نگی ایہا اپنا بیگ وہی پھینکتی سارہ کے کمرے میں آئی جو آنسو سے تواتر چہرہ لیے سورت یاسین کی تلاوت کر رہی تھی،، ایہا وہی ان کے پاس بیٹھی انکی سورت مکمل کرنے کا انتظار کرنے لگی سارہ سورت مکمل کر کے سعیر کے لیے دعا مانگ کر پیچھے مڑی سامنے ایہا پریشان سی کھڑی تھی۔۔۔

ایہا بیٹا آپ۔۔۔۔؟؟؟؟ سارہ نے آنسو صاف کیے۔۔۔

وہ بھاگتی اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔

ماماااا۔۔۔!!!!

واٹ ہیپنڈ وائی آر یو کرائنگ۔۔۔۔؟؟؟

نو نو ائم آل رائٹ بے بی آپ کب آئے ڈیڈی کے ساتھ آئے ہو ڈیڈی کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں ماماڈیڈی کا فون آف ہے مجھے احان ڈراپ کر کے گئے ہیں آپ کیوں رو رہی ہیں سعیر بھائی کو کیا ہوا اماما مجھے صائمہ آنٹی نے بتایا انکا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔۔

اپ دعا کرو اپنے بھائی کے لیے بیٹا پلیز زززوہ ٹھیک ہو جائے بہن کی دعا قبول ہوتی اپنے بھائی کے لیے دعا کرو وہ دوبارہ رو دیں۔۔۔۔

اچھاناااااسٹاپ کرائینگ مان کو گلے سے لگاڈونٹ کرائی ہی ول بی آل رائٹ ماماماں کا گال چومتی وہ لاڈ سے بولی۔۔۔

اچھا چلو آؤ کچھ کھالو فریش ہو جاو۔۔۔

اپنے کھایا۔۔۔۔؟؟؟

نہیں مجھے بھوک نہیں نا میں کھاؤں گی ایہا۔۔۔

میں بھی نہیں کھاؤں گی اگر آپ نہیں کھائیں گی۔۔۔۔

ایہا بیٹا ز د نہیں کرتے پلیز زززز۔۔۔۔۔

پلیز ز ماما ایسے آپ خود کو بیمار کر لیں گی،، آئیں مل کر کھاتے ہیں۔۔۔۔

تمھارے دیدی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟

یہ بونے کی دیر تھی شاصاحب جو اپنی بیگم کو ڈانٹ کر گئے تھے وہ انکے کیے انکے پسندیدہ پھول کے کر آئے مگر انہیں روتا دیکھ جان نکلی وہ سمجھے ان کے ڈانٹ کے جانے پر وہ روئیں مگر انہیں اتنا پتہ تھا وہ ڈانٹ پر روتی تو نہیں البتہ انکی بیگم ایک عجیب سب سے الگ جن کو اپنے میاں کی ڈانٹ میں بھی مزہ آتا کم از کم وہ اس طرح روتی تو نہیں ہیں۔۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔۔!!!!

ایہاابا کو دیکھتی ان کے پاس بھاگی۔۔۔۔

السلامُ علیکم ڈیڈی۔۔۔۔!!!

واعلیکم السلام میری پرنسز۔۔۔۔

کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک ڈیڈی آپ کیسے ہیں۔۔۔۔

بلکل ٹھیک،، یہ آپکی ماما کیوں رو رہی ہیں کیا مجھ سے ناراض ہیں اونچی آواز میں بولے تاکہ انکا موڈ بحال ہو سکے مگر وہ اور شدت سے رو دیں۔۔۔

اب کی بار شاہ صاحب کی سیج میں ہوا ٹائٹ کوئی وہ ایہا کو آرام سے خود سے الگ کرتے ان تک آئے۔۔۔۔

کیا بات ہے سارہ کیوں رو رہی ہو میری ڈانٹ پر رو رہی ہو اسطرح وہ اب سیج میں پریشان ہوئے کن۔ازکم انکی ڈانٹ پر وہ اسطرح نہیں روتی تھیں۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔!!!!!!
وہ۔انکے سینے سے لگیں پھوٹ کر رو دیں۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا سارہ کچھ تو بولو کیوں اسطرح رو رہی ہو کچھ تو بتاؤ جان لینی ہے کیا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟

شاہ سعیر۔۔۔۔۔
وہ صرف اتنا ہی بول پائیں۔۔۔۔

شاہ صاحب کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا۔۔۔۔

کیا ہوا سارہ سعیر کو آخر کچھ بولو تو وووو پاس پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر انکے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

دو گھونٹ پانی پینے کے بعد ہاتھ پیچھے کیا شاہ صاحب نے انکی کمر سہلائی خود سے لگائے۔۔۔۔

ریلیکس،،،انہیں ریلیکس کر کے آرام سے خود سے الگ کیا آنسو صاف کر کے انکا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا رونا مت۔۔۔۔

سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا شاہ وہ ہوسپٹل میں ہے اوپریشن ہو رہا ہے میں نے ایان کو فون کیا وہ شروع سے اینڈ تک ساری باتیں بتاتی گئ۔۔۔

شاہ صاحب کا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا جسم سے جان نکلی،،یہ سب کب ہوا اور کیسے،،شاہ صاحب کو شک نہیں بلکہ یقین تھا کہ یہ سب اس کمینے خضر کے بیٹے کا کیا دھڑا ناچاہتے ہوئے آنکھ سے ایک آنسو کڑی کی طرح ٹوٹ کر نکلا جس کہ سارہ کے بالوں میں جذب ہوا۔۔۔۔

ہٹو سارہ مجھے لندن جانا ابھی اور اسی وقت میری پیکنگ کرو مجھے اپنے بچے کے پاس جانا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔

پاگل مت بنو بیوقوفوں والی باتیں مت کرو شاید نہیں یقینا یہ خضر کے بیٹے نے کیا میرے بیٹے کے ساتھ آج پھر میرے بچے میری کمزوری کو نشانہ بنایا اس نے میں چھوڑوں گا نہیں اس بار اسے۔۔۔۔

سارہ نے بے یقینی سے شاہ صاحب کو دیکھا مگر میرا بچہ مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے شاہ۔۔۔۔

شٹ اپ سارہ پاگل ہو گئ ہو جانتی ہو کیسی دھمکی ملی ہے ہماری ایک جوان معصوم بیٹی بھی ہے تم یہی رکو میں گارڈز اور سکیورٹی الیرٹ کر دیتا ہوں تم لوگ گھر سے باہر نہیں نکلو گے،، سعیر کے لیے دعا کرو اللہ سب بہتر کرے گا میں ہونا میں جا رہا ہوں کچھ نہیں ہو گا دعا کرو اور میری پیکنگ کرو وہ اسکا گال تھتھپاتے اٹھ کر اپنی ٹکٹس بک کروانے نکلے مگر ایک ضروری کام کرنا نہیں بھولے۔۔۔۔

لندن:

ڈاکٹر گھنٹے بعد آپریشن تھیٹر سے باہر آئے اور ایان شایان زرش سب وہاں موجود تھے،، زرش کا انگ انگ اپنے شوہر کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

وہ دونوں ڈاکٹر کی جانب لپکے۔۔۔

ڈاکٹر سعیر کیسا ہے وہ ٹھیک تو ہے ایان نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔۔

دیکھیے مسٹر ایان شاہ ہم۔نے آپریٹ کر دیا ہے انکو بہت گہری چوٹ لگی تھی،، انکی دماغ کی نس پھٹ گئ تھی،،، اور خون نکل۔کر دماغ میں۔جمع ہونے لگا تھا ہم۔نے آپریٹ کیا ٹریٹمنٹ بھی دے دیا اب انکا چوبیس گھنٹے میں ہوش میں

آناضروری ہے خطرے سے باہر ہیں پر ہوش میں آناضروری ہے ہم۔کچھ کہہ نہیں سکتے انکی یاداشت بھی جاسکتی ہے،، مگر ہو سکتاتا بھی جائے مگر انہیں کچھ عرصے کے لیے دماغ میں درد رہے گا چیزیں بھولیں گی،،اور چڑچڑاپن واضح ہو گا،، مگر ہوش نا آیاتووہ کومہ میں بھی جاسکتے ہیں ایک ہفتے کے لیے یاایک مہینے کے لیے وہ ان سب کے سر پر بمب پھورتا پروفیشنل انداز میں کہتا گیا۔۔۔

پیچھے زرش زمین پر بیٹھی روتی چلی گی۔۔۔

ڈاکٹر انکے سر پر بمب پھوڑا کر نکلتا چلا۔گیا،،، پیچھے پھر سے زرش تڑپتی رہ گئ روتی چینختی وہ بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

سعیر رررررر۔۔۔۔۔۔!!!!!!

س،، سس،،، سعیر،، میرا سعیر!!!...

بھائی پلیز زززانہیں بچالیں کچھ نہیں ہونا چاہیے انہیں ناوہ کومامیں جانے چاہیں ناہی انکی یاداشت جانی چاہیے،،وہ کیسے اپنی زرش کو بھول سکتے ہیں نونیور ایسا نہیں ہو سکتا انہیں ٹھیک ہونا ہو گا میرے لیے اپنی جان کے لیے،،نو،،،وہ کہتے تھے وہ میرے بغیر مر جائیں گے مگر اب وہ خود مجھے کیوں مار رہے ہیں بھائی پلیز۔۔۔!!!
کچھ کریں میرے سعیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

زرش میری جان چپ ہو جاو پرنسز،،وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا اللہ ہے نا اس سے مانگو اپنے شوہر کی زندگی وہ بلکل ٹھیک ہو جائے حوصلہ رکھو شایان نے اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

اللہ جی پلیز زز میرے سعیر بلکل ٹھیک ہو کر میرے پاس آجائیں پلیز،،،میں مر جاؤں گی انکے بغیر رر میری تو ابھی سے جان نکل رہی ہے اگر وہ مجھے بھول سوچ کر ہی جان فنا سی ہو رہی تھی،، نہیں ہر گز نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا سعیر اور مجھے ہر گز نہیں بھول سکتے اللہ جی آپ تو جانتے ہیں نا وہ میرے لیے کیا ہے میری سانس ہے وہ میں نہیں جی سکتی
انہیں بلکل ٹھیک کر دیں اللہ جی پلیز زز آئی وانٹ ہم بیک آل رائٹ وہ رو رو کر اپنے اللہ سے اپنے سعیر کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی،،،وہاں کھڑا ہر نفوس اسے ہی دیکھ رہے تھے انہیں آج پتہ لگا آخر وہ اسکے لیے کیا ہے۔۔۔

زرش روتی ہوئی پرئیر روم میں بھاگ گئی،،،حاجت کے نوافل پڑھ کر کافی دیر وہ نوافل پڑھ کر سجدے میں جھکی رہی اپنے سعیر کے لیے آیت کریمہ پڑھ کر دعا کرتی رہی۔۔۔

ہیے مائی لووو،،، سعیر کی جان ڈونٹ کرائی یو نو نا آئی ہیٹ ٹئیرز سو سٹاپ کرائنگ وائپ یور ٹئیرز،،کمون بی بریو،،جسٹ لائک مائی زرش،،ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں گھونجی زرش نے چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔۔

سسس،،، سعیر رررر۔۔۔۔۔!!!!!!!
وہ شدت سے چلائی۔۔۔

مگر سامنے کوئی بھی نا تھا،، سعیر،،،، سعیر رررررر،،وہ چلاتی گئ،،دو منٹ کے لیے یوں لگا پورا جسم پر ائلاز ہو گیا ہے،، سعیر رررررروئیر آر یووووو کم ہیر،،میرے سامنے آئیں،، سعیر ائم کالنگ یو،،،یور زرش از کالنگ یو۔وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اٹھانا گیا،،زرش نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ وہی گر گئ۔۔۔

بھائی،،، سعیر رررر،،، سعیر کم ٹو می ہولڈ می سعیر پلیز زززز شایان کسی فون کال کے تحت سائیڈ پر آیا،،،جب اچانک پر ئیر روم سے شدت سے سعیر کو پکارنے کی آواز آئی زرش زمین پر گری روتی ہوئی پکار رہی تھی،،،،شایان بھاگتا اس تک آئی۔۔۔۔

زرش میری ڈوول،،میری جان واٹ ہیپنڈ،،،واٹ ہیپنڈ ٹو یووو،،،کمون سٹینڈ آپ،،شایان نے اسے کھڑا کرنے چاہا مگر وہ دوبارہ گری شایان نے اسے فورا سنبھالا۔۔۔

زرش واٹ ہیپنڈ ٹو یو سٹینڈ آپ۔۔۔

بھائی میں اٹھ نہیں پا رہی وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔۔

شایان نے جھک کر اسے گود میں اٹھایا،، ہیے،،زرش سٹاپ کرائنگ ورنہ اچھا نہیں ہو گا،، بلکل چپ ہو جاو کچھ نہیں ہو گا اسے ہم ہے نالندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کے انڈر اوبزرویشن ہے وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا ریلکیس۔۔۔

وہ زرش کو اٹھا کر باہر لایا اور ڈاکٹر کے روم میں لے کر گیا وہ سمجھ گیا کہ اسکا جسم سن ہو گیا ہے۔۔۔

ڈاکٹر چیک ہر کیا ہوا ہے اسے،، یہ اٹھ نہیں پا رہی اسکی باڈی کام نہیں کر رہی۔۔۔

ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کیا اسے انجیکشن دیا وہ کچھ ہی دیر میں نیم بیہوشی میں جا چکی تھی،، شایان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اسکے ماتھے پر لب رکھے،،، میری گڑیا اسے وہی چھوڑ کر باہر ایان کے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا نہیں ہوش آیا سعیر کو ابھی تک۔۔۔

نہیں ابھی تک کوئی امید نہیں ہے یار رر اور زرش کو کیا ہوا کہاں ہے وہ۔۔۔۔

جسم سن ہو گیا حرکت میں نہیں ہے اسکا وجود شاید ٹینشن کی وجہ سے ڈاکٹر نے اسے میڈیسن دی ہے ٹھیک ہو جائے گی ۔۔۔

افففف۔۔۔۔!!!!

ایان نے بینچ پر بیٹھ کر اپنا سر ہاتھوں میں گرایا۔۔۔

یااللہ یہ کیا ہو رہا ہے اتنے میں ہی اسکا فون رنگ ہوا ڈیڈی کا نمبر دیکھ کر ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔

ہیلو السلام علیکم ڈیڈی۔۔۔!!

واعلیکم السلام سعیر کیسے کے ایان وہ ٹھیک ہے اسے ہوش آگیا۔۔۔

نہیں ڈیڈی وہ ڈاکٹرز کا کہنا ہے وہ اپنے باپ کو پوری بات بتاتا چلا گیا شاہ جی ایک دم بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔

کیا ہو۔اشاہ صاحب آپ اسطرح کیوں بیٹھ گئے سعیر ٹھیک تو ہے سارہ جو پاس ہی انکی پیکنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

شاہ صاحب نے قرب سے اپنی بیوی کو اپنے سپوتر کی حالت بتائی تو انکا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔۔

شاہ مجھے بھی جانا اپنے بیٹے کے پاس میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔

سارہ میں نے تمھیں ابھی سمجھایا ہے نا کہ ہمیں بہت دھمکیاں ملی ہیں اس وقت ہم ایک دم سے ایکشن نہیں لے سکتے ہمارے بیٹے ہونے کے ساتھ جوان معصوم بیٹی بھی ہے سوچ سمجھ کر چلنا ہے،، تمھیں ہر حال میں ایہا کو گھر رکھنا جب تک میں نہں آتا وہ یونیورسٹی نہیں جائے گی سمجھ رہی ہو ناہاتھوں کی پیالی میں چہرہ لیے۔۔۔

مگر شاہ میرا سعیر۔۔۔۔۔۔۔وہ رو دیں۔۔۔۔

رومت سارہ اسکے لیے دعا کرو وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں نا اپنا اور ایہا کا خیال رکھنا اور یاد رہے اس گھر دہلیز سے باہر قدم کوئی نہیں رکھے گا شاہ صاحب نے سیکیورٹی الرٹ کر دی۔۔۔

سارہ محض سر ہلا سکیں،،، پہنچتے ہی مجھے کال کریے گا شاہ صاحب مجھے آپ دونوں کی ٹینشن رہے گی وہ ان پر ہمشہ کہ طرح آیت الکرسی پڑھ کر پھونک کر بولیں،، اس قدر ٹینشن میں بھی وہ انکے اس عمل پر مسکرا ہے بغیر نا رہ سکے۔۔۔

آئی لو یو وہ انہیں گلے سے لگا کے پیار سے بولے اور ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو
وہ شرما کر انکے سینے سے لگیں بولیں۔۔۔

آئی نو شاہ صاحب نے انکا گال چوما وہ بلش کر گئیں شاہ صاحب ہلکا سا ہنس دیے اس عمر میں بھی شرما گئ سارہ اور اگر کہی اور چوم لیا تو۔۔۔

سارہ گڑبڑا گئیں شرم کریں شاہ صاحب آپکا بیٹا ہوسپٹل میں ہے اور آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میرے ساتھ وہ انہیں گھور کر بولیں جبکہ بیٹا یاد آنے پر دوبارہ سے آنکھیں نم ہو گئیں،، شاہ صاحب مسکرائے۔۔۔

اوو سوری جانم غلطی ہو گی اچھا میں چلتا ہوں میں ضرور کال کروں گا اپنا خیال رکھنا ایک جھٹکے سے انکے لب چوم لیے وہ سرخ ہوتی سٹل رہ گئیں۔۔۔

وہ مسکرائے میں جا رہا باہر تک تو چھوڑ آؤ بیگم انہیں ہوش میں دلاتے بولے۔۔۔

یہ کیا تھا شاہ صاحب کتنے گندے اور بے شرم ہیں آپ۔۔۔

شاہ صاحب ہنسے ابھی کی کہاں بے شرمی واپس آ کر بتاؤں گا ابھی فلائٹ نامس ہو جائے وہ۔ کہتے کمرے سے بھاگ گئے پیچھے وہ انکی آج بھی بے باک بولڈ چلتی زبان کے جوہر دیکھ بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار تو تب ہوئی جب انکی اپنی ساس کو باہر کھڑا پایا جو کہ لب دبا کر اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ماما وہ میں انہیں سی آف کر کے آئی وہ کہتی بھاگ گئیں دل تو کیا شاہ کو پکڑ کر کٹ دیں مگر کاش وہ ایسا کر سکتیں وہ انہیں سی آف کرنے گیٹ تک چلی گئیں شاہ صاحب آئیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

شاہ صاحب نے ائیر پورٹ پر پہنچنے سے پہلے گاڑی میں بیٹھے ہی ایان کو کال کی جو اس وقت سگنل پر ابلم۔ کی وجہ سے کٹ گئ تھی۔۔۔

ہیلو یس ڈیڈی سوری سگنل پر ابلم تھا۔۔۔

ایان سعیر کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا اور کہاں کس جگہ شاہ صاحب کے دماغ میں خضر کی دھمکیاں گھونجی اور دھمکی کے اگلے ہی دن ایسا کچھ ہو گیا انہیں یقین تھا کہ یہ خضر کا کیا دھڑا ہے۔۔۔

ڈیڈی میں نہیں جانتا ہے جب تک سعیر ہوش میں نہیں آئے گا کچھ پتہ نہیں چلے گا۔۔۔

یہ ایکسیڈنٹ کہاں پیش آیا تھا ایان اتنا تو پتہ ہو گا نا!!!!!۔۔۔۔

جی ڈیڈی ایک آدمی جو سعیر کو ہوسپٹل لے کر آیا تھا وہ۔ کہہ رہا تھا یہ ایکسیڈنٹ شایان کے گھر کی سامنے والے روڈ پر پیش آیا ہے کسی کار نے پیچھے سے ہٹ کیا جو کہ سپیڈ سے آ رہی تھی ابھی صرف یہی پتہ لگ پایا۔۔۔۔

شاہ۔ صاحب کا شک یقین میں بدل۔ گیا کہ اسی کے بیٹے کی کارستانی ہے اب تو وہ نہیں چھوڑتے اسے او کے ایک کام کرو اس روڈ پر کہیں کیمرا تو ہو گا اسکی فوٹیج چیک کرو اور ہاں گاڑی کا نمبر پلیٹ نوٹ کرو مجھے اس گاڑی کا پتہ چاہیے۔۔۔۔

پر ڈیڈی کیوں مطلب آپ کیا کریں گے۔۔۔؟؟

ایان الجھا۔۔۔۔

ایان جتنا کہا ہے اتنا کرو ابھی بیٹا باقی بعد میں بتاؤں گا جلدی کرو۔۔۔

جی ڈیڈی میں دیکھتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔

اللہ۔ حافظ شاہ صاحب نے کہہ کر کال کاٹی اور ائیر پورٹ پر اترے کچھ ہی دیر میں فلائٹ ٹیک آف ہو گئی۔۔۔

---

6 گھنٹے ہو چکے تھے سعیر کی طرف سے کوئی اچھی خبر نا ملی ایان نے شاہ صاحب کے کہنے پر شایان کے ساتھ جا کر اس روڈ کی فوٹیج نکلوائی تو ایک بہت عجیب سی چیز دیکھنے کو ملی۔۔

وہ۔کار انکے تعاقب میں پیچھے آ رہی تھی اور جب سعیر کی کار رکی تو وہ کی دور رکی،، جیسے ہی سعیر مور کاٹنے لگا اس کار کی جان کر سپیڈ بڑھائی گئ اور فورا بیک سے اسے ہٹ کیا اس کا مطلب صاف تھا کہ سعیر کا ایکسیڈنٹ جان پوچھ کر کسی نے کیا اسکی جان۔لینے کی کوشش کی ہے ایان کے کانوں میں اپنی ماں کے الفاظ گھونجے وہ آ گیا،، آیا وہ آ گیا واپس آ جاو سعیر کو لے کر واپس آؤ مطلب کے یہ اس کا کیا دھرا مگر اسے سعیر کا کیسے پتہ وہ تو صرف مجھے جانتا ہے ایان وہی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا ایان۔۔۔شایان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یہ ایکسیڈنٹ کسی نے جان کر کروایا وہ اسکی شکل نہیں دیکھ پا رہے تھے کیونکہ چہرے پر نقاب تھا مگر یہ کس نے کروایا شایان مجھے وہ بندہ اپنے سامنے چاہیے جس نے میرے بھائی کو نقصان پہچانے کی کوشش کی ہے اس کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔۔۔

ریلکیس ہم۔نے نمبر پلیٹ نوٹ کر لیا بہت جلد پکڑا جائے گا ابھی سعیر اور زرش کو دونوں کو ہماری ضرورت ہے اٹھو چلو انکے پاس۔۔۔

ایان نے سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دیا۔۔۔

زرش کو ہوش آچکا تھا وہ قدر بہتر تھی اٹھتے ہی سعیر کو پکارا،، عالیان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔
زرش۔۔۔۔

عالیان۔۔۔
سعیر کیسے ہیں کہاں ہیں وہ انہیں ہوش آگیا کیا وہ اٹھنے لگی جب عالیان نے اسے اٹھنے سے باز رکھا۔۔۔

ہیے،،، تمھیں ڈرپ لگی ہے چپ ہو کر لیٹی رہو آرام سے ابھی تک نہیں آیا جلد آجائے گا۔۔

نہیں مجھے انکے پاس جانا عالیان مجھے انکے پاس لے کر جاؤ پلیز ززز پلیز ززز وہ باضد ہوئی۔۔۔

اچھا اچھا رکو میں نرس کو بلاتا ہوں وہ تمھاری ڈرپ اتارتی ہیں پھر کے جاتا ہوں جب تک یہی بیٹھو۔۔۔۔

جلدی جاؤ۔۔

اوکے عالیان نے نرس کو بلایا اب اس کا وجود کسی حد تک حرکت میں تھا وہ چل سکتی تھی مگر بامشکل۔۔۔

دیکھیے میم اس طرح آپ ڈرپ ختم ہوئے بغیر نہیں کہیں جاسکتی طبیعت خراب ہو گی آپ بہت ویک ہیں یہ ختم۔ہو جائے آپ چلی جایئے گا۔۔۔۔

نونو میں نے کہانا مجھے ابھی جانا سو پلیز زززززاتارو اسے مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔

عالیان جو چپ کھڑا تھا آخر اسے ڈانٹ دیا۔۔
کیا مسلئہ تمھارے ساتھ زرشش ہاں،،،چپ کر کے بیٹھی رہو یہاں سے ہلنے کی ضرورت نہیں ہے تھپڑ پڑے گا،،، اس کو فینش ہونے دو میں لے جاؤ گا تمھیں سعیر کے پاس عالیان کا فون بجا وہ اسے وارن کر کے وہاں سے باہر نکل گیا

۔۔۔

زرش کو نرس اور عالیان پر شدید غصہ آیا دل کیا انہیں غائب کر دے،،نرس اسے ٹریٹ کر کے باہر نکلی زرش نے موقع پر چکمارا ایک جھٹکے سے اپنا ڈرپ کنولہ اتارا،،تکلیف سے چیخ تو نکلی پر منہ پر ہاتھ رکھ کر کنٹرول کر گی بامشکل گرتی گراتی وہ بیڈ سے اتری اور گرتی پڑتی وہاں سے سعیر کے کمرے تک آئی البتہ راستے میں کی بار ٹھوکر کھا کر گری

۔۔۔

آئی سی یو کا دروازہ کھول کر وہ دھڑم سے اندر آئی،،ڈاکٹر نے اسے روکا مگر نارو کی وہ جھٹ سے سعیر کے پاس آئی اسے دیکھ کر اسکے پاس لپکی پٹیوں اور مشینوں میں جکڑا اسکا سعیر تکلیف سے آنسو گال پر دہل گئے۔۔۔

سسس،،،سعیر رررر۔۔۔۔!!!!

ہیے سعیر اوپن یور آئیز ائم۔کالنگ یو،،،سے یس ٹو می،،،سے یس سعیر کی جان ٹو می ائم کالنگ یو،، آئی نو یو آر لیسنگ کمون گیٹ اپ سعیر گیٹ اپ،،وہ پاگلوں کی طرح دیوانہ وار اسکے چہرے پر جھکتی بولی مگر سعیر نے نہیں اٹھنا تھا نہیں بولنا تھا نا اٹھانا بولا۔۔۔

زرش نے ایک نظر اسے دیکھا جو دنیا جہاں سے بے خبر ہو سپٹل کے بیڈ پر تھا وہ اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکاتی ہوئی اسے پکارنے لگی جب وہ نہیں بولا تو وہ اپنی پوری شدت سے چلائی۔۔۔

سعیر رررر۔۔۔۔!!!!!

ویک اپ اسکی چیخ سن کر شایان عالیان جو اپنی طرف سے زرش کو ڈرپ لگوا کر آئے تھے اندر سے چیخ سنی تو شایان بھاگا آیا،، آئی سی یو میں اس قدر شور سے پیشنٹ بری طرح ڈسٹرب ہو رہے تھے،،ڈاکٹر نے بھی باہر آکر انہی ہوش دلائی۔۔۔

سرخ اندر لہولہان ہاتھ سے سعیر کے اوپر جھکی ہوئی تھی لیکن اچانک ہی وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئ،،شایان اسے دیکھ کر ماتھا پیٹھ کر رہ گیا آخر اسے کیسے سمجھائیں۔۔۔

ڈاکٹر نے دوسرے بیڈ پر اسے لٹایا ہاتھ سے زخم صاف کیا اور دوبارہ اسے سکون کا۔انجیکشن دیا تا کہ وہ کافی دیر سوئی رہے۔۔۔

باہر ایان پریشان سا کھڑا تھا اب وہ بینچ پر اپنے ہاتھوں میں سر گرایا بیٹھا تھا پورے 8 گھنٹے ہونے کو تھے مگر کوئی اچھی خبر نہیں مل رہی تھی جبھی اک مہربان سا جانا پہچانا لمس اپنی بیک پر محسوس ہوا سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اسکے ڈیڈی تھے شاہ صاحب۔۔۔۔

ڈیڈی وہ ان سے لپٹ گیا۔۔۔

حوصلہ رکھو کیسا ہے سعیر۔۔۔؟؟؟

ڈیڈی ہوش نہیں آرہا اسے کوئی اچھی خبر نہیں۔ہے۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا فکر مت کرو جو میں نے کام کہا تھا وہ کیا۔۔۔۔

جی ڈیڈی ہو گیا یہ ایکسیڈنٹ کسی نے جان کر کیا ہے اور کون یہ نہیں پتہ لیکن نمبر پلیٹ واضح ہو چکی ہے ہم۔نوٹ کر چکے ہیں اسے۔۔۔

ہمم گڈ اچھا کیا اس نمبر پلیٹ سے اس گاڑی کا پتہ لگوایا۔۔۔؟؟

نہیں ڈیڈی ابھی تو نہیں ٹینشنز کی وجہ سے زہن میں نہیں آیا۔۔۔

ہمم،،اٹس اوکے کوئی بات نہیں ریلیکس کرو اور حوصلہ رکھو شیر بنو کچھ نہیں ہو گا بہادر بچہ ہے میرا خود بھی نم۔انکھیں لیے وہ تھوڑا سنبھل کر بولے۔۔۔۔

فصیح رات گئے گھر لوٹا آخر یہ کہاں تھا،،بلکہ آج پہلے دن نہیں ایک مہینے سے وہ لگاتار گھر کیٹ آتا لیٹ نائٹ پارٹی کرتا ،،حرام مشروب پیتا اور اپنی حوس مٹاتا،،وہی سو جاتا تقریبا نشہ اتر جانے کے بعد گھر آتا وہ آکر پھر سو جاتا،،۔مشا باخوبی نوٹ ک رہی تھی مگر وہ کچھ پوچھنے پر بھی نا بتاتا تا مشا اس سب سے بہت جھنجھلاتی آخر یہ ہوتا کیا ہے اوپر سے اب دل کمبخت جس نے آج تک کبھی بغاوت نہیں کی تھی،،کسی کی طرف کھینچا نہیں چلا شاید اب اس نے بھی بول دیا۔۔۔

"بہت رہ لیے مشابی بی تمھارے اب باری ہے عالیان بھیا کے پاس جانے کی"

جبھی دل میں اسکا وہ کیئر اور اسکی لیے پوزیسیونس کا خیال آتا وہ کتنا خیال رکھتا تھا اسے کوئی کچھ کہتا تھا وہ تڑپ اٹھتا تھا اس کا منہ تو دیتا تھا اسکا عشق کا اعتراف۔۔۔

"تم صرف میری ہو میری

تمھیں چھونے کا

تمھے دیکھنے کا

تمھیں اپنا بنانے کا حق صرف میرا"

کان میں جب یہ الفاظ گھونجے تو کان سائیں سائیں کرنے لگے آخر یہ کیا تھا مگر دل نے ایک بیٹ ضرور مس کی،،وہی آنکھوں کی سامنے جب مسکراتا آپنے ڈمپل کے درشن کرواتا آیا تو مشا کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ پھیل گئ،،،وہ اسے سوچ ہی رہی تھی جب اچانک ڈوور بیل بجی مشا پتہ نہیں کیوں پر کسی خیال کے تحت وہاں سے بھاگتی اٹھی وہ دروازہ کھول دیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر آنکھیں پھٹی رہ گئیں،،اسے خود سے بھی کراہیت محسوس ہوئی آنے والا وقت کیا ازیت ڈھائے گا یہ تو وقت بتاتا کہ مشا کو اس ازیت سے نکالنے اسکا ہیرو عالیان جائے گا یا پھر اسکی قسمت میں ایسی ازیت لکھی ہے کہ وہ کئ سال اپنے روتے ہوئے گزار دے گی....

لندن:

12 گھنٹے ہونے کو تھے سعیر کی حالت میں سودھار نا تھا اب کی بار شاہ صاحب بھی پریشان تھے ایان اور شایان اس گاڑی کا پتہ لگوانے گئے تھے جس گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ اسکے تعاقب میں گئے پر وہ گاڑی کسی رینٹ کار پر ملی جہاں لوگ اکثر کار رینٹ پر کیا کرتے تھے کئ لوگ آتے تھے اس بیچارے ایک میکنک کو کیا یاد رہتا تھا کہ کون آیا کون نہیں

ایان اس کار کا پتہ لگواتے اس تک آیا پولیس انکے ساتھ تھی بیچارہ میکنک اپنی دکان کے سامنے پولیس دیکھ کر گھگیا ہی تو گیا آخر غریب کی دکان تھی یہی اسکا سرمایہ تھا پر یہ پولیس آج یہاں کیوں وہ اٹھ کر باہر آیا۔۔۔

جی سر،، میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپکی آپ لوگ یہاں۔۔۔؟؟؟

یہ گاڑی تمھاری ہے۔۔۔۔؟؟؟پولیس والے نے پوچھا۔۔۔

جی سر میری ہے کیونکہ میں یہاں ملازم ہوں یہاں رینٹ پر کار زدی جاتی ہیں۔۔۔۔

تمھیں پتہ تمھاری اس کار سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔۔پولیس والے نے کڑے تیور لیے اپنے ہاتھ میں ڈنڈا گھماتے بولا۔۔۔۔

سسس،،،، سر کیسی باتیں کر رہے ہیں یہ کار رینٹ کسی اور کا ہے میں یہاں ملازم ہوں مجھے تو پتہ بھی نہیں مجھے تو ڈرائیو کرنا بھی نہیں۔ آتا۔۔۔۔

سچ بول رہے ہو ایان نے اسے گھور کر پوچھا۔۔۔۔

جی سر اللہ کی قسم آپ مجھ سے جس مرضی کی قسم کے لیں مجھے نہیں آتی۔۔۔

ائی تھینک ایان یہ سہی کہہ رہا ہے اور بھلا اسے کیا دشمنی ہم سے۔۔۔

یہ کار ریں ٹ پر تم سے کوئی لے کر گیا اس کا حلیہ یا نمبر یاد ہے تمھیں۔۔۔۔

سر ہزاروں لوگ آتے ہیں،،کے کر جاتے ہیں ایک ایک گاڑی کو کئی لوگ لے کر جاتے ہیں آج صبح سے کی لوگ آئے ہیں اور کل بھی یہ پورا دن ہی رینٹ پر تھی۔۔۔

کل دوپہر 1 بجے کے درمیان اسے کون لے کر گیا تھا کچھ یاد ہے رجسٹر چیک کرو کسی پر لکھتے تو ہو گے ناشایان بولا۔۔

ہیں سر معزرت کے ساتھ پر جو لے کر جاتا اسکا نمبر لے لیتے اور فون میں رکھتے کسی کاپی پر نہیں لکھتے معزرت کے ساتھ ۔۔۔۔

ہاں پر کل دوپہر یہ گاڑی کوئی بارات کے لیے لے کر گیا تھا۔۔۔

واٹ ایان چلایا۔۔۔۔۔۔

مینزوہ کوئی بھی تھا وہ جھوٹ بول کر لے کر گیا تھا

شٹ۔۔۔۔!!!!!

اچھا یہ بتاؤ تمھیں یاد ہے کہ کون تھا کیسا دکھتا تھا۔۔۔

سر وہ کوئی آدمی تھا موٹا سا باقی مجھے شکل صورت زیادہ یاد نہیں۔۔۔۔

اوکے وہ لوگ غصہ ضبط کیے وہاں سے نکلے۔۔۔۔

مینز یہ جو کوئی بھی تھا جس نے بھی کیا بہت ہی کوئی گہری اور گھٹیا چال تھی۔۔۔

سہی کہہ رہے ہو ایان مگر سعیر کی کسی سے کوئی دشمنی یا پھر یونیورسٹی میں کوئی بات ہوئی ہو کچھ تو۔۔۔

میں نہیں جانتا ہاں پر کل ماما کی مجھے کال آئی تھی وہ اپنی ماں اور اپنے پر ہوئے ماضی میں تمام ظلم شایان کو سناتا چلا گیا،،، اور اسکے واپس آنے کی بات بھی بتائی۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو جبھی تمھارے ڈیڈی آئے ہیں اور وہ اس ایکسیڈنٹ کو لے کر اس قدر سریس ہیں ایان مطلب کوئی نا کوئی کنیکشن اس ایکسیڈنٹ کا خضر یا اسکے بیٹے سے ہے۔۔۔

ہاں اب تو یقین ہو گیا مجھے بس دعا کرو سعیر ہوش میں آجائے پھر ایک مرتبہ سب کلئیر ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ لوگ کچھ کی دیر بعد ہوسپٹل پہنچے کوریڈور میں ہی شاہ صاحب عالیان کھڑے تھے،،،، زرش تو جب کی بیہوش کوئی ہوش میں نا آئی تھی ڈبل ڈبل ٹینشنز نے دماغ خراب کرر کھا تھا آخر کیا کیا جائے،، شاہ صاحب اور ایان کے بھرتے لمحے کے ساتھ سانس اٹک رہی تھی،،، وقت تھا کہ طویل ہوتا جا رہا تھا مگر سعیر کو ہوش نہیں آرہا تھا سعیر کے پیچھے بہت سے ہاتھ دعا کے لیے کھڑے تھے،،، سب سے پہلے اسکی ماں جو لمحہ بالمحہ اپنے بچے کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی پھر بہن

جو بھائی کے لیے صحت مانگ رہی تھی اور اندر پڑی فلحال ہوش و خرد سے بیگانہ اسکی شریک حیات اسکی بیوی جس نے کل سے جانے رو رو کر اپ ے رب سے اپنی زندگی کی زندگی مانگی تھی۔۔۔

"رب ہمشہ اپنے پسندیدہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے،،اور شاید یہ خوش نصیب تھے کہ اللہ نے انہیں اپنے امتحان کے لیے چنا اور انکا صبر آزمانے کو ان پر کڑا امتحان ڈال دیا شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اگر ان پر یہ قیامت گزرتی ہے تو یہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ نہیں پر یہاں تو انکا سارا ایمان ہی اللہ پر تھا پختہ بھروسہ،،، کہ اللہ سب ٹھیک کر دے گا ہاں کہیں پر کسی کی امید ٹوٹی مگر امید ٹوٹنے پر بھی اپنے سوہنے رب کی طرف ہی لوٹ کر آئے تو اب کیسے وہ مالک جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا اپنے بندے کو کیسے ناسنتا ایک ماں بچے کے ایک آنسو ایک بار رونے پر تڑپ جاتی ہے پر وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا وہ کیوں ناسنتا انکی اسکے ہاتھ میں ہی تو زندگی موت ہے،،وہ چاہیے تو اگلا دن ڈھلے نا چاہے تو نا ڈھلے وہ چاہے تو ابھی اور اسی وقت یہ دنیا رک جائے کیونکہ

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ"

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"

اور

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (۱۵۳)

ترجمہ : کنزالایمان

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

اب جبکہ بائیس گھنٹے ہو چلے تھے،شاید نہیں یقیناانکی دعائیں رنگ لائیں تھیں انکا صبر رب کو پسند آگیا تھاانکی دعائیں فرش کا سینا چیرتی عرش تک جا پہنچی تھی جبھی سعیر کو ہلکا ہلکا ہوش آنا شروع ہوا،، سعیر کی مومنٹ شروع ہوئی،،نرس نے دیکھا کہ پیشنٹ کو ہوش آرہا ہے تو وہ فورا سے ڈاکٹر کو بلا کر لائی ڈاکٹر نے آکر دیکھا پورے بائیس گھنٹے بعد سعیر کو ہوش آیا۔۔۔

سعیر نے موندی موندی آنکھیں کھولیں مگر آنکھوں کے آگے جیسے اندھیرا سا چھایا ہوا دماغ میں اٹھنے والی ٹیس نے سارے سر کو درد میں مبتلا کیا ہو،،،پیچھلا حصہ ہلنے سے قاصر وہ اس وقت کہاں ہے کس کے ساتھ کچھ بھی یاد نہیں تھا ۔۔۔

ڈاکٹر اسکے پاس آئی۔۔۔

Excuse me mr saeer shah

How r u feeling ryt know....??

R u better....???

اپ کون اور میں یہاں کیسے یہ سعیر نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں اپنے آپ کو ہوسپٹل کے سرد سے کمرے میں پایا کیا ہوا تھا کہ ہوا تھا وہ یہاں۔کیسے ابھی کچھ بھی یاد نا تھا شاید دماغ کے پیچھلے حصے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ابھی بھول گیا تھا۔۔۔

مسٹر سعیر آپکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا بٹ یو آر ناؤ آؤٹ آف ڈینجر مگر آپ یہ بتائیں کہ آپکو یاد ہے کہ آپکے ساتھ کون تھا کون نہیں اور یہ ایکسڈنٹ کیسے ہوا۔۔۔؟؟؟

ایکسیڈنٹ میرا۔۔۔؟؟؟؟
مجھے کیوں نہیں یاد ہمشہ کی طرح لڑکی کی آواز اس حالت میں بھی اس ہینڈسم کی چہرے کے تیور کڑے ہوئے ماتھے پر بل نمودار ہوئے مگر ابھی مجبوری تھی بات کرنا۔۔۔

زر،،،،زرش میرے ساتھ میری وائف زرش میں لاسٹ ٹائم اسی کے ساتھ وہ کہاں ہے یہ ایکسیڈنٹ کیسے ہوا مجھے نہیں پتہ بٹ میرے ساتھ میری زرش تھی وہ ٹھیک تو ہے،،اسے تو کچھ نہیں ہوا کہاں ہے وہ دیوانوں کی طرح ہوش میں آتے سب سے پہلا نام اپنے عشق کا لیا جواب اسکے روم روم میں بس چکی تھی،،،اس کی روح میں سما چکی تھی۔۔۔

ریلکیس مسٹر سعیر بی ریلیکس آپ اسطرح پینک مت ہوں آپکی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے آپکی وائف بلکل ٹھیک ہیں انہیں تو کچھ نہیں البتہ آپ اکیلے اس حالت میں آئے تھے یہاں۔۔۔۔

ہاں اب جا کر سانس میں سانس آئی مگر پھر بھی آگے کا کچھ یاد نا آیا۔۔۔
مجھے کچھ یاد نہیں ہے ڈاکٹر یہ کیسے ہوا بس مجھے اتنا یاد ہے لاسٹ ٹائم میری وائف میرے ساتھ تھیں

اٹس اوکے مسٹر میں آپکے گھر والوں کو بتا دیتی ہوں اپکو ہوش آگیا آپ آرام کریں یو مے نیڈ آلوٹ آگ ریسٹ ٹینشن کی ضرورت ڈاکٹر اسے چیک کرتی پروفیشنل انداز میں کہتی باہر نکل گئ پیچھے وہ غائب دماغی سے آنکھیں درد سے آنکھیں موند گیا۔۔۔

ڈاکٹر باہر آئی،،شاہ صاحب اور ایان اسکی جانب بڑھے۔۔۔

کیسس ہے سعیر ڈاکٹر۔۔۔؟؟

Congratulations mr shah

آپکے پیشنٹ کو ہوش آچکا ہے،،،ہی از ٹوٹلی آؤٹ آف ڈینجر الحمدللہ۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں آخر اتنے گھنٹے بعد کوئی خوشی کی نوید سنائی شاہ صاحب ایان ایک دوسرے کے بغل غیر ہوئے،،شاہ صاحب نے اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

آنکھیں نم۔سے اللہ کا شکر ادا کیا،،ہوسپٹل کے تمام سٹاف کا کھانا آج انکی جانب سے کی تھا ایسا لگ رہا تھا جیسا بچہ پیدا ہوا تھا مگر انکے بچے کی زندگی سے بھر کر کیا تھا انکے لیے صدقہ جاریہ کے لیے آج تمام سٹاف کو کھانا شاہ صاحب نے خود بھجوایا۔۔۔

سعیر کو سیپرٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا سب اسکے پاس تھے ایان اور شاہ صاحب اسکے تکیے کے پاس بیٹھے تھے،، کچھ کچھ دیر بعد اس سے پوچھتے اسے درد تو نہیں ہو رہا کچھ چاہیے تو نہیں وہ جو ان چیزوں کا جانے کب سے عادی نا تھا اب جھنجھلا گیا۔۔۔۔

کمون بھائی ڈیڈی کیا میں ٹھیک ہوں بچوں کی طرح مت ٹریٹ کریں مجھے۔۔۔۔

شٹ اپ سعیر،، اتنا بر اپہلے تو ڈرایا اب اسطرح کی حرکتیں چپ چاپ بیٹھے اب کی بار بولنے والا اسکا جگری دوست عالیان تھا۔۔۔۔

اس قدر سریس سیچویشن میں اور درد کی اٹھتی ہوئی لہروں کے درمیاں سعیر نے اس آنکھ ونک کر کے فلائنگ کس دی وہ ماتھا پیٹ گیا۔۔۔۔

تم بھی ڈرتے ہو کیا جان من۔۔۔؟؟؟

مجھے تو لگا تھا جسٹ ڈراتے ہوئے معنی خیزی سا کہتے سارا اشارہ مشا کی جانب تھا وہ گھگھیا گیا۔۔۔۔

بھائی عالیان،، سعیر نے ادھر ادھر دیکھتے انہیں پکارا،،، نظریں کب سے اپنی دشمن جان کے دیدار کو ترس رہی تھیں ۔۔۔

ہاں کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔۔؟؟؟

ایان فورا آگے بڑھا۔۔۔

زرش کہاں ہے بھائی وہ کیوں نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا میں یہاں ہو سپٹل میں اور اب مجھے ہوش آگیا وہ مجھ سے ملنے نا آئے کیا وہ ہو سپٹل نہیں آئی۔۔۔؟؟؟

نہیں نہیں،،ایسی بات نہیں ہے وہ پورا دن یہی تھی سعیر ایان نے ایک۔ نظر باپ کو دیکھا اور سعیر سے نظریں چڑائیں۔ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا وہ اس سے۔۔۔

تو اب کہاں ہے مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی وہ مجھے بات کرنی ہے اس سے وہ بہت پریشان ہو گئ۔۔۔۔

ہاں ہمس سعیر پریشان تھی وہ بہت روئی مگر ابھی وہ کافی سٹریس کی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہو گئ تھی جبھی اسے ریسٹ کے لیے بھیجا میں نے میسج کیا وہ اجائے گی لڑکھڑاتی زبان میں جھوٹ بولے مگر سامنے دودھ پیتا بچہ نا تھا۔۔۔

مجھے سر پر ضرور چوٹ آئی ہے میرا ایکسیڈنٹ ضرور ہوا پر میں پاگل نہیں ہوا نا میں دودھ پیتا بچہ ہوں نا بیوقوف جسے آپ لوگ کچھ بھی کہہ کر بہلا لیں گے کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟اب کی بار وہ تقریبا چلایا کہاں کر پا رہا تھا اسکے معاملے میں اب تک وہ کمپرومائز۔۔۔۔

سعیر کالم ڈاؤن شاہ صاحب نے اسے ریلکیس کرنا چاہا دیکھو ریلیکس رہو وہ ٹھیک ہے ابھی اجائے گی۔۔۔۔

کمون ڈیڈی اگر وہ ٹھیک ہوتی تو میں یہاں تڑپ رہا ناہوتا،، یہ،،، یہ دل اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر دل کے مقام پر رکھ کر بولا،، یہ اس طرح نا دھڑک رہا ہوتا اس میں گھٹن نا ہوتی سانس جو سہی نہیں آرہی وہ بلکل سہی ہوتی کہاں ہے وہ عالیان اب وہ چلایا۔۔۔۔

ریلکیس یار رر رقسم سے وہ ٹھیک وہ بس ٹینشن کی وجہ سے کچھ سٹریس۔۔۔۔۔

پورے الفاظ بھی نا بولے گئے جب ودھاڑا۔۔۔۔

واٹ نون سینس کیا ہوا ہے کہاں ہے طبیعت تو ٹھیک ہے اسکی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

سعیر۔۔۔۔۔!!!!!!!!شاہ۔صاحب چلائے۔۔۔

چپ کر کے لیٹے رہو خبر دار حلق سے آواز بھی نکلی تو تھپڑ آئے گا۔۔۔۔

ڈیڈی آپ جو مرضی کریں مجھے میری زرش چاہیے۔۔۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!!

سعیر ابھی بول رہا تھا کہ وہی پیار بھری پکار کانوں میں پری جو اسکے قدم جکڑ کر رکھ دیتی تھی جس کے لیے وہ۔ترس رہا تھا سامنے دیکھا تو وہ روتی ہوئی اس تک چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آ رہی تھی،،،وہ جسے ابھی ابھی ہوش آیا تھا اٹھتے ہی دوبارہ سعیر کا پوچھا شایان اسی کے پاس تھا اس سے پہلے اب کی بار دوبارہ ڈرپ کنولہ اتار کر پاگل پن کرتی خود کو تکلیف دیتی شایان نے بہتری اسی میں سمجھی وہ خود اسے اسکے سعیر کے پاس لے جائے۔۔۔۔

ایان عالیان اور شاہ صاحب کی جان میں جان آئی ورنہ کوئی پتہ نہیں تھا کہ شاہ صاحب کا سپوتر اتنی سی دیر کیا قہر ڈھاتا ۔۔۔۔

ڈیڈی آپ آیئے جب سے آئے ہیں نا آپ نے کچھ کھایا نا پیا آپ فریش ہو جائیں گھر آ کر میں اس پاگل کے لیے سوپ لینے جا رہا ہوں ایان شاہ صاحب سے مخاطب ہوا،،اسکے پاس زرش ہے ویسے بھی وہ ہے تو اب یہ ٹھیک ہو جائے گا معنی خیزی سے کہتے وہ سعیر کو ہونٹ دبانے پر مجبور کر گیا مگر وہ لڑکی یک ٹک سی وہی کھڑی پٹیوں میں جکڑے اپنے سعیر کو دیکھ رہی تھی جو کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

خیال رکھنا اپنا میں کچھ دیر میں آتا ہوں کوئی بیوقوفی مت کرنا سمجھے شاہ صاحب نے سعیر کو وارن کیا اسکا کوئی بھروسہ بھی نا تھا۔۔۔

ڈونٹ وری ڈیڈی زرش کو نظروں کے حصار میں لیتا وہ گہری نظر سے دیکھتا بولا،، اسکے بھی بل کسنے تھے جو ڈھیلے پر چکے تھے،،، بکھرا حلیہ،، لال آنکھوں کے گرد حلقے،، گالوں پر آنسو کے مٹے نشان ایسی تو نا تھی وہ سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

شاہ صاحب اسکا ماتھا چومتے باہر کے جانب بڑھے جبکہ عالیان اور شایان بھی کھسک گئے۔۔۔

زرش اب بھی بغیر کسی سہارے کے وہاں سٹل کھڑی تھی،، آنکھوں میں کئ سارے آنسو جمع تھے،، گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا تھا اس انسان نے سینے میں سانس تک اٹکا دی تھی کچھ ہی دیر میں کیا سے کیا حالت کر دی تھی اپنا آپ بیکار سا لگنے لگا تھا اس کے بغیر۔۔۔

سعیر نے اسے وہی کھڑا اپنی طرف دیکھتا پا کر بروا چکائے مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

زرش۔۔۔!!!!
پیار بھری پکار پکارنے پر وہ کچھ ہوش میں آئی اور ایک دم لڑکھڑاتی سنبھلی جس سے سامنے والے کا دل زور سے دھڑکا
۔۔۔

زرش سنبھل کر یار۔۔۔!!!

وہ تڑپ ہی تو گیا۔۔۔

ادھر آؤ ایک ہاتھ آگے پھیلا کر خود کے پاس آنے کا کہا جانتا تھا وہ ڈر چکی ہے اسکی حالت دیکھ کر اسے اسطرح دیکھ کر جبھی خود پیار سے اسے خود کے قریب آنے کا کہا۔۔۔

کم ہئیر،، کم نئیر ٹو می مائی لو کمون ہاتھ آگے پھیلائے وہ۔اسی طرح بولا وہ ہوش میں آگیا بھاگتی اس تک آئی۔۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!!!!!!

روتی ہوئی آتی اسکے سینے سے آلگی۔۔۔۔

سعیر کو درد تو محسوس ہوا پر زرش کے لیے وہ کچھ بھی سہنے کو تیار تھا کچھ بھی یہ تو اسکے سامنے معمولی سا درد تھا۔۔

سعیر نے ایک ہاتھ سے اسے خود میں بھینچا وہ روتی چلی گئ۔۔۔۔

زرش،،،زرش،،ڈونٹ کرائی مائی لو وولک ائم۔آل رائٹ کیپ کوائٹ،،اسی ہاتھ سے کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ دریا بہانے میں ایسے مگن تھی جیسے ملک سے پانی ختم ہو گیا ہو۔۔۔

زرش سٹاپ کرائنگ ورنہ بہت برا پیش آؤں گا،،وائپ یور ٹیئرز نرمی سے اسے خود سے الگ کیا اور اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

وائی آر یو کرائنگ۔۔۔۔؟؟؟

ہاؤ آر یو فیلنگ رائٹ نو،، سوال پر سوال کر دیا اسکے سوال کو نظر انداز کر کے۔۔۔۔

Im asking from you mrs zarish saeer shah...!!

Why r you crying ...????

And I'm asking from you mr saeer shah...!!!

How r u feeling ryt know....???

Ok ....!!!

I'm.feeling better ryt know ,,, you can say mch better you know why ....???

Why ...???

ٹپاٹ طریقے سے سوال پوچھا گیا۔۔۔

Coz I saw my life now I'm perfectly all ryt ...!!!

جھٹکے سے ایک ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر خود کے قریب کیا اسکی گرم نرم سانسیں سانسوں سے ٹکرائیں تو سعیر نے مسکرا کر لمبا سانس کھینچ کر ان سانسوں کو خود کی سانسوں میں بسایا۔۔۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا اسکے چہرے کے ایک ایک۔ن قش کو چھوا زرش نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ گرفت سخت کر گیا،،، اسکا چہرا مزید جھکا کر اسکے گالوں سے وہ قیمتی موتی چنے،، اور گالوں پر بوسہ دیا۔۔۔

ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کرائی،،، ان آنسوؤں کو بے مول مت کرو میرے لیے تو ہر گز نا بہانا انہیں بہت برا پیش آسکتا ہوں انکے نکلنے پر کان کے پاس منہ کر کے بولا اسکی سمجھ سے سب باہر تھا کہ بندہ بستر پر پڑا ہے پر حرکتیں کیا کر رہا ہے کہہ کر اسے آزاد کیا وہ پیچھے ہو کر بیٹھی۔۔۔

اب بتاؤ کیوں فرما رہی یہ مفت کا شغل ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پر پرے نشان کو گھور کر دیکھتا بولا جیسے اسکو لگانے والے کے ہاتھ کاٹ دے گا اور آرام سے اپنا انگھوٹا اسکے زخم پر پھیرا ایک سسکی زرش کے منہ سے نکلی کس سے اسنے اسکے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔

تکلیف ہو رہی ہے سعیر شاہ مجھے یوں دیکھ کر قرب سے آنکھوں میں آنسو لیے وہ غصے اور غم کی ملی جلی کیفیت میں بولی

ہاں۔۔۔!!!

ایک لفظی سپاٹ جواب دیکھ کر اسے گھور تا بولا۔۔۔

رئیلی اب کیا کریں گے۔۔۔؟؟؟

اس وجود پر ظلم ڈھانے والے کا برا حال اور اس ہاتھ کو تکلیف دینے والے کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔۔۔

ہاہاہاہاہاوہ طنزیہ تکلیف سے مسکرائی۔۔۔

یہ سب میں نے خود کیا سعیر شاہ،، سو بتائیں کیا کریں گے میرے ساتھ آپ۔۔۔؟؟؟

سزا تو ملے گی سعیر کی جان یہ نہیں کہ نہیں ملے گی ایک دفعہ مجھے ٹھیک ہونے دو چھوڑوں گا تو آپکو بھی نہیں دوبارہ جھٹکے سے خود کے قریب کیا اور اس کی بہرے پر دیونہ وار جھکا

لمس میں شدت جنون پاگل پن محبت،، دیوانگی تھی زرش مچلی،،وہ اسکی گرفت میں پھر پھرائی،، سعیر کی شدت میں کمی توضرور آئی مگر اسے آزادی پھرنا بخشی دوسرا ہاتھ جس پر ڈرپ لگی تھی اس کمر پر رکھ لیا خود کو سیراب کر کے وہ پیچھے ہٹا اور اسکا لال چہرا دیکھا مگر مسکرایا نا۔۔۔

اس وقت یہ سزا قبول کیجیے جان لبوں پر انگھوٹا پھیرتا وہ انکو سہلاتا بولا وہ اسے غصے سے دیکھتی رہ گئ۔۔۔۔

اگر میری یہ حالت دیکھ کر اتنا برا لگ رہا ہے تو خود سوچو سعیر شاہ میرے ہر ان 22 گھنٹوں میں کیا بیتی ہے وہ بھی چلائی میں نے کس طرح گھٹ گھٹ کر سانس لیا ہے سعیر شاہ،،، میں کتنا تڑپی ہوں۔۔۔

اسکی بات پر وہ ایک طرفہ مسکرایا۔۔۔

اس قدر پیار کرتی ہے میری جان مجھ سے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!!!

وہ۔اس پاگل آدمی کو دیکھتی رہ گئ۔۔۔

سعیر آر یو ان یور سینسز مجھے آپ ہوش میں نہیں لگ رہے مطلب کیا ہے اس سوال کا۔۔۔

صاف سا مطلب تھا میری جان مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے۔۔۔

اسکی بات پر وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔۔!!!!!

ایک منٹ سے پہلے آنسو صاف کر لو ورنہ اچھا نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔۔

اور میں نے جان کر کچھ نہیں کیا یہ ایکسیڈنٹ میں نے خود نہیں کیا نا میں نے کہا تھا کار والے کو وہ ہٹ کرے،،، شاید نہیں یقینا اسے یاد آ گیا تھا۔۔۔۔

سعیر زرش نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا،،، آپکو یاد ہے کیا ہوا تھا آپ بتائیں مجھے وہ اس پر جھکی بولی وہ گہرا مسکرایا،،۔اور کھینچ کر اسے اپنے سینے پر گرایا۔۔۔

ہاں بس اتنا یاد ہے کہ لاسٹ اپنی جان کو گھر چھوڑ کر میں گھر جا رہا تھا تو میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا یاد تو آ گیا تھا شاید نہیں یقینا وہ جانتا تھا کار اسکا تعاقب کر رہی ہے مگر وہم۔ سمجھتا رہا مگر وہ اسے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس قدر بے باک اور بے تکے جواب پر زرش نے دانت کچکچائے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جو پوچھا وہ بتائیں۔۔۔۔

اششششششش،،،، کہانا بس یہی یاد ہے ویسے بھی تمھارے علاوہ یاد کیا رہتا ہے مجھے اسی طرح اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا۔۔۔۔

عجیب آدمی تھا خود تکلیف میں تھا مگر سکون بھی اسے پہچانا تھا،،، سکون بھی اسکا دیکھنا تھا تکلیف میں خود تھا مگر اسے آرام پہچانا چاہتا تھا،،، اور وہ کیسے یہ سب نظر انداز کر سکتی تھی بچی تھی پر نا سمجھ نہیں سب جانتی تھی جبھی گلے میں بازو ڈال کر بیک سائیڈ سے اسکے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی،، جس سے سعیر کو کافی حد تک سکون ملا اور وہ جلد دوا کے زیر اثر نیند میں چلا گیا زرش نے بے حد نرمی سے خود کو اس سے الگ کیا تا کہ اسکی آنکھ نا کھلے،، خود اسکے تکیے کے پاس بیٹھی اور بالوں میں اپنی انگلیوں کا رقص جمانے لگی جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی اور اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے زریعے دل میں اتارا۔۔۔۔

لاہور:

سارہ بیگم کو پتہ چلا کہ سعیر کو ہوش آگیا اور وہ اب خطرے سے باہر ہے تو انہوں نے غریبوں میں کھانا بانٹا،، شکرانے کے نوافل ادا کیے اور جس کا کیا دھڑا ہے اسکے راکھ ہونے کی دعائیں کی۔۔۔

اب وہ کسی حد تک شانت تھیں،،،شاہ صاحب سے بھی بات ہو چکی تھی اور سعیر بھی ٹھیک تھا جبھی اب ایہا بھی پر سکون تھی اب بھی وہ نوافل ادا کرتی اپنی ماں کے پاس کمرے میں آئی تھی اور انکے گلے میں جھولی،،سارہ اپنے بیٹی میں آنے والی تبدیلیاں بہت اچھے سے نوٹ کر رہی تھیں،،وہ سب سمجھ سکتی تھیں اس لیے آج موقع اچھا تھا تو وہ اسکے بل نکالنے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

ایہاب بی۔۔۔۔؟؟؟

یس ماما۔۔۔!!!

وہ انکا گال چومتی بولی۔۔۔۔

I have noticed some changes in you ….!!!

برو آچکا کر غور سے اسکے چہرے کو دیکھتی بولی جو اب ایک دم۔بلش کیا تھا اور وہ گڑبڑائی تھی جو سارہ نے باخوبی نوٹ کیا

۔۔۔۔

Which….. Which kind of differences mom …!!!

وہ گھگھیا گئ۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔

سوایہاں بے بی۔۔۔

Tell me honestly

Who is that guy...???

What ..!!!

Mamaaa...!!!!

What happened to you what are you saying ....

Which guy where would he comes from I don't know about any one ....

ایہاں بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی اور گھبرائی الگ۔۔۔

یہ تو آپ بتائیں بیٹا کون ہے کمون ایبہاڈونٹ بھی شائے گھبرا کیوں رہی ہوں کچھ غلط تھوڑی ہے بیٹا،،،اگر آپ ٹھیک ہو آپکے دل میں کھوٹ نہیں ہے تو اس میں گھبرانے یا چھپانے والی کیا بات میں نے پہلے ہی کہا تھا میں ہر قدم پر آپکا ساتھ دوں گی اور یہ تو اتیج بھی ایسی ہے بتاؤ پیار سے اسکا ماتھا چوم کر اسے ریلکس کیا۔۔۔۔

You know him mama...!!!

وہ سر جھکائے بولی سارہ مسکرائیں۔۔۔

ہمم،،،لیکن کون وہ سامنے والی آنٹی کا عثمان۔۔۔۔؟؟؟

واٹٹٹٹ۔۔۔۔؟؟؟

وہ۔چلائی یخخخخ تھوماما کیا آپکو میرا تیسٹ اتنا خراب لگتا وہ پاگل لوفر انسان جھینگے لالا کہیں کاااانا ہو تو۔۔۔

سارہ ہنس دی پھر کون ہے مجھے کیا اب میں تو اسے بھی جانتی نا۔۔۔۔

رہنے دیں اپ تو ڈیڈی کو بتاؤں گی نا انکے سامنے ہی بتاؤں گی کون ہے پتہ نہیں کیوں بتا دیا آپکو اب خاصہ سوچا تھا ڈیڈی کو بتاؤں گی پھر آپکو میں نہیں بتا رہی اب ڈیڈی کے آنے کا انتظار کریں۔۔۔۔

ہوووووویہ کیا بات ہوئی ایہاوہ بلاتی رہ گئیں مگر وہ وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

ہونہہ ڈیڈی کہ چچی نا ہو تو میں بھی تمھاری ماں ہو بیٹا پتا تو میں لگوالوں گی وہ کہہ کر اپنے سورت کی تلاوت کی طرف متوجہ ہوئی عجیب عورت تھی پاگل بیٹی کی بات بھی چھپ کر پتہ لگوانی تھی۔۔

احان۔اپنے کمرے میں بیٹھا بوریت سے جھنجھلا رہا تھا،،فون پر جانے کیا۔تلاش کر رہا تھا،،، جھنجھلا کر فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر ڈہہ گیا،،کچھ ہی دیر میں فون پر آنے والی میسج رنگ ٹیون نے اپنی جانب متوجہ کیا وہ فورا سیدھا ہوا یہ سوچ کر کہ ایہا کا میسج ہو گا مگر آج بھی کسی ان نون نمبر کا میسج دیکھ کر ماتھے پر بل آئے کون تھا جو ہاتھ دھو کر پیچھے پر گیا تھا

" ہم نے بھی دیکھا اسکو اک اتفاقاً

اپنا بھی حال ہے اب لوگو فراز کا سا"

واٹ دا ہیل کون ہو تم کیا چاہیے تمھیں مجھ سے۔۔۔؟؟

احان نے میسج ٹائپ کیا جانے کے ے دن سے تنگ کر رہی تھی آج وہ تنگ آ گیا وہ اسکے بارے میں سب کیسے جانتی تھی اس کے بارے میں تو اسکے دوست بھی اتنا نہیں جانتے تھے۔۔۔۔

تم،، تم،،،، تم۔۔۔۔

تو چاہیے،، تو چاہیے۔۔۔

شام و صبح تو چاہیے۔۔۔

جواب ہمشہ کہ طرح آج بھی الٹا آیا،، احان کا غصے سے چہرہ لال ہو گیا۔۔۔۔

Go to hell ....!!!!

If you want to go wd me than I will go ...!!!

شٹ اپ آئندہ میسج آیا تو میں تمھیں دنیا سے غائب کروادوں گا گندی لڑکی۔۔۔۔۔

کہہ کر فورا نمبر بلاک کروایا مگر ڈیلیٹ نا کیا آخر کون ہے یہ سب دیٹلیز نکلوانے کی باری اب احان کی تھی۔۔۔

مشادروازے کی جانب لپکی کین جیسے دروازہ کھولا تو سامنے کا۔منظر نہایت گھن آنے والا تھاوہ بیغرت انسان چرسی نشے میں دھند ادھر ادھر جھولتا آرہا تھا،،وہ دھرم سے اندر داخل ہوا مشابو کھلا کر کراہیت کھا کر دور ہٹی۔۔۔

وہ۔بیغرت زور سے ہنسا۔۔۔

اے کیوں دور بھاگتی ہو جان من قریب آؤناوہ اسے قریب کرنے کے لیے آگے بڑھاجب کہ مشادو قدم۔دور ہوئی

دور ہٹو کمینے گھٹیاانسان تم نے شراب پی رکھی ہے گھٹیا آدمی تھووتم جیسے انسان کے ساتھ میں رہناپسند نا کروں اور تمھارے قریب۔۔۔

مشاکے انداز سے فصی کو آگ لگی۔۔۔۔

اے چھکڑی زیادہ نا اڑڑڑ۔۔۔۔۔

تجھ پر ہاں تجھ پر سہ لڑ کھڑایا۔۔۔

تجھ پر وہ اس ڈمپل بوائے ہاں وہ ہینڈسم نوجوان عالیان کا بھوت سوار ہو گیا کیا۔۔۔؟؟؟

شٹ اپ۔۔۔ !!!

اپنی بکواس بند کرو دفعہ ہو جاو وہ بھاگنے کے لیے اوپر بھری جب اچانک اسکی کمر کو گرفت میں لے کر فصی نے اسے خود کے قریب کیا۔۔۔

تم جو مجھ سے دور بھاگ رہی ہو نا مشووو آج میں تمھیں اپنا بنالوں گا اااااا۔۔۔

یہ کہہ کر اسے باہوں میں اٹھاتا لڑکھڑاتا بیڈ روم کی جانب لے گیا۔۔۔

چھوڑو مجھے گھٹیا آدمی ڈیڈ ڈڈ۔۔۔!!!

کوئی ہے بچاؤ مجھے۔۔۔۔؛!!!!!!

مشاخوف زدہ ہوتی اسکی گرفت میں پھر پھرائی۔۔۔

اج کوئی ڈیڈ نہیں کوئی نہیں صرف میں تم،، آج میں تمھیں اپنا بنالوں گا بیڈ پر پٹختا وہ اس پر جھکا اور گردن پر لب رکھے وہ مچلی،۔۔۔

چھوڑو فصی دور ہٹوووو مجھ سے کمینے انسان وہ روتی بلکتی پھڑ پھرائی۔۔۔

اسکے پھڑ پھرانے پر فصی نے اسکی گردن پر دانت گاڑے۔۔۔۔

وہ مچل اٹھی کیا یہاں اسکی زندگی برباد ہونے لگی تھی نہیں وہ کیسے اپنی زندگی برباد کیسے کرنے دے سکتی تھی

مشانے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے خود سے دور کیا وہ۔ جا کر زمین پر گرا مشانے روتے ہوئے اسکے سینے پر اپنے پاؤں رکھے وہ بلبلا اٹھا۔۔۔

کمینے بیغرت آدمی بہت بڑی غلطی ہو گئ تم پر بھروسہ کر کے تم تو اس قابل بھی نہیں کہ میں تمھیں منہ لگاؤں تم بول رہے تھے ناعالیان کو دل میں جگہ دی تو ہاں سن لو اس پاک صاف اونچے درجے کے کردار کے مالک شخص سے مجھے محبت دھڑک اٹھا میرا دل اسکے لیے،، محبت کرنے پر اس نے مجبور کر دیا اس نے مجھے زور سے اسکے سینے پر پاؤں مارتی وہ وہاں سے بھاگ گئ،، راستے میں وہ۔ روتی ہوئی سڑک کے درمیان بجا رہی تھی جب اچانک ایک بلیک مرسڈیز سے زوردار ٹکر ہوئی اور وہ اس سے ٹکرا کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔

پاکستان:

احان اس ان نون نمبر کی کالز میسج اور اسکی بیہودہ باتوں سے تنگ آ گیا تھا جبھی اس کی شادی انفارمیشن نکلوائی،، اسلام آباد کے پوش علاقے میں رہنے والی یہ دو ماں بیٹیاں،،، ماں کسی کمپنی میں سیلز کمپنی میں کام۔ کرتی تھی اور اب وہاں کی

مالکن تھی،،، باپ کا کافی سالوں پہلے انتقال ہو چکا تھا جبھی احان کو سمجھ نا آئی آخر اسلام۔ اباد میں رہنے والی اس تک کیسے پہنچی۔۔۔

اس لڑکی سے پوچھا اسکا کہنا تھا قسمت نے ملوانا تھا ملوا دیا اب وہ اسکا پیچھا نہیں چھوڑے گی احان کو اسکی بکواس میں ایک عجیب سا جنون عجیب سا لہجہ محسوس ہوا۔۔۔

جبھی فورا بول دیا مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے،،، نا ہو گی چاہے کچھ بھی کر لو میری زندگی کا پہلا آخری اور اکلوتا عشق ہے کوئی اسکے علاوہ نا کوئی تھا نا کوئی ہو گا۔۔۔

سامنے والی کو یہ سن کر آگ سی لگ گئ جبھی دھمکایا گیا کہ وہ جو کوئی بھی ہے اسے راستے سے ہٹا لے گی اسے ہٹانے کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑے گا وہ کرے گی۔۔۔

احان اس پر۔ ڈھارا اپنی بکواس بند کرو بچ میرے ہوتے ہوئے اس کو مخالف سمت کی ہوا بھی چھو نہیں سکتی،،، میں اسکو آنچ تک نا آنے دوں گا وہ میرے ساتھ ہوتے ہوئے پوری محفوظ ہے تم ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی دور رہو مجھ سے اور میرے سے جڑے لوگوں سے بھی ورنہ برا حال کر دوں گا کہہ کر کھٹاک سے فون رکھا۔۔۔

پیچھے جہاں وہ اسکے منہ سے کسی لڑکی کی بارے میں سن کر لال انگاڑا ہوئی تھی مگر مزاق سمجھ کر نظر انداز کر گئ اور غصے پر شدید پیار آیا۔۔

"تم کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم۔ کو غصے پر پیار آتا ہے"

وہ۔یہ۔بکواس کر کے صوفے پر چپس لے۔کر۔ڈہہ گئ....

احان اس سب سے پریشان تھا اب وہ ایہا کی جانب سے کافی ڈر گیا تھا اسکے معاملے میں کافی پوزیسیو تھا،،وہ اس کو مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا وہ تو اسکو آنچ تک نہیں آنے دینا چاہتا تھا جبھی دل کی سنتے ہوئے ماں سے شئیر کرنے آیا کہ آخر وہ کیا کرے اور وہ جلد از جلد خالہ سے بات کریں اور ایہا اور اسکا نکاح کروادیں یہ جانے بغیر کہ ابھی تو بہت سی مصیبتیں اور اذیتیں اسکی زندگی میں لکھی گئ ہیں

وہ اپنی ماں کے پاس آیا جو بیٹھ کر سورت واقع کی تلاوت کر رہی تھی وہ انکی تلاوت ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا جیسے ہی آمنہ کی تلاوت ختم ہوئی پیچھے مڑی تو وہ سامنے ہاتھ باندھے کھڑا پھیکا سا مسکرا رہا تھا۔۔۔

آمنہ نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

احان۔۔۔!!!

واٹ ہیپنڈ بیٹا وہاں کیوں کھڑے ہو ادھر آؤ۔۔۔

ہیے ماما۔۔۔!!!

وہ اکر انکے گلے انکی گود میں سر رکھ کر لیٹا۔۔۔۔

کیا بات ہے میرے پیارے بچے کو پریشان ہے کچھ بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسکی پیشانی کو چومتی بولیں وہ سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

اک بات ہے ماما میں بہت ٹینس ہوں وہ آمنہ کی گود میں منہ دیتا بولا۔۔۔

ہاں احان قریشی ٹینشن میں مضحکہ خیز۔۔۔!!!

ماما یار ائم۔ سریس میں بہت بڑے مسلئے میں پھنس گیا ہوں یار۔۔۔۔

اللہ خیر احان کیا ہوا اب کی بار آمنہ بھی سریس ہوئیں،، کیا ہوا ہے کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔

ماما آپ تو جانتی ہیں نا مجھے ایہا پسند ہے میں پیار کرتا ہوں اس سے سب سے پہلے یہ بات اپکو۔ بتائی تھی میں نے آپ سب جانتی ہیں نا۔۔۔

جی میری جان آئی نو کیوں کیا ہوا ایہا نے کچھ کہا یا اس سے کوئی بات ہوئی ہے تمھاری۔۔۔؟؟؟

نو ماما اس نے کیا کہنا آپکو پتہ میں نے اسے بتایا تھا اسے پرپوز کیا تھا اور سب سے اچھی بات شی آلسو لائکس می ماما ائم۔ ویری ہیپی آپ خالہ کے پاس جائیں گی نا۔۔۔؟؟؟

ارے واہہہ یہ تو واقع بہت اچھی بات ہے ہاں کیوں نہیں ضرور جاؤں گی میں تمھاری خالہ کے پاس لیکن اس میں پریشانی والی کیا بات کیا ہے جھلے میں جلد جاؤں گی مگر اتنی جلدی کیا ہے احان ابھی بڑی بہن ہے اور بھائی بھی۔۔۔۔

ماما میں بلکل بھی جلدی نا کرتا میں جانتا ہوں ابیہا ابھی بچی ہے اس میں بچپنہ ہے لیکن ماما میرے لیے یہ بہت ضروری ہے وہ اس رشتے کو سمجھنے کے لیے جتنا ٹائم چاہے گی میں دوں گا ایکو یقین ہے نا مجھ پر ماما میں نے اس سے محبت کی میری انٹینشن غلط نہیں ہے نا مجھے اسکے جسم کی چاہ ہے نا مجھے کوئی غلط کام کا لسٹ ماما آئی جسٹ وانٹ ہر ود می فار لائف ٹائم سیف اینڈ ساؤنڈ میں اسکے معاملے میں کومپرومائیز نہیں کر سکتا نا کرنا چاہتا نا اسے کھونا چاہتا وہ جانے کیا کیا بول رہا تھا آمنہ کی سمجھ سے سب باہر تھا۔۔۔۔۔

احان بیٹا میری جان مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اپنے میرا دماغ ماؤف کر دیا ہے کیا بولے جا رہے ہو پاگل ریلکیس رہو لمبا سانس لو وہ۔اسکی پیٹھ تھپتھپاتی بولیں۔۔۔۔

ماما آپکو یاد ہے میں ٹرپ پر گیا تھا اسلام آباد۔۔۔؟؟؟

ہاں تو۔۔۔۔؟؟

ماما وہاں مجھے شاید کسی لڑکی نے دیکھ لیا میں نہیں جانتا کہاں کیسے کس وقت میں اسکی غلیظ نظروں میں آگیا اور وہ لڑکی کوئی معمولی نہیں ہے ماما اس کو میں پسند وہ کافی دنوں آئی تھینک ون منتھ سے مجھے تنگ کر رہی ہے پہلے کچھ پرائیوٹ نمبر سے میسج آتے تھے ون ویک میں نے اگنور کیا کیونکہ میں سمجھا جو کوئی بھی کے خود باز آجائے گا مگر نہیں ماما وہ جو بھی ہے بہت

ڈھیٹ وہ اس کی باتوں میں ایک الگ سا جنون فتور ہے ماما یہ دیکھیں احان نے اپنی ماں کو میسجز دیکھائے جس میں طرح طرح کے اشعار اور کھلے عام احان سے محبت کا اظہار کیا گیا تھا اور اپنا بھی تھوڑا بہت بتایا گیا تھا۔۔۔۔

احان یہ کیا ہے اس نے تمھیں کہاں دیکھ لیا اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ تم اسلام آباد گئے ایسا کچھ نا ہوا تو یہ اچانک سے کون کہاں سے آن ٹپکی اور اگر آ بھی گئی ہے تو تم کہہ دو تمھارا نکاح ہو چکا ہے سمپل تم بچے تو نہیں ہو۔۔۔۔

کمون ماما آپکو لگتا میں نے یہ حربہ نہیں آزمایا ہو گا میں نے اسے بتایا تھا مگر اسکا کہنا جو کوئی بھی ہے وہ اسے مار دے گی کیونکہ وہ مجھے خود کا کہتی ہے کوفت سے کہتے وہ غصہ ضبط کرتے ماں کو اسکی شادی بکواس بتاتا چلا گیا۔۔۔

یہ تو تاریخ دھرائی جا رہی تھی،،، 32 سال پہلے احد صاحب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑنے والی ایک لڑکی جس میں وہ زرا برابر دلچسپی نہیں رکھتے تھے مگر وہ انہیں پانے کے لیے کس حد تک نہیں گئی تھی کیا یہ وہی ہو رہا تھا ہاں شاید مگر یہ کون تھی۔۔۔

ماں کو۔ کھویا دیکھ احان نے ہلایا،،،

ماما۔۔۔۔!!!!!!

آپ کونسے مراقبے میں چلی گئیں کب جائیں گی آپ خالہ کے پاس بتائیں نا۔۔۔۔

احان۔۔۔ !!! آمنہ کھوئی ہوئی بولیں۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

احان تم نے پتہ نہیں لگوایا کہ وہ کون ہے کون نہیں کہاں دیکھا اس نے تمھیں۔۔۔۔

ماماوہ آسلام آباد کی ہے علیشبہ نام ہے والد کی کئ عرصہ پہلے دیتھ ہو گئ ماں نے پرورش کی تھی اور ایک ہی بہن ہے ماں کسی بڑی کمپنی کی سی ای او (CEO) ہے نمرہ نعیم،،جو کہ اب علیشہ احمر تھی مگر دیتھ کے بعد ماں نے نام دوبارہ بدل کیاں مرہ نعیم اور اپنی بیٹی کے نام کے آگے بھی اسکے نانا کا نام لگا دیا یہ کہہ کر کہ وہ اسکے گارڈین ہے علیشبہ نعیم۔۔۔۔

یہ نام سننے کی دیر تھی آمنہ کے رنگ اڑھ گئے جسم سے کاٹو تو لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔۔۔
نمرہ نعیم۔۔۔۔۔۔!!!!!
مرحوم شوہر کا نام احمر ایسا کیسے ہو سکتا ہے احان آمنہ سے بولا نا گیا۔۔۔۔

کیا ہوا ماما آپکی طبعیت ٹھیک ہے واٹ ہیپنڈ ٹو یو آپکو پسینے کیوں آرہے ماما لیں پانی پی لیں۔۔۔۔

ہٹاو اسے احان آمنہ نے گلاس دور پھینکا وہ دوبارہ آگئ نووے میں اسے اپنے گھر کی طرف نظر بھی اٹھانے نہیں دوں گی نووے نیور۔۔۔۔
احان احان میں تمھارا جلد ابیہا سے نکاح کروادوں گی تم بس اپنا نمبر چینج کرو اپنے اکاؤنٹس بند کر دو سارے احان پلیز زززز نمبر چینج کرو اپنا۔۔۔۔

مگر ماما کیا بول رہی ہیں آپ جانتی ہیں کیا اسے اور یہ کیا ہے وہ دوبارہ آ گئی کون ماما۔۔۔

نمرہ۔۔۔۔!!!!!!!

نمرہ آ گئی احان نمرہ اور اب اسکی بیٹی اسے ضرور پتہ ہو گا تم احد کے بیٹے ہو نووووواس بار میں اسے کچھ بھی نہیں کرنے دوں گی میرے گھر پر اسکا گند اغلیظ سایہ بھی نہیں پڑے گا کبھی نہیں احان میر ابچہ اپنے نمبر آف کرو میں تمھارے ڈیڈ سے بات کروں گی ہم ہم کل ہی سارہ کے گھر تمھارا رشتہ مانگنے جائیں گے اور تمھارے نکاح کی ڈیٹ فکس کر کے آئیں گے۔۔۔۔

مگر ماما آپ کیسے جانتی ہیں اسے۔۔۔۔۔۔

احان جتنا کہا اتنا کرو ابھی مجھے کوئی بات نہیں کری جاؤ یہاں سے وہ ہانپتی ہوئی بولیں جاووووو تمھارے ڈیڈ کو آنے دو اس سے پہلے اس ناگن کا سایہ میرے گھر پڑے میں یہ برداشت نہیں کر سکتی تم جاؤ اور جو کہا ہے کرو جلدی۔۔۔۔

اوکے کول ڈاؤن کول ڈاؤن میں جا رہا ہوں،، میں کرتا آپ ریلیکس رہیں پلیززززز،،،بی کول۔۔۔۔

جاؤ فورااااااا۔۔۔۔۔۔!!!!

جا رہا ماما جا رہا۔۔۔۔۔۔

وہ ماں کو چھوڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

آمنہ سمجھ گئ کہ کوئی طوفان ایک دفعہ دوبارہ سے انتظار میں ہے مگر انہیں اپنے گھر کی دیواروں کو مضبوط رکھنا ہے،،،، انہیں اپنے گھر کو سنبھالنا ہے اپنے بچے کے لیے اسکی خوشیوں کے لیے وہ یہ ہرگز نہیں کرنے دیں گی اسے ہرگز نہیں وہ اسکا سایہ پیچھلی بار کی طرح اپنے گھر پر نہیں پڑنے دیں گی۔۔۔

لندن:

مشا اندھا دھن ایک خالی سڑک پر اپنی عزت بچا کر بھاگ رہی تھی وہ بیغرت آدمی اسی کے تعاقب میں تھا آخر وہ کتنا بھاگتی بھاگتی ہوئی اچانک ایک کالی گاڑی سے ٹکرائی اور زوردار ٹکر ہوئی جس سے گاڑی والے نے بریک لگائی وہ بچ گی مگر اسکے بونٹ پر اوندھے منہ گری فصی جو کہ بھاگتا اسی کے پیچھے آرہا تھا اسے گرتا دیکھ خباثت سے ہنستا آگے آیا مگر گاڑی میں سے کسی ہینڈسم نوجوان کو نکلتا دیکھا جو آنکھوں پر گلاسز لگائے باہر نکلا تھا۔۔۔

فصیح چلتا اسکے قریب آیا،،اس سے پہلے مشا نے سر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا اور بے اختیار اس سے لپٹ گئ،،،سامنے والے کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی وہی اس کے رونے پر ہوش میں ایا سامنے فصیح کو پا کر الجھی ہوئی گھی بھی سلجھ۔گئ

عمع۔۔۔۔۔عالیا۔۔عالیان۔۔۔۔!!!!

مجھے بچالیں پلیززززز اس غلیظ انسان سے بچالیں عالیان۔۔۔۔۔

فصی کو سامنے کا منظر دیکھ کر بری طرح آگ لگی مگر وہ اس ہینڈسم رچ سے اس قدر پنگا نہیں لے سکتا تھا ابھی۔۔۔

مشاڈئیر گیٹ بیک یہ دیکھو میں ہوں فصیح تمھارا فصیح گھر چلو کیا ہو گیا میں صرف تمھیں تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اسکی آواز پر مشا خوف سے کانپی اور عالیان کے چوڑے سینے میں چھپی۔۔۔
عالیان بڑے حق سے اسے خود میں بھینچا اور سامنے والے کو برے طریقے سے گھورا جیسے ابھی سالم آنکھوں سے ہی نگل جائے گا۔۔۔۔

مشا میں کہہ رہا۔ہوں چلو چھوڑ دو اسے تم ورنہ اچھا نہیں ہو گا اب کی بار فصی چینخا شاید گندی غیرت جاگ رہی تھی
۔۔۔

عالیان نے سر جھکا کے۔مشا کی طرف دیکھا لیکن تیز نگاہوں سے گردن پر پرے نشان نہیں چھپے۔جس سے اسکے تن بدن آگ کے شعلے۔بھڑک اٹھے،،،رگیں تن گئیں آخر اسکی کمر کیسے کوئی اسکی محبت پر اس طرح غلیظ ظلم۔ڈھانے کی ،،عالیان نے نرمی سے مشا کو خود سے الگ کیا اور اسے اپنے چھوڑے سینے۔کے پیچھے چھپایا اور خود آگے بڑھ کر اس کے سامنے آیا۔۔۔

دیکھو مسٹر عالیان قریشی یہ میرا اور میری فیانسی کا میٹر ہے تم اس میں نا الجھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پورے الفاظ بھی نا بولے گئے جب ایک زناٹے دار گرج دار تھپڑ فصیح کے منہ پر رسید ہوا اس کے اوسان تو خطا ہوئے اور کان سائیں سائیں کرنے لگا فصی نے ماتھے پر بل لیے غصے سے اسے دیکھا ابھی وہ عالیان پر وار کرتا عالیان اسکا ہاتھ

مرور تا اس کی کمر پر ٹانگ دے ماری وہ کرایہ اٹھا کافی دیر اس پر جھکے اس پر مکوں کی برسات کرتا رہا بغیر کچھ بولے آخر میں ایک پر چینخا۔۔۔۔۔

تو نے اچھا نہیں کیا میری چاہت،، میری محبت میرے عشق کے ساتھ اتنی غلیظ حرکت کر کے فصیح رحمان،،، تم۔ جانتے نہیں ہو کچھ بھی کرتے مگر یہ حرکت مت کرتے میں تمھیں اس کے ساتھ برداشت کر رہا تھا ضبط کر رہا تھا مگر تمھیں راس نا آیا اپنا زندگی رہنے۔۔۔۔

اک بات آج کان کھول کر سن لو مشا صرف میری ہے میری،،، دھیان سے غور سے دیکھو اس عالیان قریشی کو یہ اپنی زد کو پورا کرنے کے لیے آخری حد تک جاتا ہے گریبان سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

مگر مشا،،، مشا میرا عشق ہے،، میرا جنون،،، میرا فتور سمجھ رہے ہو نا تم،، اب میں تمھیں ان دو دن کے اندر مشا کو خود کا بنا کر دیکھاوں گا۔۔۔

مشا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا یہ کیا بول رہا ہے مگر فلوقت اس ٹائم اس انسان سے زیادہ عالیان قابل اعتبار تھا مگر وہ اسے لے کر کہاں جائے گا۔۔۔

عالیان اس کا برا حشر کر کے اٹھا وہ سڑک پر لیٹا کراہ۔ رہا۔ تھا۔۔۔

عالیان اس پر سے اٹھا اور مشا کا ہاتھ پکڑ کر اسے آرام سے گاڑی میں بٹھایا جو بری طرح سے ڈری رو رہی تھی،، عالیان آ کر اپنی جگہ پر بیٹھا اور اسکی جانب مڑا۔۔۔

ہیے مشا،، ڈونٹ کرائی،، لک یو آر سیو وہ یہی پڑا مر جائے گا۔۔۔۔

مشا نے بغیر کچھ بولے اپنے آنسو صاف کیے اور چپ ہو گئی ان دونوں کے درمیان بلکل خاموشی تھی جسے عالیان نے توڑا۔۔۔

کہا تھا نا میں نے مشاوہ انسان قابل نہیں تمھیں میں نے سمجھایا تھا کہ وہ بلکل بھی اچھا نہیں مگر تم نے میری نا سنی۔۔۔۔

ائم۔۔۔۔ائم سوری عالیان وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی سامنے والے کو آنسوؤں سے اگ لگا دی۔۔۔۔

ہیے مشا سٹاپ کرائنگ ورنہ تمھارے یہ آنسو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عالیان۔نے بات اُدھوری چھوڑی مشا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کہ آخر یہ میرے آنسوؤں کا کیا کرے گا اسکے یوں دیکھنے پر وہ مسکرا دیا مشا نے چوڑ نگاہوں سے اسکے فیس کا ایک پسندیدہ میجیکل سین دیکھا جس پر مسکراتے ہوئے ڈمپل اپنی رونمائی کرواتا تھا اسکو یوں دیکھتا پا کر وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو پیاری لڑکی پیار ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیان نے مسکرا کر اسے چھیڑا وہ بوکھلا کر رہ گئ۔۔۔۔
کتنا پیارا تھا یہ شخص،،،ایک پاک صاف کردار کا مالک جس کی گواہی اسکا چہرہ دیتا ہے اک خوبصورت ترین سوچ اور دل کا مالک،،سب سے بھر کر عزت بخشنے والا،، کیوں تھی اسے اس سے خار مگر اب اسے یہ اچھا لگنے لگا تھا اپنی سوچ پر جی بھر کر بوکھلائی اور تمام تر سوچوں کی جھٹک ڈالا۔۔۔۔۔

سعیر کافی حد تک بہتر تھا اب سر کا درد کم۔ تھا ہوتا تھا چیزیں بھولتی تھیں مگر بہت بیٹر فیل کر رہا تھا،،زرش قدم قدم پر اسکے ساتھ رہی پوری پوری رات پورا پورا دن اپنی صحت کا خیال کیے بغیر وہ اپنے شوہر کے پاس رہتی اسکا خیال۔رکھتی ،،،

سعیر نے اسے کافی دفعہ کہا وہ گھر چلی جائے طبیعت خراب ہے پر نہیں وہ تو کسی کی سنتی ں ا تھی اسکی کیا سنتی اوپر سے خود ہی اپنے۔لاڈ سے اسے سر چڑھا رکھا تھا جس کے آثار اب نظر آ رہے تھے۔۔۔

آج سعیر کو ڈسچارج مل چکا تھا وہ گھر آ گیا تھا زرش چینج کر کے بلیک شارٹ فراک اور جئینز پہنے میک اپ سے پاک چہرہ لیے سعیر کے گھر آئی،،،،ریسٹ بھی نہیں کیا اسے کھانا کھلانا تھا میڈیسن دینی تھی اس کے بعد سو جانے کے بعد وہ گھر واپس آئے گی۔۔۔۔

شایان کے ساتھ وہ سعیر کے پاس آئی تھی،،وہ مجنوع جو چار دن سے اپنی جان کو اپنے پاس دیکھ رہا تھا آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث شاید نہیں ں یقینا یہی وجہ تھی کہ وہ جلد ٹھیک ہو گیا تھا جینے کی وجہ جو پاس سی تھی اب کافی دیر سے وہ غائب تھی آنکھوں کے چین نہیں مل رہا تھا جیسے وہ ائی ایک پر کشش مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا اسکے آتے ساری سستی درد کہی جا سویا اب وہ اسکے پاس بیٹھی کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ سعیر کے لیے گرم سوپ کے کر آئی جسے دیکھ کر اس نے کڑوی سی شکل بنائی۔۔۔۔

یہ کیا لے کر آئی ہوں مسز۔۔۔؟؟؟

سوپ،،،پیے گئیں نا آپ۔۔۔۔؟؟؟

معصومیت سے پیار اسا فیس بنا کر بولتی وہ اسکے دل کے جزبات جگا گئ۔۔۔۔

ناٹ آیٹ آل وہ اسکی چھوٹی سی ناک کو کھینچتا بولا۔۔۔۔

یس ایٹ آل پینا تو پرے گا زرش نے اسے سہارا دے کر اٹھانا چاہا وہ اسکا سہارا لے کر اٹھا۔۔۔۔

نو زرشش مجھے نہیں پینا لے جاؤ یہاں سے اسے وہ کڑے تیور لیے بولا۔۔۔۔

بچوں والی زد کیوں کر رہے ہیں پینا ہے میں نے بولا نا میرے ہاتھ سے بہت پیار سے اپنے ہاتھ سے سپون میں سوپ لیتی اسکے منہ کے آگے بڑھاتی بولی۔۔

اس کے اس قدر پیار سے کہنے پر کچھ سپ لیے لیکن تمام۔ترحساسیت اس پری پیکر جانب تھی اس کی طرف دیکھتے ایک ایک نقش کو گہری نظر سے چھوتے پورا سوپ پی گیا اسے پتہ نا لگا،،زرش جو کب سے اسکی گہری نظر سے کنفیوز ہو رہی تھی پر اس کے آرام سے سوپ لینے پر ضبط کر گئ۔۔۔۔

فینش گڈ بوائے زرش نے باؤل سائیڈ پر رکھ کر اسکا گال تھپتھپایا سعیر کو حیرانی ہوئی جبھی اسکا ہاتھ پکڑ کر خود پر گرایا وہ اسکے اوپر گری۔۔

اہہہہہ،،،،اسکے سر پر چوڑا سینا لگا وہ کراہہ اٹھی۔۔۔

پتھر باندھ رکھا ہے کیا۔۔؟؟؟زرش ماتھا سہلاتی بولی۔۔۔

اووسوری پیاری بیوی سعیر اسکے ماتھے پر سکون سے لب رکھتا بولا کافی دیر بعد پیچھے ہوا کمر پر گرپ دے کر خود کے قریب کیا۔۔۔۔

یییییی،،،،،یہ کیا کر،،،رہے ہیں کوئی اا،،،جائے گا۔۔۔۔

تو آنے دو جاؤ دروازہ بند کر کے آو۔۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟
آئی مین اوکے چھوڑیں بھاگنے کا بہانہ تھا کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔

وہ اسکی چالاکی سمجھ کر گہرا مسکرایا اور دانتوں تلے لب دبا کر اسے دیکھا منہ پر آتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیر اوہ چھینپ گئ۔۔۔۔

سسس،،، سعیر ,,چھ،،، چھوڑیں مجھے،،، دروازہ کھولا ہے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں گھر پر کوئی نہیں بھائی آفس گئے ہیں شایان بھائی کے ساتھ کون آئے گا ملازمہ آئے گی تو وہ نوک کر کے آئے گی ناگال کے ساتھ گال مس کرتا وہ بولا وہ کھلکھلادی۔۔۔۔

سعیر نے اسکی کمر پر انگلیاں چلائیں وہ۔اچھل اٹھی۔۔۔

سسس،،، سعیر میں ناراض ہو جاوں گی چھوڑیں مجھے۔۔۔

میں منالوں گا قابل اطمینان سے کہا گیا۔۔۔۔

میں نہیں مانوں گی وہ اسکے سینے پر تھوڑی رکھتی بولی۔۔۔

ماننا تو پڑے گا جان شاہ منہ موڑ کر گردن پر لب رکھے وہ اسکے سینے میں منہ چھپا گئ۔۔۔۔۔

وہ گہرا مسکرایا اسکے گرد حصار بنایا اور سر پر پیار کیا وہ سکون سے آنکھیں موند گئ،،وہی سعیر نے بھی اسکے سر پر اپنا سر رکھے سکون سے آنکھیں موندیں،،دونوں کے چہرے پر بے تحاشا سکون تھا یہ سکون ایک۔دفعہ دوبارہ برباد ہو گا زندگیوں میں کیسا طوفان آئے گا کوئی نہیں جانتا تھا یہ قربت سے لمحات جو ایک ساتھ بیت گئے کتنے مہنگے پڑیں گے جب ایک دوسرے سے کتنے دور ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔

شایان نے عرشیہ سے بولا تھاوہ آفس کا کام۔دیکھ لے وہ آفس نہیں آپائے گا مگر ایک دن چھٹی کے بعد آج جانا پڑا تھا کبھی ایان کے ساتھ آفس آیا آکر دونوں اپنے اپنے کمرے میں آئے۔۔۔

شایان اپنے روم۔میں آیاسامنے عرشیہ کام کر رہی تھی وہ اطمینان سے دوسرے ٹیبل۔پر بیٹھی چاکلیٹ کھاتی فائل ٹائپ کر رہی تھی شایان کو اسکو دیکھ کر خود بخود لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

وہ۔ارام۔سے چلتا اپنے ٹیبل پر آکر۔بیٹھاوہ ہوش میں آئی۔۔۔

گڈمارنگ سر۔۔۔۔۔!!!

مارنگ۔۔۔۔۔ !!!شایان نے اسے مسکرا کر وش کیا۔۔۔۔۔

سر یہ کچھ فائلز ہیں آپ دیکھ لیں میں نے ریکال کر لی ہیں،،ٹائپ بھی کر دیں اور چیک بھی آپ رچیک کر دیں۔۔۔۔

شیور رکھ دی جیے۔۔۔۔۔

عرشیہ نے فائل ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

شایان نے اسکو دیکھتے ہوئے فائل پکڑی۔۔۔۔

آپکی مدر کیسی ہیں مس۔عرشیہ۔۔۔۔؟؟؟

جی،، سر شی از مچ بیٹر الحمدللہ۔۔۔۔۔

ڈیٹس گڈ۔۔۔۔!!!

ابھی وہ آپس میں بات کر رہے تھے جب اچانک سے عرشیہ کا فون بجا۔۔۔

فون گھر کی پی ٹی سی ایل لیڈ لائن سے تھا۔۔۔۔

ہیلو السلامُ علیکم۔۔۔

بی بی جی،،،بی بی جی۔۔۔۔۔؛ !!!

ملازمہ کی ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

کیا،،،۔کیا ہوا صنا گھبرائی ہوئی کیوں ہوں ماما۔تو ٹھیک ہے نا۔عرشیہ بھی گھگھیا گی۔۔۔۔

نہیں۔ نہیں بی بی جی بیگم۔ صاحبہ گر گئی ہیں سریوں سے انکے سر سے خون نکل رہا۔ ہے۔۔۔۔

واٹٹٹٹٹٹ،،، عرشیہ چلائی کیسے میں آتی ہوں تم۔ ایمرجنسی کو کال کرو میں ابھی ائی۔۔۔

شایان جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی بات سن کر وہ بھی گھبرا یا۔۔۔۔

کیا ہوا مس عرشیہ ازاٹ آل رائٹ آپ گھبرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟

سر میری ماما،، میری ماما سریوں سے گر گئیں ہیں انکے ں سر سے خون نکل رہا ہے مجھے گھر جانا ہے پلیززززز۔۔۔۔۔!!!

اوکے اوکے ڈونٹ کرائی گھبرائے مت چلیے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔۔

اپ۔۔۔۔؟؟؟

مس عرشیہ اس وقت فضول باتوں کا وقت نہیں ہے چلیے وہ آگے بڑھا وہ اسکے پیچھے چل دی۔۔۔۔

شایان نے اس فرنٹ سیٹ پر بیٹھا یا خود آکر بیٹھا اور ریش ڈرائیونگ کرتا عرشیہ کے گھر پہنچا چونکہ گھر قریب تھا تو 20 منٹ میں یہ لوگ وہاں پہنچ گئے گھر اندر داخل ہو رہے تھے جب سلمی بیگم کو ایمبولینس میں لے جایا جا رہا تھا۔۔۔۔

ماماااااااااا۔۔۔۔۔۔!!!!!!

عرشیہ۔۔۔۔!!!

شایان چلایا۔۔۔۔۔

مگر وہ اپنی ماں کے ساتھ ایمبولینس میں بیٹھ کر جا چکی تھی شایان ایمبولینس کا۔تعاقب کرتا وہ ہوسپٹل پہنچا۔۔۔۔

وہاں سلمی بیگم کا۔علاج۔چل رہا تھا۔۔۔

عرشیہ روئے چلے جا رہی تھیں،،شایان اسکے پاس آیا،،عرشیہ۔کنٹرول آن یور سیلف آنٹی بلکل ٹھیک ہو جائیں گی پلیززززرویئے مت پلیززززز۔۔۔

سرررررر،،،سر میری ماماوہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔۔۔۔

انشاءاللہ،،،وہ ٹھیک ہو جائیں گی اگر ہمیں لندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کا انتظام۔کرنا پڑا میں پیچھے نہیں ہٹوں گا میں انکا علاج کرواؤں گا مگر مجھے پتہ تو چلے انہیں ہوا کیا ہے۔۔۔

عرشیہ نے اس پیارے مرد کو دیکھا جو اسکی ماں کا کتنا خیال کر رہا تھا آج کل کے دور میں بھی انسانیت باقی تھی اسے اب معلوم ہوا تھا،، آج کل کے دور میں بھی اچھے انسان ہوتے ہیں وہ اتنی ٹینشن میں بھی مسکرائی۔۔۔۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر لپکی شایان اور عرشیہ اسکی جانب لپکے ڈاکٹر میری مدر کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟؟ عرشیہ نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔۔۔

مسز شایان آپ یہی رکیے آپ میرے ساتھ آئے مسٹر۔۔۔۔۔

عرشیہ۔ڈاکٹر کی بات سن کر گڑبڑائی۔۔۔۔

جبکہ شایان بغیر ڈاکٹر کی تصحیح کیے وہاں سے ڈاکٹر کے پاس آگیا۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر کیا ہوا وہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں مسٹر شایان اپکی۔ مدر ان لا ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔۔

شایان نے پہلو ضرور بدلہ پر پھر۔ بھی تصحیح نا کی جبکہ باہر کھڑی پری پیکر یہ سب سن اور دیکھ رہی تھی آخر وہ تصحیح کیوں نہیں کر رہا ڈاکٹر کو۔۔۔۔۔

سر اپکی مسز کی مدد رکو برین ٹیومر ہے جو کہ ابھی سٹارٹ ہے مگر بہت خطرناک حد تک ہے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

شایان کا۔تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا۔۔۔۔

جبکہ باہر کھڑی عرشیہ زمین پر دھڑم۔سے گری۔۔۔۔

شایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیروں کے نیچے سے زمین کھسکی۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔!!!!

وہ۔اسکے جانب لپکا۔۔۔۔

عرشیہ ہوش و خرد سے بیگانہ زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔۔

شایان نے اسکا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔

عرشیہ،، عرشی اوپن یور آئیز میری جان۔۔۔۔۔!!!!!!

عرشیہ آنکھیں کھولو وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتا بولا۔۔۔۔۔

قیمتی متاع کی طرح اسے بازوں میں بھرا اور ڈاکٹر کے روم میں لے کر ایا۔۔۔۔

مسٹر شایان مجھے لگتا کہ آپکی مسز نے سن لیا ہے اور وہ یہ صدمہ برداشت نہیں۔کر پائیں۔۔۔

آپ انکا خیال رکھیں اور انہیں ہر ٹینشن سے دور رکھیں انہیں آپکی بے تحاشا ضرورت ہے۔۔۔۔۔

شیور پر ہماری پیشنٹ انکی مدد روہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔۔۔۔

دیکھیے یہ تو اللہ کو منظور ہے ہم۔انکو پورا پورا اٹریٹمنٹ دیں گے اپنی طرف سے کوشش کریں گے بس آپ دعا کریں ۔۔۔۔

آپ کو جتنے پیسے چاہیے آپ کے لیں،، مجھے لندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کا انتظام کرنا پرے گا میں کروں گا مگر ہماری پیشنٹ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

سمجھ رہی ہیں نا آپ۔۔۔۔۔

کڑے تیور لیے وہ بولا ڈاکٹر کو بھی جھرجھری آئی۔۔۔۔

جی جی شیور۔۔۔۔۔۔

ہممممم گڈ ڈ ڈ جاؤ اور انکا اچھے سے ٹریٹمنٹ کرو۔۔۔۔

وہ کہہ کر اپنی عرشیہ کی جانب متوجہ ہوا ڈرپ لگا اپنے ہاتھ میں لیا اور عقیدت سے چوما۔۔۔۔

یہ۔لڑکی رگوں میں خون پن کر دوڑنے لگی تھی جس کا اچھے سے اندازہ تھا ان جناب کو مگر ماننے سے انکار تھے مگر اب وقت آگیا تھا وہ اسکو اپنا نام دینا چاہتا تھا،،، عزت بنانا چاہتا تھا اسکو اپنے دل کی بات بتا کر اسے اپنا لے وہ۔ڈائریکٹ اپنی ماں سے اسکی ماما کی بات کروانا چاہتا تھا اور انتظار نہیں کر سکتا تھا جبھی ہوسپٹل سے فری ہو کر گھر کال کرنے کا سوچا تھا ۔۔۔۔

عائزہ نے فون پکڑا اور ایان کا نمبر ڈائل کیا،، اسے پتہ چلا تھا کہ سعیر کی طبیعت خراب ہے۔۔۔۔

میٹنگ ہو رہی تھی شایان نہیں تھا جبھی سب کچھ خود ہی دیکھ رہا تھا اب بھی میٹنگ میں تھا جب ایک دم۔فون بجا فون پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر دل 400 کی سپیڈ سے دھڑکا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!!!

یااللہ خیر اس وقت۔۔۔۔!!!!

بڑے سے بڑا طوفان بھی ہوتا تو یہ نرم۔دل لڑکا اتنی امپورٹنٹ میٹنگ نا چھوڑتا کیونکہ یہ انکے بہت اہم۔پروجیکٹ کے پارٹنر تھے مگر یہ نمبر اور یہ وہ ہستی تھی اسکا۔میسج یا کال،،کسی بھی وقت یا کسی بھی طوفان میں آتی وہ کبھی نا کاٹتا اور ضرور اٹھاتا۔۔۔۔

ایان سب سے ایکسکیوز کرتا باہر آیا۔۔۔۔

ہیلو عائزہ۔۔۔۔!!!!

ہیے ایان سامنے سے پرسکون اواز سن کر سامنے والے کا۔دل۔کیا اچھی خاصی سنائے دو منٹ میں جان نکال دی تھی مگر وہ ایان ہی کیا جو اپنی عائزہ پر بھڑک جائے۔۔۔۔

عائزہ یہ کونسا ٹائم ہے فون کرنے کا ڈیئر میں میٹنگ میں تھا میں ڈر گیا کہ اس ٹائم تم نے فون کیوں کیا۔۔۔

اووو سوری سوری ایان پلیز زناراض مت ہوں مجھے بلکل۔بھی اندازہ نا تھا عائزہ شرمندہ ہوئی۔۔۔۔

اٹس اوکے اب سوری بول کر شرمندہ مت کرو بات بتاؤ کیا بات ہے خیریت۔۔۔۔

جج،،،جی خیریت عائزہ کی آنکھیں نم ہوئی کیا وہ اسے بغیر وجہ کے کال نہیں کر سکتی۔۔۔

مجھے سعیر کی طبیعت کا پوچھنا تھا۔۔۔

اوو وہاں وہ ٹھیک ہے،،کافی بیٹر ہے۔۔۔۔۔

تم،،، تم کیسی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک،،،ا،،، آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟

دونوں کے دل میں اٹھتے محبت کے طوفان کی آواز دونوں طرف آرام سے سنائی دے رہے تھے،، دھڑکنوں کا شور دونوں سن سکتے تھے۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں عائزہ۔۔۔

پھپھو کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟؟

بلکل۔ٹھیک ہیں۔۔۔۔

واپس۔کب آرہے ہیں آیان۔۔۔۔۔۔؟؟؟

ایان کا۔دل زور سے دھڑکا کیاوہ اسکا انتظار کر رہی تھی ہاں بلکل۔۔۔۔۔

تم۔میرا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب یہ میرا انتظار نہیں کر رہے میرے پاس واپس نہیں انا چاہتے دماغ نے صدا دی۔۔۔۔

نہیں اگر ایسا ہوتا تو وہ کال بھی کیوں اٹھاتا دل و دماغ نے دوبارہ جنگ چھیر دی۔۔۔۔۔

عائزہ جھنجھلائی۔۔۔۔

کیا ہوا عائزہ۔۔۔۔؟؟؟

جی کچھ نہیں آپکی میٹنگ ہے نا آپ جایئے میٹنگ اٹینڈ کریں عائزہ نے ہوش دلائی اور بائے کہہ کر فون کھٹاک سے رکھا اور دوبارہ رو دی۔۔۔

آخر کیا تھا یہ۔ کیا چاہتا تھا قسمت کیا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ایان نے فون کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلایا وہ خود نہیں جانتا تھا آخر یہ کیا ہے یہ ہو کیا رہا ہے وہ اسی سوچوں میں گم دوبارہ میٹنگ روم میں غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو ماں کے کہنے پر نمبر چینج کر چکا تھا اب کی بار ایہا کو میسج کیا کہ یہ اسکا نیو نمبر ہے،، میسج سین ہو گیا مگر ریپلائے نا احان کو حیرت ہوئی وہ تو فورا اسے ریپلائے کرتی ہے آج کیا ہوا تھوڑا ویٹ کیا مگر وہ نا آئی۔۔۔۔۔

احان نے اسے میسج کیا۔۔۔۔۔

ایہا آر یو آل رائٹ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

آئی ہیٹ یو احان مجھے نہیں بات کرنی آپ سے۔۔۔۔۔۔

ارے کیوں پر کیوں میں نے کیا کیا،، احان کی جان پر بن آئی۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں احان میں نے آپکو مس کیا نا اپنے مجھے میسج کیا میسج کا جواب نہیں دیا نا کال کی کٹی میں نہی۔ بولتی ۔۔۔۔۔

احان کو اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

ائم سو سوری میری جان۔۔۔۔۔!!!!!!

ائم سوری پر نسز بٹ میں کچھ کام میں بزی تھا ایسا کیسے ہو سکتے میں اپنے اتنی پیاری بے بی کو بھول جاؤں۔۔۔۔

ہاہاہاہاہوووووو احان میں آپکی بے بی ہوں۔۔۔۔؟؟؟؟

یس ایکزیکٹلی میری چھوٹی سی پیاری سی انوسینٹ بے بی گرل۔۔۔۔۔

ایہابلش کر گئی۔۔۔۔

آپ کہاں بزی تھے احان۔۔۔۔۔

میں ماما کے کام میں بزی تھا جان احان آپ بتائیں میری پیاری سی بے بی مجھے کیوں مس کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب اب میں مس نہیں کر سکتی آپ کو جائیں میں نہیں بولتی اب۔۔۔۔

اچھاناااااااا کر سکتی ہو بلکل کر سکتی ہو جب چاہو میسج کرو میں نے ایسے کب بولا۔۔۔۔۔۔

ابھی تو بولا۔۔۔۔۔

وہ تو میں نے پوچھا میری بھولی سی جان۔۔۔۔۔

آپکو نہیں آتی نا میری یاد۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کیوں نہیں آتی یہ کس کمبخت نے بول دیا۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے۔ کمبخت کہا ہوووووووبائے۔۔۔۔۔

ارے میں نے۔ کب کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ابھی بولا کس کمبخت نے کہا میں نے خود بولا اپنے مجھے کم ختم بول دیا میں نہیں بولتی۔۔۔۔

ارے نہیں میری جان آپ تو میری چھوٹی سی پیاری سی جان ہیں آپ کو کیوں کہنے لگا میں ایسے اچھا سوری۔۔۔

مجھے۔میری۔پرنسز ہر وقت یاد آتی ہے یہ نہیں ہے اور میں بہت جلد اپنی پرنسز کو اپنے پاس بلالوں گا ماما سے بات کی ہے میں نے وہ خالہ سے بات کریں گی۔۔۔۔

سچی احان۔۔۔۔۔!!!

مچی میری جان۔۔۔۔۔!!!

اووو آئی لو یو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

آئی لو یو ٹووووو۔۔۔۔۔!!!!!

اوکے بائے میں سو رہی ہوں اپنا۔خیال رکھیے گا۔۔۔۔!!!

شیور مائی بے بی گرل یو ٹو اپنا۔خیال رکھنا،،بائے۔۔۔۔۔!!!

بائے ایہا مسکراتی جلد نیند کی وادیوں میں اتر گئ،، مگر اس طرف کس کو نیند آنی تھی،، آنے والے طوفان کے اثرات نے ابھی سے گھیر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لندن:

فصیح رحمان بہت ہی بری حالت میں سڑک پر پڑا کراہ رہا تھا کیونکہ اسکی حالت ہی بہت بری تھی،، منہ اور ناک سے نکلتا خون اور شدت سے پیٹے جانے کی وجہ سے اٹھنے سے قاصر دیکھنے میں تو عالیان اس سے دبلا تھا مگر ہاتھ افففففف وہ تو سوچ کر دوبارہ کراہ اٹھا۔۔۔

ویسے ماننا پڑے گا ان سالوں کو ہے تو دبلے اور پر سنیلٹی والے پر ہاتھ 400 کلو کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فصی نے گالی دے کر اپنا غصہ نکالا،،، یہ اگر سوچتا ہے کہ یہ مشا کو مجھ سے چھین لے گا لے اڑے گا تو بھول ہے وہ شاید بھول رہا تھا اسکے سامنے عالیان ہے عالیان جو کبھی ہار نہیں مانتا بلکہ ہرانا جانتا ہے اتنا آسان نہیں ہے اس سے اسکا کچھ چھیننا اور اسکی محبت ایمپوسیبل جب تک وہ اس تک رسائی حاصل کرے گا مشاہر لحاظ سے اسکی ہو چکی ہو گی بہت دیر کر دے گا خود مشا کا باپ اپنی مشا عالیان کو سونپے کا۔ عزت سے۔۔۔

وہ بامشکل کراہتا اٹھ رہا تھا جب ایک گاڑی آکر وہاں رکی،، گاڑی سے فصی صاحب کے کمینے دوست اتر کر استک آئے

۔۔۔۔

اوئے کیا ہوا تجھے یار رر۔۔۔؟؟؟

یہ کس نے کیا اور تو یہاں کر کیا رہا ہے رضا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!

وہ چوزا کراہتا اٹھا۔۔۔

وہ کمینہ،، وہی تیری اس بیوٹی کا بھائی،، عالیان اس نے کیا میرا یہ حال کراہتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

کیا پر کیوں کہیں اسے شک تو نہیں ہو گیا کہ تو نے ہی اسکے بہنوئی کو مارنے کی کوشش کی دوسرا دوست بولا۔۔۔

ارے نہیں ایسا نہیں کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا میں بلکل کوور تھا اور اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ اس کے بہنوئی کو کچھ ہوا۔۔۔

پھر تیری یہ حالت کیسے اور کیوں ہوئی۔۔۔۔
ابے اس سالے کو میری ہی ہونے والی بندی پر عشق ہو گیا اور وہ سالی میری ہی مینگتر ہو کر اس سے عشق معشوقی رچا رہی بچے گی نہیں میرے ہاتھوں۔۔۔

ارے تو بھابی کو کیوں کچھ کہہ رہا ہے وہ تو معصوم۔ہے دیکھا نہیں چہرے سے ہی معصومیت چھلکتی ہے ویسے تو بھی بڑا کمینہ ہے فصی اتنی پیاری بندی کے ہوتے ہوئے بھی دوسروں کی ساتھ مزے لیتا۔۔۔

اویار وہ تو شادی سے پہلے وقتی ہے وہ مجھے کونسا خود کے قریب آنے دیتی بہن جی بنی پھرتی ہے۔۔۔

آج قریب ہی گیا بندہ پوچھا ہونے والا شوہر ہوں تھوڑا سا چھو بھی لیا تو کیا ہوا۔۔۔۔۔

ہاں تو اور۔۔۔۔۔۔دوسروں دوستوں نے حمایت کی اسکے غلیظ ارادوں میں اسکی۔۔۔

رضا جو کہ کب سے انکی بات سن رہا تھا مسکرایا۔۔۔

ارے یہی ادائیں ان لڑکیوں کی مجھے کھینچتی ہے تیری والی ہوتی اپنی دوست پر گئی ہے وہ بھی تو چڑیا کی طرح پھر پھراتی ہے نا۔۔۔۔۔

ویسے میں تو کہتا ہوں چھوڑ اس پر غصہ نا کر عالیان کا۔بندوبست کر دے جلدی اپنے راستے سے ہٹا لے سیم۔اسی طرح جس طرح ہم۔نے سعیر کو ہٹایا۔۔۔۔۔۔

اتنا۔اسان نہیں ہے زندہ ہے بلکل ٹھیک وہ سعیر شاہ۔۔۔۔۔

کیا!!!۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟

فصیح کو شاک لگا۔۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہا ہے...؟؟؟؟

سچ بول رہا ہوں کمینے کی قسمت اتنی اچھی کہ اتنا بھیانک ایکسیڈنٹ ہونے کے باوجود بھی وہ بچ گیا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہابچوووواسکے پیچھے اسکی بیوی کی لاتعداد دعائیں تھی کہ تم اسکے دل پر بھی وار کرتے تو وہ بچ جاتا،،اس بندے کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ جانے کیوں رضا کو وہ مخالف سمت کا حمایتی لگا بری طرح اسے گھوراا اور اسے دھکا دے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا فصیح کو لے کر اسے اب مرحم پٹی اسی کے کتوں نے کرنی تھی مضحکہ خیز۔۔۔۔

اس بندے نے ان سب کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا جو مطلب کے ٹائم گدھے کو بھی باپ بناتے تھے،،اور کس قدر گھٹیا غلیظ ارادوں کے مالک تھے مگر ابھی اسے ان کے ساتھ رہنا تھا بہت مطلب تھے ان سے جبھی ان کے پیچھے لپکا کہ باتوں میں۔الجھا کر جیسے تیسے اپنا جیت لے گا ابھی وہ ان سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وقت کا کام تھا گزرے جانا وقت گزر گیا،، فصیح لوگوں کو بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی فصی نے ایک نئ چال۔چلی تھی وہ یہ کہ جس دن عالیان مشا کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس سے اگلے دن ہی اسنے اپنے ہونے والے سسر یعنی مشا کے ڈیڈ کو کال کی اور انہیں مشا کے بارے میں جانے کا غیلاظت بکی۔۔۔
وہ بھاگ گئ ہے وہ یونی میں اپنے عاشق کے ساتھ ہوتی تھی وہاں بھاگ گئ جب کے دوسری طرف روای نے چین لکھا تھا اس کی اس قدر غلط گھٹیا بکواس سن کر بھی انہوں نے آنی بیٹی یا اسے کچھ نا کہا کیونکہ اپنی بیٹی کی پاک دامنی کے گواہ وہ خود تھے اور اسکی اول فول بکواس بڑھتی اس سے پہلے ہی کھٹاک سے فون رکھ دیا۔۔۔
فصیح کو حیرانی ہوئی مگر وہ سمجھا کہ غصے میں وہ لندن آئیں گے ہائے رے خوش فہمی تیر اا ثار ا۔۔۔۔

مشانے عالیان کے گھر آتے ہی کامران صاحب کو فون کر دیا وہ پہلے بھی اسکے معاملے میں پریشان ہو کر اپنے ڈیڈ کو فون کرتی تھی وہ اسے تسلی دیتے کہ جو وہ چاہے گی وہی ہو گا وہ جانتے تھے انکی بیٹی مر جائے گی انکی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گی۔۔۔۔

اس فن کے حادثے کے بعد بے تحاشا روتی اپنے ڈیڈ کو کال ملائی اور فصی کی کی گئی بیغیرتی انکو سنائی جس سے انکی طبیعت بگڑ گئی۔۔۔۔

مشانے صاف منع کر دیا کہ وہ اب اس انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔۔۔

کامران صاحب مان گئے،،،مشانے بتا دیا کہ وہ اس وقت اپنی بیسٹ فرینڈز رش کے گھر ہے وہ کچھ مہینوں میں سمیسٹر کمپلیٹ کر کے واپس جائے گی اس کے ساتھ وہ بھی اجائے گی کامران صاحب خود آجاتے مگر وہ ہارٹ پیشنٹ تھے انہیں سفر منع تھا مشانے بھی منع کر دیا البتہ باپ کی تسلی کی لیے شایان سے بات کروادی۔۔۔

کامران صاحب کو اپنی بیٹی پر یقین تو تھا ہی پر اتفاقاً کامران صاحب احد صاحب کے بزنس پارٹنر بھی رہ چکے تھے جسے انہیں بے حد تسلی تھی،،وہ جانتے تھے کہ ان بچوں کے درمیان انکی بیٹی بلکل سیف ہے کیونکہ انکی پرورش احد اور انی بیگم نے کی ہے وہ کچھ بھی غلط کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتے اوپر سے شایان نے انہیں تسلی دی۔۔۔

مشا اسے بہنوں جیسی عزیز ہے وہ اسکی اتنا ہی خیال رکھے گا جتنا زرش کا وہ اسکی جانب سے بے فکر ہو جائیں س۔۔۔

کامران صاحب بے فکر تھے روزانہ مشا انہیں فون کرتی خیریت معلوم ہو جاتی کامران صاحب اب کی بار خود بھی چاہتے تھے کہ انکا تعلق اس عزت دار گھرانے سے جڑ۔ جائے وہ شایان کے۔ لیے سوچتے تھے مگر انکی بیٹی تو شایان کا

بھائی عالیان پسند کر چکی ہے،،، خیر ہے تو وہی گھر نا،، اور ایک کی باپ کا بیٹا قسمت ان پر مسکرا دی تھی آخر صبر کا پھل ملنے والا تھا۔۔۔۔

3ماہ بعد:

لاہور:

3ماہ گزر گئے وقت کیسے گزرا پتہ نا چلا ایسے میں وہ دونوں ماں بیٹی اسلام۔اباد سے لاہور شفٹ ہو گئے قریشی۔ہاوس کی خوشیاں برباد کرنے مگر وہ نہیں جانتی تھی اس بار کوئی سا بھی اپنا گند اغلیظ پتا پھینکے گی وہ۔پلٹ کر اسکے گھر کو ہی آئے گا

اس دوران نمرہ کی ملاقات احد صاحب سے ہوئی جس سے وہ بھی گھبرا گئے آخر اس نے بات ہی کوئی ایسی گھٹیا کی تھی پیچھلے 32 سال والا جنون اور پاگل پن آج بھی اسکی باتوں میں تھا۔۔۔

بات اگر ان پر ہوتی تو وہ ضبط کر جاتے وہ جیسے تیسے اس سے بھی کھیل۔جاتے مگر اس بار بات انکے سب سے چھوٹے بیٹے پر آئی تھی بچوں میں تو جان بستی تھی،،زرا سی بھی انچ ان پر برداشت نہیں تھی۔۔۔

جبھی اپنی بیوی کے ساتھ مل کر احان کا فورا نکاح کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ بھی طہہ کیا کہ وہ آج ہی شاہ ولا جائیں گے اور جا کر خود ایہا کا ہاتھ اپنے احان کے لیے مانگے گے۔۔۔

صبح سے گھر میں گہما گہمی کا سماں تھا سب چیزیں تیار تھیں احان جہاں خوش تھا ایک الگ سی بے چینی کھائے جا رہی بات یہ بھی نہیں تھی کہ نانا ہو جائے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ ایبہا بھی تو اس سے پیار کرتی تھی اور سارہ اور شاہ صاحب ان سب کی کب سے جانتے تھے مگر یہ بے چینی سوائے نیزے پر ہی تھی آخر کیا تھا اپنی کیفیت خود ہی سمجھ سے باہر تھی نا کسی سے شئیر کی۔۔۔۔

احان۔۔۔۔!!!!

آمنہ نے آواز دی۔۔۔۔

آر یو ریڈی۔۔۔۔؟؟؟

جی،،جی تیری ہوں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔

مجھے کیوں جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟

ماتھے پر بل لیے ماں سے سوال پوچھا گیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں جانا چاہتے کیا۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے برو آچکا کے پوچھا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جانا چاہتا آپ خود جائیں اور جا کر ان سے بات کریں۔۔۔۔۔

تم۔کیوں نہیں جاناچاہتے میاں دو دن کی محبت کا بھوت اتر گیا احد صاحب نے غلطی کی کر دی بول کر وہی آمنہ نے انہیں گھورا وہ دانتوں تلے لب دبا گئے۔۔۔۔۔

ڈیڈ ڈڈڈڈڈ۔۔۔۔۔۔!!!!!

ناچاہتے ہوئے تلخی سے لفظ ادا ہوا آمنہ کا دل اچھل کر حلق میں ایا اسکی اونچی آواز پر جبھی فورا ہاتھ پر دباؤ دے کر گھور کر آواز نیچے رکھنے کا کہا آخر اسے ہوا کیا تھا کیوں اتنا تلخ ہو رہا تھا اب تو من مرضی بھی ہو رہی تھی۔۔۔

احد صاحب نے اسے حیرانی کی کیفیت میں دیکھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا احان بھول گئے ہو باپ ہوں تمھارا یہ کس طرح بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

احد پلیززز آپ تو چپ کریں نا دیکھیں وہ پریشان ہے۔۔۔۔

اوو پلیز زماما۔۔۔

اور ڈیڈ آپ اس طرح کی بات بولنے سے پہلے ضرور سوچیے گا آئندہ میں ان لڑکوں میں سے نہیں جس فیک ریلیشن شیپ بناؤ،، لڑکیوں سے دوستی کرتا پھیرو چاہے وہ میری کلاس فیلو ہی کیوں نا ہو میں نے آج تک کسی سے بات نا کی،، نا کسی کو دلاسے دیے لحاظہ آپ مجھے ان لڑکوں میں شامل کرنے چھوڑ دیں میرا عشق سچا ہے،، میرے جزبات اس لڑکی

کے لیے سچے ہیں میری ماں بہت اچھے سے جانتی ہے می کیا چاہتا ہوں میں جو چاہتا ہوں وہ مجھے مل رہا میری محبت کو کچھ کہنے سے پہلے پلیز ز آئندہ سوچ لیے گا وہ۔ کہتا وہاں رکا نہیں چلتا بن گیا۔۔۔۔۔

یہ۔اس نے۔ کیا بولا تھا آخر اج۔ پہلی مرتبہ بہت پہلی مرتبہ احان نے اپنے باپ سے اس طرح تلخ ہو کر بات کی تھی اس نے کبھی اونچی آواز میں بات تک نا کی تھی اور یہ جو باتیں وہ بول کر انہیں گیا کیا وہ ان پر چوٹ۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ نے سوچا اور احد کی جانب دیکھا۔۔۔۔
جو غصے سے اسے ہی تاڑ رہے تھے۔۔۔۔

ائم۔،،،ائم۔ سوری احد بچہ ہے نہیں برداشت کر پایا اپنی محبت پر بات پلیز جانے دیں وہ انکا بازو تھام کر بولیں۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔ !!!!!
احد نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔۔۔۔۔

لگام۔ڈال لو آمنہ اپنے بیٹے کو یہ جو بکواس کر کے گیا ہے آج پہلی مرتبہ جانے کہاں سے سیکھ کر آیا ہے اسے بتا دو اگر اسکی یہی چال ڈھال ہو گی تو بھول جائے ابیہا وہ کہتے باہر نکل گئے صد شکر تھا کہ یہ نہیں بولے کہ وہ۔شاہ صاحب کے گھر نہیں جا رہے۔۔۔۔

آمنہ نے بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھا جو انہیں بری طرح ڈانٹ کر گئے تھے انہیں لگ رہا تھا کہ آمنہ بیگم شاید ماضی کی کچھ باتیں بتا کر ان سے بد گمان کر دیا مگر خدا گواہ آمنہ بیچاری نے اپنا منہ کھولا ہو وہ۔تو یہ بات ان سب سے چھپانا چاہتی تھی۔۔۔۔

لیکن احان کی باتیں آمنہ کے زہن پر۔گہرا اثر چھوڑ گئیں۔۔۔۔۔

آخر اس ناگن نے زہر گھولنا شروع کر دیا ہے جس کا اثر دو باپ بیٹے کی محبت اور انکی بونڈنگ پر ہوا ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے بد گمان ہو رہا ہے کیا احان کو یہ سب اس چڑیل کی بیٹی آمنہ کے زہن میں جھماکا ہوا ان نے دے کر فون دیوار پر مارا

۔۔۔۔

یو بچچچچچ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

تمھیں تو میں نہیں چھوڑوں گی میرے گھر میں زہر۔گھول رہی ہو میں تمہیں جان سے مار دوں گی وہ چینخی۔۔۔

جب اچانک ہارن کی زور دار آواز پر وہ۔ہوش میں آئیں اور غصے سے لال ہوتی باہر چلی آئیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ احد صاحب دونوں کے درمیان بے حد خاموشی تھی یہ خاموشی تب چھاتی جب وہ اپنی بیوی سے بے حد ناراض ہوتے اب تو انکی غلطی بھی نا تھی پھر بھی ایسی ناراضگی۔۔۔۔۔

ہمشہ سے تو یہی ہوتا تھا غلطی ناہونے کے باوجود فضول کی ناراضگی پال لینا جن سے انکی بیگم کٹتی تھیں۔۔۔۔

آمنہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ اس بات تک کی ہوش نہیں تھی کہ سامنے شاہ ہاؤس آچکا ہے۔۔۔۔۔

اتروووو۔۔۔۔!!!

گھر آگیا۔۔۔۔!!!

آمنہ نے سامنے دیکھا اور ایک نظر ساتھ بیٹھے احد صاحب کو بھی پیڑ پٹخ کر نیچے اتری۔۔۔۔

وہ۔ بھی نیچے اترے دونوں مصنوعی مسکراہٹ سجائے اندر کی جانب بڑھے۔۔۔۔

ایک۔ں بات یاد رکھنا آمنہ کا رخ موڑ کر بازو پر سختی سے گرفت دے کر خود کے قریب کر کے وہ بولے۔۔۔۔۔
جھلسی ہوئی سانسیں امنہ کے ماتھے پر پڑیں ماتھا دہک سا گیا۔۔۔۔۔

اگر احان کا رویہ کہ رہا تو بھول جانا آمنہ۔۔۔۔۔

ناٹ ایٹ آل وہ بھی ہلکی آواز میں پھنکاریں۔۔۔۔

چھوڑیں میرا بازو۔۔۔۔۔۔

اپ میری ایک بات یاد رکھیں بنے گی تو ہر حال میں میری ہو ایہا آپکے بیٹے کے رویے کے زمہ دار وہ معصوم نہیں ہے
۔۔۔۔

میں نے یہ بکواس کب کی ہے کہ احان کے رویے کی زمہ دار ایہا ہے تم نے کچھ بولا ہو گا اسکے سامنے امنہ۔۔۔۔!!!!

احد پلیززززززفار گاڈ سیک ہمشہ سے میں،،،، میں ہی ہوں جو ہر ایک۔سے آج تک۔سب چھپاتی آئی ہوں احد د۔۔۔۔!!!!

کبھی بھی آپ کو قصوروار نہیں ٹھرایا۔۔۔۔۔

تو اج۔اپکو لگتا کہ آپکے بیٹے کے سامنے میں کوئی بھی فضول بکواس اپنے محرم کے لیے کروں گی،،، آپکے بیٹے کا رویہ آپکی اس سوکالڈ ایکس فرینڈ نمرہ کی وجہ سے ہے جسکی بیٹی مسلسل میرے بیٹے کو ایہا کے نام پر مینٹلی ٹارچر کرتی ہے اسی نے کچھ بکا ہو گا میں نے نہیں اور اگر اس بار کچھ ہوا تو ماما سے یعنی آمنہ کے ساسوماں سے وہ انہیں نہیں بچا سکیں گے ۔۔۔۔۔

Now leave meeee.....!!!!!

جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتی وہ پھنکاریں۔۔۔۔۔!!!!!!

احد نے پھٹی آنکھوں سے دیکھا آخر وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ آمنہ انکے بیٹے کو انہی سے بد گمان کریں گے وہ کیسے سوچ گئے۔۔۔

افففففف بگڑ گئی یار ناراض کر دیا۔۔۔۔۔

اب وہ مانے گی بھی نہیں یار ر ربچوں والی حرکتیں کر کے منانا پرے گا اللہ خیر ابھی تو چلیے اندر۔۔۔۔۔

ان کی گوہر افشانیاں سن کر پیچھے کھڑے شاہ صاحب زور سے ہنس دیے جو کب سے سارا منظر ملاحظہ فرما رہے تھے پہلے تو پریشان ہوئے پھر انکی بات سن کر وہ۔ہنس دیے۔۔۔۔

احد صاحب بھناتے پیچھے مڑے۔۔۔۔۔

کیا ہے کیوں نکل رہے دانت۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

السلامُ علیکم۔۔۔۔!!!!

وسلام۔۔۔۔!!!

یااللہ خیر۔۔۔ !!!

شاہ صاحب چلتے قریب آئے۔۔۔۔

خیریت موادہ غصے میں اندر گیا۔۔۔۔!!!

شاہ۔صاحب نے بروا چکائے۔۔۔۔۔

احد صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری ایک نظر اندر کی طرف ڈالی اور شاہ صاحب کو دیکھا۔۔۔۔
ناراض ہو گئ ہے غلطی ہو گئ خیر چلیے اندر ضروری بات کرنی آپکی سالی نے آپ سے۔۔۔۔!!!!!

مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟

شاہ صاحب نے کنفرم کیا۔۔۔۔

جی آپ سے ہی چلیے اب۔۔۔۔۔

چلیے۔۔۔۔!!!!!

یااللہ خیر۔۔۔۔!!!!

شاہ صاحب التو جلالتو کا ورد کرتے اندر آئے سامنے ہی وہ۔بلا کڑے تیور لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ایک تو نمرہ کی کارگریاں اوپر سے اب انکے شوہر کا فضول سا غصہ۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔ !!!بہن۔۔۔۔ !!!عرف بلا دوسرا فقرہ محض منہ میں بولا۔۔۔۔

واعلیکم السلام۔۔۔!!!

امید ہے خیریت سے ہونگے کچھ ہوتا نہیں آپ جیسے جنات کو خیر بائی داوے ویئر ازیور وائف۔۔۔۔؟؟؟؟

ابھی انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا جب سارہ چلتی نیچے آئیں۔۔۔

اووووو۔۔۔!!!

وہ آگئ تمھاری دوست۔۔۔۔

آمنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا ایک مہربان سی مسکراہٹ نے لبوں پر احاطہ کیا سارہ بھی مسکرائیں۔۔۔

ایک دوسرے سے گلے مل کر حال احوال پوچھنے کے بعد وہ اب لاونج میں بیٹھی تھیں۔۔۔۔

آخر آمنہ بولیں۔۔۔۔

مجھے ایک ضروری بات آپ لوگوں سے کرنی ہے۔۔۔۔
کچھ لینے آئی ہوں میں یہاں۔۔۔۔۔

ایسی کیا بات ہے اور کیا لینا۔ہے کھانا۔۔۔؟؟؟؟

گھر میں ملتا مجھے کھانا بلکہ میں خود بناتی ہوں۔۔۔۔

بی سریس ناووو۔۔۔!!!

مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

مضحکہ خیز۔۔۔!!!!

فرمایئے ہمہ تن گوش ہیں ہم۔۔۔!!!!

سریس ہو۔سارے آج امنہ سریس ہے۔۔۔۔

شاہ صاحب شرارت سے بولے۔۔۔۔

ہو گیا اپکا۔۔۔؟؟؟؟

جی۔۔۔۔!!!!

بلا کہیں کی۔۔۔۔۔!!!!

جن کہیں کے۔۔۔ !!!

آمنہ بھی دانت پیس کر بولیں۔۔۔۔

ہو گئے شروع سارہ نے گھور کر بولا۔۔۔

دونوں باہر چلے جائیں اور لڑیں جا کر کشتی۔۔۔

شاہ صاحب آپ سریس کیوں نہیں ہو رہے چپ ہوں بولو امنہ تم۔۔۔۔۔

میں آپ سے ہاتھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔
بات پوری بھی نا کر پائی شاہ صاحب نے بات بیچ میں اچک
دی۔۔۔

کیا تمھیں سارہ کے ہاتھ کا کھانا اتنا پسند کہ تم ہاتھ کلم کروانا چاہ رہی۔۔۔۔۔

واٹٹٹٹٹٹ۔۔۔!!!!!

یہ کیا بول رہے ہیں آپ شاہ جی۔۔۔۔ سارہ نے بگڑ کر بولا۔۔۔۔

اے چپ کروا انہیں میں زبان بھی کلم۔ کروا سکتی ہوں آمنہ نے شاہ۔ صاحب کو۔ گھورا وہ گڑبڑا گے۔۔۔۔

بولو بہن تم بولو میں چپ ہوں۔۔۔۔۔۔

میں آپ لوگوں سے آپ کی بیٹی ایہا کا ہاتھ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے احان کے لیے مانگنے آئی ہوں امید ہے آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

ہیں ہیں کیا!!!!!۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

شاہ صاحب اچھلے۔۔۔۔۔۔۔

یہ۔ایک دم سے حالات بدل گئے،، جزات بدل گئے،،، وقت بدل گیا،،، یہ کیا مزاق ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

کونسے حالات بدلے ہیں مسٹر شاہ،،، اینڈ فار یور کائینڈ انفارمیشن بچے آپس میں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

مطلب کے ایہا جس میں انٹرسٹڈ ہے وہ کوئی اور نہیں احان ہے۔۔۔۔

جی بلکل مجھے احان نے پہلے دن سے بتا دیا تھا وہ ایہا کو پسند کرتا شادی کرنا چاہتا ہے ہاں جلدی ہے میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہم۔ایہا اور احان کی شادی کر دیتے رشتہ پکا کر دیں اگر تو۔۔۔۔۔

سارہ بیگم نے شاہ صاحب کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں تھے۔۔۔۔۔

کونسے مراقبے میں چلے جاتے ہیں شاہ بھائی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!!!!

وہ فورا بولے۔۔۔۔

نہیں پر یہ تو وٹے سٹے والا چکر ہے وہ اب سریس اور پریشانی سے بولے جبکہ آمنہ شرارتی سا مسکرائی۔۔۔۔

شاہ صاحب نے انہیں گھورا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟؟ شاہ صاحب نے برو اچکائے۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟؟؟ آمنہ ہنوز مسکرائیں۔۔۔۔۔

لیکن میں وٹے سٹے کے حق میں نہیں۔۔۔۔۔

اوہووو کیا ہو گیا اپ کونسے زمانے میں رہ رہے ہیں شاہ صاحب احد صاحب اس بار بولے۔۔۔۔

پہلی بات تو یہ بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔

اور دوسری بات کہ آپ بے فکر رہیں وٹے سٹے والا کوئی کام۔ نہیں ہو گا بھروسہ رکھیں اپنی بیٹی بنا کر رکھیں گے ہم آپکی بچی کو۔۔۔۔

تم۔پر تو آنکھیں بند کر کے یقین ہے یار بٹ سے تمھارا زوجہ محترمہ اللہ بچائے اور میری معصوم بچی۔۔۔۔

اووایکسکیوزمی ایہا مجھے میرے بچوں جیسی عزیز ہے بے فکر رہیں آپ۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے اگر بچوں کی خوشی کی بات ہے انکی خوشی اسی میں ہے تو مجھے کوئی مسلئہ نہیں اس میں۔۔۔۔۔

بلکل بچوں کی خوشی میں ہماری خوشی امید ہے وہ بہت خوش رہے گی وہاں ایہا کے ماں باپ نے فوراہاں کر دی۔۔۔۔۔

نوازش۔۔۔۔!!!!!
آمنہ مسکرا کر بولیں۔۔۔۔۔

بلکل وہ۔بہت خوش رہے گی ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھوں گی اسے۔۔۔۔۔

امید ہے سارہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

پر ایک بات ہے اب کی بار احد صاحب بولے آمنہ نے کن اکھیوں اور نا سمجھی سے انکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

وہ مسکرائے آمنہ نے ناراضگی سے پہلو بدلہ۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں بچوں کا نکاح بھی کر دیا جائے ساتھ ہی قریشی صاحب نے اپنی بیگم سمیت انکے سر پر بم پھورا۔۔۔

آمنہ نے حیرانی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔۔۔
وہ دوبارہ مسکرا دیے۔۔۔۔

لیکن یہ اتنی جلدی کیوں ابھی تو ایہا بہت چھوٹی ہے۔۔۔۔
شاہ۔صاحب نے مخالفت کی۔۔۔۔۔

ارے نکاح کا کہہ رہا ہوں کونسا رخصتی ساتھ کہہ رہا میں شاہ صاحب بچے ایک پاک مضبوط بندھن میں بندھ جائیں۔گے اس سے بڑھ کر ہمیں کیا چاہیے۔۔۔؟؟؟

مگر اتنی جلدی ائی مین ابھی تو ایان اور سعیر۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں شاہ صاحب آپکی ایہا آپکی بیٹی اپکے پاس ہی رہے گی بس ایک مضبوط رشتہ انکے درمیان ہو گا چاہ کر بھی کوئی نہیں توڑ سکتا۔۔۔۔

ہو نہہہہ۔۔۔!!!!

ابھی تو بڑی بڑی باتیں بول رہے تھے باہر مجھے جاگ گئی دوست کی محبت یہ کونسا روپ ہے انکا آمنہ نے بڑی طرح پہلو بدلہ۔۔۔۔۔۔

احد صاحب نوٹ کر کے مسکرائے۔۔۔۔۔

مگر شاہ صاحب لاجواب ہوئے۔۔۔

دیکھیے شاہ صاحب آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بچے سب سے الگ ہیں ان سے جلنے والے بہت ہیں بہت سے دشمن بھی ہیں میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بچوں کا فیوچر کسی قسم سے بھی ان سکیور ہو سو پلیز زمان جائیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کوئی اعتراض نہیں مگر میں رخصتی ابھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

ہمیں منظور ہے ہمیں رخصتی ابھی چاہیے بھی نہیں مگر۔۔۔۔۔

آمنہ بیگم رکیں س۔۔۔۔۔

مگر کیا آمنہ۔۔۔۔؟؟؟؟!

اگر ہمیں رخصتی کرنی پڑی تو پلیز ز ہمارے ساتھ کمپرومائز کی جیے گا۔۔۔۔۔

کیابات ہے کوئی بات ہے کیا آمنہ کچھ ہوا ہے پریشان ہو سارہ نے غور سے آمنہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ چپ ہو گئیں

۔۔۔۔۔

وہ واپس آ گئی ہے۔۔۔

آمنہ نفرت سے بولیں۔۔۔۔

کون۔۔۔؟؟؟

کون واپس آ گئی۔۔۔۔؟؟؟

نمرہ.....

ہاں وہ کہاں سے آ گئی۔۔۔۔؟؟ سارہ حیران ہوئی جبکہ شاہ صاحب نے احد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔

ا

ہمم نمرہ باجی کیوں بھئی احد بھائی بڈھی ہو کر بھی اس نے آپکا پیچھا نا چھوڑا۔۔۔۔

شاہ بھائی پلیز

اس کی بیٹی نے احان کو کہیں دیکھ لیا اور اب وہ اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔۔۔۔

کیا یہ۔کیا بول رہی ہو مطلب وہ اب۔۔۔۔؟؟؟؟

سارہ پریشان ہوئیں۔۔۔۔

اسی لیے تو کہ رہی ہوں یار کہ جلدی سے ایہا اور احان ایک ہو جائیں تا کہ وہ کوئی بھی چال۔ناچل پائے اور میں جانتی ہوں یہ بچے آپس میں جڑے ہیں بہت پیار کرتے ہیں انہیں الگ کرنا آسان نہیں پلیز ز ز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری بچے کا مستقبل ایک محفوظ اور ایک سکون دے مستقبل تمھارے ہاتھ میں ہے سارہ۔پلیز۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے،،، جیسے ہی ایان سعیر آتے ہیں ہم لوگ ایان کے نکاح کے ساتھ ایہا کا نکاح بھی کر دیں گے کیوں شاہ جی ۔۔۔؟؟؟

ٹھیک ہے پر شرط۔یہ کہ میری بچی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نا ہو اور تو اور تم۔اپنے بچے کا مستقبل محفوظ کرتے ہوئے میرے بیٹی کو کسی مشکل کا سامنا نا کرنا پڑے،،شاہ ہے شاہ صاحب نے حامی بڑھی۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں آنچ بھی نہیں آئے گی اسے میں قسم کھاتی ہوں وہ بلکل محفوظ ہو گی میرے پاس۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

تھینکیووو،،، تھینکیو سو مچ۔۔۔۔

شاہ صاحب نے سر ہلایا۔۔۔۔

ایہا کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ آمنہ نے سارہ سے پوچھا۔۔۔

وہ سو رہی ہے ابھی جب پتہ چلے گا تو خوشی سے جھوم۔اٹھے گی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاوہ دونوں کھکھلا دیں۔۔۔۔
کچھ ہی دیر میں وہ سب کچھ طہہ کر کے اپنے گھر کو۔واپس نکلے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لندن:
آج ان سب کو پاکستان واپس آنا تھا مگر اپنے اپنے گھروں میں کسی کو انفارم نہیں کیا تھا وہ ان کو سرپرائز دینا چاہتے تھے،، جبھی مشاعالیان،، سعیر زرش ایان انکے ساتھ ائیر پورٹ آئے،، جبکہ شایان ابھی تک نہیں آیا تھا کیونکہ اسے آفس کا کچھ ضروری کام دیکھنے تھے سب سے ضروری تو عرشیہ تھی جس کی مدر ابھی سفر نہیں کر سکتیں تھیں مگر بہت جلد شایان ڈاکٹر سے رجوع کر کے انہیں اپنے ساتھ پاکستان لے جاتا۔۔۔۔
ابھی بھی وہ آفس میں بیٹھا تھا فیورٹ سیکٹری جو نہیں آئی تھی اوپر سے ایان بھی پاکستان چلا گیا وہ اکیلا یہاں۔۔۔

پھر کسی خیال کے تحت اٹھا اپنی کیز اور والٹ اٹھایا اور آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ عرشیہ کے گھر پہنچا ریڈ کلر۔کے روز بکے لیے کچھ فریش جو سز اوو فروٹس کے کر وہ عرشیہ کے گھر آیا آکر بیل۔بجائی۔۔۔

کون۔۔۔۔؟؟؟؟

جانچ۔پہچانی آواز پر بھی گھنی مونچھوں۔تلے عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

شایان قریشی۔۔۔۔!!!!

عرشیہ نام۔سن کر جگہ سے اچھلی،،اس شخص کا ایک نیا روپ سامنے آیا تھا اس ایک۔ہفتے اس قدر کیئر نگ،، خوبصورت اور پیارا شخص تھا خیال۔رکھنے والا دل سوچ کر۔ہی دھڑکتا تھا ایک۔الگ ہی بیٹ پر عرشیہ نے دروازہ کھولا وہ مسکراتا اسکے سامنے کھڑا تھا،،،ریڈ روز کا۔بکے اسکے سامنے کیا عرشیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

سر آپ۔۔۔؟؟

جی کیوں مجھے انا منع ہے کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں ایسی بات نہیں آیئے عرشیہ نے اسے اندر آنے کاں ولا۔۔۔

وہ۔گہری نظر سے اسے دیکھتا اندر آیا اور اسکی ماما کے کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر نیم۔دراز تھیں۔۔۔۔

السلام علیکم آنٹی۔۔۔!!!

کیسی طبعیت ہے اب آپکی عقیدت واحترام سے جھک کر پوچھا تو وہ مسکرائیں وہ پہلے دن سے جانتی تھیں اسے اور پھر جب ہوسپٹل میں دیکھا پہلے تو دیکھتی رہ گئیں مگر اس قدر اچھی تربیت کا لڑکا وہ۔کب سے اپنی عرشیہ کے لیے ایسا ہی لڑکا تلاش کرتی تھیں۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک اپ سناؤ بیٹا۔۔۔؟؟

میں بلکل فٹ آپکی طبعیت کیسی ہے۔۔۔؟؟؟

بہت بہتر ہوں بیٹا تمھارا بہت شکریہ تم نے ہمارا اتنا ساتھ۔۔۔۔۔

شششش۔۔۔!!!!

ایسے مت بولیں آنٹی میں نے کچھ نہیں کیا وہ ہے نا اللہ آپکی مدد اس نے کی ہے نا کہ میں نے اس لیے پلیز نز۔۔۔۔

خوش رہو بیٹا اللہ تمھیں ڈھیروں خوشیاں دے میں تمھارے ان احسانات کا بدلہ پتہ نہیں چکا پاؤں یا نا۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں بیٹا بھی کہہ رہی ہے اور شکریہ بھی ہاؤ بیڈ۔۔۔۔

ہاں ایک کرم۔نوازی آپ کر سکتیں ہیں میں آپ سے آپکی بہت قیمتی شے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

کیا بیٹا میرے پاس تو ایسا کچھ نہیں ہے مگر تم بتاؤ میں پوری کوشش کروں گی تمھیں وہ دینے کی جس کے تم۔خواہش مند ہو۔۔۔۔۔

آپ کے پاس بہت قیمتی چیز ہے آنٹی اور میرا اس پر دل آگیا ہے اور میں اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں پوری عزت سے آپکی خواہش کے اظہار سے۔۔۔۔۔

بتاؤ بیٹا کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟

عرشیہ۔۔۔!!!!!

کیا۔۔۔؟؟؟؟؟

یہ کیا بول رہے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟

جی آنٹی آپکی بیٹی عرشیہ کا خواہش مند ہو میں مجھے آپکی بیٹی سے محبت ہے آج سے نہیں ہے پہلے دن سے جب میں نے اسے دیکھا تھا تب سے،،، میں نے اسے ٹوٹ کے چاہا ہے،،، اسکی آواز نے ہی مجھے اس سے عشق کرنے پر مجبور کر دیا تھا ۔۔۔

کیا آپ اپنی اس قدر قیمتی اور پیاری بیٹی اس ناچیز کو دے گئ کیا آپکو قبول ہوں میں آپ کے داماد کے روپ میں آپ اپنی پیاری بیٹی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھمائے گئیں۔۔۔

پر بیٹا تم ان سے کچھ بولا نا گیا۔۔۔۔

آنٹی آپ فکر مت کریں،، میری ماما بہت جلد پاکستان جاتے ہی آپ کی طرف آئیں گی میری اور عرشیہ کی بات پکی کرنے اور اس بات کا خوف مت رکھیے گا وہ نہیں مانے گی ان کے لیے میری خوشی سے بھر کر کچھ نہیں وہ ضرور مانیں گی بس آپ ایک دفعہ ہاں کر دیں۔۔۔

سلمی بیگم نے فورا سے ہاں میں سر ہلایا،، مجھے تم بہت پسند ہو بیٹا میں ہمشہ سے اپنی بچی کے لیے ایسا ہی شوہر چاہتی تھی اللہ نے میری سن لی امید ہے تم میری بیٹی کو بے تحاشا خوش رکھو گے۔۔۔

بے تحاشا آنٹی۔۔۔!!!

بے تحاشا خود سے بھی زیادہ انشاءاللہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔۔

جیتے رہو بیٹا۔۔۔۔

تھینکیو تھینکیو وو سو مچ آنٹی۔۔۔۔!!!

میں چلتا ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہے اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔

ارے لیکن کھانا تو کھالو۔۔۔۔

نہیں آنٹی مجھے بھوک نہیں میں چلتا ہو وہ عقیدت سے انکا۔ہاتھ چومتا باہر نکلا جب اچانک اس پری پیکر پر نظر پڑی جو دروازے پر سر جھکائے کھڑی تھی،،،اور چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شایان نے گہری مسکان سے اسے دیکھا اور اسکے پاس آیا۔۔۔۔

میٹ یو سون پریٹی گرل جھک کر کان کے۔پاس سرگوشی کی اور جھٹکے سے گال میں نامحسوس ہونے والے لب رکھ کر آگے بڑھ گیا پیچھے وہ کرنٹ کھا کر اچھل کر رہ۔ گئ اور دنگ سی اسے جاتا دیکھتی رہ گئ۔۔۔۔۔۔۔

ایان وغیرہ سب لوگ ائیر پورٹ پر پہنچے،، ایان کا بلکل۔ بلی دل نہیں تھا لیکن ماما ڈیڈی کے پریشر میں آکر جانا پر رہا تھا بہت بہانے گھڑے مگر سارہ بیگم نے ایک نا سنی آخر اور کتنا انتظار کرنا باقی تھا۔۔۔

اب بھی وہ ائیر پورٹ پر پہنچے ہور ڈنگ چیکنگ کے بعد اندر آکر انتظار کرنے لگے،، فلائٹ کی اناوسمنٹ ہوئی تو وہ لوگ فلائٹ کی جانب بڑھے،، ایان اپنی جگہ پر بیٹھا جبکہ سعیر نے کھینچ کر زرش کو خود کے ساتھ بیٹھایا یہ کہہ کر اسکی بیوی ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ کی سفر کرے گا عالیان نے دوست کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

کیونکہ اندھے کو کیا چاہیے تھے دو نین،، بس مشا کے ساتھ بیٹھنے کا موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا مرتی کیا نا کرتی اب بیٹھنا پڑا اس جن کے ساتھ جانتی تھی اب پورے 8 گھنٹے اسکی شامت آئی رہے گی،، اور کچھ ایسا ہی وہ بیٹھتے ہی بغیر کسی کا لحاظ کیے کھولے عام اسے تاڑنے میں مصروف تھا مشا جھں جھلائی۔۔۔

کیا ہے آپکو عالیان۔۔۔؟؟؟؟

پیار،، پیار پیار تم سے پیار ہاتھ میں ہاتھ لے کر لبوں سے لگا تا بولا وہ اچھلی۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟دانت پیس کر غصے سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔۔

ہاں تمھارے عشق میں۔۔۔۔ !!!سکون سے بول کر اس کو گڑبڑانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

افففففف مشانے اسے گھورا۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو پیاری لڑکی پیار ہو جائے گا وہ اسکی لال ناک کو چھوتا بولا وہ تلملائی۔۔۔۔

عالیان میں آپکا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔

اووسوری اچھا غصہ مت کرو اب نہیں کرتا کچھ۔۔۔

مشا سیدھی ہو۔کر۔بیٹھ۔گئی وہ بھی مسکراتا سیدھا ہو کر شرافت سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

دوسری جانب بہت ہی خوبصورت پیارا اور سویٹ کپل بیٹھا تھا جو کہ اپنی مثال آپ تھا،، زرش اور سعیر،، فلائٹ ٹیک آف کر چکی تھی زرش کو بے تحاشا ڈر لگتا تھا جبھی وہ بری طرح پہلو بدل رہی جب اچانک کسی نے کھینچ کر اسے اپنے چوڑے سینے میں چھپایا کیونکہ وہ کب سے اسکی بے چینی نوٹ کر رہا تھا مگر وہ اپنی پریشانی۔ نہیں بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

ریلیکس مائی گرل،، ائم۔ ہیر و دیو۔۔۔۔!!!!

بہت آرام سے اس کی کمر سہلاتا پیار سے بولا وہ ریلیکس ہو گئی۔۔۔۔

فلائٹ ٹیک آف کر چکی زرش اب بھی ڈر لگ رہا کیا۔۔۔؟؟؟

منہ جھکائے اسکی طرف دیکھتا بولا جواب تک آنکھیں موندے اسکے سینے میں چھپی بیٹھی تھی۔۔۔۔

زرش نے آرام سے نا میں سر ہلایا،، وہ۔ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے انکی نرمی کو محسوس کیا خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا ایک سرور کن سکون سا جسم و جان میں تھا،، وہ۔ جانتا تھا وہ واپس جا رہا ہے اور بہت جلد اسکی زرش ہمشہ کے لیے اسکے پاس آ جائے گی۔۔۔۔۔

زرش اسکے ساتھ لگی اپنے ناخنوں سے اسکے سینے پر خود کا اور اپنا نام۔ لکھ رہی تھی،، سعیر مسکرا کر اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

کبھی اسکے بازو پر گدگدی کی وہ اس میں سمیٹی۔۔۔۔

سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا وہ جانتا تھا اسے گدگدی ہو رہی ہے۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟

گدگدی ہو رہی ہاہاہاہاہاوہ کھلکھلائی پورے پلین میں اسکی کھلکھلانے کی۔ اواز گھونجی۔۔۔

سعیر نے دوبارہ اسے گدگدی کی وہ دوبارہ ہنسی۔۔۔

نہیں کریں سعیر گدی گدی ہوتی ہے مجھے۔۔۔۔۔

کیسے ایسے۔۔۔؟؟؟ دوبارہ بازو پر انگلی پھیر تا بولا۔۔۔۔۔

اہاہاہاہا اگین سعیر وہ پگلی شروع ہی ہو گی سعیر نے جان کر اسکی کمر پر انگلی پھیری اب کی بار ہوا ٹائٹ ہوئی اور وہ اچھلی ۔۔۔۔

یہ کیا تھا سعیر۔۔۔؟؟؟ وہ۔لال ہوئی۔۔۔۔

سعیر نے ہونٹ دبا کر اسے دیکھا جو لال گلاب ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم۔مجھے بہکا رہی ہو میری جان۔۔۔۔

زرش بوکھلائی۔۔۔۔

سعیر نہیں کریں وہ چہرہ جھکائے شرمیلے انداز میں بولی سعیر کو اس پر پیار آیا۔۔۔۔۔

میں نے بہکانے سے منع کیا تم مجھے مزید بے خود کر رہی ہو میری جان اپنی ان معصوم حرکتوں سے کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کرتا بولا وہ دہک سی گئ۔۔۔

سسس،،،، عیر۔۔۔۔ !!!!

جی میری جان۔۔۔۔!!!!

چچ،،،، چھوڑیں مجھے سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

آئی ڈونٹ کیئر مائی گرل۔۔۔۔!!!!

سعیر پلیز زوہ لال ہوئی سعیر نے اسکے گال سے اپنا گال مس کیا وہ جھینپ گی۔۔۔۔۔

پیچھے ہو کر مسکرا کر اسے دیکھا اور سکون سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے وہ آنکھیں موند گئ،،،،، کچھ دیر بعد پیچھے ہو کر اسے خود سے لگا کر بیٹھ گیا وہ اسکی قربت میں سکون حاصل کرتی نیند کی وادیوں میں کھو گی۔۔۔۔۔

آمنہ اور احد صاحب شاہ ہاؤس سے نکلے پورے راستے قریشی صاحب کو منہ لگانے کی غلطی نا کی تھی وہ بہانے بہانے سے انہیں بلاتے رہے مگر وہ ہوں ہاں میں ٹالتی رہیں کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ گھر پہنچے،، وہ انکو اگنور کرتیں نہیں اتریں اور اندر گئیں یہ بھی نا دیکھا کہ انکے شوہر تو گاڑی سے نا اترے۔۔۔۔
احد صاحب۔نے سرد سی آہ بھری مطلب آسانی سے ماننے والی یہ بھی نہیں ہے آخر اپنی ہی بیگم ہے احد میاں چلیے کوشش کرتے ہیں کیسے ناک رگڑواتی ہیں۔۔۔۔

وہ انہیں چھوڑ کر ایک شاپ پر آئے وہاں سے ڈھیر ساری چاکلیٹس لیں اور فیورٹ وائٹ بلیک روز کے کر گھر آئے،،، سیدھا کمرے میں جہاں وہ فریش ہونے شاید واش روم میں تھیں۔۔۔۔
چپکے سے بکے اور چاکلیٹس انکے سائیڈ پر بیڈ پر رکھ دیں،، 10 منٹ میں آمنہ واش روم سے فریش ہو کر باہر آئیں اپنی سائیڈ پر بکے اور چاکلیٹس دیکھ کر ہنسی آئی مگر ضبط کر گئیں جان گئی۔ تھیں یہ انکے شوہر کے منانے کا انداز ہے ہمشہ ایسے ہی تو مناتے تھے۔۔۔۔

اٹھا کر وہ بکے اور چاکلیٹس سامنے ڈریسنگ پر رکھ دیں احد صاحب جو کہ پردے کے پیچھے چھپے تھے یہ دیکھ کر منہ کھولا رہ گیا چاکلیٹس کے پیچھے پاگل انکی بیوی آرام سے چاکلیٹس اور بکے ڈریسنگ پر رکھ دیا۔۔۔
وہ پردے کے پیچھے سے نکلے ڈریسنگ سے بکے اور ایک چاکلیٹ اٹھا کر اپنی روٹھی بیوی کے پاس آئے اور اسکے سامنے چاکلیٹ کی۔۔۔۔

ہیے،،،بیوٹیفل۔۔۔۔
ائم سوری۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے کان پکڑ کر زبان دانتوں میں دبا کر پیار سے بولے دو منٹ نہیں لگے مقابل کی ناراضگی دور بھاگتے ہوئے مگر سامنے بھی آمنہ تھی آمنہ اتنی آسانی سے مان جائے نیور ایور۔۔۔۔۔

آئی ڈونٹ وانٹ۔۔۔!!!
گیٹ بیک،،،اینڈ آلسو ٹیک دیم بیک۔۔۔۔!!!

سو واٹ ڈو یو وانٹ ڈیئر وائفی۔۔۔۔؟؟؟
برو آچکا کر شرارت سے بولے۔۔۔

آمنہ نے انہیں گھورا۔۔۔
سلیپ آئی وانٹ سلیپ ناؤ گیٹ بیک وہ دانت پیس کر بولیں۔۔۔۔۔

ائم رئیلی سوری نامائی لووووو۔۔

دیکھو میں تمھارے لیے تمھاری فیورٹ چاکلیٹ لایا اور فیورٹ بلیک وائٹ روزز۔۔۔۔

نہیں چاہیے آمنہ ہنوز ناراضگی سے بولیں۔۔۔۔

پھر کیا چاہیے بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟

احد صاحب سکون سے بولے۔۔۔۔

بھروسہ وہ شکوہ کرنے کے انداز میں بولیں

احد صاحب نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔۔

آئی ہیو اٹرسٹ آن یو میری جان۔۔۔۔!!!!

جھوٹ۔۔۔۔!!!

وہ۔منہ۔پھلائے بولی۔۔۔۔۔

قسم۔سے احد نے اپنی بیوی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا ائم سوری نا!!!مجھے غصہ آ گیا تھا تم تو جانتی نا میرے غصے کو

۔۔۔۔۔

نہیں بہت ہو گیا آج نہیں۔۔۔۔۔!!!

دیکھ لو پھر میں۔۔۔۔۔۔۔۔

بات اُدھوری چھوڑی آمنہ گڑبڑا گئیں۔۔۔۔۔

یووووودوررررر ہٹیں۔۔۔۔

اچھا نا سنوووو تو میری پیاری بیوی۔۔۔۔۔

سن رہی ہوں میرے ساتھ مت چپکیں میں ناراض ہوں اپ سے۔۔۔۔۔

آئی ہیو آ سیکریٹ فار یو۔۔۔۔۔

وہ آمنہ کے کان کے قریب جھک سرگوشی میں بولے انہیں گدگدی ہوئی ساتھ ہی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا۔۔۔

وہ چھینپ گئیں،،،

کیا بھئ پیچھے ہوں کونسا سیکریٹ بتائیں نا احد وہ انکی طرف مڑی۔۔۔۔

بتائیں نا!!!!!!!!۔۔۔۔!!!!!

کیوں کوئی تو مجھ سے ناراض ہے میں کیوں بتاؤں وہ انکی ناک کو ٹچ کرتے بولے۔۔۔۔۔

نہیں ہوں نا ناراض پلیز ز ز بتائیں نا کندھے پر تھوڑی رکھ کر لاڈ سے بولیں۔۔۔۔

پکا۔۔۔؟؟؟؟
احد نے انکے گال پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیرتے پوچھا۔۔۔۔۔

پکا پرامس۔۔۔۔۔

اوکے پھر تم اپنی بڑی بہو کا انتظام کر لو لنڈن سے تمھاری بہو آ رہی ہے تمھارا بڑا بیٹا لا رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں کیا!!!!!!!سچ،،،سچ کہہ رہے ہیں کون ہے وہ اور وہ مینز وہ میرا سٹریل بیٹا جس کو لڑکیاں پسند ہی نہیں تھیں وہ میری بہو۔۔۔۔۔

یسسسس بے بی آپکی بہو گال سے گال مس کرتے بولے تو وہ کھکھلا دیں۔۔۔۔۔
اور احد صاحب۔کے سینے پر سر رکھ کر مزے سے چاکلیٹ کھانے لگیں،،احد نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور آمنہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگے۔۔۔

سارہ۔ بیگم نے ایہاسے اسکا رشتہ پکا ہونے کی بات ابھی چھپائی تھی وہ اسے سرپرائز دینا چاہتی تھیں وہ جانتی اور بہت خوش تھیں کہ انکی بیٹی کی پاکیزہ اور معصوم سچی محبت خدا نے آسانی سے اسکی جھولی میں ڈال دی کسی قسم کی آزمائش کے بغیر بس آگے بھی یہی دعا تھی کہ وہ اپنی محبت کے ساتھ ہمشہ خوش رہے۔۔

ایہا صبح آٹھ بجے منہ پھلائے اپنی یونیورسٹی کی کلاس میں داخل ہوئی،،،، جہاں دو کن انکھیاں اسکے انتظار میں بیٹھی تھیں،،، کہ کب آئے گی وہ اور کب اسے اس معصوم چہرے کا دیدار نصیب ہو گا،،، جیسے وہ کلاس میں داخل ہوئی آحان کی روح میں سکون و سرور اترا،،، اپنی آنکھوں کی پیاس بجھائی،،،، آنکھوں کی ذریعے اسے دل میں اتارا،،، مگر اسکا پھلا منہ دیکھ کر کچھ ہوا۔۔۔۔

وہ منہ پھلائے آتی اسکے آگے والی سیٹ پر بیٹھ گی۔۔۔۔

احان نے آگے ہو کر اسکے کان میں پیار بھری سرگوشی میں پوچھا،،،

“What happened with my innocent soul”

وہ منہ پھلائے پیچھے مڑی،،،،احان مجھے بخار ہے اور ماما نے مجھے چھٹی نہیں کروائی،،،وہ منہ پھلا کر رونی صورت بنا کر بولی ،،،،،احان کو اس معصوم پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کروائی چھوٹی اور بخار کیوں ہوا میری معصوم سی جان کو۔۔۔۔

میں صبح بلینکٹ سے اٹھی تو سردی لگ رہی تھی شدید میں نے ماما سے کہا کہ مجھے شدید سردی لگ رہی ہے مطلب مجھے بخار ہے نا۔تو کہنے لگیں کہ اٹھو اٹھ کر یونی جاؤ ساری سردی ختم ہو جائے گی زبردستی بھیج دیا یونی،،،،وہ منہ بسورتی بولتی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔

احان سمجھ گیا کہ میڈم کو بخار نہیں،،،بلکہ یہ انکے ڈرامے ہیں پڑھائی سے بھاگنے کے اور اگر انہیں سارا دن یہاں بیٹھ کے پڑھنا پڑھا تو پھر تو انکا موڈ شدید خراب ہو جانا اور موڈ جلد ٹھیک ہو جائے ایمپوسیبل،،،،،وہ مسکراتا اٹھ کر اسکے سر پر پہنچا۔۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ میری جان۔۔۔۔۔۔احان نے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔

کہاں احان،،،،کہاں جا رہے ہیں ہم؟؟؟؟؟؟

چلو تو بتاتا ہوں اٹھو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھی اور اسکے ساتھ چل دی،،،،،احان اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر اسے باہر لایا،،،،،لا کر گاڑی میں بیٹھایا،،، خود اکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،،، ہمممم،،،،تو بتایئے کہاں جائیں گی میری انوسینٹ سول۔۔۔۔۔

اممممم،،،،،میں،،،،،مجھے آئیس کریم کھانی ہے احان۔۔۔۔

اوکے،،،،مگر اس سے پہلے لنچ کرنا ہو گا،،،،تو واٹ آباؤٹ لنچ۔۔۔

Let's go to awari ,,,,

Your fvrt restaurant ...

احان اسکی ناک کو انگلی سے ٹچ کرتا مسکرا کر بولا،،،،،،تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔لیٹس گووووو۔۔۔۔۔۔

احان اسے لے کر ریسٹورنٹ آیا،،، آکر اس سے پوچھ کر آرڈر دیا،،،،جہاں ایک ویٹر اس کی معصوم سی جان کو ہنستا گھور رہا تھا،،،احان کی نظر پڑی اسکی رگیں تن گئیں،،،،فورا اس ویٹر کے پاس پہنچا اسے گریبان سے کھینچ کر مینیجر کے روم میں لے کر آیا۔۔۔۔

ہیے یو مینجیر،،، یہ تمھارا کتاور کر اسکو ابھی فارغ کرو یہاں سے میں اسکو آئیندہ یہاں نا دیکھوں اگر یہ مجھے دیکھا تو تمھارا یہ اتنے سالوں سے چلتا ریسٹورنٹ بند ہو جائے گا گاٹ اٹ۔۔۔۔۔احان اونچا غرایا۔۔۔۔۔

سس سوری سر،،،،،

We are really sorry .....

یہ نہیں نظر آئے گا آئیندہ آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔۔

ہمم،،، گڈ،،،،وہ۔خود کو کمپوز کر کے اسکے پاس آیا جہاں وہ پھر سے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

کھانا آچکا تھا لیکن اسنے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا،،،،احان نے اسے کھانا کھانے کا کہا تو منہ پھیر گئ،،،احان نے سرد سی آہ بھری۔۔۔۔

اب کیا ہوا میری معصوم سی جان کو کیوں منہ بن گیا۔۔؟؟؟؟اب کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟؟؟؟

مجھے نہیں کھانا یہ کھانا ..... آپ کہاں گئے تھے مجھے چھوڑ کر اکیلے،،،ہمشہ چھوڑ جاتے مجھے وہ بھر آئی آواز میں بولی

۔۔۔۔۔

ارے میری جان،،، پہلی بات تو یہ کہ چھوڑنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا،،،، میں تمھیں کبھی چھوڑ دوں ایمپوسیبل،،، اور میں ایک کام سے گیا تھا نا اچھا چلو سوری یہ دیکھو میں کان پکڑتا ہوں۔۔۔۔۔

نو احان نو،،، آئی ڈونٹ وانٹ سوری،،، آئی وانٹ آکسن ان مائی چیک وہ معصوم انداز میں بولتی آحان کے ہوش اڑا گئ ۔۔۔۔۔

احان نے سرد آہ بھری او کے فائن،،،، اسنے جھک کے عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے،،،، ایم۔رئیلی سوری میری جان،،، میں آئیندہ آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔۔

اووووو احان،،، ائی نو،،، یو نو واٹ،،، جب میں ماما سے ناراض ہوتی ہوں تو وہ مجھے چیک پر کس کر کے مناتی ہیں۔۔۔۔۔

ہمممم،،، میری جان وہ ماما ہیں نا اور آپکو آپکی ماما کے علاوہ کسی کو ٹچ کرنے کا حق نہیں،،، یہ آج مجھے کہہ دیا آئیندہ خبردار کسی کو بولا یہ تو گاٹ اٹ۔۔۔۔۔ احان نے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

نہیں احان نو،،، نیور،،، میں کبھی نہیں بولوں گی مگر آپ تو میرے اپنے ہیں نا میں نے اسی لیے بولا۔۔۔۔۔۔

ہاں پر ابھی میرا تم پر حق نہیں ہے میری معصوم سی جان،،،، اچھا یہ سب چھوڑو آؤ کھانا کھاؤ،،، آہان نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اور اس پگلی نے بھی اپنے احان کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد احان نے اپنی معصوم سی جان کو اسکی فیورٹ چاکلیٹز اور فیورٹ روز گفٹ کیے،،، جس سے وہ خوش ہو گی۔۔۔۔۔

اووووو احان آئی لو دس سو مچ۔،،،،، تھینکیو۔۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو مائی انوسینٹ سول۔۔۔۔۔۔ احان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

پر میں نے بولا آئی لو دیم ان چیزوں کو۔۔۔۔۔۔

ہاں تو میں نے بولا آئی لو یو ٹووووو۔۔۔۔۔۔ وہ۔ مسکرا کر اسے چھیر۔رہا تھا۔۔۔۔

اوہو احان،،، مجھے یاد آیا،،،،، مجھے آپ سے کچھ کہنا احان۔۔۔۔۔

اوکے کہیں میں سن رہا اپنی جان کو۔۔۔۔

نہیں پہلے اپنی آنکھیں بند کریں پھر۔۔۔۔۔۔

اوکے،،، احان نے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔۔

"Dear Ahan „„„ you know you are very special for meeee „„„ I love you so much„ im very lucky to have you in mah life„ you know me better than my self „„I'm.dont wanna lose you I don't wanna share you any one else „ I love you so much „if I got you I got everything ahan"

اس قدر خوبصورت انداز پر احان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔،،،،،،اووووومائی لو دیز ورڈز مینز الاٹ ٹو می،،،، آئی لو یو ٹووووو میری جان،،،،یو آر مائی ہول ورلڈ۔۔۔۔۔ آہان نے مسکرا کر اسکے ماتھے پر لب رکھے،،،تو وہ پگلی آنکھیں بند کیے مسکرا دی۔۔۔۔۔

اسکا اظہار سن کر احان کی رگوں پر۔ سرور اترا اوپر سے رشتہ پکا ہونے کی خبر سے کافی حد تک چین تھا مگر وہ کمینی ناگن جسے ایہا کے بارے میں بھی معلوم وہ مسلسل احان کو ٹارچر کر رہی تھی مگر وہ بہت مضبوط مرد تھا ہاتھ تو لگا کہ دیکھاتی وہ ہاتھ کاٹ دیتا مگر اپنی ایہا پر انچ نا آنے دیتا۔۔۔۔

احان نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے،،،، آئی ہوپ میری جان میں تمھیں دنیا کی تمام خوشیاں دوں گا،،، شہزادی بنا کر رکھوں گا مخالف سمت کی ہواؤں کو بھی تمھیں چھونے کی اجازت نا دوں،،، کبھی انچ نا آنے دوں گا ہمشہ اپنی آغوش میں چھپا کر رکھوں گا ایک قیمتی متاع کی طرح میں اپنی جان قربان کر کے اپنی جان کی حفاظت کروں گا یہ ایہا سے اسکے احان کا وعدہ ہے وہ مصنوعی مسکرا کر اس سے الگ ہوا۔۔۔

چلیں مائی لووو۔۔۔۔!!!!!

یس پڑھنا بھی تو ہے وہ معصوم سے انداز میں بولی حالانکہ یونیورسٹی کے آف مین صرف دو گھنٹے باقی تھے۔۔۔۔

احان نے نفی میں سر ہلایا اور پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور کے کر یونیورسٹی کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

آٹھ گھنٹے کی مسافت کے بعد صبح دس بجے تھکا دینے والے سفر کے بعد یہ لوگ پاکستان پہنچے،،زرش جو پودے آٹھ گھنٹے اسکے سینے سے لگی سوئی رہی تھی،،،بہت ہی سکون کی نیند نصیب ہوئی تھی ایسی نیند تو اپنے گھر میں نصیب نا ہوتی تھی

۔۔۔۔

اب بھی وہ مزے سے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی جب سعیر نے اسکے طرف سر جھکا کر دیکھا،،،عنابی لبوں پر دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا،،منہ پر اتے بالوں کو کان کے پیچھے سکیرا،،اور زرش کے منہ پر پھونک ماری وہ کسمسائی۔۔۔۔

خود مارنگ مائی لوو وکان کے قریب جھک کر پیار بھری سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا،،زرش کو کرنٹ سا لگا وہ اچھل کر دور ہوئی۔۔۔۔۔

سعیر نے لب دبا کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا تھا سعیر ایسے کون۔اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟وہ خفت سے لال ہوئی۔۔۔۔

میں سعیر شاہ،،کیوں میری جان پسند۔نا آیا گال پر لب رکھتا وہ بولا۔۔۔۔

افف یو ٹھر کی ہر وقت یہ حرکتیں پیچھے ہوں وہ۔جھنجھلائی سعیر قہقہ لگا کر۔ہنس دیا۔۔۔۔

کتنا تنگ ہے میری بیگم مجھ سے نہیں اسکی چھوٹی سے ناک کو ٹچ کرتا وہ پیار سے بولا۔۔۔۔

نہیں تو وہ معصوم پیار سے بولی۔۔۔۔

کیا نہیں ہو تنگ اپنے شوہر سے۔۔۔۔

نہیں تو سعیر آپ تو بہت پیارے ہیں آپ مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سعیر کی رگوں پہ سکون اترا۔۔۔۔۔

آئی لو ویو میری جان۔۔۔۔

سکون سے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔لے کر لبوں سے لگایا۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

پاکستان آگیا میری جان،،بس دس منٹ میں ہماری فلائٹ لینڈ ہو جائے گی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری سیٹ پر۔بیٹھا وہ۔نٹھ کھٹ سا کپل جس میں لڑکا تو بہت ہی نٹھ کھٹ سا تھا پر وہ معصوم سی پری پیکر جو اب سو رہی تھی وہ جیسے ہی سوئی عالیان نے بہت احتیاط سے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھ دیا آر بہت فرست سے اسکا چہرہ دیکھا جس کو سننے بیٹھے بڑے بھائی عرف کزن نے اچھے سے نوٹ کیا۔۔۔۔

لو جی یہ بھی پھنس گئے شاباش،،یہ۔اچھے ہیں سارے بھئی ایک ہم۔ہی ہیں جو بولنے تک کی ہمت نہیں رکھتے وہ پاکستان تو جا رہا تھا مگر دل اسی سے ڈر رہا تھا کیسے اپنی محبت سے دور بھاگے گا کیسے کہے گا وہ اس سے دور رہے ایک بات تو طہہ تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کو اب اس رشتے کے لیے نا نہیں کرنے والا تھا وہ اپنی ماں باپ کی خوشی اور اس لڑکی کے لیے اپنی محبت کی قربانی دینے کو تیار تھا افففف معصوم۔۔۔۔

کیونکہ دل۔ہمشہ اسے کچوکے لگاتا کہ کیا تم منع کر کے اس ماں باپ اور اس لڑکی کے خواب توڑو گے جواب سب تیاریاں کر بیٹھے ہیں کئ خواب اس لڑکی نے سجائے ہونگے آخر میں منع کر کے کیا ماتم کرنے کے لیے چھوڑ دو گئے اس لیے اللہ کی رضا میں راضی ہو گیا۔۔۔

وہ سیدھا ہوا اور فلائٹ سے اترنے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔

وہاں عالیان نے مشا کا گال تھپتھپایا جو مزے سے کب سے سو رہی تھی۔۔۔
مشا نے آنکھیں کھولیں خود کا سر عالیان کے کندھے کے سر پر پا کر ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔

گڈ مارننگ مائی بیوٹیفل وائف ٹوبی۔۔۔۔۔۔
عالیان نے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

مگر یہاں کسی کے دل کسی اور انداز سے ضرور دھڑکا تھا۔۔۔

ہونہہ۔۔ !!!یہ منہ اور مسور کی دال منہ دھوئے رکھیں۔۔۔۔

دھور کھا میری جان دیکھنا ایک دن ہمشہ کے لیے اسی طرح میرے کندھے سے میرے سینے پر سر رکھ کر سونے کا کنٹریکٹ تم خود سائن کرو گی وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔۔۔

میں اپکا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔۔

رائٹ پھاڑو وہ اسکے قریب جھکا۔۔۔۔۔

مشا نے اس پاگل انسان کو دیکھا اور ماتھا پیٹا۔۔۔۔

کیا ہوا پیاری لڑکی پھاڑو نا۔۔۔۔۔

یہ آپ مجھے پیاری لڑکی کیوں کہتے ہیں مجھے پتہ میں پیاری ہوں۔۔۔۔

وہ بھی ایٹیٹوڈ سے بولی۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔!!!!

پھر تو یہ بھی پتہ ہو گا کہ میں سب سے ہینڈسم نوجوان ہوں اور اس چھوٹی سے پیاری لڑکی کے ساتھ بلکل فٹ ہوں

رائٹ۔۔۔۔۔

افففففف عالیان بہت ہی کوئی لفنگے اور بے باک انسان ہیں آپ۔۔۔

کہاں سے سیکھی ہے آپ نے اتنی بے باکی۔۔۔۔؟؟؟

وہ خفت سے لال ہوئی۔۔۔۔

وراثت میں ملی ہے میری جان۔۔۔۔۔

اپنی اس بولڈ چلتی زبان اور یہ لفظ اپنے پاس رکھیں ورنہ میں منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔

افففف ظالم۔۔۔!!!
تمھاری آنکھیں بہت پیاری ہیں
بس تمھاری لمبی زبان کا غم ہے

قریب جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی اور جھٹکے سے گال چوم لیا
ایک بات توطہہ تھی کہ وہ اب اسی کی تھی چاہے جو بھی ہو جائے وہ اسے اپنا بنالے گا۔۔۔۔

مشا نے اسکے پیٹ میں مکا رسید کیا وہ کراہ اٹھا ظالم کہیں کی۔۔۔۔۔۔

فلائٹ لینڈ ہوئی وہ لوگ فلائٹ سے اتر کر ائیر پورٹ آئے،، بورڈنگ چیکنگ کے بعد وہ لوگ ائیر پورٹ سے باہر آئے اپنا سامان لیے،،، اپنے دیس کی ہوا محسوس کر کے ان سب کے چہرے کھل اٹھے،،،، چاہے جتنا عرصہ پردیس میں گزارا مگر آپ گ دیس اور اسکی فضا کی بات کی الگ تھی، وہ لوگ باہر آئے۔۔۔

ایان نے ڈرائیور کو فون کیا کہ وہ چپکے سے آکر انہیں لے کر جائے اور گھر میں۔ کسی کو خبر نا ہو۔۔۔۔

اسی طرح عالیان نے سمیع کو فون کیا وہ انہیں لینے آیا۔۔۔۔

سعیر نے زرش کو بہت کہا کہ وہ اسکے ساتھ چلے مگر وہ نامانی اسکا کہنا تھا وہ ماما کے ساتھ آئے گی ضرور ابھی تھک گئ گھر جائے گی۔۔۔۔۔

سعیر بھی مان گیا۔۔۔

ابھی تو جانے دے رہا ہوں میری جان جلد پر منٹ خود کے ساتھ لیجانے آؤں گا او کے گال پر ہاتھ کی پشت پھیر کر پیارا سے بولا وہ بلش کر گئ،، سعیر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھے وہ کھل اٹھی،، وہ وہاں سے سب اپنے گھر کو نکلے مشاعالیان وغیرہ کے ساتھ تھی اسے پہلے اسکے گھر ڈراپ کر کے وہ پھر اپنے گھر جاتے۔۔۔۔۔

لندن:

فصیح رضا وغیرہ سب لوگ یونیورسٹی آئے تھے پر آج حسب معمول وہ لوگ نہیں تھے جو انکے سب سے بڑے دشمن تھے،، اپنی بیوٹی کو دیکھے ہوئے کافی دن ہو گئے جبھی آج وہ یونیورسٹی آیا تھا،، مگر وہ کہیں نا دیکھی،، رضا کا دل کیا سب کچھ تہس نہس کر دے آخر وہ گئ کہاں۔۔۔۔

جب اچانک ان کا ایک بندہ انکے پاس آیا اور بتایا وہ کل رات کی فلائٹ سے پاکستان واپس جا چکی ہے،،، رضا کے تن بدن میں۔ آگ لگی وہ کیسے اسے ہاتھ سے جانے دے سکتا آخر لے اڑا سعیر شاہ اسے ماننا پڑے گا،، مگر میں بھی میں ہوں رضا خضر بٹ،،، مجھ سے جیتنا آسان نہیں۔۔۔۔۔۔

رضا نے فورا اپنے کتے سے کہہ کر اپنی ٹکٹ بک کروانے کا کہا وہ پہلی فلائٹ سے پاکستان پہنچنا چاہتا تھا وہ زرش کو اپنے ہاتھ سے نہیں نکلنے دے سکتا تھا وہی فصی کو پتہ چلا کہ انکے ساتھ مشا بھی یہاں سے رفو چکر ہو گئ ہے مطلب وہ جب سے انکے پاس تھی یہ جان کر مزید جل گیا تن بدن دہک اٹھا جبھی اپنی بھی ٹکٹ بک کروانے کا کہا۔۔۔۔
شاید نہیں یقینا ان میں سے کسی ایک نے اس بار ضرور اپنی موت بلوائی تھی اپنے گندے ارادوں سے۔۔۔۔۔۔

عائزہ کو آج صبح سے ایک الگ سے خوشی سے ہو رہی تھی جس ے بغیر کسی وجہ سے موڈ بہت اچھا تھا ورنہ تو ایک مہینے سے بیچاری دل و دماغ کی جنگ میں مر جھا سی گئ تھی۔۔۔۔

جبھی اپنے گھر کی بیک یارڈ میں گئ اور پھولوں کے درمیان وہ سفید گلاب جھولے ممپر بیٹھ کر گنگنانے لگی۔۔۔۔

"تم کیوں چلے آتے ہو
ہر روز ان خوابوں میں
چپکے سے ابھی جاؤ
اک روز ان باہوں میں
تیرے ہی اپنے اندھیروں میں اجالوں میں
کوئی نشہ ہے تیری آنکھوں کے پیالوں میں

موبائل فون میں کھلی پک کو دیکھ کر وہ مسکراتی گنگنائی اور خودی شرما کر لال ڈوپٹے کے آنچل سے چہرا چھپایا۔۔۔

"تو میرے خوابوں،، جوابوں میں سوالوں میں"

گندی سی شکل بنا کر جیسے اسے ڈپٹا ہو کہ کسی سمت اسکا خیال اسے چین نہیں لینے دیتا۔۔۔

"ہر دن چڑاتمھیں میں لاتی ہوں خیالوں میں"

پک کو عقیدت سے چوم کر اس پر ہاتھ پھیرتی سینے سے لگا کر وہ آنکھیں موندے گنگنانے لگی۔۔

کیا مجھے پیار ہے یا نشہ
کیسا خمار ہے یا نشہ۔۔۔۔!!!!!

جھولے سے اٹھ کر گارڈن میں گول گول گھومتی بے حد حسین ہی تو لگی جبھی اچانک رمشا کی آواز نے سارا مزہ کڑا کڑا کیا وہ منہ بناتی اندر آئی۔۔۔۔

یس مائی مام۔۔۔
وٹس اپ۔۔۔؟؟؟؟
وہ رمشا کو بیک ہگ کرتی پیار سے گال سے گال مس کرتی بولی۔۔۔۔

اوہو لڑکی کیا کر رہی ہو دور ہٹو۔۔۔۔

کیا ہے مجھے نہیں ہٹنا

پیار کر رہی نا اپنی ماما کو۔۔۔۔۔

مسکے بعد میں لگانا

جاؤ جا کر ابھی تیار ہو۔۔۔۔۔۔

کیوں کہی جانا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

ہاں تمھاری نانو کے گھر چلو جلدی تیار ہو۔۔۔۔

نانو کی طرف پر کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کوئی آرہا ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟

امید سے پوچھا گیا۔۔۔۔

نہیں تو کیوں کسی نے آنا کیا۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں،، نہیں وہ گڑبڑا گئ۔۔۔۔۔

چلو پھر تیار ہو ہم نانو سے ملنے جا رہے ہیں جلدی آنا۔۔۔

شیور۔۔۔!!!
وہ بدمزہ ہوتی اوپر آ گئ آ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔
کاش کبھی یہ سننے کو بھی ملے وہ آ رہا ہے ہم اس سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

عائزہ نے سر جھٹکا اور تیار ہونے چلی گئ نہیں معلوم تھا کہ آگے بہت بڑا سرپرائز اسکا منتظر ہے۔۔۔۔۔۔

عرشیہ نے جب سے شایان کے منہ سے وہ الفاظ سنے تھے اسے اپنے کانوں پر یقین نا آیا۔۔۔۔
کیا وہ سڑا ہوا بینگن،،، کڑوا کریلا واقع اس سے محبت اسے اپنانا سوچتے ہی دل نے 400 کی سپیڈ پکڑی،، چہرے نے رنگ بکھیرے جبھی پاس بیٹھی سلمی بیگم نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا وہ فورا انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا ماما کچھ چاہیے آپکو۔۔۔؟؟؟
ہاں چاہیے تو۔۔۔

کیا مجھے بتائیں۔۔۔؟؟؟

عرشیہ ہر ماں کی طرح مجھے بھی اپنی بیٹی کو سکھ چین آرام اور اسکی خوشی چاہیے۔۔۔۔

کیا مطلب ماما کیا بولی جا رہی ہیں کھل کر بولیں۔۔۔۔

عرشیہ میں تمھیں زندگی بھر کے لیے خوش اور سکوں میں دیکھنا چاہتی ہوں اور میرے لحاظ سے تمھیں صرف تمھارے سر یعنی شایان خوش رکھ سکتا عرشیہ اس سے بھر کر تمھارے لیے کوئی بھی شخص اچھا ثابت نہیں ہو سکتا میں نے اسکی آنکھوں میں تمھارے لیے محبت عزت پاکیزگی اور بے حد چاہت دیکھی ہے۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں عرشیہ تمھاری شادی اس سے ہو جائے تاکہ میں سکون سے مر۔سکوں۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔!!!!!!

عرشیہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔

پلیز زز ماما۔ایسے کے بولیں اگر اپنے ایسے بولا تو آپ سے پہلے میں مر۔جاوں گی وہ انہیں خود سے لگاتی بھیگی آنکھوں سے بولی۔۔۔۔۔

اششششش۔۔۔!!!!

بکواس نہیں کرو عرشیہ۔۔۔۔۔

عرشیہ اگر میں نا۔رہی تو پلیز زززشایان سے شادی کر۔لینا میں تو یہی دعا کروں گی میری زندگی میں تم۔شایان کی ہو جاو ۔۔۔۔

ماما پلیز زززچپ ہو جائیں اگر اپنے دوبارہ کوئی فضول بات بولی تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی یہی نہیں میں جاب چھوڑ دوں گی۔۔۔۔

اچھا اوکے سوری میں نہیں بول رہی پر پر امس کرو میری بات مانو گی۔۔۔
کیا تم شایان سے شادی کرو گی۔۔۔۔

ماما پروہ۔۔۔۔۔۔

پرور کچھ نہیں جو پوچھا وہ بتاؤ کرو گی شادی۔۔۔۔۔

جس میں آپکی خوشی میری جان۔۔۔۔!!!!
وہی ہو گا،،اب پلیز زززچپ ہو جائیں اور کوئی فضول بات نہیں۔۔۔۔۔

میری پیاری بیٹی اللہ تمھیں ہمشہ خوش رکھے وہ عرشیہ کو چٹاچٹ چومتی اسے اپنی آغوش میں چھپا گئیں۔۔۔۔۔

لاہور:

ایہااور احان یونیورسٹی سے گھر آرہے تھے اب لاسٹ کے دو لیکچر بہت اچھے سے اور بہت خوشگوار موڈ سے لیے تھے اس چھوٹی سی لڑکی نے ایسی ہی تو تھی وہ چھوٹی چھوٹی بات پر خوش ہو جانے والی۔۔۔

آج احان اسے چھوڑ کر گھر جانے والا تھاوہ اپنی خالہ کو میسج کر چکا تھاسارہ نے اجازت دے دی۔۔۔۔

چھٹی کے بعد وہ ایہا کو لے کر باہر نکلا لیکن راستے میں اسے کسی ضروری کام سے بینک کے باہر رکنا پڑا۔۔۔۔

پرنسز،،، یہاں بیٹھو آئی ویل بی بیک ودان 5 منٹز،، اوکے۔۔۔۔

احان اسکا گال تھپتپاتا بولا وہ مسکرائی۔۔۔۔

اوکے بٹ جلدی آیئے گا۔۔۔۔۔

اوکے مائی لوو۔۔۔!!!!

وہ۔نکلتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے وہ معصوم پری مزے سے احان کی دی گئ چاکلیٹس کھانے لگی جس کی وہ بچپن سے شوقین تھی۔۔۔۔۔

احان کے جاتے ہی پیچھے سفید گاڑی سے نکلتی وہ چلتی اس کی گاڑی تک آئی جو لمحہ بالمحہ احان کا پیچھا کرتی اسکے تعاقب میں رہتی تھی۔۔۔۔

اب وہ سڑتی بھنتی اس تک آئی۔۔۔۔۔

اکر ایہا کی سائیڈ کا مرر ناک کیا اور ایہا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا اور مرر نیچے کیا۔۔۔۔

جی آپ کون اور کیا چاہیے آپ کو مجھ سے۔۔۔؟؟؟
ایہا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ہیے،،، تم مجھے نہیں جانتی مگر میں تمھیں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔

جی،،،، میں سمجھی نہیں آپ کون میں نے پہچانا نہیں آپکو۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاہاہاہاہا پہچانو گی کیسے کبھی ملی جو نہیں ہو مگر تمھارا یہ بوائے فرینڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایہا نے اسکی بات بیچ میں کاٹی۔۔۔۔
مائینڈ یور لینگویج مس۔۔۔!!!!
ہی از ناٹ مائی بوائے فرینڈ۔۔۔۔

ہی ازمائی ایوری تھنگ،،،،،مائی ہز بینڈ ٹو بی مائنڈ یور لینگویج ادھر وائز۔۔۔۔۔

ادھر وائز کیاہاں وہ اسکے قریب جھکی جبکہ اب کی بار ایہا سہمی،،،باہر کی طرف دیکھا احان جو کہ اے ٹی ایم کے اندر تھا وہ مدد کے لیے منہ کھولنے لگی جب علیشبہ نے اسکا منہ پکڑا۔۔۔۔۔

کیاہاں،،،وہاں کیاہے ادھر دیکھو مجھ سے بات کرو۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے ایہا کی آنکھوں سے آنسو آئے لیو می،،وہ۔اونچا غرائی جبکہ ایہا نے اس کے ہاتھ پر زور سے کاٹا۔۔۔۔

اہہہ وہ تڑپ کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

یو بچ۔۔۔۔!!!!

ابھی وہ کچھ کہتی جب احان پیچھے سے چلتا آیا ایہا کے پاس کسی کو کھڑا پایا اور ایہا کو روتا وہ بھاگ کر اسکے پاس آیا جہاں علیشبہ اپنا ہاتھ پکڑ کر اسے گور رہی تھی۔۔۔۔

آبی۔۔۔۔

الفاظ منہ میں رہ گے جب سامنے علیشبہ کو کھڑا پایا دو منٹ کے لیے احان کے رنگ اڑھے مگر اپنی معصوم سی جان کے پاس اس ناگن کو کھڑا دیکھ جی جان سے جلا وہی ایہا کو روتا دیکھ دل ڈوبا۔۔۔۔

What the hell is going here....!!!!!

کیوں آئی ہو یہاں کیا چاہیے تمھیں۔۔۔۔۔

احان!!!..

ایہانے روتے ہوئے اسے پکارا وہ اسے پیچھے دھکا دے کر اسکے جانب بڑھا۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

سر سے پکڑ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ مائی لائف۔۔۔۔!!!

وائی آر یو کرائنگ۔۔۔۔؟؟؟

لک ائم۔ہیر،،واٹ ہیپنڈ وہ علیشبہ کو گھورتا بولا۔۔۔۔۔

شی از ہرٹنگ می احان پتہ نہیں کون ہے کیا بول رہی،،، ہچکیوں کے درمیان اسے معصوم سے انداز میں۔شکایت لگاتی بولی۔۔۔۔۔

اہاں ڈونٹ کرائی مائی لووو۔۔۔!!

ائم ہئیر۔۔۔۔

کسی میں اتنی ہمت نہیں آپکو ہاتھ بھی لگائے چباچبا کر لفظ ادا کرتا اس کو دیکھتا بولا جیسے دانتوں کے نیچے اسکی گردن چبا جائے گا۔۔۔

اشششش نوٹیرز۔۔۔!!!
احان نے علیشبہ کے سامنے بے خودی کے عالم میں ایہا کے چہرے سے وہ قیمتی موتی اپنے لبوں سے چنے،،، سامنے والی دل و جان سے جلی۔۔

جبھی بولی احان گیٹ بیک تم ایسے نہیں کر سکتے تم میرے ہو۔۔۔۔

یہ بات سن کر اس معصوم سی جان کو آگ ہی تو لگ گئ باقی سب اپنی جگہ مگر اس کے احان پر اپنی آنکھ رکھنا اسے کب برداشت تھا،، پھر تھی تو سارہ بیگم کی ہی بیٹی نا۔۔۔۔

ہیے یو بلیک وچ۔۔۔۔!!!!
وہ بھنا کر اٹھی اور چلائی۔۔۔۔
احان گھگھیا گیا جس طرح پھر پھرا کر وہ اسکے باہوں سے نکلی تھی۔۔۔۔

ہاؤ ڈئیر یو اسکو ایک قدم پیچھے دھکا دیتی بولی۔۔۔۔۔
تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے احان ہر نظر رکھنے کی انہیں خود کا کہنے کی میں تمھارا منہ توڑ دوں گی وہ چلائی۔۔۔۔

احان نے مسکرا کر اپنی بہادر سی چھوٹی سی جان کو دیکھا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا کہ اسکی فیانسی سنبھال لے گی

۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی پہلے زمین سے اگ جاؤ پھر بندے بھی بنالینا۔۔۔۔

احان میرا۔۔۔۔۔

منہ میں الفاظ رہ گئے جب ایک زناٹے دار تھپڑ ایہا سے اس علیشبہ کو منہ پر پڑا۔۔۔۔

احان نے پہلے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا وہی دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔۔۔

یو بچ،،،ہاؤ ڈئیر یو،،،علیشبہ نے ایہا کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا جب اچانک ہاتھ پر ایک آہنی گرفت محسوس ہوئی احان نے فورا آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

نونووووو،،،ڈونٹ یو ڈئیر ٹو دس،،،،یہ غلطی مت کرنا بہت بھاری پڑے گی ایہا کو خود کے پیچھے چھپاتے وہ بگڑے تیور لیے بولا۔۔۔۔۔

احان۔۔۔۔!!!!

شٹ اپ۔۔۔۔!!!!!!

وہ غرایا۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔۔

آئندہ تم میرے یا ایہا کے قریب نظر بھی آئی تو میں بھول جاؤں گا کہ تم ایک لڑکی ہو۔۔۔۔۔

سمجھی۔۔۔۔۔۔!!!!!

وہ کہتا تن فن کرتا اکر ایہا کو گاڑی میں بیٹھایا اور خود آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

احان یہ کون تھی۔۔۔؟؟؟

اور یہ کیا بکواس کر رہی تھی۔۔۔؟؟؟

وہ سوں سوں کرتی بولی۔۔۔۔

احان نے جھٹکے سے کار روکی۔۔۔۔

مائی لور یلیکس کوئی نہیں کوئی بد تمیز ہماری یونی کی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی تھی نتھنگ ایلس اور ان جیسی ایسی ہی ہوتی ہیں کبھی میرے پیچھے کبھی کسی اور کے پیچھے پر اپکو مجھ پر ٹرسٹ ہے نا۔۔۔۔۔

جی احان مجھے آپ پر بہت زیادہ والا ٹرسٹ خود سے زیادہ اپنے ڈیڈی کے بعد۔۔۔۔۔

Im.blessed my jan ...!!!

پیار سے اسکا ماتھا چومتا اسے خود سے لگاتا بولا۔۔۔۔

اسکو منہ مت لگایا کریں کٹی کبوتری۔۔۔۔

کیا کے یہ۔۔۔؟؟؟

احان نے لب دبایا مگر۔سچ بات تو یہ تھی اس وقت ہنسی کا نام۔ونشان بھی چہرے پر نہیں تھا مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ اسکے سامنے مشکل سے بیٹھا تھا اپنا غصہ ضبط کیے دل کر رہا تھا اس لڑکی کو دنیا سے غائب کروادے لڑکی نا ہوتی تو کب سے مار دیتا بٹ اب تو وہ ٹینشن میں اچکا۔تھا کیونکہ آج وہ ابیہا تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

اب اپنے رونا نہیں احان قریشی صرف اور صرف ابیہا کا ہے،،،اپنی ابیہا کا۔۔۔۔۔
وہ کسی اور کے بارے سوچ بھی نہیں سکتا میرے دل و دماغ میں صرف میری معصوم سی جان ہے اور کوئی نہیں گاٹ اٹ۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی آپ بہت اچھے ہیں احان۔۔۔۔!!!!!
آپ بھی بیت اچھی ہیں جان احان۔۔۔۔۔

اس طرز تخاطب پر وہ کھکھلا اٹھی،،احان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور پیار سے اسکا گال چوما وہ بلش کر گئ اور ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا گئ اس کی اس ادا پر وہ دلکشی سے مسکرایا اور اس پر ٹوٹ کر پیار آیا،،اسے لے کر وہاں سے گھر کو نکلا مگر اب بس ہو چلی تھی جو آج ہوا وہ دوبارہ قطع نا ہو اس کے لیے کوئی بہت ضروری انتظام کرنا باقی تھا۔۔۔۔۔

ایہاگھر پہنچی باہر ہی خلاف توقع دو تین ایکسٹر اکارز کھڑی تھیں،،وہ حیران سے احان کو بائے کہتی اندر کی جانب بڑھی جب ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔۔

ڈرائیور انکل کیا ہمارے گھر کوئی آیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

جی بیٹیا۔۔۔!!!

آئے ہیں آپ کے دونوں بڑے بھائی آئیں ہیں باہر سے۔۔۔۔

واٹٹ۔۔۔۔؟؟؟؟

آریو سریس بھائی آئے ہیں۔۔۔؟؟؟

جی بیٹا۔۔۔!!!

اوایم جی بھائی وہ پگلی بیگ وہی پھینکتی اندر کی جانب بڑھی،، جبکہ ڈرائیور نے اسکا بیگ ملازمہ کو دے دیا اور اس میں سے گراڈبہ بھی۔۔۔۔

وہ بھاگتی اندر آئی جہاں سارہ بیگم شاہ صاحب اور انکے دونوں بیٹے بیٹھے تو بے تحاشا خوش تھے انکے گھر کی رونق واپس اگئ تھی اس لیے آج وہ کھل رہی تھی،،ایہا آگے بڑھی۔۔۔۔

بھائی وہ دور سے چینخی۔۔۔۔!!!!!!

ان دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر اسے اپنے پاس بلایا وہی ایان نے بازو پھیلائے مگر یہاں اس لڑکی کو شرارت سوجھی سعیر کی جانب بڑھ رہی تھی،، جب بہت قریب آکر اپنا راستہ بدلہ اور ایان کی آغوش میں جا چھپی ایان ہنس دیا۔۔۔۔

یہ کیا تھا چھپکلی۔۔۔۔۔

سعیر منہ بسور کر بولا۔۔۔۔۔

واٹ چھپکلی،،، میں چھپکلی تو آپ کو کروچ۔۔۔۔۔!!!!

واٹ تمھیں میں کو کروچ لگتا ہوں چھٹکی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

سعیر نے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔۔۔

یس۔۔۔!!!!

ایہانے تعابدادی سے سر ہلایا۔۔۔۔

بات نا کرنا مجھ سے میں جو گفٹز لایا تھا سامنے والی آنٹی کی چھوٹی بیٹی کو دے دوں گا،،،، وہ بھی میری بہن ہے نا،،، تمھیں تو میں کو کروچ لگتا ہوں میں تو تمھارا بھائی نہیں ہونا۔۔۔۔۔۔

گفٹز رال ٹپک پڑی پر نہیں وہ بھی کونسا کم تھی،، دے دیے گا مجھے کیا،،،، میرے ایان بھائی میرے لیے جائیں ہونگے ہے نا بھائی۔۔۔۔۔

یس میں اپنی ڈوول کے لیے بہت زیادہ گفٹز لایا ہوں،، ایان نے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔۔

یے یے ے ے ے ے۔۔۔!!!!!

ایہانے سعیر کو منہ چڑھایا۔۔۔۔

لائیں ہونگے بٹ جو میں لایا ہوں وہ۔ نکیں آئی ہیو سو ایکسپینسیو(expensive)

گفٹ فار یو بٹ ناؤ ناٹ فار یو۔۔۔۔

ہاں ایہانے ایان کو دیکھا۔۔۔

ایان نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو ہو سکتا ہے اس کے پاس واقع گفٹز ہوں۔۔۔

اوو نو نو بھائی،، وہ فورا اسے پہلے ایان کی آغوش سے نکلی،، میں تو بس آپکو چھیڑ رہی تھی یو ناؤ می نا،،، بس آپ سے شرارتیں کر رہی تھی میں،، ورنہ آپ تو بہت پیارے ہیں بہت اچھے والے بھائی وہ اسکے گلے میں جھولی۔۔۔۔

ہٹو مسکے مت لگاؤ اب۔۔۔!!!

سعیر نے اسے پیچھے کیا۔۔۔۔

ارے نہیں سچی آئی پرامس آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔!!!!!

سعیر نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

سچ۔۔۔!!!

آئی برو آچکا کر پوچھا۔۔۔؟؟؟

مچی وہ آنکھیں بند کر کے لاڈ سے بولی۔۔۔۔۔

اور واٹ آباؤٹ آکو کروچ وہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ وہ تو کوئی بھی نہیں ہے نا!!!!! آپ نے بھی تس چھپکلی بولا میں کہاں سے لگتی آپ کو چھپکلی بھائی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاسوری مائی ڈوول آپ تو میری ڈوول ہو پیاتی سی۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ،،اتنی دیر بعد لڑ لڑا کر یاد آیا کہ یہ وہی بھائی ہے جس کا کچھ مہینے پہلے ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ائم۔گڈ مائی لوو۔۔۔!!!

واٹ آباؤٹ یو۔۔۔؟؟؟

سعیر نے اسے اپنی گود میں بیٹھایا۔۔۔۔

ائم۔فٹ بھائی گال سے گال مس کرتی وہ پگلی خود کھلا دی۔۔۔۔

سارہ بیگم اور شاہ صاحب نے اپنی پوری فیملی کو دیکھا اور دل میں ماشاءاللہ کہا آج وہ بلکل مکمل لگ رہے تھے اب بس انکی شادیاں کر۔کے انکی بیویوں کو لانا۔باقی تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہ دونوں بہن بھائی مشا کو چھوڑ کر اپنی گھر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

مشا اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر بے تحاشا روئی،،،،انکی گرتی طبیعت کو دیکھ کر دل ڈوبا،،، مگر پھر اپنے ساتھ ہوئے ایک ایک ظلم بتاتی چلی گی جو کہ کامران صاحب ضبط کرتے سنتے گئے،،،اور آخر فیصلہ کر لیا کہ وہ مشا کی منگنی توڑ دیتے ہیں،،ان نے اپنی بہن سے رابطہ کر کے فصی اور مشا کی منگنی توڑ دی،،،،اور ان کی بہن،،صائمہ کو بھی یہ کہاں گوارہ تھا جبھی فورا فصی کو اطلاع کر دی کہ 1 سال سے جڑا ہوا رشتہ فورا سے تمھارے ماموختم۔کر چکے ہیں،،فصی کی جلتی رگوں پر تیل پڑا،،وہ جل اٹھا۔۔۔۔۔

میں آرہا ہوں امی،، آکر دیکھتے ہیں اس کبوتری کو کیسے اپنے پاس رکھنا۔۔۔۔

نا فصی کوئی ایسا کام۔نا کرنا کو ماہ کا۔خرچہ بھی بند کر دیں جب تک تیری کہی جاب نہیں لگتی۔۔۔۔

اوامی پلیززززز آپ اسکی فکر نا کریں،، ہمارا انتظاک۔ ہوتا رہے گا میں مشا کو کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا کبھی بھی نہیں آپ بس دیکھتی جائیں۔۔۔۔۔

اب چلو میں رکھتی ہوں،، اپنا خیال رکھا۔۔۔۔

اللہ حافظ اماں۔۔۔!!!

کہتا کھٹاک سے فون رکھ گیا عالیان قریشی اس بار ایسا وار کروں گا کہ تیری روح تک کو کچوکے لگے گے،، وہ سوچ کر رضا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

اے سن نا۔۔۔۔!!!!

سنا۔۔۔!!!!

تیری وہ سالی کیا نام ہے اسکا۔۔۔۔۔۔

اے آرام سے بات کر جیسی بھی ہے اپن کی بیوٹی کے زرش نام ہے زرش بھابی بول۔۔۔۔۔۔

واٹ ایور۔۔۔۔!!!!

سن تجھے وہ چاہیے نا۔۔۔۔۔

ہاں چاہیے تو وہ مجھے ہر حال میں چاہیے۔۔۔۔

تو بس ٹھیک ہے میں اسے تیرے پاس لاؤں گا کل ہی بتا۔۔۔۔۔

لیکن کیسے لائے گا۔۔۔۔

وہ میرا کام ہے ابے تو بس بتا میں اسی کے ذریعے اپنی مشا کو حاصل کروں گا سالی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے منگنی توڑنے کی ۔۔۔۔۔

چل ڈن،، جگہ میں میل مردوں گا وہاں پھینک دی آگے اٹھانا میرا کام ہے پر اس سالے سعیر کو پتہ نا چلے۔۔۔۔

اے نانا فکر نا کر،، مجھے اسکے بھائی سے کام۔ہے اور ویسے بھی خود ی تجھے سونپ دے گا وہ اپنی بہن تو دیکھتا جا بلیک میل کرنے کی دیر ہے بس۔۔۔۔۔۔

واہہہ لالے کمال ہے تو ماننا پڑے گا ہاں۔۔۔۔۔

ہاہاہا اہو تیرا ہی بھائی ہوں رے۔۔۔۔۔

رضا نے خباثت سے اپنا فرضی کالر جھاڑا جبکہ پیچھے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے،،ایک انسان نے انکی باتیں سنی تھی جو منہ پر نیوز پیپر رکھ کر بیٹھا تھا اور انکے تعاقب میں پاکستان جا رہا تھا مگر وہ کیسے بچاتا زرش کو جیسے تیسے بچانا تھا لیکن وہ ابھی عالیان ساسعیر کو کچھ نہیں بتا سکتا اسے اسکی حفاظت کرنی ہی کرنی تھی ایک بات تو طہہ تھی گویا رضا وغیرہ اب مر کر بھی اس کو کچھ نا بتاتے کیونکہ وہ ایک دفعہ غلط بولنے کی کوشش کر چکا ہے۔۔۔۔۔

زرش اور عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد اپنے گھر پہنچے گھر کے باہر کھڑے ہو کر ایک۔ نظر مسکرا کر اپنے گھر پر ڈالی اور اندر کی جانب۔تھے جہاں آمنہ بیگم اپنا کام کر رہی تھیں کچن میں۔۔۔

وہ دونوں چپکے سے بیک گیٹ کی جانب اندر بڑھے۔۔۔۔

دونوں دبے قدم کچن کے سیلب پھلانگ کر اندر آئے،،بغیر۔کسی آواز کے اور آ کر اپنی ماں کو ڈرایا۔۔۔۔

سرپرائیزز۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

وہ چیخے تو آمنہ اچھل دیں۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔!!!!!!

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔!!!

ماں کے ڈرنے پر۔وہ۔کھکھلا دیے۔۔۔۔

آمنہ نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔۔

ہیے مام،،، السلامُ علیکم۔۔۔!!!!

ہاؤ آر یو دونوں اپنی ماں کا ایک ایک گال چومتے بولے وہ تو ابھی تک۔ٹرانس کی کیفیت میں تھی۔۔۔۔

بچو تم لوگ۔۔۔۔؟؟؟

یس مام ہم،،، کیسا لگا سرپرائز۔۔۔؟؟؟

اوایم۔جی بہت مزے کا بہت اچھا،،، تم دونوں تو آ گئے بڑا بھائی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

وہ۔ابھی نہیں آئے کچھ دنوں تک آئیں گے۔۔۔

قریشی صاحب جو امنہ کی چیخ سن کر۔ہڑبڑا کر اٹھے تھے فورا نیچے آئے آ کر وہ خود سرپرائز ہو گئے۔۔۔۔

ڈیڈ ڈڈڈ۔۔۔!!!!

زرش بھاگتی اپنے ڈیڈ کے گلے میں جھولی۔۔۔

پرنسززززز۔۔۔!!!!

مائی ڈوول،،میری سنڈریلا۔۔۔۔!!!!

کیسا ہے میرا پیارا بیٹا۔۔۔۔؟؟؟

آئی گڈ ڈیڈ۔۔۔۔!!!!

میرے پیارے ڈیڈ کیسے ہیں...؟؟؟

میں فٹ۔۔۔!!!!

کمون ٹھوڑی،،ہٹو میرے بھی ڈیڈ ہیں وہ،،عالیان اسے پیچھے کرتا اپنے ڈیڈ کے گلے لگا۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ ڈیڈ۔۔۔؟؟؟

بلکل۔فٹ،،تم۔کیسے ہو۔عالیان۔۔۔؟؟؟

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز یار۔۔۔۔!!!!

باقی سب تو ٹھیک ہے شایان کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

وہ۔ابھی نہیں آئے کچھ دنوں تک آئیں گے۔۔۔۔

آمنہ نے انکا ماتھا چوما اور انہیں فریش ہونے اوپر بھیج دیا خود انکی فیورٹ ڈیشز بنانے لگی۔۔۔۔۔

وہ بھناتی اپنے۔فارم۔ہاوس آئی تھی جہاں غصے میں اکثر آیا کرتی تھی،،، حرام مشروب خود میں انڈیلنے خود کو ریلکیس کرنے۔۔۔۔

اب بھی وہ۔وہاں آئی تھی۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔۔۔!!!!

ایک۔ جھٹکے سے ٹیبل پر پڑی تمام۔شراب کی بوتلیں ٹانگ مار کر زمین بوس کی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے میں کیوں احان کے معاملے میں پیشنس سے کام لے رہی ہوں،، کیوں گھبر جاتی ہوں میں آپ ے ٹارگٹ سے کبھی نہیں گھبرائی وہ۔پڑگی لکھی جاہل،،، احان کو۔ٹارگٹ سمجھ رہی تھی آخر جیسی ماں ویسی بیٹی،،، ماں بھی تو محبت کو ٹارگٹ کہتی تھی وہ کیا جانتی تھی کہ وہ بہت تڑپے اپنی ماں سے نفرت پر مجبور ہو جائے گی اس کی ماں چاہتی وہ اسے روک سکتی تھی،، وہ برباد ہو جائے گی جس کے پیچھے ہاتھ صرف اور صرف اسکی ماں کا ہو گا۔۔۔۔۔

غصہ ٹھنڈا کر کے اپنے ہاتھ پر کانچ اٹھا کر احان کا نام لکھا۔۔۔۔

مگر جلد اپنے ملازم سے کہہ کر ہیں بنوائی اور خود میں انڈیلنے لگی،،، یہ اسکی تربیت تھی جو سامنے تھی اسکی ماں نے اس پر دھیان تک نا دیا کبھی وہ کیا کرتی،، جو کرتی تھی کرنے دیتی تھی۔۔۔۔

وہ حرام مشروب میں نڈھال نشے میں دھت ابھی بیڈ روم میں جا رہی تھی جب اسکا دوست اسکا بیسٹ فرینڈ جو اسے پسند کرتا تھا کافی اظہار بھی کیا وہ سمجھتی تھی کہ بس پسند یدگی تک کی ہے مگر وہ نہیں جانتی تھی وہ اسے پانا چاہتا ہے،،، عزت سے نہیں بس اسکے ملائم دودھیار نگت دیکھ کر دل میں اٹھتے گندے غلیظ جزبات پر لبیک کہنا جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اس سے ملنے آیا تھا وہ خود بھی ایک بگڑا رئیس زادہ تھا کئی لڑکیوں کو برباد کرتا اور علیشبہ کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ کرنے والا تھا وہ جس کا اسے اندازہ نا تھا۔۔۔

ملازمہ نے اسے بتایا میم۔ کمرے میں ارام۔ کرنے گئی ہے وہ ہوش میں نہیں ہے پر وہ کسی ضروری کام۔ کا کہتا اسے جھڑکتا وہاں سے اس کے کمرے میں آیا جو ان لاک تھا۔۔۔۔

وہ دروازہ کھولتا اندر آیا جہاں وہ نشے میں دھت اوندھی منہ بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔

What the hell …..

میں نے منع کیا ہے نا کہ مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا وہ غرائی۔۔۔

علیشبہ ڈارلنگ۔۔۔!!!!!

وہ خباثت سے مسکرا کر چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

علیشبہ نے سر اٹھایا۔۔۔

سو دیس۔۔۔۔!!!!

تم۔یہاں وہ نشے کے وجہ سے جھولتی اٹھی زمین بوس ہوتی جب کمر میں ہاتھ ڈال کر سدیس نے گرنے سے بچایا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

کیا ہوا غصے میں کیوں ہوں ڈارک گ منہ پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے سکیرا اور اسکے ایک ایک نقش کو غلیظ نگاہوں سے دیکھتا بولا۔۔۔۔

ہٹو سدیس تنگ مت کرو،،،میرا موڈ خراب ہے۔۔۔۔

کیوں ڈارلنگ کیا ہوا وہ اسے مزید قریب تر کرتا بولا۔۔۔۔

نشے میں دھت اسکی خوشں بو اسے بے خود کر رہی تھی۔۔۔۔

وہی وہ نشے میں دھت،،،شیطان سر پر سوار جس سے اس وقت اچھے برے کی خبر نا تھی بس آرام سے اسکے حصار میں کھڑی جانے کیا بول رہی تھی وہ سن کب رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھتے دیکھتے وہ اسے لیے بیڈ پر گرا۔۔۔۔۔

یہ،،یہ۔تم۔۔۔۔۔۔۔کیاک۔۔۔رہے ہو۔۔۔۔۔۔

علیشبہ نے پیچھے ہٹانا چاہا مگر وہ نا ہٹا۔۔۔۔۔

اششششششش۔۔۔۔!!!!

میں تمھارے قریب رہنا چاہتا ہوں تمھیں محسوس کرنا چاہتا ہوں ابھی فلوقت کچھ نہیں کہتا اسکے گداز لبوں پر جھکا اور خود کو سیر اب کرنے لگا وہ نیم۔جان مزاحمت نا کر سکی،،،کیونکہ وہ خود اس وقت نشے میں تھی شیطان دونوں کے سر پر سوار تھا اس وقت شاید وہ اسے احان سمجھ رہی تھی اور یہی بہت بڑا مسلئہ تھا یہاں کہیں وہ اس غلیظ حرکت کا الزام احان پر نا لگا دے یہ تو وقت ہی بتاتا۔۔۔۔

وہ اس پر جھکتا اپنی تمام حدیں پار کر گیا،،اور وہ نشے میں دھت اسکا پورا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔۔

یہ اس کی زندگی کی بربادی کا سٹارٹ تھا اس بد دعا کا سٹارٹ جو آج ہی ایک معصوم دل سے لے کر آئی ہے۔۔۔۔۔

لندن:

سعیر وغیرہ کو گئے آج دو دن ہو گئے،،ان۔دو دنوں میں شایان نے کافی کام۔سمیٹا ساتھ ساتھ ایان سے مدد بھی لیتا۔۔۔۔

اب بھی الموسٹ سب ڈن تھا بس عرشیہ کی مدر کی کنڈیشن کو دیکھتے انکے ڈاکٹر سے مل کر انہیں پاکستان واپس لے کر۔انا تھا۔۔۔۔۔

وہ فون پر ایان سے بات کر رہا تھا کان میں بلو۔توتھ ڈیوایس لگائے وہ ہاتھ کافی کا مگ لیے وہ کھڑکی میں کھڑا اپنے ڈمپل کے درشن کروا رہا تھا جب عرشیہ چلتی کمرے میں آئی اور آکر شرماتی ہوئی اپنے ٹیبل۔پر آئی۔۔۔۔۔

عرشیہ کو اسکا سائیڈ پوز نظر آرہا تھا،، جس سے بائیں گال پر پڑتا ڈمپل اپنی رونمائی کروا رہا تھا وہ مہبوت سی وہ میجیکل سین دیکھی گئ۔۔۔۔

کڑوا کریلا اتنا بھی برا نہیں کے خود ہی بول کر شرما کر وہ اٹھی اور شایان کے ٹیبل پر آئی آکر فائل ڈھونڈنے لگی جو اسے چاہیے تھے۔۔۔۔

شایان کال کرتا پیچھے مڑا جیسے ہی نظر سامنے اس پری پر پڑی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی،، شریر ڈمپل ابھر کر مدہوم ہوا ۔۔۔۔

وہ چلتا اسکے قریب آیا اور بلکل پیچھے کھڑا ہوا،، تھوڑا سا جھک کر اسکے کام میں سر گوشی کی۔۔۔۔۔

What happened mrs Arshiya shayan to be ....????

جان لیوا سر گوشی میں سر بکھیرنے پر وہ اچھل کر مڑی اس سے ٹکڑا کر وہ زمین بوس ہوتی شایان نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔۔

ارے ارے سنبھال کر مسز ٹوبی گر گئیں تو شادی پر کیسے بیٹھیں گی۔۔۔۔

عرشیہ نے دانت ہچکچائے چہرے نے لہو چھلکایا۔۔۔۔

شایان نے اسکا۔یہ۔روپ دیکھ کر دانتوں تلے لب دبایا اور جھٹکے سے کھڑا کر کے کلائی سے تھاما۔۔۔۔

جی تو بتایئے کیا آپ مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہیں۔۔۔

وہ جو پہلے ہی بوکھلا گئ تھی،،،اب کی بار گھبرائی شایان کی سانسیں اسکے ماتھے پر پڑیں۔۔۔۔۔

عرشیہ نے اسے دیکھا۔۔۔
آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں وہ۔چہرہ جھکا گئ۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے۔۔۔
وہ۔ں گڑ کر بولی۔۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پتہ مزید قریب کرتا بولا وہ سانس روک گئ۔۔۔

سر،،،یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

ایے،،،،نو ڈونٹ سے سر۔۔۔۔!!!!

سے شایان۔۔۔ !!!

کان کے قریب جھک کر بولا وہ سیمٹی۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔!!!

رائٹ چھوڑ دوں گا،،پہلے اءک۔دفعہ مجھے پکارو شایان۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں۔۔۔۔!!!!

کیوں نہیں اوکے نہیں بلاؤ گی میں نہیں چھوڑوں گا کھڑی رہو ایسے ہی ہاتھ کی کن پٹی کو لبوں سے چھوتا بولا عرشیہ کے جسم۔میں کرنٹ سا دورا۔۔۔۔۔

شششش،،،،شا،،،شایان۔۔۔۔!!!!!

اس قدر پیار سے بولانے پر وہ۔گہرا مسکرایا،،عرشیہ نے چوڑ نظر سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اگین مزید قریب کرتا بولا وہ اسکی خوشبو سے مدہوش ہو رہی تھی،، خوشبو حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔۔

شایان۔۔۔۔؛!!!
بغیر رکے پیار سے بولی سامنے والے کا۔ دل کیا اتنے پیار سے ں ام۔ ادا کرنے والے لبوں کو خراج بخشے۔۔۔۔۔

مگر ابھی وہ۔ کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔
جبھی گال کو چوم۔ کر اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔
تھینکیو مائی لوووو کہہ کر۔ ماتھا چوما اور اسے جانے دیا۔۔۔۔۔۔

وہ فائل لے کر وہاں سے رفو چکر ہوئی پیچھے وہ۔ شرارتی۔ سے مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

رمشا عائزہ اور اپنے شوہر کے ساتھ شاہ ہاؤس پہنچی حسب معمول آج گھر میں ایک عجیب سی ہل چل تھی،، وہ چلتی اندر آئی۔۔۔۔۔

سامنے ہی صوبیہ آنٹی اور عمران انکل بیٹھے تھے،،، سارے ہی شاہ صاحب جبکہ سارہ کچن میں کام۔ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ چلتی اندر آئی۔۔۔۔

شاہ۔صاحب نے دیکھ کر جان کر۔شرارت سے ماتھا پیٹا جیسے چھیڑ رہے ہو آ گئی بلا۔۔۔۔۔

رمشا نے سلام کر کے بیٹھیں شاہ صاحب کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

کیوں آئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

نہیں میرا۔مطلب خیریت ایسے اچانک۔۔۔۔

تمھیں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔

اپنی ماما سے ملنے آئی ہوں۔۔۔۔۔

اوا چھا۔۔۔۔!!؛

نہیں بلکل بھی نہیں مجھے کیا تکلیف ہونی ہے۔۔۔۔

ماتھے میں درد ہے تو جاو ڈاکٹر کے پیٹ کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔

ممم میں کب پیٹا۔۔۔۔۔

چپ کرو،،، تمھیں بلا تا کون ہے۔۔۔۔۔

الحمدللہ میری جان سے پیاری بیگم۔۔۔۔۔

جاؤ اسکے پاس ہی جاؤ اسکی بھی مجبوری ہی ہو گی بیچاری وہ خود کہہ کر ہنس دی،،، جبکہ سارہ نے ہنسی چھپائی شاہ صاحب نے سارہ کو گھورا وہ چپ ہو گئیں،،، اور صاف نظروں سے باور کروایا کہ آپ اوپر کمرے میں چلیں آپکی ہنسی ہم نکالتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔ گھگھیا گئیں،، کئ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ لاونج میں۔ بیٹھے تھے،، عائزہ بھی تھوڑی دور ایہا کے پاس بیٹھی،، ایہانے بھی اسے نہیں بتایا کہ ایان اور سعیر آئے ہیں۔۔۔۔

وہ۔لوگ بیٹھے بات کر رہے تھے جب وہ ہینڈ سم نوجوان سڑیوں سے اترتا نیچے آیا۔۔۔۔۔

محصور کن خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو عائزہ نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ۔ فون۔ پر کچھ ٹائپ کرتا عائزہ۔ کی نظر سامنے منظر پر جم۔ سے گئ۔۔۔۔۔

ایان نے نظروں کی تپش خود پر محسوس کی سر اٹھا کر دیکھا وہ۔ اج بھی حسن کی ملک اتنی ہی حسین پری اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں،، دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہوا۔۔۔۔۔

ابیہاجو کب سے اسے بول۔رہی تھی عائزہ کا۔دھیان ناپا کر وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی مگر اس کا۔زاوءہ نگاہ دیکھ کر وہ۔مسکرائی اس لیے چپ کر اٹھ کر کچن میں سارہ کے پاس چلی گئ۔۔۔۔

ایان نے سر جھٹکا کافی دیر وہ اس سونے من مہڑے مکھڑے کا طواف کیا اور قدم۔قدم۔چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔

جوں جوں وہ قریب چلتا آرہا تھا عائزہ کی دھڑکنوں کا شور بڑھتا جارہا تھا۔۔۔

وہ اکر اسکے پاس جھولے پر بیٹھا،،، کیا وہ کچھ نہیں جانتا تھا،،،، ناغلط۔۔۔۔!!!

وہ سب جانتا تھا سب مطلب سب،،،، عائزہ کا اسے پسند کرنا اسکا انتظار بچپن سے کسی کو دوست نا بنانا کسی کو اپنا نام تک بلانے کا حق نا دینا سب۔۔۔۔

کیسی کو ڈئیر عائزہ۔۔۔؟؟؟؟

اسکی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

ٹھیک آپ کیسے ہیں ا،،،، ایان،،، منہ سے الفاظ نکلنے سے قاصر تھے یہ کیا ہوا تھا اسے لگا تھا کہ وہ اسے سینے سے لگائے گا ،،،، وہ اپنا غبار نکالے گی۔۔۔۔

مگر یہاں سب الٹا تھا۔۔۔۔

عائزہ کا دل کیا اس سے لپٹ جائے مگر کس حق سے ابھی۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک۔۔۔۔

کب آئے۔۔۔؟؟؟

صبح۔۔۔۔

ہمم بتایا کیوں نہیں انگلیوں سے کھیلتی الجھی ہوئی بولی۔۔۔

کسی کو نہیں پتہ تھا،،ماما۔ کو بھی نہیں سرپرائز تھا۔۔۔۔

ہمم،،نائس سرپرائز۔۔۔
وہ۔بامشکل مسکرا۔پائی۔۔۔

کیا جو۔اسکا دماغ کہتا تھا وہ سچ تھا۔۔۔۔

نہیں ہوتا تو منہ ہی کیوں لگاتا اکر بیٹھتا ہی کیوں،،،دیکھتا کیوں رہ جاتا دل نے الگ صدا دی۔۔۔۔

لو جی ہو گئ شروع دل و دماغ کی جنگ جبھی کنٹرول نا کر پائی اور وہاں سے اٹھ کر بہت جلد ایان کی نظروں سے غائب ہوئی تھی،، ایان نے اسے جاتے دیکھا جبکہ وہ۔ وہی بیٹھا رہا کسی گہری سوچ میں کیا قسمت تھی وہ بھی افسردہ سا سر جھکا گیا ایک آنسو ڈھلک کر گود میں ضرور گرا تھا جو ماں سے نا چھپا اور وہ بہت جلد بات کی گہرائی تک پہنچی اور گہرا مسکرائی

۔۔۔۔۔۔

جھلے دونوں کے دونوں۔۔۔۔۔

افففف ایان۔۔۔۔۔!!!!

کس۔پر۔چلے گئے ہو پاگلے۔۔۔۔۔

ایک۔بات تو اب طہہ ہے بتایئے گی تمھیں۔خود عائزہ اپنے منہ سے کہ کیا ہونے جا رہا ہے امید ہے اس وقت تمھیں یہ سرپرائز دنیا کا۔بیسٹ سرپرائز لگے گا۔۔۔۔

رمشا سے ساری بات کر کے شاہ صاحب نے عائشہ۔ایان کے نکاح فائنل کیا،،، رمشا کا کہنا تھا کہ رخصتی۔بی ساتھ ہو جائے تو اچھا ہے،، شاہ صاحب نے حامی بڑھ لی انہیں کوئی مسلہ نہیں ایان کے ساتھ ہم۔سعیر کی بھی رخصتی کر دیں گے اور ایہا کا نکاح عین ریسپشن کے دن،،، بعد میں ایہا کے رخصتی الگ سے ہی ہو گی۔۔۔۔۔

سارہ بھی مان۔گئیں اور آمنہ کو فون کر کے بتا دیا کہ کیا طہہ ہوا ہے،،، وقت کم۔تھا تیاریاں زیادہ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ اس سب سے پہلے ایک۔بہت بڑا جھٹکا انکا منتظر ہے جو قریشی ہاؤس پر قیامت سے کم۔نا ہو گا۔۔۔۔۔

ماضی:

آج سے 33 سال پہلے کی بات ہے جب احد صاحب میٹرک میں تھے،،، کو یعنی جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو اکھٹے تعلیم دی جاتی ہے،، کو سکول،،، کو کالج،، کو یونیورسٹی،،، احد صاحب کو سکول پڑھا کرتے تھے انہی کے کلاس میں نمرہ نعیم پڑھا کرتی تھیں۔۔۔۔

نہایت خوبصورت،،، گولڈن۔بال،، دودھیا رنگت،،، نخرہ ادا،، کم از کم سکول کا ہر لڑکا اس پر مرتا ہو گا،،، نمرہ کو اپنی اسی بات پر ناز اور غرور تھا،، آخر غرور کا سر نیچا ہی ہوتا ہے،،، پر یہاں ان کی رال انکے کلاس کے سب سے ہینڈسم نوجوان احد قریشی پر ٹپکی یہ بن باپ کی بیٹی تھی،،، ماں نے کچھ ہی عرصے پہلے باپ سے خلالے لی تھی۔۔۔

جبھی نمرہ کو خود ہی اسے پالنا پڑا،،، جو چاہا وہ دیا،،، جو کرنا چاہا وہ کیا اپنی من مرضی،،، جبھی سے کو دیکھا جو شاید ہر لڑکی کا خواب تھے،،،، انتہائی ڈیشنگ اور پر سنیلٹی والا شخص،،، پڑھائی میں شاندار،،، اور پھر ایک اچھے اور کھاتے پیتے خاندان سے انکا تعلق تھا اور ہے۔۔۔

نمرہ کی رال ٹپکی جبھی ایک دن اپنی ماضی کی ایک جھوٹی اور درد بھری کہ اسکی ماں پر کیسے کیسے ظلم ڈھائے گئے،، اور کیسے کیسے ٹائم سے اسکی ماما گزریں صرف یہی نہیں اپنے باپ تک کو اس بے حس بد تمیز اولاد نے مار دیا۔۔۔

"ہم۔نے اکثر دیکھا ہے کہ جب ہمارے معاشرے میں بچپن میں بچوں کو باپ کا سایہ نہیں ملتا تو وہ اپنی ماں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے بابا کہاں ہے انکی ماں انہیں جھوٹ میں ٹال دیتی ہیں کہ انکی ڈیتھ ہو گئ ہے فلاں فلاں۔۔۔۔

بس یہی دکھ وہ اپنا احد کے ساتھ ایک دن بیان کرنے لگی،،،، احد نے اس سے ہمدردی بٹوری اور اس سے دو تین ارام سے باتیں کی وہ سمجھی کہ احد جال پھنس گئے،،، کچھ غلط تو نا تھا احد پھنس گئے تھے اور اب زندگی کے کئ سال اسی جال میں پھنس کر رہنا ہے کون جانتا تھا۔۔۔

نمرہ نے بہت ہوشیاری سے انہیں اپنے قبضے میں کیا،،، دن گزر گئے ہمدردی بٹورتے ہوئے مہینہ ہو گیا اور دونوں میں گہری دوستی ہو ہی گئ،،،، بس پھر احد صاحب جن کے گھر والے بھی جانتے تھے وہ کو پڑھتے ہیں،، نمرہ سے دوستی کا اپنی ماما کو بتایا،،، وہ گھر بھی آئی،، مگر احد صاحب کو انکا خیال انکی انٹینشنز بلکل بھی معلوم نہیں تھی آخر وہ ناگن عورت چاہتی کیا ہے۔۔۔۔

میٹرک کے دو سال انہوں نے اس کے ساتھ گزارے اگر ایسا کچھ تھا تو زبان پر کیوں نا لائی مگر پتہ نہیں کیا چاہتی تھی یہ ۔۔۔۔

پورے دو سال ختم ہوئے جب احد صاحب بہت اچھے نمبروں سے میٹرک کلئیر کر دیے،،،، وہی نمرہ نے بھی کیا اور اب انکی بات بہت کم۔ ہوتی احد صاحب بحثیت دوست ان سے بات کرتے انکے دل میں کچھ بھی نا تھا کچھ بھی نہیں،، پھر جب انٹر میڈیٹ کا سلسلہ جاری ہوا،،، وہاں ایڈمیشن جہاں احد صاحب نے لیا وہی نمرہ نے لے کیا مگر فیلڈ الگ الگ تھی وہ انجینئرنگ میں گئ جبکہ احد صاحب آئی سی ایس میں۔۔۔۔۔

انٹر میڈیٹ کا ایک سال بہت ٹف گزرا،، نمرہ کی زیادہ بات چیت نا ہوتی البتہ وہ احد کا پورا پورا خیال رکھتے،، پسندیدگی سوائے نیزے پر تھی وہ انہیں پرپوز کرنے ہی والی تھی مگر قسمت نے ساتھ نا دیا۔۔۔۔

انٹر میڈیٹ کے امتحانات سے پہلے کی احد صاحب کی کزن کی شادی آ گئ جو کہ کراچی میں واقع تھی وہی آمنہ بھی آئی تھی کیونکہ وہ آمنہ کی بھی کزن تھیں۔۔۔۔۔

شادی کا دور تھا،،، تمام اہل خانہ،، عزیز و کار رشتے دار سب لوگ وہاں موجود تھے،،، ایسے میں آمنہ بھی وہاں ہی اپنی فیملی کے ساتھ موجود تھیں۔۔۔۔۔

احد کی ماما جو کہ آمنہ نے پہلی مرتبہ ملیں تھی۔ انہیں آمنہ دیکھتے ہی بہت پیاری معصوم اور اچھی لگیں،، پہلی نظر میں وہ انہیں پسند آ گئیں۔۔۔

برات والے دن آمنہ کی ماما سے مسز آصف قریشی نے بات کی،، آمنہ سے کچھ چھوٹے سے سوالات پوچھے جسکا آمنہ نے بہت ہنس کر اور پیار سے جواب دیا وہ نہیں جانتیں تھیں کہ آنٹی یہ سب کیوں اور کس لیے کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

آمنہ کو دو دن آنٹی نے اچھے سے نوٹ کیا اور جب انہیں وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگیں تو انہوں نے اپنے بیٹے احد کا رشتہ امنہ سے کرنا چاہا جو اپنے والدین کے اکلوتی اولاد تھیں انہیں ان کی جان سے زیادہ عزیز۔۔۔
یہاں۔ احد بھی اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے،،، خاندان کے چشم و چراغ۔۔۔۔

شادی کا اختتام ہوا،، پیپرز سر پر تھے،،، اینٹر میڈیٹ کے پہلے سال کے امتحان دے کر احد اور اسکی ماما کسی کام۔سے انکے۔گھر آئیں اور لگے ہاتھ آمنہ کے گھر بھی آئیں۔۔۔۔

آمنہ کی ماما سے انکا ہاتھ مانگا گیا اور رشتہ طہہ کرنے کی بات ہوئی،،، آمنہ کے گھر والوں نے تھوڑا وقت مانگا جو کہ مسٹر اینڈ مسز آصف قریشی نے باخوبی دیا مگر آمنہ کو اپنی بہو بنانے کی فیصلے پر ٹکی رہیں۔۔۔

وہ آمنہ سے بہت محبت کرتی تھیں بے تحاشا دلی خواہش تھی کہ ان کے گھر کی بہو وہی بنے،،، اسی طرح آمنہ کے دل میں احد صاحب کے لیے پسندیدگی پیدا ہوئی،،، موجودہ دور کے ہی کپل آمنہ احد جو کہ ٹیکنولوجی کا استعمال باخوبی کرتے تھے،،، رابطہ ممکن ہوا احد نے آمنہ نے کونٹیکٹ کیا بات ہوتے ہوتے کافی حد تک پسندیدگی کا عالم بن گیا

۔۔۔۔۔

احد صاحب آمنہ میں انٹرسٹڈ ہوئے وہی آمنہ اس حسین خوبصورت مرد میں کافی حد تک انٹرسٹڈ ہو گئیں۔۔۔

اسی دوران انکے تعلق میں مضبوطی آئی اور گھر والوں کو بھی پتہ لگ گیا،، مگر نمرہ جو احد کے بدلے رویے اور تیور سے پریشان تھی جب پتہ چلا کہ وہ کسی میں انٹرسٹڈ ہیں صرف یہی نہیں وہ باقاعدہ انگیجڈ ہو رہے ہیں۔ اسے کہاں برداشت ہوا تھا یہ سب جبھی فوراً سے پہلے احد کو رونا دھونا ڈال کر پرپوز کیا احد نے صاف منع کر دیا انہوں نے ایسا کبھی چاہا ہی نہیں ناوہ اسے اس نظر سے دیکھتے تھے۔۔۔۔

نمرہ نے بہت بولا اگر ایسا نہیں تھا تو ہمدردی کیوں کی کیوں مشکل وقت میں ساتھ دیا۔۔۔

مگر احد صاحب نے صاف بول دیا کہ تم ہمدردی کو غلط نام دیا رہی ہو نمرہ محض ایک ہمدردی کو محبت کا نام دینا سراسر غلط ہے پر وہ نمرہ ہی کیا جو باز آجائے۔۔۔

صاف بول دیا کہ تم نے دھوکا دیا پرپوز کر کے چھوڑا خواب دکھا کر چھوڑا جبکہ دور دور تک ایسا بلکل بھی نا تھا۔۔۔

میں یہاں سے بلکل نہیں کہوں گی کہ عورت ہی سراسر غلط ہے اور مرد غلط نہیں،،، ہمیشہ ہمارے معاشرے میں مرد کو غلط سمجھا جاتا،،، ہاں مرد نے اسے خواب دیکھائے چھوڑ گیا اسے وعدے کیے چھوڑ گیا مجبوری کا نام دیا چھوڑ گیا۔۔۔

غلط سراسر غلط۔۔۔

لڑکی کی اپنی زہنیت کہاں ہوتی ہے میں پوچھتی ہوں کہ وہ تو سمجھتی ہے اس میں اس قدر صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اس بات کو سمجھے کہ سامنے والا کس لہجے میں بول رہا ہے سامنے والے کہ نظر میں اپنے کیے مقام دیکھ سکتی ہے کہ عزت ہے یا نشہ آخر کیا چاہتا ہے۔۔۔۔

یہاں پر بلکل اسی طرح احد صاحب نے اسے ہمدردی کے خاطر اپنی دوست بنایا اسکے ساتھ ہمدردی کی مگر وہ ہمدردی اور اس عزت کو محبت کا نام دے گی جبکہ وہ خود ہی احد کو۔ پسند کرتی تھی۔۔۔۔

جیسے تیسے یہ بات آمنہ تک پہنچی کہ احد میں ایک لڑکی بے حد انٹرسٹڈ ہے اور اس بات کو بتانے والی کو اور زات نہیں آمنہ کی ساسوں ماں تھی جی بلکل نمرہ سے دوستی ہونے کے ساتھ احد صاحب جو اپنی ماں کے ساتھ اہر ایک بات کرتے تھے اپنے دل کی انہوں نے بتایا کہ اس طرح بن باپ کی اولاد کو انہوں نے دوست بنایا،،، کافی عرصے سے ساتھ پڑھتے ہیں کئ دفعہ گھر بھی آئی مگر اس ناگن کا اصل روپ کوئی نا پہچان پایا،،، اب جب وہ احد کے پیچھے پڑ گئ تھی جان چھوڑنے کا کسی صورت نام نہیں لے رہی تھی تو امنہ کہ ساس نے آمنہ سے رابطہ کیا اور سارہ حقیقت سے باور کروایا ۔۔۔۔

امنہ نے احتیاط سے نمرہ کا۔ نمبر مانگا اور احد کو پتہ چلے بغیر اس سے کنٹیکٹ کیا اور اسے احد سے دور رہنے کا باتوں باتوں میں منع کیا۔۔۔

مگر اس ناگن نے احد کو بتاڈالا کہ مجھے تمھاری فیونسی کا میسج آیا ہے۔۔۔۔

احد کی دن اپنی ماما اور امنہ سے خفا رہے مگر آمنہ نے منالیا وہ مان گئے۔۔۔۔

نمرہ کو یہ بات ہضم نا ہوتی تھی آخر تعلق بہت گہرا ہو گیا آمنہ اور احد کی فائنلی منگنی ہو گی نکاح کے لیے آمنہ کی ماما ابھی کسی حد تک راضی نہیں تھیں ان کے مطابق انکی بیٹی ابھی یہ زمہ داری اٹھانے کے قابل نہیں تھی اس لیے منگنی کروادی۔۔۔۔

نمرہ میڈم کو آگ لگی شکست پر شکست ہوتی جا رہی تھی جبھی ایک غلط اور گناہ گار راستہ چن لیا ماں سے کہہ کر سفلی کے باباجی کے پاس گئی اور کالا جادو انتہائی گھٹیا کارنامہ انجام دیتے ہوئے نمرہ اور اسکی ماں نے مسٹر اینڈ مسز آصف کو علیحدہ کرنے کا عمل کر دیا۔۔۔۔

مشکلات بڑھتی رہیں جبھی ان دنوں عشرت آنٹی کی طبیعت بے حد گرتی رہی وہ جنھوں نے اپنے ماضی میں گے حد تکالیف برداشت کی تھیں اور صبر کرنے کے بعد آج وہ اس مقام پر تھیں پھر سے تاریخ نے وہی سب دھرایا اتنا گہرا عمل تھا کہ آصف انکل بھی عشرت آنٹی سے الگ ہو گئے،،، کیونکہ مسز آصف کی وجہ سے ہی احد کی زندگی میں آمنہ آئی اور پھر آنٹی کو نمرہ ایک آنکھ نا بھاتی تھیں۔۔۔۔

آنٹی کی طبیعت دن بادن بگڑتی رہی حتی کہ ڈاکٹرز نے جواب دے دیا عمل اس قدر گہرا تھا کہ آصف صاحب کو آنٹی کی غیر ہوتی حالت بھی دیکھائی نہیں دے رہی تھی جبھی احد اپنی ماں اور بہن کو لے کر لاہور آ گئے وہاں وہ کچھ سنبھلیں،،، انکا پر اپر علاج ہوا،،، دوسری جانب خدا سے مانگا گیا ایک ایک سانس پر ایک ہی بندے کا سانس اور بچوں کا اپنے باپ کا سایہ ایسے کیسے کسی جادوئی عمل سے رشتہ ٹوٹ جاتا،،، یہ تو کہنے کی باتیں ہوتی ہیں پیارے لوگوں کالا جادو ہو گیا وہ مر گیا ،،میں نہیں کہتی نہیں ہوتا ہوتا ہو گا،،، اس دنیا کیا نہیں ہے پوسیبل پر میرے رب سے زیادہ اس دنیا میں کوئی طاقت ور نہیں ہے،، میری رب کی طاقت سے بھر کر کوئی عمل کوئی جادو کچھ نہیں ہے،،، آپکو اپنے رب پر یقین ہونا تو یقین مانیے یہ جادو ٹونا آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کسی عامل بابا کی ضروت تھا پڑھے،، پانچ کی نماز ہی کافی ہے پیارے لوگو اپنے رب کے سامنے جھکو وہ تمھیں دنیا کہ آگے جھکنے نہیں دے گا اپنا رابطہ اپنے رب کے ساتھ بڑھا دو،، اپنا وقت صرف رب کو دووو اسے ٹرپ ٹرپ کر پکارو اور یقین مانیے کہ وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ تمھیں اتنی آزمائش میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔۔۔

مشہور زمانہ کسی صحابہ کا قول ہے جناب

"کہ ایک ماں جب اسکے بچے کو چوٹ لگتی ہے تو وہ اگر اسے تڑپ کر پکارتا ہے،، تو ماں ایک آنسو گرنے سے پہلے کس طرح بھاگی ہوئی اس تک آتی ہے اور آکر اپنی سکون دے آغوش میں۔ چھپا دیتی ہے اس پر مرحم لگاتی ہے اور اسے ارام۔ پہنچاتی ہے،،، تو میرے اللہ کے بندو،، وہ رب جو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے،،، جو کافر بھی ایک دفعہ اسکے سامنے جھک جائے تو اسے بھی نواز دیتا ہے کہ۔۔۔۔

"اے مرے بندے تو ضرورت کے وقت ہی سہی پر میرے پاس تو آیا مجھ سے رجوع تو کیا تو نے مجھے پکارا تو میں کیوں نا سنو تو مجھے ایک دفعہ اپنی زبان سے پکار تو تیرا رب جی جان سے تیرے سامنے حاضر "

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں اپنا آپ نا پڑھیا۔۔۔

جا جاور دا مندر مسجد۔۔۔۔

من اپنے چے ناور یا۔۔۔۔

لڑ دے رے ہو نال شیطاناں

نی نفس اپنے نال لڑیا۔۔۔۔

پہلے اپنے آپ کو پڑھ

فیر مندر مسجد وڑھ

جدھوں نفس جاوے تیرا مر

فیر نال شیطاناں لڑ۔۔۔۔

اپنے رب سے رجوع ہر وقت مسز آصف نے صرف اپنا ساتھ اپنے محرم اپنے شوہر کے لیے مانگا ورنہ انکے بغیر صرف موت کو مانگا اور کچھ نہیں جبھی اللہ نے انکی آزمائش ختم کر دی اور بہت جلد آصف انکل کو عقل آ گئی اور انکے سارے عمل اللہ کی طاقت کے آگے جو تھے ہی دو ٹکے کے سارے پانی میں ملے اور دوبارہ ایک ہنسی خوشی فیملی بن گی مسز آصف اپنے بچوں سمیت خوش اور انہوں نے ٹھیک ہوتے ہی۔ اپنے بیٹے احد قریشی کا نکاح اپنی پسندیدہ لڑکی یعنی جس سے احد کی انگیجمنٹ ہوئی تھی اس سے کر دیا۔۔۔۔۔

نمرہ کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے بہت ہنگامہ کہا خودکشی کی کوشش کی جس سے آصف انکل کافی پریشان رہے تھے کہ کیا کیا جائے آخر کیسے اس بلا سے جان چڑوائیں جو گلے پڑ گئی ہے کیا وہ اب کبھی جان نہیں چھوڑے گی اگر اسے کچھ ہو گیا تو ان پر ایک اچھا خاصا پولیس کیس بن سکتا مگر صد شکر تھا ڈھیٹ عورت بچ بچا گئے ورنہ کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

آصف صاحب نے دے دلا کر پولیس کو رفو چکر کیا اسے سمجھایا،، مگر وہ الٹی کھوپری کچھ سمجھنے کو تیار ہی نا تھی کیا سمجھتی ۔۔۔۔۔

لیکن،، لیکن پتہ نہیں کس خیال کے تحت چپ ہو گئی اور احد کو اسکے حال پر چھوڑ دیا اب خاموشی ہی خاموشی تھی لیکن شاید یہ خاموشی کسی طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی،،، جیسے مون سون کی بارشوں سے پہلے،، مطلع بلکل صاف رہتا ویسے ہی کیا ہونا تھا کیا نہیں وقت بتاتا کیا کھونا تھا آمنہ اور کیا پانا تھا کتنی آزمائش باقی ہے یہ رخصتی کے بعد پتہ چلتا۔۔۔۔

حال:

علیشبہ کی صبح آنکھ کھلی بھاری ہوتے سر کے ساتھ دو منٹ تک تو غائب دماغی سے کام لیا پر پھر اپنے آپ نظر گئی تو ایک دم گھبرا کر اٹھی،، زہن پر زور دیا تو رات کا سارا منظر آنکھوں کے آگے لہرایا وہ ایک۔دم۔ہڑبڑا کر اٹھی،، یہ کیا ہو گیا تھا اس سے،، وہ تو نشے میں تھی پر سدیس۔۔۔۔

شٹ۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

سدیس۔۔۔۔۔!!!!!!

علیشبہ نے اپنے بال پکڑے۔۔۔۔۔۔

نووووایسا نہیں ہو سکتا علیشبہ نے فون پکڑا اور سدیس کو کال کی جس کا نمبر مسلسل آف جا رہا تھا علیشبہ دے کر فون دیوار پر مارا۔۔۔۔

برباد ہو گئی تھی اج وہ بلکل برباد کچھ نہیں بچا تھا مگر شیطانی دماغ ضرور پایا تھا اس سے ابھی بھی کوئی چال چلنی تھی لیکن کیا اا۔۔۔۔

وہ سنبھلتی اپنے بربادی پر 4انسو بہاتی اٹھی نہا کر دوسرے کپڑے پہنے اور باہر نکلتی چلی گئ سدیس کو تو وہ دیکھ لے گی کیا کرتی اسکے ساتھ وقت بتاتا مگر احان کو تو وہ تو پہلے دیکھ لے۔۔۔۔

دوسری طرف احان جو کہ سو رہا تھا گھر آ کر سر میں ہلکا درد رہنے لگا تھا جبھی میڈیسن لے کر سو گیا جب اچانک چنگارتے فون سے آنکھ کھلی۔۔۔۔

ہیلو یس۔۔۔

احان قریشی سپیکنگ۔۔۔۔۔!!!!

آئی نو جان۔۔۔۔!!!!!

دوسری طرف سے جان نثار کرنے والی آواز آئی مگر وہ پہچان گیا۔۔۔۔

واٹ دا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے کیوں کال کی ہے اب وہ دھاڑا۔۔۔۔۔

مائی بوائے ڈونٹ اینگری۔۔۔۔

لیسن میں نے تم سے ملنا۔۔۔۔

اچھا گریٹ اور تمھیں ایسا کیوں لگتا میں تم۔سے ملوں گا۔۔۔۔۔

جسٹ فار لاسٹ ٹائم پلیز زز ز،،، پلیز زز۔۔۔۔۔

اووشٹ اپ بکواس بند کرو اپنی مر بھی جاؤ گی یا مرنے کے مقام پر بھی ہو گی تب بھی نہیں ملوں گا۔۔۔۔۔

احان اگر تم نا آئے میں تمھارے گھر آجاؤں گی۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی وہ دھاڑا۔۔۔۔۔۔

ہمت بھی نا کرنا کہاں ملنا بولو پر یاد رہے یہ۔مہرہ تمھاری آخری ملاقات جو چاہیے منہ سے پھوٹو اور دفعہ ہو جاو یہاں میری زندگی سے۔۔۔۔

اوکے مائی لوووو جسٹ کم۔ایٹ آواری ریسٹورنٹ۔۔۔۔۔۔

واٹ نان سینس وہاں کیوں آنا دماغ تو نہیں خراب کہیں اور رکھو اپنا یہ ڈیٹ پوائنٹ میں وہاں نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔

آنا تو تمھیں وہی ہے سویٹ ہارٹ ورنہ تمھارے گھر پر میں آؤں گی۔۔۔۔۔۔

اوکے آئی ویل بھی ڈئیر احان نے دانت کچکچائے،،،یہ نہیں بچے گی مرے گی میرے ہاتھوں دھاڑ سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر دیوار پر مارا اور کمرے سے نکلتا چلا۔گیا مگر ضروری کام نا بھولا وہ علیشبہ تھی تو سامنے احان تھا احان ،،،،،کیسے بھول سکتا تھا غلیظ اور گھٹیا عورت ہے سامنے والی۔۔۔۔

وہ اس وقت آواری ہوٹل میں کمرہ نمبر 420 میں کھڑا تھا ہاتھ میں سپینر گھماتے،،،ٹانگ ہلاتے اپنے غصے کی آخری حدوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں ورنہ کوئی پتہ نہیں۔آج یہ بے حیا لڑکی کا قتل۔ہو جاتا۔۔۔۔

علیشبہ نے آکر اسے بیک ہگ کیا احان نے فورا جاڑھانا تیور لیے اسے آگے کھینچا۔۔۔۔۔

اپنے آپ کو کنٹرول رکھووووو۔۔۔۔۔!!!!!

وہ۔دھاڑا۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی اور ڈھٹائی سے اسکے ڈمپل والی جگہ پر لب رکھے،،،احان کے غصے کی حد پار ہوئی اور دے کر ایک زوردار تھپڑ اس لڑکی کے منہ پر جھڑا۔۔۔

تم۔جیسی علیظ گھٹیا،،بے حیا دو ٹکے کی لڑکیوں کی اوقات یہی ہے،،،،جو ہر۔ایک کی بستر کی زینت بن جاتی ہو گھٹیا عورت۔۔۔۔۔۔

جو بکواس وہ تب سے کر رہی تھی احان کو تپ چڑھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ۔سب جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔۔۔

گھٹیا غلیظ عورت اپنے ان گندے ارادوں کو اپنے تک رکھو میں تمھارا اس عمل میں ساتھ نہیں دوں گا،،،، کون کہتا ہمارے معاشرے میں لڑکے ہی خراب ہاں بھئی لڑکی ہے دودھ کی دھلی ہو گی،، ضرور مرد نے کچھ کیا ہو گا مگر شاید وہ تم جیسی گھٹیا شکیل عورت سے ناواقف ہوتے ہیں بے حیا۔۔۔۔۔۔

بے حیا بے حیا بے حیا۔۔۔۔!!!!!!!
جسے اپنے پردے کا خیال نہیں حلیا دیکھا اپنے بدزوق عورت۔۔۔۔۔

کتنی نظروں کی ہوس ہو گی جانے تم اور آئی مجھ سے محبت کا ڈھونگ رچانے۔۔۔۔

آئندہ مجھے کال کی یا بلایا یا تنگ بھی کیا تو تمھارا اس دنیا پتہ کاٹ دوں گا سمجھی وہ اسکا منہ پکڑے اس پر جھکا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ جو اس کے لفظوں کے طہہ تک پہنچی روح تک۔ چھلنی ہوئی اسکا بولا ایک ایک لفظ سچ تھا ہاں تھا تو دل نے صدا دی
۔۔۔۔

بے حیا بے حیا بے حیا۔۔۔۔۔

کیا وہ۔بے حیا تھی۔۔۔۔۔

ہاں تھی۔۔۔۔!!!!

بلکل تھی۔۔۔۔۔

کیوں اسکی ماں نے اسے حیا نہیں سکھائی۔۔۔۔۔

وہ۔کیوں نہیں ایہا جیسی اگر ہوتی تو آج احان کے دل کوئی الگ احساس آنکھوں میں عزت ہوتی،،،،،،ہاں بلکل محبت نا سہی کم۔از کم۔اس قدر نفرت حقارت نا ہوتی۔۔۔۔۔

وہ اسکو بیڈ پر پٹختا وہاں سے نکلتا چلا گیا انگلیوں کے اشارے سے کسی کو باہر نکلنے کا۔کہتے۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ہاوس میں گھما گھمی کا ساماں تھا ساری تیاری مکمل ہو گئ تھی بس دو دن بعد بچوں کی مایوں تھی،،،اور ساتھ ایان کا نکاح ،،،سب بے حد خوش تھے،،،،،سارہ بیگم بیٹے کے حالات سے باخوبی واقف تھیں وہی شاہ صاحب بھی پر نا بتانے کی قسم کھار کھی تھی شاہ صاحب کو بھی سختی سے منع کیا تھا۔۔۔۔۔

ایان اپنے کمرے میں بیٹھا تھا،،، مشکل سے مسکراتا کام۔میں شرکت کر رہا تھا اب بھی باہر سے آیا اور بس گندے سے موڈ میں اندر آکر بیڈ پر ڈہہ گیا۔۔۔۔

اتنے میں عائزہ کی کال آئی۔۔۔

ایان۔نے دھڑکتے دل پر قابو پاتے کال اٹھائی وہ چاہ کر بھی اگنور نہیں کر پا رہا تھا جتنا اگنور کرنا چاہتا اتنا وہ سامنے آتی ۔۔۔۔۔

ہیلو یس عائزہ۔۔۔۔۔

ہیلو ایان۔جھے آپ سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت دوسری طرف سے سپاٹ اور دوٹوک لہجہ سنائی دیا ایان کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

مجھ سے کیوں پر کیوں عائزہ خیریت۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کہاناملنا ابھی اور اسی وقت،،میں لوکیشن میل کر رہی ہوں فورا پہنچے آج مجھے آپ سے سب کلئیر کرنا آپ کیا چاہتے ہیں آپ آجایئے لوکیشن بھیج رہی میں۔۔۔۔۔

عائزہ نے کہہ کر۔کھٹاک سے فون رکھا تنگ اچکی تھی روزانہ کی اپنے دل و دماغ کی جنگ سے آج اسے سچ جاننا تھا اگر وہ اسے نہیں پسند کرتا نہیں خوش تو بس پھر وہ اسکے راستے سے ہٹ جائے گی بلکہ مر کر ہی واپس آئے گی۔۔۔۔۔

ایان کو ٹینشن لاحق ہو گی ایسی کیا بات ہے مرتا کیا نا کرتا نا چار جانا پڑا۔۔۔۔

اٹھ کر تیار ہوا گرے شرٹ کے نیچے جینز پہنے،،اوپر گرے کوٹ چڑھائے وہ بالوں کو سیٹ کرتا ہاتنگ میں راڈو کی واچ پہن کر نیچے آیا۔۔۔۔

سارہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اوئے ہیرو۔۔۔۔!!!

کدھر۔۔۔۔؟؟؟؟

ماما۔کام۔ہے آتا ہوں۔۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو بتا کے جاؤ۔۔۔۔؟؟؟؟

کام ہے یار آدھے گھنٹے میں آ رہا ہوں بھاگ نہیں رہا وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

پیچھے سارہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا ان بچوں کا۔۔۔۔۔۔

وہ بیس منٹ کی مسافت کے بعد عائزہ کی میل کی گئی لوکیشن پر پہنچا۔۔۔۔۔

عائزہ کیب سے اترتی نیچے آئی اور آ کر اسکی کار میں بیٹھی۔۔۔۔

وائٹ شارٹ فراک اور چوری دار پجامے میں،،لال رنگ کا حجاب لیے وہ ایان کا دل دھڑکا گئ،،،اپنی محبت کو لال پسندیدہ رنگ میں دیکھ کر دل الگ انداز میں دھڑکا مگر اب وہ کسی اور کا ہونے جا رہا تھا دو دن بعد نکاح تھا ایان نے نظریں چرائیں۔۔۔۔۔

عائزہ آکر فرنٹ سیٹ پر اسکے ساتھ بیٹھی،،،،ایان نے سرد سی اہہ بھری۔۔۔

کیوں بلایا عائزہ۔مجھے یوں اچانک۔۔۔۔؟؟؟؟

بات کرنی ہے مجھے۔۔۔۔۔

کہو۔۔۔۔!!!
سامنے دیکھتے سنجیدہ سا بولا۔۔۔۔۔

آپ اگر اس شادی سے خوش نہیں ہے تو کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ کیسا سوال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الفاظ منہ میں رہ گئے جب عائزہ نے اسکی بات کاٹی۔۔۔۔۔

مجھے کاؤنٹر کویشچن نہیں چاہیے سیدھی سی بات کا سیدھا جواب دیں۔۔۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے عائزہ میں۔خوش ہوں تم کیوں کہہ رہی ہو ایسے تمھیں کیا لگے۔۔۔۔

کیا مجھے کیا لگے اگر نہیں خوش کسی اور کو پسند کرتے ہیں تو بولیں نا کیوں زبردستی کا رشتہ جوڑ رہیں ہیں۔۔۔۔۔

عائشہ انوفففففف اپنے کام سے کام۔رکھو،،میری لائف میں انٹرفیئر نہیں کرو میں جانتا ہوں۔جلے کیا کرنا کیا نہیں
۔۔۔۔

اپکی۔لائف،،،مت بھولیے اپکی لائف مجھ سے جڑنے جا رہی ہے جب نہیں خوش تو کہہ دیں مجھے بتا دیں میں خود اس رشتے سے انکار کر دوں گی،،، آنسو پیچھے دھکیلتی بامشکل چول پائی ورنہ آنسو باہر آ ہی گئے تھے۔۔۔

کیا تمھارے ساتھ،،،یہ تم کیا،،،،میرا نکاح۔۔۔۔۔

واہہہہ مسٹر ایان واہہہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!!
آپ تو یہ بھی نہیں پتہ آپکا نکاح کس سے ہو رہا ہے جی بلکل میں ہی آپکی ہونے والی بیوی جس کا آپکو پتہ نہیں اور تو اور آپکو دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔

ایان نے منہ کھلے اسے دیکھا،،خوشی حیرانی ایک الگ کیفیت سے،،،سب کچھ سمجھ سے باہر مطلب اتنابڑا سرپرائز،،،،، کہ اسکی محبت ہی اسکی ہمسفر بننے جارہی ہے۔۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

حیران کن آواز میں اسے پکارا،،،عائزہ نے تواتر بہتے آنسو کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ایان نے کھینچ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔۔۔

عائزہ ائم۔سوسوری میری جان۔۔۔۔۔۔!!!!!

میں میں کتنا الو ہوں مجھے واقع نہیں پتہ تھا میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے مجھے اس بات سے بے خبر رکھا گیا میری جان،،مجھے صرف اتنا بتایا گیا کہ میرا نکاح فکس کر دیا گیا۔۔۔۔۔

اور ہاں ایک بات تو سچ ہے مجھے کوئی اور پسند ضرور ہے۔۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

کون۔۔۔۔!!!!

ہے کوئی مگر میں شادی اسی سے کروں گا۔۔۔۔

کیا تو مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہیں چھوڑ دیں نا کر دیں انکار وہ اس سے دور ہوتی بولی۔۔۔۔۔

اششششش۔۔۔۔۔!!!!!!

خبر ادرررررر۔۔۔۔۔!!!!!!

کوئی اپنی سانسیں خود سے دور کیسے کر سکتا میری جان۔۔۔۔

عائزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے ایان اپکا۔۔۔؟؟؟!

ایان مسکرایا اور کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

میری دھڑکن،،،،میری جان،،میری بچپن کی محبت،،صرف اور صرف میری عائزہ۔ہی تو ہے۔۔۔۔۔

میری عائزہ میری محبت میرا۔عشق۔۔۔۔۔۔

کیسے بھول گئ۔۔۔۔۔

تو پھر آپ،، مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے تھے،،،،وہ سب بے رخی۔۔۔۔

ایان مسکرایا۔۔۔۔
اور آرام سے بہت پیار سے شروع سے اب تک کی ساری کہانی اسے سناتا چلا۔گیا۔۔۔۔

عائزہ نے سکون کا سانس لیا اور اسکے گرد مضبوط بازوؤں کا حصار بنایا۔۔۔۔۔

میں ڈر گئ تھی ایان کہ شاید آپکو کوئی اور پسند آ گئ۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئ ہو عائزہ نظروں کو تو کوئی بھا جاتی مگر دل میں تو ایک۔ہی تھی نا۔۔۔۔۔

تو آپ کیسے کسی ایسی لڑکی سے شادی کرتے جس کے بارے میں اپکو کچھ پتہ ایسن نام۔ بھی نہیں معلوم تھا۔۔۔۔۔

یہ۔تو رب ہی جانتا تھا مگر آپ تو معلوم ہے نا،، میری ہونے والی بیوی میری پیاری سی عائزہ ہے جو میری سانس ہے
۔۔۔۔۔

آئی لووویو عائزہ۔۔۔۔
آئی لووویو سو مچچچچچ۔۔۔۔۔!!!!!

ایان نے عقیدت سے اسکا۔ماتھا چوما اور اپنے رب کا ڈھیروں شکریہ ادا کیا محبت جھولی میں ڈال دی جس نے بغیر آزمائش کے سہی کہتے ہیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو ایان۔۔۔۔!!!!!

بیسٹ پارٹ آف مائی لایف میری عائزہ وہ اسے خود میں چھپاتا بولا وہ بلش کر گئی۔۔۔۔

گھر چلیں مجھے بات کرنی تھی بہت کام باقی ہے۔۔۔۔

شیور وائی ناٹ وہ اسکے گال کو چومتا بولا۔۔۔۔

باقی باتیں ہم۔پرسوں رات کو کریں گے میری جان مزاق میں کہتے وہ اسکے ہوش اڑا گیا۔۔۔۔

وہ۔بری طرح بوکھلائی ایان گہرا مسکرایا اور اسکے لال چہرے کو دیکھ کر چٹاچٹ دونوں گال۔چوم ڈالے۔۔۔۔۔

وہ بلش کر گئی اور اپنے دل و دماغ کی جنگ سے آزاد ہو کر رب کا شکر ادا کرنے لگی آخر دل نے دماغ سے جنگ جیت اس کا ایان اسکا تھا اسکا ہے اور اسی کا رہے گا وہ اور کھکھلا اٹھی۔۔۔۔۔

شایان نے عرشیہ کی ماما کی ڈاکٹر سے رجوع کیا،،،وہ کافی حد تک بہتر تھیں،،،،اب وہ ٹریول کر سکتی تھیں،،، کبھی اپنا پورا بزنس یہاں سے کوور کیا،،اور آج اسے پاکستان واپس آنا تھا۔۔۔۔

وہ۔ صبح سویرے 8 بجے عرشیہ کے گھر پہنچا،،عرشیہ نے دروازہ کھولا،،،پنک ڈریس میں کھلتا گلاب شایان نے ایکسرا کرتی نگاہوں سے اس گلاب کا جائزہ لیا وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

آیئے۔۔۔۔۔!!!!

آپکو اپنے ساتھ لے جانے۔۔۔؟؟؟؟

سوال کیا گیا وہ بوکھلائی۔۔۔۔

فلوقت تو کچھ ایسا ہی ہے میرے ساتھ میری ماما۔ کو بھی کے جانے مگر ائیر پورٹ وہ بگڑ کر بولی وہ اسکے انداز پر مسکرایا وہ جس کی ایک آواز نا نکلتی تھی آج اڑ رہی تھی۔۔۔۔

میں سر ہی ہوں۔۔۔۔۔

تو میں نے کب کہا شوہر ہیں زبان پھسلی،،،، عرشیہ نے جلد بازی پر لعنت بھیجی۔۔۔۔۔

وہ گہرا مسکرایا ڈمپل نے نمائش کروائی۔۔۔۔۔

بن جاؤں گا ہاتھ سے پکڑ کر قریب تر کر تا بولا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں ہوش میں ہیں،، چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔!!!!

مجھے پکارو۔۔۔۔!!!!
اسکے قریب ہو تا بولا شایان کی سانسیں عرشیہ کے منہ پر پڑیں۔۔۔۔۔

پاگل ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں تمھارے عشق میں۔۔۔۔۔!!!!!

افففف چھوڑیں۔۔۔۔۔!!!

پکارو۔۔۔۔!!!!

چھوڑیں مجھے شایان۔۔۔۔!!!!!

گریٹ۔۔۔۔!!!!

ونس مور۔۔۔۔!!!!!

اپ واقع پاگل ہیں۔۔۔۔۔

تم نے بنایا۔۔۔۔۔!!!!
بال کی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیر تا بولا وہ جھینپ گئ۔۔۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔۔۔!!!!!!!
وہ۔ مچلی۔۔۔۔

ایک شرط پر۔۔۔۔!!!!
پوری کرو گی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ککک،،، کیا کیسی شرط۔۔۔۔۔

پیار کرو۔۔۔۔.!!!!!!!
وہ۔ سکون سے لب دباتا اسکو چھیرنے کے لیے بولا۔۔۔۔

کیاااااااعرشیہ نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

رنگ فق پڑے،،شایان نے مشکل سے اپنے ہنسی بھائی۔۔۔۔

کرووونا!!!ایہاں۔۔۔۔!!!
ماتھے پر اسکی انگلی رکھتے پیار سے بولا۔۔۔۔

کوئی نہیں پیچھے ہوں ٹھر کی کہیں کے وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر بامشکل خود کو کمپوز کرتی بولی۔۔۔۔۔۔

ہاں ہوں ٹھر کی وہ اسکے قریب جھکا اور اپنے ماتھا اسکے لبوں کے قریب لایا۔۔۔۔۔

شایان سے آتی مردانہ کلوں کی خوشبو اسکے حواسوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

عرشیہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے جو سیدھا اسکے ماتھے سے ٹکرائے عرشیہ اچھل کر دور ہوئی۔۔۔۔۔

وہ۔گہرا مسکرایا۔۔۔
عرشیہ نے اسے گھورا بہت ہی کوئی ٹھرک باز انسان ہیں آپ۔۔۔۔

جی بلکل صرف آپکے لیے ہاتھ اٹھا کر ہاتھ کی کن پٹی کو لبوں سے چھوتا بولا وہ۔اس سے اپنا آپ چھڑوا کر وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئ۔۔۔۔۔

وہ۔ پیچھے گہرا مسکرایا اور چلتا سلمی بیگم کے کمرے میں آیا۔۔۔۔۔۔

وہ۔ اکر اپنے شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی،، اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا جہاں ابھی اسکا ماتھا ٹچ ہوا تھا،، ہاتھ کی کن پٹی کو ناک کے پاس لائی اور لا کر لمبا سانس کھینچا جیسے شایان کی خوشبو خود میں اتاری ہو،،، وہ پگلی اس ادا سے خود ہی شرمائی اور ڈوپٹے سے اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ لوگ ائیر پورٹ کے لیے نکلے اور پاکستان واپس روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

مشا اپنے گھر اپنے ڈیڈ کے پاس تھی اب راوی چین چین لکھ رہا تھا آخر اس بد تمیز انسان سے جان چھوٹ گئ تھی۔۔۔

مشا۔ نے اپنے ڈیڈ کو عالیان کے بارے میں بتایا وہ۔ اسے پرپوز کر چکا ہے اور ایک اچھا لڑکا ہے کافی دفعہ فصی سے بھی بچایا۔۔۔۔

کامران صاحب نے اسکی بات سنی وہ مسکرائے،، آخر انکی بیٹی کی خوشی تھی اب کہ بار وہی ہوتا جو مشا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔

عالیان مشا کے کہنے پر ان کے گھر آیا،، اب بھی وہ۔کامران صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ان سے ضروری باتیں کر رہا تھا جب مشا چائے لے کر آئی اور اسے دی۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر چائے پکڑی۔۔۔۔۔

بیٹا تم سے مل کر بہت اچھا لگا،،، میں خود بھی چاہتا تھا کہ قریشی فیملی سے میرا رشتہ جوڑے اللہ نے میری سن لی تم مجھے میری بیٹی کے لیے ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگے ہو۔۔۔۔
مگر تمھارے گھر والے۔۔۔۔۔

اس کی آپ فکر مت کریں۔،، میری فیملی کو خاص کر ڈیڈ کو آپ جانتے ہیں،،، ان نے بچوں کو سپیس دی ہے،، اور مشا تو جانی پہچانی دیکھی بھالی لڑکی ہے میرے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا،،، میں بہت جلد اپنے گھر والوں کو لے کر آؤں گا آپکی بیٹی کو لے جانے۔۔۔۔۔

بہت شکریہ،،، مجھے امید ہے تم مشا کو بے حد خوش رکھو گے۔۔۔۔۔

بلکل۔انکل۔خود سے زیادہ فکر مت کریں، میں اپنی بہن کی شادی کے بعد ضرور اپنی ماما۔کو آپکے گھر بھیجوں گا
۔۔۔۔۔

خوش رہو آپ لوگ باتیں کرو میں چلتا ہوں وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر اندر چلے گئے۔۔۔۔

مشانے عالیان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہو گیا آپکا اب آپ جائیں۔۔۔۔۔۔

اہاں۔۔۔!!!!
سریسلی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

جی بلکل وہ بگڑ کر بولی۔۔۔۔۔

میں بتاؤں پھر۔۔۔۔

وہ۔بوکھلائی۔۔۔۔

ووو،،،واٹ۔۔۔۔؟!!!!

مے آئی کم ٹو یو۔۔۔۔!!!!

آپ مجھے ڈرا نہیں سکتے۔۔۔۔
مشابا مشکل کو نفیڈنٹ رہتی بولی۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟؟

میں نے کب ڈرایا وہ اسکی حالت سے حض اٹھاتا بولا۔۔۔

ابھی۔۔۔۔؛!!!

کب جھٹکے سے اٹھ کر اسکے قریب آکر بیٹھ کر بولا اور اسے خود سے لگایا۔۔۔

فاصلہ رکھیں مسٹر۔۔۔!!!!!!

مشا نے اسے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔۔

ورنہ کیا ہو گا پیار تو ہو چکا میری جان،،،شادی ہونا باقی ہے وہ تو ہنڈرڈ پرسنٹ مجھ سے ہونے ہے،،،اس لیے فاصلہ نہیں قربت بڑھایئے۔۔۔۔۔

افففففف،،،،کتنے بے باک ہیں آپ۔۔۔۔۔!!!!

ابھی اپنے جانا کہاں ہیں جسٹ ویٹ فار مورر بے باکی جھٹکے سے دونوں گالوں کو چومتا وہ وہاں سے غائب ہوا تھا کوئی پتہ نہیں مقابل سر کی پھاڑ دیتی۔۔۔۔

پیچھے وہ اسکی حرکتیں ملاحظہ فرما کر شرما کے مسکرائی تھی شاید نہیں یقیناً اس پاگل کے سنگ زندگی حسین ہونے والی تھی

۔۔۔۔۔

زرش کمرے میں کتاب پڑھ رہی تھی جب وہ جن اچانک سے آج پھر کھڑکی پھلانگ کر بر آمد ہوا تھا۔۔۔۔

زرش اچھلی تھی۔۔۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔۔۔!!!!!

سعیر چلتا اسکے پاس آیا اور جھٹکے سے ہاتھ پکڑ کر اسے خود کے قریب کھینچا۔۔۔۔۔!!!!!

وائی آر یو اگنورنگ مائی کالز۔۔۔۔؟؟؟؟

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ کر اس سے پوچھا وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

اللہ کی قسم میں نے نہیں کی۔۔۔۔۔

معصوم سے طریقے سے قسم کھاتی بولی وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

فون کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟؟؟

گال پر۔جھکتا بولا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔کہاں ہے یوز نہیں کیا۔۔۔۔
سعیر جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب پتہ نہیں کہاں ہے پتہ ہے نا مجھے تمھاری آواز سننی ہوتی ہے تم سے بات کرنی ہوتی ہے پھر کوئی نہیں خبر رکھتی فون کی کمر پر گرپ دے کر اسے گھورتا بولا۔۔۔۔۔

سسس،،،سوری نا آئندہ خیال رکھوں گی،،،ابھی جائیں۔۔۔۔۔

ناٹ ایٹ آل جانے کے لیے کون کمبخت آتا اور چھوڑنے کے لیے کون پکڑتا۔۔۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔؟؟؟؟
تم۔۔۔۔۔!!!!
ہر وقت تم۔۔۔۔۔!!!!!

نہیں مل سکتی تنگ نہیں کریں۔۔۔۔۔

تنگ کرنے کا پرمنٹ ایگریمنٹ سائن کیا میں نے ڈیئر وائفی بھول گئی یاد دلاؤں اپنے طریقے سے آپکو۔۔۔۔۔

نن۔ن،،۔ نہیں کون بھولا میں نہیں بھولی،، اچھا نا فون اوپن رکھوں گی،، سائلنٹ پر بھی نہیں ہو گا جائیں نا۔۔۔۔

پہلے سزا تو بھگت لو اپنے کی گئ غلطی کی اتنا سی دیر میں اتنا تڑپانے کی۔۔۔۔

کیسی سزا۔۔۔؟؟؟؟

کیا ہے نا سزا دینے کی ایک گندی عادت ہے مجھے یہ میں نہیں بخشتا سوائم۔ سو سوری مائی وائف،، کہہ کر اسکے لبوں پر جھکا اور خود کو سیر اب کرنے لگا۔۔۔

زرش نے اسکے شرٹ پر جھٹکا دیا،،، مگر وہ اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھا کچھ دیر بعد اس پر رحم کھا کر پیچھے ہوا اور اسکا لال اناری چہرا دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔

زرش نے شکایتی نگاہوں سے اسے دیکھا،،، وہ ہونٹ دبا گیا۔۔۔۔

کیا ایک اور۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں پیچھے ہوں۔۔۔۔

وہ سکون سے اسے چھوڑ کر اسکے بیڈ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

کیا بھئی یہاں کیا کر رہے ہیں گھر جائیں۔۔۔۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟؟؟

یہاں کوئی نہیں رکنا گھر جائیں کوئی اجائے گا۔۔۔؟؟؟

آجائے۔۔۔!!!
ڈھٹائی کی انتہا تھی۔۔۔۔۔

کتنے ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔۔!!!!
وہ جھنجھلائی۔۔۔۔

الحمد اللہ مائی لوو وفلائنگ کس پاس کرتا بولا۔۔۔۔

سعیر جایئے یہاں سے۔۔۔۔۔

کیوں جاؤں زرش سعیر شاہ۔۔۔۔!!!!!

ہاتھ کھینچ کر اسے بیڈ پر گراتا بولا۔۔۔۔

وہ۔ گھں رائی۔۔۔۔

ککککک،، کیا کر رہے ہیں سعیر۔۔۔۔

جسٹ میک سم لووووو اسکے ناک سے ناک رب کرتا بولا۔۔۔

نہیں،،، پیچھے ہوں۔۔۔۔

نووووو۔۔۔!!!!!
گردن پر۔لب رکھے سکون سے بولا زرش کے جسم۔میں کرنٹ سا ڈھوڑا مگر یہاں کسی کے جزبات کھل کر جاگے تھے جبھی اسکے بالوں میں منہ دیا تھا۔۔۔۔

سسس،،،، سعیر کیا کر رہے ہیں دور ہوں۔۔۔

جسٹ فیل می مائی لووو۔۔۔۔!!!!!

نہی۔ سعیر۔۔۔۔!!!!

پلیززز گیٹ بیک یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔

شششششش،،،کچھ نہیں کہہ رہا ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کرائی۔۔۔۔۔۔

ورنہ اگر روئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

زرش فوراً سے سنبھلی۔۔۔۔۔

سعیر نے منہ اٹھا کر اسے دیکھا جو لال سرخ ہوتی انتہا کی گھبرائی اسکے حصار میں لیٹی تھی وہ اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا ۔۔۔۔

جھک کر ماتھے پر پیار کیا،،،دونوں گالوں کو چٹاچٹ چوما۔۔

سعیر دور ہوں پلیززز۔۔۔۔!!!!

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا،، سعیر اپنی زرش سے دور ہو،،،سانس کیسے دور کر سکتا کوئی خود سے مر نا جائے۔۔۔۔۔

سعیر رررررر۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ ٹرپ ہی تو گئ،، آگے ہی مشکل سے خدا سے واپس مانگا تھا اپنے سعیر کو اس نے۔۔۔۔

سعیر مسکرایا۔۔۔

آئی لووویووو۔۔۔!!!!

آئی لوٹو سعیر۔۔۔!!!

ول یو میری می۔۔۔!!!!

وہ کہہ کر خود ہی ہنس دی سعیر مسکرایا۔۔۔

یس۔ آفٹر ٹو مورو آئی ول میری یو مائی لو اینڈ دین وئی ویل سپینڈ اوور گولڈن نائٹ کان کے قریب جھک کر سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا وہ اچھل ہی تو گئی۔۔۔۔۔

سعیر یہ کیا ہے آپ کتنے گندے ہیں پیچھے ہوں۔۔۔۔۔وہ دبی دبی غرائی سعیر قہقہ لگا کر ہنس دیا،،مائی انوسینٹ کیٹ لووویووو۔۔۔!!!!!

اچھا بتاؤ شادی کے بعد،۔۔۔؟؟؟

کیا۔۔۔؟؟؟؟

مجھ سے لڑائی تو نہیں کرو گی۔۔۔

نہیں۔۔۔!!!

پیار کرو گی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!!!!

کتنا۔۔۔!!!

خود سے زیادہ۔۔۔۔۔!!!

وہ۔والا نہیں۔۔۔۔؟!!!!

پیار کونسا والا ہوتا سعیر۔۔۔۔؟؟؟؟

سپیشل والا کان کے قریب جھکا اپنے سر بکھیر رہا تھا وہ سکون سے اسکے حصار میں لیٹی تھی۔۔۔۔۔

واٹٹٹٹ۔۔۔۔!!!!

آپ پاگل ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

یسسس۔۔۔!!!!

بتاؤ کرو گی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔!!!!

کیوں۔۔۔؟؟؟؟

اگر مجھے کرنا ہو تو۔۔۔۔؟؟؟

مجھے نہیں پتہ پیچھے ہوں۔۔۔۔!!!!

اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔!!!!

کھانا ں نا۔کے کھلاو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!!

خود کھلاو گی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!!!!

منہ میں نوالا ڈالو گی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!

سعیر نے اسکی معصومیت پر ہنسی دبائی۔۔۔۔

مجھے مارننگ وش کرو گی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!

جیسے میں کہوں گا بلکل ویسے۔۔۔۔!؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

مجھے نماز کے لیے اٹھاؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!

مجھ پر۔دعا پڑھ کر۔پھونکو گی۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!

مجھے تنگ تو نہیں کرو گی۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

کرو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!

میں سزا دوں؟؟؟

ہاں۔۔۔؟؟؟؟

پکا دوں۔۔۔؟!!!

ہاں۔۔۔۔۔!!!

وہ۔ہنس۔گیا۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ۔۔۔۔!!!!

روٹھو گا تو مناؤ گی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!!!

میرے طریقے سے مناؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!

پکا۔۔۔!؟؟؟

ہاں۔۔۔۔۔!!!!

وہ۔ہنسی دبا گیا۔۔۔۔۔

رات تک۔باتیں کرو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔؟؟؟

سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!

بالوں میں انگلیاں چلاؤ گی۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!

روازنہ سلاؤ گی۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔

اپنے ساتھ سلاؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔

ابھی سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟

نااا۔۔۔۔!!!!!

وہ۔اسکی چالاکی پر عش عش کر اٹھا۔۔۔۔

نہیں سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟؟

نااا۔۔۔۔!!!!!

پرسوں سلاو گی۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

پکا۔۔۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!!

میں نا۔سونے دوں تو۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!!

تو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

تو۔۔۔۔۔۔۔

پیار کروں گا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔؛!!!!

روکو گی تو نہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں۔۔۔۔۔

روکو۔گی۔۔۔؟؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

میں نا روکوں تو۔۔۔۔!!!!

کیا!!!۔۔۔؟؟؟؟

یہ کیا بول۔رہے ہیں۔آپ سعیر جب سے۔۔۔۔؟؟؟

وہ۔پھٹی آنکھوں۔سے دیکھے گئ۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاؤانو سینٹ یو آرمائی لائف وہ اسے خود میں بھینچ گیا زرش نے اسکے سینے پر مکے پر سائے وہ قہقہ لگا کر ہنس دیے

۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔!!!!

ہاہاہاہاسوری وائفی۔۔۔!!!!

اسکا گال چوم۔گیا اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھ لیا وہ۔سکون سے آنکھیں موند گئ۔۔۔۔

ماضی:

وقت کا کام تھا گزرے جانا وقت گزر گیا،، نمرہ شانت ہو چکی تھی،،، شاید نہیں یقینا کوئی گھنونا کانٹ کرنے کا سوچ رہی تھی،، جیسے طوفان سے پہلے مطلع صاف ہوتا ہے ویسے وہ کوئی بغیرتی مارنے سے پہلے خاموش تھی،،،، آمنہ اور احد صاحب کی زندگی میں اب سکون تھا،،، عشرت آنٹی نے فورا سے پہلے آمنہ اور احد کی شادی طہہ کر دی،،،، راوی شانت تھا،، نمرہ کو آمنہ اور احد کی شادی کی بلکل بھی خبر نا ہوئی تھی،،،، شادی خیر خیریت سے ہو گئ،،،، آمنہ اور احد صاحب ایک ہو گئے وہ دوھوم دھام سے آمنہ کو رخصت کر کے لے گئے،،، زندگی کے حسین دنوں کی شروعات ہو کی تھی ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں،،، ایک خوشگوار حسین زندگی ایک دوسرے کے سنگت میں گزار رہے تھے،،،، کافی خوش تھے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مگر پھر وہی بات زیادہ خوشیوں کو نظر بہت جلد لگتی ہے،، وہی کچھ دوبارہ انکے ساتھ بھی ہوا،، شادی کے تیسرے ماہ میں اس ناگن نمرہ کو پتہ چل گیا کہ آمنہ اور احد کی شادی ہو گی ہے،، وہ جیسے ہی کراچی شفٹ کوئی ان سے کٹ آف کیا اسی 6 مہینے کے دوران اسے معلوم پڑا کہ آمنہ اوع احد صاحب کی شادی ہو گی ہے اسکے تن بدن آگ سی بھڑک اٹھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اسکے اس طرح کچھ مہینے کے غائب ہونے سے اتنا بڑا نقصان ہو گا،، سب۔ کچھ ہاتھ سے نکل گیا،، احد بھی نکل۔ گئے بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی مگر شیطانی دماغ نے چالیں چلنا نہیں چھوڑیں تھیں

ایک حسین خوبصورت زندگی کا آغاز تھا ہر سو خوشیاں ہی خوشیاں تھیں،،، ایک پرفیکٹ ساتھ تھا،،، نا کوئی غم نا کوئی تکلیف،،،، 6 مہینے میں چاہے جانے کا احساس کس قدر خوبصورت ہوتا ہے اس بات کی سمجھ بہت اچھے سے آئی تھی آمنہ کو،، ایک پرفیکٹ لائف پارٹنر ملا تھا جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا ایک شاندار مرد جو ہر خواہش پوری کرتا،، جان تک وارتا اور کیا چاہیے ایک عورت کو،، اسکا مرد اس سے وفا کرے اسکی وفا کا دائرہ اس سے شروع ہو کر اس پر ختم ہو وہ اسی

کا ہو کر رہ جائے شادی کے 4ماہ بعد آمنہ امید سے ہوئی تھیں،،انکی حسین سی زندگی کو چار چاند لگانے کے لیے انکی لائف میں ایک ننھا مہمان آنے والا۔ تھا اسی دوران فوراسے پہلے نمرہ آئی تھی،،، آکر سیدھا اسلام آباد آمنہ کے گھر آئی تھی جہاں وہ اپنے شوہر کے سنگ باہر سے آرہی تھیں،،ان دونوں کو دیکھ کر وہ جی جان سے جلی مگر کیا کرتی فورا احد کی جانب لپکی۔۔۔

احد نے اسے اپنے گھر میں دیکھا تو غصے سے دماغ گھوما تھا۔۔۔

تم۔یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟؟
کیا لینے آئی ہو یہاں۔۔۔؟؟؟

میں
،، تمھیں بتاتی ہوں مسٹر احد قریشی میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟؟؟؟

تم چیٹر کہیں کے مجھ سے جھوٹی محبت کی ڈھونگ رچا کر شادی اس سے کر لی ہاں۔۔۔؟؟؟

بکواس بند کرو اپنی،، دفعہ ہو جاو یہاں سے سب جانتے ہیں کیا تھا ہمارے بیچ کیا نہیں محض ایک ہمدردی کو تم نے محبت کا نام۔دے دیا،،ایک بات کان کھول کر سن لو نمرہ میری زندگی میں میری بیوی کے علاوہ کوئی نہیں ہے کوئی بھی نہیں تم۔اپنا رستہ ناپو۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا مسٹر احد قریشی تم تو ہمشہ سے میرے تھے،،،، صرف میرے،، جب سے دیکھا تب سے ہی میرے تم کیسے کہہ سکتے ہو تمھارا پیچھا چھوڑ دوں،،، جائے گی ہمارے بیچ سے یہ،،، یہ آمنہ میں تو تمھیں نہیں چھوڑنے والی وہ امنہ کے قریب بھٹکیں اس سے پہلے احد نے آمنہ کو اپنی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپایا تھا اور خود اسکے آگے آئے تھے۔۔۔

ڈونٹ یو ڈئیر اسے کچھ کہنے کی ہمت بھی نا کرنا دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔۔

احد تم غلط کر رہے ہو ایسے نہیں کر سکتے،،، تم مجھے برباد نہیں کر سکتے یہ بچہ یہ جو میری کوک میں پل۔ رہا ہے یہ تمھارا ہے تم جیسے اپنے ہی خون سے منہ موڑ سکتے ہو احد پلیز زززز،،، ایسے مت کرو وہ غلیظ عورت خود کے ہی دامن کو داغ دار کر گئ۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔!!!!!!
اب کی بار پیچھے سے تب سے چپ کر کے کھڑی جو اسکی ہر بکواس سنی جا رہی تھی۔ وہ دھاڑیں،،، احد نے پیچھے مڑ کر انہیں دیکھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں یہ بکواس کر رہی ہے تمھیں مجھ پر یقین ہے نا آمنہ یہ غلیظ عورت بکواس کر رہی ہے۔۔۔

کیا ہو گیا احد ریلیکس آئی نو ایوری تھنگ فرام پاسٹ سو ریلیکس آئی نو آپ ایسا کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتے آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے مجھ آپ پر اور ہمشہ رہے گا۔۔۔

آمنہ کی بات پر وہ مسکرائے اور انہیں اپنے حصار میں لے کر اس کی جانب متوجہ ہوئے،، سن لیا کوئی کام نہیں تمھارا یہاں سو گیٹ لاسٹ فرام ہئیر۔۔۔۔۔۔۔۔احد نے اسے باہر کا راستہ دیکھایا۔۔۔۔

نمرہ کو اپنی دال گلتی محسوس نا ہوئی پر وہ شیطانی دماغ ایسی کچی چالیں تھوڑی چلے گی۔۔۔۔

تمھیں مجھ پر یقین نہیں ہے نا آمنہ یہ دیکھو) آر ٹیفیشل نکلی رپورٹ آمنہ کے سامنے کر دیں جس پر اس کا پریگنینسی ٹیسٹ پوزیٹو تھا (

امنہ نے وہ رپورٹس پکڑیں اور دیکھیں مسز احد کے نام سے رپورٹ۔۔۔

وہ گہرا مسکرائیں۔۔۔
گھٹیا عورت ایسی ہزار رپورٹس بھی میرے سامنے رکھو گی نا تم تو بھی یقین نا کروں میں تمھاری ان رپورٹوں پر اور تمھارا گندی زبان پر جب تک میرے خود کے شوہر اپنے منہ سے نہیں بولتے میں کسی کی بات پر یقین نا کروں۔۔۔۔

میرا دین،، میرا ایمان میرے شوہر ہیں،، آنکھوں پر پٹی باندھ کر بھروسہ مجھے خود سے زیادہ ان پر وہ کبھی میرا غرور میرا بھروسہ نہیں توڑیں گے،، اور یہ رپورٹ،، وہ دوبارہ مسکرائیں۔۔۔۔

یہ رپورٹس تو رئیل ہو گئیں میڈم یہ تو واقع سچ ہے۔۔۔۔۔

آمنہ کی بات پر ان دونوں نے حیرت سے آمنہ کو دیکھا جو کچھ دیر پہلے کہہ رہی تھیں کہ انہیں اس رپورٹ پر کسی قسم کا یقین نہیں۔۔۔۔

ایکچولی،، مسز احد قریشی واقع ہی کنسیو کر رہی ہیں یعنی میں،، انکی اکلوتی مسز انکے بچے کی ماں بننے والی ہوں،، تو یہ رپورٹس بھی میری ہو گئیں،،، نکلی رپورٹ کو اصلی قرار دے دیا میں نے خوش ہو جاو فرق صرف اتنا میں ان کا خود کا خون،، پاک اولاد،، جائز اولاد پال رہی ہوں اور تم مجھے نہیں پتہ تم امید سے ہو یا نہیں ہو اگر ہو تو جانے کس کا گند میرے شوہر پر ڈال رہی ہو اب نکلو یہاں۔۔۔۔

نمرہ نے حیرانی سے غصیلے سے آمنہ کو دیکھا اسکا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا بازی الٹی پڑ گئ تھی کیا کرے دو منٹ دماغ ماؤف ہو گیا یعنی یہاں بھی بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی مگر ہارنا کہاں سیکھا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا بہت پچھتاؤ گی امنہ میڈم،،، نمرہ۔ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا،،، ایسا مزہ چکھاوں گی ساری زندگی پچھتاؤ گی مجھ سے پنگا لے کر دیکھتی جانا تمھارا یہ بچہ جس پر اترا رہی ہو بچے گا تو بولنا میرا نام بھی نمرہ نہیں۔۔۔۔

آمنہ نے حیرانی سے اسے دیکھا جو کس قدر غلیظ زہنیت کی مالک تھی اپنے بدلے میں ایک معصوم سی جان کا قتل کرے گی جو ابھی دنیا میں نہیں آیا جس کی ماں نے اسے سہی سے محسوس بھی نہیں کیا آمنہ نے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔۔

احد نے ایک مضبوط حصار اپنی بیوی کے گرد قائم کیا جو انہیں ان کی دنیا کی سب سے بڑی خوشی دینے جا رہی تھی اسکے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی،، اور اسے اپنی آغوش میں مسکرا کر چھپایا۔۔۔۔

اور اس ناگن کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔

اپنا گندا سایہ میرے بیوی بچے سے دور رکھنا میرے ہوتے ہوئے تمھارا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا میں اپنے گھر پر میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات کوئی ایک لفظ بھی کہہ نہیں سکتا نکلو یہاں۔سے وہ دھاڑے اور اسے دروازے کی جانب دھکا دیا وہ منہ کے بل دروازے میں گری۔۔۔۔۔

میں ابھی تو جا رہی ہوں بہت جلد آؤں گی تمھاری زندگی میں واپس تمھارے پاس تمھارے بچے کی ماں بن کر۔۔۔۔۔

احددددد۔۔۔۔ !!!!!اس پاگل کو بھیجیں ورنہ کچھ الٹا ہو جائے گا مجھ سے۔۔۔۔

ریلیکسسس مائی لووووو جا رہی ہے بھوکنے دو اسے تم غصہ نہیں کرو وہ آمنہ کے سر پر بوسہ دیتے اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گئے آخر اتنی بڑی خوشی ملی تھی سیلبریشن تو بنتی تھی۔۔۔۔۔

حال:

رضا اور فصی لوگ سب پاکستان پہنچ چکے تھے،،،اب انہیں اپنے غلیظ کام سر انجام دینے تھے آکر سب سے پہلے پتہ لگوایا کہ سعیر زرش،،عالیان اور مشا کونسی یونیورسٹی جا رہے ہیں تحقیق کے مطابق معلوم پڑا وہ لاہور کی سب سے بڑی یونیورسٹی لمس یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔

سب سے پہلا کام لمس میں کسی دوسری فیلڈ میں آکر ایڈمیشن لیا اب ہفتہ ہو چلا تھا انکو یونیورسٹی آتے وہی انہیں تین ہفتے ہو چلے تھے،، پیپرز ہو رہے تھے سب لوگ بری طرح پڑھائی میں مصروف تھے۔۔۔۔

آج لاسٹ پیپر تھا زرش وغیرہ کا وقت پر یونیورسٹی پہنچ کر پیپر دیا وہی وہ شیطان صفت آدمی بھی پہنچے اپنے لیکچر اٹینڈ کیے۔۔۔۔

زرش پیپر دے کر باہر آئی جہاں سعیر بینچ پر بیٹھا فون یوز کر رہا تھا زرش چلتی اسکے قریب آئی اور آکر اسکے ساتھ بینچ پر بیٹھی۔۔۔۔

وہ جو باظاہر اپنے فون میں مصروف تھا پر ساری حساسیت ساتھ اپنی جان کی جانب تھی وہ تو خوشبو سے ہی پہچان گیا تھا پر لاپرواہ سا بیٹھا رہا کانوں میں ہینڈ فری لگائے۔۔۔

زرش کافی دیر وہاں بیٹھی رہی سعیر نے نہیں متوجہ ہونا تھا وہ نا ہوا۔۔۔۔

زرش کو آگ لگ گئ۔۔

فورا اسکے کان سے ہینڈ فری لگائی۔۔۔۔

ہیے یو ٹیڈی بئیر۔۔۔!!!!!

سعیر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا آئی برو اچکائے جیسے پوچھنا چاہتا ہو ایک دم۔ کونسا کیڑا لڑ گیا۔۔۔۔

یس پمپکن۔۔۔۔!!!!!

وائی آر یو اگنورنگ می۔۔۔۔؟؟؟؟

منہ پھلا کر پوچھا تو وہ لب دبا گیا۔۔۔۔

میں،، میں نے کب اگنور کیا جان۔۔۔۔؟؟؟؟

ابھی۔۔۔۔

کب۔۔۔؟؟؟؟

جب سے یہاں بیٹھی آپکو ہوش نہیں کیوں۔۔۔؟؟؟؟

پتہ نہیں مجھے تو نہیں پتہ معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔۔

جھوٹ خود کہتے ہیں مجھے میری خوشبو سے پہچان لیتے ہیں اور آج ہوش نہیں جھوٹے۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ۔ گہرا مسکرایا دل کیا اس پری کو اپنی آغوش میں چھپالے جو اپنی معصوم اور پیاری پیاری حرکتوں سے اسکی دنیا میں رونق لائی تھی،، آس پاس دیکھا،،، تھوڑا سا ہٹ کر بیٹھے تھے جہاں سٹوڈنٹس بہت کم تھے۔۔۔۔

کمر سے پکڑ کر اسے قریب کیا وہ بوکھلائی،،، اہمم،، میری جان نے میری باتیں حفظ کر رکھی ہیں کیا۔۔۔؟؟؟؟

جی نہیں اب ہر وقت تو بولتے رہتے ہیں بھولے گا کسے۔۔۔۔؟؟؟؟

اچھاااا۔۔۔!!!!!

چھوڑیں مجھے اسکے ہاتھ پر چٹکی کاٹ کر خود کو آزاد کروایا،، سعیر نے کراہتے ہوئے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

افففف جنگلی بلی۔۔۔۔۔ !!!!

میرا ہاتھ۔۔۔۔

میری جان مجھ پر تشدد کرنے سے آپ بچ جائیں گی ایمپوسیبل ابھی بتاتا ہو وہ اسکے قریب ہوتا اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

زرشششش۔۔۔!!!!

سٹاپ وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

آئی سیڈ سٹاپ زرش۔۔۔۔!!!!!

سعیر اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ آگے آگے جان کر ایک دم۔کو من روم کے بیک دروازے سے اس میں چلا گیا،، زرش آگے بڑھتی ایک دم۔رکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا مگر کوئی بھی نا تھا۔۔۔۔

زرش نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔

سعیر ر۔۔۔۔!!!!!

آرام اور پیاری بھری پکار سے پکارتی تھوڑا پیچھے آئی،،، جہاں دوسرے دروازے سے سعیر نے اسے اندر کھینچا۔۔۔

زرشش چلاتی اس سے پہلے اس نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چلانے سے منع رکھا۔۔۔۔

شششش۔۔۔!!!!!

ڈونٹ شاوٹ۔۔۔!!!!

زرشش نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا جو غصے اور حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی،، پیار سے لبوں پر سے ہاتھ ہٹایا اور کمر سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

وہ بوکھلائی۔۔۔!!!

سسس،،، سعیر یہ کیا طریقہ ہے لیو می۔۔۔۔!!!!!

اور وہ کیا طریقہ تھا میری جان مجھ پر تشدد کر کے بھاگ گئ ہمم۔۔۔۔!!!!!!

ممم،،،، میں نے نہیں کیا!!!! کوئی جگہ تو چھوڑ دیا کریں سعیر پیچھے ہوں وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے کرتی بولی۔۔۔۔

سعیر نے کمر پر گرپ دے کر اسے قریب تر کیا،،، سعیر کے گرم نرم سانسیں اسکے منہ پر پڑ رہی تھی،،، ماتھے پر پڑتی سانسیں،،، سعیر نے بغور اسکے چہرے کا معائنہ کیا ایک ایک نقش کو اپنی نظروں سے چھو کر حفظ کیا،،، آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں کئ دیر وہ اسکی گہری براؤن آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر ایک دم پلکیں جھپکیں۔۔۔

سعیر اسے دیکھ کر میٹھا سا مسکرایا اور اسکے گال پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری۔۔۔۔

یو نو واٹ۔۔۔۔؟؟؟؟؟

زرش اسکے قریب کھڑی اسکی خوشبو میں بری طرح قید ہو چکی تھی حواس بے ساختہ ہو چکے تھے وہ اسکے گال۔پر۔ہاتھ پھیرتا اسکے کان میں نیم واہ سرگوشی میں بولا وہ جھینپی۔۔۔۔

سنا تو ہو گا نا مسز زرش سعیر شاہ۔۔۔!!!

"کچھ لوگ واجب المحبت ہوتے ہیں"

تم ان میں سے ہو،، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مجھے تم سے محبت ہوتی ہے،،، ہر گزرتے دن کے ساتھ میری محبت میرے عشق کی شدت تمھارے لیے بھری جا رہی ہے،، میری سانس لینے سے زیادہ ضروری ہو رہی ہو اب جب آس پاس نہیں ہوتی تو جان نکلتی محسوس ہوتی،،، گال پر ہاتھ کی پشت پیار سے پھیرتا،، گردن تک لایا،،، اور بیک گردن پر ہاتھ رکھ کر خود کے قریب کیا۔۔۔۔

نظروں کی پیاس تھی کہ بجھتی نہیں تھی،،،،،دل۔کرتا تھا سمالے اپنی نظروں میں اسے،، نظر اسی کے چہرے کا طواف کرے،،ہر پل ہر دم اسی کو دیکھے،،،، نظروں نے بغاوت کی تو بھٹک کر اس کے گلاب جیسی پنکھڑیوں جیسے لبوں پر گئ ،،،جو ہر وقت بے تاب رکھتے تھے،،، سعیر نے انگوٹھے سے اسکا لب سہلایا اور اپنی دل کی آواز پر لبیک کہتے،، اسکے لبوں پر آنکھیں بند کیے جھکا۔۔۔۔

زرشش کو لگا اسکا سانس بند ہو جائے گا وہ نڈھال سے ہو رہی تھی مگر وہ بے خود سا خود کو سیر اب کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ خود کو اچھے سے سیر اب کر کے پیچھے ہوا اور اسکا لال ٹماٹر چہرا دیکھا جو گہرے سانس بھر رہی تھی،،، سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے لبوں کو سہلایا،،،باری باری دونوں لال گالوں میں ایک حسین سی نشانی چھوڑی۔۔۔۔۔

اتنے میں ہی بس ہو گی میری جان،،،ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں جو تمھیں اپنی چھوٹی سی جان پر میرے پیار کی شدت سہنے پر جائے تو کیا ہو گیا کان کے قریب جھک کر گھمبیر سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا وہ لال ٹماٹر ہوتی جھینپ کر رہ گئ۔۔۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔۔۔

جی میری جان بھاری گھمبیر آواز میں اسے پکارا زرش مزید سمٹی۔۔۔۔۔

لیو می سعیر،،میرا سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

سعیر اسکی بات پر مسکرایا اور تھوڑا پیچھے ہٹ کر اسے دیکھا جو واقع نڈھال سی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

سعیر نے جھک کر عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے اور اسے خود سے لگا کر کمر سہلائی۔۔۔۔

ائم سوری میری معصوم سی چھوٹی سی جان،، میں تنگ کرنا تو نہیں چاہتا مگر تمھارے سامنے آتے ہی میں مدہوش ہو جاتا ہوں کمر سہلاتے ہوئے اسے پیار سے بولا وہ اس میں چھپ سی گئ۔۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر سر جھکا کر اسے دیکھا جو چھپ رہی تھی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

بی ریلیکس جان اگر ایسے کرو گی تو میں اور مدہوش ہوتا چلا جاؤں گا نا!!!!۔۔۔

سعیر رررر۔۔۔۔!!!!!!
اب کہ بار وہ جھنجھلا سی گئ۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا او کے سوری آج کے لیے اتنا ہی کافی تھا باقی اپنی گولڈن۔۔۔۔۔۔۔

منہ میں الفاظ رہ گئے جب زرش نے اسکے پیٹ میں مکا مارا۔۔۔۔

کنٹرول یور بولڈ زبان سعیر شاہ،،،وہ اسکے بازو پر چٹکی کاٹتی وہاں سے بھاگ نکلی کوئی پتہ نہیں۔ موادہ پہلے کی طرح بدلہ لینے کے چکر میں جان ہوا کر دے۔۔۔۔۔

پیچھے سعیر گہرا مسکرایا،،،ایک جان لیوا انگڑائی لی اور اپنے لبوں پر انگھوٹا پھیر کر گہرا مسکرایا۔۔۔

فرسٹ اینڈ لاسٹ لوو آف مائی لائف میری جان،،، آئی لووو یو سو مچ،،،،وٹینگ فار یو مائی جان۔۔۔۔۔!!!!!!
کہہ کر وہ خود بھی کو من روم۔سے غائب ہوا تھا۔۔۔۔

شایان عرشیہ اور اسکی ماما پاکستان پہنچ چکے تھے،، عرشیہ کی ماما اب چاہتی تھیں کہ عرشی فورا اپنے گھر کی ہو جائے،،،
شایان بھی جلد سے اپنی پاک محبت کو اپنانا چاہتا تھا،، آج آئے ہوئے دوسرا دن تھا۔۔۔
صبح فریش ہو کر نیچے آیا،،، آکر ڈائنگ پر بیٹھا،، آمنہ نے اسکا ناشتہ لے کر ڈائنگ پر اسکے پاس آئی جو کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔

شایان،،ناشتہ کرو بیٹا۔۔۔!!!!

ماں کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

جی،،جی ماما،، تھینکیو مسکرا کر ناشتہ کرنا شروع کیا مگر ابھی بھی کسی نقطے کو گھورتے کھائے جا رہا تھا۔۔۔

آمنہ نے بہت گہری نظر سے اسے دیکھا جانتی تو وہ تھیں،، آخر پتہ چل گیا تھا کہ وہ کسی کو پسند کر تا شادی کرنا چاہتا مگر منہ سے بول کیوں نہیں رہا وہ اسی بات کا انتظار کر رہی تھیں کہ شاہد وہ کچھ بولے مگر جانے کیوں وہ چپ تاج جبھی آمنہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

شایان،،،،واٹ ہیپنڈ،،، کوئی بات ہے،، کچھ پریشان ہو،،، کوئی بات پریشان کر رہی ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔

شایان نے ماں کی جانب دیکھا جو بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماما کچھ بات کرنی ہے آپ سے ضروری۔۔۔

ہمم بولو۔۔۔!!!!

ماما وہ۔۔۔!!!!

ہمممم،،وہ کیا شایان۔۔۔؟؟؟

ماما میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

آمنہ اسکی بات پر مسکرائی۔۔۔۔۔

ہمم،،، سیچچچچ میں مطلب سریسلی،،شایان قریشی وانٹز ٹو میری۔۔۔۔

ماما پلیززززززز۔۔۔۔ !!!!!وہ۔گڑبڑا گیا۔۔۔۔

اوکے اوکے سوری سریس۔۔۔۔!!!!

ہمم یہ تو بہت اچھی بات ہے میں تو خود چاہتی تھی تمھاری شادی کر دو تم مان گئے بہت اچھا کیا اب میں نے تمھارے لیے لڑکی ڈھونڈھ رکھی ہے مل۔لینا اس سے مجھے امید ہے تمھیں پسند آئے گی امنہ نے اسے گہری نظر سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاں،،،جی،،،،ماما لڑکی۔۔۔۔؟؟؟؟

ظاہرہ بھئی شادی لڑکی ہی کرنی ہے،،لڑکے سے تو نہیں نا!!!!!اجھلے۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب ماما،، آپ نے کونسی لڑکی ڈھونڈھ رکھی۔۔۔۔

ہے میری فرینڈ کی بیٹی بہت پیاری ہے مل لوووو نہیں پسند آئے تو کوئی زبردستی نہیں مگر مجھے یقین ہے تمھیں ضرور پسند آئے گی اور پھر تم اسکے ساتھ بہت خوش رہو گے۔۔۔۔۔

پر ماما۔۔۔۔!!!!

پر کیا،،، کیا ہوا۔شایان تمھیں کوئی پسند ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ماما مجھے میری سیکٹری سے شادی کرنی ہے،،،، میری محبت ہے وہ،،،، میں آپکو بتانا چاہتا تھا مگر مجھے خود سمجھنے میں وقت لگا ماما،، میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا ماما پلیز زززز آپ ایک دفعہ میری پسند سے مل لیں،، آپکو ضرور پسند آئے گی وہ،،، اپ مایوس نہیں ہوں گی پلیز زماما۔۔۔!!!

آمنہ نے دانتوں تلے لب دبایا اسے دیکھ کر جانتی تو وہ تھی پر اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی،،، پھر بھی سر یس رہی۔۔۔

پر بیٹا جو میں نے اپنی دوست کو زبان دی وہ اسکا کیا ہو گا۔۔۔۔

ماما۔۔۔!!!!

وہ آکر اپنی ماں کے قدموں میں۔ بیٹھا،،، ماما آپ جان مانگ لیں میری جان بھی آپکے لیے حاضر ہے ایک دفعہ بھی افف نہیں کروں گا،، پر ماما پلیز زززز میری محبت کو مت ٹھکرائیں ایک دفعہ اس سے مل لیں جس طرح اپنے اپنی دوست کو زبان دی ہے میں نے بھی اپنی محبت کو زبان دی ہے اسکی ماں کو ماما جسٹ اس بھرم پر کہ میری ماں میری

خوشی میں راضی ہو گی اسے کوئی اعتراض نا ہو گا ماں پلیز زز زمیرا بھرم رکھ لیں ماما آپ ہمشہ کہتی تھیں آپ کے لیے آپ کے بچوں کی خوشی عزیز ہے ماما پلیز زز۔۔۔۔۔

آمنہ نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا،،، شایان میری جان اٹھو یہاں سے جھلے،،،، میں جسٹ مزاق کر رہی تھی تمھیں آزما رہی تھی بیٹا میں جانتی ہوں تم کسی کو پسند کرتے ہو تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو،، میں تمھیں تنگ کر رہی تھی،،، میں ضرور ملوں گی اس سے جسے تم نے چاہا آخر میں بھی تو دیکھوں کہ میرے بیٹے کی پسند کیسی ہے،،، ویسے میری مغرور شہزادے کی پسند بھی اپنی طرح کمال ہو گی مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔

ماما آپ ایک دفعہ مل لیں اپ مایوس نہیں ہو نگی،، گرینٹی ہے کیونکہ مجھے میری پسند پر فخر ہے آپ کو بھی ہو گا۔۔۔۔۔

خوش رہو،،، مجھے کوئی اعتراض نہیں تم اسے گھر لے کر آنا بہت جلد تمھارا رشتہ لے کر جاؤں گی۔۔۔۔۔

ماما اسکی مدر کو برین ٹیومڑ ہے، میں چاہتا ہوں عرشیہ اور میری شادی جلد ہو جائے،،،، میری پوری کوشش ہے،، کہ اسکی مدر اچھے سے ہو سپٹل میں اوپریٹ کرواؤں تا کہ وہ زندگی جی سکیں ورنہ آپکو پتہ ہے برین ٹیومڑ بہت خطرناک مرض ہے زندگی کا بھروسہ نہیں اور اوپریشن بہت کم سکسیس فل ہوتے ہیں 30 پرسینٹ۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔!!!!

تو ٹھیک ہے زرش سعیر کی شادی کے ساتھ یا اسکے بعد جلد کچھ سوچوں گی،،، تمھارے ڈیڈ سے بھی بات کروں گی ٹینشن مت لو تمھارا اور عالیان کا۔ نکاح اکھٹے کر دیں گے آخر ان نے بھی اپنی پسند سامنے رکھی ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاماماسب نے اپنے پتے پھینک دیے ہیں ہماری چھوٹی آفت کا کیا۔۔۔؟؟؟

اب کی بار اہ ہنسی،،بچو وہ تم سب سے آگے ہے،،،اس نے سب سے پہلے پسند کر رکھی تھی بلکہ میں اسکی بات پکی کر چکی ہوں۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔؟؟؟

پر کس سے۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاہاہاہازرش کی نند یعنی تمھاری کزن ایہاسے۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔؟؟؟؟ماما جان بہت فاسٹ سروس ہے بھئی۔۔۔۔۔

الحمدللہ سب کے سب اپنے باپ پر گئے ہو اللہ خیر کرے وہ اسکو ناشتہ کا کہتی اوپر چلی گئی۔ پیچھے وہ اپنی ماں کے مان جانے پر مسکرایا،،اور اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔۔۔

ایہاگھر میں بیٹھی تھی دو دن بعد نکاح تھا،، مگر دل میں بہت عجیب سے خیالات آرہے تھے،،، سہی کہتے ہیں آپ کے دل میں کوئی بھی بات ہو فورا سے پہلے اسکو کلئیر کر لو غلط فہمیاں بہت جلد گھیر لیتی ہیں اور پھر رشتے خراب ہوتے ہیں،، اس دن علیشبہ کی بکواس کے بعد وہ معصوم سی گڑیا بے حد پریشان تھی،، آخر یہ سب کیا تھا یہ نہیں تھا کہ اسے اپنے احان پر یقین نہیں تھاناااا،، احان پر تو آنکھیں بند کر کے اس معصوم کو یقین تھا،، شاید شاہ صاحب کے بعد احان ہی تھا وہ جس پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتی تھی۔۔۔۔

سارہ اسے ریسٹ کرے کا کہتیں باہر گئ تھیں،،، وہ دوبارہ اٹھ کر بیٹھ گئ،، بیڈ پر بیٹھے ٹیڈی بیئر کو زور سے ہے کیے،،، تکیے پر چن رکھے آڑی ترچھی بیٹھی مزے سے پاؤں جھلا کر کچھ سوچ رہی تھی جب اسکی سوچوں کی محور کو مسلسل چنگارتے فون نے توڑا۔۔۔۔۔

ایہاہوش کی دنیا میں واپس آئی،، منہ پر آتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیر ااور فون پکڑا تو پر جگمگاتا نمبر دیکھ گلابی تشنہ لبوں پر ایک دلکش مگر ہلکی مسکراہٹ نے احاطہ ضرور کیا تھا،،، دوسری بیل پر فون رسیو کیا۔۔۔۔

ہیلو ویسسس احان۔۔۔!!!!

ہیے،،، مائی انوسینٹ سول۔۔۔ !!!!

کہاں غائب ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

کہیں بھی نہیں میں تو یہی ہوں آرام سے جواب دیا آج آواز میں وہ کھکھلاہٹ وہ شوخی نہیں تھی جو ہمشہ سے ہوتی تھی

۔۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!!

کوئی بات پریشان کر رہی ہے،،، دل میں کچھ ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟

ایہاپر حیرانی کے پہاڑ ٹوٹے تھے وہ لڑکا اسکے دل کی بات کیسے جان گیا وہ کیا جان وہ تو اسکے روم روم میں سما چکی تھی۔۔۔

کیا بات ہے چپ کیوں ہو کچھ تو بولو ایہا کوئی بات ہے کیاااا کسی نے کچھ کہا یا کوئی غیر اخلاقی اور کوئی بات دماغ و دل میں گھوم رہی ہے،، شئیر کرلو کلئیر کرلو دل میں رکھنے کا دائرہ غلط فہمی بڑھے گی۔۔۔۔

احان وہ کون تھی،،، اور وہ اس طرح کیوں بول رہی تھی کہ آپ اسکے ہیں وہ آپکو مجھ سے چھین۔۔۔۔۔۔۔

الفاظ بھی پورے نا ہو سکے جب اسنے اسے ڈپٹ کر چپ کروایا۔۔۔

ہیے،،ا ششششششش،،،، اور کچھ مت بولنا۔۔۔۔

ایسا بلکل نہیں ہو گا،،، میں نے کہا تھا نا اااا میں صرف تمھارا ہوں اور پاگل لڑکی،،، جو آپکا ہوتا ہے وہ صرف آپکا ہوتا ہے ،،،، آپ اسکو کسی کو کیوں دے سکتے ہو۔۔۔

پیار کرتی ہو مجھ سے ہمم۔۔۔؟؟؟؟؟

ہاں،،، یہ کیسا سوال ہے احان۔۔۔۔؟؟؟

جو پوچھا وہ بتاؤ۔۔۔۔

پیار کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟

ظاہرہ ہے احان۔۔۔!!!

تو بس اس بات پر قائم رہو کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمھارا ہوں تم۔نجھے سب سے چھین لو گی بہادر بنو میری جان ،،، تم احان کی ایہاہوووو تمھیں مضبوط بننا ہے،،،، کیونکہ تم عام لڑکی نہیں ہووووو تم احان قریشی کی محبت ہووووو،، اسکی ہونے والی بیوی،،، اسکا عشق،، اپنے آپ کو اپنے احان کی طرح مضبوط کروووو کہ کوئی تمھارے احان کے قریب بھی بھٹکے،، احان کی طرح جیسے وہ اپنی ایہا پر ہر اٹھنے والی آنکھ نکال کر پھینک دیتا اس پر کرنے والی بات کی زبان کھینچ ڈالو اس کی نظر نکال ڈالو اور سب سے چھین لووووو گاٹ اٹ۔۔۔۔۔۔

احان کے انداز میں کچھ ایسا تھا ایہا روح تک تو سرشار ہوئی اور ایک ہمت جسم۔میں پیدا ہوئی تھی واقع اگر وہ اپنی ایہا کو تمام غلط نگاہوں سے محفوظ کر سکتا تو احان بھی تو اسکی محبت ہے،، اور کہا جاتا ہے عورت محبت کی سردار ہے،،،، وہ بہت طاقت ور ہے وہ ہر مشکل کا سامنا ڈٹ کر کر سکتی ہے تو وہ کیوں ڈر رہی ہے،،، جب وہ ہے ہی اسکا تو لوگ جو مرضی بکواس کریں۔۔۔۔

اب کہاں کھو گئیں ایہا۔۔۔۔؟؟؟؟؟
کیا بات ہے چپی کیوں برطرکھی ہے۔۔۔۔۔

نہیں،، نہیں میں ٹھیک ہوں،، آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کیوں فضول سوچ رہی ہوں بھلا کیوں خود کو ہلکان کر۔رہی ہوں سوری احان بس میرے زہن میں پتہ نہیں کیا چل رہا تھا۔۔۔۔

اٹس اوکے مائی لوو واپنے چھوٹے سے معصوم سے زہن پر زیادہ زور مت دووو اور ریلیکس ہو جاو اور دیکھو دو دن بعد کتنا بڑا دن ہے ہمارے لیے ہمیں اسے یاد گار بنانا ہے سب سے بیسٹ دن ہے ہمارا ہے نا۔۔۔۔

یسسسس،،، احان ہم اسے میمریبل ڈے بنائیں گے بٹ مجھے وہ اپنے نکاح کے لیے جو ڈریس چاہیے اسکی پک تو میرے پاس ہے احان۔۔۔۔

جو میری جان کہے گی ویسا ہی ڈریس آئے گا مجھے پکچر بھیج دو کل وہ ڈریس آپکے پاس ہو گا۔۔۔

سیم۔ٹو سیم۔احان پرنااا۔۔۔!!!!!

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

وہ۔ تھوڑا ایکسپینسیو ہے احان اسے رہنے دیں مجھے پتہ آپ میرے لیے جو بھی ڈریس کے کر آئیں گے وہ بیسٹ ہو گا ۔۔۔۔

شٹ اپ ابیہا،،، یہ کیسی فضول بات بولی ہے،،،، کچھ بھی ایکسپینسیو نہیں میری ابیہا سے بھی کر ایک قیمتی ہیرے کے آگے کیا ویلیو ہے اس سب کی مجھے پکچر دو پہنو گی وہی جو پسند کیا۔۔۔۔

پر احان۔۔۔۔!!!!

پر ور کچھ نہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ میں ناراض۔۔۔۔

اچھا نہیں نا!!!!!ناراض ناہوا کریں نا!!!!!!!!ایسے مت بولا کریں۔۔۔۔

کیوں ڈر لگتا میری ناراضگی سے۔۔۔؟؟؟

بہت زیادہہہہ آپ پر امس کریں آپ کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہونگے۔۔۔۔

میں پاگل ہوں یا کتے نے کاٹ رکھا اپنی اتنی پیاری اور معصوم سی جان سے بے فضول ناراض ہو جاوں۔۔۔۔۔

نہیں نا ناراض ہونے کی دھمکی دیں گے کبھی پر امس کریں ناوہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔

یہ تو سوچنا ہو گا کیونکہ میری پیاری حسین سی زندگی ایسے میری بات نہیں مانتی جبھی یہ میں پر امس نہیں کر سکتا۔۔۔۔

احان اوکے فائن پھر میں نہیں بولتی اپ سے۔۔۔

ہاں یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟؟؟

اچھا ٹھیک ہے پر امس نہیں دیتا دھمکی۔۔۔!!!!
پر پہلے کچھ سناؤ۔۔۔!!!

ہاں کیا سناووو۔۔۔!!!

کچھ بھی اچھا سا ایہا سنا اووو۔۔۔!!!

اوکے۔۔۔!!

جب دل تمہارا اپنا ہو پر باتیں ساری اسکی ہوں
جب سانسیں تمہاری اپنی ہوں اور خوشبو آتی اسکی ہو
جب حد درجہ مصروف ہو تم وہ یاد اچانک آئے تو
جب آنکھیں نیند سے بوجھل ہوں تم پاس اسے ہی پاؤ تو
پھر خود کو دھوکہ مت دینا اور اس سے جا کے کہہ دینا
اس دل کو محبت ہے تم سے_____

احان گہرا مسکرایا واووو وامیزنگ جسٹ لائک مائی لووو۔۔۔!!!!

آئی لوو ویووو۔۔۔!!!

ناؤ سمائلنگ۔۔!!!

اینڈ ڈونٹ بی اوور تھینکینگ۔۔۔!!!

گاٹ اٹ۔۔۔!!!

ائم الویز یور زززز۔۔!!!!

تھینکیو وو احان،،، آئی لوو ویو ٹووو۔۔!!!!!

اللہ حافظ میری جان۔۔۔!!!

اللہ حافظ۔۔۔!!!!

احان فون کاٹ کر کڑے تیور لیے سمی کے پاس نکلا جانے اب کیا کرنے والا تھا یہ لڑکا۔۔۔۔!!!

علیشبہ احان کے بعد کئ دیر وہی سپاٹ چہرے کے ساتھ چھت کو گھورتی رہی،،، آخر یہ کیا الفاظ تھے،، بے حیا بے شرم ،،، اگر اسکو بولے بھی جا رہے تھے تو کیوں روح کچوکے لگا رہی تھی کیا وہ بے حیا تھی۔۔۔!!!!
کیا وہ کبھی اسکی باہوں کبھی اسکی باہوں میں۔۔۔۔!!!

ہاں کیوں نہیں ابھی رات ہی کسی غیر محرم کے باہوں میں بتائی ہے نا ہوش تھی نا خبر تھی اپنا سب کچھ لٹا ڈالا تو یہ لقب جو اسے کچھ دیر پہلے ملا تھا وہ غلط نا تھا ہر گز نا تھا۔۔۔۔

کیوں کبھی اسکی ماں نے اسے روکا نہیں ان سب سے،، وہ کچھ بھی غلط کرتی رہی اسکی ماں اس غلط کام۔ میں اسکا ساتھ دیتی رہی،،، لڑکوں سے دوسری سے نہیں روکا لیٹ نائٹ گھر جاتی اسکی ماں خبر نا لیتی کیا اسے اس سے لگاؤ نا تھا۔۔۔

کیوں باقی ماؤں کی طرح اسکی ماں کو اسکی فکر نا تھی،، اگر وہ اب جا کر اپنی ماں کو بتائے کہ اسکے ساتھ کل رات کیا ہو چکا تو کیا اسکی ماں کا رد عمل اتنا ٹھنڈا ہی ہو گا کیا اسکی ماں اسکی عزت کی خاطر اسے مارے گی۔۔۔۔

کئ سوچوں میں گم وہ وہی لیٹی رہی اگر وہ بھی ایہا جیسی ہوتی تو آج کم از کم احان کی نظر میں اسکی امیج تو اچھا ہوتا،،، وہ اس سے اس قدر نفرت نا کرتا کاش اسکی ماں تب ہی رک لیتی جب اسے بتایا تھا وہ اسے لگام ڈال لیتی مگر وہ کیا جانے ماں نے ماضی میں خود دوسروں کے گھر تباہ کرنے کی قصر نا چھوڑی تھی آج پہلی بار علیشبہ کو خود کے دنیا میں آنے پر افسوس ہو رہا تھا شاید نہیں یقینا اسے خود سے،، اپنے وجود سے گھن آ رہی تھی،، جو رات بستر کی زینت بن چکا تھا یہ مکافات تھا لیکن کیسے اس نے گھڑا تو کسی اور کے لیے کھودا تھا اسے یاد آیا کہ وہ ایہا کو کیڈنیپ کروانا چاہتی تھی،، کل صبح وہ اسے یونیورسٹی سے اٹھوا کر سدیس کے حوالے کر دیتی جس کی بات وہ کر چکی تھی مگر سدیس کو کسی کام سے جانا پڑا اور اس

دن بائے چانس وہ احان کے ساتھ آئی تھی اور احان کے ہوتے ہوئے کوئی اسے چھونا تو دور دیکھ بھی نہیں سکتا مگر اسی رات اسکے ساتھ۔۔۔۔

وہ پھوٹ کر رو دی تھی،، ہاں علیشبہ،،،، علیشبہ پھوٹ کر روئی تھی اللہ نے اسے کس مقام پر کھڑا کر دیا تھا،، اسنے اس کی معصوم۔بندی کے لیے غلط منصوبہ بنایا وہ خود گندی ہو گئ علیشبہ اسی وقت سجدے میں روتی ہوئی گری تھی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا جتنا اس نے لوگوں کو تنگ کیا انہیں ستایا اب تو بہت بڑی قیمت جھکانی تھی اللہ سے تو معافی مل جاتی مگر چندہ معاف کرتا کم پریشان تو نہیں کیا اس نے احان کو اسکی ایہا کو،، کیا اسے معافی مانگنے کی محلت ملے گی،، اب تو زندہ رہنے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا دل کر رہا تھا آگ لگے اس میں جھلس جائے،،، زمین پھٹے اس میں سما جائے وہ روتی ہوئی غیر ہوتی حالت سے باہر کو نکلتی چلی گئ یہ تو طہہ تھا وہ گھر کی راہ اب نا لیتی مگر ایک طوفان ابھی بہت بڑا منتظر تھا جو نمرہ کے سر پر آنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

عائزہ فریش ہو کر اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب اچانک ہارن کی آواز ائی لبوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ حجاب پن لگاتی نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

نیچے وہ ہینڈسم شہزادہ سٹیرنگ پر ہاتھوں پر سر رکھے اسکے گھر کے گیٹ کی طرف چہرا کیے اپنی جان کا انتظار کر رہا تھا،، پیرٹ کلر کی کیپری شرٹ میں میک اپ سے پاک چہرہ لیے،، سر پر حجاب سٹائل ڈوپٹہ باندھے وہ اسکے دل میں اتری ۔۔۔۔۔

ایان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا نہیں تھک رہا تھا جب سے پتہ چلا تھا محبت شریک حیات بننے جا رہی ہے،،، سارے انشاء اللہ الحمدللہ میں تبدیل ہوئے تھے بے شک اس کتاب اس پر مہربان ہوا تھا اتنی حسین زندگی ہونے والی تھی اس پری پیکر کے سنگ۔۔۔۔۔

وہ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ایان ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔۔

ہیے مائی پیرٹ۔۔۔۔!!!!!

ہاں۔۔۔۔۔!!!!!!!

پیرٹ مطلب طوطاااا۔۔۔۔!!!!!

کہاں سے لگتی ہوں۔۔۔۔!؟؟
گھور کر اسکی طرف مڑتی بولی وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

طوطا نہیں جان۔۔۔!!!
طوطی فیمل میری جان۔۔۔۔!!!!

ایان،،، کہاں سے لگ رہی میں آپکو طوطی۔۔۔!!!!

کپڑوں سے میری جان۔۔۔!!!!!

کپڑوں میں وائٹ بھی ہے طوطے میں وائٹ نہیں ہوتا۔۔۔!!!
خود بھی افریقہ کے کبوتر لگ رہے ہیں۔۔۔!!!!

ہاں کیا۔۔۔؟؟؟؟

عائزہ کی بچی تم نے مجھے کبوتر سے ملایا وہ بھی پاکستان یا کہیں اور کا نہیں افریکا کا۔۔۔۔

ہاں تو وو۔۔۔!!!!!

بھاری پڑے گا میری جان کلائی سے پکڑ کر خود کے قریب تر کرتا بولا وہ بوکھلا گئ۔۔۔

یہ،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں ایان۔۔۔!!!!!
بڑی طرح سٹپٹا کر بولی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

کیوں چھوڑوں ماتھے پر پیار سے لب رکھے اسے محسوس کرنے کے انداز میں بولا عائزہ نے بھی آنکھیں موندیں تھیں،، لمس میں محبت،، احترام اور ڈھیر سارا پیار تھا۔۔۔۔

ایان،،، چھوڑیں نا!!!!!۔۔۔!!!!!

اور نا چھوڑوں تو۔۔۔۔!!!!

کیوں نا چھوڑیں۔۔۔۔؟؟؟؟

میرا دل نہیں کر رہا دونوں گالوں پر جھک کر لب رکھے وہ جھینپی۔۔۔۔

ا،،،،ایان پلیز زچ نہیں کریں مجھے۔۔۔۔!!!

معصوم سے طریقے سے جھینپی ہوئی بولی ایان کو اس پر مزید پیار آیا اور اسے اپنے چوڑے سینے میں چھپایا۔۔۔۔

یو آر سو امپورٹنٹ فار می عائزہ میری سانس جیسی ضروری۔۔۔۔

تم۔دور جاتی ہو تو میرا سکون چین اپنے سنگ لے جاتی ہو جب تک تم سے بات نا ہو مجھے چین نہیں ملتا تمھاری آواز کانوں میں نا پہنچے میرے کانوں کو سکون نہیں ملتا میں نے بہت عرصہ بہت امتحاں سے گزارا ہے عائزہ تم نہیں جانتی کس ازیت اور انتظار میں میں نے یہ پل گزارے ہیں اور اب جب مجھے پتہ چلا کہ میری شادی کسی اور سے ہو رہی ہے تو یقین مانو میں ہر دن مر کر زندہ ہوتا تھا،،، زندہ رہ کر بھی زندہ نہیں تھا،، مگر تم نے مجھے بتا کر میرے جسم میں جان پھونکی ہے

عائزہ میں تمھیں ایک منٹ بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا اب سمجھیں،،، مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت مجھ سے دور ہوئی یا مجھے چھوڑ کر گئ تو عائزہ آئی سیور میں خود تمھیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا اور پھر خود مر جاؤں گا۔۔۔

ایاننننن۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

وہ تڑپ ہی تو گئ بچپن کا عشق دیوانگی،، آخر بچپن سے ہمشہ ایک ہی کو تو چاہا ہے خود کو اسکا بنا کر رکھا تھا۔۔۔

ایان میں کہیں نہیں جاؤں گی،، پلیززز ایسی باتیں مت کریں ایان۔۔۔!!!

میں ہمشہ آپکے ساتھ رہوں گی۔۔۔

آئی پرامس۔۔۔۔

ایان مسکرایا،،، آئی لووویووو عائزہ آئی لووویو سو مچ میری جان۔۔۔!!!!!!

آئی لووویو ٹو ایان۔۔۔!!!!

اب چلیں۔۔۔!!!!

ہاں چلو۔!!!

کچھ ہی دیر میں یہ لوگ لاہور کے سب سے بڑے مال میں آئے،، وہاں آکر وہ ایک برائیڈل شاپ پر گئے ایان نے خود اپنی پسند سے عائزہ کو نکاح کا ڈریس لے کر دیا،،، وائٹ کلر کی شرٹ،، وائٹ کلر کا شرارا جیپر گولڈن کام۔ ہوا تھا،،

ساتھ بے بی پنک ڈوپٹہ کام۔دار،،،اور لال شال لے کر دی،،،عائزہ نے ایان کی پسند دیکھی اور وہ عش عش کر اٹھی ،،،تمام چیزیں اسے خود کی پسند کی لے کر دی میچ گ سینڈل،،،چوڑیاں،،،ڈائمنڈ نیکلس،،،اور بریسلیٹ،،،وہ تو بس دیکھے جارہی تھی اور وہ بھائی صاحب اپنی جان سے پیاری بیوی کے لیے جانے کیا کیا پیک کروا رہے تھے،،اسکے علاوہ بارات کے لیے برائیڈل ڈریس،،اور ولیمہ کا ڈریس کا آرڈر دیا،،،اسکے ساتھ میچنگ جیولری،،،سینڈل سب ایک ایک چیز ایان نے خود اپنی پسند سے اور بے حد قیمتی لی تھی عائزہ نے نانا کرنے کے باوجود وہ بس اسے دلاتا چلا گیا،،عائزہ کو اپنی قسمت پر رشک آیا شاپنگ کے بعد وہ اسے ایک ریسٹورنٹ لے کر آیا۔۔۔

آکر اسے چیئر کھینچ کر بیٹھایا اور خود آکر بیٹھا۔۔۔!!!

کیا کھائیں گی مسز ایان ٹوبی۔۔۔؟؟؟

عائزہ کھلکھلائی۔۔۔!!!
اسکی کھکھلاہٹ سے ایان کے اندر تک سکون اترا۔۔۔۔

میں چائنیس رائس۔۔۔!!!

اوکے ڈن ابھی اجاتا ہے،،ایان نے اسکی فیورٹ ڈیش آرڈر کی اور خود تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے دیکھنے لگا
۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ایان پیار بھری پکار سے پوچھ کر ایان کو بھکایا گیا۔۔۔۔!!!!

بھکاو مت عائزہ۔۔۔۔!!!!!

ہاں۔۔۔!!!!.
ککککک،،، کیا مطلب میں نے کیا کیا وہ بیچاری گھگھیا گئ۔

باتیں کرنے کو کہا ہے،،، بھکانے کو نہیں میری جان۔۔۔۔!!!!!

افف ایان۔۔۔!!!!
وہ شرم۔اور خفت سے لال ہوئی۔۔۔۔!!!!

ہاہاہاہا اچھا سوری اسکے مخملی ہاتھ کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا وہ جھینپی۔۔۔۔۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی کی زندگی اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے ہاتھ پر گرپ بڑھاتا بولا وہ مسکرائی۔۔۔۔۔

جب ساتھ حسین ہو،،، جینے کی وجہ خوبصورت ہو تو زندگی حسین ہو جاتی ہے ایان۔۔۔۔!!!!

مت پکارو میری جان تمھارے پکارنے سے میرے اندر مزید سرور اترتا ہے۔۔۔۔

وہ گڑبڑائی۔۔۔۔!!!!

آپ،،، آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں ایان۔۔۔۔!!!!

نہیں میری جان آگاہ کر رہا ہوں۔۔۔۔!!!!

ایان پلیززززز۔۔۔!!!! وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔!!!!

اوکے سوری،،، ریلکیس ایان نے فورا اسے پہلے اسکے ملیحہ چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں وہ گستاخی کرنے پر اکسا رہی تھیں مگر فلووقت وہ کوئی حق نا رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

زرشش عالیان سعیر سب لوگ پیپر دے کر گھر واپس آ گئے تھے،، گھر میں ڈھیڑ سارے کام تھی،، دونوں گھروں میں فنکشن تھے،،، اور دن کم۔تھے کام۔زیادہ تھے،، زرش تو آتے ہی سو گئی تھی جبکہ عالیان مشا کو چھوڑ کر مارکیٹ کسی کام سے گیا تھا۔۔۔۔۔

وہی سعیر بھی گھر آ کر تھکن کے باعث کچھ دیر آرام کرنے لگا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا زرش سو کر اٹھی فریش ہو کر باہر آئی جب فون پر جگمگاتے میسج نے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

زرشش میں سعیر بات کر رہا ہوں،، پلیز زگھر کی بیک سائیڈ پر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے ضروری،، بیت بڑی مصیبت ہو گئی ہے،،، پلیز زز جان کم۔ ایٹ بیک سائیڈ آ کر مجھے اسی نمبر پر کال کرو زرش میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا میری جان،،، تم جانتی ہو نا کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے پلیز زجلدی آو۔۔۔۔

زرش میسج پڑھ کر گھبرائی۔،، صبح تک تو سب ٹھیک تھا یہ اچانک کیا ہوا تھا۔،،، زرش نے ریٹرن میں میسج کیا۔۔

کیا ہوا سعیر سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟؟؟
اور یہ نمبر کس کا ہے۔۔۔؟؟؟

یہ سب بعد میں پوچھنا بیک سائیڈ پر آؤ،،، پلیز زز ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔

اوکے میں آتی ہوں آپ وہی رہیں۔۔۔

زرشش شال لیتی بتائے بغیر بیک سائیڈ پر نکلی یہ جانے بغیر کے سعیر اسے کبھی بھی ان نون نمبر سے کال یا میسج نہیں کرتا بلکہ اسکے پاس یک ہی نمبر ہے،، وہ بیک سائیڈ پر پہنچی،، آ کر گیٹ کھول کر تھوڑا باہر نکلی،، جب سعیر کی اچانک اسکے ریل نمبر سے کال آئی تھی،،، زرش نے کال اٹینڈ کر کے کان کو لگاتے ہیکو ہی بولا تھا جب ایک بلیک کلر کی گاڑی آ کر

اسکے پاس تھی اور اسے کھینچ کر اندر دھکیلا تھا ایک چیخ ضرور گھونجی تھی مگر بے سود وہ اس سے پہلے ہی زرش کو بے ہوش کر چکے تھے۔۔۔۔۔۔

ماضی:

نمرہ کے اچانک واپس آجانے کے بعد اور اسکی ان باتوں کے بعد آمنہ کچھ ڈر سی گئیں تھیں،، اسکی آنکھوں میں۔ ایک الگ سا جنون تھا،، کچھ الگ سا تھا جسے دیکھ کر وحشت سی ہوئی تھی،،، اور وہ دھمکی کی میں تم سے تمھاری اولاد چھین لوں گی،،،، وہ بری طرح ڈری تھیں جبھی احد سے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر جانا چاہتی ہیں اپنی ماما کے گھر مگر احد نے منع کر دیا وہ انہیں نہیں بھیج سکتے،،، آمنہ نے بہت کہا ان نے یہی کہا کہ وہ اپنے گھر بلکل محفوظ ہیں کوئی انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اس گھر میں آکر کسی کو کچھ کہے کہی نہیں جاؤ گی تم سمجھیں۔۔۔۔۔

آمنہ بامشکل مانی کیونکہ احد صاحب قطع نہیں مان رہے تھے،،، جیسے تیسے آمنہ مان تو گئیں پر دل شدید گھبراہٹ کا شکار تھا کہیں وہ ناگن عورت آکر کچھ الٹا نا کر دے،، یہ ڈر ایویں نہیں تھا بہت جلد یہ ڈر سچ ثابت ہونے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اب کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟؟

کہانا کسی کی ہمت نہیں کچھ کہنے کی ریلیکس رہو،،، اور سو جاو جاگو مت احد نے تھوڑے غصے سے کہا تو آمنہ نے بھر آئی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔۔

کیایاارر۔۔۔؟؟؟

پلیز زایسے نہیں کرو بھروسہ رکھو پلیز زسو جاؤوہ انہیں اپنے حصار میں لیے بیٹھے آمنہ انکے سینے پر سر ٹکا گئیں۔۔۔۔۔

کچھ دن بہت سکوں سے گزرے چین ہی چین تھا کم از کم۔ل دو ہفتے ہو چلے تھے نمرہ کا کوئی اتا پتہ نا تھا وہ بلکل خاموش تھی سکون ہی سکون تھا،، آمنہ بھی ریلیکس ہو گئیں کہ وہ نہیں آئی شکر ہے پر ایک دن دوپہر 5 بجے کے دوران وہ شاطر عورت ان ٹپکی،، جو جھوٹے مگر مچھ کے آنسو لیے آئی تھی آمنہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں جب وہ نیچے مسز آصف کو جھوٹے آنسو اور اپنے جال میں پھنسا کر اوپر آئیں،،، مسز آصف صدا کی شریف میں معصوم صاف دل کی ملکہ اس کے جھانسے میں آگئیں اور سب کچھ فراموش کر کے اسے آمنہ کے پاس اوپر بھیج دیا یہ سب جانے بغیر کے آگے بہت بڑا نقصان ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی پہلی کامیابی پر کھل کر مسکرائی اور غلط تیور اور ارادے کیے آمنہ کے کمرے کے جانب بڑھیں آمنہ جو مزے سے کمرے میں سو رہی تھیں بغیر لاک کیے وہ چلتی کمرے میں آئی دروازہ کھول کر اندر آئی کسی کی آہٹ پا کر وہ جو مزے سے سو رہی تھی اچانک سے اٹھ گئیں،، سامنے اٹھتے ہی جب نمرہ ہر نظر پڑی تو وہ گھبرا گئ،، دو منٹ کے لیے لگا کہ نہیں شاید وہم ہو گا اور کچھ نہیں وہ یہاں کیسے آسکتی ہے فورا سے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا نگر سامنے اسکے زوردار قہقہہ لگانے کی آواز آئی،،، امنہ نے غور سے اسے دیکھا وہ کوئی خواب یا بھیانک سپنا نہیں وہ سچ میں اسکے پاس موجود تھی

تتت،،، تم تم کیوں آئی ہو یہاں ہاں،،، تمھاری ہمت کیسی ہوئی یہاں آنے کی وہ بہت حد تک خود کمپوز کرتی بولی۔

ہاہاہاہاہاہا یہی تو تم سے کب سے پوچھ رہی ہوں آخر تم۔میرے احد کی زندگی میں کیا کہنے آئی ہو یہ کمرا یہ بیڈ روم یہ بیڈ وہ بہت آرام سے بیڈ پر سیدھا نیم دراز ہوئی اور لمبا سانس کھینچا کیسے کوئی خوشبو اندر اتاری ہو جبکہ سامنے والی کو اسکی حرکتیں غصہ دلا رہی تھیں صرف غصہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا اٹھا کر اسے باہر کرے اور دھکے دے کر یہاں سے نکالے مگر وہ واقف تھی اس گھٹیا عورت سے کہ وہ کس قدر بے شرم ہے زرا سا بھی کچھ کہا تو وہ بدلے میں اسے یا اسکے بچے کو نقصان پہنچا سکتیں ہیں جو وہ کبھی برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔

یہ بیڈ روم اس بیڈ پر اور احد پر صرف میرا حق ہے سنا تم نے نکلو یہاں سے آمنہ بامشکل مگر غصے سے بولیں۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی وہ فورا اٹھی اور آمنہ کے قریب ہوئی۔۔
آمنہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔
میرے قریب مت آنا دور رہو،۔۔۔۔

تم نے جو بکواس کی اسکا خمیازہ تو بھگت کو وہ سرک کر آمنہ نے قریب ہوئی آمنہ بید سے اٹھ گئیں۔۔۔

دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا آمنہ نے پیچھے ہوتی ہوئے بہت چپکے سے اپنا فون اٹھایا۔۔۔۔

نا!!!!!!!،،،وہ کیا ہے نا نمرہ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا اور تم بھی تو دیکھو آخر نمرہ سے پنگا لینے کا انجام اور اسکی بہت قیمتی چیز اس سے چھیننے کا انجام۔۔۔۔

بکواس بند کرووو میں نے کچھ نہیں چھینا تم سے،،، تمھارا تھا ہی نہیں وہ کبھی وہ ہمشہ سے میرا تھا تم ہوتی کون ہو اسے اپنا کہنے والی دور ہٹو جھٹکے سے واس اٹھاتی اسکو مارے کی دھمکی دیتی۔وہ گھبرائی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

نمرہ نے جھٹکے سے آمنہ کے ہاتھ سے وہ واس لیا وہ زور سے زمین پر پھینکا ایک پانچ اٹھا کر وہ آمنہ کی جانب بڑھی جس سے گھبرا کر امنہ دروازے کے جانب بڑھی اور نیچے کی طرف بھاگی،،، وہ اپنی کنڈیشن کا خیال کرتے بہت احتیاط اور آرام سے نیچے اتر رہی تھیں جب نمرہ نے انہیں پیچھے سے زور دار دھکا دیا جب وہ چھٹی سیڑھی سے نیچے گریں ایک زور دار چینخ قریشی ہاؤس میں بلند ہوئی تھی وہ چینخ کسی اور کی نہیں آمنہ احد قریشی کی تھی جو درد کی وجہ اور شدت سے بلند ہوئی تھی،،، چینخ کی پکار سن کر مسز آصف بھاگی باہر آئی باہر اپنی اکلوتی بہو کو زمین پر پڑا دیکھ ہاتھوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ فورا اسکی طرف لپکی جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

امنہ۔۔۔!!!!

بیٹا اٹھوو۔۔۔!!!!

یہ سب کیسے ہوا۔۔۔۔؟؟؟؟

تم کیسے گریں۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے کراہتے ہوئے مشکل سے اوپر کی جانب اشارہ کیا جہاں سے نمرہ بھاگ رہی تھی مسز آصف کو سمجھتے ہوئے وقت نا لگا کہ یہ سب اسکا کیا دھڑا وہ کیسے اتنی بڑی غلطی کر سکتی تھیں وہ جانتی تھیں کہ وہ لڑکی کیسی ہے ایسی غلطی ان پر

کتنی بھاری پڑے گی وہ نہیں جانتی تھیں وہ۔ کیا جواب دیں گی اپنے بیٹے کو اپنی بہو کے گھر والوں کو یہ سوچ کر ان معصوم کا دل دہل رہا تھا۔۔۔

کبھی فورا سے پہلے احد کو۔ کال ملائی اور انہیں آمنہ کی کنڈیشن کے بارے میں آگاہ کیا وہ جو ہمشہ سے ہی اسکی چھوٹی سے تکلیف سے ڈر جاتے تھے اس پر تڑپ جاتے تھے یہ سن کر جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی فورا سے پہلے پھر وہ ہوسپٹل کے لیے نکلے کیونکہ مسز آصف آمنہ کو ہوسپٹل لے جا چکی تھیں۔۔۔۔۔

آمنہ کا پیہت دیر سے اندر ٹریٹمنٹ چل۔ رہا تھا جب کچھ دیر بعد ڈاکٹر مایوسی سے بھرا چہرہ ہے کر باہر آئی،، احد اور مسز آصف فورا انکی جانب بڑھیں۔۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر میری وائف تو ٹھیک ہیں نا کچھ ہوا تو نہیں انہیں اور میرا بچہ۔۔۔۔۔

ائم۔ سوری مسٹر پر ہم آپکے بچے کو نہیں بچا پائے اور آپکی وائف وہ ابھی ٹھیک حالت میں نہیں ہے،،، اور آپکو بتاتے چلیں کہ انکے ماں بننے کے چانسز 50 پر سنپٹ ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں انرانجری ہوئی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ تھے کہ پگلہ ہوا سیسہ جو احد اور مسز آصف کے کانوں میں۔ انڈیلا گیا تھا۔۔۔۔

مسز قریشی لڑکھڑا کر بینچ پر بیٹھی تھیں جبکہ احد بے بسی سے انکے پاس بیٹھے آج وہ مضبوط اعصاب کا مالک رو دیا تھا جی بلکل مسٹر احد قریشی رو دیے تھے اپنی سب سے قیمتی چیز کھونے پر جن نے کبھی رونا نہیں سیکھا تھا آج رو دیے،،، اپنے بہت بڑے نقصان پر انکے آنکھوں سے اشک بہہ گئے۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا اماما،، بھیگی آنکھوں اور بھیگے سے لہجے میں بولے تو مسز آصف نے انہیں دیکھا اور بے بسی سے سب بتاتی چلی گئیں۔۔۔۔۔

احد کو سب سن کر جہاں حیرت ہوئی وہاں شدید غصہ آیا وہ غصے میں اٹھتے باہر کی جانب لپکے جبکہ مسز آصف انہیں آوازیں دیتی رہ گئیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں غصے اور تکلیف میں مبتلہ اپنے دل میں طوفان برپا کیے اس قاتل کے گھر پہنچا جس نے ایک ایسے وجود کا قتل کیا تھا جو ابھی دنیا میں۔ بھی نہیں آیا تھا آخر کیا قصور تھا اس ننھی سی جان کا جس کے والدین نے ابھی اسے سہی سے محسوس بھی نہیں کیا تھا،، وہ فورا اسے پہلے نمرہ کے گھر پہنچے،،، دھاڑ سے دورازہ کھولتے اندر آئے جہاں وہ بے شرم عورت مزے سے بیٹھی بڑے مزے سے نائٹ ڈریس پہنے میگزین پڑھ رہی تھی۔۔۔
دھاڑ کی آواز پر سامنے دیکھا تو بے شرم اور بے غیرتی سے مسکرائی اور اٹھ کر ادا سے اسکے سامنے آئی۔۔۔۔

چٹا خنخنخنخ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!
ایک زناٹے دار تھپڑ کی آواز پورے گھر میں گھونجی ابھی وہ کچھ بولتی کہ احد نے اسے زوردار تھپڑ مارا جس سے اسکو دن میں چاند تارے دیکھ گئے۔۔۔۔

تمھاری اتنی ہمم۔۔۔۔۔۔

چٹا خنخنخنخ۔۔۔۔۔!!!!!!

منہ میں ہی الفاظ رہ گئے جب دوسرا زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پر پڑا۔۔۔۔

احد دددد۔۔۔۔؛!!!!!!!!!

بکواس بند کرووووو اپنی۔۔۔۔!!!!!!!

بلکل بند دددددد۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

تم جانتی ہو بے حیا عورت تم کیا کر رہی آئی ہو ہاں۔۔۔۔!!!!!!!

پتہ ہے تمھیں۔۔۔۔!!!!!

ہاں پتہ ہے سب پتہ ہے۔۔۔!!!

لیکن یہ سب میں نے کیوں کہا احد کیوں آخر کس لیے کیا جان من۔۔۔۔؛!!!

بکواس بند کرووووو بلکل بند دددددد۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

تم جیسی عورت کا نا میں کل تھا نا آج۔۔۔!!!

میں ہمشہ سے اسکا تھا اسکا جس کا تم نے قتل کرنا چاہا،،،ہوں تھا اور رہوں گا!!!!!۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں تم۔کل بھی میرے تھے آج بھی میرے ہو اور ہمشہ رہو گے اسے ہمارے بیچ میں سے نکلنا ہو گا وہ اپنے گون اتارتی احد کے جانب۔بڑھی احد نے جھٹکے سے اسے صوفے پر گرایا،،میرے قریب آنے کی ہمت بھی مت کرنا جان لے لوں گا تمھاری سمجھی۔۔۔۔!!!!!

اتنے میں وہ کچھ کرتی باہر پولیس کے سائرن کے آواز آئی نمرہ گھبرائی،،پولیس اندر آئی،،،احد صاحب نے تمام ثبوت اسکے خلاف پولیس کو دیے اور اسے سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا،،دکھ تو بہت بڑا تھا جلد اسکا مدواہ نا ہو سکتا تھا پر ہر گزرتا وقت تکلیف کے لیے مرحم ہوتا ہے۔۔۔۔!!!

احد کی توجہ پیار کیئر اور مسز آصف کے ساتھ اور محبت نے اس دکھ کا مدواہ کیا اور پھر ہے جلد آمنہ کی جھولی بھر آئی دو سال بعد اللہ نے انکی۔شایان جیسے خوبصورت تحفے سے نوازہ اور وہ ہنسی خوشی دوبارہ اپنی زندگی می۔مگن ہوئے تھے یہ جانے بغیر ایک چڑیل دوبارہ آئے گی دوبارہ،،پر ابھی نہیں تو پھر کبھی کیونکہ ان جیسی ناگنوں کے زہر اتنے گہرے ہوتے ہیں کہی نا کہی اثر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔!!!!

حال:

سعیر کا میسج پڑھنے کے بعد زرش گھبرا سی گئ آخر ایسا کیا ہوا تھا جو سعیر اس طرح گھبرایا ہوا تھا اور اسے بیک سائیڈ پر بلانے کا کہا تھا کیوں آخر وہ تو گھر بھی آجاتا تھا لیکن ایسا کیا ہوا تھا زرش نے فورا سے شال لی اور بیک سائیڈ والے گیٹ پر پہنچی جہاں اس لڑکے نے اسے آنے کا کہا تھا،،افف یہ پاگل لڑکی جتنی مرضی بری کنڈیشن یا بری بات نا ہو سعیر ہمشہ

اپنے فون سے میسج کرتا یا پھر گھر اجافا کسی اور نمبر سے کیوں آخر کیوں اس میں عقل نہیں تھی کیا سعیر تو کھڑکی پھلانگ کر اسکے کمرے میں بھی اجاتا تھا کیوں بھول گئ تھی سب شاید آج اسکی قسمت کے ستارے گردش میں ہی تھے۔۔۔
بیک سائیڈ پر پہنچ کر زبانی آتا سعیر کا نمبر فوراڈائل کیا اور فون کان کو لگائے باہر دروازے کی طرف لپکی باہر کسی کو نا پا کر شدید حیرت وہاں تیسری چوتھی بیل پر سعیر نے فون اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!!

یس مائی لووو۔۔۔!!!!

ڈویو مس می۔۔۔!!!

وہ دلکشی سے مسکراتا اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

سعیر رررر۔۔۔!!!!

یہ کیا آپ کہاں ہیں اپنے مجھے بیک سائیڈ پر آنے کو کہا تھا نا۔۔۔ کہاں رہ گئے ہیں اور یہ اب کیسے بات کر رہے ہیں
۔۔۔

ہاں،،،ہاں۔۔۔!!!!

میری جان آپ نیند میں ہیں کیا ہوش میں آئیں،، میں نے کب بولا خواب دیکھا ہے کیا۔۔۔۔

نہی۔ سعیی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

اہہہہہہہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!

چھوڑ۔۔۔۔!!!!

منہ میں الفاظ رہ گئے جب کسی نے بازو پکڑ کر کھینچا اور گاڑی میں پٹخا ہاتھ سے موبائل چھین کر باہر پھینک دیا وہ ٹوٹ گیا

۔۔۔۔

ہیے،،زرش۔۔۔!!!

ہیلوو۔۔۔!!!

زرشش۔۔۔!!!!!

زرشششش۔۔۔!!!!!

سعیر گھبرا گیا،،،، چھٹی حس نے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا مطلب کے کل صبح جہاں فنکشن تھا وہاں یہ کیا ہو گیا تھا نووووووو۔۔۔!!!!

وہ جلدی سے اٹھا سمپل ٹروازر شرٹ میں ملبوس ماتھے پر بکھرے بال،،، مردانا وجاہت کا شاہکار وجیہہ شخص اس حالت میں۔ بھی نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا،،، ابھرتے ہوئے باڈی کے مسلززززز اسکو مزید ہینڈسم بنا رہے تھے۔۔۔ وہ جلدی سے چلتا نیچے آیا سمجھنے میں دو منٹ نا لگے کہ یہ سب سازش کے تحت ہوا ہے،،، کسی نے زرش کو بلیک میل کر کے بلایا ہے مگر سعیر بن کر،،، وہ نیچے اتر کر آیا جہاں شاہ صاحب سارہ اور آیان بیٹھے تھے،، اسکو پریشانی اور جلدی سے باہر جاتا دیکھ شاہ صاحب نے روکا۔۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

رکو کہاں جا رہے ہو اس وقت اتنی جلدی میں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

نہی۔ڈیڈی میں بعد میں۔بتاؤں گا ابھی مت رکیں مجھے جانے دیں وہ رکا نہیں بلکہ باہر نکل گیا جبکہ ایان اسکے پیچھے لپکا

۔۔۔۔

کیا مسلئہ ہے لڑکے کہاں جا رہے ہوئے کوئی پریشانی ہے اس طرح گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔۔۔؟؟؟

بھائی،،بھائی ٹائم نہیں ہے،،بھائی زرش،،،زرش کو وہ لے گئے۔۔۔

زرشش،،،کون کون لوگ لے گئے اسے کیا بات کر رہے ہو۔سعیر مجھے تمھاری کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔

بھائی زرش،،،زرش کیڈناپ ہو گئ ہے شاید۔۔۔۔

مگر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔۔

ابھی تک حال مجھے کچھ نہیں پتہ نا مجھے کچھ سننا ہے نا بتانا مجھے میری زرش کو ڈھونڈنا ہٹیں س۔۔۔۔۔۔

اچھا رکو میں بھی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔۔

سہی۔۔۔!!!!

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور سعیر نے زن سے گاڑی بھگائی۔۔۔

پانچ منٹ کی مسافت کے بعد وہ۔لوگ قریشی ہاؤس پہنچے جہاں فنکشن کی تیاریاں ہو رہی تھیں ایسے میں کسی کو نہیں۔پتہ تھا کہ انکے اپنے گھر سے انکی اکلوتی بیٹی گھر سے غائب ہو گئے ہے،،، سعیر نے کچھ ناسنا وہ سیدھا زرش کے کمرے کی طرف لپکا،،، دروزاہ کھول کر اندر آیا جہاں خالی کمرہ اور بیڈ اسے منہ چڑھا رہا تھا جلدی سے بڑھ کر واشروم چیک کیا مگر وہ کہی بھی نہیں تھی،،، اب تو شک یقین میں بدل چکا تھا وہ فورا سے بھاگتا ہوا نیچے آیا۔۔۔

بھائی وہ کمرے میں بھی نہیں ہے اب کیا کریں کہاں ڈھونڈیں اسے۔۔۔۔۔
مجھے وہ۔چاہیے ہر حال میں چاہیے آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔

سعیر تم حوصلہ رکھو تمام۔پولیس سٹیشن میں آگاہ کر دو اور جگہ جگہ ناکہ لگانے کا بولو وہ کہیں نہیں جا پائے گی۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں ابھی انفارم کرتا ہوں۔۔۔
سعیر نے فورا شہر کے بڑے چھوٹے تمام پولیس سٹیشن کی پولیس کو انفارم کیا اپنے تمام گارڈز الرٹ کیے،،، آمنہ جو کسی کام سے نیچے آ رہی تھی ایان اور سعیر کو وہاں کھڑا دیکھ کر چونکہ جو اب بغیر بتائے واپس جا رہے تھے۔۔۔۔

روکو زرا تم دونوں لڑکو۔۔۔!!!!
کہاں جا رہے ہو یہ چھپ چھپ کر خیریت۔۔۔!!!!

سعیر صاحب۔۔۔!!!!

سعیر تو نہیں البتہ ایان پیچھے مڑا۔۔
السلامُ علیکم خالہ۔۔۔!!!

واعلیکم السلام۔۔۔!!!!
کہاں جارہے ہو ملے بغیر خیریت تو ہے۔۔۔

خیریت،،،خالہ خیریت دریافت آپ ہم۔سے کر رہی ہیں ہاں۔۔۔!!!!

کیا مطلب ہے تمھارا سعیر۔۔۔؟؟؟؟

خالہ آپکی بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

زرش۔۔۔!!!

جی آپکی بیٹی زرش کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

اپنے کمرے میں پر کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو خیریت کچھ ہوا۔۔۔

کچھ خالہ کچھ وہ کمرے میں نہیں ہے خالہ آپکی بیٹی کو کوئی اغواہ کر کے لے گیا آپکے ہی گھر سے۔۔۔۔

واٹ نان سینس یہ کیا بکواسسسسس ہے تمھاری وہ۔کمرے میں ہی ہو گی میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔

خالہ وہ کمرے میں نہیں ہے یار رررر۔۔۔۔!!!!!!

ابھی وہ۔کچھ بولتیں باہر سے احان آیا جو اپنے دوستوں سے مل کر آرہا تھا وہ۔سیدھا ماں کے پاس۔۔۔

مامایار آپی کہاں ہیں۔۔؟؟
یہ۔انکا فون باہر ملا۔مجھے سکرین ٹوٹ چکی ہے وہ خود کہاں ہیں۔۔؟؟؟

ہاں فون سعیر نے فورا سے احان کے ہاتھ سے زرش کا۔فون چھینا،،اب وہ فون اتنا بھی خستہ نہیں تھا کہ کھلتا ہی نا سعیر نے اسے جیسے تیسے کھولا اسکی سکرین ضرور ڈیمج ہوئی تھی پر جیسے تیسے اوپریٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

سعیر نے جلدی سے ریسنٹ کال نکالی مگر اس میں ریسنٹ کال سعیر کی تھی،،، چھٹی حس نے میسج کی جانب توجہ دلوائی تو فورا میسجز کھول کر دیکھے،،سامنے ان نون نمبر سے کسی نے سعیر بن کر بکواس کی ہوئی تھی سعیر سمجھ گیا یہ سب پلانگ کی تحت ہوا ہے اور جس پر شک جا رہا تھا شاید نہیں یقینا وہی تھے۔۔۔۔

ککککک،،،، کیا ہوا سعیر تم لوگ کھڑے کیوں ہو جاؤ ڈھونڈو نا۔۔۔

شایان۔۔۔۔!!!!!!!!!

عالیان۔۔۔۔!!!!!!!

نیچے او دونوں۔۔۔۔

ماں کی آواز سن کر وہ دونوں گھبرائے ہوئے فورا نیچے بھاگے۔۔۔

کیا ہوا ماما۔۔۔؟؟؟

از اٹ آل رائٹ آپ گھبرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔۔؟؟؟

ایان۔۔۔!!!

تم۔لوگ یہاں خیریت اس وقت۔۔۔؟؟؟

شایان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

بھائی ہم۔کیوں ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں چلیں اسے ڈھونڈیں۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔!!!

شایان،،شایان،،زرش،،زرش کیڈناپ ہو گئ ہے وہ اسے آمنہ نے ساری بات شایان کو بتائی جسے سن کر اسکے پاؤں نیچے سے زمین کھسکی۔۔۔۔

افففف،،یہ کیاہو گیاااا،، آپ پریشان ناہوں ہم۔ڈھونڈھ لائیں گے اسے وہ۔مل۔جائے گی بہت جلد آپ یقین رکھیں اور دعا کریں وہ مل۔جائے۔۔۔۔

سعیر،،سعیر یہ جو لاسٹ نمبر سے اسے میسج آیا اسکی ڈیٹلز نکلواو ساری کہاں ہے کون ہے،،،، کی اپنی زرش اسکے پاس ہی ہو عالیان نے سعیر کو بولا۔۔۔

ایکزیکٹلی،،،میں بھی نکلواتا ہوں۔۔۔۔

سعیر نے وصی کو فون کیا جو پہلی ہی بیل پر رسیو ہوا۔۔۔

جی سررر۔۔۔!!!!

وصی میں ایک نمبر بھیج رہا ہوں اسکو ٹریس کرواؤ کس کا ہے،،،اور سادی دیٹلیز نکلواو۔۔۔۔

شیور سر۔۔۔!!!

جلدی۔۔۔۔!!!!

سعیر نے فون کاٹا اور باہر کی جانب لپکا اس کے ہی پیچھے ایان شایان اور عالیان لپکے۔۔۔

وہ۔لوگ زرش کو لے کر کسی جنگل کی طرف جا رہے تھے کسی گاؤں میں جہاں کسی کی پہنچ نا ہو سکے ہاں البتہ وہ زرش کو اپنے پاس رکھ کر فصی کی مشا کو۔اپنے پاس ضرور بلوا لینا چاہتے تھے،،،شاید وہ زرش کو۔واپس دے دیتے،،رضا کا کہنا تھا کہ وہ ہر طرح سے زرش کو اپنا بنا کر واپس لٹائے گا شاہد جب تک سعیر اسے چھوڑ دے گا اور وہ اسے دوبارہ اپنے پاس لے آئے گا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ۔سعیر ہے سعیر شاہ،،،یعنی شاہ صاحب کا وارث،،سارہ بیگم کا بیٹا جس کی پرورش ان دونوں نے کی ہے اگر آج زرش یہاں سے پاک نا بھی جائے تو وہ کبھی بھی اپنی سانسیں۔نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ زرش اسکی سانس تھی اسکا عشق اسکی دیوانگی وہ کیسے اپنی سانس کو چھوڑ سکتا تھا ابھی تو اسنے سعیر کے عشق کا اندازہ نا لگایا تھا کہ اسے اپنی زرش ہر حال میں قبول ہے وہ اسے کبھی نہیں جانے دے گا اور اللہ اللہ سے بھر کر کونسی زات ہے یہاں سونیاااااا۔۔۔۔!!!!

جتنی مرضی طاقت کیوں نا رکھتا ہو سامنے والا جتنا بڑا اودیڑہ یا غنڈا کیوں نا ہو وو اللہ کے سامنے اسکی طاقت ٹھپ ہے

۔۔۔۔

وہ فل وقت تو اٹھا لایا ہے زرش کو وووو مگر سعیر اور زرش کے عشق کی حفاظت کرنا رب کا کام ہے رب کا اااا۔۔۔۔!!!!

رب چاہے تو یہ دنیا رک جائے،،سورج طلوع نا ہو تو تم کیا چیز ہو رضا تم تو ایک۔معمولی سے انسان ہو جس کی اللہ کے حکم سے ابھی اسی وقت سانس بند ہو جائے۔۔۔۔

رضا بعد میں آنے والا تھا جبکہ فصی لے کر آیا تھا زرش کو اور اب اسے وہاں پہنچانا تھا جہاں حکم تھا،، رضا کو کسی کام سے باہر جانے پڑ گیا اس لیے اسے وہی باندھنے کا حکم دیا،، فصی بیک سیٹ پر بیٹھا تھا زرش اسکے بازوں میں بیہوش پڑی تھی سارے جہاں سے بے خبر ایسے میں وہ شیطان صفت آدمی جو حسن کو۔ دیکھ کر بہکنے میں قت نہیں لگاتا،، اس پری پیکر کو بیہوش پایا اسکو دیکھا جو حسن کی مثال آپ تھی،، براؤن گھنے بال،، سرخ و سفید رنگت،، گلابی ہونٹ،، ہونٹ کے نیچے جان لیوا چھوٹا سا تل فصیح نے اسے دیکھ کر خباثت سے ہونٹ دبایا۔۔۔

افففف۔۔۔!!!!

ماننا پڑے گا سالے سعیر شاہ،، بڑی ٹائٹ چیز پر ہاتھ ڈالا ہے،، اور کمینے رضا تو وووو خود ہی مزے لینے ہے آخر ہم نے اتنی محنت کی ہے کچھ ہمارا بھی حق بنتا ہے تو کیوں نا تیرے پہنچنے تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فصی نے گھٹیا غلیظ سوچ سوچنے کے بعد ہونٹ دبایا اور اسکی روئی کے مانند گال پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری۔۔۔۔۔

ابھی وہ اور کوئی بیغرتی مارتا جب اچانک فون رینگ ہوا۔۔۔

انکے کسی کتے کا فون تھا۔۔۔

ہیلو یسسس۔۔۔!!!!

ہیلو وووسائیں بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے۔۔۔

اے کیا ہوا کیا بھونکے روے تووووو۔۔۔۔۔۔۔

اووسائیں شاید زرش بی بی کے گھر والوں کو۔پتہ۔لگ گیا ہے کہ وہ کیڈنیپ ہو گئی ہیں،،،یا اس سعیر کو جگہ جگہ پولیس کے ناقے لگ چکے ہیں صاحبب۔۔۔۔!!!!

آپ جس راستے سے جا رہے ہیں اس کی طرف پولیس کی گاڑیاں آ رہی ہیں۔۔۔۔

اے کیا بکواس کر رہا ہے تووووو۔۔۔؟؟؟

بلکل سہی کہہ رہا ہوں سائیں۔۔۔۔

اچھا چل سالے فون رکھ میں اس چھکڑی کو لے کر بھاگ رہا ہوں تو بتا دی رضا کو۔۔۔

پر سائیں وہ تو صرف آپکا ہی فون اٹھائیں گے۔۔۔

او اچھا میں کر لو گا اسے فون بند کر۔۔۔۔

نفیس تو نے اس کا فون تو دور پھینک دیا تھا نا۔۔۔

جی جی سائیں آپ فکر نا کرو میں نے زور سے پھینک دیا تھا کسی قسم کا کوئی فون یا سراخ نہیں مل سکتا اب تک تو وہ فون بھی سپوئل ہو گیا ہو گا۔۔۔

چل یہ اچھا ورنہ اس میں میرے میسج دیکھ کر وہ پتہ لگوا لیتے،،،اور فصی کے پاس میرا یہی نمبر ہے۔۔۔

ایک کام۔کر یہ گاڑی یہی کہیں سنسان راستہ دیکھ کر اتار میں اسے لے کر جا رہا ہوں یہ پاس گاؤں میں کھیتوں کھیت،،، تو فصی کو بتا دینا ہاں۔۔۔۔

اور ہاں یاد رہے میرے یہاں۔پہنچنے کے گھنٹے بعد بتائیو اس بات کے پیسے تجھے میں الگ سے دوں گا۔۔۔۔

پر سائیں اگر فصی سائیں کو پتہ چل گیا تو۔۔۔

دیکھیں گے،،،اس کو چھوڑ کر میں اسے کسی اور تھکانے پر مشا کو لانے کا بولوں گا جیسے تیسے۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔۔۔

ہاں ٹھیک۔۔۔۔

وہ کمینہ زرش کو گود میں بھر کر کہیں کھیتوں میں۔گم ہوا تھا جبکہ وہ بیچ میں ایک آدمی نکل کر اسی کے پیچھے گیا شاید ڈرائیور۔۔۔۔۔

سعیر ایان،،شایان کم از کم کوئی ایسا ناتھا جو زرش کو ڈھونڈ نہیں رہا ہر کوئی اپنے طریقے سے الگ الگ کوشش کر رہا تھا،، آخر وہ کہاں گئ، پولیس گارڈز سب الرٹ تھے،، سعیر ڈراوینگ سیٹ پر بیٹھا ادھر ادھر اپنی چین نگاہوں سے اپنی جان کو ڈھونڈ رہا تھا جب اچانک سے فون رینگ ہوا۔۔۔
سعیر نے بلوٹوتھ کنیکٹ کر رکھی تھی فون یس کر رکے کان کو لگایا۔۔۔

ہیلو یسسس۔۔۔!!!!!

ہیلووووو سر رر۔۔۔!!!!

نمبر ٹریس ہو گیا ہے،، نمبر کی لوکیشن،،، کسی قلعہ کورٹ عبد الملک جو کہ اسلام آباد سے کچھ ہی دیر کی مسافت پر ہے وہاں کی ہے،،،، وہ لوگ شاید میڈم کو کے کر وہاں جا رہے ہیں۔۔۔

کیاااااتم تم اس تک پہنچو وو فورااا۔۔۔!!!!

میں آرہا ہوں۔۔۔!!

ایکزیکٹ لوکیشن پتہ کرووو سمجھے میں بس آرہا ہو۔۔۔۔

شیور سر۔۔۔۔

کیاہوا سعیر کچھ پتہ چلا۔۔۔

بھائی جس نمبر سے زش کو میسج آئے تھے وہ نمبر ٹریس ہو چکا کسی قلعہ کورٹ عبد الملک کی لوکیشن ہے مجھے تو راستہ بھی نہی۔ معلوم آپ میپ کھولیں اور پلیززز چیک کریں۔۔۔۔

ہاں شیوررر۔۔۔۔

دوسری طرف وہ لوگ جو الگ گاڑی میں۔زرش کو ڈھونڈھ رہے تھے،،،نا ملنے پر ہاتھ سے جان نکل رہی تھی آخر اکلوتی بہن کہاں چلی گئ،،اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں کے محور میں گم ہی تھا جب اچانک چنگارتے فون نے عالیان کو سوچوں سے باہر نکالا۔۔۔

ہیلو یس کون۔۔۔!!!

تمھارا دوست یار یا کچھ بھی سمجھ لو عالیان میاں۔۔۔۔!!!

دوسری سمت والے انسان کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ عالیان کو وہ کڈنیپر یا دشمن میں سے کوئی لگا مگر ابھی کسی بھی قسم۔ کی بکواس کرنا یا غصہ کرنا اسکی بہن پر بھاری پڑ سکتا تھا۔۔

کون اور کیا چاہیے،،،زرش تمھارے پاس ہے نا!!۔۔؟؟؟

ہاہاہاہاہاہاسامنے والا کا بھیانک قہقہہ گھونجا،عالیان نے جھٹکے سے گاڑی رکی۔۔۔۔

دیکھو تم جو کوئی بھی ہو تمھیں جو بھی چاہیے تمھیں مل جائے گا میری بہن کو کچھ مت کہنا تمھیں جتنے پیسے چاہیے لے لووووو بس زرش کو کچھ مت کرنا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہانووو عالیان میاں نووووو۔۔۔۔!!!

وہ کیا ہے نا ہم زرا خاندانی ٹائپ کیڈنیپر رر رہیں تو ہمیں پیسے نہیں چاہیے۔۔۔

کیا چاہیے آخر کیا چاہیے تمھیں۔۔۔۔!!!!
اب کی بار وہ دھاڑا۔۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔۔!!!!!
اگر زرش کو سہی سلامت پاکیزہ اور بلکل ٹھیک چاہتے ہو تو مشا کو میرے حوالے کر دووووو۔۔۔۔!!!!

عالیان کے جسم سے دو منٹ کے لیے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

مم،،مشاااااا۔۔۔!!!!

ہاں مشا۔۔۔۔!!!!

مشاتو اسکا عشق تھا دیوانگی اسکی ہونے والی بیوی،، مگر زرش کا۔س سب میں کیا قصور تھا۔۔۔۔

ایک طرف بہن تھی تو دوسری طرف محبت کیا کرتا اصل امتحان تو اب شروع ہوا تھا۔۔۔۔

مشامیرے پاس نہیں ہے،،مشا اپنے گھر ہے،،،مجھے خود نہیں معلوم وہ کہاں ہے پاکستان آنے کے بعد مجھے وہ نہیں ملی ۔۔۔

جھوٹ نابولو بکواس نا کروووووو میں اسکے گھر میں جا سکتا اور میں جانتا ہو۔ تمھیں سب معلوم ہے اسکے بارے میں۔۔۔۔

اب آرام سے اسے مجھ تک پہنچا دو اور اپنی بہن کو لے جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ہہہہہ۔۔۔؟!!!!

یہ کیا ہو چلا تھا،، کس امتحان میں پھنسا دیا تھا ان سب کو زندگی نے کیا محبت کرنا اتنا بڑا گناہ ہے جتنی بڑی سزا مل رہی تھی۔۔۔۔

اسے ہر حال میں ذرش بھی چاہیے تھی،، مگر زرشش کو بچاتے ہوئے وہ اپنی محبت اور کسی معصوم کی عزت داؤ پر کیسے لگا سکتا تھا،، عالیان۔نے زور سے سٹرینگ پر مکا مارا اور کار سٹارٹ کی۔۔۔۔

وہ ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا جہاں جہاں وہ زرش کو لیے جا رہا تھا اسکے پیچھے اسکا تعاقب کرتا وہ چلا جا رہا تھا آخر ایک جگہ انکا تعاقب کرتے وہ ایک درخت کے پیچھے وہ چھپا اور عالیان کا۔نمبر ڈائل کیا۔۔۔

عالیان نے فورا اسے پہلے اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو بولو کہاں چاہیے تمھیں مشا اپنا پکہ ٹھکانا بتاؤ میں وہاں پہنچتا ہوں میری بہن کو کچھ نا کرنا۔۔۔

سر میں میں وہ نہیں ہوں جو آپ سمجھ رہے ہیں آپ یہ سمجھ لیں کہ میں آپ لوگوں کا ویل وشر ہوں۔۔۔

ویل وشر۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب کھل کے بولووو۔۔!!!

سر اس دھوکے باز بندے نے آپ سے جھوٹ بولا ہے میں جو بھی ہوں آپ مجھے نہیں جانتے میں آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہوں سر۔۔۔

سر اس نے آپکو دھوکا دینا ہے زرش میڈم کی عزت خطرے میں ہے سر رر،،وہ انہیں یہی پھینک کر آپ سے مشا میڈم کو بھی ہتھیا لیں گے سر میں آپکو ایکزیکٹ لوکیشن میل کر رہا ہوں آپ میپ کے زریعے وہاں تک جلد پہنچے ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس ہم کورٹ عبد الملک کے تھوڑا سا آگے ایک بلکل سنسان راستہ ہے،،یہ اسلام آباد سے تھوڑا سی آگے واقع ہے آپ جلدی وہاں پہنچ جائیں۔۔۔۔

شیور مگر آپ ہیں کون مجھے نام۔تو بتائیں۔۔۔۔

نام میں کیا رکھا ہے صاحب بس آپ اپنی معصوم بہن اور سعیر کے عشق کو بچا لی جیے میں لوکیشن دیتا ہوں اس انسان نے فورا سے پہلے کال کاٹی۔۔۔۔

عالیان ارے ارے کرتا رہ گیا مگر اس نے ایک ن سنی اور فورا لوکیشن میل کی اور اسی راستے کے تعاقب میں چلتا چلا گیا جہاں وہ گیا تھا کچھ بھی غلط ہونے سے جیسے تیسے اسے رکنا تھا انکے پہنچنے تک۔۔۔۔۔

عالیان نے سب کو فورا سے پہلے گروپ کال کر کے ایک جگہ رکنے کا کہا،،سب اسی راستے میں آ کر رکے،،سب سے آگے عالیان کی کار تھی دوسری جانب ہی سعیر کی رکی،،اس سے پیچھے شایان۔کی،،بلیک بڑی بڑی لینڈ کروزرز ایک ہی لائن میں آ کر رکی ایک الگ ہی منظر پیش کیا۔۔۔۔

کیا ہوا عالیان تو نے کیوں رکا زرشش کا پتہ چلا۔۔۔!؟؟

سعیر بے چین ہوا اسکی بے چینی اسکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔

زرشش کا سوچ سوچ کر دل میں ہول اٹھ رہے تھے وہ ٹھیک تو ہو گی اسے کچھ ہو گیا اس سے اگے وہ کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا سوچ کے آتے ہی جیسے جسم۔کانپ سا رہا تھا۔۔۔

ہاں سعیر عالیان نے اب سے لے کر ساری بات اسے بتائی،،سب مشاوالا معاملہ بھی جسے سن کر اور ٹینشن لہک ہو گئ
۔۔

ایک منٹ ایک منٹ تمھارے پاس فصی کا نمبر ہو گا تووو۔۔!!
جس سے تمھیں ابھی کال آئی رائٹ۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں اس نمبر سے۔۔۔

رائٹ اسے ٹریس کرواؤ عالیان ابھی اسی وقت۔۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں ہے سعیر مجھے لوکیشن اچکی ہے،،، مجھے اس بندے نے لوکیشن دی ہے وہ جگہ یہاں سے 30 منٹ کی مسافت پر ہے ہمیں وہاں پہنچنا ہے۔۔۔

تو منہ کیا دیکھ رہے ہو چلو۔۔۔!!!

ہاں چلو میں لوکیشن فارورڈ کرتا ہوں تمھیں۔۔۔

ہاں شیور جلدی۔۔۔۔

عالیان نے اسے لوکیشن میل کی وہ لوگ فورا کورٹ عبدالملک کے لیے نکلے۔۔۔۔

فصیح زرش کو لے کر ایک ہٹ نما مکان میں آیا جو دو کمروں پر مشتمل تھا،، وہاں آکر ایک بیڈ روم میں زرش کو لٹایا،،، اور سب سے پہلے فون کی طرف متوجہ ہوا اس سے پہلے رضا آکر اسکا خاتمہ کرتا اسے کسی طرح روک کر اپنا کام۔ کرنا تھا اور پھر یہاں سے بھاگنا تھا۔۔۔۔

فصیح نے رضا کو کال کی اور اسی کسی بھی طرح بھلا پھسلا کر وہاں سے گھنٹہ لیٹ آنے کا کہا۔اور یہ بھی بول دیا کہ زرش اسکے پاس یہاں امانت ہے وہ آرام سے سارا کام تمام کر کے آئے اس نے یہ تک نا بتایا کہ جگہ جگہ پولیس کے ناکے لگ چکے ہیں۔۔۔

رضا کے دماغ میں سکیم آئی تو اس نے سوچا ایک تیر سے دو نشانے کیوں نا لگائے جائیں کیا پتہ عالیان مشا کو۔لے کر آئے یا نہیں مگر رضا ضرور لائے گا جبھی اسے کہا کہ اسے جیسے تیسے گھر کے باہر چلا کر اٹھا لیا جائے۔۔۔۔

فصی عقل کے اندھے نے اسے اسی وقت ہاں کر دی یہ جانتے ہوئے شہر میں ہر جگہ ناقہ ہے کیسے لا پائے گا،، مگر عقل تو ہمشہ گھاس چڑھنے جاتی ہے اس کے اس پلین میں حامی بھر لی۔۔۔

کال۔کاٹ کر زرش کی جانب متوجہ ہوا،، کیونکہ اب اسے عالیان کو تنگ کرنے کی ضرورت نا تھی،،اب اسکا کام ایزیلی ہو رہا تھا جبھی،، اپنی شرٹ اتار کر اس طرف بڑھا۔۔۔

وہ جو کافی دیر سے بیہوش تھی اچانک آنکھ کھلی سر شدید بھاری ہو رہا تھا مگر خود کو اچانک کسی اور جگہ پا کر ایک دم اٹھی فورا سے پہلے یاد آیا کہ وہ سعیر کی بات سننے باہر آئی تھی مگر کسی نے کھینچ کر اندر سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ دو شیطان صفت آدمی اسکی طرف بھر رہے تھے ایک کے ہاتھ میں موبائل فون تھا اور دوسرا شرٹ کیس اسکے پاس۔۔۔۔

فف،،، فصیح۔۔۔!!!

تتت،، تم۔۔۔!!!

مم،،، میں یہاں۔۔!!!

وہ۔ایک دم۔ گھبرا گئی۔۔۔

س،،، سسسس،، سعیر رررر۔۔۔۔!!!!

ببب،،، بھائی۔۔۔۔

دور رہو وووو۔۔!!!!

میرے قریب نا آنا۔۔۔!!!!

ریلیکس سوئٹ ہارٹ۔۔۔!!!
کچھ نہی۔ ہو گا دیکھو بیت مزا آئے گا جسٹ ریلکیس۔۔۔۔!!!

بکواس بند کرو دور رہو۔۔۔۔!!!!

بھائی ماما،، سعیر رررر۔۔۔!!!!

ناناڈارلنگگگگ یہاں کوئی نہیں آئے گا جان من صرف میں تم اور پیار۔۔۔۔!!!!

اتنے میں زرش کی آواز سن کر وہ آدمی گھبرایا وہ فورا باہر کھڑے دو آدمی کو ڈھیڑ کر کے دھیرے سے اندر بڑھا۔۔۔

مگر باہر سے کچھ آدمی اندر آتے دیکھائی دیے،، وہ فورا چھپ سا گیا۔۔۔

سعیر چلتا اندر آیا اسی کے پیچھے عالیان اور شایان اور ایان،،، بیک سائیڈ پر کھڑے کچھ آدمی کو anthezia کے انجیکشن کے زیر اثر ڈھیڑ کیا۔۔۔

اور زرش کی چیخ سن کر بھاگے اندر کی طرف ایک روم دیکھا خالی سامنے والے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا،،، وہ آرام سے کھول کر اندر بھرے جہاں فصی زرش کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔

ماماااااااا۔۔۔۔۔!!!!!

سعیر رررررررر۔۔۔۔!!!!!

سعیر رررررر بچائیں مجھے۔۔۔۔!!!!

چٹاخ۔۔۔۔؛!!!

بکواس بند کر کوئی نہیں آئے گا یہاں سے کہہ کر فصی نے زرش کی کندھے سے شرٹ پھاڑی وہ اس پر جھکتا ہی جب پیچھے سے سعیر نے یہ بیہودگی دیکھ رگیں تن گئیں،،،،، آنکھوں میں خون اترا!!!!۔۔

!!!!اے ے ے ے ے ے ے ے ے ے ے ے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

سعیر دھاڑ!!!!!!!!۔۔۔۔۔۔!!!!!

سامنے کھڑا نفوس جو ویڈیو بنا رہا تھا وہ اچھل گیا،، شایان نے اسے ایٹ اٹائم شوٹ کیا۔۔۔

سعیر کی دھاڑ سے وہ ایک دم۔ پیچھے ہٹا سامنے دیکھ کر آنکھیں پھٹی رہ گئی۔ کہ یہ یہاں۔ کیسے آ گئے۔۔۔۔

دور رہو دور رررر۔۔۔!!!!

میرے قریب مت او۔۔۔۔!!!!

سسسس،،، سعیر۔۔۔۔

سعیر فصی کی جانب۔ تھااور جھٹکے سے اسکے منہ پر۔ مکامار کر اسے نیچے گرایا۔۔۔۔

اس کے اوپر جھکاااااور اس پر مکوں کی برسات کرنے لگا۔۔۔۔

یو باسٹرڈ،،،،، آوارہ کتے،،،،،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میری زرش کو چھونے کی مسلسل اسکے منہ پر مکے برساتے سعیر نے بولا۔۔۔۔

تونے میری زرش کو چھواااا بھی کیسے ےےےےے تجھے کیاااگا سعیر مر گیا،،تو لے آیا اسے،،،وہ نہیں آئے گا جب تک سعیر زندہ۔ہے سعیر کی زندگی کو سعیر کی سانسوں کو کچھ کرنا آسان نہیں کتے،،،زوردار پنچ اسکے پیٹ پر مارا،،ایک خون کا فورا نکل کر اسکے منہ سے باہر آیا۔۔۔۔

چیچ،، چھوڑ دووووو۔۔۔۔۔؛!!!!!!

بکوا سسسسس بند کر اپنی۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

ایک اور مکاااااااسکے پیٹ میں مارا وہ نڈھال سا بے جان ہوا تھا۔۔۔۔

شایان فوراسے پہلے اپنی چینختی چلاتی ں ہن کے جانب متوجہ ہوا۔۔۔

زرششش۔۔۔!!!

دور۔ہٹووو۔۔۔!!!!

بھائی۔۔۔!!!!

زرشش میری جان ہوش میں آؤ آنکھیں۔کھولو پرنسززززدیکھو میں بھائی۔۔۔

نانادورر ربھائی سعیرر۔۔۔!!!!

زرشش میرا بیٹا آنکھیں کھولو اوپن یور آئیز بھائی از ہیئرر۔۔۔۔۔!!!!

ابھی وہ کچھ بولتا کہ اچانک فضا میں ٹھاااااااکی آواز گھونجی اور ایک سناٹا چیرتی گولی زرش کے بازو کے پاس آکر لگی اور اسکی چینخ فضا میں بلند ددد ہوئی۔۔۔۔۔

وہ دیوانہ عاشق اس آدمی پر جھکا ہوا اس پر مکوں کی برسات کر رہا تھا آخر اسکی ہمت کیسی ہوئی اسکی زرش اسکی محبت کو ہاتھ بھی لگانے کی۔۔۔

یہ،،، یہ ان ہونٹوں سے تو نے میری زرش کو چھوا نا!!!میں تیرے یہ ہونٹ کاٹ دوں گا،، پاکٹ سے اپنی نائف نکال کر اسکے ہونٹوں کی درمیان میں کٹ لگاڈالا وہ جو شاید مر چکا تھا یا مار کھا کھا کر بیہوش ہوا تھا وہ اسکو بھی نہیں بخش رہا تھا دیوانہ وار اسکے منہ پر مکے برسائے جا رہا تھا جیسے آج اسکی سانسیں چھیننے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔

ایسے میں شایان مسلسل زرش کو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش میں تھا جو کچھ بھی سننے کو تیار نا تھی۔۔۔

زرشش بیٹا سامنے دیکھو میری جان ایک دفعہ آنکھیں کھول کر ہوش سے کام لو بیٹا دیکھو سامنے بھائی ہیں پرنسززززز لک ایٹ می زرششششش۔۔۔۔۔!!!!!

نونووووو بسسس سعیررررر۔۔۔۔!!!!!

دور دور دوررررا ونلی سعیرررررر،،، صرف سعیرررررا اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔!!!!!!!

سعیرررررررر۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

وہ پوری قوت سے چینخی تھی اب کی بار اس کے عشق کا اندازہ تو اس وقت اس دن ہی ہو گیا تھا جب سعیر کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا کیسے وہ اسکے لیے تڑپ رہی تھی مر رہی تھی،،، اسکی محبت میں کتنی بری طرح گرفتار تھی اس وقت معلوم ہو چکا تھا مگر آج آج تو ہر وقت اب تو بس ایک ہی نام اسکی زبان پر تھا سعیر رر،،، سعیر شاہ۔۔۔!!!!!

وہ جب پوری قوت سے چینخی تو وہ جو اس پر جھکا اس بلکل ہی مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا تھا فورا اٹھا اور اسکی جانب بڑاااا۔۔۔۔!!!!

زر۔۔۔۔!!!!

ٹھاااہہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!!

ایک زوردار قسم کا دھماکا ہوا تھا دو گلیاں آر پار ہوئی تھیں سعیر آگے بڑھتا ہوا رکا تھا۔۔۔۔

رک جاؤ سعیر رر رشاہ۔۔۔!!!

آگے مت بڑھنا ورنہ گولی چلا دوں گا۔۔۔۔

وہ پھڑ پھڑاتی مشاء کو قابو میں کرتا بولا۔۔۔

شایان عالیان اور سعیر پیچھے مڑے وہ شیطان صفت آدمی مشاء کے گلے کے گرد بازو لپیٹے کھڑا تھا۔۔۔

عالیان کا تو مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔۔

یہ مشش۔۔۔۔مشاااا۔۔۔۔۔!!!!

عع،،،،۔عالیان مجھے بچائیں۔۔۔

اے چھوڑوووا سے ے ے۔۔۔۔۔!!!!!

بکواس بند کرررورنہ اڑادوں گا اس کی شہہ رگ۔۔۔!!!
وہ مشا کی شہہ رگ پر گن رکھتا بولا مشا پھڑ پھڑائی۔۔۔

دیکھو چھوڑ دووووا سے میں تمھیں جان سے مار دوں گا اا۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!
عالیان چیخا۔۔۔۔!!!

ٹھاہہہہہہہ۔۔۔۔!!!!

مشا کی طرف گن کرتے ساتھ ہی نیچے کر دی گولی زمین میں دھنس گئ۔۔۔۔

مشا کی چیخ پورے فارم میں بلند ہوئی دو منٹ کے لیے عالیان کی بھی جان نکلی چہرے سے رنگ اڑے۔۔۔

مشاااا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ آنکھیں بند کیے چلایا۔۔۔

ان کی یہ حالت دیکھ کر سامنے والا ہنسے بنا نا رہ سکا۔۔۔۔
جبکہ زرش ڈری سہمی نروس بریک ڈاؤن کے ساتھ وہی بیٹھی تھی،،وہ کیسے کسی کو اپنے اتنا قریب برداشت کر سکتی تھی اور اب یہ جو ہو رہا تھا بہت برا اثر چھوڑ رہا تھا اسکے دماغ پر۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔!!!!

دیکھو خود کو سعیر شاہ،،،عالیان قریشی کتنے بے بس ہو تم دونوں۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں کر پا رہے،،تم لوگوں کی محبت اس وقت میرے قبضے میں اس مشا کو تو میں فصی۔۔۔

الفاظ منہ میں رہ گئے جب نیچے لہولہان فصیح پر نظر پری۔۔۔۔

فصیح۔۔۔۔!!!!!

یہ کیا کیا تو نے سعیر شاہ۔۔۔!!!

میں تجھے چھوڑوں گا نہیں ناہی تیری اس محبوبہ کو فصیح نے شوٹ کیا پاس ہی کھڑے عالیان نے زرش کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

ایک گولی زرش کے بازو میں آر پار ہوئی تھی اور وہ تکلیف سے چلائی تھی۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔!!!!..

زرششش۔۔۔!!!!!

زرش تمھیں لگی۔۔۔۔

وہ زرش کی جانب متوجہ ہوا جو بیہوش ہو چکی تھی۔۔۔

اب کی بار رضا کا نشانہ سعیر تھا،، گن کا رخ سعیر کی جانب کھڑے اسے گھور رہا تھا سعیر بھی کونسا کم تھا مقابلے میں کھڑا لال سرخ آنکھیں لیے،،، پسینے میں شرابور،،، ماتھے پر بکھیرے بال لیے اسے گھور رہا تھا،،، لال آنکھوں کی لالگی اور

اس کی وحشت ایسے معلوم ہو رہی تھی جیسے اسے سالم آنکھوں سے نگلے گا،،،واللہ دو منٹ کے لیے تو سامنے والا بھی گھبرا گیا مگر یہ وقت گھبرانے کا نہیں تھا۔۔۔

مگر سوچنے کی بات تو یہ تھی کہ اتنے ناقوں کے بعد وہ مشا کو لے کر ان تک پہنچا کیسے آ کیسے گیا۔۔۔

وہ گن لیے کھڑا سعیر کو گھور رہا تھا جب اچانک کاونٹ ڈاؤن سٹارٹ کیا۔۔۔

سعیر شاہ تمھارا کھیل ختم آج تم ختم،،،میرے باپ سے کئ سال پہلے تمھارے باپ نے اسکی بیوٹی تمھاری ماں کو چھینا تھا وہ تو چپ بیٹھ گئے،،،پر میں میں ہو میں رضا خضر بٹ میں اپنی چیز کو اپنا بنا کر رہوں گا تمھیں مرنا ہو گا۔۔۔

اسکی بات پر وہ زخمی سا وحشی سا مسکرایا۔۔۔

ابے،،،باپ کی اولاد دم ہے تو سامنے آ کر مقابلہ کرنا!!!ابزدلوں کی طرح لڑکیوں کو اغواہ کر کے،،گن چلا کر کیوں ہتھیا رہے ہو،،،ماں کا دودھ پیا تو اوآ کر میرے ساتھ لڑووووو۔۔۔

بکواس بند کر اپنی،،،،میں کیوں لڑوں،،،جو کام آسانی سے ہو سکتا میں کیوں اتنا ٹائم لگاؤں۔۔۔

نہیں،،،بزدل انسان تم یہ بولو کہ تم گنز اور اپنے ان کتوں کے دم سے کام لیتے ہو ورنہ تم لوگوں میں کہاں اتنا دم کوئی بھی مار کر پھینک جائے۔۔۔

اے ے ے۔۔۔۔۔۔!!!

رضا نے ٹریگر دبایا ایک گولی نکل کر سامنے دیوار کے آر پار ہوئی تھی مگر ادھر وہ رضا لڑکھڑا کر دور گرا مشا بھی لڑکھڑا کر گری۔۔

سعیر جو کہ آنکھیں بند کر گیا تھا اچانک کھولیں سامنے شایان گن لے کر کھڑا تھا یعنی شوٹ اسی نے کیا تھا۔۔۔

جیسی ہی شایان نے دیکھا کہ رضا ٹریگر دبانے لگا ہے وہ نہیں رکے گا فورا اسے پیچھے سے نکلا اور جا کر اسکے بازو پر فائر کیا ۔۔۔

رضا کے گرتے گن پیچھے گری،،، جب عالیان نے فورا اسے تھاما اور رضا پر تانی۔۔۔۔

یو باسٹرڈ ڈڈڈ۔۔۔۔!!!!

تجھے کیا۔ لگا تھا کچھ بھی کر لے گا بہت آسانی سے ہماری محبتوں کو لے اڑے گا بھول ہے تیری،،، ہم۔ اتنے کمزور نہیں ہے کتے،،، اسکے سینے پر زور سے پاؤں رکھتا بولا وہ کراہ اٹھا اپنے پاؤں پر زور ڈالے وہ غرایا تھا رضا کی اہہہ نکلی تھی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا سعیر۔۔۔!!!

دیکھو کیسے ابھی بھاؤ بھاؤ کر رہا تھا نا۔۔۔۔!!

اب کیسے اسکی موت اسکے سامنے کھڑی ہے۔۔۔۔

ہاہاہاہاعالیان یہ صرف بھوکنا جانتے ہیں میری جان۔۔۔۔!!!!
مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہے ان میں شوٹ ہم۔۔۔۔۔!!!
وہ دھاڑا۔۔۔۔!!!

ننننن،،،، نہیں چھوڑووو،،، اگر تم لڑنا چاہتے ہو تو میں لڑوں گا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاوہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔۔!!!

موت کو۔ٹالنے کا بہت سٹوپڈ بہانا ہے یہ رضابٹ سعیر گھٹنوں کے بل اس پر جھکا اور اسکا جبڑا دبوچاااااا۔۔۔!!!!

مگر اب تمھیں مرنا ہو گا یو ہیو ٹوڈائے سوئٹ ہارٹٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔!!!!!!

نہیں۔۔۔!!!!
شایان نے انہیں رکا۔۔۔!!!

اسکی ضرورت نہیں ہے سعیر عالیان۔۔۔!!!

اسکو ہم۔پولیس کے حوالے کریں گے،،وہ دیکھ لیں گے جب وہاں ٹارچر ہو گا جب مسلسل پیٹتے ہوئے مریں گے ازیت سے تو تمھیں بھی سکون ملے گا،،ہم۔بہنوں والے ہیں ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہیے ہمیں ویسے بھی کل سے فنکشن سٹارٹ ہے چھوڑو پولیس کیس ہے اسے ہینڈل کرنے دو۔۔۔

پر بھائی۔۔۔!!
ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا،،پولیس اندر آئی۔۔۔

ہیے مسٹر شایان۔۔۔!!!!

ہیے ایس پی زارم خان۔۔۔!!!

بہت شکریہ اپنے اتنے ایمپورٹنٹ مشن چھوڑ کر یہاں آنے کا۔۔۔

ارے نہیں کیسی باتیں کر رہے ہیں مسٹر شایان آپ یہ میرا فرض تھا۔۔۔

ان کو کتے کی موت ماریے گا زرام میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی بھی بچے۔۔۔

چل کریں اے فکر رہیں آپ،،اپنے مشن کے ساتھ انہیں ہینڈل کرنا میرا کام ہے مجھے پر چھوڑ دیں۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

زرام نے اپنے کونسٹیبلز کو انہیں اٹھانے کا کہا پہلے انہیں کسی ہوسپٹل سے ٹریٹمنٹ دلوانا تھا دیکھنا تھا زندہ بھی ہے کہ نہیں،، کونسٹیبلز نے آگے بھر کر اسکی نبض چیک کی جو فصی کی مدہم چل رہی تھیں،، اسے لے جا کر ہوسپٹل پہنچایا جبکہ رضا بھی اسکے ساتھ تھا،، بازو میں گولی لگی تھی اسے نکلوا کر انہیں تھانے سلاخوں کے پیچھے لے جانا تھا۔۔۔

سعیر اور شایان ان کے جانے کے بعد زرش کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ عالیان مشا کی جانب۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!!

زرش میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔
سعیر اس پر جھکا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جب بازو پر خون دیکھا۔۔۔

زرشش۔۔۔۔!!!!

میری جان...!!!

فوراسے اسکاڈوپٹہ لے کر اسکے بازو پر۔باندھااور گود میں بڑھ کر باہر کی طرف لپکا،،ایان اور شایان بھی اسکے پیچھے چل دیے۔۔۔

وہ جواب بیٹھی رونے کا شغل فرمارہی تھی بڑی فرصت سے جیسے اب اس سے ضروری کام ہے ہی نہیں،،پہلے ہی کیوں نیچے آئی اور سوچنے کی بات اس تک پہنچی کیسے۔۔۔؟؟؟

عالیان اسے خون خوار نظروں سے گھور رہا تھا،،کتناڈر گیا تھاوہ،،جب اسکے منہ سے مشاکانام سنااور جب اپنی آنکھوں سے اس شیطان صفت کی بازوں میں اسے دیکھاج
کتناخون خولا دل دہل کر رہ گیایہ کیاہوا تھا۔۔۔

رونابند کرواپنااا۔۔۔۔!!!!

وہ دھاڑا۔۔۔!!!

مشامزید سہمی۔۔۔۔

میں نے کہارونابند کرومشا۔۔۔۔!!!!!

وہ چلتااسکے قریب آیا۔۔۔
اور اسے بازوں سے پکڑ کر اپنے روبرو کیا گرفت اس قدر سخت تھی مشاسسک پڑی۔۔۔

کیسے،، کیسے پہنچی تم اس گھٹیا غلیظ آدمی تک ہاں بولو۔۔۔!!!!

عمع،،، عالیان۔۔۔!!!

واٹ۔۔۔۔۔!!!!

عالیان مجھے کسی لڑکی کا فون آیا تھا مجھے نہیں معلوم۔ کون ہے وہ،، زرش بن کر بات کی اور کہاں نیچے اوبات کرنی ہے ،،۔ میں جیسے نیچے گی مجھے نہیں معلوم وہ کون تھی کون نہیں،،، میں گاڑی کے پاس پہنچی تو میرے پیچھے سے میرے منہ پر نقاب رکھتی مجھے وہاں سے لے نکلی جب میری آنکھ کھلی میں کسی کی گاڑی کی ڈگی میں تھی،، میں بہت چلائی مگر بے سود۔

واٹ۔۔۔!!!
واٹ نان سینسس۔۔۔۔!!!!

تم پاگل ہو چھوٹی بچی ہو ہاں ایک جھٹکے سے اسکا رخ موڑ کر اسکی کمر خود سے لگائی اور بازو پیچھے کیا۔۔۔

وہ سسکی۔۔۔!!!

عالیان مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔۔!!!!

بکواس بند دردہاں درد،،،اور جو تم نے مجھے ڈرایا،،،مشاکامران ملک،،میری سانسیں چھیننا چاہیں اسکا کیا ہاں۔۔۔۔

اج،،، آج پہلی بار عالیان قریشی کسی چیز سے ڈرا ہے،،،،میں۔ کبھی کسی سے اس قدر اٹیچ نہیں ہوا کہ کسی کے دور جانے سے مجھے میری سانس الجھتی محسوس ہو مشاکامران،،وہ اسکے کان کے قریب ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا،،اسکی گرم سانسیں مشا کے سائیڈ چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔۔

تم،،تم نے مجھے بے تحاشا ڈرایا اا،،،تم نے میری سانس الجھائی ہے،،،تم نے مجھے اپنا ایڈکٹ کیا۔۔۔۔۔۔

میری سانسوں کو خود کی سانسوں سے اپنے سکوں سے تم سکون میں۔ ہوتی ہو تو یہ عالیان قریشی سکوں کا سانس لے پاتا ہے،،،اپنی خوشی کو میرے اس دل کا ایڈکٹ،،تم خوش ہوتی ہو تو میرے اس دل کو سکون میسر ہوتا ہے،،،میری آنکھوں کو اپنے دیدار کا ایڈکٹ،،،تمھیں جب تک نا دیکھوں میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں ملتی،،،میرے کانوں کو اپنی آواز کا ایڈکٹ،،تمھاری آواز کان میں۔ نا پڑے میرے کان ترستے ہیں کوئی آواز کوئی چیز سننا پسند نہیں کرتا میں ،،تم۔ پکارتی ہو تو ایک سکون اور سرور میرے اندر اترتا ہے،،اسکے کانوں میں چبا چبا کر لفظ بولتا بھی اپنے جنون دیوانگی کو بیان کرتا ایک قسم سے رس گھول رہا تھا،،،آج ہی تو عالیان داگریٹ نے ایسا خوبصورت سا انداز محبت بیان کیا تھا

۔۔۔۔

تمھیں دیکھ کر منہ سے ہر بار ادا ہوتا ہے مشا کامران۔۔۔۔

"فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن"
(الرحمن)
ترجمہ:
اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔۔۔۔

جانتی ہو کیوں،،، کیونکہ تمھیں پالیا سب پالیا کسی بھی چیز کی خواہش باقی نہیں میں یہ دولت،، گارڈز یہ سب چھوڑ سکتا ہوں پر تمھیں نہیں وہ اسکے بالوں میں منہ دیے انکی خوشبو کو خود میں اتارتے بہکتا بول رہا تھا،، جھٹکے سے اسکا رکھ خود کی جانب کیا اور چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی نظروں سے چھوا،، بے خود سا ہوتا اسکے ماتھے پر پیار سے لب رکھے اسے کافی دیر محسوس کرتا رہا،، اور پھر پیچھے ہو کر دونوں بند آنکھوں پر بوسا دیا وہ پری پیکر بس سہمی سے کھڑی اسے محسوس کر رہی تھی،، لہجے میں ٹرپ لمس میں اپنایت،، عزت احترام،،، آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹے مارتا سمندر،،، کیسے محبت پر یقین نا ہوتا۔۔۔۔

بس اب بہت ہوا،، مشا بہت میں تمھیں خود سے دور نہیں رکھ سکتا ہرگز نہیں تمھیں میرا بنانے میں میں کسی قسم کی دیر نہیں کروں گا چلو وہ اسے کلائی سے تھامے باہر لے کر نکلا۔۔۔

عمع،،، عالیان کہاں لے جا رہے ہیں کیا بول رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!

سٹاپ اٹ۔۔۔۔!!!!

جسٹ سٹاپ اٹ جتنا کہا ہے اتنا کرووو آج اسی وقت ہمارا نکاح ہو گاااااا۔۔۔

یہ۔کیا بول رہے ہیں عالیان میں ایسے اپنے بابا کے بغیر نکاح نہیں کروں گی چھوڑیں مجھے۔۔۔

بکواس بند مشا،، بکواس بند ورنہ بکواس بند کروانا بہت اچھے سے آتا مجھے،، چلو اب۔۔۔

نہیں،،، نہیں میں نہیں جاؤں گی عالیان۔۔۔۔

جانا تو تمھیں پڑے گا مشا ڈارلنگ چاہے کچھ بھی کرلو،، جھٹکے سے اسے گود میں بھرا اور لا کر اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

آپ غلط کر رہے ہیں،،، ایسے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا،،، آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ ٹھیک کر رہے ہیں یہ غلط جانے دیں میرے گھر مجھے عالیان پلیززز۔۔۔۔

عالیان آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگائی۔۔۔

عالیان،،، ایسے مت کریں،، کیوں مجھے خود سے نفرت پر مجبور کر رہے ہیں،،، چھوڑ آئیں مجھے گھر۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔!!!!!!!!

اب کی بار وہ مکمل دھاڑا وہ جو تب سے پیار سے پیش آ رہا تھا اب بس ہو چلی تھی،، ہر دفعہ ایک نیا امتحان،،، ایک نیا سیاپا ،،، آج وہ اس قصے کو تمام۔ کرنا۔ چاہتا تھا مشا کو اپنے نام کر کے اور قریشیوں کو رکنا کس کے بس کی بات ہے،، جو آج وہ۔ سر پھرا انسان رکتا آخر تھا تو اپنے باپ کا ہی بیٹا،، عالیان احد قریشی۔۔۔

بکواس بند کر کے بیٹھو مشا ورنہ چپ کروانا آتا ہے مجھے سمجھیں۔۔۔۔!!!!
اور گھر تو تمھیں چھوڑ دوں گا پورے حق سے چھوڑوں اندر تک چھوڑ کر آؤں گا مگر اپنا کام کرنے کے بعد اب اگر تمھارے ان خوبصورت لبوں سے ایک بھی آواز نکلی نا!!!!!تو یقین کرو انکی بولتی بند کروانے میں میں ٹائم نہیں لگاؤں گا سمجھیں۔۔۔۔۔

مشا اسکی زو معنی بات سے گھبرائی اور بڑی فرصت سے رونے کا شغل فرمانے لگی۔۔۔۔

کالے رنگ کے فراک میں ملبوس وہ کانچ کی گڑیا،، رونے کی وجہ سے سرخ گرے دوڑوں والی آنکھیں،، قیامت خیز سراپا حسن،،، وہ فوقتاً فوقتاً ایک بھٹکتی نگاہ اپنی ساتھ بیٹھی شہزادی پر ڈال رہا تھا جو کچھ ہی دیر میں اسکی ملکیت بننے جا رہی تھی اسکو روتا دیکھ عالیان نے سرد سی ایک بڑھی مگر ابھی وہ اسے چھوڑ دینے کے موڈ میں نہیں تھا اسے ہر حال میں اپنا کام۔ مکمل کرنا تھا،،، وہ اسکے معاملے میں کوئی رزک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

شایان اور سعیر زرش کو لیے ہوسپٹل آئے تھے،،، سعیر دیوانہ وار اسکا چہرہ تھتھپاتا اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا اب بھی ہوسپٹل پہنچ کر اسے سٹریچر پر لیٹا کر اس پر جھکا چہرہ تھتھپا رہا تھا،، اور ایک ہاتھ میں اسکا مضبوطی سے ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔

زر میری جان اٹھو ویک اپ لووو،،، ائم کالنگ یو۔۔۔

زرش نے کوئی رسپانس نا دیا،، ڈاکٹر اسے فورا اندر لے گئ۔۔۔

سعیر،،، ایان باہر ٹہل۔رہے تھے سعیر کے تن بدن میں۔ایک۔الگ سی آگ بھڑک رہی تھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی،،، کتنا گندا اور بیہودہ منظر تھا جیسے ہی آنکھوں کے آگے لہراتا دماغ کی نسیں پھٹنے کو آجاتیں،،، دل تو کر رہا تھا سب تیس نہس کر دے سب،،، اسکو بھی جس نے اسکی زر کو ہاتھ لگایا،،، اس وقت کوئی پتہ نہیں تھا اس انسان کو وہ زرش کو مار کر خود بھی مر جاتا کہیں نا کہیں دماغ سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی،،، محبت سزا ہے سعیر شاہ لٹ جاتے ہیں برباد ہو جائے گا!!!! چھوڑ یہ پھڈا!!!!،، عشق کی بھٹی سلگھ تو گیا ہے،،، آگے پتہ نہیں سہہ پائے گا کہ نہیں مار دے عشق کو بھی اور خود بھی مر جا شدت سے یہ سب کر گزرنے کا بھی دل کر رہا تھا۔۔۔

مگر کیا یار یہ دل کہاں کچھ کہہ پاتا ہے اپنی محبوبہ کو کوئی عاشق آجتک کچھ تاریخ گواہ ہے بھئ،، بڑے بڑے ڈائلاگ بولتے ہیں خود بھی مر جاؤں گا تمھیں بھی جان سے مار دوں گا او بندہ پوچھے کہاں جاتی ہے وہ ہمت جس ہمت سے بولتے ہو سامنے آتے ہی ہاتھ کانپتے ہیں،، دل کانپ اٹھتا ہے،، روح جھنجھوڑ دی جاتی ہے،، عاشق خود تو مر جاتا ہے اپنی محبوب کو انچ تک بھی نہیں آنے دیتا جناب۔۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!

سعیر نے جھٹکے سے باہر کوریڈور میں پڑا بینچ الٹایا تھا۔۔۔

ایان اور شایان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر زرش کو ٹریٹمنٹ دے کر باہر آئی،، شایان اور ایان ڈاکٹر کی طرف لپکے جبکہ وہ وہی کھڑا اندر پڑے وجود پر نظریں جمائے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

کیسی ہے میری بہن ڈاکٹر،، شایان نے ٹرپ کر پوچھا۔۔۔؟؟؟

ہمم۔۔۔!!!

گولی لگنے سے بازو پر چوٹ آئی ہے مگر بچت ہو گی ہے ہم نے بینڈج کر دی ہے پر انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے،،، آپ انہیں گھر لے جائیں،،، انہیں ریلکیس رکھیں کسی قسم کی ٹینشن بھی دینے کی ضرورت نہیں انکی صحت کے لیے نقصان دے ہے،،، آپ گھر لے جائیں ورنہ یہ آپ کے ساتھ بھی نا جائیں گی۔۔۔۔

واٹ نروس بریک ڈاؤن پر۔۔۔؟؟

شایان اور ایان پریشان ہوئے۔۔۔

ڈونٹ وری مسٹر شایان،، شی ول بی آل رائٹ،،، بس دھیان رکھیں انہیں سیو فیل کروائیں جو چاہتی جیسا چاہتیں ہیں ویسا کریں انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نا۔۔۔؟؟

نہیں نہیں بے فکر رہیں آپ گھر لے جائیں۔جو میڈیسن میں نے ریکمنڈ کی ہے اسے دیتے رہیے گا۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

شایان ڈاکٹر سے بات کر کے اندر کی طرف بڑھا اور زرش تک آیا جو بیہوش تھی۔۔۔

سعیر وہی کھڑے اسے گھور رہا تھا گلاس وال سے دیکھتا اسے۔۔۔

تم،،، تم مسز زرش سعیر شاہ عرف مس زرش قریشی تم ہی ہو ناوہ جس نے میری نیندیں اڑائیں تھیں ہاں،،، اور اب اس طرح مجھے تڑپا رہی ہو،،، ہاں،، تم نہیں جانتی سعیر شاہ سے پنگا لینے کا انجام کتنا بڑا ہوتا ہے ہممممم۔۔۔۔!!!!

آج تک اپنے سعیر کو نہیں جان سکی تم۔۔۔!!!!

وہ دیوانہ پاگل دھاڑا۔۔۔

تمھیں پتہ تمھارا خود کو تکلیف دینا مجھے تڑپانا تمھیں کتنا بھاری پڑے گا،،، سزا ملے گی تمھیں سزا،، مسز سعیر شاہ۔۔۔

یہ سزا آج تمھیں اپنے وجود پر میرے لمس سے سہنی ہو گی،،، تم صرف میری ہو کسی کی ہمت کیسے ہوئی تمھیں چھونے کی زرش،،، تمھیں ہاتھ لگانے کی ہمت بھی کیسے کی اسنے اس کا لمس مٹا کر تمھاری وجود کو خود کے لمس سے شرابور کروں گا۔۔۔

تمھیں خود میں سمیٹ کر تمھیں سب بلا دوں گا،،، تمھیں دنیا بھول جانی ہو گی زرش،،، تمھیں صرف میرا،، سعیر شاہ کا ہو کر رہنا ہے صرف میرا میرے نام کی طرح۔۔۔

شایان اسے اپنی گود میں اٹھائے پیار سے باہر لایا جب سعیر اسکے راستے میں حائل ہوا۔۔۔

زرش کو مجھے دیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔؟؟؟

پر کیوں۔۔۔۔؟؟؟

زرشش دیں شایان بھائی،،ایک جھٹکے سے زرش کو اسکی گود سے کھینچ کر خود کی گود میں بھر کر اس کانچ کی گڑیا کو خود میں چھپایا،،زرش گھر نہیں جائے گی زرش میرے ساتھ جائے گی۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے سعیر تم ہوش میں ہو ایان نے اسے جھڑکا۔۔۔

ہیے،،، شششششش سو رہی ہے میری جان ڈونٹ شاوٹ۔۔۔

زرشش کو شایان کو دو اسے گھر جانے دو اپنے۔۔۔۔۔!!!

نو نیور یہ میری ہے میری،،،بیوی ہے میری،،میرے ساتھ جائے گی،،جا کر کہہ دیے گا خالہ کو لے گیا زرش کا شوہر اسے اپنے ساتھ اسکے اپنے گھر گاٹ اٹ۔۔۔۔

وہ زرش کو لیے آگے بڑھا۔۔۔۔

سعیر رکو،،شایان نے اسے رکنا چاہا۔۔۔۔

رکنے کی کوشش مت کریے گا مسٹر شایان قریشی میں نہیں رکوں گا۔۔۔۔

جانے دو شایان جنون میں ہے وہ،،کل خود اسے گھر پہنچائے گا گرینٹی ہے لے جانے دو ابھی خالہ کو سمجھا لینا۔۔۔

شایان کو بھی اس وقت یہی مناسب لگ آخر شوہر ہی تھا کونسا کوئی اور تھا وہ گھر کی طرف نکلا۔۔۔

سعیر نے نرمی سے لا کر اسے فرنٹ سیٹ پر لیٹایا،، سیٹ تھوڑی پیچھے کی اور اسے کنفرٹیبل کر کے لٹایا۔۔۔

خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اسے لے کر گھر کی جانب بڑھا۔۔۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھا وہ خوبصورت سا کپل جو ہر حال میں قیامت ڈھاتا تھا،،، ایک دلکش کپل،،، ایک دوسرے کے ساتھ بلکل مکمل،،، وہ مغرور سا شہزادہ اور وہی وہ مغرور اور تھوڑی سی معصوم تھوڑی نٹھ کھٹ سی شہزادی،، ہر ایک کی آنکھ کو بہا جانے والا اتنی ٹینشن اور بری حالت میں بھی اسے اس وقت اپنے ساتھ پا کر اور اسے اپنے گھر لے جانے کا سوچ کر اس مغرور شہزادے کے چہرے پر پر کشش مسکراہٹ نے احاطہ کیا،، اپنے بائیں۔ہاتھ کی پشت اسکے گال پر پیار سے پھیری جو دنیا سے بے خبر ڈھیروں معصومیت لیے سو رہی تھی۔۔۔

سعیر کچھ کی دیر میں گھر پہنچا،، گھر کے سامنے گاڑی رکی،، اپنی سیٹ سے اتر کر اسکے سائیڈ پر آیا،،، نرمی سے اسکو باہوں میں۔ بھرا اور سیدھا لاونج سے ہوتا کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!!

شاہ صاحب نے آواز دی وہ ٹھٹھک کر رکا۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔!!!!

بغیر پیچھے مڑے جواب دیے۔۔۔

یہ تم کس کو لائے ہو کون ہے یہ۔۔۔؟؟؟؟

آپکی بہو،،۔۔میری بیوی،،شاہ مینشن کی چھوٹی بہو میری محبت میرا عشق،،،زرش سعیر شاہ،،،میری شریک حیات۔۔۔۔

تم اسے یہاں کیوں لائے ہو سعیر۔۔۔۔؟؟؟

کہا تو میری بیوی ہے،،، نہیں لا سکتا میری بیوی ہونے کے ساتھ اس گھر کی بہو آسکتی ہے۔۔۔

سعیر ابھی رخصتی نہیں ہوئی لوگ کیا کہیں گے چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔

لوگوں کا کام ہے بولنا،، مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں آپ بھی چھوڑیں لوگوں کو۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!

میں کچھ نہیں جانتا بسس جو میں نے کہا وہی ہو گا،،، لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دیجیے شاہ صاحب لوگوں کا کام ہے بھونکنا ،،، میں اس حالت میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو سعیر شاہ جیسے وہ تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہے پاگل ہو تم۔۔۔

انکی بات پر وہ گہرا مسکرایا ڈونٹ وری ڈیڈی،،، بہت جلد یہ خبر بھی آپکے کانوں تک گھونجے گی مگر ابھی میں اسکو گھر چھوڑ کر نہیں آؤں گا نا یہ میری ہے،، میں اسے کہیں۔ نہیں جانے دوں گا کہیں نہیں سنا آپ لوگوں نے۔۔۔

سارہ سمجھاؤ اپنے پاگل بیٹے کو ووو،، دماغ خراب ہے اسکا اا۔۔۔۔

سعیر بیٹا پلیز زز دو دن بعد رخصتی ہے چھوڑ آؤ پلیز زز اگر ابھی نہیں تو بے شک صبح چھوڑ آنا پلیز۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے سارہ۔۔۔

کالم ڈاؤن شاہ صاحب،، بیوی ہے اسکی،،، شریک حیات،،، پورا حق ہے اس پر اور اپنی پرورش پر بھروسہ رکھیں پلیز زز۔۔۔۔

شاہ صاحب نے سرد سی آہ بھری،، یہ ماں اور بیٹا،، مجنوں پن اس ماں سے ہی تو لیا تھا کیا کر سکتے تھے وہ آج تک کچھ کر پائے تھے ان کے آگے۔۔۔

اور جس کی بیٹی ہے اسے کونسا اس بات سے فرق پڑتا ہے وہ تو خود اسی کی دوست ہے وہ ان کو انکے حال پر چھوڑتے آگے بڑھے۔۔۔

رکھیے ڈیڈی عرف مسٹر شاہ۔۔۔۔!!!

میں آپ کا سر نہیں جھکاؤں گا اانا میں بیعزت کرواؤں گا اازرش برات والے دن لوگوں کے سامنے دلہن بن کر ہی جائے گی،،، میری دلہن کے روپ میں میرے ساتھ مکمل طور پر رخصت ہو کر آئے گی،، اس کے علاوہ میں اور کمپرومائز نہیں کر سکتا کہ میں اپنی محبت کو سج سنوار کر لوگوں کے سامنے سٹیج پر لاؤں گا انکی آنکھوں کا منظر بنے گی،،، کیونکہ اسے دیکھنے کا حق صرف اسکے شوہر کا ہے یعنی میرا اا،، اور باقی فنکشنز،،، وہ میرے اور زرش کے اکھٹے ایک ساتھ ہونگے سمجھے آپ،،، بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے فنکشنز ایک ساتھ ہوتے ہیں ان کیلز میں ہمارا شمار ہو گا،،، مہندی ایک ساتھ ہو گی،، آپ لوگوں کو میرے ساتھ کمپورمائز کرنا ہو گا،، گاٹ اٹ مسز شاہ۔۔۔۔

سارہ نے اسے گھورا ان تک تو ٹھیک اس لڑکے نے باپ کو بھی نہی۔ چھوڑا افففف۔۔۔۔!!!

وہ انکی گھوری کو اگنور کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ چلتا اپنے کمرے میں آیا نرمی سے لا کر اسے بیڈ پر لٹایا،، پاؤں سینڈل سے آزاد کیے،،، اور اس پر کمفرٹر دیا۔۔۔

خود وہ فریش ہونے چلا گیا،، کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ باہر آیا،، آ کر ڈریسنگ کے سامنے اپنے بال بنائے،، اور چلتا اسکی جانب آیا،، جو ابھی تک انجیکشنز کے زیر اثر بہت گہری نیند میں تھی،، سعیر نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا،،، پر کشش نقوش،،، ایک ایک نقش دل میں گھر کر جانے والا،،، وہ بے خود سا اسکے چہرے کے قریب جھکا کان کے پاس اور گھمبیر سرگوشی میں بولنے لگا۔۔۔

تم جانتی ہو کیا ہو تم میرے لیے ہمم...!!!
کتنی دفعہ بتایا ہے نا تمھیں،، تم میرے سانس لینے کی وجہ ہو میرے جینے کی وجہ تو کیوں،، کیوں خود کو مصیبت میں جھونکتی ہوں ہممم،،، بولو جواب دو مجھے۔۔۔!!!

تمھیں پتہ ہے نا تمھاری طرف اٹھنے والی ہر آنکھ زہر لگتی ہے مجھے،،، نوچ دوں گا اا۔۔۔

اس نے تو تمھیں چھوا ہے،، زرش بے بی کیسے بخش دوں اسے،،، کیسے۔۔۔؟؟؟؟

مگر اس سے پہلے تمھیں خود کو مصیبت میں جھونکنے کا خمیازہ بھگتنا ہے مسز زرش سعیر۔۔۔!!

وہ دیوانہ وار اسکے چہرے پر جھکا،، ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھونے لگا،، زرش بیئر ڈ کی چبھن سے کسمسائی،،، انجیکشن کی ڈوز زیادہ ہونے کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ پا رہی تھی،، سر بھاری ہو رہا تھا اس کے کسمسانے پر سعیر نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو بے خود سا اس پر جھکا تھا،، اس کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ کر وہ مسکرایا اور ایک

دفعہ دوبارہ اس کے چہرے پر جھکا پیار عقیدت احترام سے اس کے چہرے پر محبت کی مہریں لگانا شروع کیں،، اور اسے ریلکیس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

میں بول تو سکتا ہوں جنون میں۔ کر جانے کی ہمت بھی رکھتا ہوں اور طاقت بھی میری جان،،، کوئی طاقت نہیں رک سکتی،، مگر نہیں میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں،، جو جسم کی ہوس رکھتے ہیں یا پھر انکے لیے انکی محبت صرف چھونا یا محبوب کو محسوس کرنا ہوتی ہے،، میں دل کا تعلق بنانے چاہتا ہوں روح کا،، روح کا تعلق اس وقت قائم کروں گا جب تم راضی ہو گی تمھاری رضامندی سے،، تمھاری اجازت سے اس سے پہلے تمھارے اس قدر قریب آنا بھی نہیں چاہتا میں مگر تمھیں خود سے دور کروں یہ مجھے گوارہ نہیں رہنا تو تمھیں اپنے شوہر کے پاس ہی ہے،، وہ اسکے ساتھ نیم دراز ہوا اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھا اور بہت نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا کر اسے آرام پہنچانے لگا،، خود اسکے بالوں میں منہ دیے اسکی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا،،، اور اس سب عمل کو دھراتے وہ بہت جلد سکون کی نیند کی وادیوں میں کھو سا گیا۔۔۔

شایان گھر پہنچا،، جہاں آمنہ نیچے بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی پل پل اپنی بیٹی کا انتظار کر رہی تھی اسکے لیے اسکی خیریت کے دعا کر رہی تھی،، شایان کو اندر آتے دیکھ فورا اسکی طرف لپکی۔۔۔

کہاں سے زرش۔۔۔؟؟

ماما ریلکیس زرش مل گئ ہے وہ بلکل ٹھیک ہے۔۔

پر وہ ہے کہاں احد نے پوچھا۔۔۔

وہ ماما وہ اسے سعیر لے گیا۔۔

واٹ سعیر لے گیا لیکن کیوں اور کہاں۔۔۔؟؟؟

گھر ماما،،وہ شایان کو سمجھ نا آئی وہ کیا کہے۔۔۔۔

کیا وہ۔۔۔۔؟؟؟

احد صاحب نے غصے سے پوچھا۔۔۔

وہ ڈیڈ۔۔۔!!!!

شٹ اپ،، میں ابھی شاہ صاحب کو فون کرتا ہوں یہ کیا طریقہ ہے،،، دو دن بعد رخصتی ہے اس طرح کیسے۔۔۔

ڈیڈ وہ گھر کی لے کر گیا،، اگر شاہ صاحب کو کوئی اعتراض ہوتا تو وہ فون کر دیتے آپکو پلیز زز پیشنس سے کام لیں وہ خود اسے کل چھوڑ جائے گا۔۔۔

پر کب۔۔۔؟؟؟

ماما پلیز زز ریلیکس وہ کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی شوہر کے ساتھ ہے اسکے پاس ریلکیس،،، جائے گی واپس۔۔۔

احد صاحب نے انہیں دیکھ کر سر نفی میں ہلایا اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گے۔۔۔۔

گاڑی فارم ہاؤس کے پورچ میں رکی،،، اسلام آباد میں بنا یہ خوبصورت سا فارم ہاوس،،، باہر پورچ میں پہلے سے ایک بی ایم ڈبلیو کھڑی تھی،، پورچ کی دوسری سائیڈ پر بنا گارڈن اور اس میں لگا بڑا سا فوارہ،،، سنگ مرمر کے کالے پتھر سے لکھا قریشی فارم ہاؤس اپنی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا،،، جبھی وہ اپنی ڈرائیونگ سیٹ سے اترا،، اور اسکی طرف آیا۔۔۔

کموں مشاڈارلنگ،، گیٹ آؤٹ آف اٹ۔۔۔

میں نہیں آؤں گی۔۔۔

اوکے نو پرابلم آپکو بہت شوق ہے نا میری باہوں میں آنے کا مجھے کوئی پرابلم نہیں۔۔۔

خبردار عالیان جو مجھے چھوا بھی تو۔۔۔

اوووو میں ڈر گیا مشا ڈارلنگ،،، چھونے کی کیا بات کرتی ہو میری جان،،، تمھیں چھونے کا پرمنٹ ایگریمنٹ سائن کرنے والا ہوں جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا کر دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔۔۔

وہ اسکی گود میں پھڑ پھڑاتی،،وہ۔جتنا پھڑ پھڑاتی عالیان کی گرفت اتنی ہی مضبوط ہو جاتی۔۔۔

وہ اسے لیے اندر کی جانب۔تھا جہاں گھپ اندھیرا تھا وہ اندھیرے سے ڈر کر اسی میں چھپی،،،وہ گہرا مسکرایا،،شرارتی سے ڈمپل نے اپنی رونمائی کروائی،،اور گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

وہ۔اندر آیا جہاں ایک جگہ لائٹ آن تھی وہ بے باکوں کی طرح چلتا اس کمرے تک آیا،،جہاں قریشی صاحب کے سب سے چھوٹے سپوتر احان کھڑے تھے،،،یعنی پھر دونوں بھائی مل کر ہی یہ کارنامہ انجام دینے جا رہے تھے،،وہ جو پوری تیاری مکمل کیے بیٹھا تھا بھائی کی بے باکی پر لب دبایا مگر ڈمپل نا چھپا پایا۔۔۔

واٹ کیوں بتیسی نکل رہی ہے تمھاری،،مشا اسکی آواز میں ہوش میں آئی کہیں نا کہیں وہ اس ظالم کے پرفیوم کی خوشبو میں کھو سی گئ تھی منہ باہر نکال کر دیکھا تو دیور جی انکا ویلکم کرنے کھڑے تھے۔۔۔

کچھ نہیں میں نے کچھ کہا ہے،،، انتظامات مکمل ہیں مولوی صاحب آنے والے ہیں بھابی ٹوبی سے کہیں تیار ہو جائیں،،، اگر کہیں تو بیوٹیشن کا بھی انتظام۔ ہو جائے گا۔۔۔

بکواس بند کرو کسی بیوٹیشن کی ضرورت نہیں ہے ہمیں،،، وہ ایسے ہی بہت خوبصورت ہے،،، چلو باہر دفعہ ہو اب۔۔۔۔

جا رہا ہوں بھئی کام۔ ہوتے ہی آنکھیں پھیر لیتے ہیں دیکھ لوں گا آپکو بھی۔

ہاں ہاں،، دیکھ لینا۔۔۔

میں بھائی کو بلا۔ رہا ہوں،،، کم از کم گھر کے افراد آدھے تو ہوں۔۔

شیور نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔

وہ لب دباتا باہر نکل گیا اپنی بھابی کی پتلی ہوئی حالت دیکھ کر ہنسی چھپانا سب سے مشکل کام۔ لگ رہا تھا۔۔۔

وہ باہر آیا اور آکر ٹیبل۔ پر پاوں رکھے صوفے پر بیٹھا۔۔۔
یار یہ کیا بھائی بھی شادی کر رہے ہیں،،، آپی بھی گئیں،،، یہ ابھی گھر جا کر دھڑلے سے بتائیں گے شادی کر آیا ہوں،، ماما تھوڑا سا ناراض ہو نگی یا زیادہ سے زیادہ ایک تھپڑ مار دیں گی۔۔

کیاہار ایہاہے بی،، ہم بھی کر لیتے،، پر کیا کریں ہم۔ یہ ہے صدا کے شریف انسان گھر والوں کے بغیر کچھ کرنا۔ نہیں اور ایک یہ لاحولاولا قوت کیسی اولاد ہے مسز آمنہ آپکی ۔۔۔

وہ اپنی دھن میں لگا بیٹھا اپنے دکھڑے رو رہا تھا جب شایان کی ہی کال اسے آئی۔۔۔

اوو تیری انہیں ہی تو کال کرنی تھی،،، چلوو وہمین محنت نہیں کرنی پڑتی اس نے کال پک کی۔۔

ہیلو یس ہو از ڈئیر۔۔۔۔؟؟؟

می احد قریشی۔ سپیکنگ۔۔۔۔

ہاں ڈیڈ آپ۔۔۔؟؟؟

احان نے ہنسی چھپائی۔۔۔

جی میں،، آپ کون۔۔۔؟؟؟

پر میں نے تو احان کو فون کیا تھا۔۔۔۔

کیوں تم نے میرا نام احد کے نام سے سیو کر رکھا ہے جو فرق نظر نہیں آیا تمھیں ہاں۔۔

نن،، نہیں ڈیڈ شایان نے فون۔ہٹا کر دیکھا،، سکرین پر احان ہی جگمگا رہا تھا نمبر بھی اسی کا تھا شایان نے دانت کچکچائے

ابے اوئے باپ نا بن میرا،، پاگل آدمی کہاں ہو۔۔۔

یہ کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔

ہو حد ہے بھئی ہو نہہ۔۔۔

اوئے روٹھی محبوبہ ڈرامے نا کرو کہاں ہو تم۔اور عالیان۔۔۔

وہ آپکو انوٹیشن دوں۔۔۔؟؟

کس بات کا اوئے۔۔۔؟؟؟

عالیان بھائی نکاح کر رہے ہیں ابھی اور اسی وقت اپنی مشا سے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔؟؟؟؟؟

کیا بول۔رہے ہوں تم۔۔۔؟؟؟

ہاں بھائی،، مجھے ان نے کب سے مولوی اور ڈریس کا انتظام کرنے کو۔کہا تھا آپ بھی آجائیں وہ ماما کو۔بعد میں بتادیں گے۔۔۔

اوکے میں ابھی آتا ہوں شایان نے فون۔کاٹا۔۔۔

واہہ بھئی واہہہ۔۔۔!!!

یہ۔اچھے ہیں ہمیں ماں کو محبت کے بارے میں بتاتے ہوئے بھی لالے پڑے تھے،، اور یہاں بغیر بتائے نکاح ہو رہا ہے کہ بعد میں بتادیں گے واللہ یہ۔اچھے ہیں،، اس چھوٹے کا پرسوں نکاح یہ اچھا ہے بھئی ہم تو آویں آئے ہیں اس دنیا میں ۔۔۔

وہ بڑبڑاتا باہر نکل۔گیا۔۔۔

مشا میں آرام سے سمجھا رہا ہوں یہ کپڑے پہنو اور تیار ہو جاو مجھے اینڈ ٹائم پر کوئی تماشا نہیں چاہیے گاٹ اٹ۔۔۔

میں نہیں پہنو گی،،نا یہ نکاح کروں گی۔۔۔

شٹ اپ مشا کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

کرنا تو ہو گا میری جان،،جو میں کہوں گا وہی کرنا ہو گا مشا ڈارلنگ،،اگر تم چینج نہیں کرو گی نا مشا تو یہ کام میں خود اپنے ہاتھوں سے بھی کر سکتا ہوں میری معصوم سی جان۔۔۔
لحاظ بغیر چوچاں کیے پہنو۔۔۔
ورنہ زبردستی کرنا اچھے سے آتی ہے مجھے سمجھیں۔۔۔۔!!!!

عالیان پلیز نہیں کریں مجھے گھر جانا۔۔۔

ہاں میری جان،،میں اپنی جان اپنے معصوم بچے کو خود گھر چھوڑوں گا اا،،اپنے سسر جی سے مل۔کر۔اوں گا جو کام بعد میں کرنا وہ ابھی کر لیا جائے تو بڑائی کیسی اور رخصتی دھوم۔دھام سے ہو گی۔۔
ابھی فل حال یہ نکاح کر لو پلیز۔۔
وہ۔اسکے گال پر اپنی پشت پھیرنے لگا ورنہ زبردستی کرنے پر تمھارا اپنا نقصان ہے مشا،،تم مجھ سے اور نفرت کرنے پر مجبور ہو جاو گی جو شاید تمھارے لیے نا ممکن اور میرے لیے نا قابل برداشت ہو گی۔۔۔

گیٹ ریڈی مائی بے بی وہ اسکا گال چومتا مسکراتا باہر بڑھا۔۔۔

پیچھے مڑ کر مسکرا کر اسے دیکھا،، ایک فلائنگ کس۔ پاس کی وہ غصے سے بھناتی مڑ گئ وہ لب دانتوں میں دباتا باہر نکل آیا ۔۔۔۔

وہ ڈھیٹ بنی وہی بیڈ پر ڈھہ گئ۔۔۔۔

عالیان جانتا تھا وہ ایسے بلکل بھی تیار نہیں ہو گی جبھی روزی ملازمہ کو اندر بھیجا۔۔۔

میم۔ کو۔ تیار کرو جا کر نہیں مانے تو میرا نام لے کر ڈرا دینا گاٹ اٹ۔۔۔

جی سر میں جاتی ہوں۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

وہ۔ ایک۔ دلکش مسکان لیے صوفے پر احان کے ساتھ بیٹھا جو سٹرنگ پی رہا۔ تھا اسکے ہاتھ سے سٹرنگ چھین کر وہ پینے لگا اتنے میں شایان اندر داخل ہوا۔۔۔

بہت اچھے بیٹا،، بہت اچھے،، جیتے رہو بھئ،، ایک بغیر رخصتی کے گھر لے گیا ایک بغیر گھر والوں کے نکاح کر رہا ہے۔۔۔

عالیان مسکرایا۔۔۔

گیٹس ہونے چاہیئے مسٹر شایان قریشی چل۔۔۔

وہ بھی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھا اور منٹ مائیگریٹہ پینے لگا۔۔۔

روزی اندر اس کے پاس آئی جو بیڈ پر اندھے منہ پڑی رو رہی تھی۔۔۔

میم۔۔۔۔!!!

سر نے کہا ہے تیار ہو جائیں۔۔

بھار میں گئے تمھارے سر۔۔۔۔!!!
مجھے نہیں ہونا تیار۔۔۔۔

اسکی آواز کمرے سے باہر تک آئی،،شایان نے عالیان کو دیکھا۔۔۔

میں زرا اسے دیکھ کر آیا۔۔۔

وہ چلتا کمرے میں آیا،،بغیر سوچے اسکا ڈریس اٹھایا اور اس تک آیا اور اسے شاپر سے نکالنے لگا۔۔۔

اس کا ڈوپٹہ جسٹ ڈرانے کے لیے گلے سے نکالا۔۔۔

روزی باہر جاؤ۔۔۔

جی سر۔۔!!

نن،، نہیں۔۔۔!!!

شششششش۔۔۔۔!!!!

وارنگ دی تھی نا۔۔۔۔!!!!

نہیں مانی نا اب میں بھی نہیں مانو گا۔۔۔

نہیں،، نہیں میں،، میں پہن کر آتی ہوں۔۔۔

شیور۔۔۔!؟؟؟

ہہ،،ہاں۔۔۔!!!

عالیان نے لب دبایا۔۔

جسٹ گو فار اٹ۔۔۔!!!
وہ اس سے ڈریس لے کر واشروم بھاگ گئ۔۔۔

وہ لب دباتا ہنسی چھپاتا باہر ایا۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں مہرون اور گولڈن کام دار لمبی شرٹ جو گھٹنوں سے بھی نیچے تک تھی،، کم۔از کم پنڈلیوں سے تھوڑا اوپر،،، اس میں باہر آئی،، نیچے کھلا ٹراؤزر پہنے،، کندھوں تک آتے بازو،، گولڈن بکھرے بال،،، گرے دوڑوں والی آنکھیں،،، لال لب،، لال گال،، چھوٹی سی لال ناک وہ سادگی میں قامت ڈہا رہی تھی،، روزی نے آکر اسے ڈوپٹہ دیا ،، ہلکی سی ریڈ لپ سٹک لگائی وہ بس سن سی بیٹھی اسکی حرکت دیکھ رہی تھی،، آنکھوں پر ہلکا آئی لائینر لگایا،،، اور اسے باہر لائی۔۔۔

مولوی صاحب اچکے تھے۔۔۔

وہ اسے باہر لائی وہ سپاٹ سی باہر ائی،،، عالیان کی نظرین سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئ۔۔۔۔

وہ حسین پری پیکر چھوٹے چھوٹے قدم لیے اس تک آرہی تھی۔۔۔

روزی نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کیجیے

"تمھیں اپنا بنانے کا جنون سر پہ ہے
کب سے ہے۔۔۔!!!
مجھے عادت بنالو اک بری
کہنا یہ تم سے ہے"

مولوی صاحب مشا کے پاس آئے۔۔۔

مشا کامران،،والد کامران ملک،،، آپکا نکاح عالیان قریشی سے حق مہر باعوز 50 لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔۔؟؟؟

مشا کچھ نا بولی،،جب شایان نے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بولو گڑیا۔۔۔!!!

تقق،،، قبول ہے۔۔۔

عالیان نے ٹھنڈی ایک بھری۔۔۔۔
جلتی پر ٹھنڈی پھوار پڑی۔۔۔۔

3 دفعہ قبول ہے بولنے کے بعد اپنے تمام حقوق اس پاگل دیوانے اور سنکی آدمی کے سپرد کر دیے۔۔۔

مولوی صاحب عالیان کے پاس آئے۔۔۔

عالیان قریشی وولد احد قریشی آپکا نکاح مشاکامران ملک ولد کامران ملک سے حق مہر 50 لاکھ اکہ رائج الوقت طہہ پایا گیاہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے عالیان نے 3 دفعہ دل سے قبول ہے کہا۔۔۔

ایجاب و قبول کا مرحلہ طہہ پایا،، عالیان نے سب سے مبارک باد پیش کی،، اور کمرے کی جانب۔ بڑھا جہاں وہ۔ نکاح ہوتے ہی بھاگ گئ تھی وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹے رونے کا شغل فرمارہی تھی۔۔۔

وہ۔ ارام سے اسکے قریب بیٹھا اسکے سر میں ہاتھ پھیرا اور رونے دیا۔۔۔

ہیے جان۔۔۔!!!

بالوں میں۔ہاتھ پھیرتے پیار سے پکارا۔۔۔

مگر وہ نا بولی وہ اسی انداز میں اسکے ساتھ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا۔۔۔

کیوں رو رہی ہے میری پیاری سی جان اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گال پر پھیرتا بولا،،روئی کی مانند نرم ملائم۔ہاتھ سے اءک۔الگ سا میٹھا سا احساس فراہم ہو رہا تھا۔۔۔

ائی۔ہیٹ یو عالیان۔۔۔

آئی لو یو ٹو میری جان۔۔۔!!!

آئی سیڈ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔

ایکزیکٹلی آئی سیڈ آئی لو یو وو مورررر اینڈ مور۔۔۔۔

اسے بازوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

شش ڈونٹ کرائی مائی بے بی،،، کچھ غلط نہیں کیا،،، ایک پاک۔ مضبوط رشتہ بنایا ہے اپنی محبت کے ساتھ کہ کوئی ہمیں الگ نا کر سکے یہ کتے،، تمھیں کسی قسم کا ہارم نا پہنچا سکیں،، بالوں میں انگلیاں پھیرتا،، ایک ہاتھ سے کمر سہلاتا اسے ریلکیس کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

تم میری محبت ہو تمھیں مشکل میں دیکھ کر۔ جان نکل جاتی ہے،، تمھیں خود سے دور نہیں کر سکتا میں اور چوری تھوڑی ہے پورے حق سے انکل کو۔ بتا کر آؤں گا!!!،، رخصتی تمھاری مرضی سے ہو گی کوئی زبردستی نہیں ہو گی میری جان ۔۔۔

اس گستاخی کے لیے ایک رئیلی سوری پر میں مجبور تھا۔۔۔

مجھے گھر جانا۔۔۔۔

پکا۔۔۔؟؟؟

سر جھکا کر شرارت سے پوچھا۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے وہ غصے بولی۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔ نو غصہ۔۔۔!!! چلو اسے نرمی سے پیچھے کیا دونوں ہاتھوں چہرا لے کر ماتھے پر پیار کی پہلی اور شرعی مہر ثبت کی،، دونوں گالوں پر باری باری پیار سے لب رکھے،،، اور پھر شرارت سے جھکا مشا خوف سے آنکھیں میچ گئ،،

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا،،اور ہونٹ کے اوپر تل پر اپنے دہکتے لب رکھے وہ کانپ اٹھی،،،اس کی حالت سے ہض اٹھاتے وہ مسکرائے بنا نا رہ سکا،،،اس الگ ہوا اور ہاتھ پکڑ کر اٹھایا،،،ہاتھ بہت محبت سے اپنے لبوں سے لگایا مشانے ایک نگاہ اسے دیکھا بلاشبہ وہ ایک خوبصورت اور حسین مرد تھا مگر یہ وقتی غصہ۔۔۔

عالیان۔اسے مسکراتا باہر کے کر چلا گیا اسے گھر ڈراپ کرنے کے لیے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

ایک نظر پاس بیٹھی پری پر۔ڈالی،،اور مسکراتا آگے بڑھا۔۔۔

ابھی تو چھوڑنے جا رہا ہوں مشاڈارلنگ کے جلد اپنی امانت لینے آؤں گا اوکے اس کے گال پر لب رکھتا وہ سیدھا ہو کر بیٹھا،،اور اپنی منزل کی جانب رواں ہوا

زارم خان اور اسکے کونسٹیبلز ان دونوں کو لے کر وہاں سے چلے گئے تھے جا کر اسی چھوٹے سے شہر کے چھوٹے سے ہاسپٹل میں انکو ایڈمٹ کروایا تا کہ پتا تو چلتا کہ یہ زندہ بھی ہے یا مر گئے ہیں۔۔۔
مگر وہ ڈھیٹ آدمی زندہ ہی تھے۔۔۔
فصیح کی کافی دیر بعد آنکھ کھلی تو خود کو ہوسپٹل کے سرد سے روم میں پایا۔۔۔

میں یہاں کیسے۔۔۔؟؟

اہہہہ۔۔۔!!!

مار کی وجہ سے اس چوزے سے ہلا تک نہیں جا رہا تھا وہ کراہ اٹھا۔۔۔

جی بلکل تم یہاں۔۔۔
یہاں سے رستمھیں اب تھانے جانا ہے۔۔۔

یو آر اندر آریسٹ۔۔۔!!!

پیپ،،،پولیس۔۔۔!!

ہاں پولیس۔۔۔

منہ بند کرو اور تیاری پکڑو تمھارا ساتھی بھی تمھارے ساتھ ہے خبر دار رکوئی چالاکی کی تو پہلے تو تمھارا وہ یار بچی کو لے کر گھاسوں کے درمیان سے نکل آیا تھا مگر اب گھاس پر بھی فصلوں پر بھی ہم نے ناکے لگائیں ہیں۔۔

بھاگنے کی کوشش کی تو مادیے جاؤ گئے۔۔۔

شٹ۔۔۔۔۔!!!!!!

فصیح نے ہاتھ کی مٹھی ہاتھ میں ماری اور خود ہی کراہ اٹھا۔۔۔

کانسٹیبل نے اسکے ہاتھوں پر ہتھ کڑیاں لگائیں اور اسے گاڑی میں شفٹ کیا۔۔۔

وہی سے رضا جس کو بینڈج ہوئے تھے اسے ہتھ کڑیاں لگا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

فصیح نے بے بسی سے اسے دیکھا مگر رضا سپاٹ تھا۔۔۔

اسکے دماغ میں ضرور کچھ چل۔رہا تھا وہ ضرور بھاگ جانے کی پلانگ میں تھا مگر کیسے بھاگا جائے یہ تو ہر طرف سے ناممکن نظر آرہا تھا۔۔

پاپا۔۔۔!!!!

پاپا کو۔پتہ۔چلے گا وہ ضرور آئیں گے کچھ دے دلا کر معاملے کو رفعہ دفعہ کر دیں گے مگر وہ۔نہیں جانتا تھا،،سامنے ایس پی زارم خان ہے جو کبھی رشوت نہیں لے گا وہ مجرموں کو سزا دلوا کر رہتا ہے۔۔۔

خضر کو پتہ چلا کہ اس کا بیٹا جیل چلا گیا تو وہ ہتھے سے اکھڑا تھا،، شدید غصہ آیا تھا ایک دفعہ پھر بڑی طرح ہار نصیب ہوئی تھی شاہ صاحب سے،،، مگر فرق پیچھلی بار وہ خود تھا اس بار اسکا بیٹا جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھا،، جس کے منہ نکل سے پہلے ہر جائز ناجائز فرمائش پوری کرتا تھا۔۔۔

مگر یہ زرش انکے دماغ کا مسلئہ بن کر رہ گئی تھی اب کوئی پختہ کام کرنا تھا۔۔۔
وہ جانتا تھا ایس پی کوئی ٹیڑھی چیز ہے وہ ایسے رشوت تو نہیں لے گا بلکہ چھوڑے گا ہی نہیں مگر کونسٹیبل تو ہے نا۔۔۔
خضر مسکرایا۔۔۔

میرے بیٹے تمھیں نکلوانا میرا کام ہے،،، آج رات تم میرے ہی پاس ہو گئے اپنے گھر۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاوہ خباثت سے قہقہ لگا کر ہنسا!!!!۔۔۔!!!

شاید نہیں یقینا کونسٹیبل کو ورغلہ کر کچھ دے دلا کر یہ اپنے گند کے ڈھیر کو باہر کروالیتا۔۔۔۔

وہ اسی کام سے اب باہر نکلا تھا۔۔۔

وہ ایک ویران سڑک پر چلتی چلی جارہی تھی چلتی چلی جارہی تھی،، بغیر رکے بس کسی سوچوں میں گم وہ چلے جارہی تھی ،،، گالوں پر آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر رہے تھے،، اپنے پیدا ہونے پر افسوس ہو رہا تھا اگر ہو بھی گئ تھی تو ایسے گھرانے میں کیوں پیدا ہوئی،،، وہ باقی حیادار پاک صاف لڑکیوں کی طرح کیوں نہیں ہے اگر ہوتی تو کیا مقام ہوتا کاش اسکی اچھی تربیت کرنے والا کوئی ہوتا مگر کون۔۔۔

وہ چلے جارہی تھی،، شدت سے مر جانے کا دل کر رہا تھا جب اچانک ایک تیز رفتار گاڑی نے آکر اسے زور سے ٹکر ماری اور وہ ایک سڑک سے ہوتی دوسری سڑک پر جا گری،، وہ شدت سے لہولہان ہوئی تھی،، سر سے خون کا لاوا پھوٹا تھا ۔۔۔

کافی لوگوں کا ہجوم اکھٹا ہوا تھا،، اسے فورا ہوسپٹل پہنچایا گیا،، اور سکی ماں کو اطلاع کی گئ۔۔۔

نمرہ کو۔ جب معلوم۔ پڑا کہ اسکی بچی کا بھیانک ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو وہ بھاگی ہوسپٹل آئی تھی بہت۔ برے طریقے سے ایکسیڈنٹ ہونے کی باعث اسکے دماغ میں چوٹ آئی تھی،، ٹانگیں بھی پارلائز ہوئی تھیں۔۔۔

نمرہ کو سمجھ نا آیا یہ ہوا کیسے مگر خدا نے اتنی مہلت دی تھی اس بچی کو کہ وہ اپنی ماں سے کچھ کہہ سکے۔۔۔

جبھی وہ فورا اندر بڑھی تھی،، علیشبہ نیم جان سی بیڈ پر لیٹی تھی منہ پر آکسیجن ماسک لائے،، بی پی کنٹرولر لگائے وہ اپنی آخری سانسیں بھر رہی تھی۔۔۔

نمرہ نے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

علیشبہ میری جان۔۔۔!!!

کیا ہوا میرا بچہ یہ کیسے ہوا کس نے کیا تمھارے ساتھ ایسا یہ ضرور تمھارے اس احان نے کیا ہو گا میں چھوڑوں گی نہیں وہ بپھری شیرنی بنی غرائی۔۔۔

علیشبہ نے اپنے منہ سے آکسیجن ماسک اترا۔۔۔

سٹاپ اٹ،،پلیززز سٹاپ اٹ۔۔۔!!!
مجھے سمجھ،،،،،، ننن،،،،، نہیں،،،ا،،،رہا،، ممم،،،،،میں،،،،،کیا،،،بو،،،لوں،،،،، آپ،،،ما،،،ماں کہلانے کے لائق نہیں۔ہے مس،،،نن،،،نمرہ نعیم۔۔۔

نمرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔
یہ کیا کہہ رہی ہوں میری بچی ایسے کیوں بول رہی ہو اپنی ماں کو آخر ہوا کیا اور یہ سب۔۔۔؟؟؟

او،،،پپ،،،،لیز زز ا،،،،اپ اور مم،،،ماں،،،ہ،،،ہاہاہاہا،،،نن،،،نائس جوک نمرہ نعیم۔۔۔۔

علیشبہ سے کیا ہو گیا تمھیں ہوش میں تو ہو تمھارے دماغ پر اثر ہوا ہے کیا اس ایکسیڈنٹ کا،، کس نے کیا یہ اس احان قریشی کا کیا دھڑا ہے نا اا اہے نا بولو۔۔۔

شششش،،، شٹ اپ۔۔۔!!!!

اس،، اس انسان پر کوئی،،، تتتت،،، تہمت مت لگا یا نمرہ،،، وہ،،، ایک،،، اونچے،، کک،،، کردار کا مالک شخص ہے،،، تت،،، تم ہی نے،، کک،،، کچھ سال پہلے بہت کھیل کھیلے تھے،،، تم نے تو اس کی ماں کو ممم،،، مارنے کی کوشش بھی کی تھی نا ہے ں ا۔۔۔

علیشبہ۔۔۔۔۔!!!!!

نمرہ دھاڑی۔۔۔!!
بکواس بند کرو اپنی کیا اول فول بکے جا رہی ہو ہوش میں تو ہو تم۔۔۔

ہوش میں تو اب آئی ہوں مس نمرہ نعیم میں تمھاری اصلیت کھلنے کے بعد تم کیا تھی اور میں نے کیا سمجھا میری پرورش بھی خود کی طرح خراب ہی کی،، سہی کہتے بعض اوقات ماں باپ غلط ہوتے ہیں اور وہ اپنے اولاد کو بھی غلط راستے پر چلاتے ہیں وہ بربادی ہوتی ہے اب دیکھو اپنی بربادی تمھاری اکلوتی اولاد زندگی موت کے درمیاں جنگ لڑ رہی ہے خدا تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا کبھی نہیں نمرہ میں مر جاؤں تو اچھا۔۔۔

نمرہ نے خون خوار نظروں سے اسے گھورا مر جاؤ مر ہی جاؤں تو اچھا ہے علیشبہ قریشی ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔۔!!!!

یی،،،یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔!!!

رئیل بکواس ہے میری جاں۔۔۔

میں نے تمھیں پالا پوسا بڑا کیا،، تمھارے دل میں ان قریشیوں کے خلاف آگ بھڑکائی تا کہ تمہارے زریعے ان سے بدلہ لے سکوں تم میری اصل اولاد ہو ہی نہیں تم مسز آصف کی اکلوتی بیٹی لائبہ کی اولاد ہو جس کو میں پیدا ہوتے ہی اپنے پاس لے آئی تھی اور اسکے بچے کو مردہ قرار دیا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا اہہا۔۔۔۔!!!
ایک خباثت بڑا قہقہہ ہوسپٹل کے آئی سی یو میں گھونجا تھا۔۔

کیا یہ سچ تھا علیشبہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے،، یہ کیا سچ تھا اگر یہ سچ تھا تو وہ واقع ہی مرنا چاہتی تھی اس قدر بڑا دھوکا!!!!!۔۔۔۔

ہاہاہاہا جانتی تو تم کہ میں نے نمرہ نعیم نے تمھیں مہرہ بنا کر قریشیوں سے بدلہ لینا تھا مگر اب انہیں بھنک بھی نہیں لگے گی تم تو کسی کام کی نہیں رہی میں اپنی سگی بیٹی سے یہ کام کرواؤں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ یہ کام بہت اچھے طریقے سے کرے گی آخر خون نے رنگ دکھاہی دیا اس لیے اب تمھارے مرنے کا ٹائم آگیا ہے۔۔۔

یوہیو ٹوڈائے۔۔۔

بکواس،،، بب،،، بند کرو جاؤں یہاں سے۔۔۔۔

شششش۔۔۔!!!!

بلکل چپ علیشبہ بے بی اٹس ٹائم ٹو گو ہو ششششششش اوپر کی طرف اشارہ کرتے وہ جباثت سے اسکے گلے کو سخت گرفت میں لے گئ اور ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھ کر اسے مسکراتے مرتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ بری طرح مچل رہی تھی جانے کیا کیا دل میں تھا،، خدا سے مدد مانگ رہی تھی مگر انجانے میں بہتوں کے دل دکھائے تھے،، اور اوپر سے اس قدر کریٹیکل حالت میں وہ زیادہ مزاحمت نا کر پائیں بہت جلد مزاحمت توڑی اور کے جلد زندگی کی بازی سے ہاری تھی،، سانسیں تھم گئیں تھیں،، زندگی کو خیر آباد کر گئ تھی ایسی ہستی،، جس کی زندگی کی جھوٹ کی بنیاد پر تھی افففف خدایا یہ ستم۔۔۔

جھوٹ پر مبنی زندگی جس سے کبھی یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ آخر اصل اولاد کس کی ہے،، ساری زندگی جھوٹ کے اثرے گزاری،،، سادی زندگی تباہ کی کتنا اچھا ہوتا وہ اپنی ماں کے پاس ہوتی اس فیملی سے تعلق ہوتا جس سے اسکی محبت کا تعلق تھا شاید نہیں یقیناوہ اپنی محبت کی خوشی میں۔راضی ہوتی جو کہ اب تھی،، کتنی پیاری پسند تھی اسکی محبت کی،، کتنی معصوم تھی وہ۔۔

خدا کبھی انہیں الگ نا کرے،،، وہ چاند سورج کی جوڑی ہمشہ سلامت رہے۔۔۔

ایک اتوالا آنسو آنکھ سے سڑک کر گال پر پھسلا تھا۔۔۔۔

نمرہ نے مرتے دیکھ قہقہ لگایا مگر فورا خود کو کمپوز کیا۔۔۔

ڈاکٹررررر۔۔۔!!!!!

ڈاکٹرررر۔۔۔۔۔!!!

بہت ہوشیاری سے ڈاکٹر کو بلانا شروع کیا جیسے بیٹی کی سانسیں رکنے پر کیسے تڑپی ہو مگر اس خبیث عورت کو اندر سے اتنی ہی خوشی ہوئی تھی جو کام۔علیشبہ نا کر سکی وہ اب اپنی دوسری بیٹی کرے گی جیسے تیسے وہ ہی کرے گی۔۔۔

ڈاکٹرر نے فورا علیشبہ کو دیکھا جو زندگی کی بازی ہار چکی تھی۔۔۔

مگر ایک بہت عجیب بات تھی وہ۔یہ کہ علیشبہ کے گلے پر کسی کی انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بہت غور سے معائنہ کیا شاید نہیں انہیں یقین ہو گیا کہ علیشبہ کا قتل ہوا ہے۔۔۔۔

واٹ نان سینس انکے پاس تو انکی مدر تھی یہ کس نے کیا وہ پیچھے مڑا ہی تھا کہ پیچھے کسی کو ناپا کر شدید حیرت میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔

اوووٹو واٹ نان سینس از دس۔۔۔۔!!!
یہ عورت اسکی ماں تھی تو کہاں گئ دیکھو وہ باہر ہے سنئیر ڈاکٹر نے نرس کو کہا وہ بھاگی۔۔۔

نرس نے باہر دیکھا مگر اس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

سر سر۔۔۔!!!
اندر تو کوئی بھی نہیں ہے سر۔۔۔۔!!!

واٹ۔۔۔!!!!

یہ کیا بکواس ہے،،،وہ۔اسکی ماں ہی تھی نا۔۔۔۔؟؟؟

جی سر انکے فون میں ماما کے نمبر سے جو نمبر سیو تھا اسی پر کال ملائی تھی میں نے تو۔۔

افففف۔۔!!!

خیر ہمیں کیا چھوڑ آؤ اسے مردہ خانے میں،، جس کی بچی ہو گی وہ آ کر خود پتہ کر لے گا بہت کام ہے مجھے۔۔۔

پر سر یہ پولیس کیس ہے ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے نا۔۔۔۔

اوووشٹ اپ زیادہ سنئیر بننے کی کوشش نا کرو وہ نرس کے قریب جھکتا بولا اپنا منہ بند کرو اور بہت سے کام ہوتے ہیں ہم کو وہم انکے پولیس کیس کے کرانکے چکروں میں پر جائیں۔۔۔

پر سر یہ سب ڈاکٹر کی ہی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔!!!!!

وہ بات مکمل نہیں کر پائی جب ڈاکٹر دھاڑا۔۔۔

بکواس بند کرو اور پھینک دووو اسے مردہ خانے میں وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ چل دیا۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے مطلب کہ انسانیت نامی چیز ہی نہیں ہے ہمارے معاشرے میں خیر۔۔۔۔

وہ۔ایہ نظر اس مردہ وجود پر ڈال کر آگے بھری اور اس ڈیڈ باڈی کو مردہ خانہ بھیجنے کے لیے وارڈ بوائے کو کہا۔۔۔

عالیان مشا کو۔لے کر ملک ولا پہنچا تھا مشا نے ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی جو پیار لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا۔تھا

۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو سٹرینگ پر بازو رکھے اپنے گال پر ہتھیلی رکھ کر اسے دیکھا۔۔۔

میں اکیلی جاؤں اندر۔۔۔!!!

وہ۔مسکرایا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔!!!

کیا۔مطلب آپ نے کہا تھا آپ آئیں گے۔اب کیا مسلئہ ہو رہا ہے آپکو۔۔۔؟؟

اچھا ایسا کب کہا میں نے۔۔۔۔؟؟؟

عالیان مکڑیں مت آپ نے کہا تھا آپ مجھے لے کر خود میرے گھر آئیں گے اور آپ میرے ڈیڈ کو بتائیں گے اب آپ مکڑ کیوں رہے ہیں عالیان۔۔۔!!!

ہاہاہاہاہااوکے اوکے ریلکیس چلووہ۔اتر کر اسکی سائیڈ پر آیااور آکر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔

آیئے باہر جان اے جان۔۔۔!!!

مشا آنکھیں گھومتی باہر آئی اور اندر کی جانب بڑھی جہاں کامران صاحب پریشان اپنی اکلوتی بیٹی اپنا کل سرمایا کو پتہ نہیں کہاں کہاں ڈھونڈ کر تھک ہار کر گھر آکر صوفے پر بیٹھے تھے،،مشا نے بیل بجائی کامران صاحب اتاولے ہوتے دروازے تک آئے دل زور سے دھڑکا تھا یااللہ میری بیٹی ہی ہو۔۔۔

کامران صاحب نے دروازہ کھولا سامنے آکے جگر کا ٹکڑا سجے سنورے انداز میں کھڑی تھی۔۔۔

مشاااا۔۔۔!!!!

ڈیڈڈڈڈ۔۔۔!!!!

وہ۔اپنے ڈیڈ کے سینے سے لپٹی۔۔۔

مشامیرا بچہ میری جان۔۔۔!!!

کہاں تھی تم،، کہاں چلی گئ مشا مجھے بغیر بتائے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا مشا،،، اور زرش زرشش کہاں ہے بیٹے مجھے پتہ چلا وہ کیڈناپ۔۔۔

ڈیڈ اسے کسی نے کیڈناپ کر لیا جس نے اسے کیڈناپ کیا تھا اسی نے مجھے بھی دھوکے سے بولا کر مجھے کیڈناپ کر لے گیا وہ اپنے پر بیتی ساری داستان کامران صاحب کو۔سناتی گئ وہاں جو جو ہوا۔۔۔

کامران صاحب نے اسے سینے میں بھینچا،، میرا بچہ میری جان شکر ہے تک بلکل محفوظ ہو عالیان بیٹا بہت شکریہ تمھارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بولوں گا۔۔۔

ڈونٹ وری انکل میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنا شرعی فرض پورا کیا کیوں مشا۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں کیا مطلب کامران صاحب نے اپنے سینے میں چھپی مشا کو دیکھا جو اسکی بے باک اور نظروں اور زبان سے بچنے کی کوشش میں مصروف تھی۔۔۔

مطلب یہ کہ انکل مجھے میری بیوی یعنی مشا عالیان قریشی کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے کیوں مشا بتاؤ۔۔

ککک،،، کیا مطلب بیٹا یہ کیا بول رہے ہو۔۔۔؟؟؟

وہ۔ کیا ہے نا انکل میں نے آج کچھ ہی دیر پہلے مشا کو مشا کامران سے مشا عالیان بنایا ہے،،، آج جو کچھ ہوا میں بہت ڈر گیا تھا،،، میں مشا کو کھو نہیں سکتا مشا میں جان بستی میری آتی جاتی سانس ہے مشا میں اور کمپرومائز نہیں کر۔ سکتا تھا جبھی ایک پاکیزہ رشتے میں باندھا ہے خود کو ہاں میں جانتا ہوں جلد تھا اور بتایا نہیں یہ غلطی تھی مگر انکل میرا بھروسہ کریں میرا ارادہ غلط نہیں تھا وہ کامران صاحب کے پاس چلتا آیا انکے ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

آج سے مشا میری زمہ داری انکل مجھے ہو سکے تو معاف کر دیے گا،، آج سے یہ گھر سے میرے بغیر باہر نہیں نکلے گی یونی جائے گی میرے ساتھ واپس آئے گی میرے ساتھ اور ہاں کہی بھی جانا ہو گا مجھے کال کرے گی بسسس۔۔۔!!! بہت جلد میں مشا کو اپنے ساتھ رخصت کر کے لیجاوں گا اپنے والدین کے ساتھ آ کر آپکو مجھ پر بھروسہ ہے نا انکل۔۔۔

بیٹا میرا بھروسہ مت توڑنا میری پھول سی بیٹی میں نے جسے پھولوں سے بھی تکلیف نا ہونے دی پلیز زز اپنے وعدے پر قائم رہنا اور اسکا خیال رکھنا میری عزت کا مان رکھنا وہ ہاتھ جوڑتے التجایا بولے عالیان تڑپا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں انکل۔۔ پلیز زززز ایسے مت کریں مجھے شرمندہ مت کریں میں آپ کا۔مان اور بھروسہ نہیں توڑوں گا میں بہت جلد مشا کو لے کر جاؤں گا میرا آپ سے وعدہ ہے انکل پلیز زززز۔۔۔

بہت شکریہ بیٹا ہمیشہ خوش اور آباد رہو۔۔۔۔!!!

عالیان مسکرا کر انکے گلے لگا،، کامران صاحب نے دونوں بچوں کو، ساتھ لگایا اور ماتھا چوما۔۔۔

میرا۔پیارا بچہ ہمشہ خوش رہو مشا کو اپنے ساتھ لگاتے چٹاچٹ چوم ڈالا۔۔۔

میں چلتا ہوں انکل میری زندگی آپ کے حوالے خیال رکھیے گا اسکا۔۔۔

ضرور بیٹا۔۔۔۔!!!

ضرور وہ کامران صاحب کا ہاتھ چومتا مشا پر پیار بھری نگاہ ڈالتا باہر نکلا تھا اب گھر جا کر اپنے گھر والوں کو اپنا امتحان دینا تھا مضحکہ خیز۔۔۔۔

وہ پری پیکر سکون کی نیند سو رہی تھی جب کھڑکی سے آتی روشنی نے نیند میں خلل پیدا کیا۔۔
وہ کسمسائی تھی،،، نیند سے اور انجیکشن کی ڈوزز سے بھاری ہوتی آنکھیں کھولیں تو پہلے غائب دماغی سے کام لیا سمجھ نہیں آیا کہاں ہے۔۔۔
زرا سا ہوش آیا تو خود کو کسی کے تنگ حصار میں قید پایا،، پیچھلے دن کا سارا منظر فلم کی طرح آنکھوں کے آگے لہرایا تو وہ ایک دم سے گھبرائی تھی فورا پوری آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا وہ کسی تنگ حصار میں تھی،، وہ اور گھبرائی،، زرش کے کپڑے بھی چینج ہو چکے تھے وہ ہلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کوئی اس کے اوپر پوری طرح قابض تھا۔۔۔

سسس،،، سعیر رررر خود پر نظر پڑھنے سے بے تحاشا گھبرائی بلکہ رو دی۔۔

اسے لگا اسکے ساتھ وہ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ لوٹ گئی ہے،، عزت داغ دار ہو گئی ہے،،، وہ سعیر کی امانت کا خیال نا رکھ پائی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔!!!

سعیر مجھے معاف کر دیں وہ یہ کہہ کر ایک سانس میں اونچا روئی تھی۔۔

ادھر وہ جو اپنی جان کی آغوش میں سکون سے سویا کسی کی سسکیاں اور اونچا رونے سے نیند میں خلل پیدا ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو زرش بہت بڑی طرح رونے میں مصروف تھی وہ ایک دم۔ بوکھلایا تھا۔۔۔

زرششش۔۔۔۔!!!!

زرشش کیا ہوا میری جان۔۔۔۔!!!

وہ جو آنکھیں بند کر کے رو روئی تھی کہ آواز بھی نا پہچان سکی اور بند آنکھوں سے اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔

دور ہٹوو مجھ سے دوررررہو غلیظ انسان،،،، تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ یہ سب کرنے کی تم نے میری بیہوشی کا فائدہ اٹھایا،،،زرش نے اچانک آنکھیں اور اس آدمی کو دھکا دینے کے لیے سینے پر ہاتھ رکھے تھے کہ آنکھوں پر یقین نا آیا اسکی اپنا سعیر اسکے اوپر جھکا تھا مطلب کے رات وہ اسکے حصار میں تھی۔۔۔

سسس،، سعیر۔۔۔۔!!!
وہ دوبارہ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

زرششش۔۔!!!
ایے کیپ کوائٹ،،وائی آر یو کرائنگ بے بی۔۔۔!!!

وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اور اسکے سینے سے لگی تھیں،،، سعیر نے اسکے گرد ایک محفوظ اور مضبوط حصار قائم کیا تھا۔۔۔

کیوں رو رہا ہے یہ معصوم سا بچہ،، کیا ہوا اس کیوٹ سے بریو وسے بے بی کووو ہمم۔۔۔۔؟؟؟

سعیر رررر،،،، سعیر آپ کہاں تھے،،، میں بہت ڈر گئی تھی وہ لوگ مجھے لے۔۔۔

ہیے،، شششششش۔۔۔۔!!!
سعیر نے جھک کر اسکے لبوں پر انگلی رکھی،،ڈونٹ سے آنی تھینگ میری جان۔۔۔!!

میں یہی تھا اپنی جان کے پاس اسکی حفاظت کرنے میں کہیں نہیں گیا تھا۔اور تم بلکل محفوظ ہو وو و بلکل محفوظ اپنے شوہر کے پاس کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سعیر کے ہوتے ہوئے اسکی زرش کو کچھ کہنے کی بھی ہمت رکھے۔۔۔

کیونکہ اسے پکارنا چھونا تو صرف سعیر کا حق ہے تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ایسا ہو سکتا ہممممم۔۔۔۔!!!

وہ دوبارہ تنی رگیں کڑے تیور لیے اس پر گرفت بڑھاتا بولا تھا۔۔۔۔

سسس،،، سعیر دم گھوٹ رہا ہے۔۔۔۔

ہممم۔۔۔!!!!
میرا بھی یونہی گھوٹا تھا زرش سعیر شاہ جب تم پر وہ جھکا تھا وہ انجانے میں اپنے غصے کے اشتعال میں دوبارہ اسکے زخم خریدنے لگا تھا۔۔۔۔

سعیر پر میرا کیا قصور۔۔۔۔؟؟؟

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا لہو چھلکاتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

وہ ایک دم سے گھبرائی تھی آج اسکا رویہ کچھ بہت الگ تھا بہت ہی الگ،، آنکھوں میں جنون غصہ ڈر کیا نہیں تھا۔۔۔

سعیر آپ ڈرا رہے ہیں مجھے۔۔۔۔

وہ بہت ہی دھیمے لہجے میں بہت آرام سے بولی تھی۔۔۔۔

ہیے۔۔۔!!!!

ہمت بھی نا کرنا مجھ سے ڈرنے کی دونوں بازوؤں سے خود کے قریب کیا۔۔۔۔

مجھے سے کیوں ڈر رہی ہو میری جان،، میں تو شوہر ہوں تمھارا،، تمھارا محرم،، اور تم میری بیوی کیوں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے ہمم۔۔۔۔!!!

میرے کپڑے وہ خود کو کسی اور ڈریس میں دیکھ کر گھبرائی۔۔۔

رات کو اسکے کپڑے پھٹ جانے کی وجہ سے سعیر نے اسے ایہا کے کپڑے پہنائے دیے تھے تاکہ وہ صبح اٹھے اور خود کو ان کپڑوں میں پا کر دوبارہ پینک نا ہو جائے۔۔۔۔

سعیر کو اس ماحول میں بھی شرارت سوجھی،، آنکھوں میں۔ شرارت ناچی جبھی اسے مزید قریب کر کے اسکے کان کے پاس جھکا اور گھمبیر سرگوشی کی۔۔۔۔

وہ کل رات میں نے تمہارے اور اپنے درمیان کے سارے فاصلوں کو ختم کر دیا ہے جان سعیر۔۔۔

ہم دو سے ایک ہو چکے ہیں میں نے تمھیں پالیا زرش تم نے مجھے مکمل کر دیا کہہ کر اپنا لب دبایا کیونکہ وہ جانتا تھا مقابل ہتھے سے اکھڑنے لگی ہے جبھی اب سعیر شاہ کی خیر نہیں۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔!!!
زرشش گھبرا گی آنکھوں کے سامنے دنیا گھومی تھی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سعیر۔۔۔۔؟؟
آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا بولیں۔۔۔
کہہ دیں یہ سب جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔

سعیر نے پیچھے ہو کر اسکا لہو چھڑکا تا لال اناری چہرہ دیکھا جس پر شرم و حیا اور گھبراہٹ واضح واللہ اس انداز میں بھی اتنی خوبصورتی وہ بہک ہی تو گیا تھا جو نہیں۔ وہ ہو جانے کا ڈر لگتا تھا مگر وہ بھی سعیر شاہ تھا اپنے جزبات پر قابو پانا اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

کیوں نہیں میری جان،، ایسا کیوں نہیں ہو سکتا ہمم۔۔۔!!

دیکھو محسوس کرو مجھے وہ اسکے گال پر جھکتا بولا زرش کرنٹ کھا کر سمٹی تھی،،، کیا تمھیں خود سے میری خوشبو محسوس نہیں ہو رہی کیا،، کیا تمھیں اپنے وجود پر میرا لمس نہیں محسوس ہو رہا یہاں وہ گال کو لبوں میں لیتا بولا سرخ مزید سمٹی

۔۔۔۔

سعیر پلیز مجھے چھوڑیں ایسا نہیں ہو سکتا آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا سعیر نوو یہ سب کیسے۔۔۔۔

وہ رو دینے کو ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے پیچھے ہوا۔۔۔

ہیے،،،رونا مت،،رونے کی تو زرا بھی ہمت مت کرنا زرش سعیر شاہ ورنہ ان آنسوؤں کو تو اپنے لبوں سے چنوں گا اور انکو بے وجہ بہانے کی سزا بھی دوں گا اس لیے سوچ کر بہانا آنسو۔۔۔۔

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کہہ دیجیے نا یہ جھوٹ ہے وہ خود اسکے قریب ہو کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی بچوں کی طرح التجایا سی بولی۔۔۔

سعیر کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

کھینچ کر اسے اپنے سینے میں چھپایا تھا،،دل تھا کہ بڑھتا نا،،اس سے دور جانے کا بولتا نہیں تھا دل کرتا تھا کہ اسے کہیں دور لے جائے جہاں صرف وہ اور اسکی معصوم سی جان ہو اور کوئی نا ہو۔۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا میری جان،، محرم ہوں تمھارا نکاح کیا ہے،، پاک رشتہ ہے ہمارا پوری رات تم میری باہوں میں تھی بندہ بشر ہوں یار کوئی فرشتہ تھوڑی ہوں جو بہک نہیں سکتا۔۔۔

اور غلط ہے ہی کیا وہ اسکے بالوں میں منہ دے کر گویا مدہوش سا خود میں اسکی میٹھی خوشبو اتارتا بولا زرش مزید سرخ ہوتی سمٹی تھی۔۔۔

مگر سعیر میں،،، میں یہاں کیسے آئی آپ مجھے کیوں لے کر آئے کیوں،،، اور ابھی تو رخصتی اس معصوم کو سمجھ نا آیا یہ ہوا کیا ہے اور وہ بولے کیا۔۔۔

وہ لب دباتا گہرا مسکرایا تو کیا ہوا،، نکاح تو ہوا ہے نا سور شایان بھائی کی رضامندی سے لے کر آیا تھا خالہ نے بھی تمھارا پتہ نا لیا جس بات کی ٹینشن ہے رخصتی بھی ہو جائے گی میری جان اب تو جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔۔!!!!!!

آپ بھی آپ سے تو مجھے ایسی امید نہیں تھی کیوں کیا اپنے ایسا۔۔۔۔

سعیر جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے زرش کس خوشی میں آنسو بہائے جا رہے ہیں اور تکلیف ہی کیا اس سب میں ہاں اس غلیظ انسان نے تمھیں چھوا تھا اسکا لمس مٹانے کو میں نے تمھارے وجود کو اپنے لمس سے پاک کیا ہے تمھیں کیا تکلیف ہو رہی ہے کیا غلط ہے اس میں ہاں۔۔۔!؟؟ بولو۔۔۔

زرش نے پہلی دفعہ اسکا اس قدر سخت رویہ دیکھا تھا وہ ڈر جمی تھی برا بھی لگا تھا جبھی نچلا لب باہر نکالتی ہاتھوں میں چہرہ چھلاظے روئی تھی۔۔۔

سعیر نے لب بھینچے اور آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

کنٹرول ان یو سعیر شاہ واٹ از دس بیہویر محبت ہے وہ تمھاری یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔

سعیر نے اسی طرح نرمی سے اسے خود سے لگایا۔۔۔

ائم سوری ائم رئیلی سوری زرش،،، نرمی سے اسکی کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی گئ۔۔۔

آئی ہیٹ یو سعیر،،، آئی ہیٹ یو لیو می۔۔۔

زرشش پلیز زز میری جان جیسا تم سمجھ رہی ویسا کچھ نہیں ہوا،، تمھیں اپنے سعیر پر یقین نہیں ہے کیا۔۔

زرشش نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا۔۔۔

کیا طلب اپنے خود ی تو بولا کہ کل رات وہ آگے بولتے ہوئے رکی خود کی جلد بازی پر ڈھیروں شرمندہ ہوئی اور خود کو کوسا مگر سامنے کسی کی گہری مسکان کو دیکھ کر جھٹکے سے سب سمجھ آیا تھا،، آنکھوں کی شرارت دیکھ کر ایک سیکنڈ نا لگا سب کچھ سمجھنے میں کہ اس نے صرف اسے پاگل بنایا وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے،، محض ایک ڈریس چینج کروایا ہو گا۔۔۔

سسس،، سعیر۔۔۔۔۔!!!!!

وہ۔ چلائی تھی۔۔۔۔۔

ادھر وہ اب کی بار کافی دیر بعد قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

یس مائی لووو۔۔۔۔

یو گندے،، چیپ انسان۔۔۔۔!!!

یہ۔ کیا تھا آپ نے مجھے پاگل بنایا۔۔۔۔

یووووو۔۔۔۔۔!!!!

I.will kill you ...!!!

آیئے میری جان کمون ماریے خوش قسمتی اپنے ہاتھ سے مار بھی قبول ہے۔۔۔

چپ بلکل چپ بہت ہی بے باک اور بے شرم انسان ہیں آپ سعیر،، شرم آپکو چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔۔

اووو آج پتہ چلا آپکو ڈئیر وائفی جب کہ میں تو اپنی بے شرمی کا ڈیمو وقفے وقفے سے آپکو دیتا رہا ہوں،، ہاں البتہ کل پورا ڈیمو دیکھانے کا ارادہ۔رکھتا تھا مگر میرے لیے میری جان کی مرضی اسکا سکون اسکا میرے پاس ہونا یہی کافی اور سب سے ضروری ہے،، تمھیں لگتا تمھارا سعیر تمھاری مرضی کے خلاف تمھارے اتنے قریب آئے گا۔۔۔

اتو جاتے ہیں پھر پوچھتے ہیں مرضی کے بغیر وہ منہ میں بڑبڑائی تھی مگر اسکی یہ بڑبڑاہٹ سامنے والے نے باخوبی سن کر لب دبایا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔!!!!!

تو یہ بات ہے تو آج پھر ایک دفعہ دوبارہ اپنی خوبصورتی اور اس حسین صبح کا خراج وصول کریے مسز سعیر شاہ ایک جھٹکے سے قریب کر کے اسے اپنی گود میں گرایا تھا۔۔۔

سسس،،، سعیر نووووں۔۔۔!!!

گیٹ بیک لیو می۔۔۔۔

نو اب نہیں۔۔۔۔!!

سعیر نووووپلیززززززرش نے اپنے دونوں ہاتھوں میں۔چہرہ چھپایا۔۔۔

نومائی لوووونووواب تو میں اپنا خراج وصول کر کے رہو گا نرمی سے اسکے ہاتھ پر لب رکھے اور ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر اپنے گرد حمائل کیے تھے۔۔۔

زرش نے زور سے آنکھیں بند کی تھیں،،شرم وحیا کے رنگ چہرے پر بکھیرے تھے جسے دیکھ کر وہ۔گہرا مسکرایا تھا،، وہ۔شرٹ لیس اس پر جھکا اور بہت پیار سے اس کے ماتھے پر۔ہیار کی مہر ثبت کی تھی،،باری باری دونوں گالوں پر اپنی محبت کی چھاپیں چھوڑیں تھیں،، گال پر پیار کر کر وہ۔تھوڑا پیچھے ہوا اور اس کا گھبرایا گھبرایا معصوم سا شرمیلا سا روپ دیکھا جس پر عنابی لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

بہت نرمی سے سے سیدھا کر کے تکیے پر لٹایا تھا اور خود اس پر جھکا تھا۔۔۔

زرشش نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔

سس،،، سعیر یہ کیا کر رہے ہیں پیچھے ہو جائیں چھوڑیں مجھے پلیز زز۔۔۔!!!!

شششش۔۔۔!!!!
کچھ نہیں کچھ نہیں کر رہا جسٹ فیل می مائی لو۔۔۔۔

نن،،، نو سعیر۔۔۔!!!

پلیز۔۔۔

وہ بول نا پائی جملہ بھی مکمل نا ہوا جب اچانک اس پر جھکا۔۔

سعیر پلیز زڈونٹ دو ڈیٹ،، پیچھے ہو جائیں پلیز زز۔۔۔!!!
وہ بے حال ہوتی التجایا سی بولی تھی۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟؟

پلیز زز۔۔۔!!

پہلے جواب۔۔۔!!!

مجھے نہیں پتہ آپ پیچھے ہوں۔۔۔۔

اوکے تو مجھے بھی نہیں میں نہیں ہٹوں گا مجھے میری جان کو پیار کرنا ہے۔۔۔

ننن،، نہیں پلیززز سعیر نووووو۔۔۔!!!

اور کیوں نو۔۔۔۔؟؟؟

ممم،،، مجھے شرم آتی ہے۔۔۔۔

اسے کہو بعد میں آنا ابھی تم بزی ہو اپنے پیارے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔!!!!!!

پاگل ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟

ہاں بلکل تمھارے لیے تمھاری محبت میں،،، تمھارے عشق میں،،، تمھاری چاہ میں،،، تمھاری طلب میں۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!

جی جان سعیر۔۔۔۔!!!

زرشش نے اسکی آنکھوں۔میں دیکھا جو اسکے اوپر پوری طرح قابض تھا وہ اسکی آنکھوں میں۔ کہی۔ کھو سی گئ۔۔۔

کیا تھا ان آنکھوں میں اس کے لیے محبت کا ٹھاٹے مارتا سمندر،،، عزت احترام،،، بے پناہ چاہت اور جانے کن جزبوں سے بھرپور۔۔۔۔

وہ بھی اسکی لائٹ براؤن آنکھوں میں دیکھتا مدہوش ہوا تھا جبھی جھک کر چن پر لب رکھے تھے،، زرش کو کرنٹ سا لگا جبھی کسی خیال کے تحت فورا اسے پیچھے ہٹا اور اسکا گھبرایا شرمایا بے حال سا روپ دیکھا،، بہت عقیدت سے جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثابت کی تھی اور اس پر سے اٹھا تھا۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھا جو شرماتی گھبراتی،،، اپنا تنفس کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں،،، نرمی سے اسے سیدھا کر کے بٹھایا اور اپنے ساتھ لگایا۔۔

ریلیکسس۔۔۔۔!!!
کمر سہلاتے اسے ریلکیس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

پتہ ہے زرش شاہ۔۔۔!!!

تمھیں دیکھ کر مجھ میں اک سرور اترتا ہے،، قدم خود باخود تمھاری جانب بڑھتے ہیں،،،، میں مدہوش ہوتا ہوں زرش شاہ،، اپنے جزبات پر قابو پانا مشکل ترین۔ امر لگتا ہے مجھے پتہ ہے کیوں۔۔۔؟؟

کیونکہ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو،، تمھیں پانا میری جنون تھا،، تم میرا عشق ہو،، تمھارے طلب میرے سینے میں۔ سانس الجھا دیتی ہے۔۔۔

زرشش اسکی بےباک سرگوشیوں سے اس میں سمٹتی چکی جارہی تھی اور وہ۔ مدہوش سا جانے کیا کیا بول رہا تھا۔۔

سس،،،۔ سعیر...!!!

حکم میری جان۔۔۔!!!

مجھے فریش ہونا ہے اور ماما کے پاس جانا مجھے۔۔۔

سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔

اوو بے بی کو ماما کے پاس جانا ہے،، اور وہ کیوں یہاں کیا مسلئہ ہے تمھیں۔۔۔

کیا مطلب سعیر پلیز زز مجھے گھر جانا ہے پلیز زز ویسے بھی پرسوں رخصتی ہے مجھے واپس یہی تو انا۔ہے۔۔۔

اور میں کہوں تمھیں یہی رہنا گھر نہیں جانا۔۔۔

نہیں پلیز زز سعیر آپ تو میری ہر بات مانتے ہیں مان جائیں سعیر مجھے جانے دیں دو دن کی ہی بات کے بلکہ اج کا تو یونہہ گزر جائے گا کل کی دیر پلیز زز۔۔۔

وہ کیوٹ کیوٹ سے فیس بناتی بولتی اسکے دل مین۔اتر رہی تھی وہ۔اسکی۔اداوں پر مسکرایا۔۔۔

اوکے جیسے سعیر کی جان چاہے ویسا ہی ہو گا۔۔۔

فریش ہو جاو نیچھے چلتے ہیں بریک فاسٹ کر کے ہم۔گھر چلیں گے۔۔۔

اوکے وہ بھی مسکرا کر بولی تو وہ گہرا مسکرا دیا۔۔۔۔

وہ بیڈ۔سے اتر کر واش روم کی جانب بڑھی جب سعیر نے روکا۔۔۔

روکو زرش۔۔۔!!!

کیا۔ہوا۔۔؟؟؟

یہ لو۔۔۔!!!

سعیر نے اسے ایک پیکٹ تھمایا جس میں جانے کب کس وقت اس نے اپنی زرش کے لیے فراک خریدا تھا اور اب اسے پہننے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟

زرشش نے اسے تھاما اس میں کیا ہے سعیر۔۔۔۔؟؟؟

ڈریس مائی لوووجو میں نے ایک۔مہینے پہلے اپنی جان کے لیے خریدا تھا کہ آپ رخصتی کے اگلے دن یہ پہنے گی مگر مجھے ابھی آپکو اس میں دیکھنا جایئے اور اسے چینج کیجیے۔۔۔۔

پر میں اس دن پہنو گی نا ابھی کیوں۔۔؟؟

نووو۔۔۔!!!

ابھی مطلب ابھی اس دن ہم اور لے لیں گے گووہری آپ چینج اٹ ورنہ میں خود چینج کرواؤں گا رات کی طرح آنکھ ونک کر کے اسکی جان ہوا گی وہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔۔۔

جج،،، جارہی ہوں۔۔۔۔!!!

ہک۔ فوراواش روم میں۔ بھاگی تھی جبکہ پیچھے وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔۔

اگلا دن سب کے ہاں خوشیوں کا پیغام لایا تھا،،، عالیان نے بھی گھر پر اپنے نکاح کا بتادیا تھا ہاں آمنہ بیگم اور احد صاحب ناراض ضرور ہوئے تھے مگر وہ جانتے تھے اپنے سر پھرے بیٹے کو کہ وہ اس سب کے بعد تو رکنے والا نہیں تھا اور کونسا گناہ کر بیٹھا تھا جب کامران صاحب راضی ہیں تو انہیں بھی کوئی مسلئہ نہیں ہونا چاہیے آخر مشانے ہی بہو بننا تھا اس گھر کی اور بے شک یہ تربیت ہی تھی کہ وہ زیادہ دیر اپنے ماں باپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا جبھی پاؤں پکڑ کر معافی مانگی تھی اور وہ بھی والدین تھے کیسے اپنی اولاد سے ناراض رہ سکتے تھے اب انکی زندگی تھی،، فیصلے بھی انکے تھے وہ جسے چاہے اپنا ہم۔ سفر چنے پورا پورا حق تھا کبھی بھی ان نے ان پر روک ٹوک نہیں لگائی تھی۔۔۔۔

اور زرش کو بھی سعیر اسکے گھر واپس چھوڑ گیا تھا وہ سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

احان کا نکاح تھا آخر کار وہ وقت آگیا تھا جب اپنی محبت کو اپنا بنانے چلا تھا وہ ایہا کو لے کر شاپنگ پر جانے والا تھا ابھی بھی ڈریسنگ کے پاس کھڑا اپنے۔ بال بنا رہا تھا جب فون رینگ ہوا۔۔۔

احان نے فون دیکھا سمیع کا فون تھا۔۔۔

احان نے یس کر کے کان کو لگایا۔۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!

ہاں سمیع کیا بات ہے اس خوشی کے موقع پر کوئی منحوس خبر مت سنانا مجھے پلیز زوہ خود پر پرفیوم چھڑکتا بولا۔۔۔

ریلکیس سر۔۔۔۔!!!

آپ کے لیے خود نیوز ہے۔۔۔۔

خود نیوز وہ کیسی اپنی کیز اٹھاتا وہ باہر آیا تھا۔۔۔

سر علیشبہ مر گئ۔۔۔۔

احان لڑکھڑایا تھا۔۔۔

ککک،، کیا۔۔۔۔؟؟؟

یہ کیا بول رہے ہو سمیع علیشبہ مر گئ مطلب کیسے میرا مطلب وہ واقع ایسا نہیں ہو سکتا وہ اتنی جلدی کیسے۔۔۔

سر اسکا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا بچنے کی امید نہیں تھی بٹ ڈاکٹر کے مطابق شاہد وہ بچ جاتی اس کا مرڈر کیا گیا اس کے گلے پر کسی کی انگلیوں کے نشان تھے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس وقت اسکے پاس اسکی ماں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔۔

کیاااا۔۔۔!!!
یہ سب تمھیں کس نے بتایا سمیع اور تمہین گرینٹی ہے وہ علیشبہ ہی تھی۔۔۔

جی سر میں اپنی بیٹی کو کے کر۔ہوسپٹل۔گیا تھا وہاں وہ۔زخمی حالت میں آئی تھی میں نے کافی دیر اس کا تعاقب کیا اور وہاں سے اسکی ڈیڈ باڈی کو مردہ خانہ بھیجا گیا ہے۔۔۔

مردہ خانہ پر کیوں اسکی ماں تو وہی تھی نا تو آخر وہاں کیوں سمیع۔۔۔

سر یہی تو گھپلا ہے مجھے لگتا یہ بھی انکا کوئی کھیل ہے یا جو مر گئی ہے وہ محض شاید آپکی پرانی دشمن نمرہ کے لیے جسٹ ایک کھلونا تھی کیونکہ مردہ خانے میں جا کر میں نے دیکھا وہ لاش علیشبہ کی ہی تھی اب کوئی ادھر خود اتنی دیر تو نہیں رہ سکتا نا اور پھر یہ بھی تو سوچیں انکا کہنا ہے اسکا مرڈر ہوا ہے۔۔۔

پر سمیع افففف۔۔۔۔!!!

یہ بھی ایک منحوس خبر ہی ہے ابھی دینی تھی میرے نکاح کے بعد دے دیتے خیر مر گئے تو میں کیا کروں خدا بھی برائی زیادہ دیر برداشت نہیں کرتا اللہ اسکی منزلیں آسان کرے میں نے اسے معاف کیا یقینا ایہا کو جب معلوم ہو گا وہ معصوم بھی اسے معاف کر دے گی احان بول تو رہا تھا مگر دل میں۔ عجیب سا احساس تھا جو بھی تھا انسانیت کے ناتے کوئی دشمن ہی ہو شاید اچانک جوان موت کا سن کر کوئی بھی بوکھلا جائے یہاں تو آخر خون کا رشتہ تھا پھوپھو زاد بیٹی تھی احان نے سوچ کر لب کاٹا آخر اسے کیا ہو رہا ہے وہ جھنجھلایا فلوقت سب سوچوں کو جھٹک کر اسے اپنی ایہا کے پاس جانا تھا اس کے ساتھ اسکے نکاح کا ڈریس لینے۔۔۔۔

وہاں ایہا پر شوخ سی شیشے کے سامنے کھڑے اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی،، شاکنگ پنک کلر کی شرٹ اور وائٹ ٹائٹس پہنے،، حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ اڑھے کسی بھی آشائش کے بغیر وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی،،، موٹی موٹی آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ گلوز لگا رہی تھی جب مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو قدرتی گلابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے وہ ایک نظر ٹیڑھی ہوتی سائیڈ پوز سے خود کو دیکھتی۔ بھاگتی نیچے آئی سامنے سارہ بیگم ایان کے ساتھ کوئی بات کر رہی تھی ساتھ ہی سعیر بیٹھا تھا۔۔۔

ماما جان....!!!

وہ چلاتی سیڑھیاں اترتی آئی۔۔۔۔

ارے کیا ہو گیا لڑکی آرام سے آو گر نا جانا.!!

وہ نیچے آ کر ماں کے سامنے کھڑی ہوئی،، سارہ نے اسے حیرانی سے دیکھا جو کھلتا گلاب ہی لگ رہی تھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں آپ چھمک چھلو۔۔۔۔!!!

باباباباباہاوہ اس طرز تخاطب پر کھکھلائی۔۔۔

وہ ماما میں اپنے نکاح کا ڈریس لینے جا رہی ہوں میں جاؤں نا اا۔۔۔!!!
واللہ یہ۔ معصومیت جانے وہ اجازت لے رہی تھی یا حکم سنا رہی تھی۔۔۔

ہیں ہیں کس کے ساتھ بھئی اکیلی جاؤ گی کیا۔۔۔

ارے نہیں بھئی آپ بھی نا بدھو ہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!
ایہا سارہ نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔۔۔

یار ماما احان آئے ہیں نا باہر انکے ساتھ جا رہی ہوں اب میں جاؤں وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

اوہو وو۔۔۔!!!

بہناااا۔۔۔!!!

بہت فکر ہے ان،،انکی۔۔!!!! ناراضگی کی سعیر نے آنکھ ونک کر کے اسے ان کو لمبا کر کے بولا وہ گڑبڑائی۔۔

مامایاااررررر...!!!!

یہ۔تنگ کر رہیں ہیں۔۔۔!!

ہاہاہاہا سعیر اور ایان قہقہ لگا کر ہنس دیے و مزید۔بوکھلا گئ۔۔۔

جارہی ہوں میں۔ہونہہہہ۔۔۔۔!!!

بہت۔برے ہیں آپ دونوں جائیں وہ پیر پٹختی باہر بھر گئ پیچھے وہ تینوں ہنس دیے۔۔۔

دھیان سے جانا ابیہا۔۔۔!!!!

سارہ نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

وہ۔مڑی ٹینشن نالیں آپ سب احان ہیں میرے ساتھ وہ میرا خیال رکھ سکتے ہیں وہ کہتی رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئ

۔۔۔۔

پیچھے ان تینوں نے اسکی دائمی خوشیون کی دعا کی۔۔۔

وہ چلتی باہر آئی۔۔۔

جہان احان سٹرینگ پر دونوں ہاتھ رکھے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ چلتی آئی احان نے اسے دیکھا آنکھوں کو ٹھنڈک ملی آنکھوں کے زریعے اسے دل میں اتارا۔۔۔

وہ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔۔۔

ہیے مائی لو۔۔۔۔!!!

ہیے احان۔۔۔!!!

کیسی ہے میری جان۔۔۔!!!

ائم گدڈڈ۔۔۔!!

یو ٹیلو۔۔۔۔؟؟؟

میں بلکل ٹھیک میری جان آپکو دیکھنے کے بعد۔۔۔۔

چلو اب آرام سے میری گود میں آکر بیٹھو۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!

ایہانے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔

ہاں تو۔۔۔!!!

نو میں کوئی نہیں بیٹھ رہی۔۔۔۔

وہ شرم۔سے لال۔گلاب ہوئی۔۔۔

کیوں میں نے کونسا تمھیں کس کرنے کو کہا ہے ایہا۔۔۔۔!!!

چلو آو۔۔۔۔!!!

کمون۔۔۔!!!

لیکن۔۔۔!!!

کمون احان نے اسے سہارا دے کر اسکے سینڈل اتارے اور بہت پیار سے ٹانگیں سیٹ پر کر کے خود اسے کمر سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور اسکا سر اپنے سینے سے ٹکایا۔۔۔

ایہانے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا احان نے مسکرا۔کے اسے دیکھا اور جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی وہ آنکھیں موند گئ احان نے ایک ہاتھ اسکے گرد گھمایا ایک سے ڈرائیونگ کرنے لگا،،دوران ڈرائیونگ اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا وہ جلد ہی مال پہنچا تھا۔۔۔

ایان سارہ کے ساتھ کچھ کام۔نپٹا کر واپس کمرے میں آکر تھک کر بیڈ پر لیٹا تھا جب اچانک یاد آیا،، آج تو دشمن جان سے بات نہیں ہوئی۔۔۔

ایان نے فون اٹھایا اور عائزہ کو۔کال ملائی جو چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!!

وہ۔مہندی لگے ہاتھوں سے ایک بازو کے سہارے فون سنتے بولی۔۔۔۔

ہیے میری جان...!!!

کہاں تھی آپ۔۔۔؟؟؟

آئی مس یو۔۔۔!!!

ایان میں بزی ہوں۔۔۔!!!

کیوں اور کہاں مجھ سے بات کرو نا عائزہ۔یار۔۔۔!!!

ایان میرے آس پاس میری دوستیں بیٹھی ہیں جو مجھے مہندی لگا رہی ہیں میں آپ سے پرسوں ڈھیڑ ساری باتیں کروں گی ابھی بائے۔۔۔

عائزہ فون رکھا تو بہت برا ہو گا میں گھر آجاؤں گا اور پھر مجھے جانتی ہو نا۔۔۔

کیا ہے بھئی۔۔۔؟؟؟

مہندی لگوا رہی ہو۔۔۔؟؟؟

ہاں کیوں آپ نے بھی لگوانی ہے۔۔۔؟؟؟
عائزہ نے لٹھ مار انداز میں کہا۔۔۔

ارے نہیں میری جان آپ لگوائیں۔۔۔
اور ہاں میرا نام ضرور لکھوانا اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر۔۔۔

عائزہ اسکی بات پر گہرا مسکرائی۔۔۔

کیوں جی۔۔۔؟؟؟

کیونکہ جی میں نے کہا ہے میرا حکم۔مانو۔۔۔!!

اوو بھئی ہماری دلہن کے ہتھیلی پر دلہے راجا کا نام لکھیے سپیشل ڈیمانڈ آئی ہے عرشیہ نے کہا تو عائزہ بوکھلائی تھی۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں۔۔۔

بائے ایان عائزہ نے بوکھلا کر کھٹاک سے فون رکھا تھا۔۔۔

ایان فون کی طرف دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔۔!!!

ہائے لوو یو ڈیئر۔۔۔۔

وٹینگ فار یو وو۔۔۔۔!!!

یہ۔کہہ کر فون کی وال پیپر پر لگی تصویر کو دیکھ کر مسکراتا بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا تھا۔۔۔۔

وہاں عائزہ کے ہاتھ پر مہندی لگائی گئی،، جس پر ہتھیلی پر عائزہ ایان ملا۔کر لکھا تھا جسے سب سہیلیوں نے اسے چھیرا۔۔۔

ارے دیکھو مہندی کو چار چاند لگایا ہے اس نام نے۔۔۔

بے شک مہندی سے زیادہ تو ہاتھ پر یہ نام جچ رہا ہے۔۔

عائزہ انکی باتوں سے شرمائی اور فورا سے انکے بیچ سے اٹھ کر اندر بھاگی تھی۔۔۔۔

پیچھے وہ سب قہقہ لگا کر ہنس دی اور گانے لگی۔۔۔

مہندی لگا کے رکھنا
ڈولی سجا کے رکھنا
لینے تجھے او گوری
آئیں گے تیرے سجنا۔

وہ۔ گا گا کر۔ خود ی کھلھلانے لگیں جب رمشا بھی انکے پاس آئی جہاں کچھ دیر پہلے عرشیہ ہی عائزہ۔ کو۔ واپس لے کر آئی تھی۔۔۔

رمشا آکر انکے پاس بیٹھی عرشیہ نے اٹھ کر اسے عائزہ کے پاس جگہ دی۔۔۔

عائزہ نے مسکرا کر ماں کو دیکھا جا کی آنکھوں میں خوشی کی چمک اور بیٹی کو رخصت کرنے کی آنسو بھی تھے،،رمشا نے پیار سے عائزہ کا ماتھا چوما اسکی ہاتھ کی مہندی کو دیکھا ایک۔انسو ٹوٹ کر ہاتھ کی ہتھیلی پر گرا تھا عائزہ تڑپی تھی۔۔۔

ماماوہ خود بھی ماں کے گلے لگی اور دونوں کی آنکھوں سے اشک بار بہنے لگے۔۔۔

ہمشہ خوش رہو عائزہ خدا تمھیں ہمشہ خوش رکھے سکھی رکھے صدا سہاگن رہو تمھاری جھولی ڈھیروں ڈھیر خوشیوں سے بھر دے وہ بھرائی آنکھوں سے اسکا ماتھا چومتی بولی،،عائزہ کے آنسو ٹوٹ کر رمشا کے گود میں گرے تھے۔۔۔

چلو رونا بند کرو شاباش،،،خوش خوش رہو وہ سب بھلا کر اپنی بیٹی کی ڈھولکی میں بچیوں کا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔

علیشبہ کے مرنے کی خبر جگہ جگہ پھیل چکی تھی،،نمرہ نے سکون کا سانس لیا تھا کہ کانٹا۔خود با خود نکل گیا ہے جبھی اب پر سکوں سی صوفے پر بیٹھی بیغرت عورت کو اتنا بھی ترس نا آیا بچپن سے اب تک جسے پالا پوسا اسکو دفنا ہی دے مگر نہیں۔۔۔

وہ انسان تھوڑی تھی جانور تھی جانور۔۔۔

نمرہ نے ایک جان دار خباثت بھرا قہقہ لگایا اور فون پکڑا اور اپنی بیٹی کو فون لگایا جو اس وقت لندن میں تھی۔۔

وہ بلیک جینز اور بلیک شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ پہنے کھولے بال چھوڑے ہاتھ میں بیگ ہینگ کیے دو بندوں کے ساتھ چلتی آرہی تھی،،ایسی بے نیازی کے دیکھنے والا عش عش کر اٹھے۔۔۔

وہ کسی بلڈنگ میں چلتی آرہی تھی جب اچانک ہاتھ میں پکڑا موبائل رینگ ہوا۔۔۔

اس نے ایک نظر موبائل پر دیکھا دیکھتے ہی اک دلکش مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا فوراً کال پک کی۔۔

ہیے مام۔۔۔!!!

ہیے میری جان۔۔۔!!
کیسی ہو؟؟؟

میں فٹ آپ کیسی ہو وہ چلتی ہوئی اپنے فلیٹ تک آئی ایک بندے نے دروازہ کھول کر چابی اسے تھمائی وہ اندر آئی اور ان بندوں کو دو انگلیوں کے اشارے سے واپس جانے کا کہا۔۔۔
وہ چلتی اندر آکر صوفے پر بیٹھی اور اپنے شوز کے لیسز کھولنے لگی۔۔۔

میں ٹھیک ایک خبر ہے میرے پاس دائمہ۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!
خبر کیسی خبر بڑی خوش لگ رہی ہیں خیریت تو ہے ماما۔۔۔۔

ہاں ہاں سنو تو۔۔۔

جی جی۔۔۔!!!

وہ مر۔گئ دائمی وہ مر گئ۔۔۔۔

کون کون مر گئ مام وہ اپنی نام۔نیہا دشمن آمنہ قریشی۔۔۔

ارے نہیں اب میرے اتنے اچھے نصیب کہاں میری جان۔۔۔

تو پھر کون مر گیا اماں۔۔۔؟؟
دائمہ پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھتی بولی۔۔۔

علیشبہ،،،علیشبہ مر گئ دائمہ شی از ڈیڈ۔۔۔!!!

کک،، کیا وہ ایک دم سیدھی ہوئی۔۔
آپ آپ سچ کہہ رہی ہیں کیا وہ واقع مر گئ۔۔۔؟؟

جی بلکل میری جان مر گئ،، اسکا شاید خون جاگ اٹھا تھا جو خاندان کے لڑکے سے محبت کر بیٹھی ہو نہہ،، آئی بڑی اتنا تو میں بھی جانتی تھی خون ہچکولے تو کھائے گا اور دیکھو محبت کر کے ایکسیڈنٹ کروا کر آئی تھی اور مجھے ہی برا بھرا بول رہی تھی کہ۔پرورش خراب ہے فلاں فلاں ارے بندہ پوچھے کہ میں نے کیا کیا ہے میرا کیا قصور ہے اس سب میں بھئ میں نے لکھایا پڑھایا اتنا جوان کیا اور مجھے ہی باتیں سنا رہی واہہہ علیشبہ قریشی اب دیکھو مار کے پھینک آئی ہوں ہاسپٹل میں اور ایسی خراب قسمت ہے کہ ابھی تک لاوارث مردوں کے ساتھ مردہ خانے میں پڑی ہے۔۔۔

کیاااا۔۔۔!!!!

دائمہ تو پہلے شاکڈ ہی ہو گی مگر اس بات پر سیدھی ہوئی۔۔

کمون مام کیا ہو گیا ہے کیسی بیوقوفی کی ہے آپ نے یار جایئے جا کر اس مردہ خانے سے دریافت کریں اور ہاں بھیس بدل کر جایئے گا پلیز زاور ہاں جا کر جلا دی جیے اسکے کسی بھی گھر والے کے ہاتھ لگ گئی نا تو خیر نہیں آپکی۔۔۔

اووونو یہ میرے زہن میں پہلے کیوں نہیں آیا تم۔ سہی کہہ رہی ہو میں ابھی جاتی ہوں۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!

ویسے اچھا ہے نامامر گئی زہر سے بھی بری لگتی تھی مجھے قسم سے وہ ہمشہ اپنے اسکے چکر میں اپنی سگی اولاد کو خود سے دور رکھا۔۔۔

مجھے معاف کر دو میری جان بس بہت جلد تمھیں اپنے پاس بلواوں گی مگر اپنا بدلہ مجھے آج بھی پورا کرنا میرے اندر کی اگ ابھی بجھی نہیں ہے۔۔

دائمی تم دو گی نا میرا ساتھ میری جان۔۔۔

ہاہاہاہامام کیوں نہیں آخر اب تو میری بھی بہت گہری دشمنی ہے اس خاندان کے ساتھ آپ نے تو تیس سال پہلے اپنی محبت فتور چھوڑ دیا مگر دائمہ دائمہ ہے وہ نہیں چھوڑے گی آج تک جو چاہا ہے پا کر رہی ہو۔ماما آج بھی نہیں چھوڑوں گی ۔۔۔

کیا مطلب دائمی۔۔۔۔؟؟؟

ماما میں نے سنا احد اور آمنہ قریشی کی ایک اکلوتی بیٹی ہے جو شاہ فیملی کی بہو بننے جا رہی ہے انکے چشم۔وچراغ سعیر شاہ کی۔۔۔

ہاں بیٹی تو ہے اسکی مگر تمھیں کیسے معلوم کہ اسکی شادی ہو رہی ہے۔۔۔

ماما آج سے تیس سال پہلے آمنہ نے آپ سے احد کو چھینا تھا نا آج اسکی بیٹی نے میری محبت چھین لی ہے مجھ سے۔۔

میری یونیورسٹی میں پڑھنے والا سعیر شاہ جو لڑکے مجھ سے بات کرنے کو مرتے ہیں میرے ساتھ ایک پل بتانے کو ترستے ہیں مام میں انہیں گھاس تک نہیں ڈالتی مگر سعیر شاہ واحد بندہ تھا جسے میرے دل نے چاہا تھا میں نے چاہا اس سے بات کرنے کو دل ترسا تھا مگر مگر رررراس قریشی کی بیٹی زرش قریشی نے بھی اپنی ماں کی طرح مجھ سے میری محبت چھین لی ماما وہ ایک جھٹکے سے گلاس کو اپنے ہاتھ میں پکڑتی اس پر گرفت بٹھاتی بولی گلاس چکنا چوڑ ہوا تھا اور اسکا ہاتھ بے حد زخمی۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟؟

اوو تو مطلب تیس سال والی پرانی کہانی دوبارہ دہرائی گئی ہے تو دیر کس بات کی دائمی آو پاکستان اور ہٹالو اپنی زندگی سے اپنی محبت کے بیچ کا کانٹا۔۔۔

ہاہاہا بہت جلد ماما وہ اپنے ہاتھ کو دیکھتی بولی جس سے بوند بوند خون ٹپک رہا تھا اس سے زیادہ لہو چڑھ کھاتی تو اسکی آنکھیں تھی جو لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔

اس بار کوئی نہیں بچے گا مام کوئی نہیں،،، جیسے تیس سال پہلے آپ برباد ہوئی میں اسکی بیٹی کو برباد کر دوں گی کیونکہ سعیر شاہ صرف میرا ہے میرا دائمہ حمدانی کا اسکے نام کی طرح۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔!!!

ہاہاہاہا۔۔۔!!!

وہ دونوں ماں بیٹیاں خباثت سے قہقہ لگا کر ہنس دی۔۔

بہت جلد پاکستان آؤں گی ابھی کے لیے بائے۔۔۔!!

بائے میری جان۔۔۔!!

خیال رکھنا اپنا۔۔۔

یوٹو۔۔۔!!!

خضر بٹ کو جیسے پتہ چلا کہ اسکا بیٹا جیل میں ہے تو رات کے اندھیرے میں پولیس سٹیشن آیا تھا اس وقت وہاں پر کونسٹیبل ہی موجود تھے وہ دبے قدموں سے جیل آیا اور اپنے بیٹے کے لاکر کے پاس آیا جہاں پہلے سے ہی کونسٹیبل بیٹھا سو رہا تھا۔۔۔

خضر نے اس کونسٹیبل کو ہلکے سے ہلایا وہ فورا آٹھ بیٹھا۔۔۔

کک،، کون ہے کون ہے۔۔۔؟؟؟

اے اششش۔۔۔۔!!!

خضر نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اواز نا نکلے تیری۔۔۔۔!!!

باہر آو۔۔۔!!

خضر اسکے منہ پر ہاتھ اسے باہر تک لایا۔۔۔

کیا ہے کون ہو کیا چاہیے تمھیں۔۔۔۔؟؟؟

میرا بیٹا۔۔۔!!!

کونسا بیٹا۔۔۔؟؟؟

وہ جو دونوں۔اندر بند ہے نا وہ میرے بیٹے ہیں۔۔۔

تم انہیں چھوڑ دو پلیز زززز۔۔۔۔

بکواس بند کرو تمھیں لگتا میں یہ کروں گا بھول ہے تمھاری ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔۔!!!

ہاں ہاں جاؤ جاؤ میں اپنے سر کے خلاف اسکے اصولوں کے خلاف نہیں جاؤں گا۔۔۔

میں تمھیں منہ مانگی رقم دوں گا۔۔

نہیں میں نے کہا نا کہ نہیں میں یہ سب نہیں کروں گا تو بس نہیں بات ختم جاؤ یہاں سے جا کر کسی وکیل کا انتظام کرو ۔۔۔

دیکھو میرے لیے وکیل کا انتظام کرنا ناممکن نہیں ہے مگر میں ان جھمیلوں میں پڑنا نہیں چاہتا۔۔۔
یہ لو 20000 یہ رکھو باقی کی منہ مانگی رقم جب جہاں کھو گئے وہاں۔ پہنچا دوں گا۔۔۔

20000 کو نسٹیبل کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا۔۔۔

اور باقی کتنے دو گے۔۔۔؟؟؟

اپنی ڈیمانڈ بتا دینا میری جان مل جائیں گے۔۔۔
خضر نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سچی وہ نوٹوں کی خوشبوؤں کو اپنے اندر اتارتا بولا۔۔۔

مچی اب نکالو بہت چپکے سے باہر آ گر چاہو تو یہاں سے بھاگ بھی سکتے ہو کہیں اچھی جگہ نوکری لگوادوں گا تمھاری اب خضر پر احسان کا انعام بھی تو ملنا چاہیے نا۔۔۔

سچ تم لگوادو گے مجھے اچھی جگہ نوکری۔۔۔۔؟؟

بلکل لیکن اس سے پہلے میرے بیٹوں کو آزاد کرو۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ابھی لایا انہیں۔۔۔

کانسٹیبل نے لاکر کی چابیاں پکڑیں اور لاکر لاک اپ کھولا۔۔

آؤ چلو اوئے آجاؤ باہر تمھیں لینے تمھارا باپ آیا ہے۔۔۔

باپ کے نام پر رضا اور فصیح کا چہرہ کھل اٹھا جیسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔
دیکھا کہا تھا نا کہ ڈیڈ ضرور آئیں گے وہ دونوں چلتے باہر آئے خضر نے انہیں اپنے سینے سے لپٹا مار کر دونوں کا زارم نے حشر کر رکھا تھا۔۔۔

چلو میرے بچو گھر چلو میں تم لوگوں کو واپس لندن بھیج دوں گا یہاں نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

ہر گز نہیں ڈیڈ رضا سپاٹ سا بولا۔۔
میں زرش کو لیے بغیر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔

میرے بچے تمھاری بیوٹی کہیں نہیں جایئے گی تیرے باپ کا وعدہ ہے تجھ سے۔۔۔۔

پر ڈیڈ اسکی شادی ہے میں کیسے اسے ہاتھ سے جانے دوں ایک دفعہ دوبارہ وہ شاہ فیملی شٹ۔۔۔۔۔!!!!!
پولیس ٹیبل رضا نے جھٹکے سے نیچے گرائی تھی۔۔۔۔

کالم۔ڈاون مائی سن۔۔۔۔!!!

کالم ڈاؤن۔۔۔!!! تمھاری بیوٹی تمھارے پاس ہی آئے گی خود ایک دن تم۔دیکھنا وہ سعیر شاہ خود اسے دھکے دے کر نکالے گا ابھی میری ایک بات مانو ایک مہینے کے لیے لندن چلے جاؤ پلیززز میرا بچہ تمھارے آنے تک تمھاری بیوٹی بھی تمھارے قبضے میں ہو گی۔۔۔

پر لندن جا کر کیسے ڈیڈ۔۔۔؟؟؟

تم۔جاو تو سہی رضا تمھارا باپ کرلے گا سب کچھ جاؤ جب آؤ گے اسے بھی کے آئیں گے زرش تمھاری ہی ہو گی جینے دو کچھ دن کی زندگی سعیر شاہ کو۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔!!!!

جی لے چند دن کی زندگی ہے جی لے،، لے لے مزہ سعیر شاہ کیونکہ زیادہ دن نہیں ہے تمھارے پاس کیونکہ تمھارے جینے کی وجہ ہی میرے پاس ہو گی ہاہاہاہا۔۔۔!!!

وہ خباثت سے ہنسا تھا،، اسکے ساتھ ہی اسکا باپ اور دوست بھی ہنسے تھے۔۔۔۔

چلو تم سیدھا ائیر پورٹ چلو میں تمھاری ٹکٹس بک کروادی ہے اب بس تمھیں روانہ ہونا ہے۔۔۔

شیور ڈیڈ۔۔۔۔!!!

جلد واپس آئیں گے۔۔۔

شیور مائی سن۔۔۔!!!

وہ لوگ فورا ائیر پورٹ کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔۔

آج کا دن خوشیوں کا پیغام اپنے سنگ لایا تھا،، محبت کرنے والوں کا ملن کا پیغام لایا تھا جبھی موسم کے ساتھ ہوا بھی خوشگوار تھی،،، عشق کرنے والے بازی لے چکے تھے،، اپنی محبتوں کو اپنے ہم۔سفر بنانے کا رہے تھے۔۔۔

آج صبح سے قریشی ہاؤس میں گہما گہمی کا سماں تھی صرف یہاں ہی نہیں شاہ پیلس میں بھی ایسی ہی رونق تھی،،، دو سب سے لاڈلے شاہ صاحب کے سپوتروں کی شادی جو تھی کوئی کمی بھی تو نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔

وہی قریشی ہاؤس کی اکلوتی بیٹی اور سب سے چھوٹے سپوتر کا نکاح تھا وہ جو اپنی ایہا سے بے پناہ محبت کرتا تھا اپنے اتنے بڑے دن میں کوئی کمی چھوڑ سکتا تھا ہرگز نہیں جبھی سارے کام خود اپنی نگرانی میں کیا تھا۔۔۔

اب دوپہر کے 12 بج رہے تھے جب وہ مغرور سا شہزادہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا ابھی کچھ گھنٹے تک انکا نکاح تھا وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس شیشے کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن کھولے کھڑا اپنا جائزہ لینے میں مصروف تھا،،، جبھی بادی سپرے لگا کر شرٹ کے بٹن بند کیے اور اوپر جے۔کا پرفیوم لگایا،، بائیں کلائی میں گھڑی باندھی اور بالوں کو سیٹ کرنے لگا کچھ ہی دیر میں آمنہ اور احد اسکے کمرے میں چلتے ہوئے آئے جہاں وہ مغرور سا شہزادہ تیار ہو کر اپنا جائزہ لے رہا تھا،، بلیک شلوار قمیض پر لے گئ سندھی شال میں ایک دم۔وڈیرہ ہی تو۔لگ رہا تھا وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا آمنہ تو اسے دیکھ کر تھم سی گئی،، لیکن فورا سر جھٹکا کہیں خود کی ہی نظر نا لگ جائے وہ مسکراتی اسکے پاس آئی جہاں وہ مسکراتا زور شور سے اپنے ڈمپل کے درشن کروانے میں مصروف تھا۔۔۔

آمنہ اسکے پاس آئی آکر اسکا ماتھا چوما اور اسے پیار سے خود سے لگایا۔۔۔

You looks absolutely handsome my lovely child ….!!!!

وہ۔مسکرا کر اس سے مخاطب ہوئیں وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

And as usual my mom looks absolutely gorgeous ….!!!

ہاہاہاہاہا تھینکیو مائی لولی چائلڈ وہ اسکا گال چومتی بولی بدلے میں وہ اپنی ماں کے دونوں گالوں کو چٹاچٹ چوم۔ گیا اور ہمشہ کی طرح سامنے کھڑے قریشی صاحب کو جلا گیا۔۔۔

کیا میاں آج بھی میرے سے کھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔
احد نے اسے گھورا۔۔۔۔

اوپسسس۔۔!!!!
آپ بھی ہیں ائم۔ سوری میں بھول گیا تھا بائی داوے لگ ہی وہ اس قدر پیاری رہی ہیں کہ آئی جانے کنٹرول۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔!؟؟؟؟

مطلب تعریف کرنے سے نہیں روک پارہا اپنے آپ کو قریشی صاحب ٹھنڈے ہو جائیں ماں ہے میری۔۔۔

احان باز آجاؤ تم آج کے دن میں کھاؤ گے مجھ سے۔۔۔۔

خبردار میرے بچے کو کچھ بھی کہا آج۔۔۔

آمنہ نے احان نکی سائیڈ لی تو وہ باپ کو چڑا گیا۔۔۔

احد صاحب نے اسے ہلکی سی دھپ لگائی اور اسے خود کے ساتھ لگایا۔۔۔

بہت پیارے لگ رہے ہو احان۔۔۔۔!!!
اللہ تمھیں ہمشہ خوش رکھے،،،ایسے ہی مسکراتے رہو،،میری طاقت ہے تم سب کی مسکراہٹ وہ اتنے پیار سے بولے کے دونوں مان بیٹے کے ڈمپلز نے درشن کروائے احد نے پیار سے یہ منظر اپنے دل میں قید کیا اور انہیں حصار میں لیا
۔۔۔

لیٹس ٹیک سیلف۔۔۔۔
ابھی احا بولا ہی نہیں تھا کہ اچانک سے باقی پکڑوں روم میں داخل ہوئی۔۔۔

Whrre is us....???

ہم۔کہاں گئے۔۔۔؟؟؟

مام۔ڈیڈا کیلے اکیلے ہمیں بھول گئے۔۔۔
زرش نے خفا سا کہا تو وہ تینوں مسکرائے۔۔۔۔

ہاں بھئی اب ہم کہاں یاد رہیں گے اپنے سب سے لاڈلے بچے کی شادی میں ہم۔کہاں سے آ گئے۔۔۔

ڈرامے نا کرو عالیان اجو تم۔لوگ بھی آمنہ نے ہاتھ بڑھا کر انہیں پاس بلایا وہ بھاگے آگے آئے جو خود بھی اپنے بھائی کے نکاح کے لیے بلکل تیار کھڑے تھے۔۔۔

بلیک تھری پیس میں شایان اور عالیان،،اوپر میرون ویس کوٹ پہنے وہ دونوں بھی کسی ریاست کے شہزادوں سے کم نہیں لگ رہے تھے،،اور وہ پری پیکر ہمشہ کی طرح وائٹ فراک اور ریڈ جامہ وار کا چوڑی دار بچامہ پہنے گلے میں لال ڈوپٹہ لیے بالوں کے کلرز بنائے بے تحاشا حسین لگ رہی تھی وہ بھاگے ان تک آئے۔۔۔

احد نے ان سب کو پیار سے اپنے حصار میں لیا اور شایان نے ایک یاد گار سیلفی کلک کی تھی،۔۔۔

سیلفی لینے کے بعد وہ پیچھے مڑے دونوں بھائیوں نے احان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جس سے وہ مسکرا کر نپٹا گیا۔۔۔

چلو بس بھی کرو بچو اب چلو دیر ہو رہی ہے اور کتنی دیر کرنی ہے،،احد نے انہیں ڈپٹا۔۔۔

اوویس سوری ڈیڈ۔۔۔!!!
چلیے سارا سامان میں نے کار میں رکھوا دیا آپ لوگ بیٹھے ہم لوگ آتے ہیں۔۔۔

شیور جلدی آنا۔۔۔

دیر مت لگانا۔۔۔

شیور ڈیڈ۔۔۔!!!

احد کہتے باہر کی جانب لپکے پیچھے پیچھے بچے بھی ان کے ساتھ ہی باہر نکلے۔۔۔

شاہ پیلس میں شاہ صاحب کی اکلوتی بیٹی کے نکاح کی تیاری ہو رہی تھی ہر طرف گہما گہمی کا سماں تھا،، ادھر سے ادھر لڑکیاں لڑکے کام میں مصروف تھے ایسے میں ایہا کو گھر میں ہ تیار کرنے بیوٹیشن آئی تھی جو اس کے تھیکے نقوش اور حسن کو اپنے ہاتھ سے مہارت سے کیے گئے میک اپ سے چار چاند لگانے آئی تھی۔۔۔

وہ پری پیکر سفید لمبی ریشمی فراک جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا،، لمبی گھیرے دار فراک،، چوری دار بازو جس کے فرنٹ پر گولڈن بریک بینی سے کام ہوا تھا نیچرل براؤن بالوں کو کرلز کیے،، سائیڈ پر ڈوپٹہ سیٹ کیے بیوٹیشن کے لیے میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے آسمان سے پری اتر کر آئی ہے۔۔۔

شیشے کے سامنے بیٹھے بیوٹیشن اسکے میک اپ کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب سارہ اندر داخل ہوئیں اپنی چاند سی بیٹی کس دیکھ کر قدم دروزازف میں رکے تھے،، اس قدر حسین وہ دیکھے گئیں مگر فورا سر جھٹکا کہیں خود کی ہی نظر نا لگ جائے وہ قدم قدم ٹرانس کی کیفیت میں چلتی اپنی پیاری سی بیٹی کے پاس آئیں جو چھوٹی سی ہی تو تھی مگر اتنی جلدی پرائی

ہو جائے گی انہیں کیا معلوم تھا،،وقت ٹکتا نہیں ہے بس گزرتا چلا جاتا ہے ابھی کل کی بات تو لگتی تھی جب وہ پری انکے گھر میں ننھی سی آئی تھی ڈھیروں خوشیاں لیے اور اب اسے پرایا کرنے کا وقت آیا تھا سوچ کر ہی پلکیں نم ہوئیں تھیں ۔۔۔

وہ اسکے پاس آئیں آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اس پری پیکر نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا اور گہرہ مسکرائی۔۔
سارہ بھی مسکرائیں ماشاءاللہ میری بچی لاکھوں میں ایک لگ رہی ہوں بہت خوبصورت ایہاوہ پیار سے نم آنکھوں سے اسکا ماتھا چومتی بولیں تو ایہا میٹھا سا مسکرائی۔۔۔

تھینکیو وو پیاری ماما۔۔۔!!!!

میرا پیارا بچہ۔۔۔!!!!

تیار ہو گئ۔۔۔؟؟؟

یس ماما وہ مدہم مدہم بولتی بے تحاشا حسین لگ رہی تھی اسے دیکھ کر سارہ کو شدید پیار آرہا تھا۔۔۔
ابھی وہ بات کر رہی تھیں کہ شاہ صاحب ناک کر کے اندر داخل ہوئے مگر سامنے دیکھ کر ساکت ہوئے تھے،،،ایہا چھوٹے قدم چلتی شاہ صاحب تک ائی تھی۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔!!!!

پیار بھری پکار سے انہیں پکارا شاہ صاحب نے نرمی سے ہمیں چھپکلی وہ چھوٹی سی گڑیا اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ اسے دلہن کے روپ میں دیکھ رہے تھے۔۔۔

میرا پیارا بچہ۔۔۔!!!

شاہ صاحب نے اس ے سینے میں بھینچا دو منٹ نا لگے تھے خود کی آنکھیں نم ہونے تھے مگر یہ انکی بیٹی کا بہت بڑا دن تھا وہ رونا نہیں چاہتے تھے گھر کے سب لوگوں کو سختی سے ایک بھی آنسو بہانے سے رک رکھا تھا جبھی خود کو فوری طور پر کمپوز کیا تھا اور اسکا ماتھا چوما مگر سامنے وہ چھوٹے سے نرم دل کی لڑکی تھی جو باپ کا شفقت بھرا احصار پا کر ہی آپا کھو بیٹھی اور رو دی۔۔۔

ابیہا۔۔۔!!!!

نو مائی بے بی۔۔۔!!!

ڈونٹ کرائی۔۔۔

اپکا اتنا بڑا دن ہے اسے انجوائے کرنا ہے رونا نہیں روگی تو ڈیڈی کے پیسے ضائع ہو جائیں گے سارا میک اپ خراب ہو جائے گا آپکا او پھر آپکی پیاری پیاری پکززز کیا بنے گا انکا جن کے معاملے میں میری پیاری سے بیٹی تھوڑا سا بھی کمپرومائز نہیں کرتی ہے۔۔۔

پیار سے سمجھتے اینڈ پر شاہ صاحب شرارت سے بولے تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

ڈیڈی آپ بھی نا۔۔۔!!!

وہ دوبارہ انکے سینے میں چھپی۔۔۔۔

شاہ صاحب نے اسے پیار سے حصار میں لیا اور اسکا ماتھا چوما۔۔۔

ہمشہ خوش رہو میرا بچہ،،،، تمھیں ہر خوشی ملے امید ہے کہ اتنا ہی پیار ملے گا جتنا یہاں سے ملا ہے،، اور احان تمھاری لائف کا سب سے بیسٹ غیصلپ ثابت ہو گا۔۔۔۔

ضرور ڈیڈی۔۔۔!!!!

ہی ول میک یو پراوڈ۔۔۔۔!!!!

اپنے احان پر اس قدر بھروسہ تھا کہ وہ اپنے باپ کے سامنے ڈٹ کر بھی بول سکتی تھی اور شاید یہ بھروسہ اور پیار اس بندے کے بھی طاقت تھی،،، اور یہ پری تو اپنی ماں کی چھوی تھیں،،، بلکل ویسی ہی محبت اور یقین بلکل دوسری سارہ ۔۔۔

شاہ صاحب مسکرائے اور ان دونوں کو گلے سے لگایا جب وہ باقی دو طوفان دھڑام سے اندر آئے۔۔۔

ڈڈید۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

منہ میں الفاظ رہ گئے جب سمانے اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔

اووایکسکیوزمی۔۔۔!!!

آپ کون۔۔۔؟؟؟

اپنا تعارف کروائیں۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔!!!!!

میں ہوں کیا ہو گیا آپکو۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!

نہیں میرا مطلب آپ ابیہا میری بہن ہیں،۔۔۔؟؟؟

سعیر نے آنکھیں پھیلائے شرارت سے دیکھا۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔!!!!

وہ چلائی۔۔۔۔

اوئے گدھے۔۔۔!!!

نہیں چھیڑو بہن کو۔۔۔

ڈیڈی جی میں تو نہیں چھیڑ رہا یہ تو میں نے نہیں پہچانا احا کیسے پہچانے گا۔۔۔۔۔

شٹ اپ ڈیوڈ۔۔۔!!!

پیچھے سے ایان نے اسے ایک دھپ لگائی اور اپنے بازو پھیلا کر اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

ایہابھاگی اپنے بڑھے بھائی کے پاس ائی جو وائٹ تھری پیس ڈریس میں ملبوس تھا کندھوں پر ڈالی سندھی شال سے وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہے تھے۔۔

ایان نے اسے گلے سے لگایا،، اور اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

کتنی پیاری لگ رہی میری پیاری سی گڑیا۔۔۔۔

تھینکیووو بھیاااا۔۔۔۔۔!!!!!

۔ایان نے اسے پیار سے علیحدہ کیا اور اسے دیکھا وہ مسکرائی جبھی سعیر اسکے سامنے آیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔!!!

مے آئی۔۔۔۔؟؟؟

ہاتھ آگے پھیلا کر اسکا ہاتھ مانگا۔۔۔

ایہا کنفیوز ہوئی۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔۔؟؟؟

ہاتھ دو۔۔۔۔!!!!

ایہانے اسے دیکھا اور پھر سیدھا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔!!!

سعیر نے شفقت سے اسکا ہاتھ چوما اور ایک بڑی سی چاکلیٹ جو اس بچی کی شروع سے ہی پسند تھی اسے تھمائی اس گلاب کے پھول کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔۔۔

اااہہہہہہ۔۔۔۔!!!!!

چاکلیٹ۔۔۔۔!!!!

تھینکیووو بھیاااا۔۔۔۔!!!

آئی لووویووو۔۔۔۔!!!!

لویوٹو۔۔۔۔!!!!

سعیر نے ایہا کا ماتھا چوما اور پیار سے اسے خود سے لگایا۔۔۔۔!!!

ارے چلو بچو،، قریشی صاحب کا فون آرہا ہے انتظار کر رہے ہیں وہ لوگ دیر ہو گی ہے چلیں۔۔۔۔

اووو شیور وہ لوگ دیہان سے ایہا کو لے کر باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

دونوں فیملیز(گرینڈ موسک) بحریہ ٹاؤن لاہور کی سب سے بڑی مسجد میں انکا نکاح تھا مولانا طارق جمیل صاحب کی قیادت میں یہ نکاح منعقد کیا گیا تھا دونوں فیملیز وہاں موجود تھیں،، درمیان میں ایک بڑا سا نیٹ کا پردہ لگایا گیا تھا جس کے آر پار ان دونوں نے بیٹھنا تھا،، ایک سائیڈ پر احان بیٹھا تھا جب اس پری پیکر کو لایا گیا بریک سے نیٹ کے پردے سے وہ سفید سے آنچل دیکھائی دیا جو چھوٹے چھوٹے قدم لٹی اسکے پاس آرہی تھی،، صاف کچھ نظر نہیں آرہا تھا مگر جتنی بھی جھلک نظر آرہی تھی اس سے وہ بے تحاشا حسین لگ رہی تھی احان کی بر قرار نظروں کو بلکل قرار نہیں۔ آرہا تھا کہ وہ جھٹ سے یہ پردہ ہٹائے اور اپنی انوسینٹ سول کو فورا سے دیکھے اور اسے چھپا کر یہاں سے کہیں دور کے لے جائے۔۔۔

اس کی بے تحاشا بے چینی سے بدلتے پہلوؤں کو نوٹ کر کے احان کے بھائیوں نے لب دبایا جبھی عالیان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

ریلکیس یار۔۔۔!!!!

کیا ہو گیا کچھ ہی دیر میں تم نے ہی دیکھنا ہے پاس جائے گی ٹھنڈے ہو کر بیٹھو۔۔۔۔

احان نے عالیان کو گھورا وہ لب دبا گیا۔۔۔

خود نے تو سامنے بیٹھا کر آنکھوں کے سامنے سائن کروائے تھے میں دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ بھی مسلئے حد ہو گئ

احان نے عالیان کی ستھری کی تو وہاں موجود سب لوگ قہقہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

شٹ اپ۔۔!!!

منہ بند کر کے بیٹھو اپنا۔۔۔۔!!!

اوکے،، سو آپ بھی ڈسٹرب نا کریں وہ بھی کون سا کم تھا احان احد قریشی تھا،، سب سے چھوٹا سب کا باپ۔۔۔۔۔!!!

دونوں بڑے بھائیوں نے اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلایا اور اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مولانا طارق جمیل صاحب تشریف لائے،، سب انکے احترام میں کھڑے ہو کر سر جھکائے انکا استقبال کیا،، شاہ صاحب اور احد صاحب اور بچے آکر ان سے بغل گیر ہوئے۔۔۔

مولانا صاحب۔ ان سے مل کر ایہا کے پاس آئے جہاں سارہ بیگم،،، آمنہ،، زرش،، عائزہ سب کھڑی تھیں،، وہ آکر شفقت سے ایہا کے سر پر ہاتھ رکھے بیٹھے اور اسکے سامنے نکاح نامہ کھول کر رکھا۔۔۔
ایہا کا دل زور سے دھڑکا وہی ہتھیلیوں میں پسینہ آیا،، دل مٹھی میں دھڑکا۔۔۔

بچے۔۔۔!!!
ایہا شاہ ولد شاہ صاحب آپکا نکاح احان قریشی ولد احد قریشی سے حق مہر باعوز 50 لاکھ دس تولہ سونا سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔۔

ایہا کے زبان تالو سے چپکی،، دل زور زور سے دھڑکا،، سارہ جو اسکا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی ایہا نے ہاتھ پر گرپ بڑھائی
۔۔۔

بولو میرا بچہ۔۔۔!!!

سارہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔!!!
شاہ صاحب نے بھی سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بیٹا کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

قفق،،،،، قبول ہے۔۔۔

اٹکتے ہوے 3 دفعہ قبول ہے بول کر اپنے تمام تر حقوق سامنے بیٹھے بے حد حسین خوبصورت شخص کے نام کیے تھے
۔۔۔
مولانا صاحب نے ایہا کے سامنے نکاح نامہ کیا اور ہاتھ میں پین تھمایا ایہا نے کانپتے ہاتھوں سے تین دفعہ سائن کیے تھے سامنے بیٹھے احان کی رگ وپہ سکون سا اترا تھا جیسے ساری کائنات مل گئے ہو...

ایہا نے نم آنکھیں اٹھا کر اپنے والدین کو دیکھا شاہ صاحب نم آنکھیں لیے کھڑے تھے وہ یہ دفعہ دوبارہ سسک کر اپنے ڈیڈی کے سینے میں چھپی تھی اب کی بار تو انکی بھی آنکھیں نم ہوئیں تھیں فورا اڈے سینے میں چھپایا اپنی ٹھنڈی آغوش میں اسے چھپایا اپنے محفوظ حصار میں اور اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

شششش ڈونٹ کرائے میری جان۔۔۔!!!

اسے نرمی سے خود سے الگ کر کے ماتھا چوما اور احان کی جانب بڑھے۔۔۔

مولانا صاحب احان کے پاس آئے جہاں وہ وڈیڑھ بلیک شلوار قمیض میں اپنے دلکش ڈمپل کی نمائش کرواتا سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔
مولانا صاحب اسکے پاس آئے اور نکاح شروع کیا۔۔۔

احان قریشی ولد احد قریشی آپکا نکاح ابیہا شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر 50 لاکھ دس تولہ سونا سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔؟؟؟

قبول ہے احان نے دل و جان سے ابیہا کو قبول کیا۔۔۔
آج سے اسکے سارے غم۔میرے میری ساری خوشیاں اسکی 3 دفعہ قبول ہے کہہ کر اسے اپنی شریک حیات قبول کیا اس وعدے کے ساتھ کے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دے گا اس کے گھر سے زیادہ محبت اسے دے گا۔۔۔۔

نکاح مکمل ہوا تو وہ پردہ ہٹایا گیا مگر منظر سے ابیہا میڈم غائب ہوئی تھیں،،احان رج کے بدمزہ ہوا تھا۔۔۔
جبھی شاہ صاحب اور احد صاحب کے کہنے پر یہ سب کرنے باہر گراؤنڈ میں آئے تھے جہاں کچھ انتظامات تھے۔۔۔

احان لب کاٹتا باہر بڑھا اور آکر باہر جھولے میں بیٹھا جو مسجد کے گراؤنڈ میں لگایا گیا تھا کچھ ہی دیر میں سامنے سے آتی اپنی معصوم سی جان،،اپ ی شریک حیات پر نظر پڑی جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنی دونوں بھابیوں کے سنگ آرہی تھی وہ اسے دیکھے گیا کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے کیسے۔۔۔؟؟؟

وہ چلتی اسکے پاس ائی احان ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور مسکرا کر اسے دیکھا،، زرش نے اسے گھورا اور اسے ہاتھ تھامنے کا بولا جو کب سے آگئے کیے کھڑی تھی۔۔

احان نے لب دبا کر نرمی اور شفقت سے ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا ایہا کی جان سی نکلی تھی۔۔۔۔

احان نے ہاتھ پر گرپ بڑھائے اسے جھولے پر پیار سے بیٹھایا اور خود اسکے پہلو میں بیٹھا۔۔۔

ہائے لڑکی جان لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔
اتنی حسین۔۔۔۔!!!!
آج تو آپ نے بجلیاں گرائیں ہیں۔۔۔۔

جانے مدہوش سا وہ مجنوں کیا کیا بولے جا رہا تھا مگر اس چھوٹی سی جان پر بنا رہا تھا جس نے آج سے پہلے ایسا کچھ محسوس بھی نہیں کیا تھا وہ مزید خود میں سمٹتی بے حال ہو رہی تھی جب وہ ہوش میں آیا۔۔۔
وہ کیسے بھول گیا کہ وہ ابھی چھوٹی ہی ہے چاہے 5th سمیسٹر کی سٹوڈنٹ کی سہی مگر بچوں جیسا ذہن ہے وہ اس سے اس طرح کی باتیں کر کے روہانسا کر رہا ہے۔۔۔

اووو سوری سوری میری جان۔۔۔!!!
ریلیکس۔۔۔

احان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں میں لیا اور پیار سے رب کیا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری معصوم سی جان میری سوچ سے بھی زیادہ جتنا میں نے تصور کیا تھا اس سے کئ زیادہ ایہا

۔۔۔

۔یتی زندگی میں آنے کا بے حد شکریہ میری زندگی کو اور حسین بنانے کا میں تمھیں ہر خوشی دوں گا جو میرے بس میں ہو گی تمھیں پر سہولت دوں گا تمھاری ہر خواہش سر آنکھوں پر کبھی ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا میرا وعدہ ہے۔۔۔

ایہا اسکے انداز پر مسکرائی اور اسے دیکھا جہاں وہ پیار لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا احان نے آگے ہو کر پیار سے اسکے ماتھے پر شرعی مہر ثبت کی تھی ایہا نے پاک اور محبت بھرا لمس پا کر آنکھیں موندیں تھی کیمرے کی آنکھ میں یہ خوبصورت سا منظر قید ہوا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایہا اور احان کا فوٹو شوٹ ہونے کے لیے انہیں باہر بھیجا گیا جہاں فوٹو گرافر نے مختلف اور پیارے پیارے پوززسے انکے یادگار لمحوں کو اور حسین بنا کر ہمشہ کے لیے محفوظ کیا تھا۔۔۔

ایہا اور احان کے نکاح کے بعد کچھ رسومات کے گئ اور رسم ادا کرنے کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جسے کھا کر سب رشتے دار،، دوست احباب نے اپنے اپنے گھروں کی راہ لے لی۔۔

اسے میں ایہا احان جو کب سے اکھٹے بیٹھے تھے گھر والے انکی بلائیں لے لے کر نہیں تھک رہے تھے وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے بلکل چاند سورج کی جاتی جیسے حسین ماشاءاللہ۔۔۔

احان اور وہ دونوں اپنی سیلفی لے رہے تھے یہ انکی لائف کا سب سے یادگار دن تھا وہ ہر لمحہ یادگار بنانا چاہتے تھے اسے ہمشہ کے لیے قید کرنا چاہتے تھے جبھی انکی تو سیلفیز لیتے لیتے ہی ختم نہیں۔ ہو رہی تھیں۔۔۔

گھر والوں نے انھیں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور انہیں ٹائم کا ہوش دلایا کہ یہاں سے چلیں گھر میں بہت کام ہے تو انکی سیلفیز کو بریک لگی اور شرافت سے اٹھ کر گھر والوں کے ساتھ چل دیے،، احان کا بس چلتا تو وہ اسے اپنے ساتھ اسی ٹائم گھر لے جاتا وہ تو آمنہ سے بات کر چکا تھا مگر آمنہ کی گھوری اور ہلکا سا تھپڑ نے زبان کو قابو رکھ لیا اور دل پر بڑا سا پتھر رکھ کر وہ واپس چلا آیا اس بنیاد پر کر کہ وہ جلد اپنی ایہا کو اپنے پاس لے کر آئے گا۔۔۔

وہ لوگ گھر آئے اور آکر سب آرام کرنے کی حثیت سے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے،، صبح اٹھ کر انہیں بہت کام جو تھا وقت بھی کم تھا۔۔۔

وہ لوگ پہلی فلائٹ سے ہی لندن پہنچ چکے تھے اب وہاں پر اپنی دوسری یونیورسٹی میں داخلہ لے کر پڑھائی کر رہے تھے لیکن دماغ شیطانی کاروائیوں میں ہی اٹکا ہوا تھا کہ واپس کب پاکستان جائیں گے اور کب اپنی۔ بیوٹیز کو حاصل کریں گے مگر ہائے یہ خوش فہمیاں وہاں تو انکی شادیوں کے شادیانے بجائے جا رہے تھے یہ لوگ یہی کہ یہی رہ۔ گئے۔۔۔

اب بھی وہ لندن کسی کافی شاپ میں بیٹھے تھے وہ دونوں کافی آرڈر کر کے ٹیبل پر بیٹھے تھے اور اپنی آپس میں پلانگ کر رہے تھے جب وہاں شان سے چلتی اک کالی سیاہ آنکھوں والی کالی سایہ بالوں والی ایٹیٹیوڈڈ سے چلتی ایک لڑکی آئی ،،لال رنگ کا ٹاپ پہنے،، کندھوں سے لگے گہرے کٹ جو سٹائل تھا ٹخنوں سے اوپر کی جینز پہنے ایک کندھے پر کوٹ لٹکائے وہ دو بندوں کے ہمراہ کافی شاپ میں اینٹر ہوئی تھی سب کی نگاہ اسکی جانب اٹھی تھی ان دونوں نے بھی اس بے نیاز لڑکی کو دیکھا تھا فصی کمینہ تو دیکھتے ہی پگھل گیا تھا جبھی گال کے نیچھے ہاتھ رکھے بکواس کی تھی۔۔۔

ہائے رے کیا شے ہے یار۔۔۔۔!!!!
دل آگیا ہے،، آ ایک رات کی آفر تو کریں۔۔۔۔
وہ آنکھ ونک کیے اپنے غلیظ ارادے رضا کو بتا رہا تھا جب رضا نے اسے ایک تھپڑ لگایا۔۔۔

بکواس بند کراوئے۔۔۔
میں تجھ سے اچھا ہوں پھر کم از کم ایک کو دیکھ کر اس تک ہی محدود ہوں تو تو ہر طرف منہ مار رہا ہے کمینے شرم کر۔۔۔

یار کیا ہو گیا،، اچھی طرح سے واقف ہوں تیری شرافت سے زرش کو دیکھنے سے پہلے تیرے اندر کے شیطان سے بھی باخوبی واقف ہوں ایک دن کلب نا جاتا تو کیسے کلب اور لڑکی کی طلب سینے میں بے چینی جگاتی اس سے ملتے ہی جانے کون۔ سا جادو طاری ہوا ہے اپنے زندگی کے سارے مزے غارت کر دیے ہیں۔۔۔۔

ہائے جادو تو ہے ہی میری وہ لڑکی ہی ایک جادو ہے،، زرش کو پانا تو میرا فتور ہے فصی میں اسے سعیر شاہ سے چھین لوں گا چاہے مجھے اسکے لیے اسے مارنا پڑے یا کچھ بھی کرنا پڑے اور اگر وہ میری نہیں تو کسی کی نہیں سنا تم نے۔۔۔

وہ۔جو۔انکے پاس ہی ٹیبل پر بیٹھی تھی،،دائمہ کے ان دونوں ناموں پر کان کھڑے ہوئے تھے وہ ان کی باتوں کی طرف متوجہ ہوئی ساری بات سن کر آنکھیں پھیلیں تھیں مگر ایک شیطانی مسکراہٹ نے لال لبوں پر احاطہ کیا تھا

۔۔۔۔

اووو تو مطلب۔۔۔!!!

میرے دشمن کا دشمن۔۔۔

ناٹ بیڈ دائمہ۔۔۔۔!!!

لیٹس میٹ وڈ دیم۔۔۔

وہ مسکراہٹ لیے اٹھی اور لب دباتی انکے ٹیبل کے قریب آئی۔۔۔

ان دو نفوس نے اسے سر اٹھا کر دیکھا تو حیران ہوئے یہ یہاں کیا کرنے آئی ہے۔۔۔۔

بیٹھنا کا نہیں بولو گے۔۔۔؟؟؟

دائمہ نے برو اچکائے۔۔۔۔

آپ کون کیا چاہیے۔۔۔۔؟؟؟

رضا نے۔اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

تھوڑا سا ٹائم بس 15 منٹ۔۔۔۔

پر کیوں ہم۔ اپکو نہیں جانتے۔۔۔۔

ہاہابات کروگے سنوگے تو ہی جانوگے پر میں تمھیں 5 منٹ میں ہی جان چکی ہوں کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟

کیا،، رضا کو غصہ آیا جبھی غصے میں بولا۔۔۔
کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔؟؟

اہاں کول ڈاؤن اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے کول رہنے کا کہا وہ جو جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اسے آرام سے بیٹھایا۔۔۔

میرے پر چلانے کی غلطی مت کرنا ابھی جانتے نہیں ہو چلانے کی کیا قیمت جھکانے پڑے گی۔۔۔

وہ تو شکل سے ہی ہوئی ویلن یا کوئی ہیوی پارٹی کی بندی لگتی تھی کوئی گینگسٹر تبھی رضا نے اسی میں۔ بہتری سمجھیں کہ چپ رہ کر اسے سن لیا جائے۔۔

کیا چاہیے آپکو کیا بات ہے بولیں،، قدر تحمل پر دانت پیس کر بولا۔۔۔۔

وہ۔ انکے پاس کرسی پر بیٹھی ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

ایکچولی وہ کہتے ہیں۔نا۔۔۔
کہ دشمن کا۔دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔

تو خود کو میرا دوست سمجھو کیونکہ میں تم لوگوں کو دوست سمجھ چکی ہوں۔۔۔

کیا مطلب ہم۔سمجھے نہیں کون دوست کون دشمن۔۔۔؟؟؟
فصی اور رضا دونوں نے الجھ کر پوچھا۔۔۔

سعیر شاہ اور زرش۔۔۔۔!!!
وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔

تت،، تم کیسے جانتی ہو اسے اور کیسے پتہ ہم۔انکے دشمن ہیں۔۔۔

ابھی پتہ چلا تمھاری بات سن لی تھی میں نے۔۔۔

تم۔زرش شاہ کو۔حاصل۔کرنا چاہتے ہو رائٹ۔۔۔

اے پہلی بات تو یہ اسے میرے سامنے زرش شاہ ناپکارو زرش قریشی پکارو ورنہ ابھی تم۔مجھے بھی نہیں جانتی رضا دانت پیس کر انتہائی غصے سے بولا جیسے ان دانتوں کے نیچے اسکی گردن کچھ چبا جائے گا۔۔۔

مجھے مار کر کہاں جاؤ گے مرشد دد۔۔۔۔!!!!
میں ہوں تمہاری ہم۔راز،، تمہاری ساتھی کیونکہ مجھے بھی سعیر شاہ چاہیے ہر حال میں۔جسے اس زرش نے مجھ سے چھین لیا ہے۔۔۔

کیاااا۔۔۔۔۔؟؟؟؟
رضا چونکہ۔۔۔

ہاں بلکل دیکھو میری بات دیہان نے سنو۔۔۔
میں اور تم مل کر یہ۔کام۔کر سکتے ہیں جسے تمھیں زرش مل جائے گی اور مجھے سعیر شاہ۔۔۔

مگر ایسا کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔...؟؟؟

سمپل سی بات ہے اور دیہان سے سنو۔۔

اس کے۔بعد دائمہ نے اپنی ساری شیطانی دماغ کی سازشیں رضا اور فصی کو بتا دیں رضا کا تو چہرہ ہی کھل اٹھا اور فصی وہاں دیکھتا رہ گیا کہ اسکا کیا قصور ہے آخر اسکی بھی مشا ہے وہ اسکا ساتھ آویں دیتا رہا رضا نے تو اسے دودھ میں مکھی کی طرح باہر نکال دیا۔۔۔

فصی جھٹکے سے اٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

جبکہ دائمہ اور رضا نے اپنی ساری پلاننگ مکمل کی اور پاکستان جانے کا۔پلین کیا مگر ابھی کچھ دن ٹھہر کر۔۔۔۔

شاہ پیلس میں۔ہر۔جگہ روشنیاں جگمگا رہی تھیں ہر سو پھولوں سے پورا پیلس سجایا گیا تھا،،پیلے اور سبز پھولوں سے ہر سو سجایا گیا تھا ہر طرف برقی قمقموں کی روشنی جگمگا رہی تھی۔۔

ایسے میں ایان اپنے کمرے میں کھڑا اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دے رہا تھا،،ڈارک بلیو رائل کوٹ کے نیچے سفید بچانا پہنے انتہا کا نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا وہ اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتا،،اپنے اوپر پرفیوم۔چھڑکنے لگا،،، اپنی کلائی پر راڈو کی گھڑی باندھی اور ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ کر گہرا مسکرایا،،آج وہ دن تھا اس کی زندگی کا سب سے حسین،،سب سے خوبصورت دن،،جسے بچپن سے چاہا تھا،،،زندگی کی پہلی محبت اور آخری عشق عائزہ علی، ،،آج فائنلی عائزہ ایان شاہ بننے جا رہی تھی ہمشہ ہمشہ کے لیے اسکی کیسے ناخوش ہوتا وہ خوشی آنکھوں سے ہی پتہ چل رہی تھی اور اس کا منہ بولتا ثبوت یہ حسین مسکراہٹ۔۔۔۔

وہ حسین پری پیکر لمبی وائٹ فراک پہنے اس کے اوپر لائٹ بلو کلر کا ڈوپٹہ سیٹ کیے ہلکے ہلکے میک اپ میں تھیکے نقوش اور دمک رہے تھے جیسے آسمان سے چاند اترا ہو وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیے ایان تک آرہی تھی اور وہ مسکرا کر اسے تکے جارہا تھا۔۔۔

عائزہ سٹیج کے پاس آئی ایان نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد کی جیسے ہی وہ اوپر آئی ایان نے پکڑ کر اسے گھمایا اور اپنے بازو پر دھڑ اکیے اس پر جھکا۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑا حسین سے خواب میں گم تھا جس سعیر شاہ جیسا طوفان کمرے میں بر آمد ہوا تھا۔۔

اوہووووو....!!!

مسکراہٹیں۔۔۔۔!!!

ارے کوئی مسکراہٹیں تو دیکھیں کیسے مسکرایا جارہا ہے لگتا ہے ابھی سے خیالوں میں گم ہیں یہ جناب اہمم اہمم کیا خواب دیکھ رہے تھے مسٹر ایان شاہ مسز ایان شاہ ٹوبی کے ساتھ ہممممم...!!!

ایان بیچارہ اس اچانک طوفان اور افتاد پر بوکھلایا تھا اور اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے بکواس بند کرو وہ تو میں سیلفی لینے کے لیے ایسے کھڑا تھا ہڑبڑاہٹ میں بیچارہ جھوٹ بھی نا بول سکا۔۔

اچھا سیلفی،،، بھئی کہاں ہے فون اور شیشے پر ہاتھ رکھے خود کو بڑی غور سے دیکھتے ہوئے ایسے کون سیلفی لیتا ہے میرے خیال سے تو سیلفی لینے کے لیے ایک عدد فون شریف کی ضرورت ہوتی ہے جس کے استعمال سے تمام مائیں بچوں کے فون توڑنے کی دھمکی لگاتی ہیں جیسے بچپن پر ہماری اماں ہر اور ہماری اماں نے بچپن میں ہم پر۔۔۔

سعیر باز آؤ تم یہ تم دولہے بنے کہا چلے جناب صاحب آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپکا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔

ہاں تو میں نے کب کہا جناب میرا نکاح ہے،،، آپ کے ہی ہے،، میں تو بہت پہلے کا اپنی محبت کو اپنا بنا چکا اپنے نام کی طرح۔۔

ہاں بلکل ہی میرا کوئی پتہ نہیں اس پر اپنے نام کی مہر بھی لگا دوں رخصتی سے پہلے کارنامہ انجام دے دوں،، ایان اپنا کان کھجاتا بولا جب کہ سعیر بری طرح بڑبڑایا تھا۔۔۔

ککککک،،، کیا مطلب ہے اپکا،، کیا بول رہے ہیں آپ اونچا بولیں۔۔۔

کچھ بھی نہیں اوو نہیں اونچا بولوں تو لو سنو۔۔

اوو نہیں میرا مطلب نہیں مجھے نہیں سننا چپ ہوں میں ماما کو بتاتا ہوں کس قدر بے باک ہو گئے ہیں ابھی نکاح ہوا نہیں ہے تو یہ حال ہے جب ہو گا تب کیا ہو گا۔۔۔ما۔۔۔!!!!

سعیر نے سارہ بیگم کو آواز دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ایان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو گے تم،،، کیا مسلئہ ہے،،، چپ ہو ووو کچھ نہیں بولا میں نے۔۔

سعیر مچلا۔۔
ایان نے نرمی سے اسے چھوڑا۔۔۔۔

افف بھائی جنگلی کہیں کے آپ بھی بڑی چیز ہیں قسمے میں آپکو آیویں شریف سمجھا تھا پر آپ تو دو ہاتھ آگے نکلے۔۔۔

او جاو۔۔۔!!!

ان دونوں کی نوک جھوک کے درمیان ایہا کمرے میں داخل ہوئی،، جو رائل۔ بلو لمبی فراک پہنے،، نیچے چھوٹی دار بچامہ اور گلے میں ڈوپٹہ ڈالے بالوں کو ایک سائیڈ پر کلرز کیے انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی

اووو ایم جی بھائی بہت زیادہ والے کارٹون لگ رہے ہیں۔۔۔
ایہا نے مزاق میں بولا وہ جو مسکراہٹ گہری کرنے لگا تھا اچانک گندی سے شکل بنا۔ کر دیکھا وہاں سعیر کا قہقہ چھوٹا تھا

۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔!!!!

ایہامیری جان یورا کڈ بھیاشا کڈ لگی نامیری بہن،، سعیر نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگایاوہ بھی کھکھلا دی۔۔۔

ایہایار۔۔۔۔!!!!
میں کہاں سے تمھیں کارٹون لگ رہاہوں یار۔۔۔۔ایان نے منہ پھلا کر اس سے پوچھاایہا کو بھائی ہر ڈھیروں پیار آیا
۔۔۔

اووو ڈونٹ بی سیڈ بھائی،،، آپ بہت بہت بہت زیادہ پیارے ی لگ رہے ہیں۔۔

We r just kidding yaar....!!!

Chill comeon ...!!!

ایان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایااور اگے ہو کر اسکے ماتھے پر لب رکھے،، تھینکیو مائی پریسز میری گڑیا بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔

اووہوو۔۔۔!!!!
تھینکیو بھائی۔۔۔
وہ۔تو میں ہوں ہی بہت پیاری الحمد اللہ۔۔۔۔!!!

ایان اسکی ادا پر مسکرایاجبکہ سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔

رئیلی ایہا۔۔۔!!!

یسسس،،،
میں اتنی سندر ہو میں کیا کروں۔۔۔

سرخی پاؤڈر کو تھوڑا کم کرو اصلیت سامنے آجائے گی۔۔۔

سعیر نے بول کر دانتوں تلے لب دبایا جبکہ ایہا کا منہ کھل گیا مطلب۔وہ اتنی پیاری اور بھائی اسکے حسن کو کسی خاطر میں نالا کر نظر انداز کر رہے ہیں حد نہیں ہو گی۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔!!!!!!
وہ چلائی جبکہ ایان اور سعیر ہنس دیے۔۔۔

بہت برے ہیں۔ آپ دونوں جائیں۔میں آپ دونوں سے بات ہی نہیں کرتی۔۔

ارے بھئ میں نے کیا کیا میں نے تو بولا سب سے پیاری لگ رہی میری گڑیا۔۔۔

آپ انکی بات پر ہنسے کیوں انکے ساتھ مل کر ہاں بولیں۔۔۔

اچھا سوری،،وئی آر رئیلی سوری میری جان۔۔۔!!!

ہماری بہن سب سے پیاری لگ رہی ہے لاکھوں میں۔ایک ہے نا بھائی۔۔۔

ہا بلکل۔۔۔۔!!!
ایان نے سعیر کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

اووو سچی۔۔۔!!!

مچی۔۔۔!!!
دونوں بھائیوں نے اپنے بازو پھیلائے وہ بھاگتی ہوئی انکے گلے لگی ایسا ہی تو تھا انکا رشتہ،،نوک جھوک،،،خوبصورت سا!!!!،،ڈھیڑ سارا پیار اور شرارتیں،،ہمشہ مسکراتے تین بہن بھائی ایک ہیپی فیملی کتنی جلدی یہ سب اتنے بڑے ہو گئے انکے ماں باپ کو بلکل بھی پتہ نا چلا وہ جو دروازے پر کھڑے ان تینوں کو دیکھ رہے تھے،،انکی اٹھکیلیاں دیکھ کر۔مسکرائے اور آرام ارام۔سے چلتے اندر آئے،،وہ جو تینوں پہلے ہی گلے لگے کھڑے تھے،،شاہ صاحب اور سارہ بیگم نے انہیں اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

ان تینوں نے انہیں سر اٹھا کر دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے،،انہیں دیکھ کر وہ تینوں گہرا مسکرائے اور الگ ہوئے
۔۔۔

میرے پیارے تھری سٹارز۔۔۔!!!

شاہ صاحب نے تینوں کے سر پر بوسا۔۔۔

اینڈ اوور ورلڈ بیسٹ پرینٹز۔۔۔۔!!!!!

(Our world best parents)

شاہ صاحب اور سارہ گہرا مسکرائے جب وہ تینوں یکسا ہو کر بولے۔۔۔

لو یو پیارے بچو۔۔۔!!

لو۔ہو ٹو مام اینڈ ڈیڈ۔۔۔

شاہ صاحب اور سارہ ایان کی جانب بڑھے،، سارہ نے آگے بڑھ کر ایان کا کالر پکڑ کر شیر وانی ٹھیک کی اور اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارا لگ رہا میرا بیٹا۔۔۔!!!

تھینکیو ماما۔۔!!!

آپ دونوں بھی ہمشہ کی طرح بہت پیارے لگ رہے ہیں وہ اپنے ماں باپ کو مخاطب کر کے بولا تو وہ دونوں گہرا مسکرائے۔۔۔

اب آپ سب کا یہی رہنے کا ارادہ ہے کیا جانا نہیں کیا یا میں عائزہ بھای کو فون کر کے منع کر دوں۔۔

اور کیوں یہی تم اپنے نکاح پر کرتے نازرش کو منع تب تو ایسے تڑفنا تھا جیسے کوئی تمبوڑی کاٹی ہو تمھیں۔۔۔۔

ایان نے اسے آنکھیں دیکھا کر گھور کر بولا۔۔۔

شاہ۔صاحب نے دانتوں تلے لب دبایا انکے سب سے تیز اور سب کی بستی کرنے والے سپوتر کی اج اپنے ہی بھائی سے کلاسیکل ہوئی تھی۔۔

جب کہ سعیر نے منہ کھولے انہیں دیکھا،،سارہ اور ابیہا تو ہنس پڑیں۔۔۔

میں دیکھ رہا۔ہوں زیادہ زبان لگ گئ ہے آپکو نہیں۔۔۔

تو تمہارا ہی بھائ ہوں۔۔۔

ہاں ڈال دیں سارا ماجرہ مجھ پر۔۔۔

اچھا چلو باقی بعد میں لڑنا ابھی چلو۔۔۔۔

چلیے،،وہ دونوں نوک جھوک کرتے کبھی ایہا کو چھیڑتے باہر نکلے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف عائزہ بیوٹیشن کے پاس تیار ہو رہی تھی،، سفید رنگ کی پیاری سی لمبی فراک پہنے،، نیچے سفید چوری دار پاجامہ پہنے اوپر لائٹ بلیو کلر کا ہلکہ سا بارڈر پر کام ہوئے،، جسے بیوٹیشن بہت نفاست سے بالوں کا جوڑا بنا کر سیٹ کیا تھا انتہائی خوبصورت کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی ایان تو دیکھتے ہی لٹو ہو جاتا وہ اج۔لگ ہی اس قدر حسین رہی تھی ۔۔

رمشا عائزہ کو دیکھنے اسکے کمرے میں آئی اسے دیکھ کر قدم اپنے جگہ پر ساکت ہوئے تھے،،، اتنی خوبصورت ماشاءاللہ،، وہ اسے دیکھے گی دیکھتے ہی لبوں سے دعا نکلی۔۔

"اے رب جتنی حسین آج میری بیٹی لگ رہی ہے اسکی قسمت کو اتنا ہی حسین بنانا اسے ہر خوشی دینا یہ مسکراہٹ جو بیک وقت اس کے چہرے پر ہر وہ ہمشہ ایسے ہی قائم رہے

وہ قدم قدم چلتی اسکے پاس آئی اور آکر اسی کی طرح پیچھے سے بیک ہگ کیا تو عائزہ گہرا مسکرائی وہ اسی طرح پیچھے مڑی اور رمشا کے گلے میں بازو ڈالے اور زور سے گلے لگایا۔۔۔

آئی لو و یو ماما۔۔۔۔!!!!

آئی کو یو مو و ر مائی بے بی۔۔۔۔!!!
یو آر لوکنگ سو مچ پریٹی عائزہ ماشاءاللہ۔۔۔۔

ناٹ مور دین مائی ماما یار روہ رمشا کے گال چٹاچٹ چومتی بولی وہ۔ کھلکھلا دی۔۔۔

میرا۔ہیارا بچہ۔۔۔

ہمشہ خوش رہو عائزہ میری دعا ہے اللہ تمھیں تمام خوشیوں سے نوازے اور ایک بات یاد رکھنا اب سے وہی تمہارا گھر ہے عائزہ تمھیں وہی رہنا ہے،،، ہمارے یہاں تو یہ کہا جاتا ہے کہ اب جا رہی ہو تو تمہارا جنازہ وہی سے اٹھے گا مگر تمہیں کوئی بھی تکلیف ہو تم مجھے بتانا ویسے تو ایان بہت پیارا بچہ ہے وہ کبھی بھی تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دے گا مگر تمھیں اب وہی رہنا ہے اپنا گھر بسانا ہے،،، شوہر کہے اگر کہ دن کو شام تو بولو ہاں شام ہے سمجھ رہی ہو نا عائزہ وہ اسکی بالوں کی لٹ کو پیچھے سکیرتی بولی۔۔

عائزہ نے اسکے ہاتھ تھامے اور ان پر باری باری بوسا دیا،، بے فکر ہو جائیں میری ماما میں آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گی،،، اور میری طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں ملے گی آئی پرامس ماما۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔

آئی لو و یو ٹو میرا بچہ۔۔۔۔!!!

چلیں نیچے بابا اور باقی سب انتظار کر رہے ہیں آر یو ریڈی۔۔۔؟؟

یس ماما ائم۔۔۔

چلو وہ اسکا ہاتھ پکڑے نیچے بھری۔۔۔

"مل۔جاتے ہیں لوگ چلتے ہوئے
جیون کی راہیں بدلتے ہوئے۔۔

کیسے بن ہیں یہ بندھن

دل چھوڑ تا ہی چلا

سب رستے پیار کے یہ کھولتا ہی چلا۔۔
رب نے بنا دیا جو یہی رشتہ قبول ہے۔۔

پوچھے کوئی تو پیار سے کہنا
ہاں قبول ہے۔۔۔

وہ۔لوگ بادشاہی مسجد میں کافی دیر سے موجود تھے،، تمام۔ مہمان بھی موجود تھے

بس رمشا والوں کے آنے کا انتظار تھا،، کہاں رہ گی ہے یہ لڑکی ماما دیکھ لیں ہمشہ کی طرح آج بھی یہی لیٹ ہے آپ ہمشہ۔سے مجھے بولتی تھیں نا آج بھی اسکے سرخی پاؤڈر ختم نہیں ہو رہے ہونگے۔
شاہ صاحب نے شوشا چھوڑا تو سارہ بیگم نے ایک۔ ہلکی سے دھپ لگائی۔۔۔
آپ بھی نا شاہ صاحب حد ہو گئی ہے آتی ہو گی بیٹی کی ماں ہے وکتنے کام ہوتے ہیں صبر رکھیں خبر دار کچھ بولا۔۔۔

او کے بیگم آپکا حکم سر آنکھوں پر نہیں بولتے ہم کچھ ویسے بھی آپکے سامنے آج تک کون بول پایا ہے۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا شاہ صاحب،، نہیں سدھر سکتے آپ۔۔۔۔

شاہ صاحب اس پر شرارتی سا مسکرائے۔۔۔

بڑی مشکل سے بگاڑا ہے خود کو جائے کسی اور کو جا کر سیدھا کیجیے۔۔۔۔

افففف سارہ نے اپنا ماتھا پیٹا شاہ صاحب ہنس دیے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رمشا اور باقی سب گھر والے بادشاہی مسجد لاہور میں موجود تھے۔۔۔

ایان کو نیٹ کے پردے کے دوسری اور بٹھایا گیا تھا وہ صدا کا شریف بچہ تھا بچپن سے ہی تحمل صبر سے کام۔لیا تھا اس کی مثال تو یہ بھی ہے کہ جب تک پتہ نا تھا کہ عائزہ کی شادی کی اس سے ہو رہی ہے تو ماں باپ کی پسند پر ہاں کر کے محبت کی قربانی دینے کو تیار تھا اور آج بھی تحمل سے پردے کے اس پار بیٹھا تھا جبکہ سعیر شاہ بلکل اس کا الٹ تھا،، انتہائی گھمنڈی،، ضدی،، سر پھرا اور لڑاکا،،، ابھی بھی اپنے بھائی کے تحمل کو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کہ اسکی جگہ وہ ہوتا تو بے تاب ہوتا اپنی دلہن کو۔دیکھنے کے لیے مگر وہ اللہ ہی دیر وہ محض سوچ ہی سکا۔۔۔

اتنے گیٹس ہوتے نا مسٹر ایان شاہ قسمے آج برات ہوتی نکاح نہیں پر نہیں آپ نے تو قسم کھار کھی ہے شرافت کا مظاہرہ کرنے کی۔۔۔

فاریور کائنڈ انفارمیشن سعیر شاہ میں آپ کی طرح اتوالا اور سر پھرا نہیں ہو۔صبر کا پھل میٹھا ہوتا شاید اسی صبر کا پھل مجھے عائزہ۔کی صورت میں مل رہا ہے تن اپنے گیٹس اپنے پاس رکھیں ہو نہہ۔۔۔۔

دوسری طرف عائزہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنے ماں باپ کے سنگ اور اپنی سہیلی عرشیہ کے سنگ چلتی آرہی تھی،، سفید کلر کے ساتھ لائٹ بلو کمبینیشن کا ڈوپٹہ لیے،، بیوٹیشن کے کیے گئے مہارت سے میک اپ وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی سارہ بیگم اسے دیکھ کر مسکرائیں اور اسے آگے بڑھ کر خود سے لگایا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹا وہ اسکا ماتھا چوم کر آگے بڑھنے میں مدد دی اور لا کر اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

یہاں آکر وہ سامنے والے شخص کے صبر کا پیمانہ ٹوٹا تھا آخر اپنی محبت کو اپنے محرم کے روپ میں دیکھنے کے لیے کتنا انتظار کرنا پر رہا تھا اسے لیکن پھر سکوں سے بیٹھا رہا تبھی مولانا طارق جمیل صاحب عائزہ کے پاس آئے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ جو پہلے سے ہی ہلکا ہلکا کپکپا رہی تھی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا،، مولانا صاحب اسکے پاس بیٹھے اور نکاح کے پاک کلمات پڑھنا شروع کیے۔۔۔

بیٹا۔۔!!!
عائزہ علی ولد علی شاہ آپکا نکاح ایان شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر باعوز 50 لاکھ روپے اور 5 تولا سونا سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔

عائزہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگیں،، کپکپاہٹ میں مزید اضافہ ہوا جب رمشا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

بولو بیٹا عائزہ بولو۔۔۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

عائزہ نے سر ہلایا۔۔۔

قق،،،،، قبول ہے۔۔۔۔
عائزہ کی رمشا کے ہاتھ پر گرفت بھری۔۔۔۔

کیا اپکو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔۔

3 دفعہ قبول ہے بول کر عائزہ نے اپنے تمام حقوق سامنے بیٹھے خوبصورت اور اپنی بچپن کی چاہت کے نام کیے تھے
۔۔۔۔

عشق ہو جاوں پیار ہو جاؤں
میں جس خوشبوئے یار ہو جاؤں
اس کے وعدے کا اعتبار کروں
پھر سب انتظار ہو جاؤں

اوڑھ ہوں اس کی یاد کی چادر
اور خود پر نثار ہو جاؤں
جو ہوا تجھ کو چھو کے آئے میں
اس کو چھولوں بہار ہو جاؤں

جس گھڑی اسکا آئنہ دیکھوں
اس گھڑی کا عکس یار ہو جاؤں
اس کا کاجل لگا کے آنکھوں میں۔
مستی چشم یار ہو جاؤں

مولانا صاحب چلتے ہوئے دوسری طرف ایان کے پاس آئے جہاں وہ لگاتار مسکراتا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جو مولانا صاحب کی آمد پر سیدھا ہوا تمام لوگ ایان سمیت مولانا صاحب سے بغل گیر ہوئے اور احترام سے انہیں بٹھایا جن نے ایان کا نکاح شروع کیا۔۔۔

ایان شاہ والد شاہ صاحب آپکا نکاح عائزہ علی ولد علی شاہ سے حق مہر 50 لاکھ روپے اور 5 تولا سونا سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔

ایان نے دل و جان سے اپنی عائزہ۔اپنے عشق کو قبول کیا۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

قبول ہے۔۔

میں اسے ہر خامی اسکی تمام تر خوبیوں سمیت قبول کرتا ہوں۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔

آج سے اسکے تمام۔دکھ میرے اور میری تمام خوشیاں اسکی مسکرا کر اینڈ پر دل و جان سے عائزہ کو اپنے نام۔کیا اور سائن کر کے سب سے مبارک باد وصول کی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عائزہ کو باہر لایا گیا جہاں اسکے دولہے راجا اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔

عائزہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سامنے سے ایان تک آ رہی تھی جب اچانک سے ایان کی نظر سامنے سے آتی اپنی شریک حیات پر پڑی اور وہاں ہی رک گئی وہ بے حد حسین،، معصوم سے پانچ کی گڑیا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سیدھا اسکے دل میں اتری وہ تو تھی ہی بلا۔ کی حسین اور معصوم پر آج ایان کا زاویہ نگاہ بدلہ تھا وہ۔ اسے دیکھے گیا جب وہی طوفان سعیر شاہ جس کو کسی سمت کوئی سکون میسر نہیں خود کی زرش نہیں تو باقی سب کو کیسے جینے دے یہ لڑکا آیان کو۔ دیکھتے ہوئے لب دبایا اور ساتھ ہی ٹھکوا مارا۔۔

ایان اچھل کر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

اہمم اہمم کیا دیکھا جا رہا ہے جناب سامنے وہ کیا کہتے ہیں شوہر والی فیلنگ آ رہی ہے کیا اہمم وہ کہ کر جان لیوا طریقے سے لب دبا تا کسی چھوٹی سی جان کے دل میں اترا تھا وہ جو سائیڈ سے گزر رہی تھی یہ ادا دیکھ کر ٹھٹک کر رکی اور آج ایک۔ پہلی نظر اس پر ڈالی وہی وہ جس کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھما رہا تھا سامنے نظروں کہ تپش پر آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ پری پیکر بے بی پنک فراک میں ہلکا ہلکا میک اپ کیے اسکے دل میں اتری وہ اسے دیکھ کر اکھ ونک کر تا گہرا مسکرایا وہ اچھل گئی اور وہاں سے راہ فرار ڈھونڈھ کر بھاگی تھی کوئی پتہ نہیں وہ یہاں۔ بھی اسے پکڑ لیتا وہ اسکی پھرتیوں پر گہرا مسکرایا۔۔۔۔

ہمم،، بھاگ گئی۔۔۔۔
کہاں تک بھاگیں۔ گی میری جان آخر گرفت میں تو میری ہی انا آج نہیں تو کل ہی سہی ویسے میں بھائی کہتے ہیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے وہ سوچ کر خود ہی مسکرا کر لب دبا گیا۔۔۔۔

ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

اہمم اہمم کچھ دیر پہلے کوئی مجھے چھیڑ رہا تھا آ گیا اونٹ پہاڑ کے نیچے وہ بولا تو سعیر گڑبڑا گیا۔۔۔

جی نہیں دولہن آ گئی ہے بھائی ہوش میں آئیں کہاں گم ہیں ہاتھ تھامے وہ جو ابھی پہنچی تھی سعیر نے شور مچا کر اسے ہوش کی دنیا میں لایا۔۔

ایان۔نے اسے گھورا تو اس نے مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

ایان نے بے حد شفقت پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد کی اسے ارام۔اور شفقت سے اپنے ساتھ بیٹھایا اور اسکی طرف مڑا۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا بروا چکائے وہ کونفیدنٹ تھی نہیں مگر وہ یہاں کنفیوژ نہیں ہونا چاہتی تھی جانتی تھی ان دونوں طوفانوں کو۔۔۔ایان اسکی ادا پر گہرا مسکرایا اور اسے پیار بھری نگاہ سے دیکھا،،،بہت محبت اور پیار سے اسکے ماتھے پر محبت کی پہلی اور شرعی مہر ثبت کی۔۔۔

کیمرے کی آنکھ نے یہ حسین منظر اپنی آنکھ میں محفوظ کیا سعیر نے پیچھے کھڑے ہوٹینگ کی جس سے وہ چھوٹی سے گڑبڑا گی جب کہ آیان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

کہاں سے آئے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟

ماما کو بلاؤں ان سے پوچھیں سیدھا اور صاف بے باک جواب دے کر اس بیچارے کو بھی چپ کروا دیا۔۔۔

وہ دیکھو سامنے تمھاری زرش کھڑی گئ،، جاؤ اسکے پاس۔۔۔

اوو میری جان۔۔۔۔!!!
ابھی جاتا ہوں۔۔۔۔
وہ فورا سے پہلے اترتا اسکے پاس گیا یہاں ایان نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

ایان دوبارہ سے اپنی جان سے پیاری بیوی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

عائزہ پیار بھری پکار سے اسے پکارا۔۔
عائزہ نے لال سرخ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

Thankyou so much Aiza for coming in my life „ I m blessed my lady „„ I love u so mchh Meri jaan and I will love u till end of my breath it's my promise I will make u secure every time any where wd meee just believe meee...
If u Love me. I will love u more than ur self ....!!!

ایان نے خوبصورت لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔
کچھ ہی دیر میں یہ لوگ باہر فوٹو شوٹ کے لیے آئے،، فوٹو گرافر نے بہت حسین طریقے سے انکا ایک ایک پوز کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کیا تھا۔۔

ایان اور عائزہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ایان نے اپنے دونوں ہاتھوں میں۔عائزہ کا۔چہرہ تھام رکھا تھا اور اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا رکھا تھا یہ حسین منظر بھی کیمرے نے اپنی آنکھ میں محفوظ کیا۔۔۔

دوسری دفعہ ایان پیچھے جبکہ عائزہ آگے کھڑی تھی،، ایان نے دونوں ہاتھوں میں اسکے ہاتھ تھامے اور دعا کے لیے اٹھائے سامنے ہی بادشاہی مسجد کے مینار کے آگے یہ کھڑے تھے اور دونوں ہی بلا کے خوبصورت لگ رہے تھے کیمرا مین نے نفاست سے یہ منظر بھی ہمشہ کے لیے قید کیا۔۔۔

کبھی ہی دیر میں کچھ اور پوزز کے ساتھ انکا فوٹو شوٹ مکمل ہوا اور یہ لوگ اندر کی جانب بڑھے۔۔۔

دوسری اور سعیر شاہ اپنی جان کے پاس آئے تھے جو بڑے مزے سے کھڑی ایہا سے باتیں کر رہی تھیں،،، ایہا نے پیچھے کھڑے بھائی کو دیکھا جس نے معصوم سی شکل بنا کر اسے جانا کا کہا ایہا آنکھیں دیکھاتی وہاں سے بہانا کر کے غائب ہوئی تھی جبکہ وہ یہاں اکیلی رہ گئ اسے معلوم تھا کہ شامت کبھی بھی کہیں بھی آسکتی ہے خاص کر جب وہ اکیلی ہو گی تو جبھی وہ فورا بھاگنے کی تیاری تھے جب نازک کلائی کو کسی کی گرفت میں پایا،، لمس سے پہچان گی کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا ذاتی شوہر اس تک پہنچ چکا ہے زرش کی سانس اٹکی۔۔

سعیر قدم قدم چلتا اسکے بلکل قریب آیا کلائی سمیت اسکے بازو پکڑ کر اسکے پیٹ کے گرد اپنا بازو لپیٹا یا وہ خود میں سمٹی ۔۔۔

کہاں جا رہی ہے اکیلے اکیلے یونہہ میری جان کان میں۔گھمبیر سرگوشی کرتے ہوے کان کی لو کو لبوں سے کاٹا تھا،، یہ پلر کے دوسری طرف تے ہاں تقریبا کوئی نا تھا۔۔

سسس۔۔۔ سعیر لیو می کوئی آجائے گا وہ سرگوشی نما آواز میں بولی سعیر کے اسکے کان پر شرارت کرتے لب رکے۔۔

کوئی بھی نہیں آئے گا میری جان،، یہاں صرف میں اور تم بال ہٹا کر شفاف سی سفید گردن پر لب رکھے تو وہ کرنٹ کھا کر اچھلی تھی وہ دور ہوتی جب سعیر نے گرپ دے کر اسے رکے رکھا۔۔۔

کدھر میری جان اتنا آسان ہے کیا میری گرفت سے نکلنا ہمم۔۔۔۔

سعیر پلیز ز۔نا کوئی اجائے چھوڑیں مجھے وہ پھڑ پھڑائی۔۔۔۔

اہاں نو نو زرش ڈارلنگ نووووا بھی تو کل کا حساب بھی چکتا کرنا کے مجھے جو کل آپ نے مجھے پورا دن نظر انداز کیا اور رات کو آدھی بات کیے بغیر مجھے 3 میسجیکل ورڈز بولے بغیر آپ گھورے بیچ کر سو گئیں تھیں۔اسکی سزا تو بھگتیں۔۔۔

ننن،، نہیں سعیر ابھی بولتی ہوں نا!!!!پلیز زززز چھوڑ دیں۔۔

سعیر نے جھٹکے سے اسکا رخ مور کر اپنی طرف کر کے پلڑ سے لگایا اور اسکے بے حد قریب ہوا کہ زرش کے ماتھے پر سعیر کے گرم سانسیں پر رہی تھیں۔۔۔

وہ توں ولنے ہی لڑیں گے ڈئیر وائفی ایسے تو نہیں چھوڑوں گا میں آپکو۔۔۔

بول رہی ہو۔نا پھر تو چھوڑ دیں۔۔۔

نامیر ادل نہیں کر رہا۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔

تمھیں دیکھنا،، آنکھوں میں بسانا،، تمھیں سننا،، تمھیں حفظ کرنا تمھیں محسوس کرنا وہ اسکے گال پر لب رکھے سکون سے اسکی خوشبو کو خود میں اتارتا بولا وہ اتنا کی خود میں سمٹی جا رہی تھی،، سعیر نے اسکے گال میں اپنے دانت گاڑھنا چاہے جو بلکل ہلکا سا اپنے دانتوں میں لیا وہ گھبرائی۔۔۔

سعیر نشان پڑ جائے گا۔۔۔۔

نووو۔۔۔۔!!!

وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

سعیر گہرا مسکرایا اور اسے پیچھے ہو کر دیکھا۔۔۔

تو۔۔۔۔!!!

ڈھیٹ آدمی ہنوز اسے زچ کیے جا رہا تھا اس کی کپکپاہٹ بھی نظر انداز کیے اسے تنگ کیے جا رہا تھا جیسے اسے حظ اٹھا رہا ہو۔۔۔۔

سعیر نہیں کریں۔۔۔۔

I want to give u a deep mark of my love

Which can not be easily remove and u will always remember my love after saw them

اسکے کان میں گھمبیر سرگوشی کر کے اسکے چودہ طبق روشن کیے تھے زرش کے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

سسس،،،،،۔ سعیر نو گیٹ بیک۔۔۔۔

سعیر لب دباتا مسکرا کر پیچھے ہوا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں وہ معصوم سی شکل بنائے بے حد حسین لگ رہی تھی،، گلابی گالوں پر پھیلی لالی،،، براؤن آنکھوں میں ہلکا سا غصہ سعیر نے خود سا اسکی گالوں پر جھکا ائم۔ سوری فار ڈیٹ،، پرں وہ کچھ بولے بغیر کندھے آچکا گیا،، زرش اسے دھکا دیتی وہاں سے فورا رفو چکر ہوئی تھی وہ اسکے بھاگنے پر مسکرایا۔۔۔

اووووومائی شائی کیٹ۔۔

آئی لوو یو قدر اونچا بولا زرش جو کچھ ہی فاصلے پر تھی سن کر گڑبڑا کر رکی پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس بے باک آدمی نے اسے فلائنگ کس پاس کی زرش نے ماتھا پیٹا اور سر نفی میں ہلاتی وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

عائزہ ایان کا نکاح ہو چکا تھا سب کچھ اچھا اچھا ہو رہا تھا سب بے حد خوش تھے آخر انکے بچوں نے اپنا اپنا گھر بسا لیا تھا ماں باپ بے حد خوش تھے آخر انکے لاڈلے پیارے بچے جو بہت خوش تھے ایسے میں شایان جو کہ پیچھے کنوارہ رہ گیا تھا چھوٹے نے دھڑلے سے فورسڈ نکاح کر لیا اور گھر میں آکر بتا دیا،، اس سے چھوٹے نے ماں باپ سے کہہ کر اپنے گیٹس یوز کر کے اپنی محبت کو پا لیا،، بہن بھی سولا آنے آگے نکلی وہ۔ تو لندن میں ہی گھر بسالی تھی دوست بھی گھوڑی چڑھ گیا تھا اب بس وہی کنوارا رہ گیا شایان کے تن بدن میں آگ بھڑک گئی،،، ایک۔ نظر سامنے بیٹھی پری پر ڈالی جو لال کلر کی شارٹ فراک پہنے،، نیچے سی گرین جامہ وار کیپری میں سی گرین اور ریڈ کمبینیشن کا ڈوپٹہ لیے بالوں کو ہلکے کرلز کیے وہ سادہ سا میک اپ کے نام۔ پر گلوز اور آنکھوں پر لائینر مسکارہ لگائے بے حد پیاری لگ رہی تھی بلکل کوئی۔ کانچ کی گڑیا شایان اسے دیکھ کر مسکرایا اور ایان کے پاس آیا جہاں وہ ابھی فوٹو شوٹ کروا کر آکر بیٹھا تھا۔۔۔

شایان اسکے پاس آیا اور آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ہیے ڈیوڈ۔۔۔!!!

او ہیے میری جان۔۔۔!!!

بہت بہت مبارک ہو یار دولہا بن ہی گیا وہ بھی مر مر کر جس کی بچپن سے حسرت تھی۔۔۔۔
شروع میں مبارک دے کر اینڈ پر اس کے زخموں پر نمک چھڑکا ایان کی مسکراہٹ جھٹکے سے غائب ہوئی اور اسکی طرف دیکھا شایان لب دبا گیا۔۔۔

دفعہ ہو یہاں سے کمینہ تو دوست ہی نا لعنت ہے لعنتی انسان بندہ تمیز سے مبارک دے دیتا ہے۔۔۔

ابے یار رر کمون چل میری جان اچھا بھئی بہت بہت مبارک ہو تم کو بیٹا صد اخوش رہو۔۔۔

او تھینکیو بابا جی۔۔۔!!!

شٹ اپ۔۔۔!!! شایان نے اسے گھورا۔۔۔

ہاہاہااوک۔۔۔۔!!!

یار میرا یار،، دلدار بہت پیارے ہو،، شہزادے شایان پھیل کے بیٹھے جانے ایسی کون سی بات تھی جو اتنے مکھن لگائے جارہے تھے ایان نے ترچھی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہے جناب کیوں مکھن لگ رہے ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ ایکچولی یار دیکھ تم سب کی شادی ہو گی ہے کیا میں سوتیلا ہوں ہمشہ سے اگنور ہوتا ہوں میری شادی کی بات کرنا ماما سے اور اپنے ریسپیشن پر میرا نکاح کروادیں نہیں بلکہ رخصتی وہ اپنی نظروں کے حصار میں سامنے بیٹھی پری کو لیے بولا ۔۔۔

وہ جو عائزہ سے باتیں کر رہی تھی کسی کی نظروں کی تپش پا کر اچانک سامنے نگاہ اٹھی تو وہ گہری نظر سے اسکا سجا سنوارہ لال سراپا دیکھ رہا تھا وہ ایک دم گڑبڑائی۔۔۔

شایان اسے دیکھ کر مسکرایا وہ بوکھلا کر وہاں سے اٹھ گئ اور رخ موڑ کر بیٹھ گئ وہ اسکی ادا پر گہرا مسکرایا اور ایان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ایان جو اسکی ایک ایک حرکت ملاحظہ فرما رہا تھا اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلایا اور ہونٹ دبا کر اپنی بتیسی چھپائی۔۔۔

بیٹا آپکو میرا نہیں۔ سعیر کا دوست ہونا چاہیے تھا ٹھرکی انسان۔۔۔

ہوں ویسے بات تو سولہ آنے سچ کی ہے قسمے۔۔!!! آج اسکا دوست ہوتا تو میں کم۔ازکم نکاح فائیڈ ہوتا تیرا یار ہو نہہ مگر اب تو تو بھی شادی شدہ ہے کر دے نا!!!اسفارش۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا آپ کو آپکے دانت پیارے نہیں ہیں جبکہ مجھے ہیں میں خالہ سے کوئی بات نہیں کرنے والا اللہ تمہارا بھلا کرے چلو۔۔۔

ایان تو نہیں کرے گا شایان نے معصوم سی شکل بنا کر ایان کو دیکھا تو اسے ترس آگیا۔۔۔۔

اچھا نا بے بی رومت میری جان میں بات کروں گا مان گئیں تو ٹھیک نہیں تو اپنی باری کا انتظار کریو۔۔

ہیں ایان تو منا بھی نہیں سکتا دور فٹے منہ آپ پر۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!!!

اچھا اوئے منالوں گا اب خوش۔۔۔۔؟؟

اووولویو ایان۔۔۔شایان نے آنکھ ونک کر کے اسے چھیڑا۔۔۔

ایان نے لب دبایا۔۔
دیکھیے میری شادی ہو چکی ہے تھوڑا فاصلہ رکھیں اب آپ۔۔۔۔

اہاں فاصلہ اور ہم۔۔۔
نیور بھئ،،،، یہ نہی۔ ہو سکتا۔۔۔۔

میری بیوی تجھے دیکھ لے گی ڈھیٹ کسی پاسے دا!!!۔۔۔۔

شایان نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ ہنس دیا۔۔۔۔

یہی تھی انکی پیاری سی حسین سی دوستی ایک دوسرے کے سنگ ہنسنا کھیلنا!!!!امزاق اور چھوٹی چھوٹی شرارتیں۔۔۔۔
ان دونوں نے اپنی اس دوستی کو ہمشہ قائم رہنے۔ کی دعا دی ایک دوسرے کو۔ دیکھتے ہوئے کیمرہ مین نے ان کی ایک۔ یادگار اور پیاری سی, پہ کلک کی تھی۔۔

نکاح کے بعد یہ سب اپنے اپنے گھر کی طرف نکلے تھے،، تمام مہمان دوست احباب گھر چلے گئے تھے۔۔۔
سب فیملیز اپنے گھر کو۔ نکلیں تھیں رات میں مہندی کے فنکشن کی تیاری بھی کرنی تھی،،، جبھی زیادہ دیر نا کی۔۔۔

سب لوگ اپنے گھر پہنچے،،،، برائیڈ لز کو اپنے اپنے روم میں کچھ دیر کے لیے آرام کرنے بھیج دیا کو اب سے تھوڑی دیر بعد مہندی کے لحاظ سے تیار ہونے والی تھیں،،، لڑکے سب کام میں مصروف تھے ایسے میں عالیان صاحب اپنی ماں کے پاس۔۔۔

ہیے ڈئیر موم۔۔۔۔!!!

ہمم کیا ہوا۔۔۔؟؟

آمنہ نے مصروف سا جواب دیا۔۔۔

بات کرنی ہے یار۔۔۔!!!

بولو سن رہی ہوں۔۔۔

وہ میں،، میں کہہ رہا تھا کہ میری اور مشا کی۔ رخصتی۔ کے بات کریں کامران انکل۔ سے۔ کل ہماری رخصتی بھی ساتھ ہی ہو گی۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی آمنہ کے کام۔ کرتے ہاتھ رکے تھے فورا اسکی جانب مڑی۔۔۔

عالیان۔تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئے الو کہیں کہ۔۔۔۔

میرا دماغ نہیں خراب،،،،کچھ دن ویٹ کرو ایک مہینے بعد تمھاری اور شایان کی شادی اکھٹی کر دوں گی۔۔۔

ہاں۔۔۔!! کیا ایک مہینہ،،ایک مہینے کا انتظار کون کمبخت کرے وہ بڑابڑایا۔۔۔

امنہ اسکی۔بڑبڑاہٹ سن کر اسکی۔طرف مڑیں اور اسے گھورا۔۔۔
میں تمھاری کوئی فضول بات نہیں مان رہی فل۔حال تمھارے ڈیڈ بہت غصہ ہونگے تھوڑا صبر کرو جلد کر دو گی۔۔۔

دفعہ۔ہو جاو اور جا کر اپنا کام کرو۔۔۔۔۔

حد ہے اماں قسمے میں سمجھ سکتا ہوں مڈل ون ہونے کا دکھ نا مجھے کوئی پوچھتا!!!!انا میری فکر مجھے تو لگتا کہ خود ہی رخصتی کر کے اب گھر والوں کے سر پر بمب پھوڑنا پڑے گا میری ماں نے نہیں کروانی۔۔۔

آمنہ بڑں بڑاہٹ سن کر مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی اور اٹھا کر اسے پاس پڑا میگزین مارا وہ کراہ ہوتا۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔!!!
استغفر اللہ۔۔۔!!!
ماں ہیں یا جلاد قسمے اینی زور دی مارا۔۔۔

عالی۔۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ چیخ کر اسکے پیچھے لپکی وہ وہاں سے ماں کو فلائنگ کس دیتا نکل گیا امنہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا ان بچوں کا!!!!افف۔۔۔!!!

خود پیدا کی ہے اب بھگتیں مسز قریشی وہ اپنی ماں کو ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر دیکھتا بولا اوہ فلائنگ کس دیتا کمرے میں گم ہوا تھا پیچھے سے آمنہ نے سر پیٹا۔۔۔

افف یہ بے باک اولاد۔۔۔۔۔!!!

اگلا دن خوشیوں بھرا دن تھا تمام لوگ جلدی اٹھ گئے تھے،،،ایسے میں۔عائزہ اپنے کمرے میں کل۔کی تھکن اتارتی ابھی تک سو رہی تھی وہ سوتے ہوئے کسی معصوم۔بچے کی طرح لگ رہی تھی،،جب رمشا اسے جگانے آئی۔۔۔

وہ آکر اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھی،،وہ جو ارام۔دے سوفٹ سے کشن کو ہگ کیے بال تکیے پر بکھرے منہ تکیے میں دیے سو رہی تھی رمشا اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔

عائزہ بیٹا اٹھ جاؤ دیر ہو گئی ہے تمھیں ابٹن لگانے تمھاری سہیلیاں آ جائیں گی ابھی وہ اسکے بالوں میں۔ہاتھ پھیرتی سر پر بوسا دیتی پیار سے بولی مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

عائزہ اٹھو نا!!!!۔۔۔!!!!

رمشا نے اسکی کروٹ بدلی۔۔۔

اچھا نا!!۔۔۔!!!

ابھی پانچ منٹ نا!!!۔۔۔!!!

عائزہ الریڈی لیٹ ہے میری جان،، تم۔شاور لو تمھاری سہیلیاں آنے والی ہی۔شاباش اٹھو۔۔۔

کیا یار ماما آنے دیں وہ کونسا پہلی بار آ رہی ہیں،،، پانچ منٹ نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جسٹ پانچ منٹ اس کے بعد اٹھو اور فریش یوووو جلدی۔۔۔۔

ہاں اچھا۔۔۔

وہ۔یہ۔ کہہ کر دوبارہ گھورے بیچ کر سو گئے رمشا نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا مگر کیا کرتی آج اس گھر میں آخری دن تھا کل اس نے رخصت ہو جانا تھا پھر کسی نیند نصیب ہو اس لیے سونے دیا اور خود اسکے کپڑے نکالے،،، مہندی کلر

کی سادی سی پیاری سی شرٹ،،،اور اسکی ساتھ مہندی کلر کی ہی کیپری،،،ساتھ ریشمی ڈوپٹہ نکالا،،،جو ابھی پہنا تھا کیونکہ ابھی اسکے سیدھے ہاتھوں پر۔مہندی لگنی تھی اور اسے ابٹن بھی لگانا تھا۔۔۔

عائزہ جلدی اٹھو ہو گئے پانچ منٹ،،دیکھو پہلے ہی 12 بج رہے ہیں کتنا سو گئ۔۔۔

اللہ ماما۔کیا ہو گیا وہ۔جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اٹھ گئ یار،،اٹھ گی ماما جی۔۔۔۔!!!

میرا۔پیارا بچہ رمشا نے اسکا۔ماتھا چوما۔۔۔!!!

اٹھ جاؤ اور جلدی سے فریش ہو کر آؤ پہلے ناشتہ کرنا پھر کچھ اور سمجھیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے وہ اپنی ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔لیتی عقیدت سے چومتی واش روم۔بھاگ گئ۔۔۔

پیچھے رمشا۔مسکرائی اور اسکا بیڈ ٹھیک کر کے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

وہ۔کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آئی سفید دودھیار نگت پر مہندی رنگ کا جوڑا،،، کھولے کندھے تک آتے کالے بال کالی آنکھیں وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی کچھ ہی دیر وہ بالوں کو ڈرائے کرتی سر پر ڈوپٹہ۔اورتی۔نیچے آئی ،،،،رمشا نے اسے دیکھا بلاشبہ وہ سادگی میں۔ بھی قیامت ڈھا رہی تھی جبھی وہ اسکے پاس آئی۔۔

ماشاءاللہ میرا بچہ بلا۔کا حسین لگ رہا ہے اب جلدی سے ناشتہ کرو لووووووہ۔اسے کرسی پر۔بٹھا کر اسے جوس کا گلاس تھمایا اور سلائس پر جیم لگانے لگی۔۔۔

عائزہ ابھی ناشتہ کر رہی تھی کہ اس کے گھر کی بیل بجی عائزہ مسکرائی۔۔۔

لگتا ہے ماما۔میری طوفان دوستیں آ گئی ہیں۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔!!!
تم۔ناشتہ کرو میں دیکھتی ہوں۔۔۔

شیور ماما۔۔۔!!!

عائزہ نے دروازہ۔کھولا تو حیرت کی انتہا تھی مطلب عرشیہ کے ساتھ ساتھ شام کو۔ایک۔اور جو دلہن بننے والی تھی وہ بھی ساتھ ٹپک پڑی تھی۔۔۔۔

ارے زرش بیٹا تم۔۔۔؟؟

تم۔یہاں کیسے۔۔۔؟؟

ہیے انٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

میں بلکل ٹھیک تم کیسی ہو بیٹا اور یہاں کیسے۔۔۔؟؟؟

ہیں کیوں آپ کو میرا آنا اچھا نہیں لگا اوکے بائے میں چلی جاتی ہوں وہ اپنے ڈبل روٹی جیسے ملائم پھولے گال پھولا کر بولی جو قدرتی گلابی تھے۔۔۔

ارے نہیں میں نے ایسا کب کہا ہے بھئ۔۔۔۔

جب مرضی آو مگر تمہاری بھی تو مہندی ہے او بٹن نہی لگانا کیا آمنہ نے آنے کیسے دیا۔۔۔۔۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی۔بات کھڑکی پھلانگ کر آئی ہوں آنٹی ماما کو نہیں معلوم۔۔

ہاں زرش بچے شادی ہے تمھاری اور تم کھڑکی پھلانگ کر اللہ یہ لڑکی لگی نا آمنہ کی بیٹی ایک جیسے کام۔۔۔

آنٹی کمون چل کچھ نہیں ہو گا میں عائزہ بھابی کو ابٹن لگا کر اڑن شو ہو جاؤں گی۔۔۔

اچھا چلو تمھیں بھی تو ابٹن لگنا ہے نا!!!ساتھ ہی تمھیں بھی لگاتے ہیں۔۔۔

ہیں نہیں آنٹی پلیز زز۔۔۔۔!!!

ہاں بلکل ٹھیک ماما اسکو بھی ساتھ لگائیں گے آجاؤ عائزہ اسے کھینچ کر اپنے پاس لے آئے وہ جو ییلو کلر کی سمپل سی شرٹ پہنے اور نیچے ییلو شرارا پہنے اوپر نیٹ کا ڈوپٹہ لیے بالوں کو دونوں سائیڈ سے پن اپ کیے سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

عائزہ اسے کھینچ کر لائی اور اپنے پاس جھولے میں بٹھایا۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھئی آپ لگائیں آپ کو لگنا ہے مجھے کوئی گھسیٹ رہی ہیں۔۔۔

اششششش۔۔۔،!!!
تمھیں بھی لگنا چالاک میسنی لڑکی اسی چیز سے بھاگ کر آئی ہو نا!!!تم۔۔

زرش نے اپنے ڈبل روٹی جیسے پھولے گلابی گال مزید پھولا کر اسے دیکھا تو اسے اس پر پیار آیا۔۔۔

تمھارا گال کتنے پیارے ہیں زرووو۔۔۔۔!!!

موٹے موٹے ببل گم جیسے۔۔۔۔!!!
وہ اسکے گال کھینچتی بولی۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔!!!
بھابی درد ہوتا یار۔۔۔!!!

آپ خود بھی تو کتنی پیاری ہیں اور جوان گالوں پر قدرتی بلشون لگا ہے وہ بھی کتنا حسین ہے وہ چٹاچٹ عائزہ کے گال چومتی بولی۔۔۔

ہاہاہاشریر ہو تم زرش۔۔۔۔!!
میں تمھیں۔کس نہیں کر سکتی اس لیے تمھارے گال کھینچ لیتی ہوں ورنہ میرا دل کر رہا ہے کہ تمھارے گال کھاؤں ببل گم کہیں کی۔۔۔

ہیں کیوں بھابی۔۔۔؟؟؟
کیونکہ ہمارے سعیر شاہ جیسے بندے کو اپنے ملکیت میں۔شراکت بلکل پسند نہیں ہے وہ بچپن سے ہی بلکل گھمنڈی،،، سر پھرا اور مطلبی آدمی ہے،،،، جو اسکا ہے وہ۔صرف اور صرف اسکا ہے،،، بھئی اس پر کوئی نظر بھی نہیں ڈال سکتا اسکو پتہ چل۔گیا نا اا اا میں نے تمھیں۔کس کی ہے تو اسکا کوئی بھروسہ نہیں وہ مجھے بھی غائب کر دے وہ مزاق میں کہتی زرش کو بلش کرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

اہاہاہاویری فنی بھابی۔۔۔!!!

اگر سعیر ایسے ہیں تو ایان بھائی کونسے کم ہیں ہم۔نے تو پھر بھی کچھ ماہ پہلے کسے کے دل پر حکمرانی کی ہے اپنے تو بچپن میں ایان بھائی کو اپنا دیوانہ۔کر دیا تھا جوانی تو جوانی وہ تو بچپن میں ہی آپکے مرید ہو گئے تھے جبھی تو اتنے سال اتنا دور رہنے کے باوجود آپکے علاوہ کسی کا۔سوچا تک نہیں انہیں نے۔۔۔

عائزہ۔اسکی۔بات سن۔کر گہرا۔مسکرائی اور سر جھکایا۔۔۔

اوہو شرم۔ارہی آپکو ہیں،،،اووووو سو سویٹ بھابی۔۔۔
وہ۔عائزہ۔کو۔ٹھکوا مارتی بولی۔۔۔

تم پر پکا۔سعیر شاہ کا۔اثر آیا ہے زرش شاہ باز آجاؤ۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔

اسی۔طرح ہنسی مزاق میں ان کو ابٹن۔لگایا گیا،،،عرشیہ نے انہیں ابٹن لگایا تو عائزہ نے اسے بدلے میں۔ڈھیر سارا ابٹن لگایا۔۔۔

پیاری کہتے ہیں دلہن اپنے ہاتھ سے اگر کسی لڑکی کو۔ابٹن لگائے اور تھپڑ مارے نا!!!تو اسکی شادی بھی جلدی ہوتی ہے تو یہ لو میں نے تمھیں تھپڑ بھی مار دیا او بٹن بھی لگا دیا عائزہ نے اسے تھپڑ مارا تو عرشیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

عائزہ کی بچی مرو،،،اسکے غصیلے چہرے کو دیکھ کر عائزہ اور زرش کھکھلا اٹھیں اور اندر کی طرف بھاگیں کیونکہ وہ ان کی طرف ابٹن کا باؤل لے کر بھاگی تھی۔۔۔

آمنہ زرش کو دیکھنے اسکے کمرے میں آئی تھی مگر کمرے میں کوئی نا تھا آمنہ کا دل اچھل کر حلق میں ایا۔۔۔

یااللہ یہ لڑکی یہ کہاں چلی گئ۔۔۔؟؟؟

زرش۔۔۔۔!!!!

اتنے میں شیشے پر ایک نوٹ لکھا نظر آیا۔۔۔

"ہیے مائے ڈیئر سٹ مام آئی نو آپ مجھے اٹھانے آئیں گی اور مجھے کمرے میں نا پا کر ایک دم۔سے بوکھلا جائیں گی ڈر بھی جائیں گی ڈونٹ وری آپکی زرش نہیں بھاگی کیونکہ جس کے ساتھ بھاگنا ہے وہ خود مجھے کل لینے آرہا ہے آگے آنکھ ونک کرنے والا ایموجی ڈال رکھا تھا میں عرشیہ بھابی کے ساتھ عائزہ بھابی کو ابٹن لگانے جا رہی ہوں جلد اجاوں گی قسمے کہیں نہیں جاؤں گی میں میسج کر دو گی آپ پریشان مت ہونا!!!!او کے مام لو ویو۔۔۔"

یااللہ یہ لڑکی اس کا۔کوئی کام سیدھا نہیں ہے عین مہندی کے دن یہ۔گھر سے باہر اللہ جی میں کیا کروں اسکا ضرور ابٹن سے بچ کر۔بھاگی ہے،،اللہ ہدایت دے اسے افففف۔۔۔۔!!!!

وہ سر نفی کی۔ہلاتی نیچے بھر گئیں اور عالیان سے کہا جا کر اس پاگل کو رمشا کے گھر سے لے کر آئے جہاں وہ مست ماحول مزے لے رہی ہے۔۔۔۔

ایان سعیر نیچے او دونوں۔۔۔۔!!!
سارہ بیگم نیچے کھڑی اونچی آواز سے بولیں تھیں۔۔۔۔

سعیر جو ابھی اٹھا تھا اور فون پکڑا تھا ایک دم بوکھلا کر اٹھا۔۔۔

اللہ جی کیا ہو گیا انہیں کونسا طوفان آگیا،،لڑ تو نہیں پڑیں۔ڈیڈی سے،،،اٹھ جا سعیر اس سے پہلے یہ ڈیڈی کا۔غصہ تجھ پر۔اتاریں ان کے پاس پہنچ وہ جلدی سے اٹھ کر واش روم۔میں۔بند۔ہوا۔تھا۔۔۔

ایان سعیر نیچے او میں۔اوپر آئی تو اچھا نہیں۔ہو گا۔۔۔۔

آیا ایا۔۔

ایان بھاگتا نیچے اترا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ماما کیا ہوا کیوں غصے میں۔ہیں۔۔۔؟؟؟

کب سے بلا رہی ہوں پہلے بھی اٹھا کر آئی تھی مگر مجال ہے اٹھ جاؤ پتہ نہیں کتنا کام ہے۔۔۔

سوری یار میں تو اسی وقت اٹھ گیا فریش ہو رہا تھا کیا ہو گیا کول ڈاؤن اچھا بتائیں کیا کام ہے۔۔۔؟؟

وہ۔دوسرا کہاں ہے ڈھیٹ آدمی ابھی تک نہیں آیا۔۔۔

آ گیا آ گیا ہوں وہ۔ بھی فٹافٹ سڑیاں اترتا آیا۔۔۔

کیا ہوا پیاری ماما۔۔۔؟؟؟
وہ۔ماں کے گرد بازو حمائل کر کے بولا۔۔۔۔

جلدی سی بیٹھو یہاں تم۔لوگوں کو۔ابٹن۔لگانا تم لوگوں کو۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!!

کیا ابٹن۔۔۔؟؟؟

نہیں ماما۔ پلیز زوہ۔ دونوں گندی شکل بنا کر ادھر سے ادھر ہوئے۔۔۔

ایان سعیر دفعہ ہو دونوں یہاں،،،، ایسے نہیں کرتے یہ لگانا ہے رسم ہے یہ۔۔۔۔۔

لیکن ماما آئی ہیٹ اٹس سمیل کتنا گند الگ رہا یہ لڑکیوں والی رسمیں ہمارے ساتھ کیوں کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟

لڑکیوں کی نہیں یہ لڑکوں کو بھی لگاتے ہیں چلو بیٹھو یہاں وہ زبردستی۔ پکڑ کر انہیں بٹھایا اتنے میں ابیہا اترتی نیچے آئی

۔۔۔۔

ایتھہہہ۔۔۔۔!!!!

ابٹن۔۔۔!!!!

میں لگاؤں گی بھائیوں کو وہ ایکسائٹڈ ہوتی بولی۔۔۔

اے چھپکلی نہیں کوئی نہیں تم ہٹو سعیر بولا۔۔۔

ماما۔۔۔!!!!!! وہ چلائی۔۔۔

کیوں نہیں بہن ہے وہ ضرور لگائے گی جاؤ میرا بچہ لگاؤ۔۔۔

دیکھو تمیز سے لگانا۔۔۔

وائی ناٹ ایہانے ہاتھ بھر کر۔سن دونوں کے پورے چہرے پر اوبٹن لگاڈالا وہ چلائے۔۔۔۔

ایہا کی بچی۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

یہ کیا کیا۔۔۔۔

ایہا کھکھلائی۔۔۔۔۔

اب تم۔بچو وہ سعیر اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگا جب ایان بھی پورا باؤل لا کر اسکے اوپر پھینک دیا۔۔۔۔۔

اا،،،،،،،ہہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!

یہ کیا کیا۔۔۔؟؟؟

میرے کپڑے۔۔۔۔۔!!!!

اہاہاہاہم سے پنگاناٹ چنگا میری ں ہنا!!!!۔۔۔!!!

ارے بھائی آپکی شادی ہے آپ مجھ سے نہیں ملیں گے ایہا آگے بڑھی۔۔۔

نہیں معاف کرو۔۔۔۔

نہیں نہیں ایہا ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور سعیر سے لگی،، سعیر کے کپڑے پورے کے پورے ابٹن سے بھرے تھے ۔۔۔۔

ایہا۔۔۔۔!!!!

یو۔۔۔۔!!!

اس سے پہلے اسپر کوئی اور حملہ ہوتا وہ وہاں سے بھاگی تھی پیچھے سارہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

رات کا پہر آیا تھا سب لوگ تیار ہو رہے تھے آج انکی مہندی تھی اسی دوران زرش اپنے کمرے میں اورنج رنگ کی شارٹ کرتی پہنے اسکے ساتھ اونج شرارہ میں سادگی میں بیٹھی تھی اور مشا اسکو ہلکا ہلکا سا میک اپ۔ کر رہی تھی،، میک اپ کے نام پر فیس پاؤڈر اور ہلکا سا بلش لگائے،، ہونٹوں پر ہلکے رنگ کا۔ لپ گلوز لگائے،، بالوں کی فرنچ ٹیل بنائے ڈوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیے،،، پھولوں کی بیندی لگائے،، پھولوں کے ائیر۔ رنگز پہنے،، ہاتھوں میں گجرے پہنے وہ بے حد حسین ہی لگی جیسے کوپری آسمان سے اتری ہو،، اس قدر حسین کے ایک۔ دفعہ مشا بھی اسے دیکھتی رہ گئ۔۔۔۔

چشم بدور۔۔۔۔!!!!

زرش شاہ آج تو سعیر بھائی گئے مجھے تو لگتا وہ کل تک۔ کا۔ انتظار نہیں کریں گے آج ہی اٹھا ہے کے جائیں گے تمھیں اپنے سنگ۔۔۔

زرش اسکے بات پر سرخ ہوئی۔۔۔

بکواس بند کرو تم۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا غصہ نا ہو مشا لب دباتی بولی۔۔۔

چلو آؤ سیلفی لیں۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔

زرش اسکے پاس آئی۔۔۔

اووو کہاں بے بی۔۔۔؟؟؟

خود تو کہا سیلفی لیں۔۔۔!!

ہاں تو۔لیتے پہلے تمھاری توکلک کرلوں کھڑی ہو۔سامنے۔۔۔

افف۔۔۔!!!

اوکے۔۔۔!!!

زرش سامنے کھڑی ہوئی،،مشانے مختلف سٹائل سے زرش کی پیاری پیاری۔پکس لیں۔۔۔

اہہہ۔بس۔۔۔!!!!

ابھی باہر بھی جاکر فوٹو گرافر نے مت مارنی ہے میں تھک گئ۔۔۔

ہاں اور سعیر بھائی نے ٹھرک وہ بڑں بڑائی مگر زرش نے اسے بری طرح گھورا۔۔۔

یوسٹوپڈ۔۔۔۔!!!!

I will kill you ...!!!

زرش نے کشن اٹھا کر اسے مارا وہ۔ کھکھلا دی۔۔۔۔

تم۔بچو بیٹا۔۔۔۔!!!!

تمھارا ابھی وقت آئے گا جب اکیلی ہو گی تب تمھارے پاس بھیجو گی عالی کو۔۔۔

اسکی بات سن کر مشا گڑں ڑائی تو سرخ کھکھلا دی۔۔۔

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔

جیسے کو تیسا میری جان۔۔۔۔!!!

زرش آنکھ ونک کر۔کے بولی تو مشا نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

اتنے میں آمنہ اسکے کمرے میں۔۔۔۔

زر۔۔۔!!!!

سامنے زرش کو دیکھ کر۔الفاظ منہ میں رہ۔گئے کہ وہ پہلے ہی اتنی خوبصورت تھی مگر آج اتنے میں ہی وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

زرش نے ماں کو دیکھا۔۔۔

آمنہ اسکی جانب بڑھی۔۔۔۔

اوومائی بے بی۔۔۔

You r looking damn much pretty my love ….!!!!

آمنہ اسکا ماتھا چومتی بولیں تو وہ مسکرا دی۔۔۔

Thanks my pretty mom

I love u ….!!!

وہ۔ماں کو ہگ کرتی بولی۔۔۔۔

آئی لو۔یو مور اینڈ مور مائی لووووو۔۔۔۔!!!!

آر یور ریڈی،،،،اسکا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی وہ پیار سے بولیں۔۔۔

یس آئی ائم۔۔۔۔!!!

اوکے چلو ہمیں مارکی(marquee) جانا ہے۔۔۔

شیور ماما۔۔۔۔
آمنہ مسکرا کر اسکا۔ماتھا چومتی اسے۔لیے۔نیچے آئیں۔۔۔

عائزہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اسکے ساتھ عرشیہ موجود تھی جس کی ماما۔کی طبیعت آج کل ناساز تھی مگر وہ اپنی اکلوتی اور جان سے پیاری دوست کے اتنے خاص موقع پر اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی،،،اور سلمی بیگم بھی اسے اسکی دوست کی شادی پر قدم۔قدم پر آگے رہنے کا بولتی تھیں۔۔

اب بھی وہ اسے تیار کر رہی تھی،،،اورنج رنگ کی شارٹ شرٹ پہنے ساتھ اورنج رنگ کا شرارہ جو اسکو اورزرش کو سسرال سے آیا تھا،،ہاتھوں میں گجرے پہنے،،،چوٹی میں چھوٹے چھوٹے پھول لگائے،،،ماتھے پر بیندی سجائے،، کانوں میں پھولوں کے ائیر رنگز پہنے وہ سادگی میں بہت حسین لگ رہی تھی،،،،،اس نے صرف میک اپ کے نام پر ہونٹوں پر گلوز اور آنکھ میں کاجل ڈالا تھا باقی وہ اور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

عرشیہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

تم تو پہلے ہی اتنی پیاری تھی کہ بچپن سے کوئی تمھارا دیوانہ تھا مگر آج آج تو تم اور بھی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔

خدا خیر کرے آپکے چاہنے والوں کی مسز عائزہ۔۔۔۔!!!!

وہ اتنے دلکش انداز میں بولی کہ عائزہ کے چہرے پر سرخی چھائی۔۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے میری جان،،،،اج۔تو اپ کی الگ ہی بات ہے وہ جو پنک کلر کہ پیاری سی کام۔دار شرٹ پہنے اسکے نیچے اورنج جامہ وار کیپری پہنے،،سر پر خوبصورت اور سٹائلش سا حجاب لیے،،،،آنکھوں پر بریک سالائیز لگائے،،لبوں پر لپ سٹک کے نام پر پیارا سا ہلکا گلوز لگائے،،اپنے گلابی گالوں پر شیمر لگائے بلکل سادہ سا تیار تھی،،،یہی سادگی تو اس کے چاہنے والے کو پسند تھی اس سادگی میں اسی حجاب میں اسکو داگریٹ شایان قریشی نے پسند کیا تھا تو وہ اسی طرح رہنا چاہتی تھی یہ بات اسکا دل کہتا تھا کہ جیسے اسے اسکے شایان نے پسند کیا ہے وہ تاعمر ایسے ہی رہے گی،،

جبھی آج کے دن بھی اس نے سر سے حجاب نا اتارا تھا مگر خدا گواہ تھا وہ اس سادگی میں بھی آج بھی سب سے الگ سب سے جدا الگ رہی تھی۔۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔

آپ نے پوری تیاری کر رکھی ہے کسی پر بجلیاں گرانے کی۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو عرشیہ آج بھی سب الگ سب سے جدا۔۔۔

عرشیہ اسکی بات پر سرخ ہوتی مسکرائی۔۔۔

اچھا بسسسس مکھن نا لگاؤ آج تمھارا دن ہے اور تمھیں تو کوئی مات دینے سے رہا۔۔۔

اہا،، چاہنے والوں کے لیے اپنے محبوب کا حسن ہی لازوال ہوتا ہے میری جان۔۔۔۔

اور اگر تم۔اپنے آپ کو شایان کی نظر سے دیکھو نا تو یقین کرو تم ایک ہی ہو۔اسکے لیے،،، میں نے سنا ہے تم پہلی اور آخری ہو جس کو اس نے نظر اٹھا کر بھی دیکھا ورنہ وہ وہ تو کسی کو۔دیکھتا بھی نا تھا،، اینڈ

U r the luckiest one my girl ….!!!!

عرشیہ۔ مسکرائی۔۔۔

جانتی ہوں عائزہ۔۔۔!!!

بہت اچھے سے جانتی ہوں میں پہلی اور آخری ہوں بہت سی لڑکیاں تھی ہمارے آفس میں مگر ان نے کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا وہ۔ تو وہ ہے جس نے مجھ سے بھی اظہار محبت نا۔ کیا بلکہ سیدھا ہی ماما۔ سے بات کی اور پھر اپنی ماں سے اسکے بعد مجھ سے۔۔۔۔

بہت لکی ہوں میں کہ مجھے شایان جیسے لائف پارٹنر ملنے جا رہے ہیں،، مگر تم تم۔ تو بہت خاص ہو کہ جسے کوئی بچپن سے چاہتا ہے اور آج تمہاری چاہت تمہارا محرم کے روپ میں تمہارے پاس ہے بہت خوش نصیب ہوتی اور بلاشبہ یہ تمہارا ایک طویل صبر کا میٹھا پھل بھی ہے وہ اسکا ماتھا چومتی بولی تو عائزہ بلش کر گئ۔۔۔۔

اچھا آؤ جب تک آنٹی نہیں آتی تمھاری پکس لوں۔۔۔۔

ہاں شیور وائی ناٹ عائزہ اٹھی۔۔۔

عرشیہ نے مختلف پوزز میں اسکی پکس کلک کیں۔۔۔۔

وہ۔ مغرور سا شہزادہ اپنے کمرے میں کھڑا شرٹ لیس آئینے کے سامنے کھڑا خود کو نہرانے میں مصروف تھا کچھ سوچ کر وہ مسکرا رہا۔ تھا اور شاید نہیں یقینا اسکی حسین مسکراہٹ کا محور کوئی اور نہیں وہی ایک اسکا جنون الفت اور اسکے عشق کی اکلوتی وارث یعنی اسکی شرعی بیوی زرش سعیر شاہ تھی جو ہر وقت اسکے حواس پر سوار رہتی تھی،، آنکھوں میں۔ بسی رہتی تھی،،، سانسوں میں سما چکی تھی اور تو اور روح تک میں بس چکی تھی اب بھی اسی کے بارے میں سوچ کر شیشے کے سامنے کھڑا گلاب ہاتھ میں پکڑے اسکی نرمی کو چہرے پر محسوس کر کے وہ مسکرا رہا تھا کیونکہ ایسے ہی گلاب کی پنکھڑیوں جیسا نرم۔ لمس اس شہزادے کہ شہزادی کا تھا جو اس روم روم میں بس چکا تھا۔۔۔

جس اچانک اس کی سوچوں اور مسکراہٹ کے محور کو مسیجز ٹون نے توڑا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا..
سکرین پر جگمگاتا مشا کے نمبر سے میسج دیکھ کر حیرانی ہوئی مگر جیسے ہی کھولا تو سامنے سکرین پر دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا شاید نہیں یقینا وہ زرش کی پکس ہی تھیں جس میں وہ اپنی پر کشش براؤن آنکھوں میں چمک لیے،، اپنے گہرے ڈمپلز کی نمائش کروا رہی تھی سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

ہاؤ پریٹی۔۔۔۔!!!

وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

اور مشا کو پکس ٹیگ کر کے ہارٹ سینڈ کیے۔۔۔۔

اور زرش کو۔ میسج لکھا۔۔۔

ہیے لوو۔۔۔!!!!
یو آر لوکنگ سو مچ ڈیمن پریٹی۔۔۔۔!!!!

زرش نے۔ میسج پڑھا اور ایک دم گڑبڑائی سامنے مشا کو۔ دیکھا جو لب دبائے ادھر ادھر دیکھتی انجان بن رہی تھی زرش نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور تن فن کرتی رہ گئی یہ دونوں باز نہیں آسکتے تھے۔۔۔

سعیر نے جھٹ سے اپنی شرٹ پہنی،، کالا کرتا پہنے اس کے نیچے سفید بچامہ،،، اور کندھوں پر سندھی چادر لیے،، وہ اپنے بال بنانے لگا،،، بال سنوار کر اپنا مخصوص کلون اپنے اوپر چھڑک کر اپنے کف لنکس بند کرتا وہ ایک نظر مغرور سا خود کو دیکھتا باہر نکلا۔ تھا۔۔۔

خوشبوؤں سے بھرا وہ شہزادہ اپنے بھائی کے کمرے میں داخل ہوا جہاں ایان اپنے کف لنکس بند کر کہ اپنی کلائی پر واچ پہن رہا تھا۔۔۔

ہیے برو۔۔۔!!!

ہیے یس۔۔۔!!!!

اوہووووو۔۔۔!!!!

بھئی یار آج تو برے ہینڈسم لگ رہے ہیں خوب تیاری شیاری ہمم۔۔۔!!!

جچ وچ رہے ہیں یار۔۔۔۔!!!!

ایان نے اسے دیکھ کر برا واچکائے۔۔۔

کیا ہے بھئی۔۔۔؟؟؟

خود تیار ہو کر سکتے مجھے کو تنگ کرنے لگتے ہو تم۔۔۔۔

میں کب کیا میں معصوم سا آپکا بھائی۔۔۔۔

استغفرُللہ۔۔۔۔!!!

اللہ تم۔جیسا معصوم بھائی کسی کو نا دے تو ہی اچھا ہے۔۔۔

ہاہاہاہا قسمت والوں کو ملتے ہیں مجھ جیسے معصوم ایان شاہ۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ قصیدے نا پڑھو اپنے چلو چلیں۔۔۔۔

ہاں چلیں۔۔۔۔!!!

وہ دونوں چلتے نیچے آئے جہاں سارہ اور شاہ صاحب ایہا انکا انتظار کر رہے تھے مارکی میں جانے کو۔۔۔

سارہ بیگم نے اپنے دونوں شہزادوں کو دیکھا اور انکی نظر اتاری وہ۔لوگ مسکراتے نیچے آئے اور باہر کو نکلے۔۔۔۔۔

وہ لوگ سب کے سب مارکی میں پہنچے وہاں پہلے سے ہی عائزہ اور زرش کی فیملی موجود تھی،، پھولوں کی پتیوں سے لڑکے والوں کا سواگت کیا گیا۔۔
وہ لوگ مسکراتے اندر آئے سب لوگ آپس میں ملے، لڑکوں کو سامنے ہی سٹیج پر بیٹھایا تھا
وہاں دو جھولے رکھے تھے جنھیں پھولوں سے سجایا گیا تھا،، اب وہاں ایک۔ایک۔ جھولے پر۔وہ۔دونوں شہزادے بیٹھے تھے۔۔۔

جب عالیان چلتا سعیر کے قریب آیا۔۔۔۔

ہیے ڈیوڈ۔۔۔!!!

ہیے میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے بھائی۔۔۔!!!

ہاہاہاہاہا

عالیان جو مسکرا رہا تھا اچانک اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ہونہہہہہ۔۔۔۔!!!!

بدتمیز انسان

آئی نو وو کے وہ۔تمہاری جان ہے ایسے بے باکی سے کیوں بول رہے ہو۔۔۔

بیٹا یہ ہے اعتراف محبت ہے بے باکی نہیں۔۔۔

اتنے میں احان ایا۔۔۔

ہیے بہنوی عرف سالے صاحب۔۔۔۔!!!

اووو ہیے،،، بہنوئی جی۔۔۔

آپ یہاں ہمارے پاس۔۔۔؟؟؟

جی بلکل۔بائی۔داوے۔مطلب کی بات بتائیں میری بیوی کو نہیں لائے آپ۔۔۔

سعیر نے۔اسے دیکھا۔۔۔

چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا۔۔۔

آئی ہے ایسے بے باک بچے ہیں استغفر اللہ۔۔۔!!!

اوو پیارے سالے صاحب آپ بھی کم نہیں جانتا ہوں میں آپ کو۔۔۔

بیٹے ابہا کا خیال رکھنا ورنہ۔۔۔۔

اووو آپ بھی میری بہن کا خیال رکھنا ورنہ۔،،ورنہ آپکو عالی بھائی پوچھ لیں گے ابھی میں چلا اپنی جان کے پاس بائے ۔۔۔

وہ کہتا وہاں سے دور گیا جبکہ پیچھے وہ۔قہقہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

تم۔بتاو کب کر رہے ہو شادی کب بجیں گے تمہاری شادی کے شادیانے۔۔۔۔

بہت جلد میری۔جان ماما۔سے کہہ نا۔۔۔

کیا۔کہوں۔۔۔؟؟؟

میری شادی کی سفارش کر یار۔۔۔

ہو۔تو گئ،، گیٹس ہے نا تو اٹھا کے لے آ بعد میں ریسپیشن دیں دی۔۔۔

او تیری ناٹ بیڈ یار۔۔۔!!
آئیڈیا تو اچھا ہے،، لٹس ٹرائی سم۔تھینگ نیو۔۔۔۔

یہ۔شاہد کوئی قبولیت کا۔وقت تھا جو سعیر اور عالی کی بات فرش کا۔سینا۔چیرتی عرش پر پہنچی تھی اور یہ۔بات سچ ہونے جانی بس وقت کا۔انتظار تھا مگر کیا کیسے یہ۔وقت ہی بتاتا۔۔۔۔

ایسے میں شایان جو اسکے۔پیچھے کھڑا تھا انکی باتیں سن کر منہ کھولا رہ گیا اور ایان کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو کہ دیکھ یہ۔ہوتے ہیں دوست پمپ کرنے والے نا کہ تیرے جیسے،، شایان نے روٹھی محبوبہ کی طرح چہرہ مڑا تو ایان ہنس پڑا۔۔۔

اوئے بے شرموں شرم۔حیا نہیں ہے کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔؟؟

کیا غلط ہے بھائی میری جان میں تو کہتا ہوں میرے ساتھ آپ بھی یہی طریقہ آزمالیں مجھے نہیں لگتا ہماری ماں نے ہم۔پر ترس کھانا خودی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔

نکاح کر کے بھابی کو اٹھا کر لے آئیں۔۔۔

چل۔اوئے بے شرم میں تم۔جیسا نہیں بد تمیز و۔۔۔!!!

ہاہاہاہاہاہا بھائی صاحب اسی بے شرمی کی وجہ سے اج۔گھوڑی چڑھ گئے ہیں اور کم از کم آپ سے چھوٹا بھائی کسی کے شوہر بن گئے ہیں اور آپ وہی کے وہی کنوارے ہاہاہاہاہا سعیر نے مزاق اڑایا۔۔۔

شایان کے تن بدن میں مزید آگ بھڑکی۔۔
چپ کرو تم دونوں۔۔
او سعیر کے بچے مت بھولو تمھاری مسز میری۔بہن۔چاہوں نا تمھیں خالی ہاتھ لٹا دوں کل۔۔۔

ہاہاہمت کر کے دیکھ لیں،،،اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔

اسکی بے باکی پر شایان نے منہ کھولے انہیں دیکھا۔۔۔

افففف بے باک آدمی وہ۔وہاں سے واک۔آوٹ کر گیا۔۔۔۔

شایان واک آؤٹ کرتا باہر سٹیج سے نیچے آیا تھا جہاں وہ حسین سے پری پر نظر پڑی نظر ایک۔جگہ جم۔سے گی وہ۔سب کی پرواہ۔کیے بغیر اسے نہارے۔گیا۔۔۔۔۔

وہ۔پری پیکر سادگی میں ہی اسکے دل میں اتری اوپر سے محبوب کا دیدار وہ بھی اتنے دنوں بعد آنکھوں کو ٹھنڈک سی ملنے والا سین تھا،،وہ۔مغرور سا شہزادہ،،میرون زنگ کہ قمیض پہنے نیچے سفید شلوار پہنے کندھوں پر سندھی شال پھیلائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

کسی کی نظروں کی تپش تپش کو محسوس کر کے مڑی تو سامنے وہ مغرور سا شہزادہ اسے دیکھ رہا تھا وہ بے حد ہینڈسم اتنے دنوں بعد اسے دیکھا تھا دل کو سکون ملا تھا مصروفیات کی وجہ سے اس سے بات بھی نا کر سکی تھی وہ بھی اسے دیکھے گی جب اچانک وہ قریب آیا اور وہ ہوش میں آئی۔۔۔

ہیے مائی لو۔۔۔!!!

کیس ہو۔۔۔؟؟؟

اسکے حجاب کی پن کو باہر نکل رہی تھی اسے ٹھیک کرتا بولا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

بلکل تھیک آپ کیسے ہیں وہ سر اونچا کرتی پیار سے بولی تو وہ۔ مسکرایا۔۔

جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا عرشی نے آنکھیں موندیں۔۔۔

بلکل ٹھیک۔۔۔۔!!! وہ پیچھے ہو کر بولا

عرشیہ۔ مسکرائی۔۔۔

کہا۔غائب ہو چہرے میں ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں ماما۔ کی طبیعت نہیں ٹھیک اسلیے وہ بھر آئی آنکھوں سے بولی کیونکہ آج کل۔واقع سلمی بیگم کہ طبیعت شدید ناساز تھی جس بات سے شایان ناواقف نا تھا اچھی طریقے سے واقف تھا جبھی سرد سی آہ بھری مگر اسکے آنسو دیکھ کر تڑپا تھا۔۔۔

عرشی نوووووو۔۔۔۔!!!!

ڈونٹ یو ڈئیر ٹو کرائی۔۔۔۔!!!

بہت عقیدت اور محبت سے اسکے چہرے سے آنسو چنے تھے،، عرشیہ اس جان لیوا لمس سے کسمسائی تھی گالوں پر لالی چھائی تھی۔۔۔۔

وہ۔ بلکل ٹھیک ہو جائیں۔ گی جانے کیوں پر اسے جھوٹی تسلی دے کر ریلکیس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ڈاکٹرز کی جانب سے کوئی تسلی بخش جواب نا تھا۔۔۔

میں ہونا تمہارے ساتھ ہر قدم۔ ہر پل بس اپنی ان خوبصورت آنکھوں میں۔ ہر گز آنسو نا آئیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

اور ہمشہ کی طرح میرے دل۔ پر۔ بجیلیاں گرانے تم ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

وہ۔ اسکے گال پر۔ جھکتا بولا۔۔۔

شایان۔۔۔!!!

وہ اچھلی تھی،،، پیچھے ہوں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

تم۔ اتنی پیاری لگو گی تو یہ دل۔ تو بے قابو ہو گا نا۔۔۔

نہیں کریں نا اا۔۔۔!!!

وہ۔ اتنی۔ معصومیت سے بولی شایان کو اس پر پیار ایا بہت پیار سے اسے خود سے لگایا۔۔۔

اوکے ائم سوری۔۔۔۔!!!

پیار سے ماتھے پر پیار کر کے پیچھے ہوا تو وہ۔ مسکرائی۔۔۔

آئی لو یو عرشی۔۔۔۔!!!

آئی لو ویو ٹو۔۔۔۔!!!

وہ۔ مسکرا۔ کر۔ معصوم۔ سے انداز میں۔ بولی۔۔۔

شایان گہرا۔ مسکرایا اور اسے پیار کر۔ کے آگے کسی کام۔ سے بڑا تھا۔۔۔۔

وہ جو اپنی بہن کے پاس سے واپس آ رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اس سے پوچھ کر باہر نکل رہا تھا جب خوشبوؤں سے بھرا ایک نازک نرم سا وجود سینے سے ٹکرایا،، وہ خوشبو کا جھونکا عالیان قریشی کے سانسوں سے ٹکرایا تھا اس سے پہلے وہ لہنگے میں اٹکتی دھرم سے گرتی وہ عالیان نے کمر سے تھام۔ کر گرنے سے بچایا وہ آنکھیں میچ گئ۔۔۔

عالیان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا،، اسکے سجے سنورے روپ کو ایک گہری نگاہ سے دیکھا اور دل میں اتارا تھا وہ تو ایسے کی پیاری تھی اور میک اپ سے تو چار چاند لگے تھے عالیان اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

مشا نے آنکھیں کھولیں تو جھٹ سے سیدھی ہوئی وہ۔اس سے دور ہوتی جب عالیان نے اسے کمر سے گرپ دے کر قریب کیا۔۔۔

کہا۔ چلیں جانِ جان ہمممم۔۔۔!!!
اکیلے اکیلے۔۔۔۔

کہیں نہیں جارہی چھوڑیں مجھے کوئی آجائے گا۔۔۔

آنے دو میں بھی دیکھتا ہوں کون آتا ہے۔۔۔؟؟؟

چھوڑیں عالیان۔۔۔۔!!!

کیون عالیان کی جان۔۔۔۔!!!
جان نثار کرنے والا لہجہ۔۔۔۔
عالیان نے اسکا ہاتھ ہمشہ کی طرح اپنی بئیرڈ پر پھیرا تو نرم و ملائم سے لمس سے رنگ و پر سرور اور نشا سا طاری ہوا،،مشا کا سب سے پسندیدہ عمل تھا یہ کیونکہ عالی کی سوفٹ سی سکن اور بئیرڈ کی چھبن سے ہاتھ پر گدگدی سی اسے مزہ آتا تھا۔۔

عالیان نہیں کریں گدگدی ہوتی ہے۔۔۔

تو انجوائے کرو جان عالی۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔؟؟؟

تو چاہیے تو چاہیے شام و صبح تو چاہیے۔۔۔۔

تو چاہیے تو چاہیے ہر مرتبہ تو چاہیے۔۔۔۔

عالی اسے مزید قریب کرتا اسکے کان میں جھک کر سرگوشی میں بولا تو مشا گہرا مسکرائی،، موچھوں کی چھبن کان پر محسوس کر کے ایک سرور سا جسم میں اتر رہا تھا۔۔۔

عالی چھوڑ دیں نا مجھے۔۔۔۔

دوبارہ پکارو ایسے میری جان کتنا حسین ہو گیا یہ نام تمھارے منہ سے ادا ہو کر وہ اسکے گال پر جھکتا شرارت کرتا بولا وہ بگھرتے تنفس سے اسکے حصار میں اسکے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

عمع۔،عالی۔۔۔۔

جی جان عالی۔۔۔!!!

پلیز لیو می۔۔۔

۔وائی میری جاں۔۔۔!!!
اتنے میں ہی گھبرا گی اگر میری پیار کی شدت تمھیں اپنے وجود پر سہنے پر جائے پھر کیا کرو گی گال سے ہوتا چن تک آیا مشا کی جان ہوا ہوئی۔۔۔

آ،،، آنٹی آپ۔۔۔!!!

عالیان نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

ماما۔۔۔!!!

پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نا تھا۔۔۔

مشا کھکھلائی اور اسے ٹھینگا دیکھا کر وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

عالیان نے اسے مصنوعی غصے سے گھورا۔۔۔

ناٹ فیئر مسز عالیان آپکو اسکا حساب دینا پڑے گا۔۔۔

دیکھیں گے وہ اسے زچ کرتی وہاں سے بھاگ گئ پیچھے وہ اسکی اداؤں پر گہرا مسکرایا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانا کھانے کے بعد دلہنوں کو سٹیج پر لایا گیا اچانک لائٹس آف ہوئی تھیں اور ایک سپاٹ لائٹ سامنے پڑی تھی جس میں وہ دونوں اپنی سہیلیوں کے سنگ چلتی آرہی تھیں،، تمام نفوس کی نظریں ان پر پڑی تھیں،،، کوئی اچھی نظر سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسد اور حسرت بھری نگاہ سے،، زرش پر نظر پڑتے ہی سعیر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ ایان کی تو تمام صلاحیتیں مفلوج۔ ہوئی تھیں وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھیں،،، عرشی اور مشامل کر انہیں سٹیج تک لائی۔ مشا نے بہت آرام سے اسکا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے بہت پیار اور عقیدت سے سعیر نے تھاما تھا۔۔۔

دوسری طرف ایان نے بھی اسکا ہاتھ تھام کر اسے اوپر آنے میں مدد کی تھی،، ایان نے عائزہ کو دیکھا،، عائزہ نے بھی ایک نظر اپنے مجازی خدا کو دیکھا تو وہ مسکرایا۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری جان ایان نے آگے پھر کر اس کا ماتھا چوما عائزہ مسکرا دی۔۔۔
اور آپ بھی سب سے پیارے۔۔۔
ایان گہرا مسکرایا۔۔۔

میری جان ائی لویو۔۔۔

آئی لویو ٹو ایان۔۔۔!!!

ایان گہرا مسکرایا،، اور اسے اپنے حصار میں لیے بیٹھا۔۔۔۔

سعیر نے اسے بہت پیار سے تھام کر اوپر آنے میں مدد دی اور اسے جھولے پر بیٹھا کر خود اسکے پہلو میں بیٹھا۔۔۔

واللہ لڑکی جان لینے کا ارادہ ہے کیا وہ۔ اسکے کان میں بولا وہ جھینپی۔۔۔

سعیر پلیززززز

کنٹرول یور سیلف ہئیر پلیززز۔۔۔۔

نہیں نا تم۔ اتنی پیاری لگ رہی آئی کانٹ۔۔۔

سعیر پلیز اگر آپ بازنا آئے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔

اچھا اچھا نہیں بیٹھی رہو وہ اسکا ہاتھ تھام کر پیار سے آرام سے بیٹھ گیا۔۔۔

زرش نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ دیکھے گئ۔۔۔

سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

جیسا کہ آپ جانتی ہیں ہر حال ہر وقت میرے دل پر بجلیاں گرانے والی زرش سعیر شاہ آج بھی ہر ہتھیار سے لیس ہے کہ مجھے اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے میری جان پوری دنیا کی خوبصورتی کا انبار میرے پہلو میں میرے پاس میرے محرم میرے عشق کے روپ میں موجود ہے،، میں سعیر شاہ پورے ہوش و حواس میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنے عشق اپنی عزت کی تاعمر حفاظت کروں گا کبھی انچ یا گندی نظر اس پر نہیں پڑھنے دوں گا میں ہمشہ تمھارے پاس تمہارا ہو کر رہوں گا اگر میں اپنے وعدے سے مکرا تو میری جان میرے عشق کی توہین ہو گی یہ۔۔۔

زرش اس اعتراف محبت پر گہرا مسکرائی۔۔۔

آئی لو یو سعیر۔۔۔۔

بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔۔

سعیر مسکرایا۔۔۔

آئی لو یو مور' میری جان بہت پیار سے اسکا سر سینے پر ٹکایا اور اسے حصار میں لے کر بیٹھا۔۔۔

سٹیج پر دونوں دلہنوں کو لانے کے بعد کچھ رسومات کی گئیں۔۔۔
دلہن۔اور دلہے کے ہاتھ پر ایک نیم کا پتہ رکھا گیا تھا،، جس پر تمام دوستی۔رشتے دور گھر والے انکے ہاتھ پر مہندی دھرتے،، سر پر ہلکا سا تیل لگاتے اور پیسے وار کر ساتھ کھڑے ملازمین کو دے دیتے اور ان کو میٹھائی ڈالتے اب کی بار باری تھی،،، شایان کی جس نے اپنے دوست کو تیل لگانا تھا جبھی بڑے مزے سے وہ عرشیہ کا۔ہاتھ پکڑتا سٹیج پر آیا ایان کی سانس سکھی مطلب اسکی شرارتی جگمگاتا ڈمپل دیکھ کر سمجھ گیا کچھ کرے گا یہ۔۔۔

شایان تمیز سے آکر اسکے پاس بیٹھا۔۔۔

دیکھ تمیز سے ورنہ میں تجھے سرے عام محفل میں ماروں گا۔۔۔۔

اوو چل ہاتھ لگا کر دیکھا چوڑیاں نہیں پہن۔رکھی میں نے۔۔۔۔

تو کر کچھ۔۔۔۔!!!!

شایان پہلے تو سوچا تھا اسے تنگ کرے گا مگر نہیں اپنے ارادے ترک کر کے اس نے رسم ادا کی اور ایک۔بڑا سا رس گلہ ایان کے منہ میں ٹھوسا تھا،، ایان نے اپنے منہ میں۔سے نکال کر آدھا اسکے منہ میں ڈالا تھا شایان چھی ء کرتا رہ گیا۔۔۔

گندے آدمی لعنتی انسان دفعہ مر وشایان تن فن کرتا وہاں سے اٹھا جبکہ عرشیہ نے نفی میں سر ہلایا وہ ایک پیاری سے پک کلک کرواتی وہاں سے گئ تھی۔۔۔

دوسری طرف عالیان اور مشا بیٹھے تھے دونوں نٹ کھٹ،،، سعیر اپنے دوست کو دیکھ کر گہرا مسکرایا جبکہ یہ دونوں ٹھرکی اپنے ٹھرک پن سے یہاں بھی باز نہیں آرہے تھے عالیان نے اسے دیکھ کر آنکھ ونک کی سعیر نے لب دبایا اور زرش کے آنچل سے چہرا کوور کیا،،، زرش نے اپنے ڈوپٹہ کھینچا۔۔۔

انسان۔ بنیں سعیر۔۔۔!!!

کیوں میری جان میں جانور ہوں۔۔۔
معصوم سے انداز سے پوچھا۔۔۔

افف کچھ نہی۔ ہو سکتا آپ دونوں کا۔۔۔

عالیان جھٹکے سے آکر اسکے پاس بیٹھا کہ سعیر کو دھکا لگا وہ زرش کے اوپر گرنے سے بچا جبکہ سعیر اگر زرش کو خود میں نا بھینچتا تو شاید وہ گر جاتا۔۔۔

سعیر نے سختی سے لب دبا کر آنکھیں بند کیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حرکت اس دوست کمینے کی ہے۔۔۔

زرش کراہ کر رہ گئ سعیر کو کہنی ماری وہ سیدھا ہوا،، جبکہ عالیان جس نے یہ کیا تھا وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔۔۔

کیا ہو گیا شاہ۔صاحب سیدھے بیٹھے گری کیوں جا رہے ہیں۔۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھا جبکہ زرش نے اسے گھورا،،، آرٹیفیشل بھالو،،ٹیڈی ٹک کے بیٹھو ہر۔جگہ جھولتے رہتے ہو۔۔۔
ایسی کرارے دار بیستی پر وہاں کھڑے سب نفوس ہنسی ہنس دیے جبکہ وہ منہ بسورتا رہ۔گیا۔۔۔۔

وہ اپنے مخصوص انداز میں وہاں۔کھڑا تھا،، مغرور سا کھڑا اپنے ڈمپل کے۔درشن کروا رہا۔تھا جب وہ۔معصوم پری پیکر وہاں اس کے پاس آئی و
اور آکر اسکے کندھے پر۔ہاتھ رکھا۔۔۔

ہیے احان۔۔۔!!!

احان اسکی جانب مڑا۔۔۔

او ہیے۔۔۔!!!

احان نے مسکرا کر اسکا سر تا پیر جائزہ لیا جو بلیک شارٹ شرٹ جا کے گلے پر۔ گو کڈن۔ بریک۔ کام۔ ہوا۔ تھا،، شیفون کے تنگ بازو،،،، اور شرارا پہنے،، ملٹی۔ رنگ کا ڈوپٹہ گلے میں لیے،، ہلکا ہلکا سا میک اپ کیے،، لمبے براؤن بالوں کا سٹائل بنائے وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی احان نے گہری نظر سے اسے دیکھا اور مسکرا کر ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

کیسا ہے میرا چھوٹا بومب۔۔۔!!!

ہاہاہا وہ طرز تخاطب پر کھلکھلائی۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں احان۔۔۔!!!

میں بلکل ٹھیک ہوں اپنی معصوم سی جان کو دیکھ کر وہ اسکے منہ سے آوازہ لٹ کو۔ ہٹا کر کان کے پیچھے سکیر اوہ۔ مسکرائی ۔۔۔

احان۔۔!!

جی جان احان۔۔۔!!!

یہ لوگ کتنے۔ پیارے۔ لگ رہے ہیں نا۔۔۔

نااا۔۔۔!!!

ہاں کیوں۔۔۔!!!

کیونکہ میری جان ان سب سے زیادہ پیاری لگ رہی ہے اسکے لمبے بالوں کو اپنے انگلی پر۔لپیٹتا ان سے کھیلتا بولا ایہا مسکرائی۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں احان۔۔۔!!!

میری جان سے کم وہ اسے اپنے حصار میں کیتا بولا۔۔۔

سچی۔۔۔!!!

مچی اسکی چھوٹی سی لال ناک کو انگلی سے چھیڑتا بولا وہ کھکھلائی۔۔۔

اسکی کھکھلاہٹ سے مسکرایا۔۔۔

مسکراتی رہا کرو میرا بچہ۔۔۔!!!
بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔۔

ہاہاہاہااحان آپ سب میں بہت کیوٹ ہیں آئی لووویووو۔۔۔

آئی لو یو مور میری جان۔۔۔!!!
وہ۔پیار سے بول کر اسکا گال۔چوم۔گیاوہ بکش کرتی اسکے سینے سے سر ٹکا۔گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر چندر سموں کے بعد اچانک سے لائٹ آف ہوئی سب لوگ پریشان ہوئے یہ ہوا۔کیا ہے مگر اچانک ایک سپاٹ لائٹ سٹیج۔پر پڑی جہاں عالیان کھڑا تھا۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مینززز۔۔۔۔!!!!

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں،، کہ میری اکلوتی بہن زرش قریشی کہ شادی ہے،،اور میرے بہت ہی پیارے دوست سعیر شاہ سے اور انکے ساتھ ہی میرے دوست کے بھائی عرف کزن ہم۔سب کے ایہ۔ں بڑے بھائی ایان بھائی کی شادی ہے جو بیچارے بچپن میں ہی اپنا معصوم سا دل بے قابو کر بیٹھے تھے ان شارٹ بلی چڑھ گئے وہ بے حد شرارت سے بولا ایان نے اسے گھورا۔۔۔

تو ایسے پھیکے پھیکے فنکشن سے کیا ہو گا لیٹس ہیو سم فن سو آپکی خدمت میں ہماری پیاری سی ایک پرفومینس حاضر ہوتی ہے یہ کہہ کر وہ پردے کے پیچھے غائب ہوا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پردے کے پیچھے سے عالیان مشاکا۔ہاتھ پکڑ تا باہر آیا۔۔۔
اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا ایک۔ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھامے دوسرا اسکی ویسٹ پر رکھے ایک ہاتھ مشاکا اپنے کندھے پر۔رکھے،،عالیان نے ہلکا ہلکا موو کرنا شروع کیا۔۔

رفتہ رفتہ صنم
تم سے ملی نظر
تو ہوا ہے اثر

عالیان نے جھٹکے سے مشا کی انگلی پکڑ کر اسے گھمایا،،تیزی سے گھومتی وہ چھوٹی سی لڑکی ایک میرمڈ پرنسز ہی لگی،،،

خواب سا یہ جہاں
فرش دھواں دھواں
جنتوں کا شہر
ہم تیرے ہو گئے

یاخدا عشق میں

گھماتے ہوئے بہت ارام۔سے اسے اپنے بازو پر گرایا وہ صرف اسکے رحم۔وکرم۔پر تھی کیونکہ ڈانس اور مشاخدا خیر اور وہ،،وہ۔تو اس طرح ڈانس کر رہا تھا جیسے وہ برسوں سے پریکٹس کرتا ہے۔۔۔

گمشدہ دل جگر
رفتہ رفتہ صنم
تم سے ملی نظر
تو ہوا ہے اثر
رفتہ رفتہ صنم
تم سے ملی نظر
تو ہوا ہے اثر

اس پر جھکے وہ۔کھوئے ہوئے انداز میں بولا وہ شرم۔سے لال ہوئی۔۔۔

تُو ہی ہے تُو ہر سُو
تُو ہی تُو
تُو ہی خواب ہے
تُو ہی میرے روبرو
تُو ہی ہے تُو ہر سُو

تُو ہی تُو

جھٹکے سے مشا۔کو۔کھڑا کر تا دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسکے ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے موو کروانا سرور کیا۔۔۔

تُو ہی خواب ہے
تُو ہی میرے روبرو
قدماں چ تیرے اسی
تلیاں وچھائے نے

مشادو۔قدم۔اگے گئ جب عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور قدم۔قدم۔چکتا اسکے پاس آیا،،اور اسے پیچھے سے حصار میں۔کیا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھے بازو پھیلایا اور سائیڈ موو کہنا شروع کیا،،مشا اس بے اک۔ڈانس پر کلس کر رہ گی۔۔

نیناں تو چورا ئیے
تک کے نا مر جائیے
نیناں تو چورا ئیے
تک کے نا مر جائیے

ایک۔جھٹکے سے خود کے سامنے کرتے اسکے چہرے کو۔اپنے نظروں سے چھوتا بولا جس پر۔وہ۔مسکرا۔کر اسکے ماتھے پر۔لب رکھ گیا۔۔۔

اسنے نگاہ سے کیا سلام ہے
اسنے نگاہ سے کیا سلام ہے
دل میں ہے درد سا
پھر بھی آرام ہے

دوبارہ سے مشاکہ۔شہادت کی انگلی کو پکڑ کر اسے گھمانا شروع کیا اب کی بار اس سٹیج پر ایہا اور احان بھی تھے،،ایہا احان کے کندھے پر ہاتھ رکھے،،اس کے ساتھ موو ز کے رہی تھی،،،جب احان نے کسی پری کی طرح اسے گھمایا اور بازو پر دھرا کیا اور ایک۔ایک۔نقوش کو اپنی نظروں سے چھوا۔۔

تھم گیا یہ سماں
ہوش ہے لاپتہ
تیرا دیدار کر
رفتہ رفتہ صنم
تم سے ملی نظر
تو ہوا ہے اثر

احان نے ایہا۔کو۔سیدھا کیا اور ایک۔ہاتھ میں ہاتھ پکڑے دوسرا اسکی کمر پر رکھے ہلکا سا بہت پیار اموو کرنے لگے،،وہ دونوں کپل کسی ٹی وی ایکٹرز کی طرح ہی لگ رہے تھے انتہائی خوبصورت اور پیارے

خواب سا یہ جہاں

فرش دھواں دھواں

جنتوں کا شہر

رفتہ رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

خواب سا یہ جہاں

فرش دھواں دھواں

جنتوں کا شہر

گانا۔ختم۔۔ہوا۔تو ان سب کو ہوش آیا جب سب کی تالیوں اور ہوٹنگ کی آواز کانوں میں پڑی،،،،وہ ہوش میں آئے اور جھک۔کر سب سے داد وصول۔کی۔۔۔

واوووووو کیا ڈانس کیا اوئے،،،میں تو بس تیرے سٹیپس دیکھتا رہ گیا اس بے باک آدمی کو۔ سٹیج پر بہتے چین نہیں جبھی اونچی آواز میں عالیان کو بولا،،عالیان نے ماتھا پیٹا۔۔۔۔

سر بھن نا!!!!اخود بھی کر لے۔۔۔

ہائے سچی۔۔!!!

سعیر پر جوش ہوا۔۔۔

جی نہیں چپ ہو کر بیٹھیں۔۔۔

زرش نے ان دونوں کو۔گھورا۔۔۔

اوو کمون جان پلیز زز نا!!!!پلیز زز۔۔۔!!!

زرش گھبرائی۔۔

نو سعیر۔۔۔!!!

پلیز زز۔۔۔!!!

دیکھیں اپ۔میرہ ساری باتیں مانتے ہیں یہ بھی مان لیں نا!!۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے رومت نہیں ہو رہا کچھ ابھی تو بخش رہا ہوں مگر ریسپیشن والے دن بتائیں گے آپکو میری جان۔۔۔۔

زرش نے ماتھا پیٹا۔۔۔

اتنے میں تمام لڑکیاں مشا،، عرشیہ،،، ایہا اور انکی کچھ دوستیں سٹیج پر ائیں جن نے ڈانڈیا پرفوم۔کرنا تھا ڈی جے سے کہہ کر اپنا من پسند مہندی سونگ لگوایا۔۔۔

مہندی کی یہ رات۔۔۔!!!

مہندی کی یہ۔رات۔۔۔

ائی۔مہندی۔کے یہ۔رات

لائی۔سپنوں کی بارات۔۔۔

آئی مہندی کے یہ۔رات۔۔

سجنیا ساجن کے ہے ساتھ۔۔۔

رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ۔۔!!

وہ۔لوگ ایک گول۔دائرے میں گھومتے ہوئے بہت حسین لگ رہیں تھیں سب،، جب ایہا اپنی دونوں بھابیوں کو اٹھا کر لے آئی اور انکے گرد یہ لوگ ڈانڈیا کھیلنے لگے،،، اور زرش عائزہ ہلکی ہلکی تالیاں بجاتین مسکراتیں وہاں کھڑی تھیں ،، اینڈ پر ان سب نے ان کو۔گلے ملے اور سب سے داد وصول کی۔۔۔

چونکہ کافی دیر ہو چکی تھی تو شاہ صاحب اور احد صاحب نے بچوں کو ٹائم کا احساس دلایا جن کا۔ہلہ گلہ ختم ہونے کو نا آرہا تھا اور پھر یہ سب گھر کو نکلے۔۔۔

- _____
-

-
- روح سے محسوس کریں لفظوں میں تمھارے کھو جائیں
- یہ عشق کا موسم ہے کہو تو تمہارے ہو جائیں
-
- ۔رات ڈھلی تو اگلے دن کا آغاز ہوا سورج میاں نے اپنا دیدار کروایا،، آج وہ دن تھا جب زرش اور عائزہ نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر پیا گھر جانا تھا،، تمام لوگ بری طرح سے کام۔مین مصروف تھے ایسے میں قریشی ہاؤس میں بھگدڑ مچی ہوئی تھی زرش میڈم وقفے وقفے سے رو رہی تھیں ناشتہ بھی برائے نام کیا تھا اور روم۔میں آ گئ تھی ابھی بھی وہ اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھے لیٹی تھی آج اسے یہ کمرا یہ بیڈ یہ ٹیڈی سب چھوڑ کر سعیر کے پاس جانا تھا جبھی پھر سوچ کر آنکھیں نم ہوئیں،،،وہ اس طرح لیٹی تھی جب مشا آئی۔۔۔
-
- زرجانی اٹھ جاوو پارلر جانا ہے۔۔۔
- مشا نے پیار سے کہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔
-
- مشا پیار سے اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔
-
- اٹھ جاؤ میرے گلاب کے پھول مشا اسکے ہاتھوں کو نیچے کرتی بولی تو زرش نے لال آنکھوں سے اسے دیکھا مشا کی بھی آنکھیں نم ہوئیں،۔۔
-
- کیا ہوا میری جان،،میرے گلاب کا پھول کیوں مرجھایا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

-
- مجھے یہاں سے نہیں جانا مشوو میں کیسے رہو گی تم سب ماماڈیڈ بھائی عالیان احان ان سب کے بغیر وہ بول کر ایک دفعہ دوبارہ رو دی۔۔۔
-
- نو زر میری جان ڈونٹ کرائی،،،، یہ دن تو سب کی لائف میں آتا ہے نا اسب نے ایک نا ایک دن اپنا گھر چھوڑ کر سسرال جانا ہوتا تو رو کیوں رہی ہو جانی۔۔۔۔
-
- اچھا ٹھیک نہیں جانا تو ہم۔ سعیر کو منع کر دیتے ہیں وہ بارات نا لائے،، وہ جو زرش کو دیکھنے آیا تھا اس کا جڑواں بھائی جو ہمشہ سے اکھٹے رہے،،، اکھٹے ہی دنیا میں آئے ایک دوسرے کے وجود کا حصہ بے شک ان میں بے پناہ محبت تھی اسکی بات سن کر آنکھیں تو نم۔ ہوئیں مگر خود کو کمپوز کرتا وہ اندر آتا بولا۔۔۔
-
- اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔۔!!!
- زرش فورا سے بولی۔۔۔
-
- دیکھا مشا یہ صرف ہمیں دیکھانے کے لیے بول رہی ہے ورنہ تو لڈو پھوٹ رہے ہیں دل میں۔۔
-
- شٹ اپ یو آر ٹیفیشل بھالو۔۔۔۔!!!
-
- ہاں۔۔۔۔!!!!

- بھئی کیا کہاں سے لگتا ہوں تمھیں ٹیڈی آر ٹیفیشل بھالو اتنا ہینڈسم ہوں کتنی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر بلکل کسی ریاست کا شہزادہ وہ مشا کو دیکھتا بولا۔۔۔
-
- مشا نے آنکھیں اوپر گھمائیں۔۔
- جیسے کہنا چاہتی ہو کہ بس کر دیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔۔۔۔
-
- مگر سچ تو یہ تھا کہ اسکے ہر لفظ سے دل۔ دھڑکا تھا قسمت پر رشک آیا تھا بلاشبہ ایک نہایت خوبصورت اور شاندار مرد اس نے اپنے نصیب میں پایا تھا مشا نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔
-
- خدا کا خوف کرو ٹیڈی مت بولو اتنا جھوٹ اللہ جھوٹ نا بلاوائے ہینڈسم اور تم اچھا مزاق ہے،،، میرے آر ٹیفیشل بھالو۔۔۔۔
-
- مت کرو میری ٹویٹی،،، لڑکیاں ترچھی نگاہوں سے اس ہینڈسم کو دیکھتی ہیں وہ اپنی نظروں کے حصار میں مشا کو لیے بولا تو وہ سٹپٹائی۔۔۔۔
-
- اس نام پر زر کی آنکھیں بھیگی وہ چہرہ چھپا گئی عالیان اسے دیکھ کر بوکھلایا۔۔
-
- زر ہیے،،، ڈوول وائی آر یو کرائنگ وہ اسکے سامنے دوزانو کے بل بیٹھا تو وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے لگی۔۔۔
-

- آئی ول مس یو وو عالی۔۔۔!!!
- مجھے سچ میں نہیں جانا یہاں۔سے وہ۔شدت سے کہتی روئی تھی کہ ایک دفعہ تو عالیان کی آنکھیں بھی بھیگی تھیں ،،، بچپن کا ساتھ،،ایک دوسرے کے وجود کا حصہ،، بچپن سے ساتھ رہے۔۔۔
-
- آئی ول مس یو ٹو میری گڑیا۔۔۔
- پر دیکھو ایسے رو تو نہیں پھر مجھے بھی رونا آئے گا نا!!!!!اور پھر مجھے کیسے چپ کرواؤ گی تم،،اور دیکھو میری جان سعیر کتنا پیار کرتا تم سے اسکی زات تک فنا ہے تم پر تم سے عشق کرتا ہے وہ عشق،،،،،ایسا عشق کے اس میں فنا ہونے کی طاقت تک رکھتا ہے وہ،،،تم پر اس نے اپنا سب قربان کر دیا مین نے دیکھی ہے اسکی دیوانگی اسکا عشق ،،میرا دل کہتا ہے تم اسکے پاس بے حد خوش رہو گی تمھیں پھول سے بھی تکلیف نہیں پہنچایا گا وہ بہت خوش قسمت ہو تم تمھیں سعیر جیسا خوبصورت اور بے حد چاہنے والا شوہر ملا ہے۔۔۔
-
- جانتی ہوں میں بہت پیار کرتے وہ مجھ سے اور میں پوری کوشش کروں گی ان جیسی محبت انہیں دے سکوں بدلے میں انہیں اتنا ہی چاہوں جتنا وہ مجھے چاہتے ہیں،،، کبھی شکایت مکین دو گی انہیں۔۔۔۔
-
- مجھے میری بیٹی سے پوری امید ہے،،،میری بیٹی ضرور کر کے دیکھائے گی آمنہ اسکے کمرے میں دودھ کی گلاس لیتی آئیں جس نے برائے نام ناشتہ کر کے فرمیلیٹی پوری کی تھی۔۔۔۔
-
- وہ ماں کو دیکھ کر مسکرائی آمنہ مسکراتی اسکے پاس آئیں،،پاس پڑا نیوٹریلا دودھ میں ڈال کر اس کے آگے کیا،، جلدی سے فینش کرو اسے اور اٹھ کر نہالو پھر پارلر جانا میری بیٹی کو۔۔۔

-
- زرش نے نم۔انکھوں سے گلاس تھاما اور دودھ پیا امنہ نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔
-
- میرا پیارا بچہ تمہارے جانے کے بعد یہ گھر سونا ہو جائے گا زرش،،مجھے بہت یاد آئے گی تمہاری۔۔۔
-
- ماما۔۔۔۔!!!!
- وہ ماں سے لیپٹی تھی۔۔۔
-
- آمنہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں اسے زور سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔
-
- ڈونٹ کرائی مائی چائلڈ،،،مجھے پتہ ہے میری بیٹی بہت خوش رہے گی اس گھر میں اور اب نو رونا دھونا جتنا رو کیا کافی ہے،،،اب بس ایک ہی تو بیٹی ہے میری خوشی خوشی رخصت کروں گی بہت پیار سے زرش کے آنسو صاف کرتی آمنہ بولی تھی تو وہ بھی مدہم۔سا مسکرا دی۔۔۔۔
-
- مشا نے بھی اسے خود سے لگایا اور کیا آنٹی ایک ہی گلاب کا پھول ہے ہمارا ہم اسے خوشی خوشی رخصت کریں گے مشا اکسے گال چومتی بولی وہ۔مسکرائی۔۔۔
-
- میرا پیارا بچہ جلدی سے تیار ہو جاو پھر شایان تمھیں پارلر چھوڑ کر آتا ہے اوکے۔۔
-

- زرش نے سر ہلایا اور دودھ پی کر اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی کچھ ہی دیر میں انہیں پارلر پہنچنا تھا۔۔۔
-
-
-
- عائزہ جو رات کو رو رو کر سو گئی تھی اب بھی صبح جلدی اٹھ گئی تھی ایک طرف بچپن کی محبت مل جانے کی خوشی دوسری طرف ماں۔ باپ اور گھر کو چھوڑ جانے کا دکھ وہ وقفے وقفے سے رو رہی تھی اگر ہم کہیں کہ عائزہ رمشا کا بائیاں بازو تھی تو کچھ غلط نہیں ہو گا اااوہ ہر لمحہ ہر وقت رمشا کے ساتھ رہتی تھی کیونکہ علی صاحب زیادہ تر ملک سے باہر ہوتے تھے اس لیے رمشا اور عائزہ اکیلی ہوتی تھیں۔۔۔
-
- اب بھی وہ رو رہی تھی ڈریسنگ کے سامنے بیٹھے لال کرتے پجامے میں بال کھلے چھوڑے لال آنکھوں سے خود کو دیکھا تو آنکھیں بھیگ گئی جب عائزہ نے بابا آئے جو پیچھلے دن ہی ابھی امریکہ سے واپس آئے تھے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔
-
- ہیپے پرنسز۔۔۔۔۔!!!!
-
- عائزہ نے سر اٹھا کر باپ کو دیکھا تو دھیما مسکرائی۔۔۔
-
- ہیپے ڈیڈ۔۔۔!!!
-

- اہاں۔۔۔!!!
- یہ معصوم۔اور میری پیاری سی گڑیا کی آنکھیں لال کیوں ہے وہ دوزانو کے بل عائزہ کے پاس بیٹھے عائزہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کے انکے ہاتھ پر گرے تھے۔۔۔
-
- ارے میرا بچہ کیوں رو رہا ہے۔۔۔؟؟؟
-
- ڈیڈ میں کیسے جاؤں یہاں سے کیسے رہو گی ماما کے بغیر آپکے سب کے مجھے آپ سب کی بہت یاد آئے گی۔۔۔
-
- تو اس میں۔رونے کی کیا بات ہے میری شہزادی رمشا کمرے میں داخل ہوتی بولی عائزہ نے ماں کو دیکھا،، تمھیں جب بھی ہماری یاد آیا کرے گی ایان سے کہنا وہ تمھیں لے آیا کرے گا اور پھر میں خود بھی تو آتی رہو گی ہاں بھئی مانا بیٹی کے سسرال اتے بار بار اچھے نہیں لگتے مگر تمھارا سسرال وہ بعد میں۔میرا اپنا گھر یعنی میرے ڈیڈی کا گھر وہ پہلے ہے میں تو آؤں گی کون رکے گا مجھے۔۔۔
-
- علی صاحب نے بہت شرارت سے رمشا سے کہا تمھارا بھائی شاہ وہ کہ کر ہنس دیے۔۔۔
-
- ایسی کہ تیسی اسکی اسکی تو کوئی سنتا ہی نہیں ویسے بھی اسکے کہنے سے کونسا رک جانا میں نے ہونہہ۔۔۔۔!!!
-
- علی صاحب نے نفی میں سر ہلایا مطلب اتنے۔بڑے ہو گئے تھے یہ لوگ مگر لڑتے ابھی بھی۔بچوں جیسے تھے ۔۔۔۔

-
- میرا بچہ ڈونٹ کرائی،،،،ہم۔تمھیں خوشی خوشی رخصت کریں گے نا کہ رو کر کوئی نہیں روئے گا سمجھیں رمشا علی صاحب نے عائزہ کو خود سے لگا کر پیار سے کہا تو رمشا بھی انکے حصار میں آئی۔۔
-
- بلکل ہم نہیں روئیں گے ہم اپنی اکلوتی بیٹی کو بہت خوشی سے رخصت کریں گے وہ عائزہ کا ماتھا چومتی بولیں عائزہ دھیما مسکرا دی۔۔۔
-
- چلو جلدی کرووو تمھیں پارلر جانا ہے۔۔۔
-
- کیون عرشی نہیں آئی کیا۔۔۔؟؟؟
-
- عرشیہ۔۔؟؟
-
- ہاں اس نے نا تھا میرے ساتھ اس۔نے پارلر جانا تھا کل جلدی آ گئی تھی آج کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔
-
- ہاں ویسے اتو جانا چاہیے تھا تم پتہ کرو سلمی بیگم ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟
-
- ہاں میں پتہ کرتی ہوں۔۔۔۔!!
-

- عائزہ نے کال ملائی گر نادار عرشیہ نے کال نہیں اٹھائی،،عائزہ کو پریشانی لاحق ہوئی مگر کسی خیال کے تحت شایان کو فون کیا،،فون پر نمبر ڈائل کر کے وہ دو منٹ کے لیے رکی کہیں وہ۔ڈسٹرب یا پریشان نا کر دے انہیں کیونکہ زرش کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا وہ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ ہر گز بھی عرشیہ کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہو گا ہمت کر کے اسے کال ملائی۔۔۔۔
-
- شایان جو کام۔مصروف تھا فون بجنے پر پاکٹ سے فون نکال کر دیکھا تو عائزہ کی کال دیکھ کر۔حیران ہوا۔۔۔
-
- یہ۔عائزہ بھابی مجھے کیوں کال کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟
-
- ہیلو السلام علیکم بھابی۔۔۔!!!
-
- واعلیکم السلام۔۔۔!!!
-
- شایان بھائی میری بات سنیں۔۔۔!!!
-
- جی بولی۔سب خیریت تو ہے آپ کی کال وہ بھی مجھے۔۔۔
-
- نہیں بھائی وہ،،وہ عرشیہ۔۔۔!!
-

- عرشیہ،، کیا ہوا عرشیہ کو وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟
-
- نہیں بھائی وہ اب تک نہیں آئی اس نے میرے ساتھ پارلر جانا تھا اور وہ فون بھی پک نہیں کر رہی ہے مجھے نہیں پتہ کہاں ہے وہ پلیززز آپ اسے فون کریں۔۔۔
-
- ہاں اچھا ٹھیک آپ گھبرائیں نہیں،، ایسا کریں آپ پارلر جائیں میں اس کے گھر جاتا ہوں اور پتہ کرتا ہوں امید ہے سب خیریت ہو گی میں اسے پارلر ڈراپ مردوں گا آپ مجھے لوکیشن میل کر دیے گا۔۔۔
-
- جی شیور میں کرتی ہوں آپکو تھینکیو۔۔۔
-
- کوئی بات نہیں۔۔۔!!!
-
- وہ کال کاٹتا باہر نکلا جب آمنہ نے آواز دی اسے یونہہ جلدی میں جاتے دیکھ وہ اچانک سے پریشان ہوئیں تھیں ۔۔۔
-
- کیا ہوا شایان ویئر اریو گوئینگ۔۔۔؟؟؟
-
- ماما میں۔ آتا ہوں،،، کچھ دیر میں پلیززززز ابھی ضروری ہے وہ کہتا کچھ اور کہے بغیر باہر نکل گیا پیچھے آمنہ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔۔

-
- وہ چند منٹ کی مسافت کے بعد عرشیہ کے گھر کے باہر پہنچا تھا مگر گھر پر بہت بڑا تالا لگا تھا۔۔
-
- یہ دیکھ کر۔شایان پریشان ہوا تھا جبھی فون نکال کر عرشیہ کا نمبر ڈائل۔کر کے ائیر پوڈ کنیکٹ کیے تھے۔۔۔
-
- "The number you dial is currently power off please try later"
-
- واٹ ڈیمٹ۔۔۔!!!
- شایان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔
- اور دوبارہ نمبر ڈائل کیا پر نو رسپانس۔۔۔
-
- کہیں آنٹی کو کچھ۔۔۔۔
- نہیں نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں کیا پتہ وہ ہو سپٹل ہو اور وہاں سنگلز پر البم یو ہاں۔۔۔!!!
-
- وہ جھٹکے سے گاڑی میں بیٹھا اور ہو سپٹل کی جانب نکلا تھا،،15 منٹ کی مسافت کے بعد وہ وہاں پہنچا جھٹکے سے گاڑی سے نکلا اور سر میں ہاتھ پھیرتا اندر کی بڑھا تھا،،بلیک شرٹ کے نیچے گرے جینز کی پینٹ پہنے سلیوز فولڈ کیے،،،شرٹ کی اوپر والا بٹن کھولا تھا وہ اس رف سے حلیے میں بھی کئی دلوں پر بجلیاں گرائے اندر بڑھا آکر ریسیپشن پر کھڑا ہوا۔۔۔
-

- ہیے مس۔۔۔!!!
-
- یس سر۔۔۔؟؟
-
- یہاں کوئی پیشنٹ آیا ہے مسز دورانی یا سلمی دورانی۔۔
-
- ویٹ سر
- Let me.check then I will tell u ...!!!
-
- وہ لڑکی رجسٹر میں تمام۔انے والے پیشنٹ کے نام۔دیکھنے لگی مگر نادار یہاں کوئی ایسے نام کا پیشنٹ نہیں تھا ۔۔۔
-
- نو سر یہاں ایسا کوئی پیشنٹ نہیں ہے سوری۔۔۔
-
- شایان جو لب دبائے،،ٹانگ پر ٹانگ رکھے کھڑا تھا اسے دیکھا۔۔۔
-
- آر یو شیور دیہان سے دیکھو یہی آئی ہو گی ان کا علاج چل رہا ہے۔۔۔
-

- سر یہاں۔تو ایسا کوئی پیشنٹ نہیں ہے میں نے آپکی تسلی کے لیے دوبارہ چیک کیا ہے ایک کام۔کریں جس ڈاکٹر سے انکا ٹریٹمنٹ چل رہا آپ ان سے پوچھ لیں۔۔۔
-
- آل رائٹ شیور تھینکیو وہ کہتا فوراً سے اندر بھاگا تھا۔۔۔
-
- وہ۔اندھا دھن اندر بھاگ رہا تھا جب اچانک سے سامنے برین وارڈ سے نکلتی ڈاکٹر دیکھائی تھی چونکہ ڈاکٹر کی تمام ڈیٹیلز عرشی کو پتہ تھی جبکہ ڈاکٹر سے اکثر فون پر بات شایان کرتا تھا،،اس وجہ سے اسے نہیں پتہ تھا کہ ڈکٹر کونسی ہے۔۔۔
-
- وہ بھاگ کر اس ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔
-
- Hey excusme listen ...!!!
-
- وہ ڈاکٹر کو مخاطب کرتا بولا جس کی شایان کی طرف کمر تھی وہ پیچھے مڑی شایان نے اسے دیکھا جب کہ اس نے شایان کو۔۔۔
-
- سبز نین کٹوروں والی ایک بلاشبہ انتہا خوبصورت لڑکی شایان کے ماتھے پر بل آئے جبکہ اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔تھا۔۔۔
-

- یس ہاؤ مے آئی ہیلپ یو میٹھی سی آواز سے اسے پکارا۔۔۔
-
- ڈاکٹر آپ آپکا نام۔۔۔۔۔؟؟؟
-
- میرا۔نام ڈاکٹر رابیع چودھری وہ مسکرا کر بولی۔۔۔
-
- واٹ ایور ڈاکٹر یہاں کوئی پیشنٹ آیا ہے،،، مسز دورانی،، ایک ایجیڈ عورت اور انکے ساتھ ایک لڑکی۔۔۔
-
- نہیں آئی ڈونٹ تھینک یہاں کوئی پیشنٹ آیا ہے کہ نہیں پر آپ اندر سے ڈاکٹر سائرہ سے پتہ کر سکتے ہیں کیونکہ سنئیر وہ ہیں۔۔
-
- شیور تھینکیو وو سو مچ وہ کہہ کر ایک سائیڈ سے نکلا تھا جبکہ اپنی خوشبو وہاں چھوڑ گیا تھا،، تیز خوشبو ڈاکٹر رابیع کی سانسوں سے ٹکرائی تھی ایک نظر خود بخود اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور سر جھٹک کر آگے چل پڑی تھی جبکہ خوشنواب بھی اسے اس پاس شدید سوار نظر آ رہی تھی جانے قسمت کو کیا منظور تھا مگر فل حال وہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی اور شایان پاگلوں کی طرح عرشیہ اور اسکی ماما کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا آخر وہ کہاں گئ ہے کہاں گئ۔۔۔۔
-
-
-

- دوسری طرف شاہ ولا میں روشنیاں جگمگا رہی تھی ہر سو رونق سا سماں تھا ایسے میں وہ دو مغرور اور کسی ریاست کی شہزادے اپنے اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے،،،وہ ہمشہ کی طرح سب سے مغرور سب سے الگ سعیر شاہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے فون یوز کر رہے تھے جب کہ فون پر کرنے کو کچھ۔نا تھا پھر بھی بار بار واٹس ایپ چیکنگ یونہہ ہو رہی تھی جیسے کونسے امپورٹنٹ میسج آنے ہے اسے اور شاید نہیں یقیناوہ آج بھی اپنی جان سے پیاری بیوی کی پکز کا انتظار کر رہے تھے مگر وہ آج نہیں آنی تھی نا آئی۔۔۔
-
- اہہہ۔۔۔!!!
- کہا یار اب میں زرش کی پکچر مانگنے کے لیے اپنی بھابی عرف مشا کامران اوپس مشا عالیان کو میسج کروں۔۔۔
- تو کیا ہوا ملکیت ہے میری بیوی ہے میری ہاں میں مانگ سکتا ہوں۔۔۔
-
- وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دیر کیے بغیر مشا کو میسج کیا تھا مگر مشا آن لائن نہیں تھی۔۔۔
-
- شٹ،،، سعیر نے فورا میسج ان سینڈ کیے تھے۔۔۔
- اور منہ بسور کر اٹھ کر بیٹھا اور شیشے کے سامنے کھڑا ہوا،،، شیشے کے سامنے کھڑے بہت معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی تھیں اور باڈی سپرے کھول کر اپنے اوپر چھڑکا تھا اور اپنے میروں رنگ کی شیروانی پہنی تھی،، نیچے کریم۔رنگ کا پجامہ پہنے اوپر میرون ہی کلہ پہنے وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم۔نا لگا نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگا تھا وہ اپنے شیروانی کے بٹنز بند کر کے اپنے ویرجے۔پرفیوم چھڑکا تھا کلائی پر واچ باندھی تھی اتنے میں۔ملازمہ کافی لیے آئی تھی جس سے اس نے تھام کر کافی کا مگ لبوں سے لگایا تھا اور گھڑی پر ٹائم

دیکھا تھا جو 7 بجا رہی تھی،،، کافی کا مگ وہی چھوڑ تا وہ بیڈ پر آیا،، بیڈ پر پڑے فون کو اٹھایا اور دلکش مسکراہٹ سے ایک میسج زرش کو لکھا تھا اور فون پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔

-
- دوسری طرف آیان۔ اپنے کمرے میں۔ کھڑا میرون ہی شیروانی پہنے،،، وہی میرون کلہ اور سفید پجامہ پہنے بے انتہا ہینڈسم شہزادہ لگ رہا تھا وہ اپنے کف لنکس بند کت کے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکا اور ایک نظر خود کو دیکھتا باہر۔ نکلا تھا جہاں سامنے سے ہی سعیر شاہ آتا نظر آیا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے اور ایک دوسرے کے قریب آکر بغل گیر ہوئے تھے۔۔۔
-
- ہیے بھائی یو آر لوکنگ ہینڈسم۔۔۔
-
- یو آلسو مائی جونیئر۔۔۔۔!!!
-
- وہ دونوں قہقہ لگاتے ہنسے تھے جب ایہا بے حد پیارا تیار ہوئے ان تک آئے وائٹ کلر کے شارٹ کرتی نیچے ملٹی انگ کا امبریلا لہنگا پہنا گلے میں ڈوپٹہ لیے،،، بالوں کو کلرز کیے،،، وہ ان تک آئی اور ان کے گلے میں۔ بازو ڈالے۔۔۔
-
- ہیے برادرز۔۔۔۔!!!
-
- او ہیے پرنسز۔۔۔!!!

-
- اووووومائی ڈوول یو آر لوکنگ سو مچ بیوٹی۔۔۔۔۔
-
- ایان نے الفاظ منہ میں رہ۔گے جب سعیر اونچا چلایا چڑیل۔۔۔۔
-
- ہاں ابیہا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔
-
- سعیر بھائی جن کہیں کے کہاں سے لگ رہی ہوں میں چڑیل۔۔۔
- وہ بیچارہ روہانسی ہوئی جبکہ سعیر نے لب دبایا۔۔۔
-
- ہر اینگل سے۔۔۔۔
-
- بھائی۔۔۔۔۔!!!!
- وہ ایان کو دیکھ کر روہانسی ہوتی چلائی۔۔۔
-
- شٹ اپ اوئے بہت پیاری لگ رہی میری گڑیا بلکل پرنسز ایان نے اسے ساتھ لگا کر اسکا ماتھا چوما وہ کھکھلائی اور سعیر کو منہ چڑھایا،،، جبکہ وہ لب دبا گیا۔۔۔
-

- وہ۔تینوں ہاتھ تھامتے نوک جھوک کرتے نیچے آئے سارہ بیگم اور شاہ صاحب نے انہی۔دیکھا اور انکی نظر اتاری کیونکہ وہ شدید پیارے لگ رہے تھے۔۔
- وہ۔تینوں چلتے نیچے آئے اور آکر کھڑے ہوئے،،سارہ بیگم۔نے آگے بڑھ کر پنے تینوں بچوں کا۔ماتھا چوما اور ان پر پیسے وار کر ساتھ کھڑی ملازمہ۔کو۔دیے تھے۔۔
-
- ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے میرے 3 بچے وہ مسکرا کر بولیں وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔
-
- وہ پانچوں چلتے باہر آکر گاڑیوں میں بیٹھے انہیں حال بھی پہنچنا تھا۔۔۔
-
-
- _____
-
- قریشی ہاؤس میں اب تیار ہو کر حال پہنچ چکے تھے جبکہ وہاں عائزہ وغیرہ بھی موجود تھے،،،،عالیان چلتا ماں تک آیا،،جو وہاں اینٹرینس کے پاس کھڑی جانے کس کی راہ تلاش کر رہی تھی شاید نہیں یقیناوہ شایان کو ہی تلاش کر رہی تھیں۔۔
-
- عالیان وائٹ شرٹ،،وائٹ پجامہ پہنے اوپر میرون ویس کوٹ پہنے بالوں میں۔ہاتھ پھیر تا ماں کے پاس آیا ۔۔۔
-
- کیا ہوا ماما نہی۔آئے بھائی۔۔؟؟؟

-
- نہیں عالیان جاو جلدی ایک دفعہ گھر دیکھ کر آؤ وہ پہنچا ہے کہ نہیں میں نے اسے کال کی تھی وہ کہہ رہا تھا آرہا ہوں وہ کچھ پریشان لگ رہا تھا صبح سے نکلا ہوا ہے عالیان اور پوری بات بھی نہیں کی۔۔۔
-
- پتہ نہیں ماما مجھے خود نہیں پتہ،،، آج تو عائزہ بھابی کے ساتھ عرشیہ بھابی بھی نہیں ہے پتہ نہیں کیا معجرہ ہے ۔۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔۔؟؟؟
- عرشیہ نہیں ہے...؟؟
- کیا مطلب عالیان۔۔۔۔؟؟
-
- ہاں ماما عرشیہ بھابی نہیں ہے وہ۔ ایکچولی عائزہ بھابی اور زرش ایک ہی پارلر میں تھیں تو میں انہیں اکھٹے لے آیا تھا تاکہ علی انکل کو تکلف نا کرنا پڑے وہی میں نے عائزہ بھابی کے منہ سے سنا کہ عرشیہ صبح سے غائب ہے جبکہ وہ انکا فون بھی نہیں۔ اٹھا رہیں،، ان نے شایان بھائی کو کہا تھا مگر بھائی کا بھی کوئی پتہ نہیں۔۔۔
-
- عالیان۔۔۔۔!!!
- آمنہ کا پتہ نہیں کیوں مگر دل ضرور ڈوبا تھا وہ اچانک کہاں چلی گئ اگر سلمی بیگم کی طبیعت خراب ہوتی تو وہ شایان کو تو بتاتی مگر فوراً سر جھٹکا مگر عالیان کے ہاتھ پر گرفت بھری۔۔۔
-

- ماما کول۔ڈاون ریلیکس کچھ نہیں ہو گا وہ کہیں نہیں جائیں گی کیا پتہ کوئی ایمرجنسی ہو گی ہو۔انکی فیملی میں تو وہ وہی ہو نگی۔۔۔
-
- ہو سکتا ہے اللہ کرے سب خیریت ہو خیر تم دیکھو اپنے بھائی کو عین بہن کی شادی کے موقع پر غائب ہے افففف۔۔۔۔!!!
-
- ماما کالم ڈاؤن یار رر کوئی بات نہیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔
-
- جاؤ جلدی وہ اسے بھیج کر اندر کی جانب۔بڑھی تھیں۔۔۔۔
-
-
-
- شایان عجیب سی کیفیت پریشانی میں شیشے کے سامنے کھڑا اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا،،سفید شلوار قمیض پر وہ لائٹ بلیو سی ویس کوٹ پہنے بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا،،کف لنکس بند کر تا لب دبائے اپنے بال سنوارنے لگا،، کچھ ہی دیر میں وہ اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر کلائی پر گھڑی باندھتا باہر نکلا تھا جب سامنے سے احان آتا دیکھائی دیا،،،عالیان وہاں کسی کام۔سے روکا تھا اور احان سے بولا کہ وہ جا کر شایان کو دیکھ کر آئے،،،وہ مغرور سا شہزادہ،،،بلیک شلوار قمیض میں اوپر سندھی شال لیے اپنے اوپر مخصوص کلون چھڑک کے کھڑا تھا۔۔۔
-
- شایان نے اسے دیکھ کر بروا چکائے۔۔۔۔

-
- تم یہاں خیریت،، تمھیں تو حال میں ہونا چاہیے تھا بہن کی بارات آنے والی ہو گی تم یہاں کیوں۔۔۔؟؟؟
-
- یہی سوال مجھے آپ سے کرنا چاہیے مسٹر شایان عرف بھائی وہ اپنے بھائی کی کندھوں سے ویس کوٹ ٹھیک کرتا بولا شایان نے اسے دیکھا۔۔۔
-
- کیا۔۔۔؟؟؟
-
- بہن کی بارات آنے والی ہے آپ صبح سے غائب ہیں خیریت۔۔۔۔؟؟؟
-
- کسی ضروری کام۔سے گیا تھا اچھا سنو۔۔۔
-
- ہمم۔۔۔۔!!
-
- عرشیہ حال میں ہے کہیں دیکھی تمھیں۔۔۔؟؟؟
-
- احان گہرا مسکرایا،، شرارتی ڈمپل نے رونمائی کروائی۔۔۔
-
- اہاں۔مجھے پتہ تھا آپ ان کو۔ہی ڈھونڈھ رہے ہونگے۔۔۔

-
- پر میں نے انہیں۔ نہیں دیکھا اللہ کی قسم وہ کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔
-
- اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا ضرور جو شایان کو کھٹکا مگر وہم سمجھ کر نظر انداز کیا مگر اندر سے یہ چیز شدید تنگ کر رہی تھی وہ گئی کہاں ایک دفعہ زرش کی رخصتی ہو جائے پھر وہ اسے ڈھونڈے گا وہ بتائے بغیر کہاں چلی گی ہے شایان کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔
-
- مگر احان کو اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر شدید غصہ عرشیہ پر آ رہا تھا جانے کیوں پر وہ شدید غصے میں تھا اور دل کر رہا تھا کہ وہ عرشیہ کو۔ڈھونڈ کر کہیں سے بھی بھائی کے سامنے لے آئے۔۔۔۔
-
- وہ لوگ کچھ ہی دیر حال میں پہنچے انکھ پیچھے بارات آئی تھی۔۔۔
-
- وہ دونوں شہزادے اپنی اپنی جند جان کو لینے پہنچ چکے تھے آج انکی زندگیوں کا حسین سا دن تھا۔۔۔
-
- باہر آتش بازی پٹاخوں اور انار چلنے کی آواز پر تمام لڑکیاں اور لڑکی والے باہر آئے،، تو وہ پیچھے سے بھنگڑا کرتے آ رہے تھے،، جبکہ وہ دونوں شہزادے بلیک لینڈ کروزر سے۔باہر نکلے،، میرون شیروانیوں میں ملبوس وہ ریاست کے شہزادے ہر کسی کی دل کی دھڑکن بنے تھے مگر وہ دونوں اپنی اپنی محبتوں کے لیے جنونی تھے۔۔۔
-

- وہ چلتے اندر آئے لڑکی والوں نے انکے گلے میں ہار ڈالے اور انکا پر تپاک استقبال کیا،،جب حال کے دروازے پر ہی مشا اور اسکی کچھ دوستوں نے انہیں روکا ان میں ایک شکل ایسی بھی تھی جو بڑے دھوم دھام سے اپنے بھائیوں کے ساتھ آئی تھی مگر یہاں آکر پارٹی بدلی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ ان کی اپنی بہن ایہا تھی۔۔۔
-
- ارے ارے جیجا جی کہاں چلے۔۔۔۔؟؟؟
-
- مشا آکر سامنے کھڑی ہوئی اور ہاتھ میں ملٹی رنگ کا ڈوپٹہ جھکاتی ایک ادا سے بولی سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔
-
- میرے خیال سے اندر میری اکلوتی بیوی بیٹھی ہے میں اسی کو لینے آیا ہوں سعیر شاہ نہایت مغرور سے انداز سے بولا۔۔۔
-
- بلکل ہمارے مہمان کو رستہ دو تم رستہ کیوں روک رہی ہو لڑکی عالیان بولا۔۔
-
- آپ تو چپ کریں ہر بات میں ٹانگ اڑاتے ہیں وہ اس خوبصورت شاندار شہزادے کو دیکھتی بولی آج تو دل کمبخت بغاوت پر تلا تھا۔۔
-
- ہم کس بات کا نیگ دیں ہم تو دل دیے بیٹھے ہیں وہ دل پر ہاتھ رکھتا جان لیوا انداز سے بولا مشا گڑبڑائی تھی اور اسے بری طرح گھورا تھا،،وہی عالیان نے لب دبایا تھا۔۔

-
- اچھا مفتے میں آپ کو کونسی بیوی ملتی ہے مسٹر سعیر شاہ عرف جیجا جی مشا بھی اکڑ کر بولی۔۔۔
-
- دیکھی سالی عرف بھابی جان آپ ہمارا ٹائم ناویسٹ کریں ہمیں اور بھی بڑے کام۔ہیں راستہ چھوریے ہماری بیگم ہیں وہ ہماری امانت ہم اٹھا کر لے جائیں گے۔۔
-
- بھئی یہ کیا بات ہوئی سعیر بھائی دس از ناٹ فیئر یار آپکا نیگ دینا ہو گا یہ رسم ہوتی ہے ایسے نہیں مل جاتی دلہن ایسے نہیں کریں۔۔۔
-
- کس بات کا نیگ بھئی یہ کونسی رسم ہے سعیر کونسا کم تھا۔۔۔
- ایسے معصوم منہ بناؤ گی ترس آجائے گا اور 50 روپے خود با خود نکل آئیں گے۔۔۔
-
- ہاں کیا پچاس حد ہوتی ہے کسی بات کی اتنے ہینڈسم رچ ہو کر بھی صرف 50 روپے دیں گے سالیوں کو شرم کریں۔۔۔
-
- اچھا بھی یہ لو سعیر نے جھٹکے سے عالیان کی جیب سے نوٹوں کی تھبی نکال کر مشا کے ہاتھ پر رکھی تھی مشا جھوم اٹھی جبکہ عالیان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔۔
-
- یہ کیا ہے اوئے۔۔۔؟؟؟

-
- یہ تیرے کام کرنے کا معاوضہ جو خالہ سے تیری رخصتی کی سفارش کروں گا۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔۔!!!
-
- بھائی میں خود اٹھالاؤں گا یہ چیٹنگ ہے۔۔۔
-
- کوئی چیٹنگ نہیں،،مشانے سعیر کو اندر جانے کا کہہ دیا وہی جب ایان۔جی اندر بڑھنے لگا تو مشا اور ابیہا نے رکا ۔۔۔
-
- کہاں جارہے ہیں بھائی۔۔۔۔؟؟؟
-
- ہاں مجھے کیوں رک۔رہے ہو مل گئے ناپیسے اور تم کتنی تیز ہو ابیہا کی بچی تم میری سائیڈ پر تھی اور اب اچانک یہاں۔۔۔
-
- ہاں تو عائزہ بھابی کی کوئی بہن نہیں اس لحاظ سے میں اور مشا آپی انکی بہن اس لیے زیادہ طوطے کی طرح بہانے بنانے کو زبان کو تکلیف نادیں فوراسے ں یگ دیں۔۔۔
-
- اسکی اتنی زبان دیکھ کر ایان کا صدمے سے برا حال ہوا تھا یہ۔اسکی بہن ہی تھی نا!!!اخدایا۔۔۔

-
- شایان نے پھیکی اور دھیمی مسکراہٹ سے انکیں دیکھا اگر عرشی ہوتی تو وہ۔ہوتی اسکی جگہ جبکہ ایان کو بھی یہ بات کھٹکی کی تھی لیکن اس نے بھی شایان کی جیب سے پیسے نکالنے کے لیے ہاتھ۔ڑھایا تھا جب اچانک شایان نے خود ی پیسے نکال کر اسے دیے۔۔۔
-
- لے فقیرہ لے لے شایان نے اسے پیسے تھمائے ایان نے مسکراتے پکڑے ہاؤ سویٹ یو آر میری جان ایان نے اسکا منہ چوما۔۔۔
-
- آف ٹھر کی شایان اسے دھپ لگاتے اسے کیے آگے بڑھا۔۔۔
-
- وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے عالیان اسکے پاس بیٹھا تھا جبکہ سعیر کی نظر اپنی بیگم کو ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔
-
- وہ۔یہاں نہیں ہے ڈیوڈ وہ اندر ہے۔۔۔
-
- سعیر بوکھلایا۔۔۔
-
- ککوون۔۔۔؟؟
-
- وہی جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔

-
- سعیر مسکرایااور آپکی بھی وہی ہیں جایئے اسکا پتہ لے کر آئے۔۔۔
-
- مجھے جلدی نہیں اوکے بے کیئر فل۔۔۔
-
- اتنے میں مشااور ایہاچلتی سٹیج پر آئیں۔۔۔
-
- ہیلو پیارے جیجاجی۔۔۔
-
- ہیلو سا۔۔۔۔اوپس سوری بھابی۔۔۔
-
- اس نام پر جانے کیوں وہ شروع سے ہی گڑبڑا جاتی تھی تبھی منہ بنایا۔۔۔
-
- سعیر اور عالیان نے ایک دوسرے کو دیکھ کر لب دبایا جبکہ مشا گڑبڑا گئ۔۔
-
- بائی داوے کیش لائیں ہیں آپ لوگ۔۔۔؟؟
-
- ہیں۔۔۔۔!؟؟
- کیش کیوں ایان اور سعیر نے آنکھیں پھیلائے انہیں دیکھا یہ انہیں لوٹنے کے لیے جہاں بلایا گیا ہے۔۔۔

-
- جیجا جی۔۔۔
- دودھ پیلائی کے لیے۔۔۔
-
- اوہاں ہاں 50 والی گھٹی ہے میرے پاس سعیر نے مسکرا کر اسے چھیڑا جبکہ مشا کے تلوؤں پر لگی سر پر بجھی۔۔۔
-
- بھئ سعیر بھائی آپکی فر کی آکر اس پچاس پر کیوں اٹکتی ہے حد ہے اتنے رچ میں 50 کے نوٹ لیے پھیرتا ہے جی۔ آپ سے زیادہ تو میں اپنے پرس میں کے کر پھیرتی ہوں وہ کہہ کر جھٹکے سے سٹیج سے نیچے اتر کر گئ تھی جبکہ وہ دونوں دوست قہقہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔
-
- مگر اسکو جاتا دیکھ عالیان اسکے پیچھے لپکا تھا اور ایک سائیڈ پر آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا کہ مشا ایک دم گھبرائی اور اسکے سینے سے لگی۔۔۔
-
- عالیان یہ کی بدتمیزی ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔
-
- کیوں ابھی میں نے بدتمیزی کی کہاں ہے میں نے جان عالی وہ بے باک انداز میں کہتا اسے گڑبڑانے پر مجبور کر گیا مشا گڑبڑائی۔۔۔
-
- عالیان لیومی کوئی آجائے گا اعقل نہیں آپ میں۔۔۔

-
- نامیری جان عقل تو کیا تمام حساسیت ہی کام کرنا بند کر دیتی ہیں تمھیں دیکھ کر وہ جگہ وقت کا خیال کیے بغیر اس کے چہرے پر جھکا تھا مشانے تہاشا گڑبڑائی تھی۔۔۔
-
- عالیان اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا۔چاہا مگر عالیان نے اسکے ہاتھ خود کی کمر کے گرد لپیٹے اور جھٹکے سے پلڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔
-
- مشانے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔
- عالیان نہیں نا!!!پلیز زز وہ گویا سرگوشی نما آواز میں بولی عالیان مسکرایا تھا۔۔۔
-
- کیا نہیں نا!!!!ابھی کیا ہی کیا ہے میں نے میری جانِ جان۔۔۔
-
- پلیز زز۔۔۔!!
-
- عالیان نے آنکھیں موندے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے مشانے آنکھیں موندی،،عالیان بہت نرمی سے اسکے نرم گداز لبوں پر جھکا تھا جس نے اسکی نیندیں حرام کی تھیں،،،ان کی طلب سینے میں سانس الجھا کر رکھ دیتی تھی وہ بہت نرمی سے اسکے نرم گداز لبوں پر جھکا تھا اور محبت کا جام پینے لگا کچھ ہی دیر میں وہ خود کو سیراب کر کے آرام سے پیچھے ہوا تھا مشانے گہرے سانس بھرے تھے جبکہ عالیان نے لب دبا کر اسے دیکھا مشانے اسے گھورا۔۔

-
- ہٹیں عالی۔۔۔۔!!!!
-
- ناہٹوں تو گویا کمر پر گرپ دے کر اسے اپنے مزید قریب کرتا اسکی خوشبو می۔ مدہوش ہوتا وہ سرگوشی نما آواز میں کان کے قریب بولا مشا سمٹی اسکی خوشبو سے وہ ہمشہ مدہوش ہوتی تھی اسکے حواسوں ہر سوار ہوتی تھی وہ بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔
-
- عالیان۔۔۔!!!
-
- جی جان عالیان۔۔۔۔
- وہ اسکی کان کی لو لبوں سے کاٹتا بولا مشا سن پڑی تھی۔۔۔۔
-
- ععع،،،عالی پلیز ززز نا!!!!ایہ کیا کر ہے ہیں آپ۔۔۔؟؟
-
- بچی تو نہیں ہیں آپ میری جان وہ اسکے گال پر لب۔ رکھتا بولا مونچھوں کی چبھن سے مشا کو گدگدی ہوئی مشا مزید سمٹی مگر لبوں پر تبسم سا ضرور چھایا تھا۔۔
-
- عالیان۔ برائڈل روم سے کوئی اجائے گا ہلیز ززز۔۔۔۔
-

- تم جانتی ہو میرا کیا دل کر رہا ہے میرا دل کر رہا انکے ساتھ تمھیں بھی رخصت کر کے گھر لے جاوں،،،،اب میرا۔گزارا نا ممکن۔ہے۔۔۔
-
- عالیان ابھی تو چھوڑ دیں پلیز زز میں سچ کہہ رہی ہوں آنٹی اندر ہی ہیں۔۔۔
-
- تو میری جان،،،ماما کو پتہ ہے تم میری بیوی ہو اور ماما پر ائیویسی ڈسٹرب نہیں کریں گی نو ٹینشن۔۔۔
-
- عالیان آپ کس قدر بے باک اور بد تمیز ہیں۔۔۔
-
- ابھی تم۔نے دیکھا ہی کہاں جان عالیان،،ویٹ فار اوور گولڈن نائٹ بے باکی سے کہتا اسے جھٹکے سے گھما کر چھوڑا تھا اوہ بیچاری سمجھ نا پائی یہ ہوا کیا ہے اور بوکھلا گئ مگر آزادی ملتے ہی وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی اسکا کوئی پتہ نہیں دوبادہ پکڑ لیتا۔۔۔
- عالیان اسکے گھبرانے پر گہرا مسکرایا اور وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔
-
-
- _____
-
- عائزہ بے حد پریشان تھی اتنا بڑا دن تھا مگر اسکی بیسٹ فرینڈ غائب تھی مگر عائزہ کو جھوٹ بول کر شانت کر دیا تھا کہ اسکے رشتے داروں میں کسی کی وفات ہو گی ہے وہ وہاں گی ہے کچھ دن تک آئے گی عائزہ اب شانت تھی مگر

اداس لیکن عرشیہ کی کمی مشااور ایہانے پوری کی تھی وہ اب سب کچھ بھول کر ان کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔۔

-
- کچھ ہی دیر کے بعد کھانے کا اختتام کیا گیا،، تمام لوگوں،، رشتے دار دوست احباب نے کھانا کھایا اور اب وقت آیا تھا دلہنوں کو دلہوں کے پاس لانے کا جبھی دکھوں پر ترس کھا کر دلہنوں کو باہر لایا گیا۔۔۔
-
- وہ لوگ سٹیج پر بیٹھے اپنی گپوں میں معروف تھے جب اچانک سب لائٹس آف ہوئیں اور ایک سپاٹ لائٹ سامنے انٹرینس پر پڑیں،،،، اس لائٹ میں اپنی دوستوں اور ماووں کے سنگ چلتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی عائزہ اور زرش انکے ہمراہ آرہی تھی،، سعیر زرش کا سجا سنوارہ روہ دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا جبکہ ایان تو بلکل ہر حساسیت سے مفلوج وہاں بیٹھا اپنی بچپن کی محبت کو دیکھتا رہ۔ گیا جو بلڈ رہڈ لہنگے میں قیامت ڈھا رہی تھی،، دونوں ہی بلڈ ریڈ لہنگے پہنے،،، سر پر ایک کندھے سے لے جا کر ڈوپٹہ لیے،، بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں قیامت ڈھا رہی تھیں،، وہ تو ایسے ہی صدا کی حسین تھیں مگر آج کسی کے دل پر بجلیاں گرانے کے ہر ہتھیار سے لیس تھیں۔۔
-
- وہ قدم قدم چلتی انکے قریب آئیں،، ایہانے اپنی بھابی کا ہاتھ ایان کو تھمانے کے لیے آگے بڑھایا جیسے ایان نے کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا ایہانے جھٹکے سے پیچھے کیا ایان نے کنفیوژن سے ایہا کو دیکھا،، اور پھر اپنی دلہن کو جو نگاہیں جھکائے خوبصورت سی وہاں کھڑی تھی۔۔۔
-
- کیا ہوا ایہا۔۔۔؟؟؟

-
- ہمت ہے تو پکڑ کر دیکھائیں۔۔۔
-
- دیکھو ابیہا میں تمھیں دودھ پلائی کا نیگ جتنا بولوں گی دوں گا اب بتاؤ۔۔۔
-
- ہیں پکا۔۔۔۔۔!!!
-
- پکاااا۔۔۔
-
- ڈن ابیہا رشوت ملتے ہی فورا اپنی بھابی کا ہاتھ اسکو تھاما گی ایان نے پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد دی۔۔۔
- ایان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاتھ کو لبوں سے لگایا عائزہ سمٹ گی،،، آج ایان کی۔ نظروں میں الگ سی تپش اور خمار محسوس ہو رہا تھا جو اسکے ماتھے پر پسینے کی ٹھنڈی بوندوں کو نمودار کر رہا تھا جسے وہ بار بار ٹیشو سے صاف کر رہی تھی اسکی اس حرکت کو دیکھ کر ایان مسکرایا اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ریلیکس کیا اسے تسلی دی۔۔۔
-
- ریلیکس عائزہ مائی لووووو۔۔۔
- ابھی میں تمھیں کچھ نہیں کہوں گا اااا،، یہ تسلی تھی ہاوارنگ وہ بیچاری خود نا سمجھ سکی وہ مزید سمٹ گی جبکہ ایان نے کب دبایا،، شاید آج پہلی دفعہ اسے بھی لگا تھا یہ سعیر شاہ کا بھائی ہے۔۔۔۔
-

- دوسری جانب،،، سعیر صاحب جو ٹرانس کی کیفیت میں کھڑے اپنی سب سے حسین بیوی کو تکنے میں مصروف تھے جب عالی نے تھکوامارنے پر ہوش میں آئے۔۔۔
- ہاتھ تھاموبعد میں تکنا۔بے شرم انسان۔۔۔
-
- آپکو کیامسلئہ ہے میری جان آپ سب کی نظروں سے اوجھل تکتے ہیں ڈر کر ہم سب کے سامنے کیونکہ وہ تو ہماری ملکیت ہیں ہماری اپنی بیوی۔
-
- عالیان کو اس سے اس جواب کی بلکل توقع نا تھی وہ گڑبڑا گیا جبکہ وہ کیسے بھول گیا یہ بے باک آدمی کہیں بھی کچھ بھی بول سکتا ہے سعیر نے کہ کر لب دبایا کب کہ سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی موجود تھی اسکی بے باکی پر سارہ بیگم نے سر پیٹا جبکہ شاہ صاحب ڈھیٹ کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔
-
- سعیر نے بے حد پیار اور نرمی سے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا مگر مشا نے فورا پیچھے کیا۔۔۔
-
- کاہے کی جلدی ہے جیجا جی۔۔۔۔!!!
-
- تم تم،،،، تم میری جان کی دشمن کیا چاہیے ہے اب بھی۔۔۔۔؟؟
-
- مشا کھکھلائی۔۔۔
-

- کیا اتنی آسانی سے ہاتھ تھما دوں سعیر شاہ۔۔۔
-
- نہیں تھماؤ گی۔۔۔۔
-
- نا۔۔۔!!!
-
- پکا۔۔۔!!
-
- ہاں۔۔۔!!!
-
- اوکے سعیر نے جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا کر اوپر کیا تھا جبکہ زرش کی جان لبوں پر آئی تھی،،اور مشا نے منہ کھولے اس بے باک آدمی کو دیکھا تھا اور پیچھے کھڑے لڑکوں نے ہوٹنگ کی تھی سعیر نے لب دبا کر۔برو آ چکایا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کیا ہوا۔۔۔
-
- یہ،،،یہ چیٹنگ ہے سعیر بھائی مشا چلائی۔۔۔
-
- کیسی۔چیٹنگ بہنا اا۔۔۔۔!!!
-
- افففف۔بے باک انسان۔۔۔۔!!!

- مشابڑں ڑائی۔۔۔
-
- جبکہ سعیر مسکرایا،، کوئی نئی بات سے آگاہ کریں سالی صاحبہ یہ کہہ کر اسنے گود میں سمٹی گھبرائی جس کی دھڑکنیں دل باہر نکالنے کو تیار تھیں اسے دیکھا جس کے چہرے پر حیا شرم کے رنگ پھیلے تھے،، سعیر نے اسے دیکھا اور بے حد نرمی سے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کر کے اسے نرمی سے نیچے اتارا،، پیچھے بے تحاشا ہوٹنگ ہوئی تھی زرش میڈم کے چہرے پر لالی پھیلی تھی،، سعیر نے اسے آرام سے اپنے ساتھ بیٹھایا اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر رب کرنا شروع کیا تا کہ وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو درست کر سکے۔۔۔
-
- ریلیکس مائی لیڈی۔۔۔۔!!!
-
- ڈونٹ وری،،، اب اتنا بے باک بھی نہیں ہوں کہ یہی تمھارے حسن کو خراج بخشنا شروع کر دوں۔۔۔
-
- زرش کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہوئی تھیں۔۔۔
- سعیر گہرا مسکرایا اور ہاتھ پر گرپ دے کر بیٹھ گیا مگر وقفے وقفے سے چھوٹی چھوٹی جان لیوا سرگوشیاں کرتے وہ زرش کی جان پر بنائے جا رہا تھا۔۔۔
-
- دوسری طرف آج کے دن کم۔از کم۔ایان اپنی ساری شرافت چھوڑ کر آئے تھے،، جبھی اپنی چھوٹی سی معنی خیزی باتوں سے وہ فوقتاً فوقتاً عائزہ کی جان لبوں پر لا رہا تھا۔۔۔
-

- کچھ ہی دیر بعد کچھ رسموں کے بعد دودھ پلائی کی رسم کی گئ،،، جس کو ایہانے عائزہ اور مشانے زرش کی کی تھی اور اس میں سعیر اور ایان نے شرافت سے اپنی بہنوں کو منہ مانگی رقم ادا کی تھی جس سے وہ خوش ہوتی وہاں سے رفو چکر ہوئی تھیں۔۔۔
-
- اب ٹائم آ پہنچا تھا رخصتی کا جب عائزہ۔ اور زرش نے سب چھوڑ کر اپنے پیا کے سنگ پیا دیس جانا تھا رمشا بہت پیار سے عائزہ کے پاس آئی عائزہ نے نم۔ انکھوں سے ماں کو دیکھا تھا۔۔
-
- چلو عائزہ میری جان اٹھو تمھاری رخصتی کا وقت آ گیا تمھیں اپنے گھر جانا ہے۔۔۔
-
- مجھے نہیں جانا ماما۔ اپکو چھوڑ کر وہ جھٹکے سے ماں سے لپٹی تھی۔۔۔
-
- عائزہ میری جان ایک دن سب کو جانا ہوتا ہے ایسے نہیں کرتے چلو اٹھو شاباش۔۔۔
-
- عائزہ ماں سی لپٹی روتی ہوئی بولی رمشا کی بھی آنکھیں بھیگی تھیں بہت محبت سے اسے خود لگائے کھڑا کیا علی صاحب نے آ کر اسکے سر پر بوسا دیا اور اپنے بابا سے چپلن کر روئی تھی،،، رمشا اور علی صاحب نے اسکا ہاتھ ایان کے ہاتھ میں تھمایا،،، کسے ایان نے بہت محبت اور شفقت سے پکڑا تھا۔۔۔
-
- ایان میری بچی بہت معصوم ہے اسکا خیال رکھنا۔۔۔
-

- یہ میری بیوی ہے پھوپھو میری زمہ داری میرا فرض ہے اسکا خیال رکھنا!!!!آپ بے فکر ہو جائیں ایان شاہ اپنے فرض کو نبھانا جانتا ہے۔۔۔۔
-
- خوش رہو عائزہ نے انکی نظر آتاری اور دعا دی شاہ صاحب نے اپنی بہن کو سینے سے لگایا،، فکر نہیں کرو رمشا ڈارلنگ تمہاری بیٹی میری بیٹی ہے میں اسکا بہت خیال رکھوں گا میں ہونا۔۔۔
-
- رمشا مسکرائیں تھیں آج بھی یہ شخص باز نہیں رہ سکتے انہیں بھی شرارت سوجھی جبھی بولیں۔۔۔
- تم ہو جبھی تو فکر ہے۔۔
-
- ہاں۔۔۔۔۔!!!!!
- شاہ صاحب نے سر جھکائے منہ کھولے اسے دیکھا رمشا ہنس دیں۔۔۔
-
- اچھا سوری مزاق تھا تم تو میرے پیارے بھائی ہو نا!!!!اکلوتے ہٹو اب بہت ہو گیا اور اپنی بے باک زبان کو قابو میں۔رکھو اپنی بیوی کو کہو ڈارلنگ وارلنگ مجھے نہیں۔۔۔
-
- شاہ صاحب مسکرائے اچھا سوری اور اپنی بہن کے ماتھے پر پیار اسے لب رکھے تھے،،،عائزہ کو ایان کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھا کر رخصت کیا تھا۔۔۔
-
- دوسری جانب زرش رو رہی تھی وہ تو آر کے بیٹھ گئ تھی وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔

-
- زرش بیٹا ایسے نہیں کرو دیکھو عائزہ بھی گئی ہے نا!!!اور سعیر تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔
-
- نہیں ماما وہاں آپ عالیان ڈیڈ اور بھائی احان آپ سب تو نہیں ہونگے نا!!!۔۔۔
-
- ارے پگلی روتی کیوں ہو،،یونی میں تو ملے گیں نا!!!اور پھر تم نے جاب بھی کرنی ایک ہی آفس میں بھی آجائیں گے اور تمھارا جب دل اداس ہو تم گھر اجانا،،کون رک۔رہا ہے تجھی۔عالیان بھی اسکی دوسری سائیڈ پر بیٹھا بولا تھا اور اسے خود سے لگایا تھا۔۔۔
-
- وہ روتی ہوئی اٹھی جبکہ تینوں بھائیوں کی آنکھیں بھی۔نم۔تھی،،احد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ اپنے ڈیڈ سے لیپٹی تھی احد صاحب نے دعاؤں میں اور قرآن کے سائے میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا۔۔
-
- کچھ کی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچے اور باقی مہمان اپنے گھر ایسے میں ابیہا نے آپ ی دونوں بھابیوں کو کمرے میں بیٹھایا،،،ایان اور سعیر دوستوں سے فری ہو کر کمرے کی طرف بڑھے جب دونوں کے راستے میں ابیہا آئی۔۔۔
-
- کیا ہوا ہٹو نا سعیر نے اسے۔صنوعی گھورا جب ایان نے سعیر کو لگائی۔۔
-
- ایہہہ۔۔۔!!!

- کیاہو گیابھائی۔۔۔
-
- گھورو مت اسے۔۔۔
-
- اوسوری۔۔۔!!!
-
- ابیہانے ہنسی دبائی۔۔۔
-
- کیاہوا پرنسز اب کیا چاہیے۔۔۔؟؟
- ایان نے پیار سے پوچھاوہ مسکرائی
-
- واہہہ بھائی۔کتنے سمجھدار ہیں آپ تو نکالیں میرا نیگ اور جائیں اپنے اپنے کمرے میں۔۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔!!!
- اب کونسا نیگ بیاااابہت تیز ہو تم ادھر بھی تم نے ہمیں ٹھگ لیااوو یہا۔ بھی سعیر اسے حیرانی سے دیکھتا ہوا بولا

۔۔

-
- وہ۔کیاہے نا آپ کی ہی بہن ہوں ڈیئر بروشرافت سے دیں اب۔۔۔
-

- اللہ۔۔۔!!!
-
- ایان مسکرایااور ایک۔ مخملی ڈبایا نکال کر اسے دی۔۔۔
-
- اووبھائی تھینکیو وکتنے اچھے ہیں آپ لویو۔۔۔
-
- لویوٹو۔۔!!! ایان نے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔
-
- اب میں جاؤں۔۔۔
-
- یہ شیور۔۔۔!!!
-
- وہ۔ مسکراتا آگے بڑھ گیاجب سعیر بھی نکلنے لگا ایہا اسکے رستے میں آئی۔۔
-
- کہاں بھائی صاحب۔۔۔!!
-
- کیابھائی نے دیادیا میں نے دیا اہ۔ہی بات ہٹواب۔۔
-
- اوس چیٹر۔دیں مجھے۔۔۔

-
- افف اچھا میری ماں مجھے پتہ تم ایسے میری جان نہ۔ چھوڑو گی لو پکڑو سعیر نے ایک مخملی لفافہ اسکی جانب بڑھایا جس میں 10,000 تھے وہ خوش ہوئی۔۔۔
-
- اووووو تھینکیو نہیں کیونکہ یہ میرا حق تھا اڑھیں مت ہو نہہ۔۔۔
-
- بڑی تیز ہو تم چھپکلی۔۔۔
-
- اور آپ کاکروچ۔۔۔!!!
-
- منظور ہے پرنسز وہ اسکی ناک کھینچتا بولا وہ مسکرا دی۔۔ سعیر اسکے ماتھے پر پیار کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
-
- ایان کمرے میں آیا تو وہ پری پیکر سامنے بے حد حسین چھوٹی سی لڑکی اسکی ملکیت بیڈ پر لیٹنگا پھیلائے بیٹھی تھی ،،، ایان کمرے میں بڑھا اور آکر دروازہ لاک کر کے آگے آیا عائزہ کی ہتھیلیاں بھیگی تھی جان لبوں پر آئی تھی وہ مسکراتا اپنا کلہ اتارتا اسکے پاس آکر آرام سے بیٹھا جو نگاہیں جھکائے بیٹھی تھڑ تھڑ کانپ رہی تھی ایان اسے دیکھ کر میٹھا سا مسکرایا۔۔۔
-
- پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا۔۔۔
-

- Why ar you shivering ayeza...??
-
- عائزہ نے اسے سر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر نا میں سر ہلایا۔۔۔
-
- ریلکیس،، ایان نے اسکا ہاتھ سہلایا۔۔۔
-
- عائزہ نے ہاتھ چھڑوایا ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔
-
- کیا ہوا۔۔۔؟؟
-
- نہیں کیا۔۔؟؟
-
- میں نے کیا کیا یار اب۔۔۔؟؟
-
- پھیل کر کیوں بیٹھ رہے ہیں پہلے مجھے پہلی دفعہ دیکھنا کا تحفہ دیں وہ ہتھیلی آگے کر کے معصوم سے انداز میں بولی ۔۔
-
- ایان شرارتی سا مسکرایا۔۔۔
-

- وہ کیا ہوتا اور وہ کیوں دیتے ہیں۔۔۔۔؟؟
-
- ہاں۔۔۔۔۔۔!!!!!!
-
- ایان۔۔۔۔۔۔!!!!
- عائزہ کا تو مارے صدمے کے برا حال ہوا تھا مطلب اسے نہیں پتہ تھا کہ پہلی فوج اپنی شریک حیات اپنی دلہن کو دیکھ کر منہ دیکھائی دیتے ہیں،، ایان نے لب دبایا۔۔۔
-
- ہاں عائزہ۔۔۔۔۔!!!!
- وہ بھی اسی کے انداز میں ہی بولا تو عائزہ نے منہ بنایا اور چھوٹی سے ناک چڑھائی۔۔۔
-
- ایان منہ دیکھائی جو اپنی بیوی کو پہلی دفعہ دیکھنے پر دیتے ہیں۔۔۔
-
- اووا چھا ایسا بھی کچھ ہوتا ہے۔۔۔؟؟
- معصومیت سوائے نیزے پر تھی عائزہ کو ہارٹ اٹیک آنا باقی تھا مطلب یہ انسان سچ میں ایسا تھا یا زچ کر رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ پا رہا تھا۔۔۔
-
- ایان۔۔۔۔!!!
- ۔

- یس عائزہ۔۔۔!!
-
- ایان آپ ڈرامہ کر رہے ہیں نا!!!!۔۔۔؟؟
-
- کیسا ڈرامہ تمھیں میں ڈرامے کرنے والا انسان لگتا ہوں اتنا معصوم شوہر ہے تمھارا تم شک کر رہی اس پر تمام گھر والی میری معصومیت کی داد دیتے ہیں وہ کمر سے پکڑتا اسے قریب۔ کرتا بولا۔۔
-
- ہٹیں پیچھے ہو نہہ۔۔۔!!!!
-
- وہ منہ پھولا کر پورا اسے پیچھے کرتی بولی۔۔۔
-
- اب کیا ہوا میری جان تم ناراض کیوں ہو رہی۔۔۔؟؟
-
- ہٹیں پیچھے ہنہہ۔۔۔!!!
- منہ دیکھائی ہے نہیں لائے وہاں جا کر سوئیں اب صوفے پر۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔۔!!!
- صوفے پر عائزہ۔۔۔۔!!!
-

- ایان نے منہ کھولے اپنے اس پٹخارے کو دیکھا جو اسے اسکے مقابلے میں زچ کر رہی تھی۔۔۔۔
-
- اگر کی۔ تمھیں منہ دیکھائی نہیں دوں گا تو تم مجھے خود سے دور کرو گی عائزہ۔۔۔؟؟؟
-
- ظاہرہ بھئی یہ رسم۔ہوتی ہے نہیں لائے آپ کہیں سے لگتے ہیں سعیر شاہ کے بھائی۔۔۔
-
- بھئی کیا تم اس طوفان سے ہر وقت مجھے ملاتی رہتی وہ الگ ہی مخلوق ہے ہمارے گھر کی مجھے اس جیسا نہیں بننا معاف کرو۔۔۔
-
- الگ مخلوق ہے پر اپنی محبت کو پانا بھی جانتا ہے گیٹس بھی ہیں اس میں عائزہ نے لب دبا کر اسکی دکتی رگوں پر پاؤں رکھا۔۔۔۔
-
- عائزہ کی بچی کیا مطلب ہے تمھارا ایان نے جھٹکے سے اس کمر پر گرپ دے کر قریب کیا وہ بوکھلائی تھی۔۔۔
-
- اا،،،ایان۔۔۔!!
-
- جی میری جان منہ دیکھائی چاہیے آپکو۔۔۔؟؟
-
- ننن،،،، نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔۔

-
- چاہیے تو ہے جبھی تو نا دینے پر ناراضگی دیکھائے جا رہی ہے ہے نا!!!!۔۔۔
-
- نہیں مجھے نہیں چاہیے آپ رہنے دیں وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی اتنے میں ہی ساری اکڑ اور ایٹیٹیوڈ اڑ چھن شو ہوا تھا۔۔
-
- ایان مسکرایا مطلب اتنی بہادر اور جو ابھی اتنی باتیں کر رہی تھی کہ مجھے خود سے الگ سولائے گی ایک ہی جھٹکے میں بھیگی بلی بن گئ آپ پر تو میری جان بھی قربان میری جان منہ دکھائی تو بہت چھوٹی سے چیز ہے اسنے جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے مخملی ڈبیا نکالی تھی اور اس میں اماے ایک پیارا سا پینڈنٹ نکالا تھا جس میی۔ دل بنا ہوا تھا اور اس میں ڈائمنڈ کا نفیس سا ایک سٹون لگا تھا اس نے وہ عائزہ کے سامنے کیا عائزہ نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا اور مسکرائی جانتی تھی وہ اسے ہمشہ بچپن سے ہی تنگ کرتا ہے،،،وہ چیز لے کر آتا تو تھا مگر اسے تنگ کر کر ہی دیتا تھا آج بھی یہی کر رہا تھا وہ۔۔۔
-
- آپ نہیں سدھریں گے نا!!!!ایان آج بھی تنگ کر کے ناراض کر کے بعد میں منانے کے لیے مجھے میری چیز دیتے ہیں جیسے بچپن میں کیا کرتے تھے۔۔۔
-
- کچھ چیزیں بدلہ نہیں کرتی میری جان اسکے ہاتھ سے وہ پینڈنٹ کملے کر ڈبیہ میں بند کر کے رکھا تھا اسے میں تمھیں کل صبح خود پہناؤں گا!!!!۔۔۔
-

- کیوں معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔۔
-
- ہیں۔۔۔۔؟؟؟
- کیا مطلب کیوں۔۔۔؟؟
-
- ابھی آپ ے چھولے بیچنے جانا ہے آنکھیں ٹپٹپاتی معصومیت سے بولی وہ مسکرایا۔۔۔
-
- نا میری معصوم سی جان چھولوں کا تو پتہ نہیں ہاں پر اپنی جان میں گم ضرور ہونا ہے۔۔۔
-
- اسکی بات سن کر عائزہ کے کانوں سے دھواں نکلا تھا اور ہاتھ پھیر پھولے تھے۔۔۔
-
- کک،،،، کیا مطلب ہے مجھے نیند آرہی مجھے چینج کر کے سونا ہے بس۔۔۔
-
- چینج بھی کر لیں گے لووو پہلے مجھے دیکھ تو لینے دو خراج تو بخشنے دو کہہ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔
-
- ایان نووو۔۔۔!!!
-
- عائزہ گھبرائی تھی۔۔۔
-

- یس عائزہ یس۔۔۔!!!
-
- ایان نے بے حد نرمی سے اسکا ڈوپٹہ۔پنز سے آزاد کروایا تھا اور اسے اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا عائزہ مزید گھبرائی ،،،،بہت نرمی اور پیار سے اسکی جیولری اتار کر ایک سائیڈ پر رکھتا وہ اسے تمام تر بوجھ سے ہلکا کر رہا تھا مگر وہ گھبرا رہی تھی،،،اسکے انگلیوں کی لمس کبھی ماتھے کبھی ناک،،،اور اب کان پر محسوس کر کے وہ سمٹی تھی،،، مگر روح تب فنا ہوئی جب کان پر ایان کے گرم۔لمس محسوس ہوا جو کہ اسکے ہونٹوں کا تھا ایان نے بے حد پیار پ پسپگ اسکے بندھے اتارے تھے،،اور کان کی لو کو لبوں سے چوما تھا وہ اسکی لمس کسمسائی تھی اس قدر جان لیوا لمس سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔
-
- اااا،،،،یان۔۔۔۔!!! نہیں نا۔مجھے سونا ہے۔۔۔
-
- سوتے ہیں میری جان،،جلدی کیا ہے اور ویسے بھی میرے مطابق آپ شاید نماز پڑھنے کے بعد سوتی ہیں اب آیا تھا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔
-
- نن،،،نہیں ایان دیکھیں میرے پیارے شوہر ہیں ایسے نا کریں۔
-
- میں نے کیا کیا میری جان معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔
-
- مجھے سونا اس نے اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

-
- نا آج راہ فرار نا ممکن ہے عائزہ ڈارلنگ۔
-
- ایان،،، یہ کیسے بلا رہے ہیں آپ وہ جھنجھلائی۔
-
- ابھی خود تو شکوہ کیا تھا سعیر کا بھائی نہیں لگتا اب کیا ہوا۔۔۔
-
- نہیں نہیں معاف کریں نا پلیز ززز۔۔۔۔
-
- ریلکیس،،،
- Feel your comfort in me ....
-
- ایان نے بہت پیار سے اسکا گال تھپتھپایا اور بہت نرمی سے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے،، اور نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگا تا وہ ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر گیا۔۔
-
-
- _____
-
- سعیر چلتا اپنے کمرے میں آیا تھا وہ پری پیکر بیڈ پر کپکپاتے وجود اور لرزتی بیٹھی تھی جو پہلے سے ہی اسکی شدتوں سے واقف تھی،،، آج تو وہ اسے کسی حال میں نا بخشتا یہ سوچ سوچ کر دل کانپ رہا تھا،،، شرم۔ وحیا کے رنگ

چہرے پر پھیلے تھے،،، سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اپنے کلہ اتارتا اس تک آیا زرش کی جان لبوں پر آئی تھی وہ گھبرا گی،، اس کے تھر تھر کانپنے وجود کو وہ اچھی طرح محسوس کر رہا تھا جس سے اسکی مسکان میں اضافی ہوا وہ قدم۔قدم۔چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔

-
- زرش کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔۔
-
- سعیر نے اسے نظر بھر کر دیکھا تھا کوئی اتنا حسین وہ کیسے وہ اسکا ہاتھ پکڑتے اسے خود کے قریب کرتا بولا وہ گھبرا گی،، سعیر مسکرایا۔۔۔
-
- ڈر کیوں رہی ہوں میری،،، اس نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسے دہکتے گال پر لگایا جو لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔۔۔
-
- B cool Meri jaaan...
- ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں آپ تو پہلے ہی کہہ کر اسکی رہی سہی جان ہوا کی تھی۔۔۔
- آج تو ساری خوبصورتی کے جام پیے ہیں میری جان آپ نے۔۔۔
-
- سسس،،، عیر نہیں کریں پلیززززز۔۔۔
-
- اشششش،،، تم نے میرے نام کے اتنے ٹوٹے کر دیے سزا کون بھکتے گا میری جان۔۔۔
-

- زرش نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔
-
- وہ کیا ہے نا میری جان شادی تو ہماری بہت پہلے کی ہو چکی ہے،،، مینز نکاح،،،، اب بس آگے کام باقی ہے بے اسکی سوائے نیزے پر تھی اور بے باک طریقے سے کہہ کر اسکی جان ہوا کی تھی۔۔۔۔
-
- زرش شدید گھبرائی مگر یہ وقت گھبرانے کا نہیں تھا۔۔۔
-
- سعیر شاہ،،،، آپ پہلے مرد نہیں ہیں جن کا نکاح پہلے کا ہو چکا ہے،،،، بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔۔۔
- اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی معلوم۔ ہو گا کوئی تمیز ہوتی ہے،،، پہلی دفعہ دلہن کو۔ دیکھتے ہی منہ دیکھائی نامی چیز دیتے ہیں۔۔۔
-
- سعیر اسکے کونفیڈنٹ اور چالاکی پر لب دبائے مسکرایا۔۔۔
-
- ہاں پتہ ہے میری جان سب پتہ ہے،، پھر منہ دیکھائی دینے کے بعد اپنی جان کے ساتھ گولڈن نائٹ بھی سپینڈ کرتے ہیں ایک دفعہ دوبارہ کہہ کر اسکی جان کوا۔ کی تھی۔۔
- پ
- یہی تو تھا وہ سعیر شاہ جو دور بیٹھی زرش شاہ کو اپنے بے باک انداز سے گڑبڑانے پر مجبور کرتا تھا،، آج تو پھر بھی وہ اسکے قریب اسکے پاس اسکی دسترس میں تھی۔۔۔
-

- سعیر۔۔۔۔!!!
-
- حکم۔میری جان۔۔۔!!!
-
- میری منہ دیکھائی دیں ورنہ جا کر وہاں صوفے پر سو جائیں۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔۔!!!
-
- اور وہ کیوں بھئی۔۔۔؟؟
-
- یہی نہیں،، میں چاہوں تو آپکو اس کمرے سے باہر بھی نکال سکتی ہوں۔
-
- سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا اور جھٹکے سے کمر پر گرپ دے کر اسے قریب کیا تھا۔۔
-
- نانا میری جان دور جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تم میں اور تم سے دور نیور ایور۔۔۔
-
- سعیر نے اسے خود سے لگائے اپنی پاکٹ سے مخملی ڈبیا نکالی تھی اور اس میں سے ڈائمنڈ رنگ نکال کر اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں کے کر اسکی رنگ فینگر میں پیار سے اپنے ہاتھ سے رنگ پہنائی تھی اور اسکا ہاتھ اپنی ہتھیلی پر کیے اسکے اور اپنے سامنے کی۔۔

-
- کیسی لگی۔۔۔؟؟
-
- زرش مسمرائز ہوتی مسکرائی۔۔۔
-
- بے حد خوبصورت۔۔۔۔
-
- پر میری بیوی سے کم چہرہ مور کر اسکے گال پر لب رکھتا بولا زرش مونچھوں کی چبھن سے کھکھلائی۔۔۔
-
- سعیر گدگدی ہوتی ہے۔۔۔
-
- انجوائے کرو میری جان۔۔۔۔
-
- پھر سعیر نے ایک اور مخملی ڈبیا اسکے سامنے کی اور کھول کر اسے دیکھائی زرش نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا اس میں سونے کا بریسلیٹ تھانگ لگے ہوئے تھے،، سعیر نے اس کے سامنے کیا۔۔۔
-
- لیجیے میری جان میری طرف سے اپنا پہلا تحفہ قبول کیجیے،،،، اور بتایئے کیسے لگا۔۔۔
-
- بہت پیارا ہمشہ کی طرح۔۔۔

- پ
- وہ مسکرایا،،، مگر ان سب چیزوں کی خوبصورتی میری جان کے آگے بلکل پھیکی پڑ جاتی ہے۔۔۔
-
- زرش گہرا مسکرائی اور ڈمپلز کی رونمائی کروائی سعیر نے جھٹکے سے چٹاچٹ اسکے دونوں گال چونے تھے زرش بری طرح بوکھلائی تھی۔۔۔
-
- ہٹیں مجھے سونا ہے میں تھک گئے ہوں۔۔۔۔
-
- اہاں رئیلی۔۔۔۔
-
- ہاں۔۔۔!!!
-
- مگر نا مجھے نیند آئی ہے نا میں تھک گیا ہوں میں کیا کروں۔۔۔
-
- کچھ بھی کریں مجھے سونے دیں وہ بیڈ سے اٹھنے لگی جب سعیر نے اسے جھٹکے سے خود کے قریب کیا۔۔۔
-
- نا میری جان جو مرضی نہیں مجھے اپنی جان کو صرف پیار کرنا ہے۔۔
-
- آپ کو کوئی اور کام نہیں ہے کیا۔۔؟؟

-
- ہے نا۔۔۔
- پیار
- پیار
- پیار
- پیار۔۔۔
-
- انگلیوں پر گن کر آنکھ ونک کرتا اسکی جان۔ہوا۔کر گیا
-
- مجھے محسوس کرنا ہے تمھیں،،، تمھاری قربت کو،،،اس رات کو حسین بنانا ہے۔۔
-
- سس،،،۔سعیر نہیں پلیززز۔۔۔
-
- اشششش۔سعیر نے اسے اپنے پاس کیا۔۔
-
- سس،،، سعیر۔۔۔لفظ لڑکھڑائے تھے۔۔۔۔اس کی قربت میں۔۔
- ریلیکس جان ابھی تو اتنی بڑی بڑی باتیں ہو رہیں تھیں اور ابھی اتنی سے قربت سے نکل گئی ہوا۔۔۔اس نے گہرا مسکراتے اس کے دوپٹے کو پنوں سے آزاد کرتے سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔۔پھر اس کی جیولری اتار کر سائیڈ

ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔اور وہ اس کے چوڑے سینے میں دبکی اپنی دھڑکنوں کی خود سے بغاوت پر ان کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

-
- سعیر مین تھک گئ ہوں مجھے نیند۔۔۔۔اس کو خود کو دوبارہ لٹاتے اور خود پر جھکتے دیکھ اس نے کمزور سی دلیل دی تھی مگر وہ مسکراتا اس پر جھکا اور اسے خود میں گم کرتا چلا گیا۔۔
- وقت اور محبت دونوں کھکھلا اٹھے تھے اتنی خوبصورت محبت کی بارش پر۔۔۔

---

*اب تلخیوں کا سامنا کرنے کا وقت ہے

اب عمر خواب دیکھنے والی نہیں رہی۔۔۔*

رات ڈھلی،، کل رات دو چاہنے والے بندھنوں کا میل ہو گیا تھا،، محبت ایک ہو گی تھی،، چاہت جیتی تھی،،، عشق مکمل ہوا تھا،، تو لوگ آپس میں مکمل ہو گئے تھے کتنا حسین احساس تھا پتہ چلا تھا ادھورے لوگ مکمل ہوئے تھے بس اب دعا تھی کہ یہ ساتھ ہمشہ ایسے ہی خوبصورت رہے،، اکھٹا رہے،،، یہ بندھن مضبوط ہی رہے مگر ایسے میں ایک شخص جس کی رات حرام تھی سانسیں سینے میں اٹکی ہوئی تھیں بے چینی سوائے نیزے پر تھی زندگی میں جیسے ایک دن میں اندھیرا چھا گیا تھا دل ڈوبا جا رہا تھا،، کل کا دن،، کل کی رات،، کل کی شام جہاں 2 بندھن ملے تھے وہاں شاید وہی دن اپنی فضاؤں کے ساتھ کسی ایک کے لیے جدائی کا پیغام بھی لائیں تھیں کسی کو توڑ دینے کا پیغام لائیں تھیں،،، جھکا دینے کا پیغام لائیں تھیں۔۔۔

وہ پوری رات اپنی بہن کو رخصت کر کے وہ ہر طرف ہر جگہ اسے مارا مارا ڈھونڈھ رہا تھا صبح ہو چلی تھی مگر وہ گھر نہیں گیا تھا،، اب بھی وہ عرشیہ کے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا تھا،، سر پیچھے ٹکایا تھا سر میں شدید درد کی وجہ سے آنکھیں لال ہو رہی تھیں مگر پر اوہ کسے تھی یہاں پر جبھی کچھ دیر سیٹ پر سر ٹکایا تھا تو کچھ دیر کے لیے آنکھ لگ گئ تھی،، مگر جیسے ہی سورج کی تیز کرنیں ابھریں اور شایان کی چہرے پر پڑیں تھیں،، اسکے چہرے پر بل آئے تھے وہ کسمسایا مگر جیسے ہی آنکھیں کھولیں اور تھوڑا ہوش سا آیا تو فوراً ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور سامنے بند دروازے کو دیکھا جس پر ابھی تک تالا تھا اور بند دروزاہ شایان کو منہ چڑھا رہا تھا،، شایان نے فون پکڑا اور دوبارہ عرشیہ کا نمبر ڈائل کیا مگر اب کی بار جو آگے سے سنائی دیا وہ جسٹ اسکے منہ پر چماٹا تھا شاید۔۔۔

The number you dial is busy at the moment please try again later ...!!!

کیا مطلب تھا اس بات کا صبح کے ساتھ بجے وہ کس سے بات کر رہی ہے،،، کل پورا دن فون آف اور آج بزی ہاؤ از ڈیٹ پوسیبل۔۔۔
شایان نے دوبارہ ٹرائی کیا مگر دوبارہ وہی الفاظ کانوں کی سماعت بنے تھے۔۔۔

Thw number u dial is busy at the moment please try again later

عرشیہ۔۔۔!!!

شایان کی کھائی سے آواز آئی تھی آخر ہو کیا رہا تھا کہاں تھی وہ کیوں اس سے دامن بچا رہی تھی کیا چاہ رہی تھی کچھ بتاتی بھی نہیں تھی،، شایان کو غصہ آیا اب حد پار ہو چلی تھی،، اس لیے کار کی چابی لگائی اور کار سٹارٹ کر کے تیز رفتار سے گاڑی کو زن سے بھگایا گاڑی تیز رفتار سے جا رہی تھی شایان نے جھٹکے سے اپنا ویس کوٹ اتارا کر دوسری سیٹ پر پھینکا تھا تیز رفتار سے ریش ڈرائیو کرتا وہ 10 منٹ میں ہوسپٹل پہنچا تھا ایک جھٹکے سے گاڑی روکتا وہ اندر باہر نکلا تھا جب لنکس فولڈ کر اپنے گھنے کالے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کی جانب بڑھا تھا اور سیدھا مائنڈ وارڈ میں گیا تھا پاگلوں کی طرح دندھناتا وہ ڈاکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہی سبز نین کٹوروں والی ڈاکٹر بیٹھی تھی وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلائی۔۔

یہ تو کل والا شخص تھا بکھرا حلیہ بکھری حالت لال انگارا آنکھوں سے اسے گھورتا رابیع نے حلق تر کیا تھا۔۔۔

آپ یہاں،، کیوں آئے ہیں اور یہ کیا طریقہ ہے وہ اٹھ کر اس تک آئی تھی۔۔۔

او جسٹ شٹ اپ ڈاکٹر اپنی بکواس بند کرو مجھے سچ بتاؤ یہاں مسز دورانی نامی پیشنٹ آئی تھی۔ نا کہاں وہ انکا اس ہوسپٹل میں علاج چل رہا ہے مجھے بتاؤ وہ کہاں ہے ورنہ میں آگ لگا دوں گا اسے کچھ ہوا تو وہ مکمل زوردار طریقے سے دھاڑا تھا ڈاکٹر رابیع گھبرائی تھی۔۔

دیکھیں آپ حد میں رہیں یہ۔ اپکا گھر نہیں ہے میرا ہوسپٹل ہے سمجھے اور میں یہاں کسی قسم کا تماشا نہیں افورڈ کر سکتی

So its better for you Mr shayan Qureshi

Out from here ..

وہ کونسا کم تھی امریکہ آکسفرڈ یونیورسٹی سے پڑھ کر ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرنے والی ڈاکٹر رابیع چودھری تھی جو کہ کسی کا بھی مقابلہ کر سکتی تھی وہ بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی سبز نین کٹورے،، کالی پر اثر آنکھوں سے ٹکرائے تھے مگر شایان نے آنکھیں بند کر کے چہرہ مڑا تھا اور جھٹکے سے باہر نکلنے لگا جب ایک نظر دوبارہ اسے مڑ کر شدید قسم کا گھورا تھا مگر اس کے مقابلے میں ڈاکٹر رابیع نے بھی اسے گھورا۔۔

تمھیں تو میں دیکھ لوں گا سو کالڈ ڈاکٹر کہتا وہ وہاں سے تن فن کرتا نکلا تھا پیچھے وہ اپنی سلگھتی کن بٹیوں کو سہلانے لگی۔۔

ناجانے کیا سمجھتے ہیں یہ امیر بگڑے نواب زادے خود کو کونسی محبوبہ کو ڈھونڈتا دوسروں سے بدزبانی کر رہا ہے جیسے ہمیں اسکی محبوبہ کو دیکھنے کے بجائے اور کوئی کام نہیں ہے ہونہہ
وہ بڑبڑاتی اپنی چیئر پر بیٹھی تھی اور اپنے گولڈن بالوں کو کیچر میں مقید کیا کر کے سر پیچھے ٹکایا تھا۔۔

کام۔کے ناکاج کے۔۔
عاشق اناج کے۔۔۔

وہ دشمن اناج کے کو عاشق اناج کا بناتی اسے کوستی کام۔کرنے لگی۔۔

وہ جھٹکے سے چلتا سنیئر ڈاکٹر سائرہ کے روم میں آیا تھا وہاں سنیئر ڈاکٹرز بیٹھے تھے ان سب نے اسے دیکھے ڈاکٹر سائرہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اس تک آئی تھیں س۔۔۔

مسٹر شایان یو آر ہئیر خیریت۔۔

ڈاکٹر آپکی پیشنٹ مسز دورانی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟
وہ چباچبا کر لال انکھوں سے بولا تھا جیسے ڈاکٹر کی گردن اپنے دانتوں تلے دبا جائے گا۔۔

ائم سوری مسٹر شایان مگر وہ نہیں آئیں وہ نگاہیں چرائے بولیں تھیں۔۔

کیا مطلب ہے نہیں آئی ڈاکٹر وہ تمہارے سے اپنا چیک اپ کرواتی تھی تمہارے انڈر ابزرویشن تھی وہ اب کہاں ہے
۔۔۔

مگر مسٹر شایان انکا ہمارے ساتھ آج اپوائنٹمنٹ تھا وہ نہیں آئیں میں کیا کر سکتی ہوں۔۔

تم،، تمہارے سے انکی بیٹی مس عرشیہ رابطے میں تھی کال کرو اسے ابھی اسی وقت ورنہ ابھی تمھیں ہو سپٹل سے فائر کروادو گا تم جانتی ہو مجھے۔۔۔

جیجج،، جی میں کرتی ہوں۔۔

ڈاکٹر نے فون ملایا جو گلی بیل پر رسیو ہو چکا تھا شایان کا دل تیزی سے ڈھڑکا تھا۔۔

ہیلو یس کیا چاہیے اب کیوں فون کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟

عرشیہ کی آواز پر شایان کے کانوں سے دھوئیں نکلے تھے ڈاکٹر نے شایان کو دیکھا۔۔۔

مس عرشیہ آپکی مدر کا آج میرے ساتھ اپوائنٹمنٹ تھا تو پھر آپ کیوں نہیں آئیں وہ ہچکچاتی بولی تھی جبکہ سامنے والا دنیا چاڑتا تھا وہ اسے کیسے بدھو بنا سکتی تھی وہ ایک جھٹکے میں انسان کو پہچان جاتا تھا محض محبت میں دھوکا کھا گیا تھا شاید مگر یہ وقت گرنے کا نہیں تھا جواب طلب کرنے کا تھا..

پاگل ہو تم تمھیں منع کیا نا ایک بار کہ کوئی چیک اپ نہیں کروانا مجھے کسی کا بھی اور بار بار فون کر کے مجھے ایریٹیٹ مت کرو مجھے سکون سے جینے دو عرشیہ نے نہایت بد تمیز سے کہہ کر فون کاٹا تھا۔۔

شایان تو فون کی شکل دیکھتا رہ گیا تھا مطلب یہ کیا تھا وہ اتنے آرام سے بات کرنے والی اتنی نازک مزاج لڑکی یہ کیسے بات کا رہی تھی اسکی بات کا انداز یہ سب کیا تھا۔۔

شٹ۔۔۔۔۔!!!!

دو سیکنڈ صرف سیکنڈ لگے تھے سمجھنے میں کہ اسکے ساتھ دھوکا ہوہے شایان کا دماغ گھوما تھا وہ جسے مائیگرین پرابلم تھا اکثر اوقات سر میں درد سا رہتا تھا یہی وجہ تھی کہ یہ غصے کا بھی سب سے زیادہ تیز اور خاموش طبیعت کا مالک تھا شایان کی دنیا گھومی تھی مگر دل کمبخت جس نے کچھ عرصہ پہلے بغاوت کر کے ان فضول محبتوں کے چکر میں ڈالا تھا آج بھی بغاوت پر تھا بلکل بھی نہیں مان رہا تھا کہ عرشیہ ایسا کر سکتی ہے۔۔

نونیو رمیری عرشی ایسی نہیں ہے،،وہ میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا نہیں کر سکتی نو وضرور اسے کوئی مشکل ہو گئ اسے میری ضرورت ہو گی کسی نے ورگلایہ ہو گا اسے ویسے ہی جیسے کچھ دنوں پہلے زرش۔ مشکل میں تھی مین تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا میرا فون تو اٹھاؤ میری جان۔۔

وہ دیوانہ وار کسی بچے کی طرح اس سے التجا اور اسے پکار رہا تھا ڈاکٹر اسے دیکھ کر حیران رہ گئ تھی۔۔

دیکھیے مسٹر شایان آپ خود کو سنبھالیے وہ پہلے بھی بہت کم آتی تھیں یہاں پر مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اپنی مدر کا علاج کروا رہی تھی اور اکثر انکا بیہویر بھی عجیب سا ہوتا تھا اپنے مدر کے ساتھ۔۔

بکواس بند کرو تم۔۔۔۔!!!

وہ دھاڑا تھا

میں تمھاری جان کے لوں گا تمھارا گلہ دبا دوں گا میں میری عرشی کے بارے میں تم نے کچھ کہا تو۔۔۔

ڈاکٹر ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی جبکہ پیچھے کھڑی ڈاکٹر رابیع نے ہاتھ باندھے اس پاگل آدمی کو دیکھا جو ابھی بھی یہاں کھڑا دھاڑ رہا تھا وہ چلتی اسکے سامنے آئی مگر اسکی پہلے سے لال اور بھیگی آنکھیں دیکھے کر دل ڈوبا تھا جانے کیوں

۔۔۔

مطلب پہلے تو آنکھیں صرف لال تھیں بکھڑا حلیہ مگر محض پانچ منٹ میں اسکی آنکھیں پلکیں بھیگی تھیں،،ڈاکٹر رابیع نے اسے باغور دیکھا جبکہ شایان کے اسکو دوبارہ خود کے سامنے دیکھ کر ماتھے پر بل آئے تھے۔۔

وہ جھٹکے سے مڑا تھا اور اپنا ہاتھ میں پکڑا فون سامنے دیوار پر مار کر چکنا چور کیا تھا دونوں ڈاکٹر گھبرا کر اچھلیں تھیں محض ایک چھوٹی سی چھٹانگ بھر کی لڑکی اس قدر مضبوط شخص کو اس طرح رونے پر مجبور کر گئ کیوں آخر کیوں ڈاکٹر سائرہ بڑبڑائی۔۔

پر آنٹی یہ ہیں کون۔۔؟؟

تمہاری مدر کی کزن کا بیٹا۔۔

مما کی کزن۔۔۔!!

ہاں تمہاری خالہ آمنہ خالہ کا بیٹا۔۔۔

اواز ہی شایان قریشی رائٹ۔۔۔!!!

یس ہی از وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔۔۔

انہیں ہوا کیا آنٹی۔۔۔

یہ جس کی بات کر رہا ہے شاید اسکی فیانسی تھی اور اس لڑکی کی مدر کو برین ٹیومر تھا مگر پتا نہیں وہ علاج نہیں ٹھیک سے کرواتی تھی بہت دفعہ دیکھا وہ ڈانٹ بھی رہی ہوتی تھی انہیں۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!

شاید نہیں یقینا ایک فریب اور دھوکا تھا اس بچے کے ساتھ لندن سے بڑھ کر آیا ہے۔۔۔

اووو۔رابیع کے ہونٹ اوو کے شیپ میں ڈھلے تھے۔۔۔

مگر آنٹی کو بھی ہے مجھے لگتا بہت محبت کرتا تھا اپنی مینگتر سے۔

ہاں بہت میں نے دیکھی ہے اسکی محبت۔۔۔

اللہ کرے انکو وہ واپس مل جائے اور وہ جو ہم سوچ رہے ہیں وہ سب نا ہو محض کوئی مجبوری ہو۔۔۔

اللہ کرے بیٹا اچھا چلو ہم اندر چلتے ہیں س،، میرے راؤنڈ کا ٹائم ہو گیا تم پیشنٹس کو دیکھو۔۔

شیور آنٹی۔۔۔
وہ مسکراتی اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔

شایان جھٹکے سے باہر آیا تھا آنکھیں لال سر کا بڑھتا درد جس سے دنیا آنکھوں کے آگے گھوم۔رہی تھی بی پی آسمانوں پر تھا مگر اس وقت اسے عرشیہ کی پڑی تھی آخر وہ کیوں کر رہی ہے اس کے ساتھ یونہی اس نے اپنے دوسرے فون سے اسے دوسری سم سے کال کی جو نمبر محض اسکے پاس بھی نا تھا۔۔

ان نون نمبر سے کال پر عرشیہ نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

ہیلو یس عرشیہ حمدانی سپیکنگ۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!!!!!!!!!!

عرشیہ حمدانی

ایک اور جھٹکا یہ تو عرشیہ دورانی تھی حمدانی کیسے۔۔۔

ہیلووووو۔۔۔۔!!!

جواب نا ملنے پر عرشیہ نے دوبارہ بولا۔۔۔

عرشیہ۔۔۔!!!

شایان نے حیرت سے پکارا تھا اور اس پکار کو وہ کیسے نا پہچانتی اس پکار سے اسی شخص سے وہ اتنے عرصے سے کھیل رہی تھی۔۔۔

عرشی میری بات سنو فون مت رکھنا پلیز زز۔۔۔۔

عرشیہ تم کہاں ہو میں کل سے تمہیں ڈھونڈھ رہا ہوں پلیز زمیری جان تم کسی مصیبت میں ہو مجھے بتاؤ۔۔۔

اوو پلیز زززز مجھے کوئی بات نہیں کرنی بائے۔۔۔

نہیں نہیں۔ عرشی فون مت رکھنا تم میرے ساتھ یوں نہیں کر سکتی عرشیہ تم محبت ہو میری محبت کی میں نے تم سے اور تم نے مجھ سے تم میری ہو صرف میری میں تمھیں خود سے دور نہیں کروں گا بلکل نہیں تم میرے پاس رہو گی تم۔ کہاں ہو میں تمھیں ابھی اور اسی وقت لینے آرہا ہوں تم میرے ساتھ رہو گی کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ پائے گا تم۔ میری ہونا اااااور ہم آنٹی کو بھی ٹھیک کر دیں گے بلکل وہ بھی ہمارے ساتھ رہیں گی۔۔

وہ شایان قریشی اتنا میچور انسان جو کبھی بھی فضول اور ایسے بات کرنے والے کو بچہ قرار دیتا تھا اہمیت ہی نا دیتا آج کسی ضدی بچے کی طرح رو کر التجا کر رہا تھا۔۔

عرشیہ کو دو منٹ کے لیے کچھ ہوا مگر نہیں محض وہ کھیلونا تھا جس سے وہ۔ کھیل گئ اس لیے چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنس دی شایان صدمے کی زد میں گیا تھا۔۔۔

عرشیہ۔۔۔!! پھر سے وہی دھیمی پکار پکاری تو وہ اپنا۔ مکروہ اور کمینی ہنسی رکی۔۔

اوسوری سوری مسٹر شایان ہنس دی تم۔ پر تمھیں تو آنہیں رہی ہو گی مگر کیا کروں اتنا بڑا بزنس ٹائیکون ملک کے نامور اے ایس بیلڈرز کا مالک شایان قریشی کیسے ایک۔ چھوٹی سی لڑکی کے جھانسے میں پھنس گیاااا صرف ایک نظر گھائل کر گئ تم بھی ویسے ہی نکلے حسن ہر بکنے والے مرد ہو نہہہہہہ۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی میں تمہاری جان اپنے ہاتھوں سے لے لوں گاااااا تمھارا قتل کروں گا عرشیہ دورانی اپنی ہاتھوں سے یہ۔ شایان قریشی تمہاری سانسیں چھینے گا اگر تم نے میری محبت کو گالی دینے کی کوشش بھی کی یا کچھ کہا میری زات کے بارے میں،، میری زات کی نفی نہیں کر سکتی تم۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔!!!

نو نو سوئٹ ہارٹ ناٹ عرشیہ دورانی۔۔۔

میٹ وڈمی ائم عرشیہ حمدانی۔۔۔

اوکے ناؤشٹ اپ اینڈ۔گیٹ لاسٹ فرام مائی لائف کہہ کر شایان کے منہ پر تھپڑ مارا تھا فون بند کر کے۔۔۔

شایان نے حیرت سے فون کو دیکھا،،کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے شایان نے فون شیشے سے اندر پھینکا تھا خود گاری کو تھوکڑ مارتا وہ سڑک پر پاگلوں کی طرح چلنے لگا جس کا راستہ اسکے فارم ہاوس کی جانب جاتا تھا۔۔۔

آمنہ صبح صبح اٹھ چکی تھیں کیونکہ آج ریسیپشن تھا زرش کا مگر اس سے پہلے انہیں اسکے گھر ناشتہ کے کر جانا تھا ملازمہ سے کہہ کر تمام تر تیاریاں کروائیں تھیں۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہی ہو عروج بیٹا سہی سے رکھو یہ۔۔۔

اسکو اس والی باسکٹ میں پیک کرو۔۔۔

اور تم تم کیا ادھر ادھر منڈلا رہی ہو جا کر اوپر شایان بھائی کو اٹھاو اور باقی دو کو بھی۔۔۔

جی میم میں جاتی ہوں جلدی جاو۔۔۔

وہ بھاگی شایان نے کمرے میں گئ مگر خاکی کمرہ سامنے منہ چڑھا رہا تھا وہ سمجھتی سر اٹھ گئے ہونگے جبھی چلتی عالیان کے کمرے میں آئی۔۔۔

دروازہ ناک کیا۔۔

عالیان بھائی۔۔۔
عالیان۔بھائی اٹھ جائیں میم نیچے ویٹ کر رہی ہیں آپکا۔۔۔

اچھا ناجاؤ آتا ہوں۔۔۔
اچھا ٹھیک ہے جلدی آجائیں۔۔۔

اتنے میں احان جو اٹھانے جاتی جب وہ اپنے کمرے میں سے لائٹ بلو شرٹ اور اوپر چیک والا بلیو کورٹ پینے نیچے جینز کی پینٹ پہنے سامنے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر تا آرہا تھا۔۔

سامنے ملازمہ کو دیکھ کر رکا جو اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی احان نے ماتھے پر بل لیے اسکی طرف دیکھ کر بروا چکائے
۔۔۔

وہ سر آپکو نیچے میم بلا رہی ہیں،،،وہ کہہ رہی ہیں کہ زرش میم۔کے گھر ناشتہ دینے جانا ہے۔۔

وہ محض سر ہلاتا آگے بڑھا تھا تیزی سے سڑیاں اترتا نیچے آیا آمنہ نے اسے دیکھا۔۔۔

ہیے مام۔۔

یس سوئٹ ہارٹ۔۔

ہاں۔۔۔۔۔!!!!
احان کی تو آنکھیں حیرت سے پھیلائیں تھیں ایسے میٹھے الفاظ وہ بھی ماں کے منہ سے۔۔۔

اللہ جان لیں گی کیا۔۔۔

چلو۔۔۔۔
ہو گئے ڈرامے شروع راس نہیں آتا تم۔لوگوں کو میرا پیار۔۔۔

اووا چھا اچھا نہیں کیا صبح صبح چم چم کھالیا ہے کیا جو اتنے میٹھے بول بول رہی ہیں آپ۔۔

شٹ اپ یہ پیک۔کرو او میرے ساتھ ناشتہ۔۔۔

یہ شایان اور عالیان کہاں ہیں۔۔۔؟؟

میم۔عالیان سر آرہے ہیں اور شایان بھائی کے کمرے میں کوئی نہیں ہے شاید وہ اٹھ گئے ہیں۔۔۔

اٹھ گیا ہے۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب اٹھ گیا ہے تو کہاں ہے وہ۔۔

پتہ نہیں میم۔کمرے میں نہیں ہے وہ اوین میں کمرے میں ان کا کمرہ سمیٹنے بھی گئ تھی مگر کمرہ بلکل ویسے ہی تھا صاف بس انکی شرٹ پری تھی بیڈ پر وہ لانڈری میں ڈال دی ہے میں نے۔۔

واٹ۔۔۔۔۔!!!!

آمنہ حیران ہوئی یہ کیسے ہو سکتا۔۔۔

جبکہ احان نے ماں کو۔دیکھ کر۔لب کچلا تھا اور آمنہ نے باغور اپنے چھوٹے سپوت کا چہرہ دیکھ کر بروا چکائے تھے۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟

وہ ماما۔۔۔!!

کیا وہ احان سچ بتانا مجھے ٹالنے کی ضرورت نہیں ہے وہ عرشیہ عرشیہ کو ڈھونڈھتا تو نہیں رہا کہیں۔۔۔

جی ماما مگر مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔

کیا احان۔۔؟؟

ایسی کیا بات ہے۔۔۔؟؟

ماما۔یار میں کل زرش۔ آپی کی کچھ چیزیں لینے گیا تھا بازار واپس پر میں عرشیہ بھابی کے گھر کے پاس سے گزر رہا تھا جب میں نے انہیں دیکھا اور انکا پیچھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اپنی ماں کو تمام بات بتاتا چلا گیا۔۔۔

واٹ نان سینس۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو اگر تمھیں پتہ ہے وہ کہاں ہے تو پھر بتا کیوں نہیں دیتے شایان کو۔۔

اب مجھے تو نہیں پتہ وہ سٹیشن پر جا کر کس ٹرین میں کہاں گئی ہیں کیونکہ مجھے گھر واپس آنا تھا۔۔۔

شٹ۔۔۔!!!
اور تم نے دیکھا کہ وہ کہاں چھوڑ کر آئی ہے سلمی بیگم کو۔۔۔؟؟

ہاں ماما ارفن ایج چھوڑ آئی ہیں وہ انہیں اور خود نا جانے کہاں گئیں ہیں۔۔۔

واٹ نان سینس از دس۔۔۔

اچھا سنو تم شایان کو کچھ مت بتانا میں خود دیکھ بھال کر بات کروں گی تمہیں پتہ ہے نا اولڈ ہوم (ارفن ایج) کا جہاں وہ سلمی کو چھوڑ کر آئی ہے۔۔

جی پتہ ہے مجھے۔۔

اوکے میرے ساتھ چلنا فل حال یہ گاڑی میں۔رکھو اومیں پانچ منٹ میں آتی ہو۔ریڈی ہو کر۔۔۔

شیور ماما۔۔۔

عالی اٹھ گئے ہو تو مرو جا کر مشا کو لے کر آؤ۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔

وہ آواز لگاتا باہر نکلا تھا جبکہ اسکی پھرتیوں پر احان کی ہنسی نکلی تھی۔۔۔

صبح کے 11 بج چکے تھے ایسے میں وہ لوگ سبھی تک سو رہے تھے جب کھڑکی سے آتی روشنی عائزہ کے چہرے پر پڑی تھی وہ کسمسائی کچھ دیر بعد آنکھ کھلی تو خود کو کسی کے حصار میں پایا پہلے تو غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھا مگر رات کا منظر جیسے ہی آنکھوں کے پردے پر لہرایا تو وہ لال ٹماٹر ہوئی تھی شرمیلی مسکان نے لبوں پر احاطہ کیا تھا جبھی وہ خود کو ایان کی شرٹ میں دیکھ کر گڑبڑائی تھی اور فورا اٹھ کر بالوں کو کیچر میں مقید کر کے ڈریسنگ کی طرف بھری اور جو بھی ڈریس ہاتھ لگا اسے اٹھاتی وہ واش دوم۔بڑھی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر نکلی بلڈ ریڈ کلر کی شرٹ پہنے،،ریڈ ہی سلک کی کیپری پہنے،،شرٹ پر سیلف پرنٹڈ کام۔ہوا تھا اور ریڈ نیٹ کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ باہر آئی وہاں انکے شوہر محترم ابھی تک سو رہے تھے عائزہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا مطلب اتنا بڑا بزنس ٹائیکون اے ایس بلڈرز کا مالک جو صبح جلدی اٹھنا جانتا تھا وقت پر سارے کام کرتا تھا آج گھورے بیچ کر سو رہا ہے،،وہ اپنے بال سنوارتی ڈرائی کرتی اس تک آئی جو تکیے میں منہ دیے شرٹ لیس سو رہا تھا۔۔۔

ایان۔۔۔۔۔!!!!

ایک پیار بھری پکار سے عائزہ نے اسے پکارا۔۔۔

مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا۔۔

عائزہ نے کندھے سے اسے ہلایا۔۔

ایان اٹھیں نا ابھی کیا گھورے بیچ کر سو رہے ہیں آپ۔۔

ہمم۔۔۔!!

اٹھیں بھی۔۔۔

ایان نے آنکھیں کھولیں آنکھیں ملتے اسے دیکھا وہ لال کلر کے ڈریس میں کھلتا گلاب ہی لگی تھی۔۔۔

ایان اسے دیکھ کر مسکرایا عائزہ نے برا منہ بنایا چکائے۔۔۔۔

اٹھیں نا اکتنا سوئیں گے آپ۔۔۔

ایان نے منہ پھلائے اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بھی ایسے کون اٹھاتا ہے اپنے شوہر کو عائزہ وہ اسکا ہاتھ کھینچتا کر اسے اپنے ساتھ بیٹھایا بولا۔۔۔

اور کیسے اٹھاتے ہیں۔۔۔؟؟

پیار سے اپنے شوہر کو۔پیار کر کے اسکے بالوں کی آوازہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیر کر وہ پیار سے بولا تھا۔۔۔

عائزہ جھینپی پیار سے کیسے اٹھاتے ہیں ایان ڈرامے نہیں کریں اٹھیں ورنہ میں اکیلی نیچے جا رہی ہوں بائے۔۔۔

ہاں وہ مزید اسکا ہاتھ کھینچتا اسے مکمل۔اپنے اوپر گراتا کمر کو دونوں ہاتھوں میں قید کر گا بولا عائزہ بوکھلائی۔۔۔

اا،،،یان چھوڑیں مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

پیار اپنی پیاری سے بیوی کو پیار۔۔۔

ایان چھوڑیں ناوہ منمنائی۔۔

ناچھوڑوں تو۔۔۔

عائزہ نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔۔۔

چھوڑیں ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔

ہاں اتنا بڑا ظلم نہیں نااا یہ زیارتی ہے اچھا ٹھیک تم نا کرنا میں کر لوں گا۔۔۔

بہت ڈھیٹ ہیں آپ قسم سے۔۔۔

وہ شرارتی سا مسکرایا آپکو آج پتہ چلا ہے اسکے بالوں کی لٹ کو خود کی انگلی پر مرورتا وہ گویا پیار سے بولا اور اپنی نظروں سے اسکے چہرے کے تمام خدوخال کو چھوتا وہ خود کی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

ایان نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا اور گرفت دے کر ایک ہاتھ گردن کے پیچھے رکھ کر اسے مزید قریب کیا وہ بوکھلائی ۔۔۔

ایان نو،، مجھے چھوڑیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں نیچے جانا ہے۔۔

جسٹ 5 منٹز مائی لوو۔۔۔

وہ اسکے کان میں سرگوشی میں بولتا پیار سے اسکے لبوں پر جھکا اور انہیں اپنی گرفت میں لیا تھا جان لیوا اور گرم لمس سے عائزہ تڑپی تھی اسنے ایان کو جھٹکنا چاہا مگر وہ ہنوز خود کو سیراب کرتا اسے بے حال کر رہا تھا کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا اور نرمی سے اسکے ہونٹوں کو آزاد کر کے اسے چھوڑا۔۔۔
اسکا لال۔ ٹماٹر چہرہ دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور اسے دیکھا عائزہ نے گہرے سانس بھرے اور اسے شکایتی نگاہوں سے گھورا ایان نے اپنی بتیسی دیکھائی۔۔۔

اٹھیں وہ ڈانٹ پیس کر بولی۔۔

اواوکے اوکے ڈیئر ڈارلنگ بی کوول غصہ مت ہو جارہاہوں میں وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا اٹھ کر واش روم۔کی طرف بڑھا مگر پیچھے رک کر اسکے چہرے کے قریب اپنے چہرہ لا کر پیارا سا مسکرایا وہ تھوڑا پیچھے جو کھسکی۔۔۔

اا،،،اب کیا ہے بھئ۔۔۔۔؟؟

وہ آئی لو یو وہ اسکا گال چومتا وہاں سے بھاگا تھا کوئی پتہ نہیں مقابل جوتی رسید کر دیتی اب۔۔۔

عائزہ نے اسکی بے باکی پر ماتھا پیٹا افففففف...!!!

نہیں بھئ یہ سعیر کا ہی بھائی ہے مان گئ وہ خود بڑائی ایان اسے سن کر ہنسا وہ زچ ہوتی وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔

زرش سعیر کے سینے پر سر رکھے سکون سے مزے کی نیند سو رہی تھی کیونکہ سعیر نے اسے ساری رات ناسونے دیا تھا فجر کے بعد کہیں جا کر اسے آزادی بخشی اور وہ بے حال ہوتی سو گئ تھی،،،اب بھی تھکن سے چور وہ بے حد سکون سے سو رہی تھی اور سعیر شاہ جس کا کل سکون جس کی کل کائنات اسکے پاس اسکے حصار میں موجود تھی وہ بھی سکون بھری نیند کے مزے لے رہا تھا جب اچانک دروازے پر ناک ہوا تھا۔۔۔

ملازمہ نے دو دفعہ دروازہ ناک کیا تھا سعیر کی آنکھ کھلی جبکہ زرش میڈم نیند کی اتنی پکی تھی کہ پاس کوئی بینڈ باجا بھی بجاتا رہے وہ سو رہی ہیں تو سوتی رہیں گی کبھی سعیر کی آنکھ کھلی دروازہ پر ہوتی مسلسل دستک سے دروازے کی جانب متوجہ ہوا۔۔

کون۔۔۔؟؟

نیند میں سوئی آواز آئی۔۔

سعیر بھائی اٹھ جائیں نیچے میڈم آپکا انتظار کر رہی ہیں۔۔

اچھا ٹھیک تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔

ٹھیک وہ کہتی آگے بڑھی تھی۔۔

سعیر نے اپنی آنکھیں ملیں اور اپنے سینے پر بوجھ محسوس ہوا تو سر جھکا کر دیکھا وہ پری پیکر معصوم سا چہرہ لیے اسکے سینے پر سر رکھے سوئے ہوئی تھی،، ملیحہ چہرہ،، چہرے پر آتی آوارہ لٹیں،،، بھوری آبشار سعیر کے سینے پر بکھیری ہوئی تھی سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر پیار سے اپنے لب رکھے اور نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلائی۔۔

ہیپے مائے بے بی گیٹ اپ۔۔۔!!

کان کے پاس جھک کر گھمبیر آواز میں سرگوشی کی وہ کسمسائی۔۔۔

زرکموں گیٹ اپ میری جان

We are already late ...

مگر وہ شاید مردوں سے شرط لگا کر سوئی تھی جو نہیں اٹھنا تھا نا اٹھی۔۔

ہیے زرش اٹھونا!!!یار کتنا سو گی تم اگر نا اٹھی تو اپنے انداز سے تمھیں اٹھاؤں گا۔۔۔

Hmmm....!!!

Saeeer don't teases meee

سونے دیں نا!!!ابھی تو سوئی تھی میں۔۔۔

ہاں تمھیں سوئے ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے میری جان ناؤ گیٹ اپ۔۔

مگر جواں نادار وہ ڈھیٹ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

زرش میں لاسٹ ٹائم۔پوچھ رہا ہوں نہیں اٹھو گی سعیر اسے سیدھا کرتا خود اس پر جھکتا بولا۔۔

نہیں نا اا ہٹیں بھئ سونے دیں آپ بھی سو جائیں۔۔۔

اوکے سعیر ایک دم اسکے لبوں پر جھکا تھا اور اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا،، زرش رات والا جان لیوا لمس محسوس کر کے گھبرائی تھی جبھی فورا سے پہلے آنکھیں کھولیں تھیں اسے شرٹ لیس اور اس حالت میں خود پر جھکا دیکھ شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی زرش نے اسے جھٹکنا چاہا۔۔

وہ کچھ دیر بعد خود کو سیر اب کر کے پیچھے ہوا،، زرش نے لال ٹماٹر چہرے اور پھولتے سانس کے ساتھ اسے دیکھا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

اڑھ گئ آپکی نیند مسز سعیر شاہ۔۔۔

یی،، یہ چیٹنگ ہے وہ پھولے ہوئے سانس کو ہموار کرتی بولی۔۔۔

کیسی چیٹنگ وہ اس پر مزید جھکتا اسکی گال پر لب رکھ چکا تھا وہ گھبرائی کیونکہ وہ رات والے انداز میں واپس آرہا تھا۔۔

سس،،، عیر گیٹ بیک۔۔۔

ہمم۔۔!!!

سعیر پیچھے ہوا اسکا گھبرایا گھبرایا معصوم سے چہرہ کا آنکھوں نے طواف کیا نظر تھی کہ بھرتی نہیں تھی۔۔

ہٹیں،۔۔۔!!!

ناہٹوں تو۔۔۔؟؟؟

میں،،،میں بات نہیں کروں گی آپ سے۔۔

میں کرلوں گا میری جان۔۔۔

سعیر نہیں کریں مجھے تنگ پلیز زز پیچھے ہو جائیں۔۔

اوکے مائے لوووو رومت یہ لو جھٹکے سے اس کے اوپر سے ہٹ کر تھوڑا دور ہو کر بیٹھا تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی مگر جیسے کی خود پر نظر پڑی تو مزید گھبرائی تھی یہ منظر کسی نے اپنی نظریں قید کر کے لب دبایا تھا۔۔۔

زرش نے سعیر کی جانب دیکھا اور خود پر کفر ٹر درست کیا۔۔

کیاہوا بڑی دلچسپی آئی برو آچکا کر پوچھا تو مزید بوکھلائی۔۔

کک،،، چھ نہیں۔۔۔

میری جان فریش ہونے بھی میں خود آپکے ساتھ واش روم۔میں شاید آپ مجھے وہاں مس کریں گی رائٹ۔۔۔

وہ شدید گڑبڑائی۔۔

نن،،، نہیں ایسا نہیں ہے میں جارہی ہوں۔۔۔
اسکی گڑبڑاہٹ پر سعیر کو مزہ آیا وہ حض اٹھاتا اسے زچ کر کے مزے لے رہا تھا۔۔

تو جایئے میری جان ورنہ اگر مجھے خود چھوڑنے جانا پڑا تو یوناؤ کہ میں واپس نہیں اپاوں گا۔۔۔

سسس،، سعیر۔۔۔۔۔!!!!

وہ۔چلائی تھی جبکہ سامنے والا قہقہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔

تو جاؤنا میری جان۔۔

اس سے پہلے وہ مزید اپنی بے باک باتوں سے ہی اسکی جان ہوا کرتا وہ فورا اسے اٹھ کر کپڑے لیے واش روم۔بھاگی تھی پیچھے وہ اسکی پھورتیوں پر گہرا مسکرایا تھا..

وہ کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آئی،،وائٹ فراک کے نیچے،،ریڈ جامہ وار کی کیپری پہنے،،ریڈ ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ باہر آئی،،دودھیا رنگت،،لمبے گھنے براؤن بال،،سفید و سرخ کپڑوں میں وہ کوئی کھلتا گلاب لگ رہی تھی یہی نہیں کسی کی عشق کے رنگ اس کی رگ رگ میں سمائے تھے جبھی وہ مزید کھل اٹھی تھی سعیر نے اسے گہری نظر سے دیکھا جو کھلتا گلاب۔لگ رہی تھی اور اپنے بال ٹاول سے رگرتی ہوئی ڈریسنگ کے پاس آئی اور بال۔سکھانے لگی۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا اور اسے شیشے میں سے دیکھے گیا جو اڑتے بالوں میں کسی فلمی ہیروئن سے کم نہیں لگ رہی تھی زرش نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ پیچھے کھڑا گہری نگاہ سے اسے دیکھ رہا تھا وہ ایک دم گڑبڑائی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟

سعیر نے اسکے پیٹ کے گرد اپنے ہاتھ لپیٹے اور اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی۔۔

کیا اور کس کو دیکھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟
آئی برو آچکا کر دلچسپی سے اسے دیکھ کر سوال پوچھا۔۔۔

مجھے تیار ہونے دیں دیر ہو رہی ہے۔۔

ہم۔تو الٹریڈی لیٹ ہیں تھوڑا اور ہو جائیں گے تو کیا ہو گا وہ کھویا اسکے گلے بالوں میں منہ چھپائے مدہوش سا بولا وہ خود میں سمٹی تھی۔۔۔

سس،، عیر چھوڑیں نا اا پلیز زوہ مدہم آواز میں بولی۔۔

دل نہیں کرتا نا میری جان۔۔۔کہاں جاؤں گا میں تمھیں چھوڑ کر۔۔۔

سعیر رر۔۔۔!!!!

وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

جی سعیر کی جان وہ ڈھیٹ آدمی گویا اسے تنگ کرتا

سعیر میں آخری بار کہہ رہی ہوں چھوڑ دیں۔۔

ورنہ گرپ دے کر مزید جود کے ساتھ لگائے بولا وہ گھبرائی اب کی بار ہاتھوں کی انگھوٹے کے پوروں نے پیٹ پر گستاخیاں کرنا شروع کی تھی وہ گھبرائی تھی اور زور سے آنکھیں میچی تھیں وہ اسے شیشے میں سے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اگے جھک کر کے اسکا گال چوما۔۔۔

دیکھو مسز سعیر اپنا چہرہ اس پر خود بہ خود میک اپ ہو گیا!!! بلشون لگانے کی تمھیں ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی تمھارے گالوں پر قدرتی لگ گیا وہ اسکے گال پر کستاخی کرتا بولا وہ جھینپی۔۔۔

اور رہے یہ ہونٹ اس پر بھی تمھارے قدرتی رنگ چھوڑنے کا ہنر تمھارے شوہر رکھتا ہے کہو تو۔۔۔
سعیر نے جان کر بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

پلیز زد یکھیں چھوڑ دیں مجھے تیار ہونے دیں آپ کتنے اچھے ہیں نا!!! کتنے پیارے بھی ایسے نہیں کریں مت کریں تنگ ،،،، آپ میری ہر بات مانتے ہیں نا گویا رو دینے کے انداز میں وہ گھبرائی ہوئی بولی اسکو س پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

اووومائی بے بی۔۔

ڈونٹ کرائی۔۔۔
اسکا رخ خود کی طرف مڑتا وہ اسکو خود سے لگائے بولا وہ ریلیکس ہوئی۔۔

میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں میری جان رو کیوں رہی ہو۔۔

آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں نا!!۔۔۔

ابھی کہاں کیا وہ تو میں نے رات کو کیا تھا نا میری جان،،،، اگر تمھیں فرق نہیں پتہ تو میں بتانے کو تیار ہوں۔۔۔

وہ کرنٹ کھا کر دور ہوئی تھی۔۔

نہیں نہیں آپ پلیز جائیں میرے گھر والے آنے والے ہیں پلیز ز ز۔۔۔

وہ۔ہنسا او کے میں مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا ہوں،،وہ پیار سے آگے ہو کر اسکا ماتھا چوم کر اسے مسکرا کر دیکھتا واش روم کی طرف بڑھا تھا اس نے سکھ کا سانس لیا تھا اور تیار ہونے لگی تھی۔۔۔۔

شاہ ولا میں سب سو کر اٹھ چکے تھے سارہ بیگم نیچے ڈائننگ پر برتن لگوا رہی تھی کیونکہ ابھی دونوں بہوؤں کے گھر سے ناشتہ آنا تھا جبھی وہ پوری تیاری کر رہی تھیں اتنے میں گھر میں رمشا داخل ہوئی جب شاہ صاحب اچھل کر اس کے سامنے آئے۔۔

ہے رمشا ڈارلنگ۔۔۔۔

رمشا نے ماتھا پیٹا۔۔۔

کیا ہے اوئے۔۔۔۔؟؟

پہلے بتاؤ کیا ناشتہ لائی ہو ریما۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!
ہٹورا ستے سے میں نے ڈیڈی کو آواز دے دینی ہے۔وہ چلائی۔

افففف کیا ہے چلا کیوں رہی ہو چڑیل پہلے بتاؤ پیز الائی ہو نا۔۔۔

جی نہیں خالص دیسی مرغی کے خالص دیسی انڈے لائی ہوں تمھارے لیے۔۔۔

ایییییی۔۔۔۔!!!
گندی۔۔۔
ہم نے نہیں کھانا جاؤ گھر ہم کر لیں گے چلو شاباش میری بہن نکلو تم اپنی دیسی مرغیوں کے دیسی انڈے لے کر۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔!!!
رمشا کی زور دار آواز پورے شاہ مینشن میں گونجی تھی شاہ صاحب اچھل کر اس کے رستے سے پیچھے ہوئے تھے کیونکہ سڑھیوں سے ان کے ڈیڈی نیچھے اتر رہے تھے۔۔۔

ارے مشو مشوو کیا ہوا تمھیں کچھ ہوا ہے کیا،، اووہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ یار۔۔

شاہ میں نے تمھارا سر پھاڑ دینا!!!! یا جوتا اتار لینا بد تمیز لو فر انسان۔۔۔

استغفر اللہ ڈیڈی دیکھ رہے ہیں آپ کیسے یہ اتنے بڑے لفظوں سے مجھے مخاطب کر رہی ہے۔۔۔

مجھے تو تب سے تمہاری زبان چلتی نظر آ رہی ہے جو راستے میں ہی اسے رکے کھڑے ہو ہٹو بہن کے راستے سے۔۔

ہاں ہو نہیں گئ یہ تو میری۔۔۔
وہ شرافت سے سائیڈ پر ہوئے تھے جبکہ رمشا نے لب دبایا اور اسے منہ چڑھاتی سائیڈ سے نکلی تھی شاہ صاحب نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے وارن کیا تھا وہ نظر انداز کر گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر میں قریشی ہاؤس سے آمنہ احد اور انکی بہو اور چھوٹا بیٹا ناشتہ دینے آئے تھے احد صاحب کو دیکھ کر شاہ صاحب کا چہرہ کھل اٹھا وہ بھاگ کر آئے اور زور سے احد کے گلے لگ گئے۔۔۔

آمیری جان،،، میرا یار دلدار بڑا پیارا وہ احد کو چٹا چٹ چومتے بولے تھے،، احد صاحب اچانک افتاد پر بوکھلائے تھے
۔۔۔

اتوووو شاہ صاحب کیا ہے دور رہیں میرے شوہر سے آمنہ انہیں گھور کر بولی۔۔۔

کیا ہے تم آجاؤ بیچ میں سوتن۔۔۔

ہاں افففف ٹھرکی آدمی وہ ماتھا پیٹتی آگے بڑھی تھیں اور اپنی دوست سے ملیں تھیں۔۔۔

اتنے میں دونوں جوڑے اوپر سے نیچے آئے تھے آپس میں دونوں جوڑے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے ماں باپ نے انہیں دیکھ کر انکی بلائیں لیں وہ آکر سب سے ملے اور ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے جب کہ مشا زرش کے پاس آئی۔۔۔

ہیے میرے گلاب کیسی ہو۔۔۔
زرش مسکرائی میں بلکل ٹھیک ہوں مشو تم کیسی ہو۔۔۔

بلکل ٹھیک،، تم خوش ہو نا آمنہ نے پیار اسے ساتھ لگاتے پوچھا وہ مسکرائی۔۔

دیکھ نہیں رہی آنٹی کیسے کھل رہی گلاب کی طرح ظاہر ہے خوش ہو گی مشا نے اسے چھیڑا وہ جھینپی۔۔۔

جی ماما میں بہت خوش ہوں۔۔۔

ماشاءاللہ اللہ تمھیں ہمیشہ یونہی خوش رکھے۔۔۔

دوسری جانب عائزہ اپنی ماں کی ساتھ مصروف تھی رمشا اس کا کھلا چہرہ دیکھ کر خود میں سکون اتار رہی تھی اکلوتی بیٹی تھی اسکا سکوں اسکا ہی سکون تھا جبھی اسکا ماتھا چوما۔۔

میں چاہتی تم ہمشہ اسی طرح کھکھلاتی رہو اور خوش رہو۔۔

عائزہ مسکرائی آمین آپ کی دعاؤں سے۔وہ ماں کا ہاتھ لبوں سے لگاتی بولی جبکہ شاہ صاحب نے ان دونوں کو دیکھا۔۔

تم دونوں میری بہوؤں کو پٹیاں نا پڑھاؤ اٹھو وہاں سے۔۔

سنتا کون ہے آپ کی آویں بولے جاتے ہیں آمنہ نے ان کی بیستی کی جس پر رمشا ہنس دیں۔۔

کسی کے بس میں نہیں ہے یہ شاہ آمنہ تم ہی اسے سیدھا کر سکتی ہو کیری اون بے بی۔۔۔

ہاہا آمنہ بھی کھکھلائیں۔۔۔

ویری فنی ڈرتا نہیں میں اس سے ابھی غائب کر دوں اسے

ہاں اور اس کے بعد احد آپکو دنیا سے ہی غائب کریں گے۔۔

نہیں تو میں تمھیں صرف گھر سے غائب کر کے تمھارے گھر ٹرانسفر کرا دو نگا زیادہ کچھ نہیں ان کی پلٹی کا یاد دیکھ سب کے چہروں پر ہنسی آئی تھی اور نفی میں سر ہلایا ہمیشہ کی طرح آج بھی سب مکمل ہوا تھا مگر ابھی بھی شاید دور کہیں کوئی طوفان انتظار کر رہا تھا جس کا کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔۔

ایان نے ادھر ادھر دیکھا اور عائزہ جسے رات بھی ایک منٹ عرشیہ نہیں بھولی تھی جبھی ماں سے پوچھا۔۔

ماما عرشیہ کا کچھ پتہ چلا جبکہ اس کی آواز پر سامنے بیٹھی آمنہ بیگم نے عائزہ کو دیکھا۔۔۔

کیا تمھیں کچھ پتہ ہے عائزہ بیٹا تمھاری تو بات ہوتی ہے نا اس سے۔۔۔

نہیں آنٹی بلکل نہیں ایون کل تو اس نے میرا فون نہیں اٹھایا میں نے شایان بھائی سے کہا تھا کیا انہیں پتہ ہے۔۔۔

نہیں شاید کوئی ایمرجنسی ہوئی ہو گی اس لیے آمنہ نے بات بدل دی تھی وہ اس خوشی کے موقع پر کسی بچے کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی جبھی بات بدل گئیں تھیں۔۔۔۔

پر خالہ شایان ہے کہاں کل بھی رخصتی کے بعد سب دوست گھر پر موجود تھے سوائے اس کے وہ کہاں ہے آفس تو بند ہے۔۔۔

وہ،،وہ ایکچولی زرش کی کچھ چیزیں لانی تھی تو اسی میں بزی ہے ایک اور جھوٹ آمنہ نے بولا تھا جسے سامنے والا سمجھ گیا تھا کیونکہ بچپن سے جانتا تھا۔

وہ تھی تو خالہ مگر ایٹیچمنٹ کے باعث وہ اپنی خالہ کی بات آنکھوں سے پڑھ لیتا تھا جبھی غور سے آمنہ کا چہرہ دیکھا وہ گڑبڑائیں۔۔۔

کیا ہو گیا مجھ میں عائزہ دیکھائی دے رہی ہے کیا۔۔۔؟؟

نہیں عائزہ تو نہیں مگر آنکھیں کچھ بول رہی ہیں زبان کچھ مسز قریشی۔۔۔

چپ رہو تم ایسا کچھ نہیں ہے سچ کہہ رہی ہوں۔۔

ہمم ٹھیک وہ ابھی فلحال یہ سب چھوڑ کر ناشتہ کرنے لگا تھا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد ایہابر تن اٹھا کر اپنے کمرے میں آئی تھی اس نے اپنا ڈریس جس ٹیلر کو دیا تھا اس نے ابھی تک واپس نہیں دیا تھا اور آج بھائیوں کا ریسیپشن تھا جبھی موڈ بری طرح آف تھا ناشتہ بھی برائے نام کیا تھا جبکہ سامنے بیٹھا شخص پوری حساسیت سے اسے آبزرو کر رہا تھا،، جبھی بہانے سے اٹھ کر باہر نکلا اور بیک سائیڈ پر جا کر اسکی کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا تھا جو کھولی تھی۔وہ اپنی کامیابی پر مسکرایا اور جھٹ سے کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا ایہا اس اچانک افتاد پر ڈری ابھی چیختی جب فورا سے پہلے احان نے آگے بڑھ کر منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کروایا۔

ہیے،،، شششش،،،،، کوئی نہیں ہے میں ہوں احان۔۔۔

ایہا کی حیرت سے آنکھیں پھیلی تھیں اور گہرے سانس بھرتے ماتھے پر بل لا کر اسے دیکھا احان اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسکے بلوں والے ماتھے پر پیار سے چوما اور نرمی سے ہاتھ ہٹایا ایہا نے سانس لیا۔۔۔

یہ کیا تھا احان ایسے کون آتا،،،ڈرا دیا مجھے وہ مصنوعی خفگی سے خراب موڈ سے بولی۔۔۔۔

اوو سوری میری جان وہ اس کے گال پر لب رکھتا بولا وہ بوکھلائی۔۔

کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

ہاں کیا مطلب میں نہیں آسکتا اور ویسے بھی آپ تو لگتا کرواتی نہیں اس لیے مجھے خود آنا پڑا۔۔۔۔

ایہا نے برو آچکا کر اسے دیکھا میرا موڈ خراب ہے۔۔۔

وہی تو کیوں۔۔۔۔؟؟

کیونکہ میرا ڈریس نہیں دیا ٹیلر نے وہ کیوٹ سے سٹائل میں رو دینے کو ہوئی تھی۔۔

ہیے ڈونٹ یو ڈئیر ٹو کرائیے وہ اسے بازو سے خود کے قریب کھینچتا پیار سے بولا اور آنسو انگلی کی پور پر لے کر اچھالا تھا

۔۔۔۔

ان آنسوؤں کو بے مول کیوں کرنا میری جان،،، یہ تو قیمتی موتی ہیں سنبھالو انہیں ایک ڈریس کے لیے اسے کیوں بہا رہی ہو۔۔۔

تو اور کیا کروں پہننا تھا مجھے وہ اب میں کیا پہنو گی وہ ہنوز روتے ہوئے بچوں کی طرح بولی۔۔۔

ایہا یہ آنسو کیوں بہائے جا رہے ہیں اب کی بار مقابل کو غصہ آنے لگا تھا، معمولی سے ڈریس کے لیے وہ اپنے آنسو ضائع کر رہی تھی جبھی تھوڑا بیزاری سے بولا مگر مقابل کو ڈریس کی پڑی تھی کوئی ہوش ہی نہیں تھی۔۔۔

احان آپ کو کیا پتہ میں کیا پہنو کیسے جاؤں گی۔۔۔؟؟

تو اس میں اتنے آنسو بہانے کی کیا بات ہے میں مر گیا ہو کیا یا جنازہ اٹھا دیا گیا میرا۔۔

احان۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ شدید تڑپی تھی۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ احان کیا ہو گیا آپکو وووو جو اتنا غصہ ہو رہے ہیں ایہا کے رونے میں اضافہ ہوا تھا جبکہ احان نے جبڑے بھینچے تھے اور آنکھیں میچی تھیں وہ کیا بول گیا تھا اپنی معصوم سی جان کے سامنے جبھی فورا سے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اسے خود سے لگایا تھا۔۔

ائم،،ائم سوری میری جان میرا بچہ میرا مطلب تمھارے پر غصہ کرنا نہیں تھا بٹ تم بھی ایک چھوٹی سے چیز کے لیے ایسے رو رہی ہو جیسے جانے کوئی قیامت آ گئی ہے اچھا رونا بند کرو پلیز زا سے مزید ہچکیوں سے روتے دیکھ اسے خود پر غصہ آیا،،اور تکلیف ہوئی۔۔۔

ائم سوری ایہا ائم سوری مائے بے بی رو مت بہت پیار سے اسے علیحدہ کر کے اس کے آنسو انگلیوں سے صاف کیے تھے اس نے اسے دیکھا۔۔۔

آپ بہت برے ہیں یہ کیوں بولا اپنے،، آئی ہیٹ یو۔۔۔۔

ہاں مقابل کا صدمے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔

ایہا،،یہ نہیں ہو سکتا کچھ بھی بولنا یہ مت بولنا آئی ہیٹ یو دیکھو مجھے بھی درد ہوتا ہے نا ایسے بولنے سے۔۔۔

ایہانے ماتھے پر بل لیے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا احان نے اسکے آنسوؤں سے تر چہرہ ہاتھوں سے صاف کیا اور نرم ملائم لمس اسکی آنکھوں پر چھوڑا تھا وہ دہکی تھی جبکہ موڈ اس سے بھی زیادہ بری طرح آف ہو چکا تھا جسے سامنے والے کو اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

احان نے اسے دیکھا اوکے ناؤ ریلکیس خود سے لگا کر پیار سے کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

ہم باہر چلتے ہیں رہنے دو جو ٹیلر کے پاس ہے وہ کسی کو دے دینا جیسا چاہو گی یا اس سے بھی پیارا ڈریس میں اپنے بچے کو کے کر دوں گا ابھی اور اج ہی۔۔۔

پر کہاں سے آج تو ویکینڈ ہے،،، چھٹی ہوتی ہے۔۔۔

تو میری جان کوئی بات نہیں ہم شاپنگ کھلوالیں گے کمون وہ اسے لیے کمرے سے باہر آیا اور سب کے سامنے باہر نکلا تھا سارہ بیگم جو ان محترمہ کے موڈ خراب سے اچھے سے واقف تھیں اور ٹیلر کے پاس ہی جا رہیں تھیں وہ سمجھ کر مسکرائیں ان کا داماد بچی جیسی بیوی کو لے کر مال جا رہا ہے کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا وہ مسکرا کر اندر بڑھیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رمشا والے اور قریشی فیملی والے اپنے گھر کو آئے تھے،،، آمنہ نے آکر دوبارہ پورا گھر دیکھا تھا مگر شایان کا نام و نشان بھی گھر پر نہیں تھا احان تو ایہا کو لے کر گیا تھا اب عالی کہاں تھا۔۔۔

عالی۔۔۔!!!!

عالی۔۔۔!!!!

وہ جو مشا کو لے کر گھر آیا تھا اور اب بہانے سے کمرے میں بلایا تھا کہ وہ آکر اسکارات کا ڈریس پریس کرے بہت مزے سے اسکے پاس کھڑا کبھی اس چھیڑ رہا تھا جب اچانک ماں کی آواز پر بوکھلایا۔۔۔

مشا تم میری شرٹ پریس کرو میں ماما کو دیکھتا پتہ نہیں کیا ہوا۔۔۔

جی ضرور مشا بھی گھبرائی جبھی فورا اس کا ڈریس پریس کرنے لگی۔۔۔

وہ نیچے آیا۔۔

جی ماما جی۔۔۔

عالی تمھارا بھائی کہاں ہے کل سے وہ گھر نہیں آیا۔۔۔

واٹ بھائی۔۔۔۔؟؟

ہاں بھائی کہاں ہے وہ۔۔۔

ماما ڈونٹ وری میں دیکھتا ہوں آپ ریلکس رہیں میں بھائی کو فون کرتا ہوں۔۔

جلدی کرو پلیز زززز عالی۔۔۔

عالی نے شایان کو فون ملایا تھا مگر بیل جاتی رہی اس نے نہیں اٹھانا تھا نا اٹھایا۔۔۔

ماما وہ فون نہیں اٹھا رہے ایک نمبر بند ہے جبکہ ایک نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔

واٹ نان سینس کہا ہے یہ لڑکا اللہ یہ بچے۔۔۔

ڈونٹ وری ماما وہ آجائیں گے ابھی خود دیکھیے گا پلیز۔۔۔

عالی تم جاؤ جا کر اسے دیکھو وہ مجھے لگتا اپنے فارم ہاوس میں ہو گا۔۔۔

ہاں ماما ہو سکتا اچھا میں دیکھتا ہوں آپ ٹینشن نا لیں وہ ماں کو ریلیکس کرتا باہر کی طرف نکلا تھا۔۔۔

وہ فارم ہاؤس میں بیٹھا لال بھیگی پلکیں،، وحشت زدہ چہرہ لیے لال سرخ آنکھیں لیے وہاں راکنگ چیئر پر کمرے میں اندھیرا کرتا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا ایش ٹرے پوری ڈبی پی جانے کی چغلی کھا رہی تھی آنسو بہہ بہہ کر گل بھیگو رہے تھے،،، زندگی کی پہلی دفعہ محض پہلی دفعہ اسے محبت ہوئی تھی وہ بھی پہلی نظر کی محبت،،، پہلی دفعہ دل کو کوئی بھائی تھی پہلی دفعہ کسی کو اپنانے کا سوچا اپنے سے زیادہ اہمیت دی مگر وہ محض اس سے کھیلونا سمجھ کر کھیل گی سوچ سوچ کر دل پھٹ رہا تھا جبھی اونچی آواز میں دھاڑا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟

آخر کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

جانے کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟

مجھے جواب چاہیے ہے۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا اااہہہہ کیوں آخر کیوں،، کیوں کیا اس نے ایسا شایان نے جھٹکے سے پاس پڑا ٹیبل پاؤں مار کر گرایا تھا وہ چکنا چور ہوا تھا۔۔۔

میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا عرشیہ حمدانی کبھی نہیں کچھ بھی کر تیں،، دنیا کا جونسا مرضی جرم کر تیں مگر میرے جزبات اور دل سے مت کھیلتی،،، تم نے میرے دل سے کھیلا تم نے مجھے دھوکا دیا ہے اتنی آسانی سے نہیں جانے دوں گا تمھیں میں تمھیں تباہ کروں گا اااا تمھیں ڈھونڈھ کر تمھیں برباد کروں گا کیوں،،، کیونکہ میری ماں نے مجھے سیکھایا ہے۔۔۔

جسے چاہتے اسے پا لینے کی ہمت طاقت جنون سب رکھو اور سب سے چھین لووووو کیونکہ جو تمھارا ہے وہ ہے ہی تمھارا وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا اس کو اپنی قسمت کی لکیروں سے چرا لوو۔۔۔

وہ مل۔ جائے تو ٹھیک نا ملے تو اسے ڈھونڈو پکڑو اور برباد کر دو۔۔۔

اس لیے میں تمھیں بخشوں گا نہیں اور تمھیں تباہ و برباد کر دوں گا وہ بھیگی پلکوں سے زہر جھنڈا لہجے میں بولا تھا دل میں غم و غصے کا طوفان پھٹ رہا تھا۔۔۔

ویکھی بارشیاں نا اکھیاں نو لاویں۔

ویکھی بارشیاں نا اکھیاں نو لاویں۔۔

بڑا اسام سام رکھیاں اکھیاں۔۔۔

برا اسام سام رکھیاں۔۔۔

جے رلاناں ہی تے پہلے ناہنساوی۔۔

جی رلاناں ہی تے پہلے ناہنساوی۔۔

بڑا اسام سام رکھیاں اکھیاں۔۔

بڑا اسام سام رکھیاں۔۔۔۔

ناچھیڑ ملنگاں نو۔۔۔۔

اسی عشق دے مارے۔۔۔۔

جو بازی کھیڈے تو۔۔۔۔

اسی جیت کے ہارے آں۔۔۔

دن چار جوانی دے ہنس کھیڈ کے کٹ لان گے

سانوں دنیا مارے گی

اسی دل دے مارے اں۔۔

پل جانا ہی تے یاد نا آویں۔

پل جانا ہی تے یاد نا آویں۔۔

بڑا سام سام۔رکھیاں اکھیاں۔۔

بڑا سام۔سام۔رکھیاں۔۔

عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد فارم ہاوس پہنچا تھا فارم ہاؤس پورا کا پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسے دیکھ کر لگتا نا تھا کہ کوئی اس میں ہے بھی پر اچانک سے سماعتوں میں ایک گانے کی آواز ٹکرائی تیز ڈیک پر لگا ایک گانا جس پر کچھ اس طرح کے اشعار تھے وہ ٹھٹکا آواز تو فارم ہاؤس سے آرہی تھی مگر کہاں سے۔سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا سامنے شایان کے کمرے سے تیز میوزک کی آواز پر ٹھٹکا مطلب گھر میں کام اور یہ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ چلتا اس کے کمرے تک آیا

۔۔۔

کنی واری توڑے گا تو اک ومیر ادل ظالما۔۔۔

ظالما۔۔

کھو کے چین میرا تینو

جانا کی اے مل

ظالما۔۔۔

ظالما۔۔۔۔

جیڑے پیار کر دے وپانڈے نے سزاؤں نی۔۔

سب کچھ جان کے میں دل کویں لواں نی

دل کویں لواں سوینے۔۔

سانوں عادتاں تے اپنی نالاویں۔۔

سانوں عادتاں تے اپنی نالاویں۔۔

بڑا سام سام رکھیاں اکھیاں۔۔۔۔

بڑا سام رکھیاں۔۔۔

عالیان اندر داخل ہوا سامنے وہ جھولی کھول کر رو رہا تھا ہاں ایک میچور انسان بچے کی طرح تڑپ کر رو رہا تھا۔ اسے عرشیہ چاہیے تھی واپس اور ساتھ ساتھ ڈیک پر لگا گانا ایک ایک لفظ اسکے دل کو چھو رہا تھا

افففففف یہ ظلم یہ غم وہ پھٹ رہا تھا ٹوٹ رہا تھا بکھڑ رہا تھا عالیان نے حیرت سے زمیں پر پڑے اپنے بالوں کو۔ مٹھیوں میں جکڑے روتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا دو منٹ کے لیے دل ڈوبا تھا جبھی آگے بڑھ کر ڈیک بند کیا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔!!

وہ تڑپ کر آگے بڑھا تھا۔۔

بھائی یہ کیا ہوا آپکو کیا کر رہے ہیں آپ،،، کہاں تھے آپ وہ بھاگ کر اپنے بھائی کے پاس آیا تھا شایان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا لال بھیگی آنکھیں،، وحشت زدہ لال چہرہ،،، غم و غصے سے ہوتا لال رنگ،،، آنسوؤں سے تر چہرہ عالیان کا دل ڈوبا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے عالیان کے گلے لگا،، عالیان کو کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

بھائی بھائی کیا ہوا آپکو مجھے کچھ تو بتائیں بھائی پلیز زز آپ کیوں رو رہے ہیں،، یہ سب کیا ہے آپ نے سیگریٹ بھائی یہ سب کیا ہے عالیان نے اسے خود سے الگ کر کے پوچھا شایان نے خاکہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا عالیان کیوں،، کیا بگاڑا تھا میں نے یا کسی نے اسکا کیوں کھیلا اس نے میرے دل کے ساتھ تم جانتے ہو ادھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھتا بولا اس طرف یہاں رکھا تھا سنبھال کر اب سے الگ سب سے بڑا کر یہاں رکھا تھا اور وہ ادھر رہ کر دغا کر گئ۔۔

دل میں کسی اور کے اور باتیں کسی اور سے۔۔
کام دیکھو اور اپنا مقام دیکھو۔۔۔
با قلم عبداللہ صاحب

کون عرش۔۔۔ عرشیہ بھابھی۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔

نہیں ہے وہ تمھاری بھابھی محض ایک دھوکا اور فریب ہے وہ عالی اور کچھ نہیں دھوکا کیا ہم سب کے ساتھ اس نے دو نمبر نکلی ہے وہ۔۔
عالیان نے حیرت سے بھائی کو اور اسکی درگوں بنی حالت کو دیکھا۔۔

بب،، بھائی۔۔۔
مر گیا تمھارا بھائی عالی مر گیا!!!۔۔۔

نہیں رہا تمھارا بھائی بھول جاؤ اپنے بھائی کو۔۔۔

نہیں بھائی نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

آپ پاگل ہیں اس دو نمبر لڑکی ایک گندے نالے کی مکھی کے لیے آپ ہم سب کو تکلیف دیں گے۔۔

شٹ اپ عالی۔۔۔۔!!!
وہ دھاڑا تھا۔۔
وہ جو بھی ہے محبت ہے میری مجھے نہیں پتہ اس نے یہ کیوں کیا وہ قہقہ لگا کر ایک بار پھر پاگلوں کی طرح ہنسا تھا عالیان کو اسکی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔

وہ کہتے ہے ناعالی محبت میں اپنے محبوب کی گناہ بھی نظر نہیں آتا،،،اپنے محبوب غلط ہو کر بھی غلط نہیں لگتا مجھے بھی عشق ہو ہے علاج مجھے وہ غلط نہیں لگ رہی میں شاید اس کے قابل نہیں تھا میں اسے خوش نہیں رکھ سکتا تھا عالی اللہ نے چھین لیا اسے ماما کہتی ہیں ناعالی جس کے قابل آپ نہیں ہوتے اللہ اسے آپ سے دور کر دیتا ہے اللہ نے اسے کر دیا

جی بھائی ماما کہتی ہیں،،اس لیے وہ آپ کے قابل نا تھی بھائی،،اور اللہ نے اسے آپ سے دور کر دیا بھائی۔۔۔۔
آپ شہزادے ہیں ماما کے وہ شہزادے جسے ماما کبھی غلط نہیں کہہ سکتیں ماما کی جان بستی ہے بھائی آپ میں،،،،ماما ہمیشہ سے کہتیں تھیں میرے شہزادے کے لیے ایک شہزادی بنی ہے،،،،، آپ کے لیے وہ گندی مکھی تھی جو صرف آپکی دولت سے اٹریکٹ ہوئی تھی۔۔۔

عالی۔۔۔۔۔!!!!
ایک زوردار تھپڑ عالی کے منہ کی زینت بنا تھا۔۔۔
عالیان نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا مگر وہ اپنے بھائی کی حالت سمجھ سکتا تھا واقع جو مرضی ہو جائے محبوب محبوب ہوتا ہے اس کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جاتی جبھی وہ بھائی کو اپنے گلے لگا بیٹھا۔۔
شایان کندھا پاتا ہی ٹوٹ پڑا اور اپنا غم و غصہ شمار کرنے لگا تھا عالیان نے اسے رونے دیا اس کا ریلکیس ہونا ضروری تھا کیونکہ رات اسے فنکشن پر ہونا ضروری تھا وہ اسے کسی بھی طرح ریلکس کر کے گھر کے جائے گا۔۔۔

دوسری طرف شاہ ہاؤس میں سے سب جا چکے تھے جبھی کچھ دیر عائزہ اور زرش نیچے لاونج میں بیٹھی تھیں انکے ساتھ ہی سعیر اور ایان۔۔

وہ ایک ہی راؤنڈ ٹیبل پر بیٹھے تھے عائزہ ایان کے ساتھ جبکہ سعیر ہمیشہ کی طرح اپنی دھڑکن اپنی روح کے ساتھ،،، زرش جو ابھی بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے سعیر صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں رکھا تھا وہ بات تو ایان سے کر رہا تھا مگر کھیل زرش کے ہاتھ سے کر رہا تھا کبھی ہتھیلی پر انگلی گھماتا تو کبھی اس کی انگلیوں سے کھیلتا،، زرش نے بھی ہاتھ پیچھے نا کیا تھا وہ مسکرا کر اپنی بھابھی سے بات کر رہی تھی جب اچانک ایک دم اچھلی تھی کیونکہ سعیر صاحب نے موقع پا کر ان کی کمر پر انگلی پھیری تھی زرش نے سعیر کو برے طریقے سے گھورا تھا مگر وہ ڈھیٹ انسان لب دبا گیا ۔۔

کچھ ہی دیر میں ایہا باہر سے چہکتی ہوئی آئی تھی کیونکہ احان نے اسے اسکا فیورٹ اور بہت ہی پیارا ڈریس دلوایا تھا اور یہی نہیں اس کے ساتھ میچنگ سینڈلز اور نیکلس اور بہت سی چیزیں دلائیں۔۔

وہ اپنی دھن میں چلتی اندر جانے لگی جب سعیر نے اسے دیکھ کر روکا۔۔

اے پھلجھڑی کہاں جا رہی ہو۔۔۔

آبی ٹھٹک کر رکی اور آنکھیں گھمائیں۔۔۔

کیا ہے بھئی کیوں روکا ہے چین نہیں آپ کو۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!

کہاں سے آرہی ہو بہنا اا چھکتی ہوئی اور مٹکتی ہوئی۔۔

زرش نے سر پیٹا کہیں سے یہ 23 سالہ میچور انسان نہیں لگتا تھا جو اپنی بہن سے بھی بچوں کی طرح الجھ رہا تھا۔۔

چہک ہی تو رہی ہو آپ کی طرح بہک نہیں رہی جو ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں وہ اندر آتے ہوئے اپنے بھائی کی حرکت دیکھ چکی تھی جبھی ٹونٹ کر کے دانتوں تلے لب دبایا تھا اور وہی سعیر بری طرح بوکھلایا تھا۔۔

کک،، کیا مطلب ہے اوئے چھپکلی وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھا تھا جب وہ بھاگ کر اندر کی طرف بڑھی تھی اور سامنے سے آتی سارہ بیگم سے ٹکرائی۔۔

ماما۔۔۔۔۔۔!!!!

بھائی مار رہے ہیں۔۔۔

جھوٹی ہاتھ بھی نہیں لگایا میں نے اسے ماما۔۔۔۔

کیا ہو گیا تم پھر الجھنے لگے بہن سے سعیر بڑے ہو جائے الو کہیں کے۔۔۔

میں نہیں الجھا یہ اسکی زبان لمبی ہو گئی ماما یہ دیکھیں یہ کیا بول رہی پوچھیں زرا اس سے۔۔۔

کیا بولا آپ نے ابیہا۔۔۔

ماما کچھ بھی نہیں بولا قسم سے یہ سب کے سامنے بھابھی کو چھیڑ رہے ہیں تو میں نے بول دیا میں چہک رہی ہوں آپ کے طرح بہک نہیں رہی اور یہ مجھے مارنے آ گئے۔۔۔

اللہ یہ لڑکی سعیر نے ماتھا پیٹا وہ ماں کے سامنے بھی بول گئی۔ان کی بولڈ زبان دیکھ کر سارہ بیگم نے ماتھا پیٹا

اللہ یہ کیا بچے ہیں پورے اپنے باپ ہر گئے ہیں وکال ہوتی ابیہا کو ہلکی سی لگا تیں اندر گئ تھیں۔۔
جبکہ ابیہا نے سعیر کو منہ چڑھایا سعیر نے اسے گھورا وہ کھکھلاتی اندر بڑھی تھی جبکہ وہ مڑا تو زرش اسے گھور رہی تھی وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ آدمی آنکھ وِنک کر گیا اور وہ وہاں سے واک آؤٹ کر کے کمرے میں آ گئی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں شاہ ہاؤس میں تیاریاں شروع ہو چکی تھی کیونکہ رات کو ان کے ہاں ولیمے کی تقریب کا اہتمام تھا جبھی گھر میں گہما گہمی تھی بیوٹیشنز عائزہ اور زرش کو تیار کرنے آ چکی تھیں دونوں اپنے اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں،،، کریم کلر کی ٹیل گون میکسی پہنے بالوں کا سائیڈ کا جوڑا بنائے ڈوپٹے کو پن سے پیچھے کو سیٹ کیے بیوٹیشن کے کردہ میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھیں،،بیوٹیشن زرش کو ابھی لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب وہ مغرور سا اپنے انداز میں چلتا کمرے میں آیا وائٹ آرٹ پہنے،،، بلیک پینٹ اوپر بلیک ہی کوٹ پہنے،،، پاکٹ میں ریڈ پیپر لگائے وہ اپنے کف لنکس بند کرتا آپ بے دھیانی میں اندر آیا تو سامنے دیکھ کر قدم جمے تھے وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی بلکل پری کی تھی،،وہ اسے دیکھے گیا وہی جب زرش کی آئینے سے پیچھے نظر پڑی تو اپنے شہزادے کو دیکھتی رہ گئ بلیک پینٹ کوٹ

میں وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ اس کے دیکھنے پر مسکرایا تو زرش بھی جواباً مسکرائی،، شیشے میں سے اسے فلائنگ کس دیتا گڑبڑانے پر مجبور کر گیا جبکہ زرش کے ہلنے پر اپنی ہی سیفٹی پن کندھے ہر جبھی جو بیوٹیشن لگا رہی تھی، تو زرش چلائی۔۔

ائم ائم سوری میم پر آپ ہلیں مت یہ لگ جائے گی دوبارہ ہلی تو وہ کلس کر رہ گئی بیچاری کیا جن پلے پڑا تھا اسکے جبکہ سعیر ہنسی دباتا اپنی ضروری چیزیں لیے باہر نکلا تھا۔۔۔

دوسری جانب یوٹیشن عائزہ کو تیار کر کے باہر جا چکی تھی جبھی ایان آیا سامنے دیکھ کر مبھوت سا وہ دیکھے گیا وہ پری پیکر کھلے کرلز بالوں میں نفاست سے بیوٹیشن کے کیے گئے میک اپ میں چاندنی ہی لگ رہی تھی کوئی پانچ کی گڑیا وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔۔

You r looking damn pretty my love ...!!

وہ عقیدت سے اسکا ماتھا چومتا بولا وہ مسکرائی تھی۔۔

تھینک یو وو آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں،،، ایان مسکرایا مین تو ہوں ہی پیارا۔۔۔

سچی۔۔۔!!!

مچی کوئی شک۔۔!!

مطلب آپ اپنے منہ میاں مٹھو وہ یہ بولتی کھکھلائی تھی ایان نے نروٹھے پن سے گھورا۔۔۔

اچھا سوری نہیں سچی۔۔۔!!!

گڈ وہ اس کا گال چومتا اسے لے کر بیڈ پر بیٹھا اور سیلفیز لینے لگا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب لوگ مارکی میں پہنچ چکے تھے دونوں دلہے اور دلہن اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھے جبکہ ابیہا شاہ صاحب کمزور ان کی بیگم ایک کار میں آئے تھے،،سب سے آگے شاہ صاحب کی گاڑی رکی ان کی دوسری ہی طرف ایان اور تیسری طرف سعیر صاحب کی لائن مین کھڑی تین لینڈ کروزر وہاں رکی تھیں انکے پیچھے کچھ ہی دیر میں دو بی ایم ڈبلیو آکر رکی تھیں جس میں سے احد صاحب آمنہ،،اور دوسری میں سے عالیان اور مشا اترے تھے،،،،
دونوں فیملیز وہی سے مل کر اندر بڑھیں تھیں جب پیچھے بلیک سوئک میں سے رمشا اور علی صاحب اترے کر آگے آئے تھے۔۔۔

ہیے خالہ۔۔۔!!!

ناؤ وئیر از شایان۔۔۔؟؟

ایان نے دوبارہ خالہ کو پکڑا تھا

افففففف۔۔۔۔!!!

یہ لڑکا۔۔۔

وہ آرہا ہے گھر پر ہے بس آتا ہو گا۔۔

ہمم لیٹس سی۔۔۔!!!

کل میں عائزہ کو لے کر گیا تھا آج آپکو لے کر جاؤں گا ولیمے کے بعد اپنے ساتھ۔۔۔

ہیں کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔؟؟

آپ کو سیدھا کرنے۔۔۔۔

اچھاااا۔۔۔!!!

تم مجھے سیدھا کرو گے۔۔

یس آپکو اور آپ کے بیٹے کو اوکے سویٹ ہارٹ ابھی اندر چلتے ہیں وہ نفی سر ہلا کر اندر کی جانب چل دیں۔۔

کچھ ہی دیر میں سب مہمان پہنچ چکے تھے،،جب سب سے لاسٹ میں وہ مغرور سا شہزادہ غم و غصے میں لیپٹا ٹوٹا ہوا تھکا ہارا حال میں آیا تھا اور آکر ایک نظر سب سے مل کر وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

آمنہ سب سے ایکسکیوز کرتی اسکے پاس آئی جو بلکل الگ سا گرے پینٹ کوٹ لیں بکھرے حلیے میں بھی انتہا کا ہینڈسم لگ رہا تھا آمنہ نے آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جانا پہچانا ایک مہربان سا لمس پا کر وہ پیچھے مڑا جہاں ماں کی کھڑی تھی وہ زخمی سا مسکرایا ماں نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بروا چکا ظے اور اسکے بالوں کی۔ہاتھ پھیرا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ۔۔۔!!!

شایان نے نا میں سر ہلایا۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں آپ کیوں آگئی یہاں پر۔۔۔

رات سے کہاں تھے شایان۔۔۔۔؟؟؟

شایان نے ماں کو دیکھا اور سرد سی سانس کھینچی صبح گیا تھا رات گھر ہی تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں۔دیکھ کر جھوٹ بولو شایان۔۔۔!!

کیا ہو گیا ماما۔۔۔؟؟

عرشیہ ملی کچھ پتہ چلا۔۔۔

شایان یہ نام سن کر ساکت ہوا تھا۔۔۔

کون عرشیہ ماما۔۔۔؟؟؟

شایان بی ان یور سینسز۔۔۔

وہی عرشیہ۔۔!!

بھول جائیں اسے اور اپنی بیٹی کا فنکشن اینجوائے کریں۔۔۔

بکواس نہیں کرو شایان یوناؤ ویری ویل کے میری لیے میری سبھی اولاد ایک جیسی ہے میں کیسے تمھیں چھوڑ کر انجوائے کروں۔۔۔

ماما میری فکر نہیں کریں میں ٹھیک ہوں پلیز زز ز۔۔۔

اچھا فلحال۔ یہاں مت کھڑے ہو شایان پلیز زز سب کے سامنے آؤ گھولو ملو ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں پلیز زز میرا بچہ میرے لیے شایان۔۔۔

اچھا ٹھیک وہ اپنے ماں کا گال چومتا ان کے ساتھ چل دیا۔۔

آمنہ اسے کے کر کنول تک آئی جو اسکی پھوپھو زاد بیٹی تھی۔۔

ہیے ایپا۔۔۔!!!

اوو ہیے۔۔۔!!!

کیسی ہو۔۔؟؟

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں۔۔؟؟

بلکل ٹھیک۔۔۔

یہ میرا بڑا بیٹا شایان۔۔۔!!!

اوو ماشاءاللہ۔۔۔

اور یہ میری بیٹا ڈاکٹر رابیع امریکہ سے پڑھ کر آئی ہے۔۔

اوماشاءاللہ رابیع۔۔۔

ہیے گرل نائس ٹو میٹ یو جبکہ اس نام پر ادھر ادھر لاپرواہ سے کھڑے شایان نے کوک کر دیکھا تو وہی سبز نین کٹوروں والی ڈاکٹر کی شکل دیکھنے کو ملی۔۔۔

تم۔۔۔۔!!!!!

آپ۔۔۔!!!

آمنہ اور کنول نے انہیں دیکھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹے۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے شایان سے پوچھا۔۔۔

ماما یہ ڈاکٹر جہاں عرشیہ کی ماما کا علاج چل رہا تھا یہ وہی پر کام۔کرتی۔ہءشاید۔۔۔

شاہد نہیں مسٹر شایان یقیناجہاں آکر آپ روزانہ دھارتے ہیں میں وہی کام۔کرتی ہوں وہ کونسا کم تھی بول گئ آمنہ نے شایان کو گھورا جبکہ شایان نے رابیع کو وہ لب دبا گئ۔۔

ہاہاہا بچے ہی۔اپیا پتہ نہیں کیا کرتے ہیں۔۔

آیئے سارہ سے ملتے ہیں۔۔۔

ہاں شیور چلو عرصہ ہو گیا اس سے ملے وہ اپنی بیٹی کو لیے آگے بڑھ گئیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مارکی کی سب لائٹس آف ہوئیں ایک سپاٹ لائٹس اینٹرینس میں پڑی جہاں سے دو جڑے بازو میں بازو ڈالے اندر کی طرف آرہے تھے،،کیمرا مین انکی ویڈیو بنا رہے تھے،،دونوں سائیڈ پر چلتے انار ایک الگ منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

وہ چلتے سٹیج تک آئے اور دونوں دلہوں نے ہاتھ تھام کر اپنی دلہنوں کو اوپر آنے میں مدد دی۔۔۔

وہ دونوں اوپر آئیں،،۔اور دوبارہ ایک سپاٹ لائٹس ان پر پڑی اور پیچھے میوزک پر ایک گانا چلا۔۔۔

دونوں دلہوں نے اپنے دلہن کے ہاتھ پکڑے اور ایک سائیڈ سے ہلکا ہلکا موو کرنا شروع کیا تھا ودم۔ودم۔ موو لیتے وہ چاروں بے حد حسین لگ رہے تھے

فلک تک چل ساتھ میرے
فلک تک چل ساتھ چل
فلک تک چل ساتھ میرے
فلک تک چل ساتھ چل
یہ بادل کی چادر
یہ تاروں کا آنچل
میں چھپ جائیں ہم، پل دو پل

ایان نے عائزہ کو اور سعیر نے زرش کو گھمانا شروع کیا وہ دونوں ان دونوں کے رحم و کرم پر تھیں ورنہ گر ہی جاتیں،، اچانک سے زرش گرتی جب سعیر نے اسے اپنے بازوں پر دھرا کر کے گرنے سے بچایا اور اس پر جھکا۔۔

فلک تک چل ساتھ میرے
فلک تک چل ساتھ چل
فلک تک چل ساتھ میرے
فلک تک چل ساتھ چل
دیکھو کہاں آ گئے ہم صنم ساتھ چلتے

جہاں دن کی باہوں میں راتوں کے سائے ہیں ڈھلتے
چل وہ چوباڑیں ڈھونڈھیں، جن میں چاہت کی بوندیں
سچ کر دیں سپنوں کو سبھی

سعیر نے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے، وہی ایان نے عائزہ کو گھما کر چھوڑا اور اسے بازوؤں پر دھر اکیا وہ ایک دم۔ بوکھلائی تھی۔۔

آنکھوں کو نیچے نیچے، میں تیرے پیچھے پیچھے
چل دوں جو کہ دے تُو ابھی
بہاروں کے چھت ہوں، دعاؤں کے خط ہوں
پڑھتے رہیں یہ غزل

وہ دونوں انکی آنکھوں میں۔ دیکھتے انکی۔ سیدھا کر انکے پیچھے کھڑے ایک ہاتھ انکے پیٹ کے گرد گھمائے اور دوسرے سے بازو پکڑ کر پھیلایا اور موو کرنا شروع کیا تھا۔۔۔ وہ چاروں اس قدر حسین لگ رہے تھے کہ کوئی پیار کی نظر اور کوئی حسد کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

فلک تک چل ساتھ میرے
فلک تک چل ساتھ چل
فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

گانا ختم ہوا تمام۔لائٹس آن ہوئیں سارا حال تالیوں اور ہوٹنگ سے گھونجی اٹھا تھاماں باپ نے انکی بلائیں لیں تھیں اب کی بار سب بارہ باری ان سے ملنے آرہے تھے منظر مکمل بلکل مکمل تھے سب سوائے ایک شخص کے۔۔

جو تم پر گزر رہے ہیں وہ کمال کے دن ہیں
فی الحال میرے بخت میں ملال کے دن ہیں
زیرِ دست کچھ خواب ہیں عذاب کی طرح
کہہ سکتے ہو کہ مجھ پہ یہ زوال کے دن ہیں

عرشیہ حمدانی جو کہ جانے کب سے عرشیہ دورانی کے نام سے شایان کے ساتھ تھی اسے اپنے جھانسے میں پھنساتی رہی یہ سلسلہ کوئی اب سے شروع نہیں تھا اس کے پیچھے راز تھا راز بہت برا راز عرشیہ حمدانی کا اصل نام فامیہ حمدانی تھا جو کہ دائمہ حمدانی کی بہن تھی جی بلکل۔اسی دائمہ حمدانی کی بہن اور نمرہ حمدانی کی بیٹی فامیہ حمدانی یعنی دائمہ کی چھوٹی بہن،، وہ کافی عرصے سے اپنی دونوں بیٹیوں کی دل میں قریشی خاندان کے لیے غلط فہمیاں اور نفرت پروان چڑھاتی رہی اپنی بیٹیوں کو شروع سے ہی ٹرینڈ کرنے والی نمرہ نے انہیں یہ ہی سیکھایا تھا کہ ہمشہ کسی ہائی کلاس فیملی کی لڑکیوں سے دوستی رکھنی ہے اپنے سٹینڈرڈ کے مطابق بول چال جان پہچان رکھنی ہے سلمی بیگم کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی اللہ کا دیا سب کچھ تھا انکے پاس پر اولاد جیسی نعمت سے محروم رہ گئ تھیں وہ جبھی نمرہ کی دوسری بیٹی کو ان سے مانگا کیونکہ وہ انکے بلکل سامنے رہتی تھیں اس وقت اور نمرہ کو خدا جانے کونسی نیکی کرنے کے جذبے میں انہیں فامیہ دے دی مگر ان سے یہ

ڈیل کی کہ وہ اپنی بیٹی سے دور نہیں رہ سکتیں جبھی وہ اس سے ملتی رہے گی اور اسے وقت پر بتائے گی کہ وہ اسکی اصل ماں ہے۔۔

سلمہ بیگم کو منظور تھا ان نے اس بات پر حامی بڑھتے اس سے فامیہ یعنی عرشیہ کو لے لیا اسی دوران نمرہ نے بہت برا ہاتھ مارا تھا جی ہاں نمرہ کو جیسے ہی پتہ چلا کہ احد قریشی کہ فیملی میں کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا نمرہ کو محض ایک غلط فہمی ہوئی تھی اسے لگا تھا شاید احد قریشی کے گھر انکی بیٹی پیدا ہوئی ہے جبھی وہ محض اسی غلط فہمی میں سارا بائیو ڈیٹا نکالتی وہ ہوسپٹل پہنچی رات کا وقت تھا ہوسپٹل میں سناٹا چھایا ہوا تھا رات کے دو بج رہے تھے اس دوران وہ ایک دفعہ آکر دیکھ چکی تھی کہ احد وہی ہے لیکن کم عقل عورت نے یہ نہیں پتہ لگانا چاہا کہ یہ واقع احد کی بیٹی ہے مگر وہ کہتے ہیں نا قسمت کا کھیل کوئی نہیں ٹال سکتا بلکل ویسے ہی جس کی قسمت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اکر رہتی ہے،،، جبھی وہ بغیر تصدیق کے رات دو بجے ہوسپٹل پہنچی جب تمام ترنرسیں وہاں سے غائب تھیں اور بلکل سناٹا تھا احد گھر آگے تھے جبکہ لائبہ کے شوہر شاہ میر لائبہ کے پاس تھے بچی بے حد کمزور تھی اسے نرسری میں رکھا گیا جبھی وہ لوگ اس کے پاس نہیں تھے ویسے بھی نرسیں بار بار نہیں آنے دیتی تو شاہ میر لائبہ کے پاس ہی چلے گئے ایسے میں نمرہ کا راستہ صاف تھا کوئی کانٹا نہیں تھا وہ رازداری سے ایک بندے کو اندر بھیجتی جو نقاب میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا وہ بچی کو بڑی رازداری اور چوری سے وہاں سے لے آیا نرسری سے اٹھاتے ہی بچی کو کیمرے کی آنکھ سے اوجھل کر کے اپنی بڑی سے چادر میں چھپایا تھا اور لے کر باہر بھاگا تھا بھاگتے ہوئے وہ کسی اندھیرے میں غائب ہوا تھا اور کہیں دور لا کر نمرہ جہاں اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اسے آتا دیکھ فورا گاڑی ان لاک کی اور پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا،، وہ بچی شاہد کسی تکلیف میں تھی چونکہ کمزور تھی اور لائبہ کی ڈیلیوری میں کافی کومپلیکشنز بھی تھی اس لیے اسے کافی کیئر کہ ضرورت تھی وہ بے حد روئے جا رہی تھی نمرہ نے اسے اپنے بازوں میں پکڑ کر سہلایا۔۔

افف اتنا شور مچا رہی ہو چپ کرو وہ مسلسل اسے بازوؤں میں سختی سے جکڑ کر بہلاتی بولی چونکہ بچی تھی معصوم تھی اللہ نے ہی اسکی رکھوالی کرنی تھی جتنی وہ پیدا ہوتے اپنی لکھوا کر آئی تھی اتنی اس نے زندگی جینی تھی مگر یہ نہیں پتہ تھا پالنے والی ہی آستین کا سانپ بن کر پیاری بچی کو ڈس کر اپنے زہر سے مار ڈالے گی افففففف خدایا یہ ستم۔۔۔۔

نمرہ اسے اپنے پاس لے آئی شاہ میر نے جیسے ہی جا کر دیکھا کہ وہ اپنی بچی کو ایک نظر دیکھ آئے وہ جیسے ہی نرسری میں آیا تو وہ وہاں تھی ہی نہیں شاہ میر گھبرا سا گیا مگر کسی خیال کی تحت وہی رکا خود کو ریلیکس کیا کہیں وہ کوئی نرس بے بی کو نا لے کر گی ہو مگر کافی دیر ہو گی وہاں کوئی نا آیا شاہ میر نرس کے پاس یا ان کا کہنا تھا کہ انہیں تو نہیں پتہ وہ یہی چھوڑ کر گئیں تھیں چونکہ وہ نرس واش روم میں گی تھی اسی کی غیر موجودگی میں یہ سب ہوا تھا اب وہ واپس آئی تو بچی غائب تھی آخر کہاں گی وہ۔۔۔

شاہ میر دھاڑا تھا کہاں گئ میری بیٹی،،، میری شانزے،،،،، اسے ڈھونڈو تم تھی نا یہاں کہاں گئ وہ۔۔۔

سر پتہ نہیں کہاں گئ ابھی تو یہی تھی۔۔۔

تو کہاں گئ آسمان نگل گیا زمین کھا گئی۔۔۔

سر آپ تھوڑا پیشنس رکھیں ہم۔ ہو سپٹل کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھتے ہیں۔۔۔۔

چلو شاہ میر اسکے ساتھ گیا تھا وہاں جا کر جیسے ہی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھی دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا کہ کوئی بندہ جس نے پوری طرح رومال سے منہ ڈھانپ رکھا تھا بچی کو لے گیا۔۔۔

شاہزے۔۔۔۔۔!!!!!!!

واٹ دا ہیل تم لوگ تھوڑی سے بھی سیکیورٹی نہیں رکھ سکتے اگر فرنٹ دور پر ایک گارڈ کھڑا کیا ہے تو بیک دور پر بھی کھڑا کر دیتے اب کہاں ڈھونڈوں،، اپنے فرنٹ ہو سپٹل گیٹ اور بیک دونوں کے سی سی ٹی وی فوٹیج نکلواو۔۔۔

سر فرنٹ پر ہے بیک ولا کیمرہ شاید کام نہیں کرتا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔!!!!!

کیا بکواس ہے یہ مطلب اتنا بڑا فیملی ہو سپٹل روز کی اتنی کمائی اور بیک گیٹ کے کیمرے خراب ڈیمٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔!!!!!

اگر میری بیٹی نا ملی نا!!!تو میں اس ہو سپٹل کو آگ لگا دوں گا۔۔۔

سمجھی۔۔،،،،،وہ سب کو وارنگ دیتا وہاں سے اپنی بچی کو ڈھونڈنے کے لیے نکلا تھا۔۔۔

نمرہ اس بچی کو لیے اپنے گھر آئی تھی 5 سالہ دائمہ اسکے پاس لائی۔۔۔

ہیے ماما۔۔۔!!!

جی ماما کی جان۔۔۔!!

یہ بے بی کون ہے ہاؤ کیوٹ شی از۔۔۔

ہاہاہاہا شی از یور سٹیپ سسٹر۔۔۔۔

ہاں سٹیپ واٹ از شٹیپ ماما۔۔۔۔

سٹیپ۔مطلب سو تھیلی یہ اسے میں کسی سے چھین کر لے آئی ہوں کیونکہ میری بیٹی کو۔کھیلنے کے لیے کھیلونا اور بے بی چاہیے تھانا!!!!ایہ لو۔۔

یہ ٹوائے ہے ماما۔۔۔۔

یس ٹوائے میں اور آپ مل کر اس سے کھیلنے گے اور آپکی سگی بہن یعنی فامیہ۔۔۔

اووو فامیہ بے بی بھی۔۔

یسسس۔۔۔!!!!

دن گزرتے گئے تھے نمرہ اپنی چال چل چکی تھی جبھی وہاں لائبہ دن بادن مرتی تھی خدا نے اتنے عرصے بعد اولاد جیسی نعمت سے نوازہ تھا،، بیٹی ہوئی تھی شاہ میر بے حد خوش تھا مگر خوشیوں کو نظر لگ گئی بچی کا۔ کچھ پتہ نا چل۔ سکا آخر وہ کہاں گی کون لے گیا اسے۔۔

عرشیہ یعنی فامیہ حمدانی کو بہت چھوٹی عمر میں سچائی کا پتہ لگ گیا تھا کہ وہ آخر کس کی بیٹی ہے نمرہ نے دیر نا کی ناہی سلمہ بیگم نے روکام قسمت کا۔ کھیل یونہہ ہوا کہ سملی بیگم کے شوہر مسٹر دورانی کسی ضروری کام سے امریکہ گئے تھے کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں تبھی واپسی پر انکا پلین کریش ہوا تھا اور پلین کریش میں وہ اپنی جان کی بازی ہار گئے تھے اس دوران سلمی بیگم عدت میں تھیں تو نمرہ نے کسی خیال کے تحت عرشیہ کو ان دنوں اپنے پاس رکھا اور سچ بھی بتا دیا مگر یہی کہا وہ ماں جیسی ہے اسکا ساتھ دینا،،، وہ اسکو تمام تر برائیاں سیکھاتی رہی ان 3 مہینوں میں عرشیہ نے ساری بری عادتیں اڈوپٹ کر لیں تھیں بچی تھی بچے تو ویسے ہی جلد پک کرتے ہیں عرشیہ نے بھی وہی کیاااا پورے تین مہینے بعد وہ اپنی ماں سے ملی یعنی اسے پالنے والی سلمی بیگم،، ان نے اسے پالا پوسا بڑا کیا لکھایا پڑھایا ان کے پاس جتنی جمع پونجی تھی وہ سب عرشیہ کی ضروریات پوری کرنے میں خرچ ہو گئی تھیں وقت کٹتا گیا نمرہ بھی اس سے ملتی رہی اور وہ جسٹ دیکھاوے کے لیے سلمی بیگم کے نقش قدم پر چلتی تھی مگر اصل کچھ اور تھا جو اب سامنے آیا تھا۔۔۔
نمرہ نے اسے وقفے وقفے سے بتایا تھا کہ وہ قریشی فیملی سے انتقام لینا چاہتی ہے اسے جیسے تیسے ان میں داخل ہونا ہے انہیں برباد کرنا ہے،، قسمت کا۔ کھیل۔ یونہہ ہوا کہ وہ بچپن سے عائزہ کی سہیلی تھی جسے نمرہ کو۔ کوئی خاص غرض نہیں تھی مگر اکثر رمشا اور عائزہ کے منہ سے قریشی فیملی کے کافی ذکر سننے کو ملتے تھے نمرہ نے عرشیہ سے کہا وہ ڈیٹلز پتہ

کروائے جیسے پتہ چلا عائزہ کے پیار یعنی ایان کا دوست شایان ہے اور کافی رچ فیملی ہے تو عرشیہ کو اپنا راستہ نظر آیا جو اپنا لیا۔۔۔۔

رات کالی، اشک میرے،
سسکیوں کی طویل نغمے۔
خواب ٹوٹا آسیب بن کر،
ڈرا رہا ہے نیند میری۔
عہد اک جو انّا زدہ ہے
وہ بھگا رہا ہے نیند میری۔

وہ پوری رات آج پھر مارا مارا اسڑکوں پر پھر رہا تھا سب صلاحیتں جیسے مفلوج ہوئی تھیں،،،،، سر درد سے شدید پھٹ رہا تھا پورے دو دن سے جاگتا وہ آدمی آج بھی جاگنے والا تھا خالی سنسان سڑک پر پھرتی گاڑی وہ جانے کہاں جا رہا تھا۔۔۔ عرشیہ نے اسے سانپ بن کر ڈسا تھا اسکا زہر اتنا گہرا تھا کہ شاید ہی وہ کبھی اس کے سحر سے باہر آپاتا یا سنبھل پاتا وہ اپنی سائیڈ کا شیشا کھولے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا بھیگی ہوئی پلکیں اسکی اداسی اسکی بے وفائی کی چغلی کھا رہی تھیں

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر لوگ کس طرح کسی کے دل میں رہ کر یونہہ کھیل جاتے ہیں آخر کیا نہیں کیا میں نے اس کے لیے تم نے میرے ساتھ یونہ کیا میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی معاف نہیں کروں گا،،وہ دور آ کر کہیں خالی سڑک پر رکا اور گاڑی کے بونٹ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

رات کا وقت تھا جب عرشیہ کی مما ہوسپٹل میں تھی یعنی سلمی بیگم تب انہیں ہوسپٹل لے کر جانا پڑا تھا اور اس وقت رات کے 1 بجے وہ سلمی بیگم کو دوا کے زیر اثر سلا کر عرشیہ کو لیے باہر آیا تھا اسے جگہ اس ہی سڑک پر خالی سڑک پر،، اسکو اسکی فیورٹ آئیس کریم دلا کر وہ دونوں یہاں آ کر کھڑے تھے جب یہی اس سڑک پر کھڑے وہ اسکے سینے سے لگی اس سے اپنی جھوٹی محبت کا اعتراف کر رہی تھی۔

یو نو واٹ شایان،،یو آر دا بیسٹ پارٹ آف مائی لائف،،،،میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

ائم۔الویز و دیو میری جان۔۔۔۔

میں تمھیں چھوڑ کر کہاں جاؤں گا!!!!میں مر جاؤں گا ہاں یہ شایان قریشی تم سے دور ہوتے اپنی سانسیں چھین لے گا ۔۔۔۔

پرامس کرو تم کہیں نہیں جاو گی۔۔۔

ہر گز نہیں بس آپکے ساتھ رہوں گی وہ اپنی ہی کسی ماضی میں کھویا مسکرا رہا تھا جب سامنے سے آتے ٹرک کی تیز آواز ہارن اور سپیڈ پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا مگر اپنی جگہ سے مت ہلا وہ ٹرک وہاں سے اپنی سپیڈ پر گزرتا چلا گیا اور شایان سائیڈ پر گرا تھا۔۔۔

بیک وقت صد شکر وہاں پر کوئی آدمی کھڑا تھا کہ اسلام آباد کا فیضہ آباد کا پل تھا جہاں اکثر لوگ آکر کھڑے ہوتے تھے انجوائے کرتے تھے رات کے ایک بجے وہاں دو تین آدمی کہیں دور کھڑے تھے جب دیکھا ایک پاگل آدمی وہاں کھڑا دیکھ رہا ہے کہ ٹرک آرہا مگر سائیڈ پر نہیں ہو رہا وہ محض اس آدمی کو پاگل ہی لگا مگر کوئی کیا جانتا تھا کہ وہ کس قرب کس تکلیف سے گزر رہا ہے ایک آدمی بھاگ کر بھاگ کر اس تک آیا اسکا بازو کھینچ کر سائیڈ پر گرایا وہ جا کر فٹ پاتھ پر لگے تھے مگر صد شکر بچت ہو گئی شایان فورا سے اٹھا سر پر ہلکی سی چوٹ لگی تھی خون بھی بہہ رہا تھا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔

اوو بھائی صاحب مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو جا کر چھڑی سے نبض کاٹ لو یا کچھ بھی یہاں آکر کیوں مر رہے ہو۔۔۔

شایان نے اس کی بات کو پورا نظر انداز کیا تھا وہ کسی کے بھی منہ نہیں لگنا چاہتا تھا جبھی وہ معزرت کرتا وہاں سے نکلا تھا

۔۔۔۔

پورے 2 گھنٹے مزید باہر ادھر ادھر فضول پھرتا وہ آج پھر رات فارم ہاؤس میں گزارنے کا ارادہ لیے اسی جانب بڑھا تھا

۔۔۔۔

امنہ بیگم اور احان اگلے ہی دن سلمہ بیگم سے ملنے نکلے تھے احان کو راستہ معلوم تھا وہ پوچھتا ہوا اس جانب بڑھا کچھ دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ اولڈ ہوم پہنچے تھے۔۔

احان تم یہی رکو میں اندر سے سلمی بیگم سے مل کر آتی ہوں۔۔

جی ماما میں یہی ہوں آپ ہو کر آئیں۔۔۔

امنہ بیگم منہ پر نقاب کیے اندر بڑھی تھیں یقینا اگر احد صاحب کو بھنک بھی پڑتی کہ وہ وہاں آئی ہیں تو ہزار سوال بھی ہوتے اور انکا غصہ الگ۔۔۔

وہ اندر آئیں آکر وہاں کی مینجر سے رابطہ کیا جو کوئی اور نہیں بلکہ۔برہان علوی کی بہن صنا علوی ہی تھیں۔۔۔

السلام علیکم،،، ہیے مس صنا علوی اٹس می مسز احد قریشی۔۔۔۔

اوو مسز قریشی ہیو آ سیٹ۔۔۔

تھینکیو مس علوی۔۔۔۔

وہ آرام سے بیٹھیں۔

کیسے آنا ہوا مسز قریشی آپ یہاں اولڈ ہوم خیریت کیسے۔۔۔؟؟؟

مس علوی مجھے آپ سے آپکی اولڈ ہوم میں رہنے والی ایک خاتون سے ملنا ہے پلیز ز آپ میری مدد کر سکتی ہیں۔۔۔

شیور مسز قریشی آپ ہمیں ڈیٹلیز بتائیں ہم دیکھتے ہیں س۔۔۔

اممم۔۔۔۔
مسز دورانی سلمی دورانی کل ہی شاید ائیں ہیں۔۔

جی ہاں لیٹ می چیک۔۔۔

جی بلکل مسز قریشی شی از دیئر آپ نے ملنا ہے؟؟؟

جی مجھے ملنا ہے

بائی داوے صنا آپ بتا سکتی ہیں کہ انہیں یہاں کون چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔؟؟؟

اممم جی بلکل صنا نے اپنے سامنے رجسٹر کھولا جہاں تمام ڈیٹلیز موجود ہوتی تھیں۔۔۔

مسز قریشی مسز دورانی کو یہاں انکی سٹیپ بیٹی مس فامیہ حمدانی چھوڑ کر گئی ہیں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!!

اب یہ کون ہے،، فامیہ،، مسز قریشی نے اپنا فون نکالا اور احان کو میسج ٹائپ کیا۔۔۔

ہیے احان بیٹا آر یو شیور کہ مسز سلمی دورانی کو۔ عرشیہ ہی چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔؟؟؟

احان جو فون پر ہی ایہاسے بات کر رہا تھا ماں کے میسج پڑھ کر فورا جواب دیا۔۔۔

جی ماما میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا سلمہ آنٹی کو عرشیہ بھابی ہی یہاں چھوڑ کر گئیں ہیں،، کیا وہ وہاں نہیں ہیں ۔۔۔؟؟؟

نہیں وہ وہی ہیں میں تم سے آ کر بات کرتی ہوں احان۔۔۔ امنہ بیگم نے فون رکھا۔،،، افففف ایک اور کھاتہ کھل گیا اب یہ فامیہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟

امم صنا اگر میں آپکو اس لڑکی کی پکچر دیکھاؤں تو کیا آپ پہچان سکتیں ہیں کہ وہی فامیہ حمدانی ہے۔۔۔۔؟؟؟

امم دیکھیں مسز قریشی یہاں روزانہ کئ لوگ اس چھوٹے سے اولڈ ہوم میں آتے ہیں کہنے کو اولڈ ہوم ہے یہاں پر بہت کم لوگ ہونے چاہیے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے مسز قریشی کہ آج کل کی دنیا میں۔لوگ ماں باپ کو یہی چھوڑ جاتے ہیں آدھی ابادی تو یہاں اولڈ ہومز میں ہیں۔۔۔

مطلب یہ کہ کئ جاہل لوگ یا غربت کے مارے لوگ دارلامان میں اپنے بچے تو چھوڑ جاتے ہیں،،، جہاں کی ابادی کئ ہزار سے اوپر ہیں روزانہ کتنے لوگ غربت کے ہاتھوں مجبور وہاں اپنے بچے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں،،،، اور کچھ جہلا کہ بیٹی کی پیدائش پر ماتم۔کرتے ہیں یا کچھ ایسے ارادے رکھتے ہیں کہ بیٹی ہوتے ہی مار دیں گے وہ لوگ بھی دارلامان میں اپنی بیٹیاں چھوڑ جاتی ہیں،،،، اور پھر آتے ہی۔ارفن ایج ہومز کی جانب جہاں آئے دن بیٹے اپنے بوڑھے ماں باپ کا سہارا بننے کے بجائے انہیں اولڈ ہومز کی۔چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔

کیسے جاہل لوگ ہیں۔یہاں مس صنا ہمشہ سنا ہے کہ بزرگوں سے گھر میں برکت ہوتی ہے انکی خدمت کرو تو صلہ ملتا ہے مگر یہ کیا ہے ہمارے ہاں اپنے ہی ماں باپ کو۔بوڑھی عمر میں بے گھر کر دیا جاتا ہے ویسے آپ بتا سکتی ہیں مجھے صنا کتنی تعداد ہے دارلامان اور اولڈ ہوم میں۔لوگوں کی۔۔۔؟؟؟

جی مسز قریشی یہاں آئے دن لوگ دارلامان میں اپنے بچے چھوڑ جاتے ہیں جن میں۔سب سے زیادہ تعداد پٹھان کشمیریوں کی ہوتی ہے محض وہ لوگ جو کوڑا اٹھاتے ہیں اور کچھ وہ جن کے بیویاں لوگوں کے گھروں میں۔کام۔کر کے کماتی ہیں اور شاید وہی کماتی ہیں۔۔۔۔

واٹ نان سینس آر یو سریس۔۔۔؟؟؟

جی بلکل۔۔۔

ہاہاہاہا سہی اگر اتنے ہی غربت پڑی ہے کہ بچوں کو چھوڑ جاتے ہیں لاوارث کی طرح یہاں تو پیدا ضرور کرنے ہوتے ہیں ،،،اور وہ جاہل زمانہ اج بھی جو بچی ہونے پر ماتم کرتا ہے تف ہے ان لوگوں پر مس صنا کہ بیٹی جیسی نعمت کو سنبھال نہیں پاتے،،اس کے پیدا ہونے پر ماتم کرتے ہیں اور اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں میری طرف سے لعنت ہے ایسے لوگوں پر جنھیں بیٹی کی اہمیت معلوم نہیں ہے،،،،ں بیٹی تو رحمت ہوتی ہے،،،بیٹی ہی ماں باپ کو زندہ رکھنے کا سبب ہوتی ہے،، کہاں سے آتے ہیں ایسے لوگ۔۔۔۔
خیر چھوڑیے آپ یہ۔بتائیں آمنہ نے اپنے فون سے عرشیہ کی پکچر نکال۔کر صنا کو دکھائی۔۔۔

کیا یہی ہے وہ لڑکی جو مسز دورانی کو آپ کے اولڈ ہوم میں چھوڑ کر گئ ہے۔۔۔

جی بلکل یہ وہی ہیں،،،،بلکہ ان نے ہمیں یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ مسز دورانی کو برین ٹیومر ہے کل رات انکی طبیعت کافی خراب تھی۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس یہ بیٹی ہی تھی نا!!!!۔۔۔

کہہ تو رہی ہوں مس فامیہ حمدانی انکی سٹیپ ڈاٹر تھیں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

کیانام۔بولا آپ نے انکا۔۔۔

مس فامیہ۔۔۔

جی ہمارے ریکاڈ میں انکا نیم مس فامیہ ہی ہے۔۔۔۔

اففففففف۔۔۔۔!!!!

اور ابھی وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

میں نے اپنی سیکٹری سے پتہ کیا وہ ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں امم ہمارا اپنا ہوسپٹل ہے وہ وہاں ایڈمٹ ہیں سٹی ہوسپٹل کافی کریٹیکل کنڈیشن ہیں انکی۔۔۔

اہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!

اوکے فائن میں آپ سے رات میں یا کل کنٹیکٹ کروں گی مجھے بتایئے گا انکی کنڈیشن مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔

شیور وائی ناٹ۔۔۔

تھینکس نائس ٹو میٹ یو۔۔۔

سیم۔ہئیر،،، یہ میرا کارڈ ہے مسز قریشی آپ مجھے اس پر کال کر لیے گا۔۔۔

شیور تھینکیو۔۔۔!!!

مسز قریشی وہاں سے نکل کر باہر آئیں تھیں۔۔۔

صبح ہوئی تو آج بھی اس نے خود کو اپنے سعیر کی باہوں میں پایا کئی دن ہو چکے تھے اس شخص کی قربت میں اسکے ساتھ رہتے،،،، اس کے بغیر سب خالی سا لگتا تھا کچھ دیر بھی اسکے بغیر رہنا پڑتا تھا تو وہ مرجھا سی جاتی تھی،،، خالی خالی سا محسوس ہونے لگا تھا جبھی وہ ہر وقت اسکے پاس رہتی اس سے باتیں کرتی اسے تنگ کرتی،، چھوٹی چھوٹی بات پر نخرے دیکھاتی وہ تحمل سے اسکی سنتا چل۔ جاتا اسکا غصہ برداشت کرتا اتنے دنوں میں اسے معلوم پڑا تھا کہ اگر سعیر شاہ سے زیادہ بھی اس دنیا میں کوئی زدی ہے تو وہ اسکی اپنی ہی لاڈلی بیوی ہے زرش سعیر شاہ افففف آخر اسی کی بیوی تھی۔۔۔

اب بھی وہ الارم کی آواز پر اٹھی آج دس دن بعد انہیں یونیورسٹی جانا تھا لاسٹ سمیسٹر چل رہا تھا زرش نے بامشکل گندی شکل بنا کر آنکھیں کھولی اور سعیر کا بازو آرام سے اوپر سے ہٹایا جو آرام سے ہٹ گیا وہ کروٹ لے کر سو گیا زرش نے الارم بند کرنے کے لیے فون اٹھایا تو 7:30 ہو رہے تھے۔۔۔

اہہہہہ صبح بھی ہو گئی پتہ نہیں چلا جب رات ہوئی تھی اور کب صبح ہائے یونی بھی جانا ہے افففف نہیں میرا بلکل دل نہیں کر رہا سوتے رہتے ہیں انہیں تو ویسے ہوش نہیں ہے کوئی بات نہیں کل سے سہی وہ الارم بند کر کے آرام سے سعیر کے قریب ہوئی اور اسکے بازو پر سر رکھے سو گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد سعیر کی آنکھ کھلی کم از کم۔ادھے گھنٹے کے بعد اپنے اوپر بھاری پن محسوس ہوا تو چہرہ موڑ کر دیکھا وہ پری پیکر سعیر کی ٹانگوں پر ٹانگیں رکھے سر اسکے بازو پر رکھے آڑی ترچھی اس کے اوپر کی سو رہی تھی سعیر نے اسے دیکھ کر ماتھا پیٹا۔۔۔

یا اللہ یہ لڑکی بچی ہے بلکل۔۔۔۔۔
سونا بھی نہیں آتا۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔!!!

سعیر نے سوئے ہوئے لہجے میں اسے پکارا۔۔۔۔

زرش میری جان اٹھو ٹائم کیا ہوا ہے اسے جھٹکے سے خود کے اوپر گرایا اور فون پکڑا جیسے ہی دیکھا گھڑی 8 بجا رہی ہے وہ ہڑبڑا گیا۔۔۔

اللہ آج تو یونی جانا تھا میں اتنی دیر کیسے سوتا رہ گیا اور یہ لڑکی۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔!!!

سعیر نے اسے ہلایا۔۔۔

ہاں،،،ہاں وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔

کیا،، کیا ہوا سعیر سب ٹھیک ہے۔۔۔

اٹھو یار رر۔۔۔۔!!!!

ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے یونی نہیں جانا کیا۔۔۔۔؟؟

یو،،، یونی اللہ آپ جاگ گئے۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

کیا مطلب ہے۔۔۔؟؟؟

سعیر سو جائیں نا دیکھیں کل چلے جائیں گے مجھے بڑی نیند آ رہی ہے۔۔۔

نو زرش ہر گز نہیں آگے ہی بہت چھوٹیاں ہوئی ہیں شادی کے چکروں میں اٹھو۔۔۔

نہیں نا سعیر میں نہیں جانا شادی کے بعد کون پڑتا اور آخری سمسٹر ہے نا چھوڑ دیں آپ نے تو آفس ہی جانا ہے نا۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!!
سعیر کو غش پڑا تھا کیا یہ وہی زرش تھی جو کلاس کی ٹاپر تھی۔۔۔

زرش میری جان میرا بچہ ہمیں اپنی ڈگری تو کمپلیٹ کرنی ہے نا!!! کچھ مہینے ہی تو ہیں چلو اٹھو شاباش۔۔۔

نہیں نا!!!!! سعیر رررر میرے پیارے سے ہینڈسم سے شوہر پلیز زرمان جائیں وہ اپنا گال سعیر کے گال سے مس کرتی بولی۔۔۔۔

نا!!! آج کوئی زد نہیں ہر گز نہیں ہم۔یونی جا رہے ہیں تو بس جا رہے ہیں۔۔۔

نہیں نا!!!!!! میں نے نہیں جانا آپ جائیں۔۔۔۔!!!
وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ کی بیوی ہی تھی کونسی کم۔ تھی ڈٹ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

زرشش کہانا آج کوئی زد نہیں۔ جلدی سے اٹھو،،وہ فورا سے اٹھ کر اپنے کپڑے نکالتا بولا۔۔۔

مجھے جانا نہیں تو اٹھ کر کیا کروں گی میں بچووووو۔۔۔۔!!!
وہ بچوں کی طرح کیوٹ سا فیس بنا کر بولی کمفرٹر میں دبکی تھی۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!!
سعیر اسکی جانب آیا۔۔۔۔
کتنی زدی ہو تم زرش ناٹ فیئر۔۔۔
تم اٹھ رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔

نو میں نے نہیں جانا میں نہیں آٹھوں گی۔۔۔

نہیں اٹھو گی۔۔۔۔؟؟؟

تمھیں پتہ ہے نا میرا۔۔۔؟؟
سعیر نے وارنگ دینا چاہی۔۔۔

ہاہاہاہاوہ کھکھلائی۔۔۔

نووے آج آپ مجھے جگانے کے لیے لپ کس نہیں کر سکتے میں جاگ رہی ہوں بس اپنی جگہ سے نہیں آٹھوں گی نا فریش ہوں گی وہ جلدی بازی میں بولتی ہوئے اپنے بے لگام۔زبان۔کے جوہر دکھاتی سامنے والے کو حیرت میں مبتلا۔کر گئ مگر اس کی جلدی بازی اور بچپنے پر سعیر نے دانتوں تلے لب دبایا،،،جب وہ کچھ نا بولا تو ذرش نے اس کی جانب دیکھا جو لب دبائے آنکھوں میں۔ڈھیروں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا وہ گڑبڑائی اور اپنے لفظوں پر غور کیا تو خود ہی خود پر لعنت بھیجی۔۔۔

ہمممم،،،سو میری جان کو پتہ چل گیا کہ انکی نیند بھگانے کے لیے مجھے انکے میٹھے لبوں کا سٹرابری شیک پینا پڑتا ہے۔۔۔۔

سعیر رررررروہ لال ہوتی چلائی تھی اور تکیے میں منہ دیا تھا۔۔۔

جی سعیر کی جان اٹھ رہی کو نہیں۔۔۔

کہانا نہیں مجھے نہیں جانا نا۔۔۔

آر یو شیور۔۔۔۔

ہاں نہیں جاؤں گی

اوکے میری جان سعیر جھٹکے سے اسے کمفرٹر سمیت بازوں میں اٹھایا تھا۔۔۔

کیا چھوڑیں مجھے سعیر رکہاں لے جارہے ہیں۔۔۔

میری جان آپکو لے جانے کے بہت طریقے ہیں میرے پاس۔۔۔

میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔

میں کرلوں گا میری جان نا کرنا میں پیار کرلوں گا۔۔۔۔

نہیں میں قریب نہیں آنے دوں گی۔۔۔۔

بھول ہے میری جان۔۔۔۔
صرف ایک کس کی دیر ہوتی ہے کہ تم میرے بس میں ہو جاتی ہو۔۔۔

سعیر نے اسکا کمفرٹر بیڈ پر پھینکا اور اسے لیے واش روم کی جانب بڑھا اور لا کر اسے باتھ ٹب میں بٹھا کر شاور آن کیا تھا
۔۔۔

اہہہہہہہ ٹھ،،،،، ٹھنڈ اپانی بند کریں اسے نا!!!!!!اوہ جو شرٹ اتار کر اسکی جانب رہا تھا وہ فورا سے نکل کر اسکے ساتھ چپکی۔۔۔

اسے بند کریں میں ہوتی ہوں نا تیار پلیز زز۔۔۔

نا میری جان وہ کیا ہے۔نا آپ کافی زدی ہو گی ہے آپکو میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز سعیر وہ رو دینے کو ہوئی کیوں نہیں ہاتھ بڑھا کر سعیر نے دوسرا شاور آن کیا پانی دونوں کے سروں پر گرنا شروع ہوا۔۔۔

سعیر ٹھنڈ لگ رہی ہے بند کریں اسے میں تیار ہوتی ہوں۔۔۔

سعیر نے جھک کر اسکی شفاف گردن سے پانی کی بوندوں کو لبوں سے چنا تھا وہ گھبرا کر اسے میں سمٹی تھی۔۔۔

مت کرو میری جان تم مجھے بہکا رہی ہو۔۔۔۔

اچھا ٹھیک کے مزید تنگ نہیں کروں گا ائم سوری ونس اگین ہم 11 بجے گھر آجائیں گے آئی پرامس پھر آکر میری جان اپنی نیند پوری کرے گئیں پھر۔ہم رات میں باہر چلیں گے اپنے شادی کا ڈنر کرنے۔۔۔۔

پکانا۔۔۔!!!

پکامیری جان سعیر نے اسکا ماتھا چوما اور اسے اٹھا کر شیلف پر بٹھایا اور اسکے برش پر پیسٹ لگا کر اسے دی جلدی سے فریش ہو کر باہر آؤ میری جان ہم الریڈی بہت لیٹ ہو چکیں ہیں میں دوسرے روم کے واش روم میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔

زرشش نے محض سر ہلایا اور اسکا گال چومتا باہر بڑھ گیا۔۔۔
وہ باہر آکر اپنا ڈریس لیے دوسرے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

صبح کھڑکی سے آتی روشنی سے ایان کی آنکھ کھلی ایان نے کروٹ بدلی تو ساتھ ہی وہ پری پیکر معصوم سے طریقے سے اس کے پاس ہو کر سو رہی تھی،، ایان کی اسے دیکھ کر بھک سے نیند اڑھی تھی،،،، وہ سفید سے لباس میں معصومیت لیے سوئی بے حد پیاری لگ رہی تھی ایان نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے کیا تھا اور اٹھ کر اسکے گال پر لب رکھے تھے مخصوص لمس پا کر وہ میٹھا سا مسکرائی تھی یہ وہی پاک عقیدت سے بھرا پیار سا لمس تھا ایان اسکی مسکراہٹ ہر گہرا مسکرایا اور پھر وقت کا لحاظ کرتا اٹھا۔۔۔

عائزہ گیٹ اپ میری جان،،،، لیٹ ہو گیا میں اج پورے دس دن بعد مجھے آفس جانا ہے کتنا کام۔ پینڈگ ہے اٹھو۔۔

عائزہ ایک ہی آواز میں اٹھی اور اسے دیکھا۔۔۔

کہاں جانا ہے آپ نے ایان۔۔۔۔؟؟؟

ڈیٹ پر میری جان۔۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!
سامنے والی کا صدمے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔۔

ایان نہیں کریں۔نا بتائیں نا۔۔۔۔!!!

آفس جانا ہے میری جان ڈیٹ پر تو شام۔کو جانا ہے۔۔۔

آفس کیوں۔۔۔؟؟؟

عائزہ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے کیسے سوال کر رہی ہو آفس کیا کرنے جاتے ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں ایان۔۔۔!!!

حکم جان ایان۔۔۔!!!

ایان میں بھی چلوں آپکے ساتھ آفس۔۔۔

تم پر کیوں وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر پیار سے اٹھاتا اسکا ماتھا چومتا بولا۔۔۔

کیوں میرے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔؟؟

اوہو نہیں نا!!!۔۔۔

پھر شادی سے پہلے تو جاب نہیں کرتی تھی اب کیا شوق چڑھا ہے۔۔۔۔

ایان کیا میں جاب کر سکتی ہوں۔۔۔۔؟؟؟

ہاں کر سکتی ہو۔۔۔۔

پر کرنی کیوں ہے۔۔۔؟؟؟

کیوں ایان شایان بھائی بھی تو عرشیہ کو کچھ نہیں کہتے وہ روز آفس آتی ہے اور عرشیہ نے بتایا کہ وہ شادی کے بعد بھی جاب کرے گی۔

شایان اور عرشیہ کے نام پر ایان کے لبوں پر جو مسکراہٹ تھی وہ مدہم پڑی۔۔

ہمم،، لیکن میری جان میں ہوں نا!!!!اجاب کرنے کو تم نے کیوں کرنی ہے۔۔

نہیں مجھے جاب نہیں کرنی مجھے عرشیہ سے ملنے جانا ہے میری اس سے بات نہیں ہو پا رہی۔

عائزہ کی انوکھی فرمائیش پر ایان کھانسا!!!کہاں سے لائے وہ اب عرشیہ کو۔۔۔

عائزہ وہ عرشیہ کو بھول جاؤ وہ نہیں ہے آئیندہ میں تمھارے منہ سے اسکا نام نا سنو۔۔۔

کیا عائزہ کو جھٹکا ہی لگا جسم سے جان نکلی تھی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ایان میں کیوں بھول جاؤں وہ میری ایک ہی دوست ہے،،،اور میری بچپن کی دوست ہے میں کیسے بھول جاؤں اسے۔۔۔

عائزہ میری جان زد مت کرو میں چاہ کر بھی تمھاری یہ زد پوری نہیں کر سکتا سمجھی پلیززززوہ دوست نہیں سانپ تھی ۔۔۔۔

ایان۔۔۔!!!!
یہ کیا بول رہے ہیں وہ معصوم سی پڑی پیکر رو دینے کو ہوئی کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنی بچپن کی دوست کو چھوڑ دے گی۔۔۔۔

عائزہ کیوں رونے لگ گئ ہو۔یار رمان کیوں نہیں رہی اب یہ آنسو کیوں بھار ہی ہو۔۔۔

ایان میں نہیں بھول سکتی مجھے اس سے ملنا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے آفس۔۔۔

عائزہ جب وہ آئے گی نہیں تو کیسے ملاوں گا تمھیں اس سے میں۔۔۔

کیا مطلب کہاں ہے وہ آپ شایان بھائی سے پوچھیں نا!!!اوہ لاڈ سے دوری کوئی چھوٹی سے لال ناک لیے بولی۔۔۔۔

کیسے پوچھوں میری جان اسے خود نہیں پتہ وہ پاگلوں کی دیوانوں کی طرح اسے ڈھونڈ تا پھر رہا ہے وہ ہماری بارات والے دن سے غائب ہے۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟

کہاں گئ اسکی تو ماما بیمار تھی نا!!!۔۔۔

عائزہ ایک بات بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟

جی پوچھیں۔۔۔۔!!

کیا عرشیہ تمھاری بچپن کی دوست ہے۔۔۔؟؟

ہاں 8 کلاس سے۔۔۔۔

کہاں ملی وہ تمھیں۔۔۔؟؟

ایان وہ میرے برعکس سیکشن میں۔پڑھتی تھی جب میرا اور اسکا سیکشن ایک ہوا اس وقت وہ میری دوست بنی تھی اور ہم پھر کبھی علیحدہ نہیں ہوئے،،، اسکے علاوہ کالج یونی سب ایک تھا ہمارا۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ وہ میرے تمھارے بارے میں کب سے جانتی تھی۔۔۔؟؟

وہ 10 کلاس میں بتایا تھا میں نے اسے۔۔۔

اور کیسے بتانا ہوا یہ سب۔۔۔

اب کی بار عائزہ کے منہ کے رنگ فق پڑے تھے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تفشیش ہو جائے گی۔۔۔۔

کیا بات ہے عائزہ پیلی کیوں پڑ رہی ہو۔بتاؤ مجھے۔۔۔۔

نن،، نہیں ایان آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں مجھ سے وہ اپنی نظریں چڑاتی بولی۔۔۔

عائزہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولو کیسے پتہ چلا۔اسے کب اور کیسے۔بتایا اب کی بار سختی سے پوچھا عائزہ گھبرائی تھی۔۔۔۔

اا،، ایان۔۔۔!!!

بولو۔۔۔!!!

ایان پہلا وعدہ کریں آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے نا ہی مجھے کچھ کہیں گے۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ ایان کو اپنی عائزہ پر یقین نہیں تھا وہ آنکھیں بند کر کے اپنی عائزہ اور اسکی محبت پر بچپن سے یقین کرتا تھا یہی یقین تو تھا جو اتنے سال اس سے دور رہا تھا کہ وہ اس کے علاوہ چاہ کر بھی کسی کی نہیں ہو سکتی اور ایسا ہی تھا مگر کچھ تو تھا جو عائزہ کے دل میں تھا،،،، کیوں وہی ویسا بھروسہ نہیں رکھ سکی تھی،،، اور آج سکا گھبرانا بے معنی تو نہیں تھا۔۔۔

بتاؤ عائزہ۔۔۔۔؟؟؟

ایان۔۔۔!!!

جب میں میٹرک پارٹ ون میں تھی تب مجھے میرے کسی کلاس فیلو نے پرپوز کیا تھا،،، اور وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا ،، مگر میں نے اسے کبھی ہاں نہیں کی نا۔ مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ تھا کیونکہ میں صرف آپ سے پیار کرتی تھی ایان صرف آپ سے اور میں نے ہمشہ خود کو آپکی امانت سمجھ مجھے اس نے بہت فورس کیا پھر عرشیہ کے ذریعے اس نے مجھے خط اور ہاں کرنے کا کہا مگر میں کسیے کر دیتی ایان،،،، تب عرشیہ کو۔ پہلی بار میں نے بتا دیا کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں اور ہماری شادی بھی ہو گی بہت جلد،،،، پہلے تو عرشیہ کو یقین نا آیا جب آپکی تصویر دکھائی آپ کے بارے میں بتایا تو عرشیہ نے وہی بات مصطفی چودھری کو بتا دی،،،،، اور مصطفی پیچھے ہو گیا مگر پھر پتہ نہیں کیوں،، اس نے ڈائریکٹ عرشی ایان۔۔۔۔۔۔!!!!!

یہ کہہ کر وہ دو منٹ کے لیے رکی تھی اور پیچھلا جیسے ہی یاد آیا تو آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ جو تو تمام بات ضبط اور غصے سے ہی سن رہا تھا اب کی بار ایسے پکارنے سے اعصاب ڈھیلے پڑے۔۔۔

کک،، کیا ہوا۔۔۔۔

ایان عرشیہ نے شایان بھائی کے ساتھ دھوکا اااااااا۔۔۔۔

ہاں تمھاری اس دوست نے شایان کے ساتھ دھوکا کیا ہے عائزہ۔۔۔۔!!!

ایان چباچبا کر بولا تھا کیا تھا وہ کیا سے کیا ہو گیا،،،،اور تم یہ سب اب مجھے بتا رہی ہوں پہلے کیوں نہیں بتایا عائزہ تم نے مجھے یہ سب بتانا گوارہ کیوں نہیں کیا میں میٹرک کے بعد کئ بار پاکستان آیا مگر تم نے نہیں بتایا کیوں۔۔۔؟؟؟

آیان میں ڈر گئ تھی کہیں آپ مجھ سے دور نا ہو جائیں۔۔۔۔

عائزہ عائزہ عائزہ۔!!!!!!

تم نے غلطی کر دی۔۔۔۔جب اس مصطفی نے پرپوز کیا تھا عرشیہ کو عرشیہ نے ہاں کی۔

عائزہ نے فورا سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

واٹ نان سینس۔۔۔۔!!!!

یہ کیا بکواس ہے تو پہلے کیوں نہیں۔بتایا عائزہ۔جب وہ شایان کے ساتھ تھی۔۔۔۔

کیونکہ مجھے یہ بتایا گیا تھا وہ اسے دھوکا دے کر چھوڑ گیا ہے ایان۔۔۔۔!!!

واٹ ڈاہیل۔۔۔۔!!!

کہاں ہے وہ مصطفی۔۔۔؟؟؟

نہیں معلوم۔۔۔۔۔!!!!

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عائزہ ہٹو اب۔۔۔۔

ایان رک جائیں میری بات سنیں۔۔۔۔

ابھی مجھے کچھ نہیں سننا عائزہ چپ ہو جاو یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر واش روم۔میں بند ہوا تھا۔۔۔

پیچھے عائزہ نے سر ہاتھوں میں گرایا تھا۔۔۔۔

عالیان قریشی صبح اٹھ کر تیار ہو کر سیدھا یونیورسٹی آیا تھا، اب وہ اکیلا کلاس میں بیٹھا تھا آج تو مشا بھی نہیں آئی تھی صبح اٹھتے ہی وہ مشا کو اپنی عادت کے مطابق میسج کرتا تھا آج بھی کیا تھا مگر جواب نہیں آیا تھا وہ اب خاصہ پریشان ہوا تھا

اتنے میں سامنے سے نوبیاتا ایک پیارسا کپل اور ہر اک کی مرکز نگاہ بنا اندر داخل ہوا سب نے انہیں دیکھا وہ سیوج سے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ایک دوسرے کی بازو میں بازو ڈالے وہ چھ فٹ سے نکلتا ایک حسین لڑکا اور اسکے ساتھ اسکے کندھے تک آتی ایک چھوٹی سی بے حد پیاری اسکی بیوی اسکے ساتھ چلتی اندر آئی اور آکر اپنی سیٹ پر بیٹھے،،، سعیر نے گلاسز اتار کا کوٹ کی پاکٹ میں رکھا جبکہ زرش نے براؤن بالوں میں۔ ٹکایا۔۔۔

سعیر نے آکر پیچھے سے عالیان کے بالوں میں۔ ہاتھ پھیرا جسے ہوش نہیں تھی کہ پیچھے بہن اور دوست آکر بیٹھے ہیں ۔۔۔

عالیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کہاں گم ہیں۔ آپ جناب۔۔۔؟؟؟

تم۔لوگ کب آئے۔۔۔؟؟

ابھی جب تم مشو کے ساتھ خوابوں کی دنیا کے سیر کرنے نکلے ہوئے تھے کہاں کھوئے ہوئے تھے زرش نے مسکرا کر گال ہاتھ کے نیچے ٹکا کر اس سے پوچھا۔۔۔

بس کہیں نہیں اچھا زر۔۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔۔؟وہ سعیر کے کندھے پر سر رکھتی بولی سعیر نے اسکا گال سہلایا۔۔۔

تمھاری مشا سے بات ہوئی۔۔؟؟

ہاں عالی کل ہوئی تھی میری بات بتا رہی تھی کامران انکل کی طبیعت خراب ہے انکی۔سانس لینے میں دکت پیش آ رہی ہے وہ انہیں میڈیسن دے رہی تھی تو کال کاٹ گئ کیا پتہ اسی وجہ سے آج وہ نا آئے کیوں تمھاری بات نہیں ہوئی کیا ؟؟؟۔۔۔

نہیں نا!!!اوہ میرا فون نہیں اٹھا رہی۔۔۔۔عالیان نے ماتھا سہلایا۔۔۔

اووو تو تم۔گھر چلے جاتے نا!!اسعیر زرش کے بالوں کو انگلی پر لپیٹتے بولا۔۔۔

ہممم،،،،یہ ٹھیک ہے ابھی لیکچر سٹارٹ ہونے میں ٹائم ہے نا اگلے میں آتا ہوں وہ فٹ سے اٹھا اور باہر کی طرف بڑا تھا ۔۔۔

اپنا بیگ تو لے جاؤ۔۔۔
زرشش نے آواز دی مگر وہ یہ جا وہ جا۔۔۔
افففف یہ لڑکا۔۔۔!!!

کوئی بات نہیں میری جان،،،اجائے گا ابھی آپ اپنے اور میرے پر فوکس کریں۔۔۔

ہمم یونیورسٹی میں ہیں گھر نہیں۔۔۔!!!

زرشش نے لٹھ مار انداز میں کہاوہ سیدھا سامنے والے کے دل میں اتری تھی۔۔۔۔

تو کیا ہوا ابھی کچھ دیر تک گھر چلے جائیں پھر آپکا سارا وقت میرا وہ بھی کونسا کم تھا ایٹیٹیوڈ سے بولتا اسکے دل پر بجلیاں گرا گیا،،،یہی اسکا ایٹیٹیوڈ اسے بے حد پسند تھا،،،وہ مغرور سا اا اہی تو اسے پسند تھا اسی ادا نے تو سعیر نے اسے اپنی طرف راغب کیا مگر وہ اپنے ہی نام کی ایک الگ ہی کوئین تھی زرش شاہ،،،، سعیر شاہ کی بیوی،،،،،وہ سعیر شاہ جو اپنے جزبات پر قابو پانا جانتا تھا سامنے دل میں یا دماغ میں کیا چل رہا ہے کسی کو بھنک نا پڑنے دیتا وہ بھی تو اسی کی بیوی تھی جبھی اپنے آپ کو کمپوز کرتی سامنے دیکھتی بولی۔۔۔

فار یور کائیں ڈانفارمیشن مسٹر سعیر شاہ۔۔۔

یس واٹ مسز سعیر شاہ۔۔۔!!!..

کہ اپنے پرامس کیا تھا کہ مجھے 11 بجے گھر لے کر جائیں گے میں اپنی نیند پوری کروں گی دین ہم اپنا ویڈنگ لنچ کرنے چلیں گے۔۔۔

اممم ہاں ڈنر نہیں لنچ ٹھیک ہے ویسے بھی رات کو ڈنر کرنے جائیں گے تو میری چھوٹی سی جا تھک جائے گی نا اا اا اور پھر وہ سو جائے گی تو میں دوپہر والا کام۔رات میں کروں گا کیونکہ کچھ کام رات میں اچھے لگتے ہیں،،ہیں نا۔۔۔!!!

وہ لب دبا کر اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتا اسے سر تا پیر سرخ ہونے پر مجبور کر گیا،،،وہ۔بوکھلائی تھی بہت۔ برے طریقے سے،،،جبکہ سعیر نے لب دبا کر اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی اسنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

سعیر شاہ۔۔۔۔!!!
وہ دانت پیس کر غصے سے بولی تھی۔۔۔۔

سعیر نے برو آچکایا اور اسکی کمر پر سائیڈ سے انگلی پھیری تھی وہ غصے سے بھناتی اٹھی تھی۔۔

یو بے باک انسان ہٹیں یہاں سے وہ اسے پیچھے کرتی سب سے لاسٹ پر جا کر ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھ گئ تھی۔۔

سعیر گہرا مسکرایا تھا ایک تو میری جان شرما بہت جلدی جاتی ہے وہ سیدھا ہو کر سامنے کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

✦✧_____✦✧

عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد مشا کے گھر پہنچا تھا مگر گھر کا دروازہ کھلا تھا عالیان حیرانی سے گاڑی سے نکل کر اندر کی جانب۔بڑھا جب گارڈ سامنے آیا۔۔۔

سر۔۔۔!!!

تمھاری میم کہاں ہے،،اور یہ دروازہ کیوں کھولا ہے،،،عالیان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

سر میم ہاسپٹل گئ ہیں۔۔۔

کیوں،،، کیوں وہ ٹھیک تو ہے کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟؟

سر میم ٹھیک ہیں کامران انکل کی طبیعت کافی خراب ہے وہ بیہوش تھے،،،وہ انہیں لے کر ہو سپٹل گئ ہیں۔۔۔۔

واٹ نان سینس،،مجھے بتایا کیوں نہیں،،،ابھی وہ اس سے بات کر رہا تھا جب اچانک فون چنگارہ کسی ان نان نمبر سے فون دیکھ کر عالیان نے فورا اسے فون پک کیا۔۔۔

ہیلو یس عالیان قریشی سپیکنگ۔۔۔۔

عع،،عالیان۔۔۔۔
فون میں سے مشا کی سسکتی آواز نے جسم سے جان نکالی تھی۔۔۔

مم،،مشا وہ بوکھلایا تھا کیا وہ مشا میری جان وائی آر یو کرائنگ۔۔۔؟؟

عالیان،،،بب،،،بابا۔۔۔!!!

واٹ مشا کیا ہوا انکل کو بتاؤ مجھے کہاں ہو تم رو تو نہیں میری جان تم مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔

عالی میں۔ہاسپٹل میں ہو سٹی ہاسپٹل پلیز زز آپ جلدی آجائیں مجھے آپ کی سخت ضرورت ہے،،،،پلیز زززز عالیان میں بہت اکیلی ہوں بابا ہوش میں نہیں آرہے۔۔۔

مشامیری جان،،،میں آرہا ہوں تم رونا بند کرو آئی ویل بی دئیر میری جان کیپ کوائٹ،،،عالیان فون کان سے لگائے ہی گاڑی میں بیٹھ کر بلوٹوتھ ڈیوائس کان میں۔لگائی اور ہوسپٹل کی طرف روانہ ہوا۔۔۔

مشاڈونٹ کرائی رونا بند کرو میری جان میں آرہا ہوں۔۔۔
پر مشا کہاں کچھ سن رہی تھی اندر پڑے سن وجود کو آئی سی یو کے باہر کھڑی وہ اپنے باپ کو اکیسجن ماسک لگے ہوئے مشینوں میں جکڑے بے حد تکلیف میں دیکھ رہی تھی،،،،کامران صاحب کو ہارٹ اٹیک آیا تھا وہ ہارٹ پیشنٹ تھے اور پہلے بھی ایک دفعہ ہارٹ اٹیک آچکا تھا اب آج بہت شدید آیا تھا ارد گرد ڈاکٹر جمع تھے،،وہ باہر کھڑی رو رو کر اپنے باپ کی لمبی عمر کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

مشامیری جان تمھیں پتہ جب انسان کو مشکل آتی ہے نا تو سمجھو اللہ اسے آزمارہا،،کہ اسکا بندہ اپنی تکلیف میں اسکو یاد کرتا ہے کہ نہیں رونے سے بہتر ہے آپ اپنے رب سے رجوع کرو میرا بچہ اس سے فریاد کرو اور خاص کر ان الفاظ کی تلاوت ضرور کرو۔۔۔

(2) سورۃ البقرۃ (مدنی — کل آیات 286)

اَلَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (156)

ترجمہ:

"وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔۔۔"

مشا کو جب یاد آیا کہ اسکی ماں نے چھوٹی عمر میں اسے یہ سیکھایا تھا جب بہت پہلے کامران صاحب کو اٹیک آیا تھا تو اس نے جلدی سے اپنے سر پر حجاب لپیٹا اور اللہ کی طرف رجوع کیا اور کثرت سے یہ آیت پڑھنے لگی۔۔۔

اے اللہ میں تیری بندی ہو تیرے علاوہ اس دنیا کا نظام کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے مالک،،، بے شک تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرے ہی طرف لوٹنا ہے مالک میں بہت مصیبت میں ہوں میرے بابا کو ٹھیک کر دے اللہ پلیز زززز میرا انکے سوا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے،، میری ماں کو تو آپ نے اپنے پاس بلا لیا میں نے کوئی شکوہ نہیں کیا آپکی رضا میں راضی ہو گی مالک مگر میرے بابا کو ٹھیک کر دیں پلیز زززز وہ زمین پر بیٹھتی چلی گی جب سامنے سے عالیان بھاگا آیا۔۔۔

مشا۔۔۔!!!!

وہ اسے دیکھ کر فورا اسکے پاس آیا عالیان کہ آواز سن کر مشا نے سر اٹھایا اور اٹھ کر اسکی جانب لپکی اور جا کر اسکے کشادہ سینے سے لپٹی۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!!

بابا کو دیکھیں عالیان بابا کو کیا ہوا ہے۔۔۔میرے بابا۔۔۔!!
وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

مشا میری جان بی بریو،، کچھ نہیں ہو گا عالیان نے اسے اپنے کشادہ سینے میں چھپایا تھا۔۔۔

عالیان ان سے پوچھیں بابا کو کیا ہوا ہے رات کو میں نے انہیں میڈیسن دی تھی ان نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔

مشا عالیان اسے لیے بینچ پر بیٹھا تھا نرمی سے اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے تھے اور اسکے ماتھے پر پیار کر کے کمر سپلائی تھی۔۔۔

کیپ۔کوائٹ مائی لوووو تم نے زرش کو بتا دیا میں مر گیا تھا مشا مجھے فون نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔۔

عالیان وہ تڑپی تھی،،، جبھی چلائی،،، آگے باپ زندگی موت کے درمیاں تھا اور اب وہ پاگل ایسی باتیں کرنے بیٹھ گیا تھا
۔۔۔۔

پلیز زز عالیان مجھے دھڑی تکلیف مت دیجیے،،، میں مر جاؤں گی۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔۔!!!!

وہ بھی تو تڑپ گیا تھاا۔۔۔!!!

مشا کیپ کوائٹ میری جان ائم۔سوری مائی لوو۔۔۔
اس نے دوبارہ اسے خود میں چھپایا اور ریلکیس کرنا چاہا،، جان تو خود کی بھی نکل رہی تھی۔۔۔

کامران صاحب کو سانس بلکل نہیں آ رہی تھی انکی۔وینٹیلیٹر پر شفٹ کیا گیا تھا اتنے میں ایک نرس باہر آئی۔۔۔

نرسسس کیسے ہیں ہمارے پیشنٹ عالیان نے فورا اسے اٹھ کر پوچھا مشا بھی پیچھے کھڑی ہوئی۔۔۔

سر آپ دعا کریں پلیززززز انکی حالت بہت کریٹیکل ہے انہیں ہم نے وینٹیلیٹر پر شفٹ کیا ہے۔۔۔

کیا وینٹیلیٹر۔۔۔!!!
مشا چلائی مگر کیوں کیا مسلئہ تم۔میرے بابا کو کیوں تکلیف دے رہو۔۔۔۔

میم آپ پلیززز حوصلہ رکھیں انہیں سانس نہیں آ رہی۔۔۔

مشا جان کالم۔ڈاون مجھے بات کرنے دو،،، تم یہاں بیٹھو وہ اسے بیٹھا کر خود نرس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ہوا کیا ہے انہیں۔۔۔؟؟؟

دیکھیں انہیں بہت برا ہارٹ اٹیک آیا ہے والز بھی بند ہیں انکے بچنے کے چانس بہت کم۔ہے آپ دیتھ سرٹیفیکیٹ سائن کر دیں۔۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔!!!!!

عالیان دھاڑا تھا۔۔۔

انہیں بچاؤ جیسے تیسے مجھے وہ زندگی بلکل ٹھیک چاہیے ہیں،، یہ دیکھ رہی ہے لڑکی،،،، یہ بیوی ہے میری اندر پڑے وجود میرے سسر ہیں،،، یہ انکے بغیر نہیں رہ سکتی،، اور میں اسکے انہیں کچھ ہوا تو یہ نہیں رہ پائے گی مجھے اسکی آنکھوں میں یہ انسو نہیں چاہیے،،، مجھے یہ ہنستی کھیلتی چاہیے میرے سامنے،،، یہ سب تم لوگوں کے ہاتھ میں اپنے اس سینئر ڈاکٹر کو کہہ دووو میرا حکم ہے وہ مجھے ٹھیک چاہیے جتنا پیسا اااااچاہیے لووووووو باہر سے ڈاکٹرز بلا کر وووووو مجھے وہ وجود ٹھیک چاہیے سمجھیں تم ورنہ اس ہوسپٹل کو آگ لگا دو گا میں سمجھیں اب دفعہ ہو یہاں سے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔

جج،،،جی وہ اس پاگل آدمی سے ڈرتی اندر بھاگی تھی۔۔۔

مگر افسوس،،،،افسوس عالیان قریشی شاید آج تمھاری ساری دولت تمھاری پہچان کسی کام نا آنے والی تھی کیونکہ تمھارے پاس جتنی بھی دولت ہو جتنی بھی پاور ہو،، دنیا کے نظام کو چلانے والا صرف ایک ہے صرف ایک وہ ہے رب ،،،،رب سے بڑا کوئی نہیں ہے۔۔۔

اِن اللہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔۔

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔

تم کون ہوتے ہو تمھاری دولت کا کوئی کمال نہیں ہے وہ جسے چاہے پیدا کرے جسے چاہے اپنے پاس بلا لے آج تم شاید اپنی ساری دولت بھی لگا دیتے تب بھی کوئی فرق نہیں۔پڑتا۔۔

وہ پلٹ کر مشا کی جانب آیا تھا اور مشا کا سر اپنے کندھے سے ٹکایا تھا وہ روتی روتی نڈھال ہو رہی تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ادھر عالیان کی اپنی جان لبوں پر آئی ہوئی تھی۔۔۔

✦ ✦

دوسری طرف احان اور ایہا معمول کے مطابق ہی لمس یونیورسٹی آئے تھے،،،وہ مخصوص انداز میں کلاس میں بیٹھے تھے ایہا اس سے چھوٹی موٹی باتیں کر رہی تھی اور وہ تحمل اور پیار سے انکا جواب دے رہا تھا۔۔۔

احان علیشبہ کہاں ہوتی ہے وہ کیوں نہیں آتی اب۔۔۔؟؟

جانے کہاں سے اسکے دماغ میں آج علیشبہ آئی تھی جبھی احان سے پوچھ گئ۔۔

احان کے رنگ اڑھے تھے۔۔۔
تمھی۔کہاں سے یاد آگئ وہ میرا بچہ۔۔۔؟؟

ویسے ہی احان کچھ دنوں سے سن رہی ہوں کہ وہ ہمارے نکاح والے دن اسکی دیتھ ہو گئ تھی۔۔
یہ ریومر چل رہا ہے کہاں ہے وہ۔۔۔

اب کی بار احان کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔

ایہامیری جان دفعہ کرونا!!!تم مجھ پر اور خود پر دیہان دوووویسے بھی شادی کی دنوں میں تم نے مجھے بے انتہا اگنور کیا ہے اسکی سزا کون بھکتے گا۔۔

کیسی سزا احان۔۔۔!!
وہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولتی اسکے دل میں اتری اسکی معصومیت پر احان کو ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

رہنے دو میری جان تم سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔

کیوں ایسی کیا سزا ہے اور آپکو پتہ ہے نا!!میں بزی تھی میرے بھائیوں کی شادی تھی تو پھر یہ شکوہ ہوں۔۔۔

ہاں اور میں تو جیسے مفت بیٹھ کر جھک مار رہا تھا نا،،، میری بھی تو اکلوتی بہن کی شادی تھی کتنا کچھ کرنا تھا کتنا کام تھا مگر تمھیں بھولا میں تم مجھے ایسے بھولی جیسے میں ہوں ہی نہیں۔۔۔

اب ایسی بات بھی نہیں ہے احان،،، میں جب بھی فری ہوتی تھی آپکو ریپلائے بھی کرتی تھی نا،،اوہ اسکے بازو پر چہرہ ٹکائے بولی۔۔۔

تو میں نے کب کہا نہیں کرتی تھی پر فنکشن پر بلکل اگنور وہ اسکے چہرے پر سے آوارہ لٹ کو پیچھے سکیر تا بولا اور اسکے چہرے پر پھونک مار تا بولا وہ۔ کھکھلائی۔۔۔

اپنا فون دیں نا مجھے احان۔۔۔!!

وجہ جان احان۔۔؟؟

مجھے گیم کھیلنی ہے نا،،اس پر پب جی والی آپکے والی۔۔۔

پتہ ہے نہیں نہیں کھیلی جاتی،، پڑھ لو کوئی نہیں کھیلنی خراب ہو جاتی ہے۔۔۔

نہیں ہوتی نا میرے لیے گیم نہیں خراب کر سکتے۔۔۔۔

پرائیویسی ہوتی ہے میری جان اس میں۔۔۔۔

کیسی پرائیویسی ابیہا آئی برو آچکا کر بولی احان نے لب دبایا۔۔۔

میری جی ایف سے باتیں۔ہیں اس میں۔۔۔

احان۔۔۔!!!
سامنے والی کا صدمے سے برا حال ہوا تھا جی ایف اسکے شوہر کی کہاں برداشت تھا۔۔۔

احان میں جان سے مار دوں گی اس کٹی کلوتری کو کون ہے وہ اور آپ مجھے جو مکھن لگاتے ہیں میری جان،،،میرا بچہ وہ سب کیا ہے وہ رو دینے کو ہوئی اور اسکے سینے پر مکے برساتی بولی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

سچ میں جان سے مار دو گی۔۔۔

ہاں ہاں آپ میرے ہیں میں کیوں کروں کسی کے ساتھ آپکو شئیر احان مجھے آپ کسی کے ساتھ برداشت نہیں جو میرا ہے وہ میرا ہے احان۔۔۔

احان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا،، میری جان،، میری زندگی میں کون ہو گا میں کیوں کسی کے پاس جاؤں گا جب میری اپنی بیوی ہے،،، وہ بھی میری محبت،،، میرا عشق تو میں کیوں کسی اور کی جانب متوجہ ہونگا اور میں تو ہوں ہی تمھارا۔۔ آئی ایم ٹوٹلی یورز۔۔۔

پرامس۔نااااااحان۔۔۔؟؟

پرامس میری جان۔۔۔!!!

وہ اس سے چپکی تھی۔۔۔

آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔!!!

آئی لو یو ٹو میری جان سو مچ۔۔۔۔!!!

وہ اسکا۔ماتھا چومتا پیار سے بولا وہی پھر سے فون مانگنے کے زد کرنے لگی جو احان نے فورا اس کو دے دیا کھیلے جو مرضی کرے۔۔۔۔

عرشیہ اب اس وقت اپنے گھر میں نمرہ کے ساتھ رہتی تھی اب بھی وہ ریڈ کلر کا بریک ساٹاپ پہنے نیچے بلو جینز پہنے گلے میں پینڈنٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے کوئی ناول پڑھ رہی تھی ناول کا کپل کچھ یونہہ تھا کہ لڑکی کے ماں باپ کوئی بھی نا تھا،، اور لڑکا فورسڈ میرج کے بعد اسے خود کے پاس لے آیا تھا اسکا بے حد خیال رکھتا،،، اسکی تمام۔ترضروریات پوری کرتا بے انتہا پیار کرتا تھا اسے دو منٹ کے لیے شایان قریشی یاد آیا،،، وہ یونہی اسکے ساتھ ہوتا اسکی تمام۔ضروریات کا خیال رکھتا،، اسے زرا سی انچ بھی آنے نا دیتا تھا،،، جو بھی تھا وہ اس سے شدید محبت کرتا تھا جس کا اس بے حس انسان کو اچھے سے پتہ تھا واقف تھی اس سے وہ،،، اب بھی اسکی تمام تر تکلیفوں سے واقف تھی وہ کہاں جا رہا ہے کہاں آ رہا ہے،،، کیا کرتا ہے اسکی حالت سے واقف تھا دو منٹ کے لیے دل ضرور ڈوبا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں سلمی بیگم کی پرورش تھی مگر خون تو نمرہ کا تھا۔۔

نہیں عرشیہ نہیں وہ محض تمہارے لیے ایک کھلونا تھا،،، کوئی محبت نہیں تھی تمھیں اس سے محض ایک بدلہ تھا اور کچھ نہیں کمون عرشیہ سوری فامیہ کمون فامی بی آ گرل یار،،، ابھی وہ خود سے مخاطب تھی جب نمرہ اسکے پاس آئی۔۔۔

ہیے میری جان واٹس اپ۔۔!!

یس مام نتھینگ سپیشل یو ٹیل۔۔۔!!

ہمم کوئی بات پریشان کر رہی ہے میری پرنسز کو۔۔۔

نمرہ کو یہ فامیہ سب سے زیادہ عزیز تھی کیونکہ اس نے وہ کر دیکھایا تھا جو علیشبہ نا کر سکی تھی اس نے شایان کو پھنسایا قریشی فیملی کو برباد کرنے کی بلکل اچھی ترکیب چلی تھی اس لیے اسے یہ بہت عزیز تھی جبھی اسکی لاڈلی بھی تھی کچھ

بچپن سے دوری کی وجہ سے بھی یہ اسے عزیز تھی سب سے زیادہ یہی اسکی امیدوں پر پوری اترتی تھی مگر جلد دائمہ سے بھی اسے ایسی محبت ہونے والی تھی۔۔

کیابات ہے فامی کوئی یاد آرہاہے سلمی بیگم یاپھر وہ شایان۔۔۔؟؟

میں جانتی ہوں کہ محبت میں انسان برباد ہو جاتاہے مگر وہ تو محض ایک کھلونا۔ تھانا تمھارے مطابق تمھیں اس سے محبت تھی نہیں۔۔۔۔

نن،، نہیں مام کیسی باتیں کر رہی ہیں میں تو ویسے ہی کچھ سوچ رہی تھی،،،،،اسکے بارے میں میں کچھ نہیں سوچھ رہی مجھے کوئی مطلب نہیں اس انسان سے،، بائی داوے آپ بتائیں مجھے علیشبہ کہاں ہے،،،،سنا اسکی دیتھ ہو گئ کیا کہ۔سچ ہے۔۔۔؟؟؟

ہاہاہاہاہانمرہ کاقہقہ گھونجا تھامار دیامیں نے اسے فامی،،مار دیا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!
لیکن کیسے ماما۔۔۔؟؟؟

اسکی موت میرے ہاتھوں لکھی تھی کیونکہ جو تم نے کیاوہ وہ نا کر پائی،،اسے محبت ہو گئ تھی احد قریشی کے چھوٹے بیٹے احان سے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!

احان سے۔۔۔۔؟؟؟

ہاں اور خون نے جوش مارا تھا اس لیے وہ اسے بہت عزیز تھا اسکے لیے مجھے غلط کہہ رہی تھی میری پرورش کو مگر کب تک آخر انکا خون تھا اب تو وہ میرے کسی کام۔کی نہیں تھی اس لیے مار دیا مگر فامی ایک بات کی مجھے بہت ٹینشن ہے ۔۔۔

وہ کیاماں۔۔؟؟؟

یار بات یہ ہے اسے میں مے خود مارا تھا،،اور اب مجھے ٹینشن ہے صاف اسکی گردن پر نشان تھے اس وقت میں ہی وہاں موجود تھی مگر کبھی کسی کو پتہ چل گیا یا کوئی بھی اسکا قصہ کھل گیا کیونکہ میں جانتی ہو قریشی خاندان کو وہ پیچھلے گڑھے مردے اکھیڑنے میں ماہر ہیں۔۔۔

تو اس میں کونسی بڑی بے ہے میری پیاری مافامیہ جو دائمہ کو کال ملا رہی تھی اس نے پک کرتے ہی سن کر بولا۔۔۔

اوو کیسی ہے میری جان۔۔؟؟

بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں۔۔؟؟

میں بلکل ٹھیک۔۔

فامی تم کیسی ہو۔۔؟؟

بلکل ٹھیک آپی آپ کیسی ہیں کب آ رہی ہیں۔۔؟؟

بہت جلد بہت جلد د کسی کی تباہی کے ساتھ پاکستان حاضر ہو نگی۔۔

کون کس کی۔۔۔؟؟؟

زرشش شاہ کی،،، جس نے مجھ سے میرا جنون اور فتور چھین لیا سعیر شاہ کو واپس لینے اس سے چھیننے اس سے برباد کرنے دائمہ جلد آ رہی ہے آج سے کئ سال پہلے میری ماں سے اسکی ماں نے احد کو چھینا تھا میں اسکی بیٹی سے سعیر چھین کر اسے برباد کر دوں گی اسکی بات میں اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا نمرہ چہک اٹھی۔۔۔

آئی لو یو دائمہ تمھارا یہی جنون مجھے بہت پسند ہے جلدی اجاو۔۔

اوں گی اور اپ کیوں ڈر رہی ہیں یار،،،، کونسا مشکل ہے ڈال دیں علیشہ جس کی دیوانی تھی اس پر یہ کیس کہ اپنی محبوبہ کے لیے علیشبہ جسے پسند کرتی تھی احان،، اس نے علیشبہ کا قتل کر دیا ہو سپٹل والے ڈاکٹر اور نرس کو چار پیسے دے کر اپنے قابو میں کریں اور ڈال دیں کیس قصہ ختم بربادی الگ۔۔۔

واووووودائمی ناٹ بیڈ یار رررر کل ہی یہ کام کرتے ہیں۔۔!!
نمرہ فوراسے مانی۔۔۔

قریشی فیملی کا وقت ختم،،، بربادی شروع تینوا ایک جان دار قہقہ لگا کر ہنسی تھیں اپنے گندے عزائم پر۔۔۔

ڈاکٹر رابیع چودھری اپنی ڈیوٹی سے گھر آئی تھی،، آکر فریش ہو کر نیچے آئی تو کنول چودھری نیچے ہی بیٹھی تھیں۔۔۔

ہیلو مام ہاؤ آر یو۔۔۔؟؟

ائم گڈ ڈواٹس اپ۔۔۔!!

نتھینگ مام۔۔۔!!

رابیع میں سوچ رہی ہوں تمھاری شادی کر دووہ اسکو کھانا سرو کرتی کنول بولیں۔۔۔

واٹ ماماشادی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی۔۔۔

وجہ میری جان کیوں۔۔۔؟؟

بس نہیں کرنی کہانامیں یہ شادی وادی کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتی ابھی۔۔۔

دیکھو رابیع ایک نا ایک دن سب کو جانا ہوتا اور ایسے بھی میں چاہتی ہو میری شہزادی کے لیے کوئی پیارا سا شہزادہ آئے ،، بلکل شایان قریشی جیساوہ جان کر شایان کا نام لیے بولیں۔۔۔۔

رابیع کھانا کھلاتی بری طرح کھانسی تھی اور پانی انڈیلا۔۔۔

واٹ شایان۔۔۔۔
ماما پلیز زفار گاڈ سیک وہ انسان کسی۔۔۔۔۔۔۔
وہ کہتی ہوئی ایکدم رکی تھی کیونکہ اس نے کچھ سوچ کر چپ رہنے میں ہی بہتری جانی۔۔۔

کیا ہو گیا رابیع اتنا پیارا بچہ ہے،، رسپانسیبل آمنہ کے مطابق اسکا لاڈلہ بیٹا۔۔۔

ہا جبھی تو سر چڑھا ہوا ہے بگڑا نواب زادہ۔۔۔

کیا کچھ بولا۔۔۔

نہیں،،، ابھی نہیں ماما پلیز زززز بعد میں اسکے بارے میں بات کریں گے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کھانا کھاؤ کنول نے اسے دیکھ کر نفی میں۔ سر ہلایا اور کھانا کھانے لگی مگر دل کی بات فرش کا سینا چیرتی عرش پر پہنچی تھی وقت بتاتا کیا سے کیا ہونا تھا۔۔۔

دوسری طرف مشاااا کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا،،، ڈاکٹرز کوئی تسلی بخش جواب دینے کو تیار نا تھے وینٹیلیٹر پر لگے وہ کامران صاحب بلکل بے جان تھے،،، ڈاکٹر صاف صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ آپ وینٹیلیٹر سے اتار لیں خامو خواہ انہیں تکلیف ہو رہی ہے،،، یہ بلکل بے جان ہیں،،، آپ انہیں لے جا سکتے ہیں،،، مشا نے یہ سنا جسم سے جان نکلی تھی۔۔

نہیں عالی یہ بکواس کر رہے ہیں ہم نہیں اتروائیں گے وینٹیلیٹر سے بابا کو وہ ٹھیک ہو جائیں گے وہ کسی صورت بھی ماننے کو تیار نا تھی اس نے تو دیتھ سرٹیفکیٹ پھاڑ کر پھینکا تھا اب بھی وہ پورا ہوسپٹل سر پر اٹھائے بیٹھی تھی۔۔

عالی۔۔۔!!!!!!

عالی،،،پلیز زبابا کو بچائیں میں مر جاؤں گی عالی پلیز زززز بابا کو میں ہوش میں آئیں مجھ سے بات کریں عالیان آپ میری ہر بات مانتے ہیں کہیں نا!!!!!!!!عالیان ں اں ا کووو۔۔۔

مشامیری جان،،اس پر اللہ کا۔اختیار ہے ہمارے لیے بہتر ہے ہم۔بابا کو مزید تکلیف نا دیں اور انہیں وینٹیلیٹر سے اتار دیں پلیز زززز مشا!!!!میری بات کو سمجھو۔۔

اللہ کی رضا میں راضی ہو جاو میری جان۔۔۔

عالی،،مشا نے اسے گریبان سے پکڑ ڑڑ کر جھنجھوڑا!!۔۔۔

نہیں یہ بکواس ہے عالی میں ایسا نہیں کرنے دوں گی سمجھے آپ وہ زندہ ہیں کچھ نہیں ہوا!!!!!نہیں سمجھے آپ وہ دھاڑی ۔۔۔

عالیان نے اسے ایک جھٹکے سے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا ہوش میں آؤ مشا!!!!!!!ہوش کرو وہ جا چکے ہیں مت دوا نہیں اور تکلیف،،،،پلیز زززز چپ ہو جاو ومان جاؤ وہ چلے گئے ہیں اپنی اتنی ہی لکھوا کر آئے تھے اللہ کی رضا میں راضی کرو ہٹو وہ اسے بینچ پر بیٹھا کر اندر ڈاکٹر کہ طرف بڑھا تھا،،ایسا نہیں تھا سے غم نہیں ہے مشا کا درد اسے اپنے

سینے میں اٹھتا محسوس ہو رہا تھا،،، وہ کیا حال کرنے والی ہے وہ واقف تھا،،، وہ۔ کتنا ٹچی ہے کامران انکل سے وہ جانتا تھا مگر وہ بھی کیا کرتا،، قسمت کو یہی منظور تھا۔۔۔

مشا بینچ پر بیٹھ کر ساکت ہوئی تھی بابا۔ ایک لفظ تکلیف سے منہ سے نکلا تھا وہ بلکل سپاٹ ہوئی تھی۔۔۔

عالیان اندر آیا،،، ڈاکٹر کو کہا وہ کامران صاحب کو وینٹیلیٹر سے اتار دیں،، ڈاکٹر نے اسکے کہے پر عمل کیا محض دو منٹ تک وہ سانس کے رہے تھے ڈاکٹرز نے انہیں ایک دفعہ کی کوشش لیتے ہوئے آئرن کے جھٹکے دیے تھے مگر نادار وہ اپنا آپ اپنے رب کو۔ لٹا چکے تھے،،،، جہاں سے آئے تھے وہی جا چکے تھے رب نے اپنی امانت واپس لے لی تھی کامران صاحب انتقال کر گئے تھے،،، عالیان دم۔ باخود انکو دیکھ رہا تھا،، ڈاکٹر اسکی جانب آئے،، ائم سوری مسٹر عالیان۔۔ ہی از نو مور۔۔۔

عالیان نے پاؤں نیچے سے زمین کھسکی تھی،،، آنکھیں زور سے بند کیں تھیں،،، ایک اتاولہ آنسو گال پر سڑکا تھا مگر اسے مضبوط رکھنا تھا اپنے آپ کو مشا کے لیے،،، مشا کو سنبھالنا تھا اسے۔۔

اعزالان تو اے روگ پرانے آج دے نہیں۔۔۔

ٹڑ جاوان جے باپ

تے مڑ کے لبدے نہیں۔۔

ٹر جاوان جے باپ

تے مڑ کے لبدے نہیں

سب تو اوچیاں سنگداں یاروں باپ دیاں۔۔
جس کے صدقے بندیاں قسمتاں آپ دی اں

کامران صاحب کی باڈی کو کوور کیا گیا تھا اور انہین باہر کے کر آیا گیا تھا اب انہیں گھر کے کر جانا تھا عالیان نے بیٹے کی طرح سارے انتظام دیکھے دیٹھ سرٹیفکیٹ پر سائن کیا اور باہر آیا جہاں مشا اپنے باپ کی دیتھ باڈی دیکھ کر ساکت ہوئی تھی جیسے یقین نا کرنا چاہتی ہو۔۔۔

دائمہ حمدانی کے پاس وقت کم تھا کیونکہ وہ دونوں ایک ہو چکے تھے خبر ملی تھی دونوں کی شادی ہو گی ہے انکا ملن ہو گیا تن بدن میں آگ بھڑکی تھی افففف آخرماں جیسی ہی نکلی یہ زرش بھی اگر تم بہت آسانی سے میرے راستے سے ہٹ جاتیں تو تمھیں بلکل تکلیف نا ہوتی مگر تم نے میرے راستے میں مزید کانٹے بچھائے میرے سعیر شاہ کو چھین لیا تمھاری اس دو ٹکے کی خوبصورتی پر مر مٹا ہے نا!!!اور اگر یہ خوبصورتی ہی نا رہے تو وہ سیگریٹ کے کش لیتی بہت بھیانک سوچتی خباثت سے مسکرائی تھی چلو میں اب اتنی ظلم بھی نہیں تمھاری یہ خوبصورتی میرے لوگوں کے بہت کام آسکتی ہے،،، مگر اگر تمھارا وجود کسی کام۔کا نا رہے اب کی بار وہ کھل کر ہنسی تھی جب اسکے ساتھ آکر رضا اسکے پاس آکر کھڑا ہوا تھا دائمہ کے رضا سے اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی اب وہ آئے دن اسکے گھر بھی آتا تھا کیونکہ وہ اسکے کافی کام آنے والی تھی اور وہ دائمہ کے۔۔۔

جبھی وہ آکر اسکے پاس ٹیرس میں کھڑا ہوا دونوں نے اکھٹے سیگریٹ کے دھوئیں منہ سے نکال کر فضا میں چھوڑے تھے ،،اپنے ساتھ کسی اور کی موجودگی کے احساس کے تحت دائمہ نے چہرہ مڑا تو وہ خبیث آدمی ساتھ کھڑا سیگریٹ نوشی میں مصروف تھا وہ اسے دیکھ کر گہرا مسکرائی۔۔۔

آ گئے تم۔۔۔۔؟؟

ظاہرہ ڈارلنگ انا ہی تھا تمھارے پاس تو۔۔۔

خیر دو گھنٹے بعد کی فلائٹ تم ابھی کیوں آ گئے ہو۔۔۔؟؟

تو کوئی بات نہیں گھنٹا تمھارے ساتھ سپینڈ ہو جائے گا ویسے بھی آج میں کافی تھکن کا شکار ہو میری تھکن اتارنے میں میری مدد کرو وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود کے قریب کرتا بولا۔۔۔

نہیں،،، آج نہیں پھر کبھی،،،، ہمیں جانا ہے،،، مجھے تیاری کرنی ہے۔۔۔

ناٹ ایٹ آل،، میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو وہ اسے جھٹکے سے اٹھا کر اندر لایا اور بیڈ پر پٹخا۔ اور خود اس پر پوری طرح جھکا تھا۔۔

دیکھو رضا آج نہیں۔۔۔۔۔ اسکے الفاظ منہ میں دم توڑ گئے جب وہ مکمل اسکی بولتی بند کرتا اس پر قابض ہوا وہ آج پھر اسکے ساتھ روا زنہ کا کیا گناہ دوبارہ کرنے جا رہا تھا (استغفرُ للہ)۔۔۔۔

شایان پتہ نہیں پورے دو ہفتے سے ساری راتیں باہر گزار کر ادھر ادھر بھٹکتا وہ نا جانے اس سچ کو قبول نہیں کر پا رہا تھا وہ بھٹکتا آج گھر آیا تھا جہاں سامنے ہی آمنہ بیگم سر ہاتھوں میں پکڑے بیٹھی تھیں،،، انہیں بھی تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ سلمی بیگم سے مل کر آئیں تو ان نے جو بتایا آمنہ کے پاؤں نیچے سے زمین کھینچنے کو کافی تھا نمرہ کی بیٹی کو وہ کیسے اپنی بہو۔۔

واٹ دا ہیل۔۔!!!

پھر بھی اس کمینی کی بیٹی میرے بیٹے کو برباد کر گئی۔۔۔

افففف۔۔۔!!!!

یہ سوچ سوچ کر ہی دماغ پھٹ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے آخر ہمشہ سے اس عورت کا سایہ اپنے گھر سے دور رکھنے والی کا آج اپنا بچہ اس ناگن کی بیٹی کے زد میں آ گیا یہ سوچ کر ہی دماغ پھٹ سا رہا تھا۔۔۔

شایان ماں کو دیکھتا ان کے پاس آیا،، جو شاید کوئی فیصلہ لے کر آیا تھا۔۔

ماما۔۔۔!!!

ایک بہت پیارا سا لمس جو بچپن سے ہی بہت ہی اچھوتا اور خوبصورت لمس جسے پا کر سکون ملتا تھا اپنا لاڈلہ پیارا سب سے پہلا بیٹا شایان کا لمس کندھے پر محسوس کر کے وہ فورا پلٹی تھیں۔۔۔۔

شایان۔۔۔!!!

وہ اٹھ کر اس سے لپٹیں۔۔

وہ بھی ماں کی آغوش میں چھپ سا گیا اتنے دنوں کی ازیت شمار کرنے لگا جبھی دونوں آنکھوں سے آنسو گالوں پر بہے تھے۔۔۔

شایان کہاں ہوتے ہو تم میر بچہ،،، تمھیں پتہ تم کتنی راتوں سے گھر سے باہر ہو،،رات گھر نہیں آتے،، صبح فجر کے بعد دن ڈھلے تم۔گھر س ءغائب ہوتے ہو۔۔۔

کر کیا رہے ہو تم۔۔۔؟؟

ماما میں تنگ آچکا ہوں،،مجھے خود سے وحشت ہوتی ہے ماما اس دنیا سے وحشت ہوتی ہے ماما،،،مجھے کہیں سکون نہیں ہے ۔۔۔

شایان۔۔۔!!!
امنہ تڑپی تھیں۔
شایان کیسی باتیں کر رہے ہو۔میرا بچہ تم ایسے کیوں بول رہے ہو،،،،میں جانتی ہوں تمھیں اس ازیت میں مبتلا کرنے والی وہ عرشیہ ہے،،پر تم بھول جاؤ شایان،،، تمھارے غموں کا مدواہ کرنے کے لیے۔۔۔
امنہ کے باقی الفاظ منہ میں رہے جب وہ جھٹکے سے ماں سے الگ ہوا تھا۔۔۔

ہر گز نہیں سوچنا بھی مت ماما کہ میری شادی کر دیں گی آپ،،،،میں کوئی شادی نہیں کروں گا،،،،نا میں بھول۔سکتا ہوں،، آپ خود بتائیں ماما کیا اتنی جلدی سب کچھ بھولا جا سکتا ہے بولیں مجھے بتائیں،،،، کیا آپ اپنی پہلی سے محبت جسے

آپ عشق کر بیٹھو وہ بھول سکتا ماما آپکو،،ماما میں یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں جانا چاہتا ہوں مجھے سانس نہیں آتا پلیز زمجھے روکیں مت ماما۔۔۔

پر شایان ابھی تو تم لندن سے آئے تھے اب دوبارہ میں کیسے تمھیں خود سے دور کر دوں تمھیں پتہ ہے نا میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز زز شایان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اکیلے رہ کر کہاں سنبھل پاؤ گے شایان،،،میں نے تمھیں یہ تو نہیں سیکھایا شایان تم کیوں پاگل پن کر رہے ہوں،،وہ تمھیں استعمال کر کے دھوکا دے گئ ہے میں نے ہمشہ تمھیں یہی سیکھایا ہے،،،، کہ جسے تم چاہتے ہو اسے پاؤ،،اور یہ بھی جو تمھارے حق میں بہتر ہو گا تمھیں اللہ اس سے خود نوازے گا جو نہیں وہ تم سے دور ہو جائے گا اس میں اللہ کی بہتری ہے شایان وہ تم سے کھیل کے گئ ہے نا!!! تمھیں نہیں مل سکتی تو بزدلوں کی طرح چھپ کر مت بیٹھو شایان مرد بنو اسے ڈھونڈھو شایان،،اسے پکڑو اور برباد کر دو۔۔۔

ماما۔۔۔۔!!!!

وہ تڑپ ہی ہو تو گیا۔۔۔۔

میرے میں ہمت نہیں ہے ماما اسے برباد کرنے کی نا میں اسے برباد کر سکتا ہوں،،،میں یہاں رہوں گا تو گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گا مما پلیز زمجھے کچھ وقت دیں۔۔

ماما۔۔۔۔!!!!!

ابھی وہ بات کر رہے تھے جب احان بھاگا ہوا باہر سے آیا تھا جسے عالیان کی کال آئی تھی کہ کامران صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔

کیاہوااحان تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو سب خیریت ہے نا۔۔۔؟؟؟

ماماوہ بھائی کی کال آئی تھی عالیان بھائی کی۔۔۔

کیاہوا عالیان۔ کو از ہی آل رائٹ۔۔۔؟؟

جی ماما،،وہ کامران انکل۔۔۔!!

کیاہوا کامران صاحب کو احد صاحب جو سیڑھیوں سے چلتے آرہے تھے احان کو گھبرایا دیکھ اور کامران صاحب کا نام۔ سن کر وہ فورا نیچھے اترتے بولے۔۔۔

ماما کامران انکل کی ڈیتھ ہو گئ ہے،،بھائی کی کال آئی تھی انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا وہ آج انتقال کر گئے ہیں۔۔۔

اووشٹ۔۔۔۔!!!

یہ تم کیا کہہ رہے ہو احان۔۔۔؟؟

سچ کہہ رہا ہوں ڈیڈ۔۔۔

ہمیں تو وہاں جانا چاہیے پھر احد۔۔۔

ہاں جلدی چلو فورا وہاں پہنچنا ہے ہمیں۔۔۔

ماما میں بھی چلو گا۔۔۔!!
شایان فورا بولا جو بھی تھا کامران صاحب گھر کے افراد جیسے تھے ویسے بھی بھر کی چھوٹی بہو کے والد اسکا شریک ہونا بنتا تھا۔۔۔

سہی چلو۔۔۔!!

وہ سب باہر نکلے کامران صاحب کے گھر پہنچا تھا۔۔۔۔

مشا اپنے بابا کی ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر ایک دم ساکت ہوئی تھی جسے یقین نہیں آرہا ہو یہ اسکے بابا ہیں وہ یک ٹک بیٹھی ڈیڈ باڈی کو ایسے گھور رہی تھی کہ جیسے کامران صاحب اٹھ جائیں گے مگر جانے والے لوٹ کر کب آتا ہے۔۔۔
عالیان نے اسے دیکھ کر لب کاٹا،،وہ کوئی رسپانس نہیں دے پا رہی جو تب سے رو رہی تھی ب جب رونا چاہیے تھا تو وہ جیسے پتھر کی ہو گئ تھی اس سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے کہ کیسے سنبھالے گا وہ مشا کو وجبھی وہ لب کچلتا اس تک آیا
۔۔۔

مشا۔۔۔!!!

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے اسے بلایا،،مشا نے اسے طرح گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

اٹھو میری جان،، گیٹ اپ اسے جھک کر کندھوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑے کیا اور حصار میں لیا۔۔۔

ہمیں گھر چلنا ہے مشا،،،وہ مشا کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے اور قرب سے بولا،،،کامران انکل کی باڈی کو گھر لے کر جانا۔۔

کیو۔،، کیوں لے کر جانا ہے عالی انکی طبیعت خراب ہے نا میرے نا کہنے کے باوجود کیوں آپ نے بابا کو وینٹیلیٹر سے اتارو ایا کیوں۔۔۔۔۔!!!!

وہ دھاڑی تھی جبکہ عالیان نے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

مشا جان کالم۔ڈاون،،،،ہی از نو مور میری جان۔۔۔

What the hell are you saying aliyan Qureshi.....!!!!!

Are u out of ur senses ....!!!

وہ۔غصے سے اس پر چنگاڑا اٹھی تھی جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی عالیان شاید اسکا رد عمل جانتا تھا جبھی صبر کا دامن تھامے بیٹھا تھا اسے پتہ تھا آگے تو اسکا رد عمل شدید ہو گا۔۔۔۔

I'm in my senses Mrs aliyan ...

But u r. Out of ur senses .....!!;

وہ بھی دھاڑا۔۔۔۔!!!

یہ نہیں ہو سکتا ایسا نہیں ہو سکتا میرے بابا مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے عالیان یہ جھوٹ ہے وہ اسکے مضبوط حصار کو توڑتی اپنے بابا کہ جانب آئی۔۔۔

ہیے بابا۔۔!!!

گیٹ اپ،،،یور مشووواز کالنگ یو ڈیڈ گیٹ اپ۔۔۔۔!!!

وہ ان کے منہ پر سے چادر ہٹاتی انکے چہرے پر دیوانہ وار جھکتی ہوئی بولی۔۔۔

بابا،،،بابا پلیز زز ٹالک وڈمی،، آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے بابا،،،اٹھیں،،، آپ نہیں اٹھیں گے تو میں مر جاؤں گی ،،، آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ رہے گے ہمشہ مجھے اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتے بابا،،،، مجھے اپنے ساتھ لے جائیں ۔۔۔۔

وہ روتی پاگل ہوتی چلائی جارہی تھی جبکہ اس کے الفاظ پیچھے کھڑے انسان کو اندر سے چھلنی کر گئے جبھی وہ چلایا۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

مشاڈونٹ یوڈئیر اٹھووہ فورا اسکی جانب بڑھااور اسے تھام کر اٹھایا،،،اسکے الفاظوں نے عالیان کی جان نکالی تھی،،،،وہ روتی ہوئی بامشکل کھڑی ہوئی،،عالیان کہیں نا۔ان سے یہ آپکی بات مانتے ہیں،،،انہیں کہیں اٹھیں بات کریں ہم سے وہ اسکی طرف چہرہ کر کے گویا روتی ہوئی بولی۔۔۔

عالیان نے اسے اپنے کشادہ سینے میں بھینچا تھا،،،جس کے الفاظوں سے روح تک چھلنی ہوئی تھی۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔!!!

کالم۔ڈاون صبر رکھو۔میری جان،،،تمھیں مضبوط بننا ہے،،،پلیز مشا مجھ سے دور مت ہونا میری سانسیں بند ہو جائیں گی پلیززز۔۔۔

اس وقت میری ہو رہی ہیں عالیان۔۔۔۔!!!

نہیں میری جان تمھیں اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے وہ اسکے بالوں پر بوسا دیے بولا۔۔

نہیں میرے سے نہیں رہا جائے گا عالیان انہیں اٹھائیں پلیززانہیں بولیں واپس آجائیں بابا۔۔۔۔!!!!

مشا میری جان وہ جہاں گئے ہیں میں چاہ کر۔ بھی نہیں واپس لا سکتا انہیں واپس،،،،اگر میرے بس میں ہوتا میری جان میں تمھارے ایک آنسو کے بدلے اپنی جان دے کر انکل کو واپس لے آتا۔۔۔

گھر چلو میری جان پلیز زخود کو تکلیف نہیں دو وہ اسکی آنسو سے تر چہرے کو صاف کرتا بولا اور مشکل سے اسے لے کر باہر نکلا،، کامران انکل کو ایمبولینس کے ذریعے گھر لانے کا کہا خود مشا کو۔لے کر گھر کی طرف نکلا تھا وہ۔۔۔۔

سعیر شاہ اور زرش اپنی کلاس سے باہر نکلے تھے لیکچرز اوور ہو چکے تھے اب انکو۔گھر جانا تھا وہ چھوٹی موٹی نوک جھوک کرتے ایک دوسرے کو تنگ کرتے باہر نکلے تھے جب سامنے ایبہا پر نظر پڑی جو بینچ پر بیٹھی شاید انہیں کا۔انتظار کر رہی تھی گھر جانے کو احان تو جا چکا تھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!
زرشش نے اسے ایبہا کو۔دیکھتے ہی پکارا۔۔۔

جی سعیر کی جان۔۔۔!!!

سعیر وہ ایبہا بیٹھی ہے نا۔۔۔؟؟؟

سعیر نے اسکے اشارے کی جانب دیکھا وہ واقع ایبہا تھی۔۔۔۔

ہاں یہ۔تو ایبہا ہی ہے یہ یہاں کیوں بیٹھی ہے انہیں تو کب کی چھٹی ہو چکی ہے،،احان نہیں آیا کیا آج۔۔۔؟؟

مجھے نہیں معلوم چلیں پوچھتے ہیں اس سے۔۔۔

چلو۔۔۔!!

زرشش اور سعیر دونوں اس تک پہنچے۔۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو بے بی سعیر نے جان کر اسکے پاس بیٹھ کر آواز بدل کر ڈرانا چاہا مگر وہ بھول گیا وہ اب اں یہاں شاہ نہیں بلکہ مسز احان ہے جسکو ابھی بہت بہت بہت مضبوط ہونا ہے کہ اسے بہت سے مشکلوں کا سامنا اکیلے سے کرنا ہے۔۔۔

واٹ ڈا ہیل۔۔۔۔۔!!!
پیچھے مڑ کر وار کرنا چاہا مگر ہاتھ پیچھے سے رکا جب سامنے بھائی دھیٹوں کی طرح مسکراتا دیکھا۔۔۔

افففف بھائی حد ہوتی ہے۔۔۔

اووووسوری بائی داوے وائی آر یو سیٹنگ ہیر۔۔۔

گھر جانے کے لیے آپکا انتظار کر رہی تھی نا میں۔۔۔۔

کیوں احان کہاں ہے لٹل گرل زرش نے اس سے پیار سے پوچھا۔۔۔

بھابھی احان کو عالیان بھائی کی کال آئی تھی کامران انکل کی ڈیتھ ہو گئی ہے وہ بھاگے وہی گئے ہیں۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!
زرشش اور سعیر نے ایک دوسرے کے جانب دیکھا وہ جو بتاتے ہوئے ایک دم معصوم سی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اور ایک جس کو پتہ چلا تو وہ سعیر میں منہ چھپا گئ اور بچوں کی طرح رونے لگی ایسے میں کی وہ مضبوط چٹان جیسا شخص بیچارہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا جب چار خوبصورت آنکھوں سے سیال بہتا دیکھا ایک جان سے پیاری بہن،، اور ایک تو زندگی سے بھی بھر کر بیوی چپ تو اسے بھی لگی تھی یہ نہیں کہ آپس میں۔رشتے داری یا دوست کی بیوی ہونے کی وجہ سے۔بلکہ یہ انسانیت کا رشتہ تھا وہ کافی عرصے سے ساتھ بھی پڑھ رہے تھے ہنسی مزاق سب ان میں تھا بہن بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل چکے تھے سعیر کو بھی جیسے سانپ سونگھا تھا۔۔۔

زرشش ایہا یار تم۔دونوں تو چپ کرو نا!!!!مجھے آگے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم۔لوگ مجھے اور پریشان کنفیوز کر رہے ہو۔۔۔

سعیر مجھ،،،مجھے وہاں جانا ہے مجھے مشا کے پاس جانا ہے،،،پلیز زز وہ کتنا رو رہی ہو گی پلیز زز سعیر کے چلیں نا۔۔۔۔

ہاں،،ہاں میری جان ہم ابھی چلتے ہیں۔۔۔

مجھے بھی جانا۔ہے بھائی مجھے بھی جانا پلیز زمشابھابی کے پاس اں یہا بھی باز دہوئی۔۔

اچھاتم دونوں رونا تو بند کرو چلو وہ بہت احتیاط سے ان دونوں کو لیے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔

عائزہ کمرے میں بیٹھی اپنے فون سے ایان کو کب سے میسج کر رہی تھی پر ایان ایسا ناراض ہوا تھا کہ ناوہ ناشتہ کر کے آیا تھا نابات کر رہا تھا اور یہ بات عائزہ کو برداشت کہاں تھی کہ اسکا شوہر اس سے ناراض ہو وہ رو ہی دی تھی۔۔

ایان اگر اپنے میرے میسج کا جواب نا دیا یا فون نا اٹھایا تو آپکی قسم میں اپنی جان لے لوں گی ایان۔۔۔۔!!
عائزہ نے روتے ہوئے میسج کیا۔۔۔

مسلسل وائبریشن پر ایان جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا اور فون سائلنٹ کرنے کے لیے اٹھایا جب آخری میسج پڑھ کر ایسا لگا جیسے جسم سے کسی نے جان سی نکال دی ہے۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!!!
ایان دانت پیس کر بولا تھا جیسے خود کو کہیں غائب کر لے گا۔۔۔

بولو عائزہ کیا پرابلم ہے۔۔۔؟؟

ایان نے لاپرواہی سے میسج کیا عائزہ نے رینگ ٹون پر فورا فون اٹھایا۔۔۔
مگر میسج پڑھ کر مزید دل دکھا تھا۔۔۔

ایان ائم سوری میں آپکو کھونے سے ڈرتی تھی جبھی نہیں بتا پائی مجھے معاف کر دیں اپنی عائزہ کو معاف کر دیں ایان وہ وائس ناٹ پر گویا روتی ہوئی اس قدر معصومیت سے بولی کہ آواز اور لہجہ انداز سنگ سنگ اسکی معصومیت کی گواہی دے رہا تھا کہ بات میں کتنی سچائی ہے سب سے بڑھ کر ایان کا دل جب یہ اقرار کرتا تھا کہ عائزہ تو ہے ہی اسکی وہ ہمشہ اس سے سچ بولتی ہے سوچ بھی نہیں سکتی پھر کیسی ناراضگی۔۔۔

عائزہ رونا بند کرو،،، پلیز ز۔۔۔!!!
میں گھر آرہا ہوں کچھ دیر میں پھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور اب رونا مت میں تمھاری آنکھوں میں آنسو نا دیکھوں۔۔۔ یہ میرے دل پر بجلی بن کر گرتے ہیں انہیں صاف کرو زہر لگتے ہیں تمھاری آنکھوں میں،، میں کچھ دیر میں آرہا ہوں ۔۔۔

عائزہ کو میسج پڑھ کر بے حد تسلی ہوئی جلدی سے واشروم میں فریش ہونے چلی گئ۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایان آفیس کا کام نمٹا کر گھر آیا اور سیدھا کمرے میں آیا تھا۔

عائزہ جو نیچے ہی بیٹھی زرش کا۔انتظار کر رہی تھی سامنے سے ایان کو آتے دیکھ کر باچھیں کھلیں تھیں مگر وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر کمرے میں گیا تھا وہ صبح سے شدید رو رہی ہو گی اسی کی فکر میں وہ اوپر آیا تھا مگر کمرے میں عائزہ کو نا پا کر کشادہ ماتھے پر شدید بل آئے تھے۔۔۔

عائزہ اسکے پیچھے ہی اوپر آئی تھی وہ جا کر اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا غصے میں بیڈ پر پھینکتا واشروم کی طرف بڑا تھا عائزہ ایک دفعہ دوبارہ سہمی تھی۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں اپنے دماغ کو فریش کرتا باہر آیا تو سامنے ہی دشمن جان کا دیدار نصیب ہوا جس جمسے ماتھوں پر بچھے بلوں کے جال میں کمی سے نمودار کوئی تھی،، جلتی رگوں پر سکون اترا۔۔۔

کہاں تھیں گیلے بال ٹاول سے خشک کرتا اسے ہینگ کرتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

نیچھے سامنے ہی بیٹھی تھی جبکہ آپ نے نا آؤ دیکھا نا تاؤ سیدھا اوپر چلے آئے۔۔۔

سوری دیہان نہیں گیا میرا۔۔۔!!
وہ سریس سا بولتا دو لفظی جواب دے کر چپ ہو گیا۔۔۔
عائزہ اسے دیکھے گئ۔۔۔

کیا بات ہے کیوں بلایا ہے۔۔۔؟؟

ناراض ہیں،،ناچاہتے ہوئے عائزہ کا لہجہ بھیگا جبکہ آنکھوں سے فوراسے نمی چھلکی تھی۔۔

آیان نے کوئی جواب نادیاعائزہ کا مزید دل ڈوبا۔۔۔

ایان ایسے نا کریں پلیززز دیکھیں میں آپ کو ناراض ہوتا نہیں دیکھ سکتی میں مر جاؤں گی وہ معصوم روہی دی ایان جھٹکے سے اسکی طرف مڑا۔۔

یہ کیابکواس تھی عائزہ۔۔۔۔۔!!!
کشادہ ماتھے پر شدید بلوں کا جال بچھا تھا۔۔۔

سہی کہہ رہی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں میں نے جان پوچھ کر نہیں کیا یہ ایان میں ڈرتی ہوں آپکو کھونے سے۔۔۔

عائزہ عائزہ عائزہ۔۔۔۔۔!!!!!

اس وقت بتادیاہوتا تو شاید مجھے غصہ نا آتا مگر مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عائزہ کہ تم اس طرح مجھ سے اپنی زندگی کی اتنی بڑی بات چھپاؤ گی عائزہ تم نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ گھر پھپھو سے بات کرنے آیا تھا۔۔۔

عائزہ کا یہ۔سن۔کر چہرہ سفید پڑا تھا۔۔۔

ایان،،،ہاں وہ۔ایا تھا مگر میں نے ماما۔کو۔ منع کر دیا تھا،،،اور پھر وہ ہمارے گھر نا آیا دوبارہ کیونکہ بابا نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

عائزہ پر تم نے مجھ سے کیوں چھپایا،،،کیوں آخر میں تمھیں کیا کہہ دیتا کیا مجھے یقین نہیں تم پر کہ تمھیں یقین نہیں مجھ پر۔۔۔

ایسا نہیں ہے ایان۔۔۔
آنکھیں بند کر کے خود سے زیادہ یقین ہے مجھے آپ پر۔۔۔۔!!!

تو پھر یہ سب کیوں اور تمھاری عقل کو اکیس توپوں کی سلامی عائزہ ایان شاہ،،،کہ وہ لڑکی جو اسکے ساتھ ریلیشن میں تھی پھر تمھارے مطابق اس مصطفی نے عرشیہ کو۔ چھوڑ دیا اور وہ۔شایان کے ساتھ افففف کیا گتھی ہے یہ مجھے تو اس بات کی حیرانی ہے عائزہ کہ تم اتنا عرصہ اس لڑکی کے ساتھ رہ کر بھی نا پہچان سکی اسے کہ وہ کیسی ہے۔۔۔

آپ خود بتائیں ایان شایان بھائی جو اتنے ٹاپ۔کلاس بزنس ٹائیکون ہیں آپ ہی کہتے ہیں نا!!!وہ بھی تو نہیں سمجھ پائے جبکہ آپ ہی کہتے ہیں کہ وہ تو ہر چیز کو پڑھ کر بہت دیہان سے جانچ کر لیتے ہیں چھوٹی چیز انکی ناک کو۔ نہیں چھوتی تو پھر یہ سب کیوں ایان،،،وہ کیوں نا سمجھ پائے۔۔۔

عائزہ تم نے سنا نہیں ہے کیا۔۔۔۔

عشق نہیں پوچھتا زات،،،، عشق نہیں دیکھتا اس جگ کو وووہ بس اندھا ہوتا ہے اور بے پناہ ہوتا ہے کیوں نہیں سمجھ پا رہی ہو تم۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

ائم سوری ایان،،، ائم رئیل سوری پلیز زززز مجھ سے خفا نا ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور آئی پرامس میں آئندہ کوئی ایسی بات آپ سے نہیں چھپاؤں گی،، سب بتاؤں گی آپکو پکا۔۔۔

ایان نے اسے دیکھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر زور سے خود میں بھینچا تھا کہاں رہ سکتا تھا وہ اس سے ناراض اپنی جان پر بن آئی تھی اور جس طرح وہ صبح سے رو رہی تھی اس پر ایان کی بس ہو چلی تھی۔۔

ایان۔۔!!! عائزہ دوبارہ رو دی۔۔۔

اچھا بس اب رو مت بلکل چپ وہ اسکی کمر سہلاتے بولا۔۔۔

اپکو پتہ میں نہیں برداشت کر سکتی آپکا ناراض ہونا پھر کیوں ناراض ہوتے ہیں ایان۔۔۔

ائم۔ سوری میری جان مگر تم بھی غلط تھی تمھیں تمھاری غلطی کا احساس دلانے کے لیے ایک چھوٹی سی سزا دی تھی مگر تم سے وہ بھی برداشت نا ہوئی۔۔

کچھ بھی کیا کریں ناراض ناہوا کریں ایان۔۔۔

اوکے میری جان بس آئیندہ مجھ سے کچھ مت چھپانا سب بتانا۔۔۔

آئی پرامس۔۔۔

ایان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر پیار بھرا لمس چھوڑا وہ سکون سے آنکھیں موند گئ۔۔۔

مشاعالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد گھر پہنچے تھے ڈیڈ باڈی ایمبولینس میں گھر اچکی تھی پوری گاڑی میں مشا کی بین سسکیوں کی آواز گونجتی رہی تھی عالیان نے اسے رونے دیا اسکا دکھ ہی جو اتنا بڑا تھا۔۔
کچھ دیر میں وہ اسے لیے گھر آیا سب اچکے تھے قریشی فیملی سے انکے گھر والے سب ملک ولا میں موجود تھے ڈیڈ باڈی کو نیچے لاونج میں رکھا گیا تھا مشا لپک کر اپنے ڈیڈ کے پاس گئ تھی۔۔۔

بابا۔۔!!!!!

بابا اوپن یور ائیز۔۔۔

ٹالک ٹو می بابا۔۔۔!!!

جواب دیں نابابا!!!!!!آپکی پرنسز اپکو بلا رہی ہے بابا پلیززززز اوپن یور آئیز۔۔۔

وہ روتی ہوئی کامران صاحب پر جھکی انھیں بلائے جا رہی تھی کامران صاحب نے جواب نہیں دینا تھا نہیں دیا وہ روتی ہوئی ہوش و خرد سے وہی بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔

عالیان نے فورا آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔۔

مشا۔۔۔!!!!

مشوو میری جان۔۔۔!!

اوپن یور آئیز۔۔۔!!!

عالیان نے اسکا چہرہ تھتھپایا۔۔۔

خود کی بھی ہاتھ پاؤں کے طوطے اڑھے تھے۔۔

عالیان فورا اسے لیے اندر کی جانب بڑا اور لا کر اسے اسکے بیڈ پر لٹایا خود اسکے پاس نیم دراز ہوا،،زرش بھاگی اندر آئی تھی اسکے دائیں جانب عالیان اور بائیں جانب زرش بیٹھی تھی سامنے پاؤں والی سائیڈ پر امنہ بیٹھی تھی۔،،عالیان نے ڈاکٹر کو کال کی کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر ملک ولا پہنچی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے مشا کا چیک اپ کیا اور عالیان کو بتایا اس نے کافی ٹینشن لی ہے بلڈ پریشر لو ہو گیا جس کی وجہ سے ابھی ہوش میں نہیں آ رہی کافی صدمہ پہنچا کے انکی ڈیڈ کی ڈیتھ کی وجہ سے اسے ہوش میں۔ آنے کے بعد اسے پینک اٹیکز بھی آسکتے ہیں انہیں بہت تحمل کا مظاہرہ کرنا ہو گا وہ ڈاکٹر عالیان کو کچھ ہدایات دیتی اور میڈیسن کا پرچہ تھما کر چلی گی،، عالیان نے زور سے آنکھیں بند کیں اور ہاتھ میں پکڑی پرچہ کو بال بنا کر کچومر بنایا مگر کسی خیال کے تحت ہاتھ کھولا اور اسکی دوائیاں کا پرچہ احان کو تھمایا جا کر لے آئے۔۔۔

زرش کافی دیر سے مشا کے پاس بیٹھی تھی ہوش آنے کا نام۔ نہیں دے رہا تھا وہ بیٹھی اسکے سر میں ہاتھ پھیر رہی تھی جبکہ عالیان باہر کام دیکھ رہا تھا تمام مہمانوں کو دیکھنا اسی کا کام تھا اسکے میں فصی اور اسکی ماں یعنی مشا کی پھوپھو بھی وہاں آ گئے۔۔۔

ارے کیا ہوا میرے بھائی کووو۔۔۔؟؟؟؟

میرے بھائی اٹھو نا کامران۔،،،، کیا ہوا وہ دروازے سے اندر آتی زور زور سے اپنا سینا پیٹتی رونا شروع ہو گئیں اس اچانک افتاد پر عالیان بھی بوکھلا۔ گیا اور فورا اندر دیکھا،، کیونکہ وہ۔ جانتا تھا آپ زندگی میں جتنی نفرت وہ اس انسان فصی اور اپنی پھپھو سے کرتی ہے شاید ہی کسی سے کرتی ہو گی۔۔۔

دیکھیں آنٹی۔۔۔!!!

آپ اپنے آپ کو۔ سنبھالیں اندر مشا کی حالت آگے بہت خراب ہے ڈاکٹر نے اسکو سٹریس دینے سے منع کیا ہے بہتر ہو گا آپ یہ رونا دھونا بند کر کے چپ چاپ انکل کی بخشش کی دعا کریں۔۔۔

ارے میاں دیکھو تووووو کون ہو تم،،،،وہی ہونا!!!!امشا کے یار،،،میرے بھائی کو کھا کر اب چین نہیں آیا اس مشا کووو جواب خود بھی بستر سے لگ گئ،،انکی۔بات پر عالیان شاک سٹیٹ میں انکی جانب دیکھے گیا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ۔اس وقت پر سامنے میت پڑی ہے آپکے بھائی کی،،،،،جس کا مجھے بھی معلوم ہے آپکو زرا برابر افسوس نہیں ہے،،،افسوس ہے تو اس بات کا!!!کہ اب آپکے گھر کو چلائے گا کون کیونکہ آپکا نکمہ بیٹا کامران انکل کے ٹکڑوں پر پلتا تھا اب کیا ہو گا۔۔۔

ارے دیکھا کیسے زبان چلتی ہے میرے بھائی کی موت میں سب سے بڑا ہاتھ ہی اس مشا اور اسکے یار کا ہے بھاگ کر شادی کی تھی نا۔۔۔۔

وہاں کھڑی اور بھی عورتیں اپنی چغل خانیوں میں مصروف ہوئیں تھیں۔۔

ارے دیکھو تو،،،کیا کہہ رہی سگی بیٹی باپ کے کھا گئ عالیان کو انکی باتیں سن کر شدید طیش آرہا تھا۔۔۔

بھائی مجھے شدید غصہ آرہا ہے میرا بس نہیں چل۔رہا میں انکی چلتی زبانیں گٹھی سے کھینچ لوں۔۔۔

اپنے آپ پر قابو رکھو عالی،،،،اس وقت تمھارا کوئی بھی رد عمل تمھارے کریکٹر پر برا اثر ڈال سکتا اور مشا اسکا سوچو پلیززززز قابو رکھو خود پر شایان نے اسے کالم ڈاؤن کرنا چاہا۔۔۔

ادھر اندر زرش مشا کے پاس بیٹھی کافی دفعہ وومٹ کر چکی تھی کل سے یہی تو کر رہی تھی وہ جانے کے ی دفعہ طبیعت خراب ہو چکی تھی مگر اس نے کسی کو نا بتایا سارہ نے اسے بغور دیکھا جو اب دوبارہ سے وومٹ کر کے آ کر ڈہہ سی گئ

۔۔۔۔

کیا بات ہے زرش تم ٹھیک ہو میرا بچہ آمنہ نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔
تمھاری طبیعت خراب ہے تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

نن،،، نہیں ماما میں بلکل ٹھیک ہوں بس کل سے وومٹز ہو رہی ہیں میں ٹھیک ہو جاوں گی فوڈ پوائزنگ ہو گئ ہو گی۔۔۔

بیٹا تم نے بتایا کیوں نہیں نا تم نے سعیر کو بتایا۔۔۔۔؟؟

خالہ میں ٹھیک ہوں،،، اگے آپ لوگ آگے کم۔ ٹینشن ہے کیا۔۔۔۔؟؟

لیکن تم اپنا۔چیک آپ کرواؤ۔۔۔۔!!!
امنہ بضد ہوئیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے فکر نہیں کریں،، میں سعیر کے ساتھ ڈاکٹر کے جاؤں گی۔۔۔

اوکے۔۔۔۔!!!

ویسے کب سے ہے یہ وومٹ تمھیں زرش،،،سارہ نے اسے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

کل رات سے۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی مگر اتنی ٹینشن میں انہیں کہیں نا کہیں کسی خوشی کی نوید کی جھلک دیکھی انکا چہرہ خود باخود مسکراہٹ میں ڈھلا تھا۔۔۔

اپنا خیال رکھو،،،،،میں ڈاکٹر کے لے کر چلوں گی خود یہاں سے فری ہو کر۔۔۔

اوکے میری خالہ ماں۔۔۔۔!!!

وہ مسکرا کر مشا کی جانب راغب ہوئی جو کب سے بیہوشی میں بابا،،بابا کی رٹ لگائے ہوئے تھی۔۔۔۔

۔(معاشرے میں ہونے والے تلخ حقائق بتانا میرا فرض ہے وہی لکھتی ہوں جو اس معاشرے میں ہو رہا ہے)

دائمہ نے فامیہ اور نمرہ کو ساری انفارمیشن دے دی تھی انہیں کہا تھا وہ ہوسپٹل۔جائیں اس ڈاکٹر کو اسکی اوقات سے بھر کر پیسے دیں وہ پگھل جائے گا۔

وہ دونوں ماں بیٹی شام کے وقت ہوسپٹل آئی تھیں جہاں پر علیشبہ کی دیتھ ہوئی تھی آکر اسی ڈاکٹر سے اسکے کیبن میں ملیں جس کے انڈر ابزرویشن میں اس وقت علیشبہ تھی حتی کہ کسی دو آنکھوں نے ان دونوں ماں بیٹی کو نیا جرائم کرنے کے لیے آتے دیکھ کر افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا وہ کوئی اور نہیں سلمی بیگم تھیں جنھیں اپنی تربیت پر سخت افسوس تھا کاش کہ ان کی تربیت کا کچھ اثر تو اسکی زات پر ہوتا مگر صد افسوس اس معصوم چہرے کے پیچھے اتنا بھیانک چہرہ ہے وہ کاش پہلے پہچان جاتیں تو شایان کی زندگی برباد نا ہوتی۔۔۔

وہ اندر اسی ڈاکٹر کے پاس آئیں جو لاسٹ ٹائم پر علیشبہ کے ساتھ تھا وہ انہیں اندر آتا دیکھ گھبرایا ضرور تھا۔۔

آپ کون۔۔۔؟؟؟

یہاں کیا لینے آئی ہو،، آپ کو نہیں پتہ مجھ سے ملنے کے لیے سپیشل اپوائنٹمنٹ لینا ہوتا ہے۔۔۔

اوو ڈاکٹر زیادہ اڑھو نہیں تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔۔؟؟

اچھا کون،،، بل گیٹس کی بیٹی،،، یا مائیکل جیکسن کی بیوی کون ہیں آپ،، سوال گندم جواب چنا والا حساب تھا۔۔۔

نمرہ حمدانی،،،،، تمھاری اوقات سے کئ اونچا اور جانا پہچانا نام ہے میرا اس لیے جو کہوں وہ کرنا اور میرا ساتھ دینا ورنہ اس دنیا سے رخصت کروانے ٹھیک پانچ منٹ بھی نہیں لگے گیں بلکل ویسے جیسے اپنی بیٹی کی کروایا تھا۔۔۔

اب کی بار ڈاکٹر کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

کیا،،، کیا بی بی کیا چاہتی ہو کھل کر کہو۔۔۔۔؟؟

دیکھو ڈاکٹر میاں میں جانتی ہوں تمھارا کام ہے مریضوں کو ٹھیک کرنا،،، یا انکی صحت یابی کا کام کرنا مگر دیکھو کیا ملتا تمھیں لوگوں کے آپریشن کر کے انہیں دوائیاں دے کر وہی مہینے کی کچھ ہزار اس ہوسپٹل سے سیلری۔۔۔

یہ آپکا کام نہیں ہے بی بی کہ مجھے میرے کام کے کتنے پیسے ملتے ہیں کتنے نہیں اور آپ جو کر چکی ہیں اسکا مجھے اندازہ ہے آپ نے اپنی بیٹی کو مارا اور یہاں سے نکل گئی شرم نامی چیز ہے کہ نہیں تم میں۔۔۔۔

ہاہاہاہا اور تو نے۔ کیا کیا پولیس کی۔ انویسٹیگیشن نہیں کروائی ہاں،، نمرہ نے اسے گھورا ایسا گھورا کہ ڈاکٹر کے گلے میں گھٹلی ابھری تھی۔۔۔۔

دیکھ ڈاکٹر اپنی زندگی چاہتا ہے تو وہ کر جو میں کہہ رہی ہوں،،، اب سن تم۔ لوگوں کے ہوسپٹل کے مردہ خانے میں لاشیں پڑی ہوتی ہیں نا مجھے میری علیشبہ کی لاش چاہیے،،،، اور تو گواہی دے گا کہ اسکو مارنے کے لیے اسکے دوران علاج کوئی بندہ آیا تھا میں تجھے تصویر واٹس ایپ کر رہی ہوں تو نے یہی کہنا ہے کہ اس کو مارنے والے یہی ہے آخری ٹائم پر یہی ادھر آیا تھا۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں،،،وجہ،،،،مجھے کیا ملے گا یہ کر کے،،،جاؤبی بی ہم ایسے کام نہیں کرتے جب میں اچھے سے جانتا ہوں کہ اس وقت تم ہی اسکے ساتھ تھی تو میں کیوں کروں ایسے۔۔۔۔

نمرہ اسے گھورتی اسکے قریب تر آئی،،،،تجھے اپنی بیٹی عزیز نہیں ہے ڈاکٹر،،،،،تجھے آپ بیوی عزیز نہیں ہے،،،لگتا تجھے تو اپنی جان بھی عزیز نہیں ہے ہے نا۔۔۔!!

اا،،،ایسا نہیں ہے،،،دیکھو دور رہ کر بات کرو جو بھی کے میں ایسا نہیں کر سکتا سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

دیکھو تمھیں یہ کرنا ہو گا میں تمھیں بتا رہی ہوں،،،،،میں تمھیں اس کے بدلے تمھاری سیلری اور تمھاری اوقات سے زیادہ دوں گی تمھیں اس کام 1 لاکھ روپے دے رہی ہوں 1 لاکھ روپے تو تمھیں مہینے میں نصیب نہیں ہوتے ہونگے یا پھر تمھاری منہ مانگی رقم،،،،لو30 ہزار کا چیک میں کاٹ دیا ہے اپنے بیگ سے چیک بک سے چیک سائن۔کر کے فورا اسکے منہ پر مارا کون کافر ہو گا جو اس وقت اتنی رقم سے منہ موڑے گا ڈاکٹر کی باچھیں کھل اٹھیں تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمھارا کام ہو جائے گا تصویر واٹس ایپ کر دو کیس اوپن کرنے میں۔وقت نہیں لگے گا۔۔۔۔
ڈاکٹر کی بات سن کر نمرہ کھل کر مسکرائی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔!!!!
یہ لو واٹس ایپ پر پکچر نمرہ نے فورا اسے احان کی تصویر نکال کر ڈاکٹر کو دی۔۔
ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔۔

کام ہو جائے گا۔۔۔

وہ۔فوراٹھ کر مردہ خانے میں گیا،،،لاشوں کی سمیل دور دور تک پھیلی ہوئی تھی نمرہ اور فامیہ کو وہاں داخل ہوتے ہی ابکائی سی آئی تھی مگر فوراماسک لگائے اپنے آپ پر ضبط کیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے وہاں ملازم کو اشارہ کیا اس نے دو تین مردہ باڈی کو دیکھایا مگر حیران کن۔بات تو یہ تھی کہ وہاں کسی قسم کی علیشبہ نظر نہیں آرہی تھی،،،،نمرہ کا چہرہ سفید ہوا تھا اسی ہوسپٹل میں تو اسکی دیتھ ہوئی تھی کہاں گئی وہ۔۔۔۔آخر ہونا تو یہی چاہیے تھا اسکا والی وارث جب تک نا ملتا۔۔۔

حیرانی کی بات تو ہے،،اسے یہی ہونا چاہیے تھا مگر وہ گئی کہاں۔۔۔

باہر کھڑے دو نفوس یہ بات سن کر گہرا مسکرائے تھے،،،اور وہاں سے نکلے تھے اس سے پہلے کوئی انہیں وہان پہچانتا ۔۔۔۔۔

اب کیا کریں ماماوہ۔تو نہیں ہے،ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔۔؟؟؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔فامی آخر وہ باڈی گئی کہاں۔۔۔؟؟؟

وہ۔باڈی گئی کہاں،،،مری بھی تھی کہ نہیں۔۔۔۔؟؟؟

نمرہ نے فورا اس ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔؟؟؟

نہیں میم وہ مر گئی تھی خود میں نے ملازم سے کہہ کد مردہ خانے پہنچایا تھا۔۔۔

پھر کہاں گئی آسمان کھا گیا زمین نگل گئی۔۔۔۔۔
نمرہ دھاڑی تھی۔۔۔

اچھا آپ زیادہ فکر نہیں کریں س،، میم آپکا کام ہو سکتا ہے بہت ایزلی۔۔۔

وہ۔کیسے۔۔۔؟؟؟

وہ ایسے کہ کسی بھی جلی ہوئی ڈیڈ باڈی کو یہاں سے لے کر جا کر آپ یہ سارا الزام اس شخص پر ڈال سکتے ہو۔۔۔

ناٹ آبیڈ آئیڈیا مام۔۔۔۔
فامیہ نے فورا سے حامی بڑھی۔

ٹھیک ہے،، تم۔کوئی سی بھی جلی ہوئی جھلسی جو پہچانی نا جاتی ہو وہ۔ڈیڈ باڈی نکالو اور نکال کر علیشبہ کے نام پر ڈیڈ سرٹیفکیٹ جاری کرو اور بیان وہی رہے کہ اپنا بدلہ لینے کہ لیے اس احان قریشی نے تیزاب پھینک کر لڑکی کی جان لے لی۔۔۔

اوایم جی۔۔۔۔!!!

ڈاکٹر بھی حیران کن رہا تھا اس سازشی عورت کی سازشیں سن کر۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔کہ نہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ٹھیک ہے میم۔۔۔۔

اوکے فوراسے یہ کام کرو میرا یہاں دم۔گھٹ رہا ہے ہم۔باہر انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے،،وہ ڈاکٹر بھی ملازم کو یہ کام۔سونپ کر باہر کی جانب لپکا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ایک ڈیڈ باڈی لیے وہ باہر ائے تھے نمرہ اور فامیہ نے فوراسے بین کرنے سٹارٹ کر دیے تھے۔۔۔

ارے دیکھو میری بچی کچھ دنوں کے لیے میں باہر کیا گئ،،،میری بچی چلی گئ،،دشمن کھا گئے میری بچی کو اللہ میری لاڈلی بیٹی لوگوں کا ہجوم ارد گرد اکھٹا ہوا تھا۔۔۔

میری بیٹی کو انصاف ملنا چاہیے قتل ہوا ہے اسکا مجھے انصاف چاہیے میری بیٹی کو انصاف چاہیے وہ ایک بھی دفعہ اس جھلسی ہوئی ڈیڈ باڈی کو نہیں دیکھ سکی شاید نہیں یقینا اگر دیکھتی تو وہی اسی متلی آجاتی جبھی منہ کے آگے ڈوپٹہ رکھ کر ایسے محسوس کروا رہی تھی جیسے بیٹی کے غم میں۔نڈھال ہوئے جا رہی ہے۔۔۔۔

ارے ہوا کیا ہے آپکی بیٹی کے ساتھ کوئی کچھ بتائے گا سنئیر ڈاکٹر جو وہی پر موجود تھے وہ فورا آگے آئے ایسی بری قسمت تھی کہ قریشی ہاؤس کے تمام افراد کے ستارے جیسے گردش میں آئے تھے آج وہاں ڈاکٹر رابیع چودھری بھی بیک وقت موجود تھی اففففف یہ قسمت جب بھی برا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے سب چھین کر لے جاتا ہے۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر صاحب دیکھیے نا کہ کچھ دن کے لیے کسی کام سے ابرو ڈ گئ تھی تو واپسی پر پتہ چلا۔بیٹی کا برے طریقے سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے لیکن وہ بچ جاتی اس حیوان درندے نے میری بیٹی پر تیزاب پھینک کر جھلساڈالا اسے۔۔۔

لیکن یہ کیا کس نے یہاں تو ایسا کوئی واقع نا ہوا کس ڈاکٹر کے انڈر ابزرویشن تھیں آپ کی بیٹی اور آپ کہاں تھی اتنی سیکیورٹی کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے محترمہ۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میں تو آج کچھ دیر پہلے ہی پہنچی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب،،،،وہ رو دی۔۔۔۔

مگر کس نے کیا ہمارے ہوسپٹل میں ایسے یہ سب کیسے ممکن۔ہے ڈاکٹر اب کی بار وہ اس ڈاکٹر پر دھاڑے۔۔۔۔

میں تو انہیں ٹریٹمنٹ دے کر چلا گیا واپسی پر یہ حادثہ ہاں۔۔!!! البتہ جو انہیں کر آیا تھا اور اینڈ ٹائم تک جو ساتھ تھا وہ بندہ یاد ہے مجھے اسکی ایک بنوایا جا سکتا ہے۔۔۔

نام کیا تھا اور کیا لگتا تھا انکا،،،اب کہاں کے وہ۔۔۔؟؟

احان قریشی۔۔۔۔۔!!!!

ڈاکٹر نے رٹارٹایانام زیرلب سنئیر ڈاکٹر کے سامنے دھرایا،،،رابیع کے جسم سے جیسے جان سی نکلی تھی۔۔۔

احان قریشی وہ زیرلب بڑبڑائی۔۔۔

کیاڈاکٹر رابیع آپ جانتی ہیں انہیں سنئیر ڈاکٹر نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھاجو دھواں دھواں چہرے لیے بے یقینی سے وہاں کھڑی تھی جبکہ اس حالات میں وہاں کھڑے شیاطین چھپی ہنسی ہنس دیے۔۔۔۔

نن،، نہیں میں کسی احان قریشی کو نہیں جانتی رابیع وہاں سے کہہ کر فورا بھاگی تھی۔۔۔۔

جبکہ اب ڈاکٹر بغیر اس کیس پر اور کسی قسم کی انوسٹیگیشن کیے وہاں پولیس بلوا چکے تھے اور نمرہ فامیہ ڈاکٹر جھوٹا بیان درج کروا رہے تھے جو نا جانے کتنا بڑا طوفان کھڑا کرنے والا تھا۔۔۔۔

احان کا نام سن کر ڈاکٹر رابیع فورا سکتے میں آئی تھی وہ اندھا دھن وہاں سے بھاگتی کیبین میں آئی وہاں سے اپنا بیگ پکڑا اور نکل کر فورا سے پہلے ہوسپٹل سے بھاگی تھی جیسے کوئی بہت بھیانک بات سن لی ہو وہ جان چکی تھی کہ قریشی فیملی سے اخر کیا رشتہ ہے انکا آپس میں،،،،اور وہ یہ بھی جان چکی تھی کہ اسکی ماما۔کنول کی خواہش ہے کہ رابیع کی شادی شایان سے کروادیں،،وہ چپ ہو گی تھی بلکل چپ،،،، پتہ نہیں کیوں مگر کنول سے عرشیہ اور شایان کے بارے میں وہ چاہ کر بھی کوئی زکر نہیں کر پائی تھی شاید وہ شایان کو جانتی تھی کہ وہ۔نہیں مانے گا اس نے دیکھا۔تھا عرشیہ کے۔لیے شایان

کی آنکھوں میں۔ عشق دیوانگی دیکھی تھی مگر پھر بھی وہ کچھ بول نا پائی جانے کیوں،،،،،اب بھی وہ گاڑی میں بیٹھی مسلسل ڈرائیو کرتی یہی سب سوچنے پر مجبور تھی آخر قریشی فیملی کون ہے،،،، کیا کرتی ہے،،،، پہلے بڑا سپوتر جو محبوبہ کے پیچھے کیا کیا کرتا پھرتا ہے اور اب چھوٹے والے نے لڑکی۔۔۔۔

نن،، نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ لوگ جیسے بھی ہیں خالہ کی تربیت ایسی نہیں ہو سکتی کم از کم ایک لڑکی کو انکا بیٹا بھیانک موت نہیں مار سکتا اور پھر احان اس سے تو میں خود ملی ہوں کتنی کیوٹ اور پیاری بیوی ہے اسکی وہ کیوں۔۔۔۔۔

کیا گھتی ہے آخر کون سلجھائے۔۔۔۔۔!!!

لیکن اگر یہ سچ ہوا احان نے سچ میں کچھ کیا ہوا تو۔۔۔۔!!

مگر اسے کیا فرق پڑتا تھا اسے وہ کیوں سوچ رہی تھی اس فیملی کے بارے میں اسکی کیا لینا دینا۔۔۔۔؟؟

اسکی طرف سے وہ جو مرضی کرتے پھریں۔۔۔۔

وہ خود سے زچ ہوتی ایک دم۔ گاڑی کو بریک لگا کر کسی سنسان راستے میں رکی اور گاڑی سے باہر نکل کر کھڑی ہوئی تھی دماغ جیسے ماؤف ہوا تھا یہ تو طہہ تھا اسکی ماما جو سوچتی ہیں وہ جا کر آج ہی ساری بات انہیں بتانے والی تھی تاکہ وہ اپنی ماں یعنی کنول سے کہہ سکے کہ وہ اپنے دماغ سے شایان اور اسکی بات نکال دے ایسا کچھ نہیں ہونے والا،،،، یہ تو کہنے کی باتیں ہوتی ہیں آگے قسمت کو کیا منظور تھا اللہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔

آخر عائلہ کب تک،،، کب تک تم یہاں ایسے چھپتی پھرتی رہو گی،،، کیوں دنیا سے چھپتی ہو تم عائلہ دنیا کا سامنا کیوں نہیں کرتی تم کب تک یہاں ایسے رہو گی،، کہاں کے تمھارا گھر تمھارے ماں باپ،،، گھر والے میں تمھیں خود انکے پاس لے کر جاؤں گی عائلہ۔۔۔۔

میں ابھی یہ سب تمھیں نہیں بتا سکتی راحیلہ میرا کوئی گھر نہیں ہے،،، میں بہت پہلے اپنوں سے بچھڑ گئی تھی یار میں بھیڑیوں میں رہی ہوں اس سے پہلے وہ بھیڑیے مجھے کچل دیں،،، یا پھر اپنا مقصد پورا کر کے وہ مجھے بھیڑیے کے حوالے کر دیں یا بیچ دیں۔۔۔۔

کیا مطلب عائلہ تم کیا کہہ رہی ہو تم کہتی ہو وہی تمھاری ماں تھی اس نے تمھیں پالا مگر اب تم۔۔۔۔

جھوٹ کہتی ہوں راحیلہ میں،،، سراسر جھوٹ بولا ہے،،، کہتے ہیں پیدا کرنے والے سے پالنے والے کا رتبہ زیادہ ہوتی ہے مگر اس عورت نے تو ماں نامی لفظ کا مان توڑا ہے چھوڑو مجھے جہاں تم نے مجھے اتنے فیور دیے وہاں ایک اور دفعہ میری مدد کر دو یار۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔!!!
کیا میں تمھاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔۔؟؟؟

راحیلہ تم نے میرے لیے۔بہت کچھ کیا کوئی سگا بھی اتنا نہیں کرتا جتنا تم نے کیا مجھے بچایا اور اب تک میرا ساتھ دیا ۔۔۔۔

یہ میرا فرض تھا عائلہ پلیززز ایسے مت کہو انسانیت کے ناطے یہ سب میرا فرض تھا بتاؤ کیا مدد کر سکتی ہوں میں تمھاری آج می۔ تمھارے کام آئی ہوں کل کو تم میرے کام آؤ گی۔۔۔۔

مجھے یہاں سے جانا ہے اگر میں یہاں رہتی رہی نا راحیلہ رو میں پکڑی جاؤں گی وہ ڈھونڈھ لے گی اور آگ اس نے مجھے ڈھونڈھ لیا اور مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھے مار دے گی پلیززززز مجھے یہاں سے بھیج دو پلیززززز۔۔۔

لیکن عائلہ تم ہی کہتی ہو کہ تم نے اس عورت کا سامنا کرنا ہے اسکے کیے کی سزا تم نے اسے دینی ہے اسکی اصلیت بتانی ہے سب کو۔۔۔

میں جانتی ہوں اور میں دل سے یہ سب کرنا چاہتی ہوں یقین کرو میری زندگی اسی نے برباد کی ہے میں اسے برباد کر دوں گی اور ایک دن ضرور آئے گا ایسا مگر ابھی نہیں ابھی میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی راحیلہ میں اسے بلکل بھی سامنا نہیں کر سکتی بہت طاقتور عورت ہے وہ مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے اور یہ میں ہونے نہیں دے سکتی راحیلہ مجھے اپنا دفاع خود کرنا ہے جیسے تیسے۔۔۔

ٹھیک ہے تم یہاں سے کہاں جانا چاہتی ہو بتاؤ وہی بھیجو گی تمھیں میں۔۔۔۔؟؟

آسلام آباد،،،وہاں بھیج دو وہاں میرے کوئی جاننے والے ہیں وہی جاؤں گی،،،،اور کچھ دوست بھی ہیں بس وہی جاؤں گی مجھے وہاں بھیج دو راحیلہ۔۔۔

ٹھیک ہے میں کل ہی تمھیں۔اسلام آباد کی ٹرین میں بیٹھادوں گی تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔!!
تمھارا بہت شکریہ راحیلہ بہت اچھی ہو تم،،،،،میں تمھارا احسان نہیں جھکا سکوں گی۔۔۔

بس کرو ورنہ ابھی باہر نکالوں گی۔۔۔

اچھا میری ماں سوری۔۔۔

ہاہاہاوہ دونوں کھکھلاتی کھانا۔کھانے لگی۔۔۔۔

کامران صاحب کی آخری رسومات ادا کرنے کا وقت آگیا تھامشا کو ہوش نہیں آیا تھا،،،مسلئہ یہ تھا اس کے بغیر وہ لے کر چلے گئے تو عالیان جانتا تھامشا کیا قہر ڈھائے گی پورا گھر سر پر اٹھائے گی اسے سنبھالنا مشکل ہو گا لیکن اگر سامنے لے کر جائیں۔گے تو شاہد کچھ صبر سجائے نگر شاید یہ بھی اسکی خام خیالی ہی تھی۔۔۔

ان نے آخری رسومات کو گھنٹہ لیٹ کر دیا مشا کو ٹھیک کچھ ہی دیر بعد پوش آیا ہوش میں آتے جو سب سے پہلے نام پکارا وہ کامران صاحب کا تھا۔۔

بابا،،، بابا کہاں ہیں آپ بات کریں نا مجھ سے بابا وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

آمنہ نے فورا اسے عالیان کو اندر بلایا تھا،،،، کیونکہ وہ جانتی تھی اس وقت صرف اسے عالیان سنبھال سکتا ہے سب سے زیادہ ضرورت اسکے محرم کی ہی ہے اسے۔۔۔۔

عالیان بھاگا اندر آیا تھا۔۔۔

مشا۔۔۔۔!!!
وہ۔جو چلا کر اٹھی تھی بابا عالیان کو دیکھ کر سب یاد آیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

عالیان،۔۔۔۔!!!
بابا مجھے بابا کے پاس جانا بابا کے پاس لے چلیں مجھے بابا۔۔۔۔!!!!
وہ ہتھے سے اکھڑ رہی تھی۔۔۔

عالیان نے فورا اسے پہلے اسے اپنے کشادہ سینے میں چھپایا تھا۔۔

اششششش مائی گرل،،،،، کول ڈاؤن،،،،، میں لے کر جاتا ہوں میری جان کو بابا کے پاس بٹ بابا سے ملنے سے پہلے،،، بابا کی پرنسز کو اپنے شوہر سے کچھ پرامسز کرنے ہوں گے مشو،،،، اور میری جان موسٹ اوبیڈینٹ بیٹی اور بیوی ہے نا!!!!۔۔۔

ہاں،،، میں سارے پرامس پورے کروں گی بابا کے پاس لے جائیں عالی۔۔۔

جی عالی کی جان۔۔۔!!!
ابھی چلتے ہیں۔۔۔

فرسٹلی آپ نے رونا نہیں ہے بابا کو دیکھ کر،،،، بابا سے کوئی شکوہ شکایت نہیں کریں گے،،،، اپنے آپ پر قابو رکھیں گی ،، اور سب سے بڑی بات میری جان اللہ کی رضا میں۔ راضی ہو گی بولیں آپ کو یہ سب باتیں میری پرامس منظور ہیں ۔۔۔

ہاں عالی مجھے سب منظور ہے،،،، سب میں نا روؤں گی،،،، نا بلاؤں گی،،، بابا سے کچھ نہیں کہوں گی کوئی شکایت نہیں بابا بات کریں گے نا مجھ سے عالی۔۔۔

عالیان نے اپنا لب کچلا۔۔۔

کم۔ود می مشا۔۔۔۔!!!

عالیان نے اسے خود کی گود میں کسی قیمتی متاع کی طرح اٹھایا اور اسے باہر لے کر آیا جہاں کامران صاحب کی میت پڑی تھی۔۔۔

یہ اتنے سب لوگ کیوں اکھٹے ہیں عالی،،،، بابا نے تو بات کرنی ہے نا مجھ سے،،، پھر یہ سب۔۔۔

عالیان خاموش سا اسے لیے آگے بڑھا اور لا کر کامران صاحب کی چارپائی کے پاس اتارا۔۔۔

مشاااااہی از نو مور میری جان اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنی امانت واپس لے لی ہے،،، اللہ کی رضا میں راضی ہو جاو میری جان،،،،، کچھ مت کہنا۔۔۔

عالی۔۔۔۔!!!!!
وہ۔ چلائی تھی آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کیا یہ نہیں جانتے میں انکے بغیر نہیں رہ سکتی،، کیا یہ نہیں جانتے میرا انکے سوا اس دنیا میں ہے کون،،، یہ ہی تو میری طاقت تھے کیوں وہ معصوم پھوٹ پھوٹ کر روتی کامران صاحب سے لیپٹی تھیں۔۔۔

ارے لے جاو اسے،، تم نے جان لی ہے اپنے باپ کی اب یہ مگرمچھ کے آنسو کیوں بہاتی ہے چھکڑی۔۔۔۔

لو ہو گئی شروع فصی کی ماں نے زہر اگلنا ضروری سمجھا تھا جبھی بولیں۔۔۔۔

میرے بھائی کو کھا گئی ناگن کہیں کی اب مر کر تو چین لینے دے ناگن۔۔۔

مشا نے مڑ کر انہیں دیکھا جن سے حد سے زیادہ نفرت کرتی تھی وہ ایک نفرت بھری نگاہ ان پر ڈالی۔۔۔

آنٹی اپنی زبان قابو میں رکھیں ورنہ یہاں سے غائب ہو جائیں،،،، مجھے زرا ٹائم نہیں لگے گا آپکو اور اپکے سو کالڈ بیٹے کو یہاں سے بھیجنے ابھی پیچھلا حساب بھی برباد کرنا ہے یہ نا ہو دنیا سے غائب ہو جائے یہ،،،، اس لیے آپ کے لیے بہتر ہے میری بیوی سے سوشل ڈسٹینس رکھیں اور اپنی زبان مبارک کو اپنے منہ شریف کے اندر رکھیں۔۔۔
عالی نے کوئی لگی لیپٹی نا رکھی اس ناگن صفت عورت کے منہ پر دے ماری جو بھرا اس من میں تھی فصی کے ماں نے اسے منہ کھلے دیکھا اور بہتری اسے میں جانی کے اس جن سے پنگے نا ہی لیں تو بہتر ہے،، ورنہ کوئی پتہ نہیں واقع وہ انکو اور انکے بیٹے کو غائب کی کر دے،،، وہ اسکی ویل پاور سب اچھے سے جانتی تھی جبھی باقی کا وقت شانتی سے پی کٹ گیا
۔۔۔۔

مشا نے تب سے رونا بند نہیں کیا تھا وہ کامران صاحب سے لیپٹی روئے چلہ جا رہی تھی،،، کچھ ہی دیر میں کامران صاحب کی آخری رسومات کا وقت آیا تھا عالیان نے بہت پیار سے مشا کو کندھے سے تھام کر اٹھایا اور خود سے لگایا وہ اسکے کشادہ سینے میں چھپ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی عالیان نے اسے پیار سے سہلایا اور اسے لے کر اندر کمرے میں جانا چاہا جب وہ ہتھے سے اکھڑی تھی۔۔

کیا،،، کیا عالیان کہاں لیے جا رہے ہیں مجھے کہیں نہیں جانا،،،، لیو می مجھے بابا کے پاس رہنا ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔

مشامیری جان،،انکل کو الوادہ کرنے کا وقت آگیا ہے،،ہمیں لے کر جانا ہے انہیں الودہ کہہ دو۔۔۔

عالی نووووو،،،،نہیں پلیز زز عالی بابا کو نہیں لے کر جائیں عالی نہیں ناوہ اسکے مضبوط حصار کو توڑ کر نکلی۔۔۔

بابا۔۔۔۔!!!

عالیان نے مشا کو دل پر پتھر رکھ کر پیچھے دھکیلا دل تھا کہ اسکی حالت پر پھٹی جارہا تھا جبھی فورا سے پہلے کامران صاحب کا جنازہ اٹھایا اور باہر نکلتے چلے گئے کامران صاحب کو کندھا دینے احد صاحب،،،انکے چاروں بیٹے سعیر اور ایان سب موجود تھے وہ لوگ انہیں لیے مسجد کی جانب بڑھے پیچھے مشا کی بین اور سسکیاں پورے گھر میں گھونجی تھیں اسکو سنبھالنا مشکل ہوا تھا ایسے میں اچانک سے رش میں زرش نے اپنا ہوش کھویا تھا اور بیہوش ہو کر زمین پر گری تھی۔۔۔۔

زرشش۔۔۔۔۔!!!!!
سارہ بیگم نے سے گرتے دیکھ زور سے پکارا کافی لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

کیا ہوا مما اسے عائزہ نے پیار سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں بیٹا اٹھاو اسے اوپر بیڈ پر کرو بہت مشکل سے آمنہ اور سارہ نے اسے تھاما اور بیڈ ہر لٹایا تھا اسکا چہرہ سفید سرخ پڑ رہا تھا کچھ اس حالات کا سامنا نہیں ہوا تھا کبھی تو چہرہ خود کے مانند ہی لٹھے کی طرح سفید پڑا تھا۔۔۔۔

ابیہا فورا کچن سے پانی۔کا۔گلاس لے کر آئی تھی جو آمنہ نے فورا اسکے چہرے پر ڈالا تھا،، سرخ کی پلکوں میں۔ جنبش سی ہوئی تھی،،، ہلکا ہلکا ہوش آیا،، سارہ مسلسل اسکے ہاتھ رب کر رہی تھیں۔۔۔

زرشش میرا بچہ کیا ہوا آریوا کے آمنہ نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر پوچھا۔۔۔

مما چکر آ گیا تھا یار،،، سر بھاری ہو رہا ہے وہ معصوم رو دینے کو ہوئی۔۔۔۔

ابھی سعیر اتا ہے ڈاکٹر کے لے کر جاتا ہے تمھیں،،،،، تم یہی ریسٹ کرو میں مشا کو دیکھتی ہوں۔۔۔

آپ لوگ میری فکر نہیں کریں مشا کو سنبھالیں ماما اسکی طبعیت بگڑ رہی ہے۔۔۔

ہاں میں جاتی ہوں آمنہ اسکے سر پر بوسا دیتی باہر نکلیں تھیں جہاں مشاتب سے دروازے پر بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔

مشا میری جان۔۔۔!!!

امنہ پیار سے اسکے پاس آئی اوع اسے خود سے لگایا ایک مہربان سی آغوش پا کر مشا اس میں چھپ سی گئ تھی۔۔۔۔

مماااااا۔۔۔۔۔!!!!

وہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔

مشا بیٹا،،، سنبھالو خود کو اللہ کی رضا بندہ کچھ نہیں کر سکتا اپنی طبیعت کے خراب کرو میرا بچہ،،،، تمھارے پاس مما بھی ہیں اور بابا بھی تمھیں ان جیسا تو نہیں مگر کوشش ہو گی ان سے بھر کر پیار کریں،، پلیز زززز میرا بچہ اٹھو یہاں سے آمنہ نے اسے بہلایا مگر وہ سن کب رہی تھی۔۔۔۔

ارے جاؤ جاؤ لے جاؤ اسے،،،،، ناگن ڈس لیا میرے بھائی کو،،،، اللہ میں کس کے پاس جاؤں گی اب،،، کہاں جاؤں گی ۔۔۔

امنہ نے انہیں دیکھا۔۔۔

آپ کے لیے بہتر ہے محترمہ کے اپنی زبان کو۔لگام دیجیے یہ میری بہو کا گھر ہے،،،،، آپ اپنے بیٹے کو دیکھیے جو کس قدر گھٹیا سفاک اور بد تمیز ہے،،، ایک ایک حرکت سے واقف ہوں وہی ہے نا آپکا بیٹا جو میری بہو کے ساتھ منگنی کروا کر اسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے تھا اگر مشا وہاں سے بھاگتی نہیں،،،، آمنہ نے کونسی لگی لیپٹی رکھی تھی فوراً سب کے سامنے منہ پر دے ماری وہ محترمہ اچانک سے بوکھلائی تھی۔۔۔

ایسا کچھ۔نہیں ہے اپنے بیٹے کا الزام میرے معصوم بیٹے پر مت ڈالو۔۔۔

ایکسکیوزمی۔۔۔۔!!!

امنہ دھاڑی۔۔۔۔

پلیز زچپ کر جائیں آپ دونوں آپ دونوں کو خدا کا واسطہ،،،، پھوپھو میں بھی جانتی ہوں میرے باپ کو چھیننے والا کون ہے،، میں نے خود سنا تھا بابا کی موت سے پہلے کاسٹ کال انکی۔ فصی کی آئی تھی اور آپکی،،،،، آپ نے انہیں کیا بولا کیا نہیں مگر انکی طبیعت بگڑنے کے پیچھے اپکا ہاتھ سے ثبوت ہے میرے پاس ابھی میں اس حالت میں نہیں ہون کچھ بول سکوں،،،،، مجھے سکون چاہیے،،،، مجھے میرے باں ما کے جانے کا غم تو منا لینے دیں زبان بند رکھیے،،،، مما آپ چپ ہو جائیں ان جیسوں کا کام ہے یہ،، پلیز زززوہ۔ التجایا سا بولی آمنہ نے اسے خود میں چھپایا۔۔۔

چلو میرا بچہ آؤ میرے ساتھ اندر او آمنہ اسے لیے فورا اسے اندر آئی تھی۔،،، پیچھے فصی کی ماں منہ چھپا کر وہاں سے نکلی تھی۔ کیونکہ انکی کتے کتے ہونا سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

کامران صاحب کی آخری رسومات ادا ہو چکی تھیں وہ سب قبرستان سے واپس لوٹ گئے تھے جبکہ عالیان وہی رکا تگا کافی دیر وہ قبر کو یونہہ دیکھتا رہا کہ کامران صاحب نکل کر اس سے بات کریں گے مگر اللہ اپنی مانے واپس لے چکا تھا،، اب کہاں بولنا تھا یہ صدما اسے بھی کہاں برداشت ہو پا رہا تھا مگر مرد تھا خود کو مضبوط رکھنا اتا تھا اسے،، خود کو مضبوط رکھتا تو ہی شاید وہ مشا کو سنبھال پاتا مگر کب تک اب جو حالت وہ مشا کی دیکھ کر ایا تھا دل تھا پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

وہ نیچے زمین پر دو زانو کے بل بیٹھا،، کامران صاحب کی قبر کی مٹی کو ہاتھ میں لیا اور پیار سے سونگھا تھا۔۔

باباوہ زیر لب بڑبڑایا تھا آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر اس مٹی میں جزب ہوئے تھے۔۔۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں بابا۔۔!!!
آپکی بیٹی کو ایک قیمتی متاع کی طرح سنبھال کر رکھو گا ہیرے کی طرح دنیا کی گندی آنکھ سے چھپا کر رکھوں گا وہ میری جان ،،میری زندگی میری سانس ہے بابا اسے اپنے سینے میں اپنے اندر اپنے دل میں اپنی دھڑکن بنا کر رکھوں گا،،، کوئی تکلیف انچ اسے چھوئے گی نہیں،،،، یہ آپکے بیٹے عالیان قریشی کا وعدہ ہے آپ سے بابا آپکی بیٹی کو بکے سنبھال کر رکھے گا دنیا کی گندی نظروں سے محفوظ رکھے گا کہیں بھی کوئی کوتاہی نہیں برتے گا!!!، آپ کو یقین ہے نا!!!عالیان پر،،، بس اسی یقین پر قائم رہیے گا میں روز محشر آپ نے سامنے سرخرو ہونگا!!!!!یہ وعدہ ہے عالیان قریشی کا اپنے بابا سے مشا کے بابا سے۔۔۔۔۔۔

سعیر شاہ فورا گھر آیا تھا اسے ایہا کا فون گیا تھا کہ زرش بھابی کی طبیعت ناساز ہے جبھی وہ بوکھلایا ہوا جنازہ پڑھ کر ہی وہاں سے واپس آیا تھا،،، اور اب آکر وہ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس آیا تھا،،،، وہ بے حد کمزور اوع پیلی ہو رہی تھی جبھی وہ گھبرا سا گیا تھا وہ بھی تو کچھ نا کھانے کی وجہ سے نڈھال سی ہو رہی تھی،، جبھی سعیر اسکے ہاتھ تھامے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا یار زری تمھیں آنکھیں کھولو یار رر۔۔۔۔!!!
وہ گھبرایا ہوا سا اچانک سے بولا۔۔۔۔

تمھیں کیا ہوا زرش،،،، کیا کھایا تھا،،، کس وجہ سے ہوتی رہی تھی۔ وومیٹنگ،،، اور یہ بیہوشی کیوں طاری ہو رہی ہے تم پر۔۔۔۔

مگر وہ سن کہاں رہی تھی بیہوش سی گاڑی میں بیٹھی تھی نڈھال سی۔۔۔

تم خیال نہیں رکھتی نا کھاتی بھی نہیں کچھ جبھی یہ حال ہے تمھارا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہوسپٹل پہنچے سعیر فوراً سے اپنی سیٹ سے اترا تھا اور اسکی طرف آیا آکر اسے بازوؤں می۔ اٹھائے فوراً اندر بڑھا تھا۔۔۔

زرشش آنکھیں کھولو یار۔۔۔۔!!!

وہ اسے لیے ایمرجنسی کی طرف بڑا۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔!!!!

ڈاکٹر۔۔۔۔۔!!!!

وہ مکمل دھاڑا۔۔۔

ڈاکٹر اسکی دھاڑ سن کر فوراً سے پہلے باہر آئی تھی۔۔۔۔۔

کیا کوامسٹر آپ اس طرح ہوسپٹل میں کیوں چلا رہے ہیں وہ بھی ایمر جنسی میں۔۔۔

میری بیوی کو۔دیکھو اسے کیا ہوا ٹریٹمنٹ دو اسے،،اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے،،،،دیکھو اسے فورا جاؤ۔۔۔

آپ ریلیکس ہو جائیں کچھ۔نہیں ہو گا انکا بی پی کو ہو گیا ہو گا ریلیکس ڈاکٹر اسے تسلی دیتی اندر لے کر گئ۔۔۔۔

سعیر تب سے باہر ٹہل رہا تھا پریشانی میں زرش تو زندگی تھی اسکی،،،اسکو کچھ ہو جانے کے تصور سے بھی وہ کانپ اٹھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر چیک اپ کر کے باہر آئی تھی۔۔،،،سعیر تڑپ کر اسکی جانب لپکا۔۔۔
کیا ہوا میری مسز کو وو،،،وہ ٹھیک تو ہیں،،،،اسے کچھ ہوا تو نہیں۔۔۔۔۔؟؟؟

ریلکیس مسٹر سعیر،،،وہ بلکل ٹھیک ہیں،،اکثر ایسی کنڈیشن میں ایسا ہو جاتا ہے گھبرانے کی بات نہیں ہے،،،یہ تو بلکل نارمل ہے،،،آپ انکا خیال رکھیں انکی ڈائیٹ پر اپر رکھیں۔۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر میں سمجھا نہیں کیسی حالت،،،کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔۔

مسٹر سعیر گڈ نیوز ہے آپکی مسز ایکسپیکٹ کر رہی ہیں،،،،

U r going to b dad ....!!!

واٹ آر یو سریس۔۔۔۔۔؟؟؟

ڈاکٹر میں ڈیڈ،،،،،مطلب سچ۔۔۔۔!!!
سعیر کو سمجھ نا آئے وہ کیا کرے،،،،خوشی کی انتہا تھی اتنی ٹینشن کے بعد اس قدر اچھی اور پیاری خبر ملی تھی یہ سن کر جو احساس روح میں اجاگر ہوا تھا وہ بے حد خوبصورت اور حسین تھا کہ وہ اپنی کیفیت بیان نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔
باپ بننے کا احساس ہی اتنا خوبصورت ہے تو اولاد کرنی پیاری چیز ہو گی۔۔۔

فبائی عالی ربکما تکذبان۔۔۔۔!!!
"اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے سعیر شاہ"

وہ زیر لب بربرایا تھا۔۔۔۔

زری میری جان وہ بھاگا خوشی کی کیفیت میں اندر بھاگا تھا جہاں وہ نیم جان سی ہوسپٹل کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔
وہ بت حد دمکتے چہرے سے اسکے پاس آیا اور پیار سے آکر اسکے سر میں۔ہاتھ پھیرا زرش نے اسے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

اس نیم جان سی نے اسے پکارا۔۔۔

یس مائی سول میٹ۔۔۔۔!!!

سعیر نے جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے زرش نے سکون سے اس پر حدت لمس کو محسوس کیا۔۔۔

کیا ہوا سعیر ہم۔ یہاں کیوں آئے ہیں،،،، مجھے مشا کے پاس جانا ہے شی نیڈز می نااااا آپ مجھے یہاں کیوں لے آئے ہیں۔۔۔

کیونکہ سعیر کی زندگی آپکی طبیعت اچانک سے بگڑ گئی تھی اب کی بار وہ دانت پیس کر اسکے خوبصورت توبہ شکن حسن جس پر الگ ہی نکھار آیا تھا اپنی گہری نگاہ سے دیکھتا بولا۔۔۔

رکھتی ہوں سعیر اور کیسے رکھوں۔۔۔۔

کھانا نہیں کھاتی تم سعیر کی جان۔۔۔!!!

وہ بھی غصے میں۔ بولا مگر لہجے میں پیار ہی پیار تھا۔۔۔

ڈانٹ کیوں رہے ہیں کھاتی ہوں میری کیا غلطی بیمار ہو گئی تو۔۔۔۔

مجھے تمھاری فکر ہے میری جان،،ڈاکٹر نے بولا تم بہت ویک ہو فوڈ پوائزنگ ہو گئ کے تمھیں وہ جان کر جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ وہ کچھ الگ طریقے سے اسے بتانا چاہتا تھا کچھ سپیشل کر کے اس لیے اب جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

تو فوڈ پوائزنگ زیادہ کھانے سے ہوتی ہے جناب۔۔۔!!!
وہ کٹھ مار انداز میں بولی سعیر کو اس پر اور اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

میری معصوم سی جان،،،،میری زندگی یہ کس نے کہا آپ سے کہ زیادہ کھانے سے خود پوائزنگ ہوتی ہے،،،یہ جو آپ گندی چیزیں کھاتی ہیں اس سے ہوتی ہے فوڈ پوائزنگ۔۔۔
ڈاکٹر نے مجھے کہہ دیا ہے کہ اگر آپ کی مسز آپ خیال نہیں رکھیں گی اور اسی طرح چلتا رہا تو انہیں ایڈمٹ کرنا پڑے گا تمھیں اور تو اور انہیں تمھی۔ڈرپش اور انجیکشن لگانا ہو گا۔۔۔

کیا انجیکشن ڈرپز۔۔۔۔!!!!.
وہ انکے نام۔پر ہی اچھل پڑی تھی نن،،،نہیں نہیں سعیر میں کھاؤں گی اپنا خیال بھی رکھوں گی آئی پرامس۔۔۔

نو آج سے میں خود اپنی معصوم سی پیاری سی بیوی کو خیال رکھوں گا جو جیسے میں کہوں گا وہی کرنا ہو گا بوو منظور رہے ورنہ ڈاکٹر ہی بتائے گی اپنے سٹائل سے تمھیں۔۔۔

نن،،،نہیں مجھے منظور ہے۔۔۔

تو ٹھیک ہے میری جان،،، آج سے بیڈ سے نیچے قدم نہیں اتاریں گی،،،، فروٹس کھائیں گی ہیلتھی کھانا کھائیں گی بولو منظور ہے۔۔۔

کیا سعیر فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے نا کہ کچھ اور آپ نے تو مریضہ بنا دیا مجھے۔۔۔۔

نہیں میری جان مریضہ نہیں بنایا یہ تمھارے لیے ہی بیسٹ ہے دیکھو تمھارا ہی بھلا ہے اس میں۔۔۔

اچھا نا اب یہاں سے گھر چلیں مجھے نہیں رہنا مشا کے گھر لے جائیں سعیر وہ لاڈ سے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتی بولی سعیر نے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا۔۔۔

سعیر کی جان،، تمھاری طبیعت خراب ہے نا آج ریسٹ کرو میں تمھیں۔ کل لے جاؤں گا کچھ دیر مشا کے پاس آئی پرامس کیا پتہ وہ تمھارے گھر جائے خالہ اور عالی اسے گھر لے آئیں۔۔۔

گھر اتنی جلدی سعیر۔۔۔؟؟؟

جی میری جان وہ کس کے پاس رہے گی وہاں اسکے لیے تو اب عالی ہے نا وہ اسکے چہرے سے آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیر تا بول وہ مسکرائی۔۔۔

یو نو واٹ۔۔۔۔؟؟؟

یس واٹ میری جان۔۔۔!!!

یو آر دا بیسٹ پارٹ آف مائی لائف آئی لو یو وہ معصوم سے انداز میں اپنی محبت کا اعتراف کرتی سعیر کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ کی وجہ بن گی۔۔۔

سعیر نے اسے بغور دیکھا اور اسکے ماتھے پر پیار محبت سے لب رکھے۔۔۔

یو آر سچ آ گریٹ بلیسنگ فار می آئی لو یو۔ مور میری جان سعیر نے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

چلیں نا اب سعیر۔۔۔۔

ہاں ہاں چلو میری جان۔۔۔۔!!!
وہ اسے گود میں اٹھائے خود میں چھپاتا باہر بڑھا تھا۔۔۔۔۔

آمنہ،،،زرش وغیرہ سب مشا کے پاس تھے ایسے میں ایہاجو قریشی فیملی کی بہو تھی،، چھوٹی بہو ہونے کی حیثیت اور مشا سے کچھ دوستانہ تعلق کی وجہ سے وہ وہی مشا کے پاس تھی سارہ بیگم بھی آئی تھی۔ آہستہ آہستہ کر کے سب اپنے گھر کو

جارہے تھے سارہ بیگم کی طبیعت کچھ خراب تھی جس کی وجہ سے وہ گھر چلی گئ تھیں،،،ایہا کا کہنا تھا کہ وہ کچھ دیر تک احان کے ساتھ گھر جائے گی،،سارہ بیگم راضی ہو گئیں اور گھر چلی گئیں ویسے بھی احان تھا تو پھر کیسی فکر۔۔۔

اب احان ایہا۔کو لے کر گھر کی طرف نکلا تھا،،وہ لوگ کامران صاحب کے گھر سے نکل کر شاہ پیلس جارہے تھے احان اور ایہا کے درمیان چھوٹی موٹی باتیں ہو رہی تھی،،اس طرح نا ایہا کوئی شرارت کر رہی تھی نا احان کیونکہ موقع ہی ایسا تھا۔۔۔

شاہ پیلس کا راستہ قریشی ہاؤس کے راستے سے ہی گزر کر آتا تھا احان کی کار کے پیچھے مسلسل پولیس کار آرہی تھی احان تو آگے بڑھ گیا مگر پولیس کار اس کالونی میں داخل ہوئی جہاں قریشی ہاؤس تھا احان چونکا اور گاڑی ریورس کی۔۔۔
آخر انکی کالونی میں۔پولیس کیوں۔۔۔؟؟

کیا ہوا احان۔۔۔؟؟
واپس کیوں جارہے ہیں گھر تو آگے ہے نا۔۔۔

ایک منٹ میری جان،،،یہ ہماری کالونی میں۔پولیس کیوں جارہی ہے مجھے دیکھنے دو۔۔۔

پولیس۔۔۔۔!!!
ایہا گھبرائی۔۔۔

ایہاکالم۔ڈوان میری جان،،،پولیس بری نہیں ہوتی اور ہم۔نے کوئی غلط کام۔ تھوڑی کیاوہ۔ ہمیں کچھ نہیں کہے گی ۔۔۔۔

احان نے گاڑی مڑی اور کالونی میں داخل ہوا جب سامنے دیکھ کر آنکھیں حیرت سے ابل کر باہر آئی تھیں،،،پولیس کی پوری ٹیم انکے ہی گھر کے باہر کھڑی دروازہ بجارہی تھیں۔۔۔

احان۔۔۔۔!!!!

یہ توہمارا گھر ہے نا۔۔۔۔!!

پولیس یہاں کیوں ہے۔۔۔۔؟؟؟

ہاں ایہامجھے خود نہیں پتہ تم یہی بیٹھو میں اتاہوں اوکے بی بریو،،ڈرنا۔مت وہ اسکا گال تھپتھپاتا مڑا۔۔۔

ننن،،، نہیں احان،،،واپس آئیں،،مت جائیں پلیززززوہ آپکو پکڑ کر لے گئے تو۔۔۔؟؟؟

وہ روہانسی ہوتی بولی۔۔۔

ارے ایہامیری جان وہ کیوں لے کر جائیں گے مجھے جب میں نے کچھ کیاہی نہیں ہے،،میں آرہاہوں،،،،بی بریو۔۔۔۔

پر احان۔۔۔!!

ایہا،،،بی لائک مائی وائف یار،،کمون کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

احان اسے چھوڑ تا باہر نکلا اور پولیس والوں تک ایا،، پیچھے ایہا اللہ اللہ کا۔ورد کرنے لگی سب ٹھیک ہو۔۔۔

Excuse me sr...!!

اپ لوگ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔۔؟؟
احان آکر پولیس والوں سے مخاطب ہوا جبکہ وہ پیچھے سے ہی شایان کو میسج کر چکا تھا کہ گھر کے باہر پولیس کھڑی ہے۔۔۔

یہ احان قریشی کا گھر ہے۔۔۔۔؟؟؟

احان چونکہ۔۔۔!!
جی احان قریشی کا ہی پر کیوں آپ لوگ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔؟؟

احان قریشی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے،،، قتل۔کیا ہے انہوں نے۔۔۔۔

کیا بکواس ہے۔یہ،،، آپکے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے قتل کیا ہے کونسا قتل میں تو خود کسی کی تدفین سے آرہا ہوں
۔۔۔۔

اووتو تم۔ہو۔احان قریشی پولیس والے نے ہاتھوں میں ڈنڈا گھماتے ہوئے بولا۔۔۔۔
تومار کر قتل۔کر کے تدفین بھی کر دی۔۔۔۔

کیابکواس ہے یہ میں نے کسی کو نہیں مارا،،،،وہ میرے انکل تھے۔۔۔

صاحب زادے آپکے خلاف کمپلین۔ہوئی ہے کہ آپ نے نمرہ حمدانی کی بیٹی علیشبہ حمدانی کا۔قتل۔کیا ہے،،اور انکی باڈی کو جلانے کا کہا تھا مگر آپ کا بندہ وہ۔کام۔نا کر سکا تو انکی باڈی کو مردہ خانے میں رکھا گیا۔۔۔۔

یہ کیابکواس ہے ایسا کچھ نہیں ہے میں پاگل نہیں ہوں میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔۔۔

دیکھیے ہمارے ساتھ کمپرومائز کریں اور تھانے چلیں وہاں جا کر اپنی صفائی دیے گا۔۔۔

پر میں کیوں جاؤں جب کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔؟؟

ہتھ کڑیاں لگاؤ اسے۔۔۔
پولیس والے نے کونسٹیبل کو حکم۔دیا۔۔۔۔
جبکہ احان کو ہتھ کڑیاں لگتے دیکھ کر ایہا کا دل خوف سے کانپا تھا اور وہ فورا باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

احان۔۔۔۔!!!!!

ہیے چھوڑو میرے احان کو کہاں لیے جا رہے ہو تم میرے احان کو۔۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!
ایہا گو بیک،، جا کر بھائی کو۔ فون کرو وہ تمھیں لے کر جائیں۔۔۔۔

لیکن آپ کہاں جا رہے ہیں،، چھوڑیں میرے احان کو کونسٹیبل کے ہاتھ پر زور سے تمھپڑ مارتی ایہا بولی۔۔۔۔

دیکھیے میم۔،،، کول۔ڈاوں،،، ہمیں ہمارا کام کرنے دیں،، ورنہ آپکو بھی اندر کر دیں گے۔۔۔

خبر دار اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

ایہا۔ بھائی کو کال۔ کرو میں جلد تم سے آ کر ملوں گا،، وہ اسے لے کر۔ جا رہے تھے جب وہاں پر شایان اور ایان وغیرہ پہنچے تھے۔۔۔۔

اسکییوز می۔۔۔!!
شایان نے آ کر پولیس والے کو پکارا جس نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا۔۔۔

جی کیسے ہم آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

جی جسے آپ بلاوجہ کے کر جا رہے ہیں۔یہ میرے بھائی ہیں میں جان سکتا ہوں آپ کیوں لے کر جا رہے ہیں اسے،،، شایان نے دانت پیس کر پولیس والے کو گھورا کہ وہ بیچارہ بھی کلس کر رہ گیا۔۔۔

جی کیونکہ آپ کے بھائی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے ان نے علیشبہ حمدانی پر تیزاب پھینک کر انکا قتل۔کیا ہے ۔۔۔

عمع،،علیشبہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!

ایہا کی جان سی نکلی تھی وہ تو جب بھی اسکا احان سے پوچھتی تھی وہ بس ٹال دیتا تھا مگر اسکا احان ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

یہ بکواس ہے یار بھائی میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں جب مجھے تو پتہ بھی نہیں وہ آخری دفعہ ملنے کے بعد کہاں گئی تھی۔۔۔

ملنے کے بعد۔۔۔!!!
مطلب احان اس سے ملا بھی تھا ایہا پر آج نئے انکشافات کھل رہے تھے۔۔۔

کیا مطلب ملنے کے بعد تم کب ملے تھے اس سے احان،،،،،شایان نے حیرت سے اسے دیکھتے پوچھا تو احان نے ٹینشن میں اپنا ماتھا رب کیا۔۔۔

دیکھیے میری بات سنیں آپ لوگ یہاں سڑک پر کھڑے ہو کر کچھ بھی پوچھنے سے کیا ہو گا آپ لوگ ہمارے ساتھ تھانے چلیں۔۔۔
وہی جا کر مجرم سے بھی تمام پوچھ گوئی کی جائے گی۔۔۔

مگر کونسا جرم کون مجرم،،،،میں نے کوئی جرم نہیں کیا مجھ سے قسم لے لیں بھائی۔۔۔۔

یہ تو انو سٹیگیشن کے بعد ہی پتہ چلے گا اب مسٹر احان قریشی وہ اس شہزادے کو کھینچ کر وہاں سے لے کر گئے تھے جسے شاید ہی کبھی اس کے ماں باپ نے پھول سے بھی تکلیف دی ہو وہ تو شہزادہ تھا اپنے گھر کا ایک مغرور شہزادہ جو سب پا سکتا تھا سب مگر کیسے بھول گیا انسان پیسے شہرت سے نہیں ملتے نا ہی محبت اتنی آسان ہے،، محبت خراج مانگتی ہے، اور شاید آج اب وہ وقت تھا جب محبت نے احان قریشی سے خراج مانگنا تھا۔۔۔۔

وہ اسے لے کر تھانے پہنچے تھے انکے پیچھے شایان بھی گیا تھا ایان تو روتی ہوئی ایبہا کو لے کر گھر گیا تھا جو ہچکیوں سمیت احان کے لیے رو رہی تھی اور جو کچھ اس نے سنا اگر وہ سچ ہوا تو اس معصوم کے دماغ میں ہمشہ یہی ڈالا گیا تھا کہ پولیس بری نہیں ہے وہ جرم کرنے والوں کو پکڑ کر لے کر جاتی ہے تو کیا اسکا احان مجرم تھا اس نے واقع جرم کیا تھا مگر کیوں وہ ایسا کیوں کرے گا۔۔۔۔

لاسٹ ٹائم جب یونی میں کسی لڑکے نے ایبہا کو کچھ کہا تھا تو وہ اگلے دن یونی نہیں آیا تھا احان نے اسے کتنا مارا تھا تو علیشبہ وہ بھی تو انکے درمیان آ رہی تھی اور مجھے تو دھمکی تو کیا احان نے اسے۔۔۔۔۔

نن،،، نہیں یہ کیا سوچ رہی ہو اں یہا احان ایسا نہیں ہو سکتا ایہانے زور زور سے نفی میں سر ہلانا شروع کیا جبکہ احان اسے دیکھ کر گھبرایا۔۔۔

بیہو۔۔۔۔!!!!

بیو کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟؟

بھائی احان احان ایسا نہیں ہو سکتے بھائی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،،،،،احان ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔

ہم۔جانتے ہیں میری جان وہ چاہ کر بھی عورت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا کچھ نا کچھ ہے،، کسی نے اسے پھنسایا ہے تم۔فکر نہیں کرو احان آج ہی گھر آجائے گا۔۔

ایہا کو کچھ سمجھ نا آیا وہ چپ کر کے بیٹھ گئ کچھ کی دیر کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچے ایہا تو بھاگتی اپنے کمرے میں روتی چلی گئ تھی جبکہ ایان سارہ بیگم کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔

احان کو پولیس والے پکڑ کر تھانے لے گئے تھے،،، انکے ہی پیچھے شایان بھی نکلا تھا عالیان مشا کے پاس تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت مشا کو اسکی بے حد ضرورت ہے جبھی وہ اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا اور بہر حال شایان نے اسے کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں تھانے پہنچے تھے،،،اج قریشی فیملی کا چھوٹا سپوتر تھانے ایا تھا وہ قریشی فیملی جن کی عزت کے چرچے دور دور تک تھے اپنی عزت پر آنچ نا آنے دینے والے احد قریشی نے آج تک کسی قسم کی کوئی ایسی حرکت نا کی تھی کہ جس کے وجہ سے گھر والوں کا سر جھکے۔۔۔۔

لیکن۔ آج انکے ستارے گردش میں تھے بلکل تھے جو اس مقام تک پہنچے تھے کہ تھانے کے چکر کاٹنے پڑنے تھے یا پھر عدالت کے یہ تو وقت بتاتا۔۔۔۔

احان کو ہتھ کڑی لگائے کونسٹیبل اندر لے کر گیا تھا شایان بھی انکے پیچھے پیچھے اندر ایا تھا۔۔

دیکھیے آپ لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،میرے بھائی نے کوئی قتل نہیں کیا میں جانتا ہوں وہ ایسا کرنا تو دور کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

دیکھیے مسٹر شایان ہمارے پاس باقاعدہ بیان رکارڈ ہے،،اور ڈیڈ باڈی دیکھ کر آئے ہیں وہ پوری جھلسی ہوئی تھی۔،،،ہم کیسے ان سب چیزوں کو اگنور کر کے آپ کی بات مان لیں۔۔۔۔

ہو سکتا وہ کوئی سازش ہو میرے خلاف میں نے کہا نا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا مجھے پتہ بھی نہیں وہ کہاں ہے،،،کیا کر رہی ہے،،مجھے اسکے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے بھائی یہ سراسر الزام ہے مجھ پر۔۔۔۔

احان کالم۔ڈاون مائے برو،،،میں دیکھتا ہوں۔۔۔

دیکھیے انسپیکٹر صاحب آپ ان ویکٹم کی مدر یا جو بھی انکے ساتھ ہیں انہیں بلائیں ہم دیکھیں تو آخر کون ہے جسنے یہ جھوٹا الزام میرے بھائی پر لگایا ہے۔۔۔

دیکھیے وہ اس وقت نہیں آسکتی کیونکہ ان پر قیامت آکر گزر چکی ہے صرف اور صرف آپکے بھائی کی وجہ سے یا تو آپ اچھا سا وکیل کریں تبھی بات بنے گی،،،، گواہ اور ثبوت آپکے بھائی کے خلاف ہیں۔۔۔

اوووور ئیلی داسو کالڈ انسپیکٹر۔۔۔۔۔!!!

اب کی بار بغیر گھبرائے آنکھوں میں۔ آنکھیں ڈالے چہرے پر سخت تیور کشادہ ماتھے پر بلوں کی جال لیے،، اور وہ نام۔ جس نام۔سے آنکھیں نفرت سے شدید لال ہوتی تھیں گال دہک جاتے تھے اج بھی یہی ہوا تھا اسکی عزت پر آنچ آئی تھی عزت دار گھرانے کے باہر پولیس پہرہ لگائے کھڑی اسے ڈھونڈھ رہی تھی،،، کاش وہ یہ سب دیکھنے سے پہلے مر جاتا یا زمین میں دھنس جاتا اور تو اور ابیہا اسکے سامنے وہ۔ سب بکواس کتنا ڈر گئ تھی جو بات اسے نہیں بتانا چاہتا تھا نا چاہتے ہوئے منہ سے نکلی کیا وہ معصوم اس پر یقین کرے گی۔۔۔۔

بتاؤ تمھاری طرح کہاں ہے تمھارے سو کالڈ ثبوت دیکھاو کوئی کلپ دیکھی ہے،،، یا تم نے اپنی دو گنا گار آنکھوں سے دیکھا بولو وہ دھاڑا تھا۔۔۔

واٹ نان سینس،،،بی ان یور لمٹس مسٹر احان قریشی آپ اس وقت ایس پی کے سامنے کھڑے ہیں بھولیں مت قتل کیا ہے۔۔۔۔

اووووجسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔۔!!!!

کیا کیا ثبوت ہے کہ میں نے قتل کیا ہے بولیں۔۔۔۔۔!!!!

فار یور کائینڈ انفارمیشن اس ہوسپٹل کے ڈاکٹر نے اپنی آنکھوں سے اس ہوسپٹل میں دیکھا تھا لاسٹ ٹائم تم تھے اسکے ساتھ۔۔۔

کیا بکواس ہے،،بھائی یہ آج کی بات نہیں ہے ہرگز نہیں۔بھائی،،،،،مجھے علیشبہ کی دیتھ کی خبر سمیع نے دی تھی میرے نکاح والے دن،،اس دن میں یہ سب کرتا پھیروں گا۔۔۔

آر یو میڈ تمھیں تب سے پتہ تھا اور تم نے بتایا نہیں یہ کیا بیوقوفی ہے احان۔۔۔۔

بھائی جب میرا اس سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں۔ہے تو اس کے بارے میں۔سوچ کر کسی کو بتا کر کیا کروں گا بتائیں مجھے۔۔۔۔

ہائے رے غلط فہمی۔۔۔۔۔

وہ کیا۔ جانتا تھا کہ کیا تعلق ہے اسکا اس سے خون کا رشتہ ہے،،،،،، اکلوتی پھپھو کی اکلوتی اولاد ہے وہ جس کا سرمایہ اس سے چھین لیا گیا تھا کاش یہ اپنے اتنے ہی گیٹس اس وقت استعمال کرتا اور اسکا سہی سے پتہ لگواتے آج وہ انکے پاس ہوتی مگر یہ قسمت۔۔۔

احان۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

شایان دھاڑا تھا۔۔۔۔

دیکھیں ہمیں انہیں لاک اپ میں۔ بند کرنا پڑے گا آپ تب تک وکیل سے بات کریں۔۔۔

تو ٹھیک ہے،،، میں دی آئی جی ارحم ہاشمی سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔
وہ آج ابھی اس کیس کو ختم کرتے ہیں۔۔۔۔
اور رہی بات وکیل کی تو ماہ بیر راسم حفیظ وکالت میں مشہور نام سنا تو ہو گا واقف تو اچھے سے ہونگے ان دو ناموں سے آپ،،، آج ہی بات کرتا ہوں،،،، اور تو اور کمیشنر صاحب پاشا ابراہیم سے بھی تاکہ اس طرح جھوٹے کیس اوپن کر کے ان پر ایف آئی آر کاٹنے والے سو کالڈ انسپیکٹر کو بھی تو فائیر کروائیں شایان نے کہتے فورا سے کمیشنز پاشا ابراہیم کو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔ جن کے احد صاحب سے کافی بہترین تعلقات تھے،، کون نہیں جانتا تھا ان ایکسیکوشنرز کو یہاں ملک کے سپر ایٹ ایکسکوشنرز،،، اور انکی دہشت کے دور دور تک چرچے تھے،، ماہ بیر حفیظ جرم کی دنیا میں بھیریا برائی کا

دو سیکنڈ میں خاتمہ کرنا اور ہر کیس کو جیتنا اااااس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا،، دی آئی جی ارحم ہاشمی،،،، دنیا نام سے ہی کانپ جاتی کرتی تھی اس کے سامنے آیس پی کیا شے تھا۔۔۔۔

ایس پی کا رنگ دو منٹ کے لیے اڑا تھا اتنی بڑی شخصیت سے واقف کاری کیسے کر سکتا تھا پھر یہ مگر۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کچھ ہوتا وہی اسی وقت ایک ہنگامہ طوفان بدتمیزی برپا ہوا تھا،، نمرہ اور عرشیہ وہاں پر پہنچی تھیں۔۔۔

ارے انصاف چاہیے ہمیں یہی ہے وہ شخص جس نے میری بیٹی کو مات ڈالا ہاں یہی ہے وہ۔۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔!!!

شایان جیسے ہی پیچھے مڑا تھا سر پر ساتھ آسمان ٹوٹے تھے سامنے اس بے حس،، بے حیا اور دھوکے باز لڑکی کو دیکھ کر،،، دو منٹ لگے تھے جسے دیکھ ہمشہ سے ماتھے پر بلوں میں کمی آتی تھی اج کشادہ ماتھے پر بلوں کا جال بچھا تھا،، آنکھوں میں۔ جیسے خون اترا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔!!!!

عرشیہ کا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا،،، اس نے تو سوچا تھا وہ جا چکا ہو گا یہاں سے دور،،، کافی دور اس ملک کو چھوڑ کر مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت میں ابھی جس انسان کو جانور بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس سے ایک دفعہ تو سامنا کرنا پڑے گا مگر شایان کرے گا کیا۔۔۔

نمرہ کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا اسے دیکھ کر مگر نہیں اب یہاں ایک اور جھوٹا ڈرامہ کرنا تھا جبھی ایک اود جھما کا اسکے ذہن میں کوا جس سے شایان کو دیکھ کر اسکے لبوں پر کمینی مسکراہٹ رینگی تھی۔۔۔

ارے جانوروں،،، کب تک کب تک برباد کرو گے ہمیں کب تک،،، پہلے میری بڑی بیٹی کو اپنایا اور کتوں کی طرح استعمال کر کے چھوڑ دیا اور میری چھوٹی بیٹی کو بھی استعمال کر اسے جھلسا دیا اب کیا چاہیے۔۔۔۔

بکواس بند کریں اپنی یہ کیا بول رہی ہیں آپ کیا ثبوت ہے کہ میں نے اسے چھوڑا آپ کی بیٹی،،، یہ آپکی بیٹی تو نہیں یہ تو سلمی دورانی کی بیٹی ہے نا۔۔۔

ایسا کک،،، کچھ نہیں ہے،، یہ فامیہ حمدانی ہے نمرہ حمدانی کی بیٹی اور تم نے اسے برباد کر دیا تم پورا خاندان ہی مجرم ہو اج سے کچھ سال پہلے تمھارے باپ نے بھی مجھے اسی طرح اپنا کر بلکل آخری موڑ پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اہاں۔۔۔!!!

کوئی۔ ثبوت اب کی بار شایان نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھور کر پوچھا تھا عرشیہ اچانک گڑبڑائی تھی۔۔۔

مما۔۔۔!!!

عرشیہ نے فوراسے نمرہ کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا تھا جس کا بھی کچھ بوکھلاہٹ سے برا حال تھا۔۔۔

اگر ایسا ہی ہے ڈیئر وائفی آپ کے مطابق تو پھر یہ معاملہ تو آپس کا ہے نا!!!!ہم کیوں اپنی عزت خراب کریں آؤ مل کر یہ مسلئہ سولو کرتے ہیں۔۔۔

آپ سب یہ کیا کر رہے ہیں،،،،ایک سے ایک نیا خاطہ کھول رہے ہیں ہمیں پہلے ایک کیس تو سولو کرنے دیں۔۔۔ انسپیکٹر کی بس ہوئی کبھی اچانک اس عجیب سے کیس میں پڑ کر غلطی کرنے کا سب سے بڑا اندازہ ہوا اور البتہ جس طرح وہ لوگ نڈر تھے،،، کہ واقع انکے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے سوائے ایک ڈاکٹر اور اس ڈیڈ باڈی کے نا کوئی فوٹیج نا کچھ تو کہاں کے مجرم کونسے مجرم،،،انسپیکٹر نے اپنا ماتھا رب کرنا شروع کیا۔۔۔

دیکھیے مس نمرہ حمدانی اصول تو ویسے آپکو اس وقت گھر ہونا چاہیے تھا ہمیں ایک کیس سلجھانے دیں،،،انکے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے،،،، کسی بھی طاقتور ثبوت کے بغیر ہم کیسے ان پر کاروائی کریں۔۔۔

یہ کس نے کہا آپ سے،، آپکو بتایا گیا ہے کہ احان قریشی اس وقت میری بیٹی علیشبہ کے ساتھ تھے تو تھے اس نے احان نے میری بیٹی کو اپنے جال میں پھنسایا اس کا غلط استعمال کر کے اس پھینک دیا،،، نہیں بلکہ دنیا سے پتہ ہی صاف کر دیا ۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کرووووو نمرہ حمدانی نہیں تو علیشبہ کا تو ہم نہیں جانتے تمھارا پتہ ضرور اس دنیا سے صاف کروادوں گا میں میرے خاندان کی عزت پر مٹی اچھالنے پر۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔!!!

دیکھا اپنے کیسے دھمکی دے رہے ہیں یہ یہاں کھڑے ارے یہ سمجھتے ہیں کہ طاقتور ہے دولت مند ہیں تو معصوم کلیوں کو پاؤں تلے روندے چلے جائیں گے۔۔۔

دیکھیے آپ لوگ چپ کر جائیں بلکل چپ۔۔۔۔!!!

مسٹر شایان،،،پلیززز کوپریٹ وداس(.(cooperate with us ہمیں احان قریشی کو لاک اپ میں بند کرنا ہو گا جب تک کوئی ثبوت یا اس کیس کا حل نہیں مل جاتا۔۔

پر۔۔۔۔!!!!

احان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

ریلکیس احان۔!!

میں یہی ہوں،،،، تم جب بے گناہ ہو تو بلاوجہ تمھیں سزا کو نہیں سکتی،،، ہم۔بی دیکھتے ہیں اس کیس اور اسکی ایف آئی آر میں کتنی اور کس قدر سچائی ہے۔۔۔

شایان نے فوراسے پہلے ڈیڈلی پاشا سے رابطہ کیا تھا نمبر ڈائل کرتا وہ عرشیہ کو تیز نظروں سے گھورتا باہر نکلا تھا۔۔۔

ہیلو مسٹر پاشا۔۔۔
شایان قریشی سپیکنگ۔۔۔
سن آف احد قریشی۔۔۔

اووو آئی سی۔۔۔؛!!

ہاؤ مے آئی ہیلپ یو مائے سن۔۔۔!!

پاشا ابراہیم کی مہربان سی آواز پر وہ پھیکا سا مسکرایا۔۔۔

سر ایک ایمرجینسی ہو گئی ہے آپکو آنا پڑے گا۔۔۔۔

کہاں کیا ہوا خیریت تو ہے پاشا فوراسے الرٹ ہوا۔۔۔

سر نہیں سر میرے سب سے چھوٹے بھائی احان قریشی کو پولیس نے بلاوجہ اریسٹ کر لیا ہے جبکہ کوئی غلطی نہیں ہے ،،،الزام یہ ہے کہ اس نے کسی لڑکی کو تیزاب پھینک کر قتل کیا ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!

پر کون،، کون کرے گا یہ شایان بیٹا ایسے آپکی تو میرا نہیں خیال کسی سے دشمنی بھی ہے۔۔۔

سر اپنے بلکل ٹھیک کہا ہے ہمارے کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے،،، پر لوگ بلاوجہ ہم۔سے۔دشمنی نکالتے ہیں آئی ڈونٹ ناؤ کیسے کیوں پر میرے بھائی کا کوئی تعلق نہیں ہے اس کیس سے وہ ایسا کرنا تو دور کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ تو جانتے ہیں ہمیں۔۔۔

یس مائے سن،، میں تمھیں جانتا ہوں،،، کیا احان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کاروائی یا کوئی ثبوت اسکے خلاف۔۔۔۔

سر کوئی ثبوت نہیں ہے بس ایک ویکٹم کی ماں،،، اور تو اور ایک سو کالڈ ڈاکٹر بول دہا ہے،،، پر سر یہ جو بھی ہے یہ سراسر جھوٹ بول رہی ہے میں ہنڈرڈ پرسنٹ شیور ہوں کیونکہ یہ ہماری فیملی کی شروع دن سے بربادی چاہتی ہے۔۔۔

کون ہے وہ،، پاشا نے اپنی پوری ٹیم ماہ بیر اور آریان سمیت سب کو الرٹ ہونے کا سنگنل دیا تھا۔۔۔

سر نمرہ حمدانی،،،میری مما کی میری پوری فیملی کی دشمن،،،،، آپ پلیز زکچھ کریں،،،ہماری عزت کا معاملہ ہے سر،،،، اس کیس کو یا تو ختم کریں یا اس پر تفصیل سے کام کریں،،،، تاکہ آگ یہ جھوٹا الزام ہے تو اس مجرم کو سزا ملی چاہیے وہ یہ حرکت کرنے کا سوچ بھی نا سکیں۔۔۔

تم فکر نہیں کرو شایان،،، تم۔ جانتے ہو،،، جرم کرنے والے کے خلاف ہماری عدالت میں صرف موت ہے موت،،، اور وہ بھی کتے کی،، پاشا کی آواز فون میں گھونج کر باہر نکلی تھی پیچھے کھڑے انسپیکٹر جو سب چھوڑ کر باہر سیگریٹ نوشی کرنے ایا تھا،،، یہ بات سن کر ہی گھبرا یا تھا کیونکہ شایان خود محبت کا مارا اپنے غم کو سیگریٹ کا دھواں پھونکتا کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس پر فون سپیکر پر لگا کر گاڑی کی چھت پر رکھا ہوا تھا۔۔

پر۔ سر،،، مجھے یہ سمجھ نہین آرہی کوئی پولیس والا اتنا غیر زمہ دار کیسے ہو سکتا وہ بغیر ایوڈینس کے کیسے کاروائی کر سکتا ہے۔۔

اگر ایسا کچھ نہیں ہو گا تو اس انسپیکٹر کی سسپینشن پکی ہے برخوردار ہم آرہے ہیں س،، میں ماہ بیر کو لے کر آرہا ہوں،،، اس کیس پر کام۔ ہو گا ہم ہو سپٹل وزٹ کریں گے۔۔۔

شیور سر تھینکیو سو مچ۔۔۔۔

پاشا نے فون۔ کاٹا اور ماہ بیر اور احان کے ساتھ باہر نکلا تھا۔۔۔

پیچھے شایان نے گاڑی کے بونٹ پر زور دار مکہ مارا آج زخم دوبارہ تازہ ہوئے تھے،،،، آج دوبارہ اسکے زخم پر اس لڑکی نے سامنے آکر نمک چھڑکا تھا وہ دور جانا چاہتا تھا اس سب سے بہت دور جہاں اس کا نام ونشان نا ہو،،، دماغ شعلہ بھڑکاتا یہی کہتا تھا کہ مل۔ گئی ہے پکڑو اور برباد کر دو مگر دل کہتا تھا کیسے تم جسے اپنی زات سے بھر کر چاہا اسے برباد کرو گے ،،،، مگر اس نے کونسا بھرم رکھا بلکہ اتنی بڑی دشمن نکلی وہ تو جس نے سانپ بن کر ڈس لیا۔۔۔

وہ اس دل و دماغ کی جنگ سے تنگ آکر تھانے کے باہر کھڑا زور سے چلایا تھا،،، جبکہ اندر سے باہر آتی عرشیہ یہ دیکھ کر جگہ سے اچھلی تھی،،،، وہ ٹھٹک کر رکی مگر نمرہ کھینچتی اسے چپکے سے باہر لے کر نکلتی چلی گئی کیونکہ معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا،،، آج پھر قریشی فیملی اس سے آگے نکلی تھی شکست نے منہ پر تھپڑ مارا تھا اب کیا فائدہ تھا یہاں۔ رکنے کا،،،، یہاں سے نکلنا ہی بہتر تھا ان سے بدلہ اب دائمہ ہی لے گی انکی بیٹی کو برباد کر کے۔۔۔۔

ملک ولا سے سب لوگ اپنے گھر آچکے تھے،،،، سارہ بیگم کب سے گھر آچکی تھیں،، جبکہ قریشی ہاؤس کی دہلیز سے ایان اپنی روتی تڑپتی بہن کو لے کر واپس آیا تھا جسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی جو اس نے سنا تھا کیا وہ سچ تھا احان ملنے گیا تھا علیشبہ کو،،،، اور وہ سب،،، لیکن احان ایسا کیوں کرے گا وہ ملنے گیا تھا تو اسے بتایا کیوں نہیں وہ جانتی تھی احان کس قدر جزباتی ہے اسکے معاملے میں وہ جانتی تھی یونیورسٹی میں جب بھی کچھ ہوتا تھا کوئی اسے کچھ کہتا تھا تو احان اسکی جان کو اجاتا تھا مگر یہ تو لڑکی،، دماغ یہ سوچ سوچ کر خراب ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

وہ سیدھا آکر اپنے کمرے میں آئی تھی اور اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی اور تکیے میں منہ دیے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی ۔۔۔

احان۔۔۔!!!!

آپ نے مجھ سے باتیں چھپائی۔۔۔

اور یہ سب جو اس پولیس والے نے بکواس کی،،،، پولیس تو غلط نہیں ہوتی نا وہ تو مجرم کو ہی پکڑتی ہے بغیر جرم والوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتی تو کیا اسکا احان واقع مجرم۔۔۔

ن،،، نہیں دل اس بات کی گواہی بھی نہیں دے رہا تھا جبکہ دماغ یہی کہہ رہا تھا تمھارے اور احان کے راستے میں آنے والا کانٹا احان چپکے سے خاموشی سے ختم کر دیتا ہے۔۔۔

اسے وہ ریومر یاد آیا جب پوری یونی میں ایک ہی ریومر تھا احان قریشی نے اس بندے کا قتل کر دیا جس نے ایبہا کو چھیڑا تھا،،، مگر اگلے دن وہ ریمومر جیسے زائقے کی طرح سب کی زبانوں سے غائب تھا۔۔۔

افففف ایبہافٹ سے اٹھی تھی اور بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر پانی پینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ناپانی تھا ناگلاس وہ جنجھلائی اور اٹھ کر نیچے کی جانب بڑھی۔۔۔

نیچھے سعیر زرش،،، ایان اور عائزہ،،، شاہ صاحب اور سارہ بیگم موجود تھے ایان نے سب کو بتایا کہ احان کو پولیس پکڑ کر لے گی ہے،، سب کے سروں پر شاہ پیلس کی چھت گری تھی۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے سارہ بیگم نے فورا سے پہلے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں مما ایسا کیسے ممکن ہے،،، جبکہ احان نے کچھ کیا نہیں۔۔۔۔

لیکن کیوں کوئی وجہ تو بتاو شاہ صاحب آگے آئے۔۔۔

ڈیڈی اسکی خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے کہ اس نے لڑکی پر تیزاب پھینک کر قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!

زرش کا تو سن کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔۔

یہ کیسے پوسیبل۔ہے بھائی احان ایسا نہیں کر سکتا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

ہمیں پتہ ہے گڑیا،، وہ سوچ بھی نہیں سکتا مگر پولیس والوں نے کہا۔ہے ہم انکے ساتھ کوپریٹ کریں۔۔۔

زرش۔میری جان سنبھالو خود کو کچھ نہیں۔ہو گا احان کو،،،وہ بے قصور ہے پھر ڈر کیسا کوئی کیا بگاڑ لے گا اسکا ریلکیس اپنی طبیعت نہیں خراب کرو۔۔۔۔

جاؤ سعیر زرش کو لے کر کمرے میں جاؤ فورا،،،،سارہ بیگم نے سعیر کو وہاں سے جانے کا کہا،،،وہ واقف تھیں اسکی کنڈیشن میں مگر شاید خوشیاں تو آتی آتی رستہ ہی بھول جاتی ہیں،،،، جبھی کوئی ٹینشن ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔۔۔

سعیر زرش کو لیے اوپر ایا تھا اس آرام سے گود میں اٹھائے اندر آیا آکر بیڈ پر اتارا۔۔

سعیر میں ٹھیک ہوں پلیززززز ایسے نہیں کریں،،،احان گھر تو آجائے گا نا۔۔۔۔

جی میری جان،،وہ اجائے گا وہ بے قصور ہے،،،،میں خود لے کر آؤں گا اسے،،تم۔ریلکیس رہو،،،اپنی طبیعت نے بگاڑو ورنہ یو ناو تمھارے معاملے میں کوتاہی مجھے برداشت نہیں،،،میں سزا دوں گا۔۔۔۔

سعیر تنگ نہیں کریں وہ ٹکیے پر ڈہہ گئ تھی۔۔۔

زرش ارا ممم سے۔۔۔۔!!!!

سعیر بوکھلایا۔۔۔

سوری سعیر پلیز زمگر میں ٹھیک ہوں۔۔۔

افف کیسے قابو کروں اسے میں،،،،،بتانے والا ابھی میں ہوں نہیں۔۔۔

ایک ہی طریقہ ہے،،، سعیر نے اسے بری طرح گھورا تھا۔۔
وہ بوکھلائی۔۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟؟

اگر اب کچھ الٹا سیدھا کیا میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

ارام۔کرنا تو بس آرام۔۔۔۔

نہیں نا!!!۔۔۔!!!
وہ باضد ہوئی۔۔

لگتا تم ایسے نہیں مانو گی وہ اس پر جھک کر اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں۔لے گیا یہ سب اتنا اچانک ہوا اسے سمجھنے کے موقع نہیں ملا وہ بری طرح بوکھلائی اور اسکی گرفت میں مچلی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ۔خود کو سیر اب کر کے اسکے نیچلے لب پر پیار کرتا اٹھا اور اسکا لال ٹماٹر چہرہ دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

سعیر بہت گندے ہیں اپ۔۔۔۔۔!!!

وہ۔چلائی اور سانس ہموار کرنے لگی۔۔۔

پر اوڈ ٹو بی میری جان۔۔۔

اب ارام۔کرو ورنہ پھر سے یہی ہو گا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

وہ۔کلس کر رہ گئ مگر مرتی کیا نا کرتی ناچار سائیڈ بدل کر کروٹ لیے لیٹی اور آنکھیں بند کیں،، سعیر نے پیار سے اسے اپنے حصار میں لے کر۔لیٹا اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا،، کچھ ہی دیر میں سکون حاصل کرتی نیند کی وادیوں میں چلی گی،، اسکی گہری سانسوں کی آواز پر سعیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو واقع گہری نیند میں تھی،، سعیر نرمی سے اس سے الگ ہو کر اٹھا،،، اسکے ماتھے پر پیار بھرا بوسا دیا،،، اور ایک مسکراتی نظر اپنی زندگی پر ڈالتا وہ لیمپ آف کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔

سعیر باہر آیا تو اپنے کمرے سے نکلتی ایہا پر نظر پڑی جو رونے کی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ کیے بیٹھی تھی،، سعیر نے اسے دیکھ کر لمبی سانس خارج کی اور اسکے پیچھے آئے۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں پرنسز میڈم۔۔۔۔؟؟

ایہا بھائی کی آواز پر پیچھے مڑی اسے دیکھا جو بڑی غور سے اسے ہی دیکھ کر رہا تھا۔۔۔

کیوں روئی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟

بھائی احان۔۔۔!!!

وہ کہہ کر دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

سعیر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔

کیوں رو رہی ہو یار،،،، کیا ہو گیا کچھ کیا نہیں اس نے پھر کیسے پکڑ سکتی اسے پولیس وہ واپس گھر اجائے گا مین خود لے کر آؤں گا آئی پرامس۔۔

بھائی کیا ان نے سچ میں یہ کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟

ابیہا سعیر نے۔اسے سر جھکا کر حیرت سے دیکھا اور کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا۔۔۔

پاگل ہو گی ہو بیہو۔۔۔؟؟

سوچ بھی کیسے سکتی ہو یہ سب تم۔۔۔

وہ۔ایسا کر ہی نہیں سکتا تمھیں یقین نہیں ہے کیا اسپر بولو۔۔۔۔

بھائی یقین کی بات نہیں ہے ڈیڈی اور آپکے بعد اگر آنکھیں بند کر کے میں نے کسی پر یقین کیا ہے تو وہ احان ہے مگر بھائی۔۔۔

مگر کیا ایہا۔۔۔؟؟

کیا بات ہے شئیر کرو مجھ سے میں تو تمھارا بیسٹ فرینڈ رہا ہوں نا ابتاؤ کیا بات ہے۔۔۔

بھائی جہاں وہ یہ کرنے کا سوچ نہیں سکتے وہ میرے اور اپنے درمیان کسی کو برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔

کیا مطلب ایہا کھل کر بتاؤ کیا ہوا ہے،، یہ سب کیا بول رہی ہو۔۔۔

بھائی علیشبہ احان کو پسند کرتی تھی،،، مجھے نہیں پتہ وہ کون تھی مگر احان کو نہیں پسند تھی وہ معصوم ایک سے ایک بات شروع دن سے لے کر اینڈ تک اسکو بتاتی چلی گئ احان کا لڑکوں کی زبان کھینچ لینا۔۔۔

مطلب کہ احان۔۔۔!!!

نن،،، نہیں جیسا احان تھا ویسا تو وہ خود بھی تھا ایک نظر زرش کو دیکھنے والی کی آنکھیں نکال دیتا تھا تو کچھ غلط نہیں تھا مگر یونہی لڑکی کا قتل۔۔۔
سعیر کا دل ہرگز نا مانا ایسا ممکن ہی نہیں۔ تھا نا ممکن تھا یہ۔۔

اچھا ریلکیس رونا بند کرو۔۔۔

تم تو بہادر گڑیا ہو نا میری،،، چپ ہو جاو۔۔۔۔

میں احان سے سچ پوچھو گا!!!!!!تم بے فکر رہو۔۔۔

احان پر یقین رکھنا اں یہا،،، ایک رشتے میں۔یقین سب سے پہلے آتا ہے۔۔۔۔

مگر ایہا کچھ سن کب رہی تھی وہ سنے بغیر روتی ہوئی۔کمرے میں بھاگی تھی پیچھے سعیر نے۔لب کچلا،،، کسی بھی تحقیق کے بغیر کچھ بھی کہنا نا ممکن تھا۔۔۔

پاشا ابراہیم۔اور ماہ بیر فور اشایان کی میل کی گئی لوکیشن پر پہنچے تھے وہ تھانے پہنچ کر پوری سیکیورٹی کے ساتھ اندر آئے تھے جہاں وہ مجرموں کی طرح ایک الگ جگہ پریشان بیٹھا تھا جبکہ شایان غصے سے پاگل ہوتا انسپیکٹر پر بھڑک رہا تھا

۔۔۔

وہ لوگ آگے پیچھے ہوئے کہ نمرہ اور عرشیہ موقع پا کر وہاں سے نکل گئیں۔۔۔
اب شایان انہیں کہاں ڈھونڈتا،،، وہ پولیس والے پر دھاڑ رہا تھا کہ آخر وہ گئیں تو گئیں کہاں۔۔۔۔
بھاگ گئیں۔۔۔!!!

پولیس والا لاجواب تھا وہ تو خود نہیں جانتا تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے،، اب ویکٹم کے گھر والے غائب تھے وہ کیسے احان کو اندر کر دیتا۔۔۔

مسٹر شایان،،،ماہ بیر کی آواز تھانے میں گھونجی تو شایان فورا مڑا۔۔۔
جبکہ انسپیکٹر کا انہیں دیکھ کر کاٹو تو بدن میں۔لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔۔

ہیے مسٹر ماہبیر حفیظ۔۔۔۔

سر آپکا بہت شکریہ آپ آئے۔۔۔

شایان نے بہت احترام سے ان سے بات کی۔۔۔۔

ہمارا فرض تھا شایان۔
مگر آپ ان پر کیوں دھاڑ رہے ہیں خیریت۔۔۔

سر جس ویکٹم کی ماں اور بہن یہاں پولیس سٹیشن میں موجود تھیں وہ اب غائب ہیں،،،،،،انہیں تو یہاں یہیں ہونا چاہیے تھا آپ نے کہا اور سچی ایف آئی آر کے مطابق لیکن وہ کہاں گئیں۔۔۔۔۔

تو صاف مطلب ہوا کہ وہ جھوٹی ایف آئی آر کٹوا کر پھنسا رہی ہیں،، اب کی بار پاشا ابراہیم نے اپنی دانست میں جواب دیا جبکہ انسپیکٹر کے گلے میں گھٹلی سی ابری تھی۔۔۔

نن،،، نہیں سر ہمیں تو ہوسپٹل بلایا گیا تھا کہ ہم آکر انو سٹیگیشن کریں اور تو اور اس وقت ایک ڈیڈ باڈی جھلسی ہوئی وہاں موجود تھی۔۔۔

دیکھیے انسپیکٹر راحیل جب بھی آپکو کسی انو سٹیگیشن کے لیے بلایا جاتا ہے تو اس پر کام کریں اسکی تفسیش کریں پوری طرح کہ کیا سب ثبوت گواہ اسکے خلاف ہیں کہ نہیں،،، باڈی کا پوسٹ ماڈم کرتے آپ۔۔۔

سر اسکی اجازت ہمیں ویکٹم کے گھر والوں نے نہیں دی اور وہاں کے ڈاکٹرز بھی کہہ رہے تھے۔۔۔

اپنے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی۔۔۔

نن،،،۔ نہیں انسپیکٹر گھبرایا۔۔۔

تو آپ بغیر کسی اور ثبوت کے کیسے اسے لے کر یہاں آسکتے ہیں۔۔۔

سسر،،، ہم ابھی چیک کر لیتے ہیں۔۔۔

بلکل نہیں پہلے تو ویکٹم کے گھر والے ڈھونڈھیے آپ پھر آپ کچھ اور سٹیپ لیے گا اور اس قدر لاپرواہی برتنے پر سسپینڈ کیا جاتا ہے جس کا لیٹر آپ کو بہت جلد مل جائے گا آپ کے کمیشنر سے۔۔۔۔

پر سر۔۔؛!!!

نو ارگیومینٹس،،ہم اس کیس کو خود دیکھ لیں گے کہ احان قریشی کتنے قصوروار اور مجرم۔ہیں کہ نہیں ماہ بیر نے اپنی فائل کھولی۔اس کیس کو نوٹ کیا اگر یہ جھوٹا کیس بھی ہوتا تب بھی وہ اس عورت کو سزا دیتے۔۔۔

اور رہی بات انسپیکٹر کی تو اب یہاں اس تھانے میں اسکا کوئی کام نہیں۔۔۔

آپ لے کر جاسکتے ہیں شایان اپنے بھائی کو یہاں سے جب تک۔ہمیں انکے خلاف کوئی ثبوت نہیں۔ملتا ہم انہیں با عزت بڑی کرتے ہیں۔۔۔

تھیں کیو سر تھینکیو سو مچ،،،، آپ کا احسان مند رہوں گا میں۔۔۔

یہ ہمارا فرض تھا برخوردار کوئی بات نہیں پاشا ابراہیم نے اسکا کندھا تھپتھپایا وہ اور مسکراتا باہر نکلا۔تھا اسکے پیچھے ہی ماہ بیر جبکہ وہ دونوں بھائی بے انتہا غصے اور غم میں۔تھانے سے تن فن کرتے نکلے تھے آج کوئی نا کوئی ہنگامہ۔پکا تھا۔۔

ایان نے نیچے لاونج میں۔ بیٹھے ہی شایان کو فون کیا تھا تب شایان گھر ہی واپس جا رہا تھا شایان نے ائیر پوڈ کنیکٹ کر کے کان سے لگائے۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!!

شایان کہاں ہو یار کیا بنا۔۔۔؟؟؟
ایان کی پریشان کن آواز فون کے اندر سے گھونجی۔۔۔

گھر جا رہا ہوں یار،،، رہائی ہو گئی ہے،،، سراسر پلان تھا ہمارے خلاف۔۔۔

واٹ کس کا اور کون کرے گا یونہہ۔۔۔۔؟؟

لمبی بات ہے ایان مل کر کریں گے،،، ابھی گھر جا رہا ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

بھائی مجھے گھر نہیں خالہ کے گھر جانا ایہا سے ملنا ہے مجھے،،،،، مجھے دیکھنا ہے اس سے بات کرنی ہے وہ بہت گھبرائی ہوئی ہو گی،،، مجھے اس سے بات کرنی ہے مجھے وہاں جانا پلیز زز۔۔۔۔۔

پر احان ماماڈیڈ انہیں کچھ نہیں پتہ انکا سوچو یار۔۔۔

کچھ نہیں بھائی،،،،انہیں سنبھال لیں گے مجھے ایہا سے بات کرنی ہے،،میں جانتا ہوں وہ کہیں نا کہیں اپنے پاگل دماغ سے کیا کیا باتیں سوچ رہی ہو گی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ریلیکس لے کر جاتا ہوں۔۔۔

تھینکس وہ خود بھی ایہا کے بارے میں۔سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ شاہ ولا پہنچے تھے
شاہ ولا پہنچے کر احان فورا سے اترتا آگے بڑھا مگر آگے لاونج میں خالہ اور شاہ صاحب کے بیٹھے دیکھ انکی۔طرف چلا آیا
۔۔۔

السلامُ علیکم خالہ۔۔

السلام علیکم انکل۔۔۔

واعلیکم السلام برخوردار،،،ہو آئے رہا جیل سے یہ کیا سننے کو۔مل۔رہا ہے ہمیں احان۔۔۔

انکل نہیں یہ سب جھوٹ تھا بکواس تھی میرے خلاف سراسر بکواس،،،علیشبہ کی ماں نے مجھے جان کے پھنسایا ہے،،،، وہاں وہ موجود تھیں نمرہ حمدانی اور عرشیہ،،،ان سب کی ملی بھگت تھی ہمیں برباد کرنا ہی انکا۔کام۔ہے پہلے شایان بھائی کو اپنے دھوکے کی بھینٹ چڑھایا اور اب مجھے۔۔۔

آپ پلیز زمیر ایقین کریں۔۔۔

تم ابیہا سے کتنا پیار کرتے ہو احان۔۔۔؟؟

سعیر نے اسے دیکھتے ہوئے بے حد سریس سا پوچھا۔۔۔

اپنی جان اپنی زات سے بھر کر چاہا ہے میں نے اسے بھائی،،،،،اپ جانتے ہیں میں کس قدر محبت کرتا ہوں اس سے میں اس قدر محبت کرتا ہوں اس سے کہ اگر اس دنیا میں اسکے علاوہ کسی کا بھی نام ابیہا شاہ ہو تو میں اس لڑکی کو ہی یہاں سے بھیج دوں یا ابیہا نامی نام۔اس دنیا سے ختم کر دوں کہ اسکا نام صرف مجھ تک محدود رہے میری زبان تک محدود رہ جائے ،،،،اسکی زات میری زات تک محدود رہ جائے،،، آپنی زات سے بھی بھر کر چاہا ہے اسے میں نے کہ میری زات تک۔فنا ہے اس پر۔۔۔

کیا کر سکتے ہو اسکے لیے احان قریشی۔۔۔

جان لے بھی سکتا ہوں،، جان دے بھی سکتا ہوں سعیر شاہ۔۔۔

اج۔تک کتنی جانیں لی ہیں تم نے احان قریشی۔۔۔۔

اب کی بار احان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

کیا مطلب ہے اپکا۔۔۔۔؟؟؟

آج تک کتنی جانیں نکالی ہیں اسکے لیے سچ بتانا بلکل سچ۔۔۔

ہاں لی ہیں،،، اور آگے بھی لونگا،، میرے ہاتھ نہیں رکیں گے،،،، اگر وہ میری ایہاکا نام بھی لیں گے اپنی گندی زبان سے۔۔

یہ کیا بکواس ہے احان،،،، شایان نے اسے گھورا۔۔۔

بکواس نہیں ہے بھائی ہاں،، لی ہے میں نے جانیں،، کیونکہ انکی گندی نظریں میری ایہا پر پڑتی تھی،،، دو سے تین بندوں کو ختم کر۔چکا ہوں،،، جس نے اس پر گندی نظر ڈالی مجھے یہ سب نہیں برداشت وہ میری ہے،، میری تھی اور میری ہی رہے گی کسی نے اس پر اپنی گھٹیا نظر بھی ڈی تو آنکھ اسکے چہرے سے علیحدہ کر کے پھینک دوں گا سانسیں چھین لوں گا اسکی۔۔۔

احان۔۔۔۔!!!

شاہ صاحب دھاڑے۔۔۔

انکل پلیززززز۔۔۔۔

مجھے میری ایہا پر کالی گھٹیا نظر برداشت نہیں آپ مجھے روک نہیں سکتے وہ میرے نام۔کی طرح میری ہے۔۔۔

اس بات پر اوپر کھڑی ایہا کے سر پر چھت گری تھی مطلب احان نے قتل کیے ہیں،،،، مطلب وہ۔۔۔۔

وہ جو احان کہ آواز سن۔کر باہر آئی تھی اسکی باتوں سے شدید تکلیف اور ڈری تھی اور روتی ہوئی ڈر کے مارے جا کر کمرے میں بند ہوئی تھی اور یہ۔منظر سعیر سے چھپا ہوا نہیں۔۔۔

احان ابھی تم۔جاو،،،،، پھر ارام۔سے بات ہو گئ۔۔۔

نہیں میں ایہا سے ملے۔بغیر ہر گز نہیں جاؤں گا بلکل نہیں۔۔۔

مگر وہ ابھی تم سے نہی۔ملنا چاہے گی۔۔

ایسانا۔ ممکن ہے مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔

ٹھیک ہے احان میں پوچھتی ہوں اس سے۔۔۔
تم مل لینا سارہ بیگم اس کے کمرے کی۔ جانب بڑھی تھیں جبکہ احان نے روکا۔۔

رکیں خالہ۔۔۔

مین خود مل لوں گا اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا اسے۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔؛!

اگر۔وہ نہیں چاہیے گی تو تم۔ نہیں ملو گے سعیر اسکے راستے میں آیا۔۔۔

بھائی میں کبھی آپ کے اور آپی کے معاملے میں۔ نہیں بولا لحاظہ آپ بھی میری بیوی کو میرے طریقے سے ٹریٹ کرنے دیں پلیز ززز۔۔۔۔۔

سعیر کو۔چپ لگی اور وہ لحاظ کرتا سائیڈ پر ہوا تھا شاید ابیہا کی ناسن کر وہ واپس اجائے گا مگر یہ محظ اسکی خام خیالی کے تھی
۔۔۔

احان دو تین سڑھیاں پھلانگ کر فورا سے اوپر آیا تھا،،،اسے امید تھی اسکی ایہا سمجھے گی اسے،،،اسکی بات سنے گی۔۔۔

وہ جلدی سے ایہا کے کمرے کی طرف آیا،،،اور آکر دروزاہ ناک کیا۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

ایہامیری جان اوپن داڈور اپنے احان کی بات سنو۔۔۔

مجھے نہیں سننی آپکی کوئی بھی بات قاتل ہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔

ا،،ایہا۔۔۔۔!!!!

تم۔پاگل۔ہو گئ ہو ایہایہ۔کیسی باتیں کر رہی ہو میری بات سنو تمھیں۔اپنے احان پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔

نہیں آپ نے اپنے منہ سے بولا ہے خاک یقین کرو مجھے نہیں کھولنا آپ جھوٹے ہیں آپ باتیں بھی چھپاتے ہیں لڑکی سے ملنے گئے ءمجھے بتایا بھی نہیں وہ بھی ہوٹل میں۔آپ جانتے ہیں وہ کیسی لڑکی ہے اپ۔پھر بھی گئے اور مجھے نہیں بتایا کہیں آپ کا سچ سامنے نا آئے،،،اور قتل بھی کیا۔۔

ایہا۔شٹ آپ۔۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔۔

یہ۔کیا بکواس کیے جا رہی ہو،،،میں سن رہا ہوں،،،کچھ بول نہیں رہا اسکا مطلب یہ نہیں۔کہ تم کچھ بھی بولی جاؤ۔۔۔

بکواس بند کر کے دروازہ کھولو اگر میں خود اندر آیا تو آج اچھا نہیں ہو گا ایہا۔۔۔۔

نہیں کھولوں گی مجھے شکل نہیں دیکھنی آپکی جائیں۔۔۔۔!!!

وہ۔دھاڑی۔۔۔۔!!!

اب کی بار احان کا پارا ہوا کو چھوا تھا،،،غصے کی ہر حد پار ہوئی تھی جبھی ایک ہی جست میں دروازے کو ٹانگ مار تا دروازہ دھاڑ سے کھول کر اندر داخل ہوا تھا،،وہ دھاڑ سن کر فورا بیڈ سے اچھلی تھی،،،سفید کرتی کے نیچے چست سا پجامہ پہنے ،،،سر پر حجاب سٹائل کا ڈوپٹہ لیے وہ کسی حور پری سے کم نہیں لگ رہی تھی،،چاکلیٹ ل براون آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ پڑ رہی تھیں احان نے غصیلی اور گہری۔نگاہ سامنے کھڑی اپنی پری پر ڈالی جو ہر سراپے میں حسین لگتی تھی ،،،،عشق کا بولتا بھوت،،،غصے کی انتہا آج اسکا دماغ خراب ہوا تھا اسکی بکواس سن کر جبھی لال وحشت بھری آنکھوں سے اسے بہت شدید گھورا تھا شاید ہی اج پہلے دفعہ وہ جو اسے اتنی پیار اور احترام کی نظر سے دیکھتا تھا آج غصے سے گھور رہا تھا جیسے اپنی آنکھوں کی تپش سے اسے پگھلا دے گا۔۔۔

ایہا نے روتے ہوئے اپنے لب ترکیے تھے۔۔۔

احان چلے جاؤ یہاں مجھے شکل نہیں دیکھنی،،،نا کوئی اور جھوٹی بات سننی ہے جاؤ وہ غرائی۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔!!!
جسٹ شٹ اپ وہ لمبے دہگ بڑھتا اسکے قریب آکر اس کے بہت قریب جھک کر شدید قسم کا غرایا تھا کہ وہ اپنی۔ جگہ سے اچھل کر پیچھے جب بہت اچانک احان نے اسکی نازک کلائی اپنی گرفت میں لی تھی اور اسے سر تا پیر جھلسا دینے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا بکواس کر رہیں تھیں ابھی ہاں بولو،،، شکل نہیں دیکھنی بات نہیں کرنی ہاں،،وہ اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھتا اسے اپنے قریب کرتا بولا وہ بے حد گھبرائی تھی۔۔۔
کیوں نہیں کرنی مسز ایہا احان قریشی بھول رہیں ہیں آپ کہ آپ کون ہیں،،،،، آپ کا نام کیا ہے،،،،، آپکی پہچان کیا ہے وہ غرایا۔۔۔۔

اا،،احان جسٹ لیو می دفعہ ہو جاو یہاں سے حیرت در حیرت اسکا یہ روپ دیکھ کر وہ اور ہرٹ ہو رہی تھی مگر وہ۔ پاگل جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا نا آج اس معصوم چہرے کا طواف کرتے ہوئے آنسو دیکھ رہے تھے جیسے وہ ہوں ہی نہیں
۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی،،،، جانتی ہو کہ کے سامنے کھڑی کیا بکے جا رہی ہو،،، کیسے،، کیسے بات نہیں۔ کرو گی تم مجھ سے ایہا احان قریشی تمھاری یہ زبان ہی کیوں چلے اگر تم نے مجھ سے بات نہیں کرنی تمھاری آنکھوں میں بینائی ہی کیوں ہے،،،

آگ تم نے مجھے ہی نہیں دیکھنا!!!!!!!!!،،، تمھاری نظروں کے پردے کی حد صرف مجھے تک اپنے محرم تک ہے،، صرف اپنے احان تک،،، تمھارے۔منہ میں اس زبان پر صرف ایک ہی ورد ہونا چاہیے احان،،،، احان قریشی،،، تمھارے کان صرف مجھے سننے تک محدود ہونے چاہیے کیونکہ تم ہو ایہا،،، احان کی ایہا ایک جھٹکے سے اسے مڑتا اسکی کمر خود سے لگائے ایک ہاتھ پیٹ کے گرد گھمائے بے حد سنجیدگی اور دانت پیس کر اسے ایک ایک بات باور کروا رہا تھا ۔۔۔

احان یو آر ہرٹنگ می لی می جاؤ یہاں سے مجھے بات نہیں کرنی۔،، مجھے کچھ نہیں سننا ایک قاتل ہیں آپ مجھے ایک قاتل کے ساتھ نہیں رہنا،،،، اور بھی جانے کیا۔۔۔

اس سے آگے وہ کیا کیا بکتی جب احان دھاڑا۔۔۔

ایہا بکواس بند اس سے آگے کچھ بھی بولا تو تمھاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا وہ اسکے کان کے قریب دھاڑا تھا ایہا کا کان سن ہوا تھا۔۔۔

احان نے اسے شدید قسم۔کا گھورا۔۔۔

جو بکواس کر چکی ہو تمھیں معلوم ہے کہ تم نے کس کو کیا بولا ہے مسز احان۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا تم کچھ بھی بولی جاؤ گی اور میں سنتا رہو گا!!!!!،،،، تمھاری بکواس سنتا رہو گا کچھ نہیں کہوں گا وہ اپنی گرفت اپنی پکڑ مزید سخت کرتا اسکے کان کے قریب غرایا جبکہ ایک ہاتھ سے اسکا حجاب کھولا تھا وہ اسکی حرکتیں اور غصہ دیکھ کر سانس رک گئی تھی۔۔۔

یی،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،، احان،،، آپ میرے ساتھ۔۔

بکواس بند۔۔۔۔۔۔!!!!!!

بلکل بند مجھے تمھاری ایک بھی بکواس کی آواز نا آئے ورنہ بولتی بند کروانا مجھے اچھے سے آتا ہے وہ معنی خیزی سا بولتا اسکے گلے سے اسکا حجاب اتارتا بیڈ پر پھینک چکا تھا جب کو وہ تھڑ تھڑ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔ آپ،،، پلیززز چھوڑیں مجھے میں ماما۔ کو بلا لوں گی اس معصوم نے معصوم سے دلیل دی تھی مگر وہ پاگل ادمی۔ سر پھرا اج۔ غصے میں پاگل ہوتا کچھ سن ہی نہیں رہا تھا جو کہتا تھا کہ وہ اپنی ابیہا کو پھول سے بھی تکلیف نہیں۔ دے سکتا مگر آج خود ہی اسے شاید اپنے سے بہت دور کرنے جا رہا تھا۔۔۔

بلاؤ میری جان،،،، جسکو چاہو بلاؤ،،،،، مگر یہ میرا اور تمھارا پرسنل۔ میٹر ہے میں کسی کو بولنے کا حق نہیں دوں گا،،، چاہے وہ۔ تمھاری ماما۔ ہوں یا میری وہ اسکی گردن پر۔ لب رکھتا گویا مدہوشی میں بولا۔۔۔

اا،،احان،،، وہ کانپ اٹھی تھی،،،،، اس قدر پرشدت لمس سے ہاتھوں سے جان۔ نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

احان،،،پلیز زلیومی مت کریں،،،مجھے آپ نفرت کرنے،،،ابھی وہ۔کچھ بولتی احان نے جھٹکے سے اسے خود کے طرف مڑا۔۔۔

کیابکواس کی ہے ان۔لبوں سے میری جان نے ابھی۔۔۔

کیابولا دوبارہ فرمایئے ارشاد ایہااحان قریشی،،،،کیاکرنے پر مجبور کر رہاہوں میں اپنی زندگی کو وہ اسکے نچلے لب کو انگھوٹے سے سہلاتا بولا۔۔۔۔

نن،،،نفرت،،،،وہ گویا آنکھیں میچے اس سے ڈر کر گھر رائی ہوئی بولی۔۔۔

احان نے اسے شدید گھورااور اسے مزید قریب کیااحان کی جھلسی ہوئی گرم سانسیں اسکے چہرے پر پڑی تھیں آنکھوں کے تپش سے ایہاکا چہرہ جھلس رہاتھا۔۔۔

وہ توتب ہو گی میری جان جب تمھارے دل سے میں نکل پاؤں گا،،تم مجھ سے کچھ بھی کر سکتی ہو نفرت نہیں ایہااحان ،،،کیونکہ تمھاری رگوں میں خون بن کر ڈوروں گااس قدر کے تم میری قربت میرے لیے تل۔ تل تڑپو گی میں تھوڑاسا بھی دور جاؤں گا تمھاری اپنی سانس اٹکے گی میں تمھیں اپنا۔عادی بناچکاہوں اور اب جو کرنے والاہوں اس سے تم خود کو مجھ سے عشق کرنے سے روک نہیں پاؤ گی وہ کہتا جھٹکے سے مگر بے حد نرمی سے اسکی نرماہٹ کاخیال کرتے اسکے لبوں پر جھکا تھانچلے لب کو عقیدت سے چومتا انہیں اپنی شدت بھری گرفت میں لیا،،،ایہااسکی قید میں مچل کر رہ گئ،،اسکے لمس میں شدت تھی،،محبت تھی،،دیوانگی تھی،،،،پاگل پن تھا،،ایک جنون تھاشاید جس سے وہ ناواقف

تھی ایک ٹرپ تھی ایک پیاس تھی جس بجھے نہیں بجھ رہی تھی،،،ان یہا کو لگا تھا اسکا سانس بند ہو جائے گا کبھی اسکے شرٹ پر جھٹکا دیا مگر وہ۔ہنوز خود کو اچھی طرح سیر اب کر کے پیچھے ہٹا تھا،،اور اسکا لال غصے اور شرم سے بھرا چہرہ دیکھ کر اتنے غصے میں بھی عنابی لبوں پر مسکان پھیلی تھی۔۔

کیا ہوا میری جان،،،بس ہو گئی اگر تمھیں پورا دن میرا یہی جنون غصہ خود پر برداشت کرنا پڑے تو کیا کرو گی ایہا کو تم مجھے اتنی سے دیر شدید قسم کا دلا چکی ہو کہ وہ میں چاہ کر بھی کم نہیں کر سکتا صرف تمھاری اس بکواس کی وجہ سے۔۔۔

جانتی ہو تم کیا ہو میرے لیے ایہا احان،،،تم میری وہ انت الحیات ہو جس کے بغیر میری روح خالی ہے،،،تم میری سانس ہو تمھارے بغیر یہ احان کچھ نہیں کہ تم میری وہ طاقت ہو جس کی وجہ سے میں۔دنیا کے ہر ڈر کا سامنا بہادری سے کرتا ہوا اور وہ ڈر ہو جس کی وجہ سے میں دنیا کہ تمام۔وحشیوں سے ڈرتا ہوں کہ انکی گھٹیا نظر تم پر نا پڑ جائے،،،تم میرا واحد وہ ڈر ہو جسے کھونے سے میں تھڑ تھڑ کانپ اٹھتا ہوں اور تم نے کیا بولا تھا ایہا ہو نہ۔۔۔

کہ میں قاتل ہوں میں نے قتل کیے ہیں،،،میں لڑکی سے ملنے گیا تمھیں نہیں بتایا کہ مجھے ڈر تھا میرا سچ نا سامنے سجائے وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر اپنی انگلیوں کے پوروں سے چہرے پر شرارتیں کرتیں زلفوں کو بے حد نرمی سے پیچھے کرتا بولا اور چہرے کے ایک ایک دلکش نقوش کو انگلیوں کے پوروں سے محسوس کرنے کے بعد اپنے تشنہ لبوں سے ایک ایک خوبصورت حسین نقوش کی خوبصورتی کے سراہا وہ سانس روکے اپنی ہر صلاحیت کو مفلوج ہوتا دیکھ کر اسکی باہوں میں قید سی کھڑی تھی کہ اگر احان کے بازوں کا سہارا نہیں ہوتا تو نا جانے وہ کب سے گر کر زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

ہاں میری جان،، قتل تو میں نے کیے ہیں،،، جانتی ہو کیوں،،،، کیونکہ وہ حیوان وہ درندے احان قریشی کی واحد ملکیت اسکے اثاثے اسکی کل۔کائنات پر اپنی گھٹیا غلیظ نظر رکھے بیٹھے ہوئے تھے یہ سب جانتے ہوئے کہ جو احان کا ہوتا ہے وہ صرف احان کو ہوتا ہے اسے پکارنے بلانے،،، اسے چھونے اسے پیار کرنے۔اسے سننے کا حق صرف اور صرف احان کا ہے پھر بھی وہ جنگلی کتے تم پر اپنی گھٹیا نظر رکھے ہوئے تھے اور تمھارے بارے میں اپنی زبان میں بھونک کر غلیظ الفاظ بکتے ہوئے مجھے زہر لگ رہے تھے اور میری ان آنکھوں ایک انکھ نہیں بھا رہے تھے جبھی انکا اس دنیا میں کوئی کام نہیں تھا،،،، کیونکہ تمھیں پتہ ہے نا میری محبت میری نظروں کی حد تک سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتی ہے اور یہی چیز میں تم سے چاہتا ہوں،، تم میری فرمانبرداری کرو گی میں جانتا ہوں مگر باہر والوں کا پھر بھی قطع یہ حق نہیں دیتا کہ وہ سب کریں،،، اور میری محبت پر ایک بھی نظر ڈالیں،،،، اس لیے ان کا جینا نہیں بنتا تھا،،، اور رہی بات میری جان،،، تمھارے اس پاگل سر پھرے شوہر کے لڑکی سے ملنے جانا تو یہ تو یہ سن لو کہ میں اپنے شوق سے اسے ملنے گیا تھا میں اسے اسکی اوقات یاد دلانے گیا تھا جو کچھ وہ کرنا چاہتی تھی میری اس ہاتھ ایک تھپڑ نے اسے زمین بوس کر کے میرے قدموں میں گر کے اس بیغیرت لڑکی کی اوقات یاد کروادی تھی کیا تمھیں اپنے احان اسکی زبان پر رتی بھر بھروسہ نہیں ہے ایسا احان کہ تم اسکے کردار کو مشکوک نگاہ سے دیکھو اب کی بار وہ اسکے چہرے کی طواف کرتا سکی سراحی دار گردن پر نظریں جمائے بولا تھا۔

وہ۔یہ سب سن کر تڑپ سی گئی تھی بھروسہ تو تھا،،، مان تھا،، جو جو وہ۔بک رہا تھا وہ ایک ایک لفظ کتنا سچا ہے گواہ لب ولہجہ باخود تھا وہ سسک پڑی مگر وہ اسکے سامنے کو نظر انداز کر کے اب کی بار خود سے لگائے اسکی گردن پر جھکا تھا اور بہت پیار سے اپنی پیار کی چھاپ چھوڑنا شروع کی تھی یہاں تک کہ سامنے والی پری پیکر کو خود اپنا آپ بے دم۔ہوتا محسوس ہوا تھا جبھی۔اسکی شرٹ کندھوں سے مٹھی میں جکڑ کر گہرے سانس بھرے تھے۔۔۔

اا،،،احان نو ڈونٹ دو ڈیٹ۔۔۔۔!!!!

مگر وہ۔ سن ہی کہاں رہا تھا مدہوش ہوتا اسکی گردن میں منہ دیے پیار بھری مہر۔لگاتا اس میں گم۔ ہوتا جا رہا تھا مگر ایہا اس کہ قربت میں کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اا،،،احان وہ ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکا دیتی مڑی تھی جب اچانک اسکے پیٹ کے گرد ہاتھ لپیٹ کر دوبارہ احان نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔

یاد رکھنا ایہا احان قریشی،،جب جب تم مجھ سے دور ہو کر میری جان نکالو گی میں تم سے اسکا بدلہ سود سمیت واپس کروں گا،،،،اور اگر تمھیں مجھ سے الگ ہونا ہے نا تو خلہ مت مانگنا تمھیں اجازت ہے کہ اپنے ان حسین ہاتھوں سے میری جان لے لینا میں افف تک بھی نہیں کروں گا میرے عشق کی توہین ہو گی خوشی خوشی اپنی سانس تمھارے حوالے کر جاؤں گا،،وہ اپنی انگلی کی پوروں کے اسکے بازو پر پھیرتا گویا مدہوش سا ہوتا کندھے سے بازو سے ہاتھ تک کا سفر طہہ کرتا اسکے نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں۔لے کر اپنے لبوں سے لگاتا قرب اور محبت سے بھرپور لہجے میں بولا تھا ایہا سن سی کھڑی تھی مگر اسکے الفاظ تھے کہ خنجر جو سیدھا دل پر وار کر رہے تھے جو اسکے انکھوں سے اشک بہا رہے تھے احان نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف موڑا اور اسکی آنکھوں میں۔ دیکھا۔۔

ان ہیروں کو بے مول مت کرو میری جان،،،،انہیں بہانے کی اجازت نہیں۔ دی میں نے تمھیں نا ہی ان حسین آنکھوں پر ظلم۔ کرنے کی۔۔۔

اپنے احان پر یقین رکھنا اور یاد رکھنا میں تب تمھارے سامنے آؤں گا،،تب تمھارے پاس آؤں گا جب احان کی ایہا اس پر پکا اور مضبوط یقین کرتی اسے خود پکارے گی اس سے پہلے تم میری شکل نہیں۔ دیکھے گی وہ کہ کر رکا نہیں بلکہ نکلتا

چلا گیا پیچھے وہ بت بنی وہی کھڑی رہی،، جو کچھ ہوا بہت اچانک تھا،،، وہ اس جگہ کو تکتی رہ گئ جہاں وہ ابھی اسکے اتنے قریب اسکی شہہ رگ سے زیادہ قریب ہوتا محسوس ہو رہا تھا اور اب اپنے لفظوں کا وار اسکی جان پر کرتا ایک دم یونہہ دور گیا تھا کہ ایہا کو لگا کہ اسکی جان بھی اپنے قدموں کے ساتھ نکال کر لے گیا ہے جبھی وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بیڈ پر ڈہہ گئ تھی۔۔۔۔

اُداس راتوں کا کوئی لمحہ جب تم پے چھائے تو مجھے بتانا
وہ میرے جیسی وفا کے قسمیں کوئی اور کھائے تو مجھے بتانا
مکافات عمل بھی تو اٹل ہے جاناں یہ تو بالکل طے شدہ ہے
یہ میرا وقت جب کل تم پے آئے جو۔ ٹھہر جائے تو مجھے بتانا
وہ لفظ سارے وہ تیغ لہجہ ہو بہو سب یاد ہیں مجھ کو
کوئی تیر الہجہ تم پر کبھی جو واپس لٹائے تو مجھے بتانا
شوق سے میں تو جی رہا ہوں یہ ہجر جو عابد تیری عطا ہے
اگر تم سے ہجر کا کوئی لمحہ جب گزر نا پائے تو مجھے بتانا

شایان احان کو شاہ ولا چھوڑ کر خود وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا کیونکہ آج زخموں پر نمک جو چھڑکا گیا تھا جسکی شکل نا دیکھنے کا ارادہ کیا تھا آج اسکی منہوس شکل سامنے آگئ تھی جسم اور دل کے گہرے زخم چیرتے چلے گئے تھے دل کرتا تھا کہ اسے دیکھا ہے اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچے اور اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لیجائے اپنی دسترس میں۔ قید کر لے نا مرنے دے نا جینے دے محبت بھی نا کرے اپنی نفرت میں اسے تل۔ تل تڑپائے،، اور دماغ وہ تو الگ ہی صدائیں بلند کرتا تھا وہ کہتا تھا ماں کی بات مان شایان مل گئ ہے پکڑ لے کر اسے برباد کر دے طاقت بھی رکھتا اور کر سکتا ہے مگر اپنی

محبت کا کون برا سوچ سکتا ہے دل تو کیا تھا اس کی ماں کی نکاح والی بات کا اقرار کر کے لے جائے اور اسکی زبان کی مطابق وہ سب کر دیکھائے جو بکواس جو غلاظت وہ منہ سے بک رہی تھی مگر وہ شایان قریشی تھا شایان قریشی جسے اپنی عزت اپنے بھرم کا خیال تھا ایک طرف سے تو دل کر رہا تھا شوٹ کر دے اسے وہاں رہتا یا وہ سامنے رہتی تو شاید آج غصے سے پاگل ہو تا کچھ کر بیٹھے یا پھر تنی ہوئی رگیں پھٹ جاتیں یا پھر کچھ بھی وہ تو اچھا ہوا وہ خود وہاں سے نکل گئ تھی لیکن اب یہ تو طہہ تھا شایان کو اسکی شکل نہیں دیکھنی تھی بھاڑ میں جائے مگر اسکی وجہ سے اگر اسکی فیملی کوئی تکلیف پہنچی یا کسی قسم کا نقصان اٹھانا پڑا وہ اسے جان سے مار دے گا ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا وارن کرنا ضروری تھا مگر ابھی ابھی تو وہ اسکا نام بھی برداشت نہیں۔ کر پا رہا تھا۔۔۔

جبھی گاڑی 200 کی سپیڈ سے لاہور کی وایران سڑکوں پر چل رہی تھی یہ راستہ بحریہ کو جاتا تھا رات کے 12 بجے کا وقت تھا سڑکیں سنسان ہی تھیں چند ہی گاڑیاں تھی جس سے بال بال یہ ٹکراتا بچا مگر شاید اسکی یہی کوشش تھی کہ یہ جان ہی دے دے ایک مرتبہ بھی نا سوچا کہ گھر میں ماں ہے جو انتظار کر رہی ہے لیکن شاید نہیں یقیناماں کی دعاؤں سے ہی وہ بال بال بچا تھا دو دفعہ شدید ایکسیڈنٹ سے۔۔۔۔

گاڑی جھٹکے سے ایک بریک لگانے کے بعد گولف کنٹری کلب کے باہر رکی تھی آج کئ عرصے بعد وہ کلب آیا تھا اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ وہ کب پہلی دفعہ کلب گیا تھا اور غلطی سے آمنہ بیگم نے کلب میں اسکی پک دیکھ لی تھی جس سے وہ اس سے خاصا ناراض ہوئی تھی لندن میں۔ ہی فرینڈ گروپ کے ساتھ ہی گیا ہو گا اس کے بعد ماں سے کیے گئے وعدے کے مطابق وہ کبھی کلب نا آیا مگر آج سارے وعدے توڑ دیے تھے اور جبھی شاید سیگریٹ نوشی شروع کر دی تھی کیونکہ اس ٹوٹے ہوئے انسان کے مطابق وعدوں کی اب کوئی اہمیت نہیں تھی اس۔ سے بھی تو کسی نے وعدے کیے تھے نا اور کیسے توڑ دیے تھے سب جھوٹا ہوتا ہے اب وہ سارے وعدے بھلائے کلب کے باہر آ کر رکا تھا یہ لاہور کا۔ موسٹ فینس کلب ہے جہانائٹ پارٹیز،،، کنسرٹس اور بھی کافی کچھ ہوتا ہے وہ ایک جھٹکے سے گاڑی سے نکلا تھا ایک نظر اس کلب پر ڈال کر وہ زخمی اور طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔

دیکھ لو۔ عرشیہ دورانی اور سوری فامیہ "فامیہ" حمدانی تمھاری محبت دیوانگی نے مجھے آج اپنی ماں سے کیا گیا وعدہ توڑنے پر مجبور کر دیا اور دیکھو "دیکھو" اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ آج میں نشہ کر کے اس کلب میں۔ جا رہا ہوں اپنے آپ کو سکون دو۔۔

کاش کاش،،،،،،،کاش وہ جان پاتا کہ سکوں ان میں نہیں شایان قریشی سکون ان سب چیزوں میں نہیں ہے سکون تو رب کی بارگاہ میں ہے رب کی آغوش میں نماز پڑھ قرآن پڑھ اور دیکھ رب تیرے سارے غم کیسے دھوتا ہے تیری وقتی آزمائش کیسے ختم کرتا ہے مگر شاید وہ پاگل آدمی کچھ سمجھنے کی صلاحیت سے ہی مفلوج ہو گیا تھا آج۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا جہاں کوئی ہنگامہ برپا تھا موسیقی اور ڈانس اپنے عروج پر تھا لوگ اپنے اندر حرام مشروب انڈیلتے ہوئے جانے کس گناہ میں مصروف تھے شایان کو یہ سب دیکھ کر گھن آئی یہاں کوئی کسی کی باہوں میں۔ گر رہی تھی تو کوئی کسی کی۔۔

وہ گویا طنزیہ مسکرایا۔۔۔!!

آہہہہ۔۔۔۔!!!
چیپ ڈرٹی گرلز،، طوائفیں۔۔۔!!

کم۔ازکم۔لندن میں ایسا تو کچھ نہیں تھا ناوہ جب ہوش نہیں نہیں ہوتے تو کسی ان نان کو قریب نہیں آنے دیتے پر یہاں نشے میں۔دھت کوئی کسی کی بازو میں جھول رہی ہے تو کوئی کسی کی۔۔

لعنت ہے۔۔۔!!!.

وہ آکر ایک ٹیبل پر پاؤں رکھے بیٹھا تھا،، سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا وہ اپنے اندر کا غبار جیسے بادل بنتے اڑتے سیگریٹ کے دھوئیں سے نکال کر باہر پھینک رہا تھا،،، آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔اس منظر سے اسے شدید کوفت ہو رہی تھی مگر ڈھیٹ بنا وہی بیٹھا رہا۔۔۔

ایک لڑکی اسکے پاس آئی اور آکر ڈانس کی آفر کی جس کو اس نے ایک زبردست گھوری سے نوازہ مگر انکار نہیں کیا وہی اٹھ کر فوراً ہاتھ تھاما اسے مزید اور زور سے گھماتا سامنے کسی لڑکے پر پھینکا تھا کس کی باہوں میں۔وہ کچھ دیر پہلے تھے اور پھر سے سامنے چیئر پر یونہہ براجمان ہوا تھا جیسا کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

جبکہ وہ لڑکی چیختی چلاتی رہ گئ مگر اس ڈھیٹ پر کوئی اثر نا ہوا۔۔۔

دائمہ حمدانی رات پاکستان پہنچ چکی تھی مگر رات کو فصیح کے اثرار پر اسکے فارم ہاؤس چلی گئ تھی دونوں وہاں ایک جشن کی رات گزاری تھی اور صبح واپس آئی تھی وہ،،، سیدھا حمدانی ہاؤس آئی تھی وہاں جیسی ہی اپنے گھر میں۔آئی تو گھر میں ایسے جیسے الو بول رہے تھے دائمہ کو حیرانی ہوئی جبھی وہ چلتی کچن میں آئی،، کچن میں آکر سامنے سٹینڈ سے گلاس اٹھا کر

ڈسپینسر میں سے پانی بھر کر پینے لگی،،، پانی پیتے ہوئے اس پاس اپنی خاطر نظریں گھومائیں مگر ناماں نظر آئی نا بہن اسے بہت حیرانی ہوئی۔۔۔

وہ چل کر باہر آئی اور جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتی وہ بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترنے لگی جہاں کواٹرز تھے جہاں ان کے گھر کے نوکر رہتے تھے۔۔۔

بھاری بوٹوں کی دھمک کواٹرز میں گھونجی تو تمام نوکر فورا اسے الرٹ ہوئے تھے یہ سٹائل ان قدموں کی آواز یہ وفادار نوکر بھیڑ میں بھی پہچان لیتے تھے جبھی سب اپنے اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئے تھے۔۔۔

دائمہ سیڑھیاں اترتی بیسمنٹ میں آئی وہ سب نوکر کمرے سے باہر آئے تھے۔۔

ہیلو میم۔۔۔!!!

ہیلو۔۔۔!!

دائمہ ایک نظر بیسمنٹ میں دوراتی بولی۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔؟؟

ایک ملازم۔نے۔شاید سوال پوچھ کر کوتاہی کی تھی جبھی دائمہ نے بری طرح اسے گھورا تھا۔۔۔

ہاں تو تمھیں مسلئہ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔۔۔

سسس،،سوری میم۔۔۔

بائی داوے مام کہاں ہے اور فامی وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟

میم وہ تو یہاں سے چلی گئیں ہیں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟
کہاں کدھر گئیں ہیں بتائے بغیر اچانک۔۔۔۔

میم وہ بحریہ کے اپارٹمنٹ میں جاچکی ہیں آپ وہاں جا کر دیکھ لیں۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔!!!
ٹھنڈی ہنکار بھری گئی۔۔۔
مطلب کبوتر نے بلی سے ڈر کر آنکھیں میچ لیں۔۔۔

ہونہہ۔۔۔!!!
کمون ماں،،،۔میری ماں ہو کر آپ کس سے ڈر گئیں،،،،اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اس ماں ایسے ہی اپنا اتنا عالیشان گھر چھوڑ کر اتنے آرام۔عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر کہیں اور نہیں جاسکتیں دائمہ نے کچھ سوچ کر سمجھ داری میں سر ہلایا
۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!

ویل اوکے۔۔۔

اور تم لوگوں کا بھی کوئی بندوبست کرتی ہوں۔۔۔

جب تک مام یا میں گھر نہیں آجاتے تم لوگ اپنے اپنے گھر جاو۔۔۔۔

یہاں کوئی نہیں رکے گا،، میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی دائمہ نے چٹکی بجا کر انہیں باہر کی طرف اشارہ کر کے راستہ دیکھایا۔۔۔

پرمیم۔۔۔!!

کسی مظلوم نے شاید بولنے کی کوشش ہی کی تھی جب دائمہ نے اسے شدید قسم کی گھوری سے نوازہ تھا۔۔۔

آئی سیڈ آوٹ فرام ہئیر۔۔۔۔!!!

وہ دھاڑی تھی ساری ملازم سانس تک روک گئے تھے۔۔

نو مورارگیومینٹس۔۔۔۔!!!!

جسٹ آوٹ۔۔۔۔!!!

دفعہ ہو جاو جہاں مرضی،،، گھر جاؤ یا جہنم میں۔۔۔

آئی ڈیمن کیئر۔۔۔!!!

جج،،، جی میم۔۔۔!!!

دائمہ انہیں ایک ایک گھوری سے نوازتی اسی طرح اوپر بھری تھی۔

اوپر آکر ایک نظر اپنے گھر کو دیکھا اور ماں کی بیوقوفی پر نفی میں سر ہلایا۔۔

ڈرائیور۔۔۔۔۔۔!!!!

ڈرائیور۔۔۔۔۔!!!!!!!!

وہ دھاڑی۔۔۔

جی جی بیگم صاحبہ۔۔۔!!

گاڑی نکالو۔۔۔

جی میم۔۔۔۔!!

وہ فورا سر خم کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

دائمہ کے چہرے پر ایک چمک تھی،،،کسیے کچھ پا لینے کی کشش اور ایک غرور وہ سمجھی تھی کہ وہ یہاں تک اچکی ہے آگے اب چٹکیوں کا کام ہے۔۔۔

مگر۔۔!!

وہ نہیں جانتی تھی اس سے زیادہ اللہ طاقتور ہے اس کی من مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اور غرور کرنے والا کیسے منہ کے بل گرتا ہے شاید وہ بھول گئ تھی یا پھر جانتی نہیں تھی اب اسے وقت ہی مزہ چکھاتا ۔۔۔

فصیح اور فصیح کی ماں دونوں اپنے چھوٹے سے گھر میں بیٹھے تھے،، کسی گہری سوچ میں،، جبکہ فصیح تو مزے سے مونگ پھلی کھانے میں مصروف تھا ایک ہاتھ میں سیگریٹ پکڑے سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔
اپنی ماں کو گہری سوچ میں۔ دیکھ وہ تجسس کے ہاتھوں ماں کو پکار بیٹھا۔۔۔

کیا ہو گیا امی،،، کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟

ابے ہڈ حرام نالائق مجھے سوچنے دے تجھے تو کھانے کو۔ مل رہا کبھی وہ تیرا دوست تیرا پیٹ بھرتا تو کبھی کوئی مجھے سوچنے دے میرا کیا بنے گا۔۔۔

کیا ہو گیا روز کھاتی ہو نا،، آگے بھی کھاتی رہو گی۔۔۔

ابے بدبخت آدمی۔۔۔۔۔
تیرے ماموں تھے تو کچھ نا کچھ ہمارا بھی کر دیتے تھے مجھ غریب پر کرم تھا میں انکے رحم و کرم پر تھی اب تجھ ہڈ حرام سے میں کیا امید لگاؤں بھوکے مریں گے۔۔

ایک تو اگر آج مشا اپنے ہاتھ میں ہوتی تو کہیں نا کہیں آج وہ گھر ہمارے پاس آتا ہوتا بزنس مشا کے ہاتھ میں ہوتا تو عیش کرتے عیش اس بڑے بنگلے میں انکے بزنس کے پیسے۔۔۔

لیکن ہمارے ایسے بخت کہاں۔۔۔

فصیح نے ماں کو دیکھا اور کمینی مسکراہٹ مسکرایا۔۔۔

کیا ہو گیا میری ماں۔۔۔۔!!!

کیوں پریشان ہوتی ہے میری جان۔۔۔

میں ہونا تجھے عیش ہی کرواؤں گا۔۔۔

کیسے بدبخت کیسے۔۔۔۔؟؟؟

مشا بھی نکل گئی ہاتھ سے تیری اس قدر کمینی حرکتوں سے وہ بھی چھوڑ گئی تجھے،،اب کیا رہ گیا،،،خالی ہاتھ رہ گئے ہیں ہم

۔۔۔۔۔

کمون امی وہ آویں چھوڑ کر نہیں گئی اسے اس عالیان قریشی لے کر اڑ گیا لیکن مشا آج بھی میری ہے کیا ہوا اگر نکاح ہو گیا تو ماں میں کچھ ایسا کروں گا کہ "سانپ بھی مر جائے تو لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔۔۔۔"

ایسا کیا کرے گا رے تو۔۔۔۔؟؟؟

دیکھ ماں اب مشا کی تو تو پھپھو ہے ہمارا خون کا رشتہ کے اس سے تو وہ ہمیں چاہ کر بھی نہیں۔ چھوڑ سکتی مانتی ہے نا۔۔

فصیح نے سیگریٹ کا دھواں فضا میں اڑایا۔۔۔

"ہاں"...!!
کہہ تو"تو" سہی رہا ہے۔۔۔
لیکن کرے گا کیا۔۔۔؟؟

ارے ماں بس تو دیکھتی جا،،، پہلی سی محبت ہمشہ پہلی ہوتی ہے اور مشا میری پہلی محبت ہے گستاخیاں ہوئی ہیں مگر محبت تھوڑی نا ختم ہو جاتی ہے جتنا میں نے مشا کو چاہا ہے اس سے بھر کر کوئی نہیں چاہ سکتا اسے۔۔۔
اور رہی بات گھر کی اور بزنس کی تو۔۔۔؛!!

ماں تو ٹینشن نا لے یہ تو عدالتی نظام اور کاروائی ہے۔۔۔

کیسا نظام اور کاروائی۔۔۔؟؟

فصیح نے سیگریٹ پلیٹ میں بجھایا تھا۔۔۔

دیکھ ماں،،"عدالت کا حکم ہے کہ اگر کوئی شخص مر جاتا ہے اور اگر مرنے سے پہلے وہ یہ سٹام پیپر کسی اولاد کے نام نا کر دے تو وہ گھر پیسا اور بزنس سب کا سب اس مرحوم شخص کے بھائی بہن کو ملتا ہے"۔۔۔اور تم تو ماموں کی اکلوتی بہن ہو مجھے نہیں لگتا کہ ماموں کے پاس اتنا دماغ تھا کہ وہ یہ سب پہلے مشا کے نام کر دے یا پھر کر دیا ہو،،اتنی مہلت

بھی تو نا تھی ان کے پاس کہ وہ اپنی اکلوتی بیٹی کے نام یہ سب کر دیں ویسے بھی مشا اس سب کا کیا کرے گی اچھا ہے نا بزنس مین سنبھالوں گا اور باقی گھر میں تو اور مشا رہیو۔۔۔

کیسا۔۔۔!!!!

بہت اچھا "بہت اچھا" ۔۔۔!! مگر فصیح۔۔

تو سوچ وہ قریشی کیا نام تھا اسکا علی قریشی۔۔۔!!

عالیان ماں "عالیان قریشی"۔۔۔۔!!!

"ہاں" وہی عالیان۔۔۔!!

وہ کیوں چھوڑے گا بھلا مشا کو وہ تو نہیں چھوڑے گا۔۔۔

وہ تو مجھ پر چھوڑ دے ماں،،، اسکو تو اسے چھوڑنا ہو گا اور مشا میری ہو گی چاہے مجھے اسکے لیے اسے بیوہ کیوں نا کرنا پڑے ۔۔۔

کک،، کیا بیوہ۔۔!!

ماں تو بس آم کھا گھٹلیاں نا گن۔۔۔!!!

فصیح کی ماں نے جھر جھری لی مگر اپنے بیٹے کے اوپر سب چھوڑ کر وہ بھی مونگ پھلی کھانے لگی تھی۔۔۔

ایان صبح صبح جاکنگ سے آکر فریش ہوا تھا اسے آفس جانا تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا جب اسکی پیاری سی بیوی اسکے کہے ناشتہ لیے آیئے۔۔۔

ایان۔۔۔!!

جی ایان کی جان۔۔۔۔!!!
وہ مسکرا کر اسے شیشے سے دیکھتے بولا جو ٹیبل پر جھکی ناشتہ سیٹ ک رہی تھی ایان اسکے پیچھے دبے قدموں آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا وہ یکدم سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

ناشتہ کریں۔۔
وہ خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی بولی۔۔۔

کر لیتے ہیں جان من۔۔۔۔
پہلے کچھ میٹھا ہو جائے ڈیئری ملک جیسا۔۔۔!!!

جی بلکل ایان۔۔۔!!!

اور میٹھا لائی ہوں میں جوس آپ لیجیے۔۔۔

میں نے بولا ہے ڈئیری ملک جیسا۔۔۔!!

جی تو میں چاکلیٹ شیک لا دیتی ہوں۔۔۔!!

پر آئی وانٹ ٹو ڈرنک سٹرابری۔۔۔۔

ایان نے کہتے ساتھ لب دبایا تھا۔۔۔

عائزہ نے اسکے لو فرانہ باتوں پر اسے گھورا تھا،، "مگر" وہ ڈھیٹ بنا مسکراتا رہا۔۔۔

ایان نے اسکا رخ ہوتا اپنی جانب مڑا تھا عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

اا،،، یان نہیں۔۔۔!!

کیوں نہیں مجھے پینا ہے۔۔۔

وہ آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت سے بولا جیسے بچہ آئس کریم مانگ رہا ہو۔۔۔

یہ لیں عائزہ نے جھک کر اسے جوس کا گلاس پکڑ کر اسکے لبوں سے لگایا۔۔۔

ایان نے دو سپ پیا اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر رکھا۔۔۔

اب تم بھی پیو۔۔۔!!!
تمھیں میں پلاؤں۔۔۔!!!

ہاں دیں میں پیوں۔۔۔!!!

نہیں میں پلاتا ہوں۔۔۔

میرے ہاتھ ہیں ایان،، میں پی سکتی ہوں۔۔۔!!

میں تمھیں اپنے انداز میں لاؤں گا میری جان اسکا ٹیسٹ دوبالا ہو جائے گا۔۔

ایان شاہ۔۔۔!!!
عائزہ نے کلس کر کہا۔۔۔

جی مسز ایان شاہ۔۔۔!!!

اپکو پتہ ہے نا میں پائن ایپل جوس نہیں پیتی مجھے دیکھتے ہوئے بھی وومٹ اتی ہے۔۔

ہائے رے میری قسمت۔۔۔
کب کہو۔گی عائزہ کے مجھے بے بی کی وجہ سے وومٹز آرہی ہیں وہ معنی خیزی سے بولتا اپنی شرارتی مسکراہٹ چھپا گیا جبکہ عائزہ بری طرح بوکھلا گئی تھی اور اسے آنکھیں پھیلائے دیکھے گی جبکہ وہ لب دبا کر اسکے معصوم چہرے کو نہارنے میں مصروف تھا،،،ایان نے آگے ہو کر پیار سے اپنی ٹھنڈی پھونک اسکے چہرے پر ماری عائزہ نے نرمی سے پلکیں جھپکیں تھیں۔۔۔

عائزہ نے روہانسی ہوتے اسے دیکھا تھا ایان آپ کس قدر گندے اور چیپ ہیں اللہ۔۔۔!!!
عائزہ نے دہائی دی تھی ایان قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

"اچھا" اچھا۔۔۔!!!
سوری مائے لو اب نہیں ائم سوری ایان نے پیار سے اسکے ماتھے پر پیار بھری مہر ثبت کی تھی عائزہ نے اسکے دل پر مقام پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے اسے محسوس کیا وہی ایان نے اسکے حسین چہرے پر اپنی پیار کی مہریں لگانا شروع کی تھی خود کو سیر اب کر کے وہ پیچھے ہوا تو اسکا معصوم شرمایا لجھایا چہرہ دیکھ کر گہرا مسکرایا جبکہ عائزہ نے اسے پنچ مارا تھا وہ پھر ہنس دیا جلدی سے اسے چھوڑ کر ایک بریڈ سوجوس کا گلاس اٹھایا تھا کھڑے کھڑے جوس پی کر عائزہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہوا اتنی جلدی کیوں ہے سکون سے ناشتہ کریں۔۔۔

دیر ہو گئ جان۔۔۔!!!

عائزہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا،، ایان اسکی جانب مڑا اور اسے تھام کر خود سے لگایا اور اسے پیار کیا۔۔
میں چلتا ہوں میری جان،، اپنا خیال رکھنا۔۔

ایان آج مجھے ماما کے گھر جانا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان،، میں جلدی آؤں گا ہم چلیں تم تیار رہنا۔۔

اوکے۔۔۔!!!

اوکے اللہ حافظ،، ایان اسے پیار کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔

عائزہ ناشتہ کے کر نیچھے جا رہی تھی جب اچانک اس کا فون رینگ ہوا عائزہ اپنے فون کی طرف بڑھی تھی فون پر ان نان نمبر دیکھ رک پہلی بار میں اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی مگر بار بار چنگاڑتے فون نے اٹھانے پر مجبور کر دیا،، عائزہ نے فون اٹھایا مگر بولی نہیں جب فون میں سے دوسری طرف سے کانوں میں۔ آواز گھونجی۔۔۔

ہیلو عائزہ شاہ ہئیر۔۔۔!!!

عائزہ کو حیرانی ہوئی کیونکہ آواز مردانہ تھی اور کس کی تھی یہ بھی نہیں پتہ۔۔۔

آپ کون۔۔!!!

یہ عائزہ کا نمبر ہے نا۔۔۔

مقابل نے پھر سے پوچھا تو ناچار عائزہ کو بولنے پڑا۔۔

جی ہاں عائزہ آیان شاہ پر آپ کون ہیں اور مجھے کیسے جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟

عائزہ میں،،،"میں" مصطفی بات کر رہا ہوں۔۔۔!!

یہ نام سننے کی دیر تھی کہ جیسے عائزہ کو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔

تت،،،،تم۔۔۔!!!! تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے تمھیں میرا نمبر کانے دیا ہے بولو عائزہ غم و غصے میں پاگل ہوتی لڑکھرائی تھی۔۔

عائزہ،،،عائزہ پلیز زریلکیس پلیز ٹینشن مت لو میں نے تمھیں کسی غلط مقصد جا پریشان کرنے کو فون نہیں کیا عائزہ میری ایک بار بات سن لو مجھے تم سے بیت زیادہ ضروری بات کرنی ہے عائزہ۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی مصطفی اور مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سننی تم نے اگر اب مجھے کال کرنے کی غلطی بھی کہ تو میں اپنے شوہر کو بتانے میں وقت نہیں لگاوں گی سمجھے تم۔۔

عائزہ،،،"عائزہ" محض ایک دفعہ میری بات سن کو آئندہ میں کبھی تمھیں فون نہیں کروں گا کبھی تمھیں تنگ نہیں کروں گا پلیززز لاسٹ ٹائم عائزہ۔۔۔

بکواس کرو کیا کہنا ہے "کہو"...

عائزہ تم لاسٹ ٹائم صرف مجھ سے مل لو مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے تمھیں کچھ بتانا ہے عائزہ پلیز چدا کا واسطہ آخری مرتبہ پلیز میں اس کے بعد تمھیں ناشکل دیکھاؤں گا ناکال۔کروں گا۔۔۔

اور تمھیں کیا لگتا ہے مصطفی کہ تم مجھے جو بھی کہو گے میں مان جاؤں گی تمھاری سن کر آجاؤں گی تم سے ملنے نیور ،،"ہر گز نہیں" بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے میں تمھاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔

عائزہ پلیز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ یار میں کچھ جھوٹ یا غلط نہیں کہہ رہا فار دا ویری لاسٹ ٹائم عائزہ پلیززتم دیکھنا میں تمھیں مایوس نہیں کروں گا مگر تمھارا مجھ سے ملنا ضروری ہے۔۔۔

Go to hell....!!!

I damn care ...!!!

عائزہ نے کچھ ناسنا کچھ نا دیکھا کہہ کر کھٹاک سے فون رکھا تھا جبکہ مصطفی نے بند فون کو افسوس سے دیکھا تھا۔۔

ڈیمٹ۔۔۔۔!!!

پچھتاؤ گی عائزہ بہت زیادہ پچھتاؤ گی تم کاش تم سمجھ جاؤ محض ایک دفعہ مجھ سے ملنے اجاو تمھیں آنے والے طوفان کے بارے میں آگاہ کر سکوں عائزہ۔۔۔۔!!!

اہہہہ۔۔۔!!!

وہاں عائزہ پر جیسے قیامت آئی تھی اخر یہ کہا۔سے آگیا،، عرشیہ تم آستین کا سانپ تھی لیکن تم چلی گی تو اس بدبخت کو بھی لے جاتی۔۔۔

اگر میں اس سے نا ملی اور اس نے مجھے بلیک میل کرنا سٹارٹ کر دیا تو۔۔۔

اور اگر مل۔لیا اس کے بعد بھی تنگ کرتا رہا۔۔

خدانخواستہ یہ ایان کو مل۔گیا انہیں کچھ نہیں "نہیں" اس سے آگے وہ سوچ بھی نا پائی کہ روح تک کانپ گئ۔۔۔۔

اللہ میں کیا کروں۔۔۔

میں اک دفعہ مل آؤں اور ایان کو نا بتاؤں اور کیوں نا ساتھ کسی کو کے جاؤں مگر کسے۔۔۔۔

"سعیر" ہونہہ نہیں اسکو تو بھائی کے بغیر نیند نہیں آتی کیسے چھپائے گا "نہیں" یہ تو ہے بھی جزباتی آدمی اسکو تو رہنے ہی دوں،،"شایان" افف۔۔!! نابابانا!!!اسکو تو ایان نے بغیر کھانا ہضم نا ہو "اللہ"۔۔!!! میری مدد کر۔۔۔!!.

عالی۔۔۔!!!

عالیان۔۔۔۔!!!

یہ بندہ ہو سکتا میری مدد کرے ہاں۔۔!!! اسکو کہتی ہوں یہ میرے ساتھ چکے گا بعد میں کہہ دوں گی خالہ کے گھر گئ تھی ہاں یہ سہی ہے اور عالی ساتھ ہو گا وہ کوئی بلیک میلنگ نہیں کر سکے گا کیونکہ عالیان میرے ساتھ ہو گا۔۔۔

"ہاں" یہ بہتر ہے عائزہ نے فورا سے پہلے عالیان کو کال ملائی تھی جو شاہد مصروف ہونے کی وجہ سے چھوتی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔۔

ہیلو یس عالیان قریشی سپیکنگ۔۔۔!!!

عالی۔۔۔!!

عالیان نے تجسس سے فون کان کو ہٹا کر دیکھا عائزہ بھابی کا نمبر دیکھ کر فورا سیدھا ہوا۔۔

جی بھابی "السلامُ علیکم" کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

میں ٹھیک ہوں عالیان تم کیسے ہو۔۔؟؟

میں فٹ حسینا آپ بتائیں۔۔۔

چپ اوئے چھچھوڑے انسان بات سنو میری۔۔

جی جی حکم کریں بھابی۔۔۔!!

عالی گھر آؤ تمھارے ساتھ مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔

لیکن کہاں بھابی۔۔۔؟؟؟
ابھی ایان بھائی کہاں ہے،، میرا مطلب میرے ساتھ خیریت۔۔۔

عالیان مجھے کسی سے ملنے جانا ہے۔۔۔!!

ہاں بھابی۔۔۔!!
عالیان شدید چونکا تھا۔۔۔
کس سے بھابی۔۔۔!!

عالی وہ میرا ایک کلاس فیلو ہے عائزہ نے اپنے ڈر سمیت ساری بات عالی کو بتادی جسے سن کر وسکتے میں آیا تھا۔۔۔

بھابی کیا بیوقوفانہ حرکت کے یہ آپکی ہاں۔۔!!!

کک،، کیا مطلب عالی پلیز زیہ بات ایان تک نا پہنچے پلیز زز عالی،، میں بہت ڈرتی ہوں لیکن میری مدد کرو۔۔

پہلے تو یہ بھیک مانگنا بند کریں یار چپ تو کریں۔۔۔

"یہی تھی ان سب کی دوستی ان میں ہر کسی پر انکا یقین ہی کافی تھا بلکل ایسے جیسے تیسرے گھر میں رہتی عائزہ کو آنکھیں بند کر کے عالیان پر تھا کہ وہ جانتی تھی وہ اس کی بات کسی سے نہیں کرے گا وہ غلط نہیں کر سکتا،،،یہی تھی انکی دوستی کہ وہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے،،، ایک دوسرے پر پکا یقین انہیں آپس میں مضبوط گھٹ جوڑ بنائے ہوئے تھا وہ الگ نہیں ہو سکتے اگر ان میں سے کوئی ایک بھی الگ ہوتا تو وہ بکھر جاتے دور ہو جائیں گے ٹوٹ جائیں گے بلکل اپنے ماں باپ کی دوستی کی طرح یہ لوگ بھی اپنی مثال آپ تھے"

عالی پلیز زز۔۔!!!

عائزہ نے التجایہ سا کہا۔۔

بھابی آپ اتنی بیوقوف تو نہیں ہے جتنی بن رہی ہیں،،، آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کیا کر رہی ہیں وہ بیغیرت آدمی آپ کو بلا رہا ہے تو آپ کا رہی ہیں کیسی پاگلوں والی حرکت ہے یہ بھابی وہ کچھ نہیں کر سکتا کسی کو مارنا آسان کام نہیں ہے بھابی،،، وہ ایان بھائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا پیاری بھابی ہمارے پاس گارڈز ہیں ایان بھائی آفس سے گھر آتے ہیں گارڈز ساتھ ہوتے ہیں سیکیورٹی کے لیے تو بھائی کے پاس پستول بھی ہوتی ہے بھابی کسی کے باپ کا ڈر نہیں ہمیں اور ویسے بھی آپ کی دعا بھائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی البتہ آپکی یہ بیوقوفانہ حرکت آپکے رشتے کو نقصان ضرور پہنچائے گی آپ جو بھائی سے کچھ نہیں چھپاتی۔ یہ چھپا کر سکوں میں رہے گی اور اگر اس نے بھائی کو خود بتا دیا کہ آپ اس سے ملنے گئی تھی پھر کیا کریں گے بھائی ناراض ہونگے بھائی یقین کریں گے آپ پر بولیں بھابی،،، اس کے بعد ایک ملاقات کے بعد کیا پتہ وہ دوبارہ بلیک میل کر کے بلائے تو کیا کریں گے،،، آپ نہیں جائیں گی،،، اور رہی بات آپ کے ڈر کی تو میں آج آفس کی سیکیورٹی بڑھا دوں گا،،،، اور میری پیاری حسین بھابی آپ ایسے ٹینس اچھی نہیں لگتی چل رہیں،،،، آیت الکرسی پڑھ دین بھائی پر بھائی کو کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ۔۔۔

عائزہ نے حیرت سے سب سنا اس کا کہا گیا ایک ایک الفاظ حقیقت پر مبنی تھا یہی تو ہوتا تھا۔۔۔

بہت شکریہ عالی تھینکیو۔۔۔!!!

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

ڈیٹس لائک مائے بھابی۔۔۔

چلیں تین میجیکل ورڈ بولیں۔۔!!

تین کیوں دیور جی 6 بولتی ہوں۔۔۔

ہائے اللہ ارشاد حسین لڑکی۔۔۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے ٹھرکی انسان۔۔۔!!!
عائزہ نے کہہ کر مشکل سے ہنسی ضبط کی تھی جبکہ سامنے والے کا منہ غبارے کی طرح پھولا تھا۔۔۔

حد ہوتی ہے بھئی ہونہہ عزت ہی نہیں۔۔۔!!!

اچھا اب ڈرامے نا کرو پیارے دیور فون رکھو کام ہے مجھے۔۔۔

اوکے بھابی اور میری بات یاد رکھیے گا یہ دھمکیاں دینے کی ہوتی ہے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اگر کوئی کچھ کہتا ہے تو آپکا بھائی حاضر ہے مجھے بتایئے گا۔۔۔

اوکے ضرور۔۔۔!!
ابھی رکھتی ہوں۔۔!!

اوکے اللہ حافظ عالی نے فون کاٹا تھا جبکہ عائزہ کو اب سکون تھا،، اور ویسے بھی ابھی تو اس نے کوئی دھمکی نہیں دی تھی وہ خوامخواہ ڈر رہی تھی۔۔۔

اب وہ سکون میں بیٹھی تھی کیونکہ اس کو اگر کال آتی بھی تو بھی وہ عالیان کو بتا دیتی مگر اتنے سبق کے بعد بھی وہ کیا بڑی غلطی کرنے والی تھی یہ اسے بھی معلوم نا تھا۔۔

ایہا اپنے کمرے میں تھی اس رات کیا ہوا کیسے ہوا اسے کچھ معلوم تو نا تھا مگر جو بھی تھا ایک الگ ایک اچھوتا احساس تھا وہ شخص اسکی قربت نے اسے سرشار کیا تھا وہ اسے اپنی شہہ رگ سے زیادہ قریب محسوس ہوا تھا لیکن اسکا سخت رویہ وہ لہجہ وہ کتنا الگ تھا یہ تو اسکا احان نا تھا "ہاں" اسکے لمس میں ایک الگ سی جنونیت تھی ہاں سختی تھی "مگر" اسنے بھی تو اسکی روح کو تکلیف پہنچائی قاتل کہہ کر جھوٹا کہہ کر جبکہ وہ خود سے زیادہ بھروسہ اپنی ایہا پر کرتا تھا،،وہ بھی تو کر سکتی تھی وہ خود بھی جانتی تھی کہ ایہا اس کے لیے کیا ہے وہ اپنی ایہا کا نام کسی کے منہ سے برداشت نہیں کر سکتا تھا کسی کی گندی نظر نہیں برداشت کر سکتا تھا پھر بھی۔۔۔

ایہا نے قرب سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

"احان"
قرب کی انتہا اور تکلیف سے آنسوؤں سے احان کو پکارا تھا مگر وہ نا تھا۔۔۔

احان آپ تو بہت پیار کرتے ہیں نا اپنی ایہا سے،،،،میں تو آپکی انوسینٹ سوول ہوں،،احان آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے میں نے بیوقوفی میں وہ سب بول دیا مگر احان آپ تو میری بڑی سے بڑی غلطی معاف کرتے ہیں نا میرے آگے

ان گندے الفاظوں کی کیا اوقات احان پلیز زمیرے پاس واپس آجائیں مجھے معاف کر دیں،، معاف کر دیں اپنی جان کو احان،، میں کبھی آپ سے ایسی کوئی بات نہیں کہوں گی احان معاف کر دیں نا اپنی بیہو کو پلیز زز وہ دیوانی اپنے فون پکڑے اسکی پک زوم کر کے دیکھ کر دیوانہ وار یونہہ بول رہی تھی جیسے وہ سامنے ہو۔۔۔

احان آپ جانتے ہیں جتنی محبت میں نے آپ سے کی ہے کسی نے نہیں کی،،، میری محبت بہت پاکیزہ اور سچی ہے اور صرف آپ تک محدود ہے "کیا کہا تھا آپ نے احان" کہ ایہا احان قریشی۔۔"میری ان آنکھوں میں بینائی کیوں ہیں اگر میں نے آپکو نہیں دیکھنا،،، ہاں احان سہی بولا تھا آپ نے میں نے آپکو نہیں دیکھا میری آنکھیں ترس رہی ہیں اور لگتا ہے انقریب انکی بینائی کھو بیٹھوں گی احان،،، اور کیا کہا تھا میرے کان صرف آپکو سننے تک محدود ہوں،، ہاں احان یہ ترس رہے ہیں،،، انہیں کوئی آواز نہیں بھا رہی احان،، کیونکہ ایک آپکو سننا چاہتے ہیں،،، میرے لب بھی صرف اپکو پکار رہے ہیں احان قریشی دیکھیں نا!!!!،، صرف آپکو کیونکہ یہ ایہا آپکی ہو کر رہ گئ ہے احان صرف اپکی اسے کوئی نہیں چاہیے اسے صرف اسکا احان چاہیے" واپس آجائیں میرے پاس صبح آپ آئین گے نا میں انتظار کروں گی احان،،، میں تو جان ہوں آپکی آپکی انت الحیات میرے بغیر کیسے جی رہے ہیں آپ،،، پلیز زاحان مین انتظار کروں گی وہ دیوانی کہتے کہتے تکیے پر ڈہ گئ تھی اور خود سے اور اپنے احان کی تصویر سے باتیں کرتی کب نین کی وادی میں جا پہنچی پتہ نا چلا۔۔

احان فارم ہاؤس میں بیٹھا اپنے کمرے میں گپ اندھیرا کیے راکنگ چیئر پر جھول رہا تھا رگیں تنی ہوئی تھیں،، ایہا کے الفاظ کانوں میں گونجتے تو جسم میں جیسے آگ سی لگ جاتی دل چکنا چور ہوتا تھا مگر وہ تو جیسے پتھر کا بنا تھا بغیر تاثر کے لال

آنکھیں لیے وہاں غصے میں بیٹھا جھول رہا تھا اور آج پہلی بار اپنے لبوں کو اس چیز سے چھوا تھا جس سے زندگی میں نفرت تھی ہاں "سیگریٹ" احان نے اپنے لبوں کو سیگریٹ لگایا تھا۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں فضا میں بادل بن کر منہ سے اڑایا تھا۔۔

کچھ بھی کرتیں،،،کچھ بھی کرتیں ایہا قریشی مگر میری زات کی نفی نا کرتیں کچھ بھی کرتیں میرے جزبات کو جھوٹا نا قرار دیتی،،،کچھ بھی کرتیں مگر خود سے دور ہونے کا نا کہتی کچھ بھی کرتی ایہا مگر یہ نا کہتی مجھے آپ پر یقین نہیں ہے وہ شاید اب دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتی کہ تمھارے احان کی ہر آتی جاتی سانس کی وجہ ہو کیوں کیا تم نے یونہہ ایہا کیوں۔۔۔

"اور جو تم نے کیا احان قریشی اپنی ایہا کے ساتھ وہ" ۔۔

سامنے آئینے پر اسکا عکس بولا تھا۔۔۔

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟؟؟

تم نے تکلیف دی،،اس پر دھاڑے تمہاری زبان کیوں نا کھینچ گئی اس پر دھاڑتے ہوئے احان قریشی،،، تمھیں پتہ جو تم نے کیا اس کے لیے وہ مینٹلی تیار نا تھی پھر بھی احان کیوں تمھیں۔ شرم نا آئی۔۔۔

احان نے خود کا عکس دیکھا۔۔

نن،،، نہیں احان نے فورا سیگریٹ مسلئہ میں نے تکلیف نہیں دی اسے مین نہیں دے سکتا اسے تکلیف،،،، میں پاگل ہو گیا تھا غصے میں پاگل وہ زور سے دھاڑا تھا۔۔۔

اب بھگتو احان قریشی تم اپنی ایہا کو تکلیف دے آئے ہو وہ تمھارے پاس کبھی نہیں آئے گی کبھی نہیں اس کا عکس اسکا ضمیر بولا تھا۔۔

بکواس نہیں کرو۔۔!!!

وہ پاس پڑا واس اٹھا کر شیشے پر مار کر دھاڑا تھا۔۔۔۔

باقی کا ٹکڑا جو ہاتھ میں رہ گیا تھا احان نے ضبط کی انتہا سے مٹھی بند کی تھی وہ ٹکڑا احان کے ہاتھ کے گوشت میں دھنسا تھا جبکہ خون کا فوارہ ابلا تھا جس نے زمین کو گندا کیا تھا اور اسکی شرٹ کو احان نے تکلیف سے آنکھیں زور سے بند کی تھیں مگر اندر اٹھتے طوفان اور لگی آگ کے آگے یہ سب کچھ نا تھا۔۔۔

ایہا۔۔۔۔!!!!

وہ دیوانہ وار دھاڑا تھا۔۔

نن، نہین ہر گز نہیں ایہا میری ہے اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہے جو اسے مجھ سے دور کر دے وہ میری ہے مین اسے اپنی دسترس میں کے آؤں گا چاہے اسے قید کیوں نا کرنا پڑے اسے دور نہیں جانے دوں گا۔۔

عزل سے محبت کی دشمن ہے دنیا۔۔۔
جبھی دو دلوں کو ملنے نا دے گی
ادھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا
ادھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا
اُدھر انکے ماتھے پہ بندھیا سجے گی

احان اٹھ کر کھڑکی میں آیا تھا جب اچانک باہر سے کوئی یہ اشعار گنگناتا آگے بڑھ رہا تھا احان کو لگا جیسے وہ اس پر آواز کسی گی ہے جبھی پاگل دیوانہ دوبارہ کھڑکی میں کھڑا دھاڑا۔۔۔

ہیے بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔۔!!!!!

بلکل بند،،،، تم یہ بکواس کہیں اور جا کر کرووووووہ میری ہے کوئی نہیں چھینے گا میرے لیے وہ اپنے ماتھے پر بندھیا سجائے بی نکل جاؤ ورنہ شوٹ کر دو گا۔۔

اس شخص نے اوپر دیکھا کہ وہ۔خون خوار نظروں سے اسے گھورے رہا تھا۔۔۔

دفعہ ہو جاو ورنہ قتل کر دوں گا تمھارا قاتل ہوں میں۔۔۔!!!

پاگل ہو گئے ہو کیا بھئی پکڑو اسے وہ باہر کھڑے گارڈ پر وہ شخص چلایا،، سمیع نے اوپر اپنے پاگل سر کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ائم سوری بھائی صاحب آپ جائیں پلیز ز۔۔۔!!

سنبھالو اسے۔۔۔۔!!!!!!
وہ شخص کہتا آگے بڑھا۔۔۔

جبکہ سمیع فورا اسے اوپر آیا تھا۔۔۔!!

سر،،، سر وہ دروازہ کھولتا اندر آیا اور اپنے سر کو دیکھا جو درگون بنی حالت بنائے کھڑکی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا،،، ہاتھ سے بہتا خون،،، سرخی سے بھری آنکھیں،،، گیلے گال،،، وحشت ہی وحشت۔۔۔

سر یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے اپکا ہاتھ۔۔۔!!!
سمیع نے آگے بھر کر اسے تھامنا چاہا مگر وہ اسے جھٹک گیا۔۔

چلے جاؤ یہاں سے سمیع۔۔۔!!!
جاو۔۔۔۔۔!!!!!
مجھے نہیں چاہیے کوئی مجھ وہ چاہیے صرف وہ۔۔۔

سر وہ آجائیں گی پلیز زز آپ بینڈج کر لیں۔۔۔

نہیں سمیع مجھے وہ چاہیے مجھے عشق ہے اس سے سمیع عشق۔۔۔۔!!!
میں اپنے عشق کو تو نہیں تکلیف دے سکتا وہ صرف میری ہے سمیع صرف میری۔۔۔

جی سر،،جی وہ اپکی ہی ہیں اٹھیں۔۔۔!!!

آئی لو یو ایہا۔۔۔۔!!!!!!
وہ پاگل دیوانہ اونچا چلایا تھا۔۔!!

جبکہ سمیع نے اسکی حالت دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اسے کے کر آگے بڑھا تھا۔۔۔

روگ لالیا ایی دل نو سونیے۔۔۔
بن بن ڈیگن موتی اتھرو سونیے۔۔۔۔
روگ لالیا ای دل نو سونیے۔۔
بن بن ڈیگن موتی اتھرو سونیے۔۔۔
یاد تیری وچ پاگل ہویا۔۔
دل کملہ اے رویا۔۔

لکھاں سوچاں دل دے اندر دے اندر۔۔۔

دور میں تیرے کیوں ہویا۔۔۔

لکھاں سوچاں دل دے اندر۔۔۔

دور میں تیرے کیوں ہویا۔۔

یاد تیری وچ پاگل ہویا۔۔

دل کملہ اے رویا۔۔

سونیے۔۔۔۔۔۔!!!!

رات کا۔وقت تھا کلب میں موسیقی بے حیائی اور ڈانس اپنے عروج پر تھا جب یہ گانا انتہائی زور و شور سے وہاں گایا جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ گانے والا ایک ایک لفظ اپنے دل و غم میں ڈوب کر گا رہا ہے،،، ایسے میں دائمہ حمدانی اور فامیہ حمدانی اپنی ماں نمرہ حمدانی کے ساتھ اس کلب میں داخل ہوئی تھیں،،، وہاں داخل ہوتے فامیہ کی نظر سامنے ایک ایسے شخص پر پڑی جو ہاتھ میں مائک پکڑے بے انتہا قرب اور پاگل کملہ ہوا یہ گانے کے بول "بول" رہا تھا فامیہ کا جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا کیا تھی اس شخص کی حالت وہ شخص جو اپنی مثال آپ تھا اپنی عالی شان پرسنیلٹی منہ بولتا ثبوت تھا آج وہی بندا،، بکھرے بال،، بھڑی بئیرڈ،، اور بکھرے حلیے میں شدید پاگل لگ رہا تھا اور جس طرح وہ گانا گا رہا تھا اسے سائیکو ہی لگا۔۔

کوے دل بار بار۔۔۔

تو میرا پیار یار۔۔۔

سجن دلدار۔۔

توسن اک وار۔۔

زندگی دے پل اووہون تومور دے۔۔

ٹٹھیا کی تے رندھوا۔۔

ہن توتوڑ دے۔۔

روگ لالیای ہون دل نوسونیے۔۔

بن بن ڈیگین موتی اتھروسونیے۔۔۔۔

شایان اپنی ہی دھن میں لال انگارہ آنکھوں سے ایک ایک لفظ التجایاسابول دہاتھافامیہ کو دومنٹ کے لیے اپنادل ڈوبتا ہوامحسوس ہواتھاجبکہ نمرہ اسکی حالت دیکھ کر قہقہ لگاکر ہنس دی تھی۔۔

دیکھ فامیہ۔۔۔!!

دیکھ احد کاسب سے بڑاسپوتر "ہاہاہاہاہاہا" برباد بلکل "برباد" کیسے مارامارا پھر رہاہے ادھر اُدھر کر کیارہاہے،،، نمرہ کو۔دلی سکون ملاتھادائمہ نے ماں کو دیکھا۔۔

اووو۔۔۔

تو یہ ہے شایان قریشی۔۔!!

نائس ٹومیٹ ہیم فامی،،، شکار اچھاہے یار۔۔۔۔

وہ اپنی دھن میں لگی تھی جبکہ فامیہ ان میں سے کسی کی کچھ نہیں سن رہی تھی وہ تو سامنے بیٹھے اس معصوم صاف دل کے انسان کو دیکھ رہی تھی اور اسکی حالت جو شاید اسکے دل پر تیزاب بن کر گر رہی تھی "مگر" فائدہ اب کیا فائدہ جب اسے خود برباد کر کے اس حالت تک پہنچا دیا تھا۔۔۔

دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں۔۔۔
پل گیا اور سجنا تینو پیار دیاں ملا قاتاں۔۔
دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں
پل گیاں او سجناں تینو پیار دیاں ملا قاتاں۔۔۔
کہوے دل بار بار۔۔
تو میرا پیار یار۔۔۔
سجن دلدار۔۔
تو سن ایک بار۔۔

وہ سیگریٹ اور غم کے نشے میں جھولتا اس کلب میں سب لوگوں کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا مگر یہاں پرواہ کسے تھی کسے ،،، کسی کو بھی نہیں وہ پاگل ہو چکا تھا،،، "ہاں" وہ پاگل ہو چکا تھا یا شاید غم و غصے کی انتہا میں وہ پی بیٹھا تھا کچھ غلط پی بیٹھا تھا ،،ہاں وہ غصے میں اندھا حرام مشروب پی بیٹھا تھا،،، غلطی سے کولڈ ڈرنک پینے کے بجائے کالی شراب پی گیا تھا وہ،،،،، کیونکہ ،،،،،،

"کیونکہ "۔۔۔

وہاں کسی مرد کے منہ سے اس نے فامیہ حمدانی کا نام سنا تھا جی ہاں اور وہ۔ مرد کوئی اور نہیں مصطفی تھا مصطفی،، دیکھنے میں بلکل کوئی بزنس مین ایک ہائی کلاس ٹاپ بندہ مگر وہ کلب میں کسی بندے کے ساتھ بیٹھا اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا مگر وہ کون تھا یہ شایان نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ فامیہ کے بارے بہت سی انفو اسے دے رہا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کی ہائی۔ کلاس ہیکر ہے،، نمرہ حمدانی کی بیٹی جس کا۔ مقصد صرف قریشی فیملی کو برباد کرنا تھا شایان قریشی سے کوئی محبت نہیں تھی بس اسے انکی ایک کوئی ایک اولاد پکڑنی تھی جسے وہ برباد کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ یہ سب ایک گھٹ جوڑ ہے ان میں سے ایک ٹوٹے گا ایک بکھرے گا تو سب برباد ہو جائے گے انکا گٹھ جوڑ تباہ ہو جائے گا۔۔

اور یہی ہوا تھا وہ برباد ہو گئے اور کوئی نہیں شایان مکمل تباہی ہوا تھا وہ سنبھل گیا اپنی بد نصیبی کے شعائیں اپنے کسی بہن بھائی پر پڑھنے نہیں دی تھیں مگر کہیں نا کہیں احان پر اسکا اثر پر گیا تھا یہ سب باتیں سننے کے شایان شدید غصے میں آیا تھا بلکہ اس جدائی اور دھوکے کے نظر اسکی خوبصورت کالی سیاہ آنکھوں سے کچھ اتاولہ انسو گال پر سرکا تھا،، ہم خود کو کتنا بھی سمجھالیں مصروف کر لیں ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ دل پھٹنے کو آرہا ہوتا ہے۔۔تکلیف کی شدت بے قابو ہو کر برداشت سے باہر ہو رہی ہوتی ہے۔۔تب ہم اپنی بے بس اور نمناک آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔۔لاچار آنکھوں سے آنسوؤں کی چند بوندیں گرتی ہیں وہی اسکے ساتھ ہوا تھا مگر یہ غصے شراب جیسی حرام چیز کا لڈ ڈرنک سمجھ کر اپنے اندر انڈیل گیا تھا جس سے سر بری طرح گھوما تھا اور وہ اپنے ہوش گنوا بیٹھا تھا جبھی اٹھ کر پاگلوں کی طرح مائک پکڑے گانا شروع کیا تھا۔۔۔

فامیہ حمدانی اسے دیکھے گئ جب اچانک شایان کی نظر اس پر گئ جہاں وہ بغیر پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے دیکھ رک طنزیہ مسکرایا تھا اور پھر ایک شعر اپنے منہ سے ادا کیا تھا۔۔

زندگی دے پل اوو ہون تو مور دے۔۔

ٹٹھیا کی تے رندھوا۔۔

ہون تو توڑ دے۔۔

روگ لالیا ای دل نو سونیے۔۔

بن بن ڈیگین موتی اتھرو سونیے۔۔۔

دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں۔۔۔

پل گیا اور سجنا تینو پیار دیاں ملا قاتاں۔۔

دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں

پل گیاں او سجناں تینو پیار دیاں ملا قاتاں۔۔۔

کہوے دل بار بار۔۔

تو میرا پیار یار۔۔۔

سجن دلدار۔۔

تو سن ایک بار۔۔

یہ گانے کے بول تھے یا سچائی جو فامیہ کو کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلتے ہوئے لگے تھے۔۔۔

"وہ شام کا وقت تھا جب فامیہ (عرشیہ) آفس میں کام کیا کرتی تھی اور ہمشہ آف کے بعد شایان اسے اچھا سا ڈنر کرواتا اسکے من پسند ریسٹورنٹ میں اور پھر وہ اپنی لانگ ڈرائیو کے بعد اسے گھر چھوڑ کر آتا تھا کئی دفعہ وہ اور شایان اکثر لانگ ٹائم ایک ساتھ گزارتے تھے"

"مگر" ۔۔

وہ سوچ رہی تھی یہ سب جب دائمہ نے اسے ہلایا،،، فامی چلو یار۔۔۔!!

"ہاں" ہاں چلو۔۔۔۔!!!

وہ ہوش میں آئی جب وہ آخری اشعار گنگنا رہا تھا۔۔۔

رات ساری تینو ہون یاد کیوں کراں۔۔۔

اکھیاں دے اتھرو ہون برباد کیوں کراں

روگ لالیا ایک دل نوں سونیے۔۔۔

ببن بن ڈیگین موتی اتھرو سونیے۔۔۔۔

سونیے۔۔۔!!!

وہ گاتا اچانک جھومتا ہوا مائیک دور پھینکتا نیچے اترا تھا دھکم پیل کرتا وہ آگے بھرا کہاں فامیہ دائمہ اور نمرہ کے ساتھ آگے بھر رہی تھی اچانک سے پہلے شایان وہاں پہنچا اور فامیہ کو بازو سے کھینچ کر اپنے روبرو کیا۔۔

فامیہ اچانک افتاد پر بوکھلائی تھی۔۔۔

اے چھوڑو میری بیٹی کو کیا بکواس ہے یہ،،، نمرہ فورا غرائی تھی جبکہ اسکی غراہٹ پر شایان نے اسکو خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔

اے منہ بند ورنہ اسکا منہ بند کروانے میں سیکنڈ نہیں لگاوں گا وہ نشے میں پاگل ہوتا اچانک اسے بالوں سے پکڑ کر غرایا
--

"سی" فامیہ اچانک سسکی تھی۔۔۔
شایان چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

وہ۔اسکے بات پر گویا طنزیہ قہقہ لگا اٹھا تھا،،،"تکلیف" بکواس نہیں کرو فامیہ حمدانی،،، تم جانتی نہیں،،، آخری بار وہ اسکے بالوں پر گرفت سخت کرتا بولا جبکہ دائمہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

آخری بار کہہ رہا ہوں تمھیں میرے گھر والوں سے اپنا گندہ سایہ دور رکھنا تم مجھے برباد کر چکی ہو،،، کافی ہے مگر میرے گھر والوں کو تکلیف دینے کی تم نے یا تمھارے گھر والوں تمھاری ماں نے خاص کر کوشش کی تو۔میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔۔
وہ اسے ایک جھٹکے سے دھکا دیتا اسکی ماں کے بازووں میں گرا گیا تھا جبکہ ایک خونخوار نظر اس پورے خاندان پر ڈالی جو انہیں برباد کر دینا چاہتا تھا وہاں سے نکلنے لگا جب اچانک فامیہ چلائی۔۔

بدتمیز آدمی "خود کو" دیکھا ہے تم نے کس قدر غلیظ ہو حرام پی کر کیا کرتے پھر رہے ہو دیکھا ہے تم نے۔۔۔
وہ اسکی بکواس پر اچانک پیچھے پلٹا تھا اور دوبارہ اسے گھورا سر جھٹکے سے بالوں سے پکڑ کر قریب کھینچا تھا۔۔

مانا کہ بہت برا ہوں اتنا برا کہ میں خود بھی بیان نہیں کر سکتا مگر فامیہ حمدانی وہ اس پر اپنی پکڑ سخت کرتا چلا یا جب کہ دائمہ اب آگے بڑھی تھی جب شایان نے اپنے ہاتھ سے اسے دور رہنے کا اشارہ کیا اور غرایا۔۔

"آگے مت آنا ورنہ اسے جان سے مار دوں گا آج میں جبکہ فامیہ اسکی پاگل جنونی وحشی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئ تھی۔۔

چب،، چھوڑو مجھے۔۔۔!!

اے چھوڑو اسے۔۔۔!!!
دائمہ اونچا غرائی تھی۔۔۔

بکواس بند۔۔۔!!!!!
وہ اونچا چلایا کلب کے لوگ یہ تماشا ملاحظہ فرماتے تماشائی کی طرح ارد گرد کھڑے تھے۔۔۔

ہاں کہاں تھا میں فامیہ ڈارلنگ۔۔۔!!!

ہاں۔۔!!!

مانا کہ بہت برا ہوں،،، کہ میں خود بھی بیان نہیں کر سکتا مگر تم جیسا گھٹیا اور زلیل انسان بلکل نہیں ہوں،،، تم بے حس اور غلیظ روح ہو جو لوگوں کے جزبات اور دل سے کھیل جاتی ہو،، میں تمھیں پکارنا تو دور دیکھنے تک کی غلطی دوبارہ نہیں کرنا چاہتا وہ اسے زمین پر پٹختا فورا وہاں سے نکل گیا تھا،، جبکہ نمرہ اور دائمہ اسکی جانب بھریں۔۔۔

اٹھو فامی میری جان دائمہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا جبکہ نمرہ نے خونخوار اور فامیہ نے نم۔انکھوں سے اس آدمی کو۔جاتا دیکھا جو کبھی اتنا پولائٹ اور نرم تھا اور آج اسے وہ بلکل وحشی لگا بلکل وحشی۔۔۔۔۔

ہم نے باندھا ہے تیرے
عشق میں احرام جنون۔۔۔
ہم۔بھی دیکھیں گے تماشا تیرے لیلائی کا۔۔
ہونگے روح پوش
روح پوش
روح پوش روح پوش۔۔
ہونگے روح نادل توڑ تمنائی کا!!!!
ہونگے روح پوش۔۔۔۔!!!

عائلہ راحیلہ کہ مدد سے آسلام آباد اچکی تھی وہ ان بھیڑیوں اور ان شاطر عورتوں کی آنکھ سے اوجھل ہو چکی تھی اب وہ ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہ رہی تھی جو محض اسکی دوست راحیلہ کا ہی تھا دو کمرے اور کچن کا اپارٹمنٹ اسکے کہے کافی تھا کم از کم زرڈھکنے کو جگہ تو تھی اور محفوظ بھی اب وہ صوفے پر بیٹھی اپنی بہن کے نیچے ہاتھ رکھے کسی گہری سوچ میں تھی،،، سوچ کیا اسکی سوچ کا ہر مرکز ایک ہی انسان سے سرور ہو کر اسی پر ختم ہوتا تھا بلکہ اب تو اسے زندگی کی سچائی معلوم ہونے پر اپنے آپ کے بارے میں سوچتی اور جو ماضی میں سدیس اسکے ساتھ کر چکا تھا گھر والوں کو پتہ چلے گا کیا ہو گا،،، کیا ہو گا عائلہ نے اپنی پہچان بدل لی تھی اسکا اصل نام۔علیشبہ ہی تھا جو نمرہ کی طرف سے ملا تھا اپنی اصل پہچان جب پتہ چکی تو پاؤں تلے زمین کھسکی اس شام ہوسپٹل میں جب نمرہ نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی تو قسمت کا کھیل تھا کہ وہ بچ گئ تھی ہاں اس نرس نے اسے بچالیا تھا کیونکہ علیشبہ کی سانس کہیں نا کہیں چک رہی تھی وہ اسے مردخانے لے جانے کے بجائے باہر کے کر آئی تھی اور ایمبولینس کے ذریعے کسی دوسرے ہوسپٹل شفٹ کیا تھا ڈاکٹر ہوسپٹل جبھی اسے وینٹیلیٹر پر لگایا گیا((MICUمیں شفٹ کیا گیا جس سے اسکی لاتعداد کئیر اور پرفیکٹ میڈیشن کے باعث اسے اللہ نے دوسری زندگی بخشی تھی کافی چوٹیں آئی تھیں اسے جس کو راحیلہ نے دن رات اسکا خیال رکھ رہا اسے چکنے پھرنے اور زندگی جینے کے قابل بنایا ویسے بھی کہتے ہیں " جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے " یہی رب کو منظور تھا جبھی علیشبہ آج زندہ تھی اور راحیلہ کے ساتھ مل کر نرسینگ کا کورس کر رہی تھی کچھ جاب سے بھی پیسے آجاتے تھے ان لائن جب اب بھی وہ کر رہی تھی،،، اب بھی وہ اپنے اصل ماں باپ اور گھر والوں اور احان کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اچانک دماغ نے جھماکا کیا تھا۔۔۔

اونو۔۔!!

میں وہاں سے آ تو گئ مگر اس رات نمرہ حمدانی اور وہ فامیہ تھی ہاں وہ فامیہ ہی ہو گئ اس نے بتایا تھا کہ اس نے میری بہن یعنی اپنی بیٹی کسی کو آڈاپٹ کی ہے تو وہ ہوسپٹل کیا کر رہی تھیں وہ بھی مردہ خانے کیوں۔۔۔!!!

کہیں۔۔۔۔

وہ بہت کچھ سمجھ بیٹھی تھی آخر اتنا عرصہ اس مکار اور شاطر عورت کے ساتھ رہی تھی وہ سمجھ گئ کہیں ایک اور بہانا اس فیملی سے بدلہ لینے کا کیسی گھٹیا عورت تھی وہ کہ اسکے اپنے ذاتی خاندان اسکے خون کے خلاف ہی اسے استعمال کیا،، لیکن اب کیا کرے وہ۔۔۔

راحیلہ۔۔۔!!!

ہاں راحیلہ میری مدد کر سکتی ہے۔۔۔!!

اس نے جھٹ سے پہلے اپنا چھوٹا سا موبائل فون پکڑا جو آتے وقت اسے راحیلہ نے ہی پکڑایا تھا کہ وہ کسی بھی وقت اس سے رابطہ کر سکے۔۔۔

اس نے جھٹ سے موبائل فون میں سیور راحیلہ کا نمبر نکالا اور اسے سبز رنگ کے بنے فون والے بٹن کو کلک کر اوکے کیا اور کان کا لگایا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد تیسری بیل پر فون ریسیو ہوا تھا۔۔۔

ہیلو کسی ہو عائلہ۔۔۔!!!

دوسری جانب سے پرجوش آواز آئی تھی جس نے عائلہ کو مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟

ہیں بلکل ٹھیک،،، تم بتاؤ خیریت سے فون کیا تم نے مجھے۔۔؟؟

ہاں وہ مجھے تم سے کچھ کام ہے راحیلہ۔۔!!

حکم فرماؤ۔۔!!!

یار وہ اس دن ہوسپٹل میں نمرہ اور ایک اور لڑکی تھی اسکے ساتھ وہ وہاں پر مردہ خانے کیا کرنے گئی تھیں وہ شاید نہیں یقیناً مجھے ہی ڈھونڈنے گئی ہونگی لیکن کیوں تم ہوسپٹل جا رہی ہوں نا راحیلہ تم بتاؤ کوئی آیا وہاں۔۔
علیشبہ نے شدید گھبرائے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

عائلہ۔۔۔۔!!!
وہ تم نے اس لڑکے کا نام احان بتایا تھا نا جسے تم پسند کرتی ہو احان قریشی۔۔۔!!!

ہاں،،ہاں احان نام ہے اسکا تم بتا کیا ہوا،،، کیا ہوا ہے احان کو وہ ٹھیک ہے،،، ابیہا ٹھیک ہے؟؟؟

ارے ہاں وہ ٹھیک ہے کچھ دن پہلے ہوسپٹل میں وہ نمرہ اس نے ہنگامہ کیا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔

وہ شروع سے کے کر اینڈ تک ساری بات بتاتی چلی گئ جسے سن کر علیشبہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔۔

راحیلہ اس ظالم کمینی عورت نے یہ کیا کیا ہے،،،، مجھے،،، مجھے آج ہی واپس آنا ہے احان جیل میں ہو گا۔۔۔۔۔
میں گواہی دوں گی میں سامنے آؤں گی سارا سچ اسے بتاؤں گی راحیلہ۔۔۔

مگر تم نے ہی تو کہا تھا خاصہ امیر باپ کا بیٹا ہے،،، کہا اب تک سلاخوں کے پیچھے ہو گا عائلہ ملک چکا ہو گا۔۔۔

شٹ اپ راحیلہ۔۔۔!!!
وہ امیر باپ کا بیٹا ضرور ہے مگر بگڑی ہوئی اولاد نہیں،،،، مجھے بس واپس آنا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم آؤ واپس آ کر کال کر دینا لینے آ جاؤں گی میں تمھیں۔۔

اوکے فائن۔۔۔!!!
میں نکلتی ہوں۔۔۔

لیکن عائلہ۔۔۔!!!
کیا علیشبہ نے فون کان سے لگائے پیکنگ کرنا سٹارٹ کی۔۔۔
اور اگر وہ جیل میں نا ہو اعائلہ تو۔۔۔!!

تو کیا ہوا،،،میں پھر بھی یہ کیس فائل کروں گی اپنی ماں کے پاس واپس جاؤں گی راحیلہ۔۔۔

اور ثبوت وہ کہاں سے آئیں گے۔۔۔

اب کی بار علیشبہ ٹھنڈی پڑی تھی۔۔۔۔

اللہ کوئی نا کوئی وسیلہ بنادے گا تم نے سنا نہیں ہے کیا سچ کبھی نہیں چھپتا،،،حق اوو سچ عیاں ہو کر رہتا ہے اور جب جھوٹا الزام اس نے احان پر۔لگایا ہے میں زندہ ہوں یہ کسی کو معلوم نہیں ہے،،ہاں میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس نے مجھے ایک ٹانگ سے معذور کر دیا ہے مگر میری شکل تو وہی ہے نا۔۔۔

سچ بتاؤں گی،،اپنے منہ سے اس نمرہ کو اسکی سزا بھی ملے گی اور اس ڈاکٹر جس نے اس کے ساتھ مل کر احان پر الزام لگایا وہ بھی ان سلاخوں کے پیچھے جائے گا تم دیکھنا۔۔۔

اوکے تم آؤ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔

بائے،،علیشبہ نے فون رکھا تھا اور جھٹ سے پیکنگ کر کے سوٹ کیس اٹھاتی باہر بڑھی تھی۔۔

وقت کا کام تھا گزر جانا،،،وہ آتا ہے گزر جاتا ہے نا کسی کے لیے رکتا ہے نا رکے گا،،، کئی دن اور گزرے تھے معمول پر زندگی اچکی تھی ایسے میں زرش ڈھلتے دن کے ساتھ مزید سے مزید تر نکھرے جا رہی تھی،، کچھ تھا ساتھ رہنے والے شخص کے عشق کا رنگ جو سر چڑھ کر بولتا تھا تو کچھ ماں بننے کا الوحی روپ جو مزید نکھار رہا تھا صرف یہی نہیں وہ وقت کے ساتھ خوب ضدی بھی ہو گی تھی مگر سعیر اسکا بے حد خیال رکھتا اسکی ہر خواہش پوری کرتا وہ جو اپنے علاوہ کسی کی سنتا تک نہیں ہے،،،، کسی کہ ضد اسکی ضد کے آگے ارے نہیں آتی آج اسکی بیوی اسی تگنی کا ناچ نچا رہی تھی اور وہ دیوانہ بس اسکے اشاروں پر چلے جاتا۔۔۔

آج بھی اب اس وقت وہ بے ڈھنگے طریقے سے آدھی اسکے اوپر آدھی بیڈ پر سو رہی تھی ٹانگیں اسکے اوپر تھیں جبکہ سر بیڈ کی سائیڈ پر سعیر کی دن ڈھلے آنکھ کھولی لاسٹ سمیسٹر کے لاسٹ دن چل رہے تھے ان کے ایگزیمز کے بعد ان کی پڑھائی مکمل تھی آج چھوٹی تھی کیونکہ دو دن بعد انکے پیپرز تھے جس میں یہ بری طرح مصروف ہونے والے تھے جبھی سعیر نے سوچا کہ وہ آج کچھ الگ طریقے کا پلین کر کے اپنی جان کو انکی زندگی سب سے بڑی نوید سنائے گا۔۔

وہ جیسے اٹھا اپنے اوپر بوجھ محسوس کر کے کہ وہ ہمشہ کی طرح آج بھی گہرا مسکرایا تھا کیونکہ اب وہ جان چکا تھا کہ اسکی چھوٹی سی جان بے ڈھنگے طریقے سے سوئے بغیر نہیں رہ سکتی عیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو ماتھا پیٹا۔۔۔

یا اللہ روز نیا سٹائل افففف بچہ ہو گیا تو کیسے سوئے گی یہ لڑکی۔۔۔۔

زرش تمھیں بدلنا ہو گا میری جان۔۔!!

وہ اسکی ٹانگوں کو پکڑتا احتیاط سے اپنے پر سے ہٹاتا اٹھا اور اسے کمر سے تھام کر بہت احتیاط سے سیدھا کر کے لٹایا۔۔

افف۔۔!!!

بچی ہے پوری۔۔۔!!!

بچہ کیاپالے گی۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھااور خود فریش ہونے چلا۔ گیا،،کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر باہر آیابلیک شرٹ کے نیچے جینز کی پینٹ پہنے وہ سادہ سے حلیے میں بھی انتہا کا ڈیشنگ لگا تھا کچھ ہی دیر میں وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار کے مکمل طریقے سے تیار تھااپنے اوپر مخصوص کلوں چھڑکتاوہ اپنے کف لنکس بند کرتا اپنی پیاری سی بیوی تک اسکو جگانے ہی آیا تھا کہ وہ کسمسا کی ہلی تھی،،اور اسکے ہلنے کی وجہ کوئی اور نہیں بلکہ وہ مخصوص کلوں کی خوشبو تھی جس کو وہ سوئے ہوئے تو کیاہزار خوشبوؤں میں بھی پہچان لے کیونکہ روم روم روح میں بسی تھی یہ خوشبووہ اسکی اس حرکت پر گہرہ مسکرایا تھاجبکہ زرش نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر اپنے پہلو میں دیکھاوہ غائب تھاوہ فورا اسے اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!

اچانک اسے پکار بیٹھی جب کہ سعیر کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہواوہ فورا اسکے پیچھے بیٹھااور اسے اپنے حصار میں لے کر اسکے کندھے پر چہرہ ٹکایا،،زرش کی جان میں جان آئی۔۔۔

گڈ مارننگ میری جان۔۔۔!!!

سعیر نے اپنا ٹھنڈا گال اسکے گال سے مس کیاوہ بلبلا اٹھی۔۔

سعیر شاہ۔۔۔۔!!!

وہ پھڑ پھڑاتی چلائی تھی۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔!!!

یس مائی مسز۔۔۔!!!

دور ہوں،،،کتنے ٹھنڈے ہو رہے ہیں آپ۔۔۔!!!
ہٹیں وہ کپکپاتی بولی وہ ہنسا مگر اسے نا چھوڑا بلکہ اسکے گرد اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔۔۔

تو تم گرم کر دو میری جان وہ اسکے کان کے قریب گھمبیر سرگوشی کرتا اسے گڑبڑانے پر مجبور کر گیا وہ بوکھلا کر خود میں سمٹی تھی،،جب کہ سعیر نے اسکی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹا "سی" ایک سسکی اسکے لبوں سے ادا ہوئی تھی۔۔

سس،،،سعیر۔۔۔!!!
یہ جان لیوا قربت ہی تو تھی جو اسکی چھوٹی سی جان پر بنا دیا کرتی تھی۔۔۔
یس مائی لو وہ اسکو چھوڑتا اسکے سامنے آ کر بیٹھا زرش نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔۔۔

میری جان۔۔۔!!!

کیا ہے۔۔!!!
وہ بگڑ کر اسے گھورتی بولی سعیر کو ہنسی آئی وہ لب دبا کے سر جھکا گیا۔۔۔

ایسے نا مجھے تم دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔
سعیر نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا جب کہ وہ بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

یو چیپسٹر۔۔۔۔۔!!!

گندے انسان۔۔۔!!!

وہ کشن اٹھاتی اسکو مارتی بولی جبکہ سعیر کا زوردار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

وہ پیر پٹختی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔۔

اوو مائے لو۔۔۔!!!

مائی لائف اب جیسا بھی ہوں تمھارا ہوں تمھارا ہی رہوں گا،،،،اب کچھ نہیں ہو سکتا اور کہاں جائیں گی بچ کر مسز سعیر شاہ اووو سوری مسز چیپسٹر۔۔۔؛!!

میری مورنگ کس باقی ہے جو میرے میٹھے ناشتے کا حصہ ہے وہ باہر سے اونچا چلایا جبکہ وہ واش روم میں اچھلی تھی اور اسے دو لفظ بولتی فریش ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ مسکراتا اپنے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا تھا ان سب چکروں میں اسے پریزنٹیشن بنانا بکل بھول۔ گئ تھی جو گئ رات تک جاگ کر بنائی تھی اور اب اسے فائنل ٹچ دینا تھا یہی نہیں وہ ساتھ ساتھ زرش کا کام بھی سنبھال رہا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا وہ کس حالت میں ہے دیر تک جاگ نہیں سکتی نا ہی اتنا کام کر سکتی ہے۔۔۔۔

وہ کچھ کمی دیر میں فریش ہو کر واپس آئی پیلے رنگ کی ٹیل گون شرٹ پہنے نیچے سعیر کی جینز پہنے جسے ٹخنوں سے کافی حد تک فولڈ کر رکھا تھا وہ کھلی کھلی باہر آئی تھی اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رگڑتی کپکپاتی وہ بھاگ کر سعیر کے پاس آئی تھی۔۔۔

سس،،، سعیر اٹس ٹو کولڈ۔۔۔۔۔!!!

وہ کپکپاتی اس سے چپکتی بولی وہ ہنسا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے دور بھاگی تھی اب خود چپک رہی ہو مسز وہ اسے خود میں چھپاتا بولا۔۔۔

اہہہہہہہہہہ۔۔۔!!!!

سعیر اٹس ٹو کالڈ۔۔۔!!!

نومائے لو ٹو ہاٹ۔۔۔۔!!!

وہ لب دبا کر اسکے ٹھنڈے مہک دار گیلے بالوں میں منہ دیا بولا وہ خود میں سمٹی۔۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

وہ شرم سے لال ہوتی آہستگی سے گویا سرگوشی میں بولی۔۔۔

یس سعیر کی جان۔۔۔

وہ بھی سرگوشی میں بولا اور اسے اپنے مزید قریب تر کر گیا۔۔۔

لیو می سعیر۔۔!!!

چھوڑ دیا تو ٹھنڈ لگے گی سعیر کی جان۔۔۔!!!

وہ اسکا چہرا اپنے سینے سے باہر نکالتا بولا۔۔۔

پھر کیا کرو گی مائے لو۔۔۔۔!!!

سعیر پلیز زز۔۔۔۔۔!!!

وہ مسکرایا گویا مدہوش سا ہوا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اسکے خوبصورت چہرے پر پیار بھری مہر ثبت کرنا شروع ہوا تھا،،وہ خود کو سیراب کر کہ پیچھے ہٹا جب زرنے اسے خونخوار نظروں سے گھورا کیونکہ وہ اپنا پسندیدہ کارنامہ انجام دے چکا تھا

واٹ ہیپنڈ مائے لوو۔۔۔!!!

یہ،،یہ کیا آپکے ہاتھوں کو چین نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟؟

وہ اسکے سینے پہ پنچ مارتی غرائی تھی جبکہ سعیر آنکھیں بند کر کے ڈھٹائی سے مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔

پیچھے ہوں دنیا جہاں کے گندے انسان ہیں آپ وہ روہانسی ہوتی اسکے سینے پر مکے برساتی بولی وہ ہنس دیا۔۔۔

اوکے میری جان وہ پیار سے اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا اور شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکے زپ بند کر کے اٹھ گیا

۔۔

تم نیچے اومیں ویٹ کر رہا ہوں،، ناشتہ کر کے یونی چلتے ہیں واپسی پر میرے پاس آپکے لیے ایک بہت بڑا سرپرائز ہے آئی ہوپ یو لائک اٹ۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

سرپرائز وہ ایکسائٹڈ ہوئی،،، کیسا سرپرائز سعیر۔۔۔!!!

وہ اسکی ایکسائٹمنٹ پر مسکرایا۔۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ مائے لو۔۔۔

ابھی بتائیں نا۔۔۔

نو میری جان واپسی پر بتاؤں گا ابھی کیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔

زرش نے منہ پھلایا مگر نادار وہ مسکرا کر اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا ناچار زرش کو بھی صبر کا گھونٹ پینا پڑا۔۔۔۔۔

آج یونیورسٹی میں کوئی غیر معمولی ہلچل س تھی بس سی ایس ایس کے ڈیپارٹمنٹ کے کسی اور سیکشن میں آج کوئی نئ لڑکی آئی تھی جو لندن سے آئی تھی دیکھنے میں سب سے الگ،،، رعب دبدبے اونچے خاندان کی بگڑی نواب زادی آج یونی آئی تھیں کسی لڑکے نے چھیڑنے کی ہمت کرلی تھی مگر خوب چھیتڑ کھائے پوری یونیورسٹی میں ٹاپ ٹرینڈ نیوز بن کر رہ گئ تھی اور وہ لڑکا دیکھتے ہی دیکھتے صبح فرسٹ ٹائم یونیورسٹی سے غائب تھا،، وہ لڑکی ٹاپ کلاس لمبڑ گینی سے اتر کر ہاتھ میں گچی کا بیگ لیے سٹائل سے اندر آئی تھی ہر ایک نگاہ اسکی جانب ضرور اٹھ رہی تھی مگر،، مگر صبح کے واقع کے بعد لڑکا تو کیا کسی لڑکے نے بھی اسے پکارنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

اسی یونیورسٹی میں دوسری جانب کچھ ایسے لوگ بھی تھے کہ جتنے مرضی ٹاپ کلاس لوگ یونی میں چاہے وہ ٹاپ ٹرینڈ بن کر نیوز کی ہیڈ لائنز کیوں نا بن جائیں انہیں کسی سے کوئی فرق نہیں اپنے کام سے کام رکھنے والے دو شہزادے اور انکی شہزادیاں بیٹھی تھی اور ہر کسی کی مرکز نگاہ وہ لوگ ان نظروں سے لاپرواہ مسکراتے ببل گم چباتے ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے،، ایک بینچ پر زرش اور مشاجبکہ دوسرے بینچ پر سعیر اور عالیان بیٹھے تھے۔۔۔

عالی نے سعیر کی جانب دیکھا۔۔۔

اوئے یوناؤواٹ۔۔۔۔؟؟؟

ہمم۔۔۔۔!!!

سعیر اپنے ناٹس دیکھتا بولا۔۔۔

سنا ہے بی ایس سی کے فورتھ سٹینڈرڈ کے سیکشن میں کوئی لڑکی ہے۔۔۔

تو تو نے کیا کرنا تیرا کیا کام اس سے۔۔۔؟؟
سعیر نے اسے گھورا۔۔۔

پاگل آدمی سن تو لے۔۔!!

ہاں سنا۔۔۔!!

یار مجھے لگتا میں نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا لندن میں کہیں۔۔۔۔

واٹ لیکن کہاں۔؟؟
سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

شاید یونیورسٹی میں۔۔۔

دیکھا ہو گا شاید مائیگریشن کروائی جو چھوڑ تجھ کیا۔۔۔؟؟

ہاں یہ بھی ہے چھوڑ۔۔۔

اچھا میں نے تمھیں ایک کام کہا تھا وہ ہوا مجھے مشا کو سرپرائز دینا ہے۔۔۔۔

ہاں ہو گیا ہے سعیر نے اپنے بیگ سے وہ فائل نکالی اور عالی کہ جانب بڑھائی۔۔۔۔
عالیان گہرا مسکرایا اس فائل پر ایک ربین بندھا ہوا تھا۔۔۔

تھینکیو سو مچ یار تو نے میری بہت بڑی پرابلم سولو کر دی ہے۔۔۔

کوئی نہیں یار بھائی ہے تو آ کینٹین چلیں۔۔

ہر گز نہیں پہلے میری بات سن۔۔۔!!
عالی نے اسے رکا۔۔۔

ہاں،،ہاں بول۔۔۔
سن رہا ہوں۔۔۔

یار مجھے تجھ سے ایک ضرور بات کرنی ہے،،،، پر میک شیور تو یہ بات ایان بھائی سے تو قطعاً نہیں کرے گا اور عائزہ بھابھی سے بھی ابھی نہیں۔۔۔

سعیر نے اسکی جانب دیکھا اب وہ سریس ہوا۔۔

کیا ہوا خیریت یار۔۔۔!!!

نہیں سن کل مجھے عائزہ بھابی کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔۔
وہ پوری بات عائزہ کی سعیر کو بتاتا چلا گیا تھا۔۔
سعیر سن کر سکتے میں آیا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!!
یہ کیا کہہ رہا ہے ہوش میں ہے۔۔۔۔

اللہ کی قسم یار۔۔۔۔
بس میک شیور کے عائزہ بھابھی کسی سے بھی ملنے مت جائیں جو بھی ہو جائے وہ انسان جیسے بھی دھمکی دے۔۔۔

ہاں،،ہاں میں کوشش کروں گا۔۔۔

ہماری عورتیں تو ویسے ہی کم عقل اور نا۔ سمجھ ہے میں زرش کو بھی منع کر دوں گا۔۔۔

ہاں شیور۔۔۔!!!

چل اب۔۔۔!!

وہ لوگ فورا سے اٹھ کر کینٹین چلے گئے۔

عائزہ فار گاڈ سیک (خدا کے واسطے) میری بات سنو سمجھو مجھے تم سے بے حد ضروری بات کرنی ہے یہ بات جاننا تمھارے لیے ضروری ہے میں جانتا ہوں تم ایان شاہ کی بیوی ہو اور اگر میں غلط نہیں ہوں تو ایان شاہ سعیر کا بھائی ہے پلیززز تمھارا ایک دفعہ میری بات سننا کافی ضروری ہے۔۔۔

عائزہ اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب فون رینگ ہوا عائزہ نے فون اٹھا کر پرائیوٹ نمبر سے مسیج پڑھا تو دل بند ہونے کو۔ آگیا۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ مصطفی کے اور اسے ڈیٹیلز کیسے معلوم۔۔۔ لیکن ایسی کیا بات ہے۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟

ریپلائے کیا گیا۔۔۔

عائزہ،،، تم میرے پر یقین کرو میں تمھارا پیچھا نہیں کر پاتا ہی مجھے تم سے کچھ چاہیے،، بس چند باتیں کرنی ہے۔۔۔

کیا تم مجھ سے مل۔سکتی ہو۔۔۔؟؟؟

تم سمجھ کیوں نہیں رہے میں نہیں مل۔سکتی،،،یہ نا۔ممکن ہے تم یہی بو کو جو بولنا ہے۔۔۔

کچھ باتیں۔فون پر نہیں ہو سکتیں عائزہ تم چاہے اپنے شوہر کے ساتھ آجاؤ پلیز۔۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے مصطفی میرا شوہر تمھارا نام سننا پسند نہیں کرتے اور تم۔۔۔۔

عائزہ،،،عائزہ تمھیں عرشیہ یاد ہے۔۔۔۔
مصطفی محض یہی بولا عائزہ فوراً ڈھلی پڑی تھی۔۔۔۔

عع،،عرشیہ۔۔۔۔!!!

ہاں عرشیہ۔۔۔!!!!
عائزہ کو اچھو لگا تھا۔۔۔۔

تم،،،،تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔

اسی لیے تو کار رہا ہوں عائزہ پلیززز ایک دفعہ محض آخری دفعہ مل لو میں تمھاری زندگی سے بہت دور چلا جاؤں گا۔۔۔

اوکے فائن۔۔۔!!

بتاؤ کہاں ملنا ہے۔۔۔۔۔

میں لوکیشن فارورڈ کر دوں گا آ جانا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

عائزہ نے ڈرتے ہوئے فون بند کیا دل تھا کہ باہر آنے کو تیار تھا اگر ایان کو پتہ لگ گیا۔۔۔

ہر گز نہیں میں زرش کو ساتھ لے جاؤں گی ہاں،،،،زرش میرا ساتھ دے گی۔۔۔
وہ بہت بڑی غلطی کرنے جا رہی تھی یا سہی قدم اٹھا رہی تھی ایک دفعہ بات سن لینے میں بہتری تھی یا بدتری ی وقت بتاتا۔۔۔۔

وقت گزرتا جاتا ہے کس ہے لیے نہیں رکتا نار کے گا کامران صاحب کو گزرے ہوئے 1 مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا مشا کو بھلا پھسلا کر عالیان اپنے گھر لے آیا تھا،،وہ ابھی گئ تھی،،وہ اسکے ساتھ خوش تھی عالیان اسکی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا،،اس کی ہر چیز کا خیال رکھتا،،اسے کسی قسم کی تکلیف نا ہو خیال رکھتا تھا اور وہ تو ویسے ہی اسکے محبت کے

رنگ میں رنگ چکی تھی شدید محبت کرنے لگی تھی وہ اس سے لیکن یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی عالیان نے اسے کہا ڈگری کمپلیٹ کرے مگر اس نے کہ دیا کہ اسے کچھ ریسٹ چاہیے پھر سوچے گی عالیان پھر بھی فورس نہیں کیا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی اور اپنے ڈیڈ کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی،،، انسان دنیا میں آتا ہے مگر وہ اللہ کی امانت ہوتا ہے،،، ایک نا ایک دن اس نے واپس اللہ کی طرف لوٹنا ہوتا ہے،،، یہ اٹل حقیقت ہے اسے کوئی نہیں ٹال سکتا مشا یہ بات سمجھ گی تھی اور جلد ہی سنبھل گئ تھی اپنی باقی کی زندگی وہ اپنے بابا کے خواب کے مطابق حسین بنانا چاہتی تھی اسکے بابا اسے ہمشہ خوش دیکھنا چاہتے تھے اور وہ عالیان کے ساتھ خوش رہنا بھی چاہتی تھی۔

ابھی وہ سوچ میں گم تھی کہ عالی نے آکر اسے پیچھے سے حصار میں لیا۔۔۔

ہیلو جانِ جاں۔۔۔
کیسی ہے میری جان۔۔۔!!
عالی نے گے ہو کر اسکے گال سے اپنا گال مس کیا۔۔۔

مشا گہری مسکرائی۔۔
میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں وہ اسکی طرف مڑتی بولی۔۔۔

بلکل ٹھیک اپنی جان کو دیکھنے کے بعد۔۔۔

عالیان نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

اچھا آئی ہیو آ سرپرائز فار یو مشو۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔۔!!!!

سرپرائز کیسا سرپرائز عالی۔۔۔!!!

مشاحیران اور ایکسائٹڈ ہوئی۔۔۔

لیکن اس سرپرائز کے بعد مجھے بھی میرا گفٹ چاہیے وہ اسکے چہرے پر اپنا لمس چھوڑ تا بول رہا تھا وہ سمٹی۔۔

کک،، کیسا گفت عالی۔۔۔؟؟

وہ میں خود لوں گا وہ اسکے کان میں گویا سرگوشی کرتا بولا وہ جھینپ گئ عالیان نے اسکی کان کی لو کو اپنے لبوں میں لیا۔۔۔

عا،،،،عالی۔۔۔!!!

جی جانِ عالی۔۔۔!!

ہٹیں نا۔۔۔!!!

عالیان مسکرایااور پیچھے ہوا۔۔

اچھاادھر آؤعالیان اسکاہاتھ پکڑ کر اندر کے کر آیااور اسے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔
اور خود اپنے بیگ سے ایک فائل لے کر آیااور اسکے سامنے رکھی۔۔۔

یہ،،،یہ کیاہے عالیان۔۔۔!!!

تمھارا گفٹ میری جان۔۔۔!!!

مشانے وہ فائل پکڑی۔۔۔!!!
اور اسکے اوپر سے ربین اتارا۔۔۔
وہ پیپر کھولے تو وہ دھنگ رہ گئ۔۔۔۔
ععع،،،عالیان۔۔۔۔۔۔!!!!!

وہ۔چلا اٹھی۔۔۔۔

کیاہوا میری جان۔۔۔

یی،، یہ گھر میرے نام کک،، کیسے اور کیوں۔۔۔؟؟

میری جان تمھارے باپ کی آخری نشانی تمھارے نام میں چاہتا ہوں یہ گھر تمھارے بابا کی آخری نشانی تمھارے پاس بلکل محفوظ رہے۔۔۔

پر عالی میں اسکا کیا کروں گی۔۔۔۔

میری جان،،، یہ۔ تمھارے پاس محفوظ رہے گا،،،، چاہے یوز میں ہو یا نا ہو۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔
دیکھو مشا تم بہت معصوم ہو مجھے پتہ ہے تمھیں اسکی ضرورت نہیں تھی اور نا ہی مجھے ہے،،، میرے پاس گھر ہے،، پیسہ ہے مجھے اللہ کا دیا سب ہے مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے نا مجھے انکی ضرورت ہے کہ صرف تمھارا ہے اور تم اپنے پاس رکھو ،،، میں نہیں چاہتا کل کو یہ کسی غلط ہاتھ میں جائے اور وہ اسے بیچ کھائیں۔۔۔

کک،، کیا مطلب۔۔!!
یہ تو بابا کا ہے نا،، یہ کیوں کسی کے پاس جائے گا وہ معصومیت اور نا سمجھی سے بولی جبکہ عالیان مسکرایا تھا۔۔۔

میری جان،،، جب کوئی شخص اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے تو اسکی باقی کے کوئی بھی چیز یعنی سونا اور جائیداد یا کچھ بھی ہو وہ قانونی طور پر اس کے بہن بھائی جس جاتا ہے اور یہ عدالتی نظام ہی ہے اور تم جانتی ہو کہ تمھارے بابا کی صرف

ایک بہن ہے یعنی تمھاری پھپھو جو کہ تم جانتی ہو لالچ۔سے بھرپور اور انکا وہ لالچی بیٹا میں نہیں چاہتا کہ یہ سب انکے ہاتھ میں جائے اور تمھارے باپ کے آخری نشانی بھی چلی جائے اب یہ تمھارا ہے،،،،اود کامران انکل سے میں نے بہت پہلے اس بات کا زکر کیا تھا ان نے مجھے سونپنا چاہا تھا یہ گھر مگر یہ گھر تمھارا ہے اس پر حق بھی تمھارا ہے یہ تمھارا ہوا عالی نے اسکے ہاتھ میں فائل پکڑائی۔۔

اب تک اس کا۔جو مرضی کرو اس پر کوئی اکیڈمی کھولو اور کچھ بھی کرو یہ تمھاری مرضی ہے۔۔۔

مشا گہرا مسکرائی۔۔۔

تھینکیو عالیان۔۔۔۔!!!

وہ اسکے سینے سے لپیٹی تھی پہلے بار محض پہلی بار آج وہ خود اسکے قریب آئی تھی۔

وہ کرنٹ کھا کر رہ گیا تھا،،،وہ اسکے وجود کی خوشبو سے مدہوش ہوا تھا وہ سٹل ہوا تھا اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کیے تھے اور خود میں زور سے بھینچا۔۔۔

آئی لو یو مشا میری جان۔۔۔۔!!!

وہ اسکے سر پر بوسا دیتا بولا۔۔۔

آئی لو یو ٹو عالی۔۔۔۔!!!

عالی گہرا مسکرایا۔۔۔

اچھا اب میں تمھیں اتنا اچھا گفٹ دیا اب تم بھی تو دو مجھے گفٹ۔۔۔!!!

وہ کھینچ کر جھوم کر بولا تھا مگر اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔۔

کک،، کیسا گفٹ۔۔؟؟

سپیشل گفٹ۔۔۔!!!

کیسا گفٹ عالیان۔۔۔!!
مشا کنفیوز ہوئی۔۔۔

بتاؤں۔۔۔؟؟
عالی نے کمر پر گرپ دے کر اسکے چہرے کے قریب آکر پوچھا وہ بوکھلائی تھی۔۔۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے۔۔۔
آج پھر تم پہ پیار آیا ہے۔۔
بے حد اور بے حساب آیا ہے۔۔۔!!!

عالیان نے اسکے کان کے قریب لب کر کے جان لیوا سرگوشی کی وہ بری طرح بوکھلا گئ۔۔۔

کک،،، کیا کہہ رہے ہیں آپ پاگل ہو گئے ہیں عالیان۔۔۔

ہٹیں پیچھے۔۔۔۔!!!

کیوں میری جان،،، وہ اسکے کان کے قریب ہی جھکا بولا تھا۔۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں نا!!!!،، مجھے نہیں ہٹنا مجھے دور نہیں اور قریب آنا ہے۔۔۔

وہ کہتا اسکے کان کی کو کو لبوں میں دبا گیا۔۔۔

مشا جھینپ سی گئ۔۔۔

عع،، عالی پلیز زنا۔۔۔۔!!!

وہ گھبرائی ہوئی اٹکتی بولی تھی۔۔۔

کیا پلیز زنا۔۔۔!!!

مجھے تمھارے قریب آنا ہے،، تمھاری دھڑکنوں کو سننا ہے تمھیں محسوس کرنا ہے۔۔

وہ گھبرائی،، جب عالی اسکے چہرے پر پیار کی مہریں ثبت کرنے لگا تھا،، آخر میں ہونٹوں کو چھو کر اس نے اسکی جان نکالی جب کہ وہ خود کو سیراب کر رہا تھا کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا اسے دیکھا۔۔

وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ ہونے لگی۔۔اسنے سوچ کر حلق تر کیا۔۔وہ آنکھیں جھپک کر رہ گئی جب اسنے اسکو کمر پر گرپ دے کر قریب سے قریب تر کیا کہ عالیان کی جھلسی ہوئی سانسیں اسکے چہرے پر پڑھ رہی تھیں۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ٹکرائیں۔۔اسکی آنکھوں میں بڑھتی خماری دیکھ کر وہ سٹپٹا کر نظریں جھکا گئیں۔۔مگر اسی پل پھر اسے پھیلی ہوئی آنکھیں اٹھائیں جب وہ آہستہ سے انکھیں اٹھائیں تو عالیان اس پر جھکا

"تم جانتی ہو کہ میں نے تمھیں پانے کی کتنی چاہ کی ہے،،،جب پتہ چلا کہ تم فصیح اس.بیغیرت کی منگیتر ہو میری راتیں وحشت زدہ ہونے لگی تھیں تمھیں پانے کی خواہش میں میں جھلس کر رہ گیا تھا اور اب تم جب پوری میری دسترس میں ہو میری ہو کر تو میں مکمل طور پر تمھیں اپنا بنانا چاہتا ہوں تمھیں اپنی محبت کی بارش میں بھیگونا چاہتا ہوں وہ بھاری لہجے میں کہتا اسکی کانپتی انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھانے لگا۔۔

اسنے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"اپنے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کیا ہے عالیان،،،میرا دل صرف اپکا ہو کر رہ گیا ہے میں آپ سے عشق کی حد تک محبت کرنے لگی ہوں۔۔۔" وہ حیا بھری نگاہوں سے اسکے چوڑے سینے کو دیکھتی بولی جس پر سکس پیکس تھے جو اسے اسکے دل سے بغاوت کرنے پر مجبور کر رہے تھے وہ بے ساختہ ہو کر اسکے سینے کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے محسوس کرنے لگی جس پر عالی کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی اور اسے خود میں چھپایا،،،مشا کے ہونٹ اسکے چھوڑے سینے سے ٹکرائے عالی کہ دھڑکن تیز ترین ہوئی تھیں۔۔

۔۔عالی نے اسکی شفاف گردن سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اور اسکی گردن پر اپنا بھیگا لمس چھوڑنے لگا تھا مشا اس میں چھپی گہری گہری سانسیں بھر رہی تھی جب اچانک اس سے دور ہوئی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں عشق کا ٹھاٹے مارتا سمندر موجود تھا مشا اسکی آنکھوں میں کہی کھو سی گئ تھی جب عالی نے آج پھر اپنا پسندیدہ عمل دہرایا اسکے ہاتھ اپنی شیو پر رکھ کر رگڑا جبکہ مشا نے بے خودی کے عالم میں اوپر ہو کر اپنا گال اسکے شیو سے بھرے گال پر رگڑنا شروع کیا تھا عالی کو یہ میٹھا احساس بہت خوبصورت لگتا تھا عالی اس پر اپنی گرفت سخت کر گیا۔۔

مشا کا دل اسے باز رکھ رہا تھا۔۔ مگر جذبات نے ادھم مچایا ہوا تھا لیکن وہ دل کی سنتی اس سے دور ہوئی اور اپنی نظریں جھکا۔ گئ وہ اسکے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا جہاں حیا کے تمام رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔
وہ چاہ کر بھی اس سے دور نا ہو سکی عالیان نے انگلیوں کے پوروں پر اسکے رخسار کا سہلانا شروع کیا۔۔وہ مسکرا کر چہرہ موڑ گئی۔۔

"یہ سب منظور ہے"
"یہ سب وہ شرما کر اسکا سوال دھرا گئ دل دھک دھک کرتا باہر آنے کو تیار تھا۔۔

No counter question please...!!

Just answer or practical....!!!

وہ شرارت سے کہتا آنکھ ونک کر گیا وہ شدید قسم کا بوکھلا گئے۔۔جب عالی نے اسے دوبارہ کمر سے اپنے قریب کیا اور اسکے چہرے پر نئے سرے سے جھکا

رفتہ بہ رفتہ اسکی فرار کی راہیں تنگ ہوتی جارہی تھیں، اور مشا کی دھڑکنیں بڑھتی ہی جارہی تھیں کہ اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

"ابھی سے بس ہو گئی میری جان میرا۔ جنون میرا عشق سہنے پر جائے پوری رات کہاں جاؤ گی۔۔۔"وہ مدہوش ہوتا گویا سر اٹھا کر بولا اور اسے دیکھا۔۔"

"عالیان نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ اسکے تیور دیکھ کر ایکدم سے رونے لگی۔۔۔

کس سے میری جان۔۔۔؟؟

مجھ سے۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔!!

پھر۔۔۔؟؟

عالیان نہیں مجھے اس سب سے ڈر لگ رہا ہے پلیز۔۔۔!!

"جان جاں!" اسنے محبت بھری سرگوشی کی۔۔وہ بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔"کیا ہوا؟" وہ محبت سے پوچھنے لگا۔۔

اپ پلیز چھوڑ دیں مجھے۔۔۔!!! وہ رو دینے کو ہوئی تھی عالیان نے مسکراتے اسے خود میں بھی بینچا۔۔

عالی اسکی کمر میں بازو حائل کر اسکے قریب کھینچ لیا۔۔اس نے گھبرا کر چہرہ ہاتھوں میں چھپایا۔۔

عالیان نے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا اسکے گردن پر اپنے مونچھوں کے عنابی لب رگڑے وہ زور سے کھکھلائی تھیں ۔۔

گدگدی ہوتی ہے عالی۔۔۔!!

محسوس کرو میری جان،،بہت حسین ہے یہ۔۔۔!!!مشا اسکی سرگوشی پر آنکھیں می۔کر رہ گئی اور اسکا لمس محسوس کرنے لگی۔۔

مشا کو اسے تب سے محبت تھی جب اسنے پہلی دفعہ اسے فصی سے بچایا اور اس پر پورے حق سے کہا تھا کہ وہ اسکی ہے وہ اس پر ہر حق رکھتا ہے اور یہ حق وہ باوضو ہو کر باقاعدہ کامران صاحب سے لے گا۔۔

اسکے لمس لمس میں چاہت تھی۔۔شدت تھی۔۔محبت تھی۔۔۔۔

میری محبت کو امر کر دیا تم نے مشا محسوس کرو مجھ کو۔۔رات کے اندھیرے میں جگنوؤں کا رقص ہوا تھا دو پیار کرنے والوں کا ملن ہوا تھا

ادائیں حشر جگائیں، وہ اتنا دلکش ہے
خیال حرف نہ پائیں، وہ اتنا دلکش ہے

بہشتی غنچوں سے گوندھا گیا صراحی بدن
گلاب خوشبو چرائیں، وہ اتنا دلکش ہے

بنا کے خوش ہوا اتنا کہ آپ لیتا ہے
خدا خود اپنی بلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

قدم ارم میں دھرے، خوش قدم تو حور و غلام
چراغ گھی کے جلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

دہکتا جسم ہے آتش پرستی کی دعوت

بدن سے شمع جلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

کڑکتی بجلیاں جب جسم بن کے رقص کریں
تو مور سر کو ہلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

حسین پریاں چلیں ساتھ کر کے "سترہ" سنگھار
اسے نظر سے بچائیں، وہ اتنا دلکش ہے

وہ پنکھڑی پہ اگر چلتے چلتے تھک جائے
تو پریاں پیر دبائیں، وہ اتنا دلکش ہے

اداس غنچوں نے جاں کی امان پا کے کہا
یہ لب سے تتلی اڑائیں، وہ اتنا دلکش ہے

کمر کو کس کے دوپٹے سے جب چڑھائے پینگ
دلوں میں زلزلے آئیں، وہ اتنا دلکش ہے

وہ آبشار میں بندِ قبا کو کھولے اگر
تو جھرنے پیاس بجھائیں، وہ اتنا دلکش ہے

وہ چومے خشک لبوں سے جو شبنمِ گل کو
تو پھول پیاس بجھائیں، وہ اتنا دلکش ہے

عشق میں فنا

از قلم: نیناں شاہ۔۔۔!!!

Episode 41

Don't copy paste with out my permission_____

اس ناول کے تمام جملہ حقوق نیناں شاہ ناولز کے پاس محفوظ ہیں کاپی کرنے یا پی ڈی ایف بنانے والے کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔۔۔۔۔۔

ہم ترے عشق پہ مغرور نہ ہو جائیں کہیں
اس قدر پاس نہ آ دور نہ ہو جائیں کہیں

ہمیں آئینہ بنا لے کہ یہ ساحر آنکھیں
اپنے ہی سحر سے مسحور نہ ہو جائیں کہیں

سینہ تابوت نہ بن جائے کسی بلبل کا
خوشبوئیں باغ کی کافور نہ ہو جائیں کہیں

مت ہنسا اس قدر اے نوبتِ حالات ہمیں
جو فقط زخم ہیں ناسور نہ ہو جائیں کہیں

دھڑکنیں کیا ہیں بس اک راکھ میں لرزش سی ہے
پھر وہی جلوے سرِ طور نہ ہو جائیں کہیں

جگنوؤں کو تو بٹھا لیتی ہے آنکھوں پہ ہوا
دیے ڈرتے ہیں کہ بے نور نہ ہو جائیں کہیں

ذرے ذرے میں تو وہ خود ہے مکیں ورنہ ہم
چھپ نہ جائیں کہیں مفرور نہ ہو جائیں کہیں

آزمائش میں نہ ڈال اپنے لبوں کو مت بول
فرقتیں بھی ہمیں منظور نہ ہو جائیں کہیں

ہم تو عاشق ہیں ہمارا تو چلو کام سہی

سجدے اس شہر کا دستور نہ ہو جائیں کہیں

آپ کے عشق میں ہم ہو تو گئے آپ ہی آپ
آپ کے نام سے مشہور نہ ہو جائیں کہیں

عشق کو حضرتِ راحیل سمجھتے تو ہیں جبر
قبلہ و کعبہ بھی مجبور نہ ہو جائیں کہیں

صبح صبح عالی کی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں اپنی پیاری سے بیوی کو سوتا پایا،، کل رات کا۔ منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تو وہ گہرا مسکرایا تھا جبھی سر جھکا کر پیاری سے بیوی کو دیکھا اسکے صبیح چہرے پر آتی بالوں کی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے سکیرا اور ماتھے پر پیار سے لب رکھے۔۔۔۔
اج اس نے مشا کو۔ پالیا وہ مکمل طور پر اسکی تھی اسکی دسترس میں صرف اسکی ہو کر۔۔۔

I got u I got everything....!!!

عالی نے مشا کے کان میں سرگوشی کی اور کان کی لو لبوں سے کاٹا۔۔۔

ہیے مشو۔۔۔!!!

گیٹ اپ۔۔!!

ہری آپ۔۔۔!!!

اممم۔۔۔!!!

اچھاناسونے دیں۔۔۔

وہ جو ابھی اسکی شدتوں سے بحال ہوتی فجر کے بعد سوئی تھی ساری رات عالیان نے اسے جگائے رکھا تھا،،اپنی منمانی کرتا رہا،،اپنے عشق کی بارش میں بھیگوتا رہا تھااور کل عالی کے ایک ایک عمل نے بتایا تھا کہ وہ اسکو کس حد تک چاہتا ہے ،،کتنا چاہتا ہے اسکی زندگی میں کیا اہمیت ہے اسکی،،،اسکی محبت نے اسے امر کیا تھا۔۔۔

ہیے اٹھونا میرے دن رات کا۔چین گنوادینے والی عورت۔۔۔!!!

ہمم کیا۔۔۔؟؟؟

وہ جھنجھلائی سونے دیں ابھی سوئی تھی سونے نہیں دیا مجھے اپ نے،،ساری رات میرے پاس۔۔۔۔۔۔

فٹ سی چلتی زبان کو فورا بریک لگی نیند میں کیا اول فول بکے جارہی تھی جبکہ عالیان نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

اہاں۔۔۔!!!

ساری رات تو میں نے کیا کیا۔۔۔؟؟؟

کک،،کچھ نہیں سونے دیں مجھے ہٹیں۔۔۔!!!

نہیں میں بھول گیا ہوں،،،مجھے بتاؤ رات کیا ہوا تھا کیا کیا میں نے کچھ کیا کیا تمھارے ساتھ۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!
وہ شدید اونچا چلائی تھی جبکہ وہ ہنس دیا اور اسے اپنے حصار میں لے کر اسے اپنے سینے پر گرایا۔۔۔

میری جان۔۔۔!!!
میری مشا۔۔۔۔!!!!
حکم کرو میری زندگی۔۔۔

مشا نے بوجھل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو بلا کا۔ ہینڈسم تھا اسکا محرم وہ گندا سا کیوٹ سا فیس بنائے اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔۔۔

سونے دیں،،،پیار سے معصومیت سے التجا کی گئ،،،جب کہ وہ مسکرایا۔۔۔

سوئی تو ہو۔ میری جان،،،،اور کتنا سو گئ وہ اسکے لمبے گھنے سلکی بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتا بولا،،،اور اسکے بالوں میں۔ اپنا چہرہ چھپایا عالیان نے اسکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتاری،،،اور اسکی گردن پر لب رکھے وہ اسے رات والے موڈ میں آتے دیکھ بوکھلائی تھی۔۔۔

ککک،، کیا ہے۔۔۔؟؟؟

پپ،،،، پیار ہے وہ بھی اسکی طرح اٹک کر بولا تھا۔۔۔

عالی۔۔!!!

جان عالی۔۔

عالیان چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟؟

وہ اسکے گال پر لب رکھتا بولا عالیان نے اپنے لب اسکے گال پر رگڑے وہ جھنپی تھیں۔۔

عالی لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔؟؟

کہاں سے میری جان۔۔!!!

ععا،،عالیان،،،پلیز زمجھے چھوڑ دیں۔۔۔!!!

عالیان نے اس کے پیارے سے خوبصورت چہرے کا طواف کیا اور ایک ایک نقش کو لبوں سے چھوتا اس پر سے ہٹا،،وہ بدک کر بیڈ سے اتری۔۔

لو میری جان،، چھوڑ دیا تمھیں معاف کیا۔۔۔!!!

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

رات کو بے شرمی کا دوبارہ مظاہرہ کر کے ایک اور سین تمھاری خدمت میں پیش کروں گا۔۔۔۔

مشا کو کہیں چھپنے کی جگہ نا ملی جبھی پیر پٹخ کر وہاں سے جانے لگی جب عالیان نے ہانک لگائی۔۔

ویسے ڈارلنگ تم میری شرٹ میں اور زیادہ خوبصورت لگتی ہو

اپنی زبان کو لگام دے کر اس بے باک منہ کو بند رکھیں وہ اونچا چلاتی واش روم میں بند ہوئی تھی جب وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سفید شلوار قمیض پہنے اوپر لال ڈوپٹہ لیے واپس آئی جبکہ عالیان دوسرے روم کے واش روم میں فریش ہوتا سفید شلوار قمیض میں واپس آیا۔۔

عالی اسے دیکھ کر مسکرایا،،، سفید شلوار قمیض میں کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی وہ،، عالیان نے مسکرا کر اسکے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور اسے باہوں کے حصار میں کیا۔۔۔

مشا نے اسے دیکھا۔۔۔!!

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں عالی۔۔۔!!

یہی کہ میری زندگی کتنی خوبصورت ہے نا۔۔۔!!!!
وہ مسکرا کر بولا جبکہ وہ گہرا مسکرائی۔۔

مکھن لگانا کوئی آپ سے سیکھے۔۔۔!!!
عالی نے جان کر اسکے گرد اپنی گرفت سخت کی۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں مکھن لگاتا ہوں۔۔۔۔
وہ اسے گھور تا پوچھنے لگا۔۔

تو اور کیا کرتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

مشا نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

وہ رات کو بتایا تھا نا اج رات بھی آنا میں بتاؤں گا۔۔۔

میں آپکے پاس نہیں آؤں گی ماما پاس سو جاؤں گی۔۔۔

میں اٹھالاؤں گا میری جان۔۔۔!!!

اچھا بس چلیں نیچے چلتے ہیں سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔

شیور چلو میری جان۔۔۔!!

وہ اسکا ڈوپٹہ اٹھا کر اسکے سامنے آیا اور اسکے سر پر اڑایا۔۔

مشا مسکرائی اور اسکے ہاتھ میں ہاتھ تھما کر نیچے کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ اسے لیے نیچے ایا،، جہاں سب ناشتے کے ٹیبل پر انہیں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ لوگ چلتے نیچے آئے جہاں سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے،، سوائے احان کے۔۔۔

السلامُ علیکم ماما

السلامُ علیکم ڈیڈ۔۔!!

واعلیکم السلام۔۔!!

آؤ بیٹھو امنہ نے انہیں بیٹھنے کا کہا اور مسکرا کر مشا کو دیکھا اور اسے پیار کیا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی میری بیٹی۔۔۔!!

تھینکیو ماما۔۔۔!!!

احان کدھر ہے،،،وہ سو کر نہیں اٹھا ابھی تک۔۔۔!!!

احد صاحب نے عالیان اور شایان کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں ڈیڈ وہ کہاں ہے کل سے نہیں دیکھا اسے میں نے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

وہ کہاں گیا۔۔۔؟؟

نہیں معلوم۔۔!!

افففف۔۔۔۔!!!

آمنہ یہ کیا بچے ہیں تمھیں ہوش ہے کہ نہیں انکی۔۔۔

ریلیکس احد وہ کہاں جا سکتا ہے،،،، یونیورسٹی گیا ہو گا اافائنلز چل رہے ہیں ریلیکس۔۔

جی ڈیڈ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔

ہمم،، اور تم شایان کیا بنا تمھارے کام کا،،، کب تک یونہہ سوگ منانے کا پروگرام ہے بس کرو بیٹا زندگی اونچ نیچ کا نام ہے،،، ایک نہیں بہت دھوکے ملتے ہیں بیٹا،،، آگے بڑھو۔۔۔

جی ڈیڈ،، میں ٹھیک ہوں،، میں کل پیرس جا رہا ہوں کچھ بزنس ڈیلز ہیں اور کچھ دیر خود کو تھوڑا دور رکھنا چاہتا ہوں،،، جلد کام کی طرف آؤں گا۔۔

پر کیوں اتنی دور کیوں شایان،،، آمنہ بیگم روہانسی ہوئیں۔۔۔

جانے دو آمنہ،، میں ہوں نا،،،، اور ویسے بھی سپیس دو بچوں کو،، کچھ بیٹر ہو گا جلدی آئے گا۔۔۔

انشا اللہ مام جلدی آؤں گا میری جان 15 سے 20 دن کے اندر اس سے زیادہ ٹائم نہیں لگاوں گا۔۔

آر یو شیور شایان۔۔!!!

جی پیاری ماماڈونٹ وری وہ پھیکی مسکراہٹ مسکرایا جبکہ آمنہ نے دکھ سے اپنے سب سے لاڈلے بیٹے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں رابیع تمھاری شادی کر دوں کب تک تمھیں گھر میں یونہہ رکھوں عمر ہو رہی ہے تمھاری ناشتہ کے ٹیبل پر بیٹھی کنول کے شوشے نے رابیع کو گڑبڑانے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

کیوں ماما اتنا جلدی کیا ہے بوجھ لگنے لگی ہوں کیا وہ بریڈ پر جیم لگاتے بولی۔۔۔

ہٹ پگھلی،،، تم تو میری جان ہو میری کل کائنات،،، میرا بچہ کیوں لگو گی تم مجھے بوجھ۔۔۔

تو شادی کی جلدی کیا ہے کر لیں گے تھوڑا عرصہ جاب تو کرنے دیں۔۔۔

کتنی جاب کرو گی رابیع میری جان،،، اب تو تمھارا ایم بی بی ایس بھی ہو گیا،،، ڈاکٹر کی ڈگری ہے اور تو اور ڈاکٹر بھی ہو،، اور جس گھر کا میں سوچتی ہوں وہاں تمھیں آگے جاب کرنے سے کوئی نہیں روکے گا خود تمھارا شوہر بھی نہیں۔۔۔

اہاں۔۔!!!

لڑکا بھی دیکھ لیا اور مجھے بتایا بھی نہیں مما۔۔

ابھی تو بس دیکھا ہے کونسی بات چلائی ہے میری جان دلی خواہش ہے اس گھر میں تمھارا رشتہ کو تم صدا خوش باش رہو گی۔۔۔

اور کون ہے وہ۔۔۔؟؟؟

شایان،،،شایان قریشی۔۔۔!!!

رابیع ٹوسٹ کھاتی اچانک سے بوکھلائی تھی۔۔

نن،، نہیں ماما پلیز زمیں نے ایسا کچھ نہیں سوچا کبھی بھی آپ پلیز زز اس بات کو ذہن سے نکال دیں۔۔۔

ایسے کیسے نکال دوں چپ کر کے بیٹھو اتنا اچھا پڑھا لکھا لڑکا ہے باہر کی انٹر نیشنل ڈگری ہے،،، کتنا اچھا گھر ہے کیا برائی ہے۔۔۔

ماما پلیز زمجھے لگتا وہ کسی اور سے پیار کرتے ہیں میرا انکا میچ نہیں وہ عجیب سے طبیعت کے لوگ ہیں۔۔۔

شٹ اپ رابیع۔۔۔!!!

کنول نے آج پہلی مرتبہ رابیع کو ڈانٹا وہ سر جھکا گئ۔۔۔

اتنی اچھی فیملی ہے میں آمنہ کو بچپن سے جانتی ہوں،،، بکواس بند رکھو میں آمنہ سے بات کروں گی بہت اچھی فیملی ہے وہ۔۔۔

ماما اسکی لائف میں کوئی اوجیر ہے وہ ہاسپٹل میں کسی کو ڈھونڈنے آتا ہے وہ روانہ آتے ہیں وہاں اس لڑکی کی ماں سے ملنے وہ ساری بات کنول کے بتاتی چلی گئ کنول حیران رہ گئ۔۔

ایسے ہوتا تو آمنہ ضرور بتاتی مجھے رابیع،،، اور اگر وہ کسی عورت سے ملنے سے تو وہ لڑکی کہاں ہے،،، تم نے ہی تو کہا کہ شاید وہ دھوکا کر گئ ہے۔۔۔

ہاں،، تو ماما میں کیوں ایسی لڑکے سے شادی کروں جس کی لائف میں الریڈی کوئی ہو،،، یا وہ کسی کے عشق میں مکمل گرفتار۔۔۔

شٹ اپ رابیع۔۔۔!!!
کسی دھوکے باز کے عشق میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا،، اور جب ایک پیاری تم جیسی محرم لائف میں اجائے تو انسان پیچھلے سارے غم بھول جاتا ہے میری جان،،، اگر کسی ٹوٹے ہوئے دل کا مرحم پٹی تم کرو گی تو وہ ضرور تمھاری طرف راغب ہو گا نکاح میں تو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب رنجشیں مٹا دیتا ہے محبت میں گرفتار کر لیتا ہے میری بات مانو اور ایک دفعہ میرے فیصلے کا مان رکھ کو پلیز زز۔۔۔

رابیع نے ماں کو دیکھا ماں کی آنکھوں میں باتوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔

ٹھیک ہے مما جیسا آپ چاہیں آپ بات کر کے دیکھ لیں۔۔

سچ،، میری پیاری بیٹی مجھے یقین تھا تم میری بات نہیں ٹالو گی،،، آئی لو یو۔۔

آئی کو یو مور ماما،، آپکی خوشی بہت عزیز ہے مجھے۔۔۔

میرا بچہ،، کنول نے اسے خود سے لگایا اور امنہ سے بات کرنے کی ٹھانی وہ آج ہی آمنہ سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔

آج ایک مہینہ ہو چلا تھا یونیورسٹی کے امتحان بھی ختم ہو چکے تھے سعیر بہت پہلے ہی زرش کو انکی زندگی میں آنے والی حسین خوشی کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر پھر سوچا وقت دیکھ کر امتحانات کے بعد سب بتائے گا،،، اور سب گھر والوں کے ساتھ مل کر یہ خوشی بانٹے گیں،،، آفیشلی اناؤنس بھی تب ہی کرے گا۔۔۔

آج شام کا وقت جب سعیر گھر آفیس سے گھر لوٹا تھا سعیر نے ایان کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا اب اسے بھائی کے ساتھ مل کر کام سنبھالنا تھا جبھی آج آفس گیا تھا اب شام ہونے کو تھی جب زرش کمرے میں بیٹھی تھی مہینے سے

طبیعت شدید بوجھل لگتی تھی وومٹز کا ہونا،، سر چکرانا،،، پیٹ میں کمر میں درد،،، مگر سعیر اسے فوڈ پوائزنگ کا کہہ کر ٹال دیتا تھا آج تو حد ہی ہو گئ صبح سویرے اٹھتے ہی زرش نے اسے کہا کہ میرے پیٹ کے پہلو میں شدید درد اٹھ رہا ہے تو کہنے لگا جان کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے یہ ناشتہ کرو اس میڈیسن لو،،، زرش نے لاکھ پوچھا یہ کس چیز کی میڈیسن ہیں کیوں لے رہی ہے،،، تو زد کرنے پر ایک عجیب بیماری کا انکشاف کروا گیا اسے جو بیچاری زر کو چھوی تک نہیں تھی،،،، اس کے پوچھنے پر کہنے لگا،،، زرش میری جان،،، تمھیں کڈنی پرابلم ہے اور کچھ نہیں زرش کا یہ سن کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا،،،،، وہ رونے لگی جب سعیر سہی معنی میں بوکھلایا۔۔۔

زرش میری جان رو نہیں ہم تمھارا علاج کروا رہے ہیں،،، یہ ابھی سٹارٹ ان میڈیسن سے وومٹز آنے سے ٹھیک ہو جائے گا،،، بس کچھ مہینے تم ٹھیک ہو جاو گی آئی سویر تم بلکل ٹھیک ہو جاو گی۔۔۔

میں ٹھیک ہو جاو گی نا سعیر۔۔۔!!!

اللہ کی قسم زر،، تمھاری قسم تم ٹھیک ہو جاو گی،،،، ٹینشن نالو اپنی پاگلوں والی اور بچگانہ حرکت پر اسے شدید ہنسی بھی آئی مگر مشکل سے کنٹرول کیا جبھی زر نے اچانک نیا شوشا چھوڑ دیا۔۔

مجھے لیڈی ڈاکٹر کے جانا ہے سعیر۔۔۔

ہاں،،،، ہاں کلک،،، کیوں اب کی بار وہ اچھا خاصہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔

وہ میں نے چیک اپ کروا ہے،،،بس ہر ایک بات بتانا ضروری نہیں مجھے جانا ہے۔۔۔

ارے لیکن کیوں جانا مجھے بتانا کیوں ضروری نہیں ہے تم بتاؤ تو میں لے جاؤں گا لیکن تمھیں۔ہوا کیا ہے۔۔۔۔
وہ۔اسکا چہرہ تھامتا پیار سے پوچھنے لگا۔۔

زرش نے اسکو معصوم سی شکل بنائے دیکھا اب وہ اسے کیا بتاتی وہ ایک مہینے سے خود میں کیا چینجنگز دیکھ رہی ہے،،،
الگ الگ بدلاؤ۔۔

کیا بتاؤ میری جان،،،کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ نا۔۔۔

کک،،کیا بتاؤں میں،،،بس کچھ پرابلم ہے ایک منتھ سے زیادہ ہو گیا،،،مجھے جانا ہے،،،وہ بوکھلائی سے بولی سعیر کو فٹ سے اسکی بات کی گہرائی سمجھ میں آئی تھی جبھی اپنی ہنسی کنٹرول کرتا زور سے دانتوں تلے لب دبا گیا۔۔

تتت،،،تو کیا ہوا ہو جاتا ہے،،،اٹس اوکے۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!
وہ بوکھلا کر چلائی تھی۔۔۔

پیچھے ہوں آپ اپائنٹمنٹ لیں جلدی۔۔

اوکے میری جان۔۔۔!!!

خاموش بلکل اب،، تم فکر نا کرو میں آتے ہوئے پتہ کروں گا اپائنٹمنٹ ملا تو میں ضرور کے آؤں گا اوکے تب تک اپنا خیال رکھنا وہ اسکا ماتھا چومتا باہر چلا گیا لیکن زرش کو اب بھی ہلکا ہلکا درد تھا شاید اچھلتی کودتی رہتی تھی جبھی درد نکل آیا تھا،، اب بھی وہ اس سب سوچوں میں گم تھی جب وہ افلاطون کمرے میں آیا۔۔۔
اسے کھویا پا کر وہ لب دبا کر اگے آیا اور ہاتھوں کے پیچھے چھپائے بیگز کو لا کر ٹیبل پر رکھا اور اسکے پیچھے جا کر اسکے وجود کو بازوؤں کے گھیرے میں لیا وہ ایک دم ڈر کر اچھلی۔۔۔

ریلیکس،،، میرے علاوہ کسی کو حق نہیں ہے میری جان تمھیں ہاتھ لگانے کا اور اس کمرے میں کسی کو آنے کا حق بھی نہیں ہے،، میں ہوں تمھارا شوہر۔۔۔۔

آ گئے آپ،،، وہ مسکرا کر بولی سعیر نے اسکے گال سے۔ گال مس کیا تھا۔۔۔

بلکل تمھارے وجود کی مہک مجھے بلائے اور میں آؤں نا ااامپوسیبل۔۔!!!
وہ مدہوش ہوتا گویا اسکی پیچھلے گلے پر لب رکھتے بولا وہ بوکھلائی تھی۔۔۔

سسسسعیر۔۔۔!!!

جی میری جان۔۔!!!

آپ نے اپائنٹمنٹ لیا۔۔

تم سے ملنے کو مجھے اپائنٹمنٹ لینا پڑے گا کیا اب۔۔۔؟؟؟
تمھیں چھونے تمھیں پکارنے کا حق ہے مجھے میں کیوں اپائنٹمنٹ لوں۔۔

افففف یہ بندہ۔۔۔!!!
زرش نے سر پیٹا وہ مسکرایا۔۔۔

میرا ڈاکٹر کا اپائنٹمنٹ۔۔۔!!!
وہ چلائی جبکہ سعیر نے گندا سا منہ بنایا،،، کس منحوس کا نام لیا ہے میری جان،۔۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔!!!

نہیں۔۔۔!!!
ڈاکٹر نہیں ملی۔۔۔۔!!

سفید جھوٹ بولا گیا۔۔۔

جھوٹے۔۔!!!

اچھا چھوڑو نا پہلے ادھر آؤ میری بات سنو۔۔۔!!!

سنائیں۔۔۔!!!

ادھر آئیں سعیر نے اسے سیدھا کر کے بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھا اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور پیار سے محبت کی مہر ماتھے پر ثبت کی۔۔۔
وہ بھی مسکرائی تھی۔۔۔

اچھا بتائیں نا کیا سنانا ہے مجھے آپ نے۔۔۔؟؟؟

تمھارے لیے میرے پاس سرپرائز ہے میری جان ایسا سرپرائز کہ شاید تمھارے دیے ہوئے سرپرائز کے آگے وہ بہت چھوٹا ہو،،، اسکی ویلیو بھی نا ہو مگر میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تمھارے ساتھ اس طرح کھل کر پیار سے منانا چاہتا ہوں ان پلوں کو محسوس کرنا چاہتا ہوں اس خوشی کو دوبالا کرنا چاہتا ہوں،، ویسے تو اس خوشی کو آج ایک مہینہ ہو چلا ایک اس خوشی کو اکیلے محسوس کرنے کا وہ مزہ نہیں جو اکھٹے اور میں ویسے تو بہت دھوم دھام سے کرنا چاہتا تھا مگر گھر کے حالات اور باقی سب مصروفیات کے مد نظر رکھتے ہوئے اسیطرح چھوٹی سی خوشی سہی۔۔۔

زرش نے نا۔ سمجھی سے اسے دیکھا،،، کونسی خوشی کیسی خوشی کیا پہلیاں بجھائے جا رہے ہیں کھل کر بولیں نا سعیر۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

اچھا یہاں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔

وہ اٹھ کر اس چھوٹے سے ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں وہ اتنے زیادہ شاپنگ بیگز رکھے ہوئے تھے۔۔۔

وہ پورا ٹیبل اٹھا کر اس تک آیا زرش اب بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔!؟؟

اششششش خاموش۔۔۔!!!

بتا رہا ہوں،،، سعیر بلکل اسکے سامنے آ کر بیٹھا اور ان بیگز سے وہ سب چیزیں نکالنے لگا،، ایک بیگ میں ایک بڑا سا ڈبہ نکال کر سامنے رکھا جا میں کیک تھا،،، اور پھر چاروں طرف کینڈل لائٹس جلائیں،،، زرش نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی آج تو کوئی اوینٹ نہیں تھا نا کوئی اینورسری پھر کیا سوجھی تھی اسے سعیر نے اسے آنکھیں بند کرنے کا کہا۔،، اپنی آنکھیں بند کرو میری جان۔۔۔!!!

لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

کرونا۔۔۔!!!

اوکے فائن،،زرش نے آنکھیں بند کیں سعیر گہرا مسکرایا اور اسکا گال چومتا وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔تمام رومز لائٹس آف کیں اور کمرے میں ہر جگہ ڈریسنگ ٹیبل سائیڈ ٹیبل اور بیڈ کے ارد گرد کینڈل لائٹس جلا دیں،،کمرے میں خود ہی کافی زیادہ پھول کی پتیاں گرائی تھیں۔۔۔

میں آنکھیں کھول لوں سعیر۔۔۔؟؟
معصومیت سے سوال پوچھا گیا۔۔۔

نو ابھی نہیں جب میں کہوں تب۔۔۔!!!
سعیر نے وہ ٹیبل پھولوں کے پتیوں کے اوپر لا کر درمیان میں رکھا اور اس کیک کو ڈبے سے باہر نکالا تھا،،،ساتھ ہی اسکے ایک پیارا سا ٹیڈی بیئر رکھا گیا تھا،،،اور اسکے ساتھ بے بیز کی پیاری سے فریم کردہ تصویریں اور بلونز جو نیچے زمین پر پڑے تھے۔۔۔۔

سعیر سب سیٹ کرتا اسکے پاس آیا اور اسے پیار سے حصار میں لیا اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے اتاریں اور اسے کھڑا کرنے میں مدد دی۔۔

یی،،یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

اشششش،،،جسٹ سٹینڈ آپ،،اور میرے ساتھ آؤ۔۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے۔۔۔

چپ تو کرو،،، ادھر ہی ہو اور میں ہوں نا تمھارے ساتھ سو کیپ کوائٹ۔۔۔۔!!

ہونہہ اوکے۔۔۔۔!!!

وہ مسکراتا سے لیے پھولوں کے فرش پر آیا،، زرش کو گلاب کی پتیوں کی نرماہٹ اپنے پاؤں میں محسوس ہوئی تو وہ۔ کھلھلائی،۔۔۔

ہاہاہاہاہایہ زمین کو کیا ہوا ااا،،، اتنی سافٹ کیوں کیا کیا میرے مجنوع آپ نے۔۔۔۔

وہ اسکے بات پر سعیر بھی ہنس دیا،،، مجنوع ہی تو بنا دیا ہے آپ نے مجھے میری جان،،، وہ دونوں کھکھلا کر رہ گئے،، جبکہ زرش نے سانسوں سے گلاب کی پتیوں کی خوشبو ٹکرائی لب خود بہ خود مسکرائے تھے۔۔۔
وہ اسے لیے چلتا ٹیبل تک آیا اور اسکی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔

اوپن یور آئیز میری جان۔۔!!!
پیار سے بولا گیا۔۔۔
زرش نے موندی موندی آنکھیں کھولیں تو سامنے کمرا دو منٹ پہلے والے ماحول سے بلکل الٹ تھا لائٹس آف تمام جگہ پھینکی پھولوں کی پتیاں،،، اور ڈریسنگ پر بھی پھولوں پر چلتی موم بتیاں،،،، پھولوں کی خوشبو ماحول کو پر خیز کر رہی

تھی۔،،زرش نے حیرت سے منہ کھولے زمین اور کمرے کو دیکھا اور پھر سامنے پڑے اس کیک کو،،، جس پر چاکلیٹ کیک پر پیارا سا کریم سے لکھا گیا تھا۔۔۔

"Hey my mom let's welcome your little champ or princess in your world".

زرش نے غور سے کیک کو دیکھا اور اس پر لکھا وہ جملہ اور فورا سے سعیر کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

ممم،،،مام۔۔۔!!!

یہ کیا۔۔۔؟؟؟
مطلب یہ سب مزاق ہے نا۔۔۔
زرش کو سب خواب سا لگا تھا اور آنکھیں فورا سے پہلے پانی سے لبالب بھری تھیں جبکہ سامنے والے نے بھیگی پلکوں سمیت مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نہیں میری جان،،،،اٹس ٹرو،،ہنڈرڈ پرسنٹ ٹرو،،،یہ سچ ہے ہماری اتنی خوبصورت زندگی کی اور حسین بنانے کے لیے ہماری چھوٹی سی دنیا میں یہ چیمپ یا میری پیاری سی پرنسز آرہی ہے۔۔۔

زرش نے اسے دیکھا اور بے ساختہ اس میں چھپی تھی۔۔۔

Saerrrrrrr.....!!!!!

It's to tooo toooooo much precious and world best surprise for me how could u say that it have no valuw ...!!!

(سعیر یہ میری زندگی کا سب سے خاص بہت قیمتی تحفہ ہے آپ کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی ویلیو نہیں ہے)...
میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ ایک مہینے سے زیادہ،،، تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں میری جان،،، میں تمھیں بہت حسین انداز میں بتانا چاہتا تھا،،، اور وقت کی زیادتی اور حالات کے باعث نہیں۔بتا سکا،، اور تم خوش ہو۔۔۔

خوش میں بہت خوش ہوں سعیر،،، ایم رئیلی ویری ہیپی۔۔۔!!!

ہمارا بے بی آئے گا سعیر ہم دونوں کا بے بی۔۔۔

جی میری جان ہمارا بے بی ہم دونوں کا بے بی۔۔۔۔!!!
وہ اسے گلے سے لگائے جزب کے عالم میں بولا جب کہ ایک اتاولا خوشی کا آنسو زرش کے بالوں میں جزب ہوا تھا۔۔۔

سعیر نے اسے بہت آرام سے خود سے الگ کیا اور اسکے آنکھوں کو صاف کیے،، نو مور ٹیرز میری جان۔۔۔!!!
کم۔لیٹس کٹ دا کیک۔۔۔!!

زرش نے ہاں میں مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

دونوں نے مل کر کیک کاٹا سعیر نے پیار محبت سے خود اسے کھلایا جبکہ زرش نے اسے،،، ایک دوسرے بیگز میں کچھ بے بی کے کپڑے اور پمپرز تھے۔۔۔

زرش نے اس بیگ کو تھاما۔۔!!!

اس میں کیا ہے سعیر۔۔۔!!!

اس میں ہمارے آنے والے بے بی کے لیے کچھ چیزیں ہیں۔۔۔!!

زرش نے کھولا تو پاگل دیوانہ اپنے ہونے والے بچے کے لیے اتنے ڈھیر سارے کچھ بے بی گرل اور کچھ بے بی بوائز کے کپڑے لے آیا تھا،، اور کچھ کھلونے جبکہ زرش نے سر پیٹا۔۔

یہ کیا کیا سعیر ابھی تو اتنے مہینے پڑے آپ پہلے ہی اٹھا لائے یہ سب۔۔۔

کیا ہوا میری جان تمھیں پسند نہیں آیا کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں پسند کی بات نہیں ہے یہ بہت پیارے ہیں سب مگر آپ کو کیا پتہ بیٹا ہے یا بیٹی۔۔۔؟؟

تو میں دونوں طرح کے لایا ہوں نا اا۔۔۔!!!

جو بھی ہو جائے۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا آپکا۔۔۔!!

وہ نفی میں سر ہلاتی مسکرائی جبکہ وہ گہرا مسکرایا،، تمھارے آگے مجھے دکھتا کیا ہے میری جان،، وہ اسے مضبوط حصار میں لیتا بولا،، اور ساتھ والی کینڈل بجھائی۔۔۔

ککک،، یا چاہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

تمھیں ہی چاہ سکتا ہوں،، ایک تمھارے ہی چاہ ہے میری جان،،، اور کیا چاہ سکتا ہوں میں وہ اسکے بالوں میں منہ دیے بولا جبکہ وہ بوکھلائی۔۔۔

ددد،، دور ہوں۔۔۔!!!

اب تو میری جان کسی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے نا،، سعیر نے جان کر اسے چھیڑا وہ بڑی طرح گھبرائی۔۔۔

یو شٹ اپ پلیز زز ز۔۔۔!!!

وہ۔دانت پیس کر بولی اور خود کو چھڑوانے لگی وہ گرفت ٹائٹ کرے اسے باہوں میں بھر گیا،،اور اسے بیڈ پر لایا۔۔۔

نو میری جان آج گریز ناممکن ہے مجھے نہیں ہونا پیچھے۔۔۔!!

اب یہ جو گفٹ اپنے مجھے ایک ماہ پہلے دیا تھا اس کا خراج تو وصول کریں وہ اسکے پیٹ کو سہلاتا بولا وہ خود میں سمٹی،، سعیر محبت سے اس پر جھکا،،اور اس کو اپنی محبت کی بارش میں بھیگونے لگا تھا زرش نے لاکھ مزاحمت کی مگر وہ شخص اپنی منمانی پر اتر آیا تھا پھر ناچار زرش کو اپنا آپ اسکے حوالے کرنے پڑا۔۔۔

ایک مہینہ،،ایک مہینہ،،،بہت ہی مشکل اور ڈر ڈر کر گزارا تھا عائزہ نے،،اسکی جان پر بنی رہتی تھی وہ مصطفی جان کو آگیا تھا اسے کالز کرتا بلاتا رہتا،،،جانے کیا چاہتا تھا وہ زرش کو لے جانا چاہتی تھی مگر کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی آج تو کم از کم اسے مصطفی سے اسے ملنے جانا تھا ورنہ مصطفی نے کہہ دیا تھا کہ وہ خود اسکے گھر آئے گا اس سے بات کرنے سب کے سامنے وہ یہ رزک نہیں لے سکتی تھی ہر گز نہیں،،اس سے پہلے وہ گھر آجائے اسے یہاں سے نکلنا تھا،،،جبھی صبح صبح اٹھ کر۔ایان کو آفس بھیجا جبھی فورا اسے تیار ہوئی اور زرش کے پاس آئی تھی۔۔۔

زر،،،کمرے کے باہر کھڑی ہو کر عائزہ نے دروازہ ناک کر کہ اسے بلایا،،زرش جو کہ ابھی کچھ دیر پہلے سعیر کے جانے کے بعد سوئی تھی سکی دروازہ بجنے پر آنکھ کھولی وہ اٹھ کر دروازے تک آئی اور عائزہ کو دیکھا۔۔

بھابی آپ،،باہر کیوں کھڑی ہیں اندر آجائیں۔۔۔!!

عائزہ نے اندر دیکھا اسے سعیر نظر نا آیا اسے شکر کیا۔۔۔۔

کیا ہوا بھابی یو وانٹ اینی تھینگ۔۔۔؟؟؟
کسے ڈھونڈ رہی ہیں۔۔؟؟

ننن،، نہیں نہیں زر میری بات سنو تمھیں میری ایک مدد کرنی ہے زر میرے ساتھ کہیں چلنا ہے۔۔۔

ہائے اللہ مگر کہاں بھابی کہاں جانا ہے سعیر کو پتہ چل گیا میں گھر سے باہر نکلی وہ تو بہت غصہ ہونگے۔۔۔

نہیں زر پلیز زتم منع مت کرنا،،، مجھے تم سے انکار کہ امید نہیں میر اباہر جانا بہت ضروری ہے اور میری اس وقت تم ہی مدد کر سکتی ہو ہم دونوں ساتھ جائیں گے تو یقینا کوئی کچھ نہیں کیے گا وہ۔ خود بیچاری اتنے دن کی تھکی ہاری آج رو دی،،، زرش اسے دیکھ کر شدید بوکھلائی۔۔۔

بب، بھابی،،، روئیں نہیں پلیز زچپ ہو جائیں کیا بات ہے آپ پریشان ہے بھابی مجھے بتائیں میں اپکی کیا مدد کروں ۔۔۔؟؟

زر عائزہ نے اسکے ہاتھ تھامے اور ہلک تر کیا زر نے ہاں میں سر ہلایا جیسے کہ رہی ہوں کہیں بھابی،، "بولیں زر کی جان" زر سن رہی ہے،، اندر آئیں وہ پیار محبت سے اسے تھام کر اندر لے کر آئی۔۔۔

چلیں چپ ہوں،،عائزہ کو پانی دیا اور اسکی کمر سہلائی پانی پی کر عائزہ نے اسے دیکھا زر نے گلاس تھام کر سائیڈ پر رکھا ۔۔۔

چلیں بتائیں کیا ہوا آپکو کوئی بات پریشان کر رہی ہے،،میں آپکی بہن ہوں نا مجھے بتائیں۔۔۔

زر کے پیار سے پوچھنے پر وہ پھر سے اس سے لپیٹ کر رو دی،،وہ تھک چکی تھی،،،وہ اتنے دن سے پریشان تھی،،،بہت برا حشر تھا دل کرتا تھا کہ وہ روئے،،اپنی بے بسی پر حالانکہ وہ غلط تھی وہ تو بے بس نہیں تھی اسے پھنسایا گیا تھا اور اسے یہی لگتا تھا شاید عرشیہ یعنی فامیہ ہی اسے بلاتی ہے،،،،وہ کچھ کرنا چاہ رہی ہے جبھی وہ اکیلے جانے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی،،،زر بری طرح ڈری تھی آخر وہ اس طرح کیوں رو رہی ہے،،،،زر کی خود رونے والی حالت ہو گئی تھی۔۔۔

ادھر دیکھیں زر نے اسے خود سے الگ کیا اور اسے پیار سے سہلایا،،پہلے تو چپ کریں رونا بند کریں اور میری بات مانیں مجھے اپنے اندر کا سب بتائیں مجھ پر ٹرسٹ کر کے۔۔۔

زر وہ عر،،عرشیہ۔۔۔

عرشیہ "بھابی" کس کا نام لے لیا ہے،،،اب کیا ہوا،کچھ ہوا ہے ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔۔

زر وہ میری کلاس فیلو تھی اور اسکے ساتھ جب میں میٹرک میں تھی میرا ایک کلاس فیلو مجھے پسند کرتا تھا اس نے مجھے پرپوز کیا مگر میرے دل میں بچپن سے اب تک صرف ایان کی محبت کا بیج تھا جو میں۔نے بویا تھا اور اب وہ بیج اگ کر تناور درخت بن چکا ہے میں پاگلوں کی طرح ایان سے محبت کرتی ہوں زر،،، دیوانوں کی طرح مجھے عشق ہے ان سے ،،میں ان سے دور ہونے کا سوچھ بھی نہیں سکتی میری محبت کی عمر بہت طویل ہے زر مگر وہ مصطفی وہ میری زندگی سے بہت پہلے جا چکا تھا بلکہ وہ تھا ہی کہاں میں نے کبھی اسے شامل نہیں کیا وہ میرے پیچھے تھا یہاں تک اس نے میرے گھر رشتہ بھیجا تھا مگر میں نے انکار کر دیا پر زر یہ بات ایان کو نہیں معلوم۔ تھی اور انہیں ایک دن معلوم ہو گئ میں نے خود بتائی تھی مگر ساری بات یہاں تک کہ وہ میرے گھر آیا تھا یہ بات ایان کو جانے کہاں سے معلوم ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے تھے میں تو انکی ناراضگی بھی نہیں برداشت کر سکتی زر تم جانتی ہو مجھے انکی ناراضگی سے بہت ڈر لگتا ہے میری جان لے لیتی ہے وہ وہ روتی ہوئی ہچکیوں کے درمیان اسے ساری بات بتاتی چلی گئ زر کو شدید بے تحاشہ اس پر ترس آیا بے ساختہ اسے نے عائزہ کو گلے لگایا،، اور سہلایا۔۔۔

آپ،، فکر مت کریں،، میں چلوں گی آپ کے ساتھ ابھی،،، ابھی تو ان دونوں کو آفس میں آنے سے ٹائم ہے ناہم ایک آخری دفعہ اس کمینے کی بات سن کر آجائیں گے اگر وہاں عرشیہ ہوئی اسے بھی سنا کر آئیں گے میرا یقین کریں،،، کسی کو نہیں پتہ چلے گا،، کوئی پوچھے گا تو کہہ دیں گے کہ،، کہ میں بھابی کے ساتھ ڈاکٹر تک گئ تھی،، آپ مصطفی کو سٹی ہاسپٹل کے قریب جو کیفے ہے وہاں بلائیں میں بس دو منٹ میں فریش ہو کر آئی او کے بھابی۔۔۔

او کے زر تھینکیو میری جان تھینکیو سو مچ مجھے یقین تھا تم مجھے سمجھو گی آئی لو یو میں اسے چباتی ہوں۔۔

شیور بھابی وہ اسکا گال تھپتھاتی وہاں سے گئ تھی عائزہ نے لمبی سانس خارج کی یہ نہیں تھا کہ اب اسکا ڈر ختم ہو گیا تھا بلکل نہیں وہ زر کے ساتھ گھر سے جاتو رہی تھی لیکن باہر کسی نے دیکھ لیا تو وہ جھڑ جھڑی لے اٹھی،،، مطلب اگر باہر سعیر نے دیکھ لیا میں اپنے ساتھ زر کو اس بیچاری کا کیا قصور،،، ننن،، نہیں میں اول فول کیوں سوچ رہی ہوں جو ہو گا اچھا ہی ہو گا انشاء اللہ،،، ایک دفعہ مل کر آ کر قصہ تمام کرتی ہوں،، اگر کچھ زیادہ بکواس کرے گا تو عالیان،، عالیان کو بلا لوں گی یہ کہہ کر کہ میرا بھائی ہے پھر وہ دیکھ لے گا وہ یہ سوچ کر وہاں سے اٹھی اور تیار ہونے بھاگی اب یہ تیاری وہاں جانے کی تھی یا شامت بلوانے کی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

مہینہ،، یہ تھا تو ایک مہینہ مگر شاید کسی کے لیے ایک سال کے برابر ہو گیا تھا ہر گھنٹہ،،،، دو گھنٹے کے برابر لگتا تھا ہر منٹ گھنٹے کے مطابق لگتے تھے مہینہ جیسے صدیوں لمبہ ہو گیا تھا اس شخص کا ہوتا بھی کیوں نہیں اس نے نا اپنی ایہا کو دیکھا تھا نا ہی اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی صرف اس زد پر تھا کہ جب تک ایہا خود اس سے کونٹیکٹ یا بات کرنے کی کوشش نہیں کرے گی وہ اس سے مخاطب نہیں ہو گا کبھی نہیں ایگزیمز چل رہے تھے مگر احان نے جیسے تیسے کوئی جور توڑ کر کے وہ ایگزمیز آن لائن دینے کا۔ کہا،،، عالیان اسکی باتوں سے واقف تھا باپ کے سامنے جھوٹ بول دیا تھا مگر باقی ساری بات معلوم تھی وہ کہاں ہوتا ہے کہاں رہتا ہے،، اسکے ان لائن ایگزمیز کا بندوبست عالی اور سعیر نے مل کر کیا تھا سعیر اسکے لیے اور اپنی بہن کے لیے خاصہ پریشان تھا مگر واقع بہتر تو یہی تھا کہ ان دونوں کو سپیس دینی چاہیے وہ بڑی ہو گئ ہے،،، شوہر ہے اسکا جیسے بہتر لگے وہ اپنے طریقے سے ہینڈل کریں اور کرنا بھی یہی چاہیے،، "چاہے ایک لڑکی آپکی بیٹی ہو یا بہن ہو جب وہ اپنے گھر کی ہو جائے یا پھر شوہر والی تو اسے سپیس دیں اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان کے مسلئے اسے خود ہینڈل کرنے دیں،،، انہیں سپیس دیں،،، یہ نہیں کہ آپ خود ٹانگ اڑا کر ان کے مسلئے سلجھانے لگے

یقین جانیں اس سے ہمشہ مسلئے بھریں گے نا کہ کم ہونگے بہتر یہی ہے آپ انہیں الگ چھوڑ دیں وہ اپنے طریقے سے مسلئہ سلجھالیں"۔۔۔۔۔

آج شاید آخری پیپر تھا جب وہ باہر آئی تھی آج بھی وہ ظالم کہیں نہیں دیکھا کیا اس نے پیپر نہیں دیے،، نو ایمپو سیبل ہو نہیں سکتا احان پیپر نا دے،،، تو وہ کہاں ہوتا ہے آتا بھی ہے کہ نہیں،، یا اتا بھی ہے تو اسے ملے بغیر شکل دیکھائے بغیر غائب ہو جاتا ہے،،،، کچھ تو معلوم پڑے جبھی آج وہ افعان کے پاس آئی تھی جو احان کا دوست تھا۔۔

اممم،، افعان بھائی انگلیاں چٹخا کر اسے آرام سے جھجکتے مخاطب کیا۔۔۔

افعان نے اسے دیکھا۔۔

جی بھابی کیا ہوا کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

جی میں ٹھیک ہوں،،، بھائی احان کا کچھ پتہ ان نے پیپر نہیں دیے کیا وہ دیکھتے نہیں۔۔۔

نہیں بھابی وہ ان لائن پیپر دے رہا ہے یونی نہیں آتا شاید کچھ پرابلم۔ کی وجہ سے کیا آپکی بات نہیں ہوئی اس سے ۔۔۔؟؟

نن،، نہیں وہ میرا فون خراب ہے میری بات نہیں ہو پائی اوکے تھینکیو میں خود پوچھ لوں گی،، ایہانے بہانا گھڑا اور وہاں سے نکلی۔۔۔

مطلب کہ اتنا ظالم ہے وہ کہ اسکے قریب بھی نہیں بھٹکتا،، ایہا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں پر فوراً سے درائیور کے ساتھ وہاں سے گھر کو نکلی تھی۔۔۔

وہاں جو کہ دور ہو کر بھی پل پل کہ خبر اس دشمن جان کی رکھتا تھا جب آتی ہے کب جاتی ہے کیا کرتی ہے،،،، کس کے ساتھ آتی جاتی ہے،، اکثر تو ایک جھلک دیکھنے کے لیے یونیورسٹی بھی آیا کرتا تھا مگر آج آج پتہ نہیں کیوں،، حالانکہ کلاس کے بیک دور سے آکر فیزکل پیپر بھی دیا تھا ایہانے احان کو نہیں دیکھا احان نے ضرور نظر بھر کر اسے دیکھا پیپر تو ایک بہانہ تھا اصل تو اسے دیکھنے آیا تھا وہ جی بھرتے نہیں بھر رہا تھا انکھوں کہ پیاس نہیں بجھ رہی تھی،،، جیسے وہ پیپر دیکھ کر اٹھی احان لین گرا کر نیچے جھک گیا وہ پیپر دے کر کلاس میں رکی نہیں بلکہ چلی گئی اسی کے پیچھے بیک ڈور سے وہ بھی نکلا افعان سے ملا اور اسے یہی کہا کہ کسی کو بھی نا بتائے وہ آیا ہے،، کسی مطلب کسی بھی نہیں،،، وہ کچھ کچھ افعان کو بتا چکا تھا۔۔۔

آج ایک الگ سی بے چینی اسے کھا رہی تھی جیسے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی اسکے پیچھے احان بھی نکلا تھا،، اسے گھر تک بھی پہنچا دیا تھا مگر پتہ نہیں کیوں دل می۔ عجیب سے خدشے آرہے تھے لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

احان نے اپنے لب کچلے،، مگر اللہ کا نام کے کر وہاں سے گھر کے لیے روانہ ہوا آج اباجی کے سامنے بھی حاضری لگوانی تھی ایک نیا امتحان،، مضحکہ خیز۔۔۔!!!

احان والا پولیس کیس پہلے تو بند ہو گیا تھا مگر نمرہ نمرہ کہاں چین سے بیٹھنے والی تھی جبھی وہ کیس اوپن کروایا اب پولیس انکو بھی اگنور نہیں کر سکتی تھی کیس تو ماہ بیر کے ہاتھ میں تھا مگر اب جب وہ محترمہ کہہ رہی تھی کہ احان ہی قاتل ہے تشویش کرنا ضروری ہو گئ تھی،،، نمرہ بہت چالاک نکلی تھی اس نے آواری ریسٹورنٹ کی تمام ترسی سی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تھی احان کی بد قسمتی تھی کہ اس میں سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دیکھا جب احان اپنے نکاح سے پہلے اس سے ملنے گیا تھا اور اس کمرے میں موجود تھا،،، نمرہ نے اس بات کو ہنگامہ بنایا کہ اسی دن اسکی بیٹی کا ریپ ہی ہوا تھا،، اور بد قسمتی سے ایسا ہی تھا کہ علیشبہ نے ایک دن پہلے ہی سدیس کے ساتھ رات گزاری تھی،، علیشبہ کی ریپورٹ سے بھی کچھ ایسے انکشاف سامنے آئے تھے،،، اب وہ تھانے پہنچی تھی جہاں احان ماہر خان اور ارشن موجود تھے،،، تمام صورتحال کو مدد نظر رکھا اس دن احان کا کمرے میں آجانے اور بہت دیر بعد اس کمرے سے نکلا تھا اسکے پیچھے وہ ٹوٹی بکھری حالت میں۔ علیشبہ بھی نکلی تھی مگر اصلیت یہ تھی وہ احان کے لفظوں پر ٹوٹی تھی کیونکہ احان نے اسے بے حیا بے شرم کہہ کر اسے ہوش دلایا تھا،،، وہ اسکی نفرت سے ٹوٹی تھے وہ ایکسیکوشنر وہ کسی بھی طرح کسی بھی چیز کو اگنور نہیں کر سکتے تھے جبھی ارشن احان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

احان ہم انکی بات ٹال نہیں آتے میں جانتا ہوں احان قریشی اچھے خاندان کا مگر سی سی ٹی وی میں دیکھو احان اس سے ملنے گیا اور پھر علیشبہ کا جھکے کندھوں سے باہر آنا۔۔۔

بکواس بند کو ارشن ماہ بیر دھاڑا۔۔۔

میں چاہ کر بھی اس فیملی کے بیٹے پر شک نہیں میں جانتا ہوں وہ ایسا نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا مگر۔۔۔

ڈیڈ ہم اس سب کو اگنور نہیں کر سکتے۔۔۔

یہ ٹھیک کہہ رہا ہے چاچو،،، احان نے حامی بھری تمام تر ثبوت کے نا آنے تک ہمارے ساتھ احان اور اسکی فیملی کو کسی بھی طرح کمپورومائز کرنا ہو گا،،، ہمیں اسے تحویل میں لینا ہو گا۔۔

جب تک پوری تسلی نہیں ہو جاتی ہم اسے یونہہ بھی نہیں چھوڑ سکتے ڈیڈ اگر ایک بھی ثبوت احان قریشی کے بے گناہ ہونے کا مل۔ جاتا ہے آئی سویر یقین مانیں کہ ہم اسے چھوڑ دیں گے تب تک کے لیے پلیز ز۔۔۔

ماہ بیر نے ہاں میں سر ہلایا،، چلو ٹھیک ہے میں قریشی صاحب سے بات کر ر کے دیکھتا ہوں۔

شیور ڈیڈ وہ لوگ اپنی گاڑی لے کر قریشی ہاؤس نکلے تھے،،، اب احان کو انکے ساتھ ہر حال میں آنا ہی تھا۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں قریشی ہاؤس پہنچے احان جو کچھ ہی دیر پہلے اپنے گھر آیا تھا اور کمرے میں فریش ہونے گیا تھا،، اس سب سے بے خبر کے نیچے کونسی قیامت اسکا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

اس وقت وہ صاحب قریشی ہاؤس کے ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے ماہ بیر راسم حفیظ نے احد صاحب کو شروع سے لے کر اینڈ تک تمام تر تفصیلات بتائیں تھیں،،، اور یہ بھی کہ آپ کے بڑے سپوتر اس سب واقع سے باخبر ہے احد صاحب نے بے یقینی سے یہ سنا نمرہ کا نام سن کر وہ جان گئے یہ کوئی چال ہے کیونکہ آپ ے بیٹے اور پرورش پر انکی۔ پورا پورا

بھروسہ تھا مگر غصہ تو اس بات کا تھا اگر شایان جانتا تھا تو اس بات سے باپ کو کیقموں بے خبر رکھا جبکہ انہوں نے ایل سی ڈی پر شایان کو کال کی شایان نے انکی۔جوائن کیا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔!!
کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟

شایان نے سب کو سلام کیا سب نے سلام کا با آدب جواب دیا اور احد صاحب نے بولنا شروع کیا شروع سے کے کر اینڈ تک سختی سے احد صاحب نے شایان سے پوچھا کیا یہ بات سچ ہے جس پر احان نے سر جھکائے سر ثبات میں ہلانے پر اتفاق کیا تھا احد صاحب نے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔

لیکن میں مان نہیں سکتا مسٹر ماہ بیر میر ابیٹا ایسا نہیں ہے مجھے یقین ہے اس پر میر ابیٹا ایسا نہیں کر سکتا وہ مر جائے گا لیکن اپنے باپ کی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گا میں جانتا ہوں اسے۔۔

ہم جانتے ہیں احد صاحب،،، آپکو بھی آپکی اولاد کو بھی کمپرومائز کریں،، جیسے ہی آپکے بیٹے کے حق میں کوئی ثبوت آیا ہم چھوڑ دیں گے بلاوجہ سزا اسے نہیں ہو سکتی آئی سوئیر آپ احان کو بلا دیں۔۔۔

مگر لوگ کیا کہیں گے طرح طرح کی باتیں ہو نگی احد صاحب نے سر تھامہ۔۔

بے فکر ہو جائیں انکل ہم ہے نا ایسے ہونے کی نوبت نہیں آئے گی،،، محض دو دن،،، اگر دو دن میں کوئی ثبوت نا ملا اسکے خلاف یہ گھر ہو گا۔۔۔

احد صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

باہر احان جو کہ فریش ہو کر نیچے آیا تھا،، آکر ڈائنگ پر بیٹھتے ہی ماں سے باپ کا پوچھا تو ماں نے کہہ دیا کچھ لوگ آئیں ہیں تمھارے ڈیڈ سے ملنے ابھی آجائیں گے احان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں مما کے جوانی کے کرش آئے ہیں ابا سے ملنے ایکسیکوشنر۔۔۔
عالیان نے شوشا چھوڑا مشا ہنسی وہی احان بھی اج ہنس دیا آمنہ نے دونوں کو گھورا،،، "بکواس بند کرو دونوں اپنی" وہ غصے میں گویا ہوئی بولیں۔۔۔

اوو سوری سوئٹ ہارٹ۔۔!!
عالیان نے ماں کا گال چوما۔۔۔

نا کریں بھائی ماما آپکو ماریں گی اب وہ ڈیڈ کے سوا کسی کا نام۔ کی۔ سنتی۔۔۔
نا کر احان ماما بعد میں ڈیڈ نے پہلے میرا قتل کر دینا وہ لوگ زور سے ہنسے آمنہ نے انہیں لگائی۔۔۔
اتنے میں احد صاحب باہر آئے اور احان کو گھورا۔۔۔

کیاہوااحد آپ غصے میں۔کیوں ہیں۔۔؟؟

کیاہواڈیڈ میں نے کیا کیاہے اس وقت۔۔۔؟؟

چلومیرے ساتھ احان۔۔!!
احد صاحب نے اسکاہاتھ پکڑااور اسے لے گئے۔۔۔

احد،،احد کہاں لیے جارہے ہیں اسے بتائیں توکچھ،،، آمنہ انہیں آواز دیتی رہ گئی۔جبکہ احد اسے پکڑے باہر لے گئے وہ سب بلاتے رہ گئے جبکہ عالیان انکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

عالیان باہر آیاتووہ لوگ احان کو کہے چکے گئے تھے جبکہ احد صاحب انکے پیچھے نکلے تھے۔۔
ڈیڈ میں بھی آرہاہوں۔۔۔
وہ کچھ بھی بتائے آنے بغیر احد صاحب کے ساتھ ہی نکلا تھا۔۔

احد صاحب فوراسے احان کاہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئے تھے پیچھے آمنہ چیختی رہ گئیں کہ وہ احان کو کہاں لے کر جا رہے ہیں کچھ توبتائیں مگر وہ شاید گنگے بہرے بنے وہاں سے کچھ کہے بغیر نکل گئے تھے۔۔۔۔
وہی انکے پیچھے بھاگا عالیان بھی نکلا تھاباہر آکر دیکھاتو آسمان سر پر گرا تھااحان کو پولیس گاڑی میں بیٹھا کر لے کر جایاجا رہاتھا۔۔

ڈڈ،،یڈ۔۔۔!!!

واٹس رانگ یار۔۔۔؟؟

یہ لوگ احان کو کیوں لے کر جا رہے ہیں عالیان نے احد صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھے پوچھ جو غصے کی انتہا سے اسے جاتے دیکھ رہے تھے جبکہ احان انہی۔بلا تارہ گیا تھا کہ وہ بے گناہ ہے ان۔نے کچھ نہیں کیا،،احد صاحب نے کسی کی نہیں سنی بلکہ وہاں سے مڑ کر غصے میں ہی اندر کی طرف بڑھے عالیان انکی پشت اور احان کی دور جاتی گاڑی دیکھتا رہ گیا ۔۔عالیان ابا کو چھوڑتا وہی اس کے پیچھے ہی گاڑی لیے نکلا تھا۔۔۔

احد صاحب اپنی کچھ ضروری چیزیں اور کچھ پیسے لینے اندر آئے جب آمنہ انکے راستے میں حائل ہوئیں۔۔۔

آپکو سنائی نہیں دے رہا احد قریشی آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں میں کہاں لے کر گئے ہیں وہ میرے بچے کو میرے احان کو مجھے بتائیں۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!!!

پولیس پکڑ کر لے گئ ہے تمھارے بیٹے کو مسز قریشی پولیس۔۔۔۔!!!!

تھانے چلا گیا تمھارے گھر کا بچہ،،،اور تمھارا شوہر اسے چھوڑوانے اسکے کیس کے سماعتیں کرنے اس کے کیس پر بات کرنے تھانے کوٹ کچھریوں کے چکر کاٹے گا سنا تم نے وہ اونچا دھاڑے اس قدر اونچا کہ پورے قریشی پیلس کی در و دیوار ہل گئ جبکہ باہر کچھ نیوز اینکر جن کے گھر قریشی پیلس کے قریب ہی تھی گئ رات باہر پولیس کی گاڑیاں آنے پر چکنا ہوئے اور احان قریشی کو گھر لے جاتے دیکھ لیا اب نیوز چینل کی اگلی زینت احان قریشی کے جیل جانے کی ہی ہونی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ احد اس نے ایسا کیا کیا جو وہ جیل چلا گیا آخر کیوں میرے بچے کو پولیس پکڑ کر لے گئ۔۔

قتل۔۔۔!!!
قتل مسز احد لڑکی کے قتل کے الزام میں تمھارا بیٹا جیل کے چکر کاٹے گا لڑکی کا قتل۔۔۔

واٹ دا ہیل مسٹر احد۔۔۔
ایسا کیسے ممکن ہے کہ احان لڑکی کا قتل میرے ماننے میں یہ بات نہیں آرہی آحان ایسا نہیں کر سکتا امپوسیبل۔۔۔

احان نے علیشبہ یعنی نمرہ کی بیٹی کا قتل کیا ہے آمنہ۔۔۔۔!!
وہ دھاڑے۔۔۔

واہہہہہ۔۔۔۔۔!!!!
آمنہ نے زور سے انکے آگے پیچھے گھومتی تالیاں بجائیں۔۔۔
واہہہ مسٹر قریشی واہہہہہ۔۔
بہت خوب۔۔۔۔!!!
جس انسان کو اپنے بچے پر ہی یقین نہیں وہ آگے کیا بڑھے گا،،،علیشبہ وہ نمرہ حمدانی کی بیٹی ہاں۔۔۔!!!
پولیس والوں نے کہا اور اپنے مان لیا یہ وہی نمرہ حمدانی ہے مسٹر قریشی جس نے آپکی اولاد کا قتل کیا تھا وہ اولاد جسے اپنے ابھی محسوس نہیں کیا تھا جو اس دنیا میں نہیں آیا وہ نمرہ حمدانی جس نے سب برباد کر دیا،،، آج آپکے بیٹے کو برباد کرنے

کا ارادہ رکھتی ہے کہ اسکی بیٹی کو ٹھینگا دیکھا کر اس نے اپنی محبت کو پاک طریقے سے اپنایا اور اسکی سوکالڈ بیٹی کو چھوڑ دیا اور کچھ نا ملا احد تو اسنے ہمارے بیٹے پر الزام لگا دیا اور اپنے اتنی آسانی سے اسے جیل بھیج دیا۔۔۔

How could u ahad Qureshi

کیسے کر سکتے ہیں آپ یہ سب،،،، کیوں بھیجا یہ جانتے ہوئے کہ وہ عورت کتنی شاطر ہے سب جانتے پڑھتے اپنے اپنی تربیت پر شک کر لیا اسے جیل چکی پیسنے بھیج دیا۔۔۔

کیوں احد کیوں۔۔۔۔۔۔۔!!!

آمنہ چلا گئ آج وہ پہلے بار چلائیں تھی،، احد صاحب نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

بس کرو آمنہ کیوں پیچھلے زخم اکھیڑ رہی ہو۔۔۔

زخم۔۔۔۔۔۔!!!!!

احد ابھی بھی میں ہی زخم یا ابھی بھی میں ہی غلط کیوں وہ انکا کوٹ دونوں ہاتھوں میں پکڑے زور سے انہیں جھنجھوڑتیں چلا اٹھیں۔۔۔

ابھی بھی میں ہی غلط سب بھول گئے ہیں آپ ہاں۔۔۔!!!!

بتائیں۔۔۔!!!

آپکے معصوم بچے کا قتل۔۔۔!!!

آپکی تباہی۔۔۔۔

آپ پر الزام۔۔۔۔

اور اب آپکے گھر کو تباہی آپکے بچوں کو تباہی کرنے کی نئی سازش احد قریشی پہلے آپکا شایان اس ناگن کی زہر کی بھینٹ چڑھ گیا،،اور اب میرا احان،،،میر دونوں بچوں کو وہ عورت برباد کر دے گی،،وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جائے گی وہ آخر انکے سینے سے سر ٹکاتی رو دیں۔۔۔

وہ یہ سب سن کر واقع سکتے میں آئے تھے آمنہ کا بولا گیا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی تھا بلکہ سچ کوئی جھوٹ کی گنجائش نہیں۔ تھی وہ عورت کس حد تک گر سکتی تھی کچھ بھی سوچا جا سکتا تھا باہر والوں کو تو نہیں مگر انہیں پورا یقین تھا انکا بچہ کچھ نہیں کر سکتا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

احد صاحب نے آمنہ کہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر انہیں سہلایا۔۔۔

رونا بند کرو وہ واپس آجائے گا،،میں لے کر آؤں گا واپس اسے میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔

کب،،کس وقت،،کب واپس آئے گا احد بتائیں نا وہ گویا روتی ہوئیں تر چہرے سے آنسوؤں سے بھرے گالوں سے انہیں سر اٹھا کر دیکھتی ہوئی آنکھوں میں امید لیے پوچھنے لگی،،،،احد صاحب نے کھردری انگلیوں کے پوروں سے نرم گالوں کے قیمتی آنسو صاف کیے اور سر سینے سے ٹکایا۔۔۔

بہت جلد مائے لو زون،،بہت جلد۔۔۔۔

وہ بے گناہ ہے نا اتو زیادہ دیر نہیں میں نکال۔کر لاؤں گا اپنی آمنہ کے جان کہ ٹکڑے کو جیل سے کیسے تکلیف میں مبتلا ہونے دے سکتا ہوں میں واپس لے کر آؤں گا۔۔

پر تب تک کے لیے نو مور ٹیرز۔۔۔

"No more tears"...

اوکے،،، آمنہ کے ماتھے پر بوسا دیا اور انہیں صوفے پر بٹھایا،، پانی کا۔گلاس لبوں سے لگاتے انہیں پانی پلایا،، اور کمر سہلاتے ریلکیس کرنے لگے۔۔

رونا نہیں جانتی ہو نا آئی ہیٹ ٹیئرز۔۔۔۔

تو اب مت رونا،، یو ناؤ اٹس ہرٹزمی،، وہ انکی آنکھوں پر لب رکھتے پیار سے بولے،، امنہ کی پلکوں میں عرصے بعد یہ لمس پاتے ہوئے لرزش پیدا ہوئی تھی جو احد صاحب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

آپکو شرم آتی ہے،، میرا بچہ واپس لا کر دیں۔۔۔۔۔!!!

وہ آخر کچھ نا ملا تو ہمشہ کی طرح شرم کے مارے چلا اٹھیں۔۔۔

افففف۔۔۔۔!!!

اچھا بھئی چلاؤ مت،، جا رہا ہوں لے کر آتا ہوں تمھارا بے بی واپس۔۔

لے کر آئیں گے نا۔۔۔۔۔؟؟

آمنہ نے امید سے پوچھا وہ پھر واپس مڑے اور دوزانو کے بل سامنے بیٹھے۔۔۔

Do u trust me....???

ان نے امید سے پوچھا۔۔

آمنہ نے فورا ہاں میں سر ہلایا۔۔

Yeah I do ofcourse na more then my self ..!!!

ڈیٹس لائک مائے آمنہ۔۔۔!!!

بلکل۔لے کر آؤں گا آج نہیں تو صبح وہ۔ تمھارے پاس ہو گا میری جان۔۔۔!!

اوکے۔۔۔!!

ابھی مجھے جانے دو۔

آمنہ نے ہاں میں سر ہلایا احد انکے سر پر بوسا دیتے وہاں سے نکلے تھے جبکہ عالی کب کا نکل چکا۔ تھا۔۔۔

اگلا دن ڈھلا سورج نے مکھڑا دیکھایا سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہوئے ایسے کی۔شاہ ولا کے لاونج میں بھی سورج کی کرنیں پڑیں تھیں،،عائزہ لوگوں نے کل مصطفی سے ملنے جانا تھا مگر ایان اور سعیر کے جلدی آنے کی وجہ سے وہ رہ گیا،،، کیونکہ آفس میں کام کم۔ہونے کی وجہ سے وہ گھر جلدی آگئے تو آج تو انہیں ہر حال میں مصطفی سے ملنے جانا تھا ایان اور سعیر جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئے آج کوئی ضروری میٹنگ تھی سلطانز کے ساتھ جبھی انہیں فورا نکلنا تھا وہ یہ پروجیکٹ چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے،،زرش نے سعیر سے پرمیشن لی تھی کہ وہ بھی کچھ عرصہ وہاں کام کرنا۔چاہتی ہے،، کیا وہ کر سکتی ہے،،، سعیر کی طرف سے تو کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی وہ جو چاہتی کرتی کیونکہ پڑھیں لکھی بریلینٹ سٹوڈنٹ تھی آخر،،، مگر شاہ صاحب سے اجازت درکار کرنا بے حد ضروری تھا۔۔

وہ لوگ ناشتے کے ٹیبل پر آئے تھے سب مل کر بیٹھے تھے ایسے میں ایان نے ہی بات شروع کی۔۔

ہاں بیہو۔۔۔!!!

کیسی جارہی ہے تمھاری پڑھائی،،، پیپرز کب ہیں تمھارے اور یہ اجکل تمھارا موڈ کیوں اتنا آف رہنے لگا ہے بولتی ولتی نہیں ہو۔۔۔ ایان ناشتہ کرتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا

ن ن،، نہیں بھائی موڈ تو بلکل ٹھیک ہے اور پڑھائی ایک دم ٹھیک جارہی ہے اور ویسے بھی ابھی تو چھٹیاں کیونکہ ایگزمز ابھی ہوئے ہیں وہ خود کو کمپوز کرتی بولی اب کیا بتاتی کہ وہ معصوم کسی درد سے گزر رہی ہے کہ احان اس ظالم انسان نے خود کو اسکی ایہا سے کتنا دور کر لیا ایک دم سے اس قدر قریب آکر اپنے لمس سے روشناس کروا کر اسے ایسے دور گیا کہ اب جان بھی اور زات بھی دونوں ادھوری لگتی ہیں۔۔۔

بہت اچھی بات اور احان اسکا کیا،،، کوئی خبر نہیں زرش تمھارے گھر والوں کی نا کوئی آتا نا کوئی پتہ یہاں تک کہ اپنی خالہ بھی پرائی ہو گئی ہیں پتہ نہیں کونسی دنیا میں رہتی ہیں۔۔۔

نہیں بھائی میری مما سے بات ہوتی ہے،، وہ بس گھر میں ہی بزی ہوتی ہیں اور احان اسکا تو ایہا ہی بتا سکتی ہے زرش نے نارمل سے انداز میں کہا تو ایان نے ہاں میں سر ہلایا تھا بے شک شاہ صاحب کے بعد ایان ہی تھا جس کی موجودگی میں سب کو سانپ سونگھتا تھا یا پھر اس طرح خاموشی چائی ہوتی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔!!

ایہا بتاؤ کہاں ہوتا احان۔۔۔!!!

ایہانے تھوک نگلا نوالہ حلق میں پھنس گیا تھا ایان کو دیکھا تو وہ اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا ایہانے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیا اور حلق تر کرتی بولی۔۔۔

بب،، بھائی وہ یونی آتے ہیں سب پیپرز میں ساتھ ہی۔تھے،، کبھی کبھی انکے ساتھ گھر بھی آجاتی ہوں،، مگر بلانے پر بھی اندر نہیں آتے۔۔۔

ارے کیوں۔۔۔؟؟
چلو اگلی بار۔ سہی جب بھی آئے اندر ضرور بلانا اس گھر کے تو ایسے جیسے پتہ کٹ گیا ہو اہم سے۔۔

سہی کہ رہے ہو ایان،،،، نا مجھے احد کی خبر ہے نا کسی اور کی،،، آج ہی کال کر خیریت معلوم کرتا ہوں۔۔۔

شیور ڈیڈی۔۔۔!!!

اہمممم۔۔۔!!!
سعیر نے گلہ کھنگاڑا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

جی آپ اپنی کہیے،، شاہ صاحب نے بولنے کا اشارہ کیا وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ کچھ بولنا چاہتا ہے۔۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔!!!

سعیر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ساتھ ملایا() وہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے سر جھکائے بہت معصومیت سے کہا گیا مگر "استغفرُللہ" سعیر شاہ اور معصومیت کا کوئی نعم وبدل نہیں کیونکہ سعیر کو معصوم کہنا معصومیت کی بہت بڑی توہین کی جائے گی۔۔۔

سعیر انسان بن کر ٹھیک سے بات کرو کیا کہنا ہے۔۔۔

شاہ صاحب نے سخت لہجے سے بولا تو وہ ایک دم سیدھا ہوا۔۔۔

ڈیڈی وہ زرچاہتی ہے کہ اس کے پاس انٹرنیشنل ڈگری بھی موجود ہے تو وہ اپنی پڑھائی ایسے ضائع نہیں کرنا چاہتی وہ چاہتی ہے کہ وہ جاب کرے اسے آپکی اجازت چاہیے۔۔۔۔

شاہ صاحب کے ناشتہ کرتے ہاتھ رکے اور ان نے سر اٹھا کر ان دونوں کی جانب دیکھا اور پھر ناشتے کی پلیٹ پر جھکے۔۔۔

کیا ضرورت ہے جاب کی گھر کے تمام مرد جاب کر تو رہے ہیں۔۔۔۔؟؟

نہیں۔ڈیڈی وہ تو بس۔۔۔۔!!!

میں نے زرش سے پوچھا ہے تم چپ کرو سعیر بولو زرش ضرورت ہے آپکو یا پھر کچھ اور۔۔

زرش نے سر اٹھایا زبان تو جیسے تالو سے چپکی ہوئی تھی۔۔

ننن،، نہیں شاہ بابا۔۔۔!!!
آج پہلی بار زرش نے شاہ صاحب کو اس طرح مخاطب کیا شاہ صاحب دھیما سے مسکرائے۔۔۔

وہ تو میں بس اپنی پڑھائی سے فائدہ،، للل،،، لیکن کوئی بات نہیں ضض،، ضروری نہیں ہے بابا۔۔۔!!

میں نے ایسا کب کہا۔ ویسے تو ہمارے خاندان میں نوکریاں کرنے کا رواج نہیں ہے نا ہی آج تک کسی لڑکی نے جاب کی ہے مگر۔۔۔۔
یہ اپنا آفس ہے اس میں تمھارا اپنا شوہر اور بھائی ہیں تم کر سکتی ہو۔۔ شاہ صاحب نے انہیں آرام سے اجازت دی انکے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔۔۔

تھیں کیو بابا۔۔۔!!!
میں منڈے (پیر) سے سٹارٹ لوں گی۔۔۔

اوکے میری جان ابھی اتنے دن آپ ریسٹ کریں بے باک قسم کے انسان کو گھر والوں کے سامنے بھی سکون نہیں جبھی آرام سے گال چومتا کہہ گیا زرش بری طرح گڑبڑائی جبکہ وہ لب دبا کر سر جھکا گیا۔۔۔

اوکے زر تو آج ہم ڈاکٹر کے چلتے ہیں نا اور وہی پھر اسکے بعد ہم آگے تمھارے گھر یا میرے مائکے کا چکر لگا آئیں گے عائشہ نے باہر نکلنے کے لیے بات بنائی۔۔۔ زرش نے اسے دیکھا تو اس نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا زرش نے فورا ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

جج،،جی بھابی چلیں گے ضرور۔۔۔

ڈاکٹر کے پر کیوں۔۔۔؟؟؟

سعیر کو فکر پڑی۔۔۔

کیا ہوا زر تم ٹھیک ہو نا۔۔۔؟؟؟

ہاں،،ہاں وہ ٹھیک کے سعیر مجھے،،مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا کے وہ مما نے اپائنٹمنٹ لے رکھا جبھی اور کچھ نہیں۔۔۔

لیکن کیوں عائزہ تم کیوں جاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟

ایان نے تجسس اور فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

وہ ایان،،، مما چاہتی ایک دفعہ چیک اپ کروالوں وہ تسلی کرنا چاہتی ہیں بس اس لیے اب لوگ فکر نہیں کریں میں اور زر کچھ ہی دیر میں واپس آجائیں گے۔۔۔

تو ٹھیک ہے عائزہ تم لوگ گارڈز ساتھ لے جانا اور ڈرائیور بھی۔۔۔

ارے اسکی کیا ضرورت ہے ایان،،، ہم سیو ہیں۔الحمدللہ،،،، اللہ ہے ہمارے ساتھ اور ہم دونوں کو ہی ڈرائیونگ آتی ہے تو ڈونٹ وری ہم چلے جائیں گے۔۔

آر یو شیور عائزہ۔۔۔؟؟

جی جی ائم۔۔۔!!!

ریلیکیس عائزہ نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کر کے بات کی ورنہ کب کا ہی پھٹ کر رو پڑتی،،،ایان نے حامی بھری عائزہ نے کچھ تو سکون کا سانس لیا،،کچھ ہی۔دیر میں وہ دونوں اپنی اپنی بیویوں کو اللہ حافظ کہتے آفس کے لیے نکلے تھے ۔۔۔

وہ دونوں آفس نکلے تو زر اپنے کمرے کو نکلی تھی عائزہ ایان کو سی آف کر کے اسکے کمرے کی جانب بھری۔۔۔

زر۔۔۔۔۔!!!!

وہ فورا اسے چیختی اسکے کمرے میں۔آئی۔۔

اااا،،،اللہ۔۔۔!!!

بھابی ڈرا مارا۔۔۔۔!!!

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

تم تیار ہو ہم فورا سے نکلتے ہیں اور جلد ہی اس مصیبت سے جان چھڑوا کر آجائیں گے۔۔

ٹھیک ہے بھابی میں تیار تو ہوں ہی بس فریش ہو جائیں پھر چلتے ہیں۔۔

اوکے عائزہ بھاگی اپنے روم میں گئی تھی جبکہ زرش کی جا۔منہ جو۔ائے جا رہی تھی عائزہ تو عائزہ مگر قسمت نے زر کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے کا سوچا تھا اسکے خدشات کسی پر ظاہر نہیں تھے۔۔۔

تھانے پہنچنے کے بعد احد صاحب اور عالیان کتنی دیر وہاں بیٹھے رہے احان کو تحویل میں لے رکھا تھا مگر اسے لوکر میں بند نہیں کیا تھا۔۔

مجھے بتاؤ احان آپ کب اور کیوں علیشبہ سے ملنے گئے تھے کیا ضرورت پڑی کہ آپ کے کہنے کے مطابق آپ اپنے نکاح سے آخری دفعہ اس سے ملنے گئے تھے۔۔

سر،، سر،،، سر مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ میری زندگی کی اتنی بڑی غلطی ثابت ہو جائے گی،، سر مجھے بلیک میل کیا جا رہا تھا کہ ایک دفعہ مجھ سے ملو ورنہ وہ میرے گھر اجائے گی میرے نکاح کے دوران سر میں ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا میں بس اسکی بات سننے اسکے بتائے ہوئے ہوٹل گیا تھا،،، میری بہن ہے سر،،، مجھے اپنے گھر کی عزتوں کا خیال ہے کہ۔اس سب کے باوجود بھی کسی ایسی لڑکی کی بھی عزت پامال کرنے اور وہ باتیں یہاں بیان نہیں کروں گا جو اس وقت ہوئیں جو بھی ہے وہ ایک عزت ہے کسی گھر کی بے شک وہ کسی گندے گھرانے کی کیوں نا ہو مگر ہے تو نا۔۔۔۔

اسکی بات ہر ماہ بیر اور ماہر نے اسکی جانب دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

وہاں پر کتنی دیر رکے آپ برخوردار اور کیا بات ہوئی جو وہاں سے وہ اس قدر بھیانک انداز سے وہاں سے نکلی اور پھر وہاں سے کیا ہم چاہ کر بھی اس کیس کا نچوڑ نہیں نکال پا رہے ماہ بیر نے اپنی کنپٹیوں کا سہلایا۔۔۔

دیکھیے سر،، آپ کیا بول رہے ہیں آپ سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دیکھیں کہ نظر آ رہا ہے میں کمرے سے نکل کر پہلے نکل چکا ہوں وہ بعد میں نکلی ہے مین گیٹ کی فوٹیج دیکھیں میں پہلے اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا اور وہ بعد میں آئی ہے ،،، آپ یقین کیوں نہیں کر رہے اور رہی بات ہسپتال کی تو سر ہسپتال میں ایسے تیزاب لے جا کر اینٹری کرنا اور مارنا کہاں کی عقل مندی ہے سر کوئی بڑے سے بڑے دہشت گرد یا غنڈہ بھی ہو گا وہ بھی ہسپتال میں یہ کام انجام دے نہیں سکتا آپ جانتے ہیں وہاں کہ سیکورٹی سسٹمز اور پھر وہاں کیسے جلا سکتے ہین دھماکا نا ہو جائے۔۔

احان کی بات پر ارشن احان ٹھٹکے،،، بلکل صحیح،، یہ بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے تو اگر ایسا ہے تو اس ڈاکٹر نے جھوٹ کیوں بولا ،،، اور وہ باڈی گئی کہاں۔۔

سر جس دن یہ واقع پیش آیا اس شام میں اپنے نکاح میں تھا سر میرا یقین کریں۔۔۔

مسٹر احان ہمیں یقین ہے،، آپ بے فکر رہیں تھوڑا سا کوپریٹ کریں کیونکہ اگر ہم نے پھر کیس بند کر دیا تو وہ عورتیں ہماری ٹیم اور ہماری پوزیشن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔۔

میرا خیال ہے ڈیڈ ہمیں کوپریٹ کرنا چاہیے ایک دو دن احان کو دل پر پتھر رکھ کر یہی چھوڑ دینا چاہیے اگر تو نمرہ حمدانی کا کام۔ ہماری عزت خراب کرنا تو دو دن قریشی فیملی کا بیٹا یہاں رہتا ہے تو وہ سکون میں رہے گی ورنہ کچھ اور ضرور کرے

گی اور اگر یہ بات سچ ہوئی تو ہم اس بات پر غور کر کے ہتھیار بنا سکتے ہیں کہ نمرہ حمدانی نے قتل کا بدلہ قتل کیوں نہیں لیا کوئی اپیل کیوں نہیں کی۔۔ صرف جیک بھیجے تک بات کیوں محدود رہنے دی عالیان اپنی دانست میں بولا۔۔۔

اور تمھیں لگتا احان کہ وہ اتنی معصوم اور کم۔ دماغی کا شکار ہے کہ وہ یونہہ کرے گی وہ کورٹ تک بات لے کر جائے گی

۔۔

احد نے اسے گھورا۔۔۔

تو ہم کوئی مجرم نہیں نا ہی ہم غلط ہیں ہمارے پاس ہوتی ٹیم ہے سچ چھا کر رہتا ہے ڈیڈ اور کسی بھی طاقت ور ثبوت کے بغیر جج صاحبان کوئی فیصلہ نہیں کے گیں ہمارے پاس تو وکیل بھی اپنے ہے کیون ارشن صاحب۔۔

Any time my friend....!!!

ارشن نے بے حد محبت سے اسے جواب دیا وہ مسکرایا۔۔۔

آپ لوگ ٹینشن مت لیں میں اپنے بھائی کو اے سی والا روم۔ دوں گا،، اور دو دن میں۔ خوب عیاشی کرواؤں گا احان ماہر خان نے ماحول کو ٹھیک کرے کے لیے مزاق میں بات اڑائی۔۔۔

باز آؤ احان ماہ بیر نے اسے جھڑکا۔۔

سوری چھوٹے پاپا۔۔

مجھے یقین ہے اپنے احان پر بھی اور آپ سب بھی مگر میڈیا۔۔

ڈیڈ جب انسان سچا ہوتا ہے نا تو ہر ایک کا سامنا ڈٹ کر بہادری سے کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ابھی جتنی مرضی رسوائی سہی اینڈ پر سچ سامنے آ ہی جانا ہے۔۔۔

لیکن عالیان کبھی کبھی بہت دیر ہو جاتی ہے بات قبر تک بھی پہنچ جاتی ہے اور تمھیں پتہ ہے نا کہ جب کوئی مر جائے تو غلط ہو کر بھی ہمارے معاشرے میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔

کمون ڈیڈ اچھا سوچیں ایسا کیوں سوچ رہے ہیں آپکے بیٹے ہیں نا آپکے ساتھ پالی تربیت اور اللہ پر یقین رکھیں بلین گھر چلتے ہیں۔۔
عالیان نے شفقت بھرے انداز سے اپنے باپ کو اٹھایا آرو ہاں سے لے کر نکلا۔۔۔
گھر پہنچنے کی ہی دیر تھی کہ احد صاحب اور عالی کے سامنے بلکل کی نیوز چینلز کی اینکر اور کیمرا مین موجود تھے جو بیچ چینخ کر بول رہے تھے۔۔

احد صاحب ہمیں۔بتائیں۔ایسا کیا کر دیا ہے آپکے بیٹے نے کہ آپ لوگوں کو تھانے جانا پڑا جہاں ہیں احان قریشی آخر ہوا کیا ہے سننے میں آیا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے بھی آپکا بیٹا جیل گیا تھا مگر کیوں۔۔۔

احد صاحب نے جواب دیناضروری نہیں سمجھاوہ فورا آگے بڑھ گئے مگر عالیان نیوز اینکر انکے سامنے آیااور جواب دیا --

دیکھیے کسی غلط فہمی کی بناپر ہی میرے بھائی کو اریسٹ کر لیا گیاہے وہ بے قصور ہے،،، جلد کل تک ہی شاید واپس آجائے گا،، اگر ہم چاہتے تو پیسوں کا دھونس جما کر وہاں سے احان کو باعزت واپس کے آتے کیس کلوز کروالیتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا ہمیں جھوٹی گواہی بھی دلوسکتے ہیں ہم عزت دار لوگ ہیں اور سچے،،، سچ کا سامنا کرتے ہیں سچ بہت جلد سامنے آئے گا اور احان کی بے گناہی بھی تب تک لیے ہمیں بخشیں اور ہمارا پیچھا چھوڑ دیں عالیان غصے سے جواب دیتے مڑا اور گھر کے اندر داخل ہوتے درازی دھاڑ سے مار تاوہ اندر چلا گیا پیچھے میڈیا والوں نے مرچ مصالحہ لگا کر ہمشہ کی طرح بات کو بڑھاؤ دے کر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔۔۔

جی ناظرین آپکو بتاتے چلیں کہ احد قریشی کے سب سے چھوٹے بیٹے احان قریشی کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے،، ہماری ٹیم کے پوچھنے پر انکے بڑے بیٹے نے بتایاہے کہ کسی غلط فہمی کی بناپر کے کر گئی ہے پولیس لیکن وہ غلط فہمی غلط فہمی ہے کہ سچ یہ وقت بتائے گا،، لڑکی کے قتل کے الزام میں۔ گرفتار احان قریشی کیا واقع گنہگار ہے کہ مظلوم یہ آنے والا وقت بتائے گا،،، احان قریشی نے کیوں کس طرح اسے مارا یہ ابھی تک پتہ نہیں چلا اور یہ بھی نہیں کہ واقع احان قریشی مظلوم ہیں یہ تو گواہی اور ثبوت ہی بتائیں گے۔۔۔

حمدانی ہاؤس میں نیوز چینل پر زور زور سے گلا پھاڑ تا اینکر شہ سرخی پر چلتی خبر پڑھ رہا تھا۔۔

اور ساتھ ہی ساتھ آپکو بتاتے چلیں کہ عالیان قریشی احان قریشی کے بڑے بھائی کا کہنا وہ اپنے پیسے کا دھونس جما کر انہیں ریہا کروا سکتے تھے مگر ان نے نہیں کروایا۔۔

سامنے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی نمرہ کے چہرے پر ایک کمینی مسکراہٹ رینگی، اوع دائمہ نے ماں کو دیکھ کر آنکھ ونک کی۔۔

اوووتو قریشی خاندان یعنی گریٹ احد اور مسز احد قریشی کی عزت تار تار ہو رہی ہے،،، پورے شہر میں چھوٹے بیٹے کے جیل جانے کی خبر بدبو کی طرح پھیل گئی ہے وہ زور سے ہنسی۔۔۔
دوسرا نشانہ بھی ٹھیک لگ گیا۔۔

بلکہ ایک بیٹے کے بعد اب دوسرے بیٹے کی تباہی واللہ۔۔۔۔!!!
مزہ آگیا مام۔۔۔۔

یہ تو ہے میری جان،، اگر فامی نا ہوتی تو آج یہ سب ممکن نا ہوتا ہے نا فامیہ۔۔

فامیہ نے دھیمی مسکان کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا نمرہ نے اسے خود سے لگایا۔۔۔
خیر تم بتاؤ دائمہ کیا پلین ہے کب تک کر رہی ہو اپنا کام سٹارٹ۔۔

آج سے مام۔۔۔!!!
۔کیسے فامیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

دائمہ کمینی ہنسی ہنسی۔۔۔

کمون میری جان تمھاری ہی بہن ہوں تمھارے والا نسخہ ہی اپناوں گی آفس جا رہی ہوں انٹرویو دینے آج اے ایس گروپ آف انڈسٹری نے نیو انٹرویئو کے لیے لوگ بلائیں ہیں میں بھی ان میں شامل ہوں پوری کوشش کروں گی کہ مل جائے مجھے جاب۔۔۔

لیکن دائمہ تمھیں کبھی بھی نہیں رکھیں گے وہ انہیں معلوم پڑ گیا کہ تم میری بہن ہو وہ تمھی۔ دھکے دے کر آفس سے باہر نکالیں گے۔۔۔

اوکمون فامیہ میری جان اتنی پاگل نہیں ہوں میں میں نے اپنا نام سب چینج کر رکھا ہے ائی ڈی کارڈ ہی میں نے نیو آئی ڈینٹٹی سے بنوایا ہے،، دائمی خانزادہ۔۔۔۔۔

واٹ وہ سب تو ٹھیک ہے مگر تمھاری سی وی اور وہ سب وہ کیسے جھٹلاؤ گی۔۔۔

میری معصوم بھولی سی بہن میں نے یونیورسٹی میں خانزادہ کے نام سے ہی۔ ایڈمیشن لیا تھا۔۔

ہاں۔۔۔!!!!

فامیہ اور نمرہ پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹے۔۔۔

جی ہاں کیونکہ میں فیوچر کا پہلے ہی سوچھ لیتی ہوں آپ لوگوں کی طرح نہیں ہوں وہ مغرور سی بولی تو نمرہ عش عش کر اٹھی۔۔۔

یہ میری بیٹی لیکن دائمہ کیا رہ گیا سب برباد ہو تو گیا اب چھوڑ اس کے دونوں بیٹے اتنے برباد ہو چکے ہیں چھوڑ تھوڑا ریلیکس دے دے۔۔۔

کمون مامایہ سہی ہے اپنے کام نکل گئے اب ہم کون آپ کون مگر آپ بھول گئیں ہیں کہ میری زرش سعیر شاہ سے دشمنی ہے،،اس نے میرا سعیر شاہ چھین لیا ہے،،،اب میں اس سے سعیر چھینو گی برباد کر دوں گی اور اسکا بچہ وہ بھی نہیں بچے گا آپ دیکھتی جائیں سعیر کے قریب رہ کر کیسے میں اسے اپنا بناؤں گی اور کیسے میں سعیر کی زندگی سے اسے آوٹ کرواؤں گی۔۔

یہ بھی اچھا ہے نمرہ نے دلچسپی سے بروا چکائے جاؤ تم ہر حال میں۔اچھا انٹرویو دینا اور جاب حاصل کرنا اور پھر جاب کے ساتھ ساتھ سعیر کو بھی۔۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔

نمرہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

کمون فامیہ بربادی ایک جگہ مگر اگر قریشی فیملی کی اصل بربادی چاہتی ہو تو ڈھونڈو شایان کو اور کر لو شادی کہہ دینا کہ تم اپنی ماں کی باتوں میں آ گئی اور پھر اسے اسکے گھر سے دور کر کے اس خاندان کی اصل بربادی کرنا اتنا تو میں جان چکی

ہوں کہ تم شاید سچی محبت کر بیٹھی ہو جاؤ میری جان،،،،ڈھونڈو شایان کو اپنا بناؤ اور اس خاندان سے اپنی ماں کا سہی سے بدلہ لو،،،، انکا بیٹا چھین کر۔۔۔

اہاااااااا۔۔۔۔!!!!!

نمرہ سیٹ سے کھڑی ہو گئ۔۔۔

دا گریٹ دائمہ واہہہ۔۔۔۔۔!!!!

بہت اچھا آئیڈیا ہے یہ محبت بھی مل۔جائے گی اور سکون الگ۔۔۔

کیا ایسا ہو سکتا وہ مجھے واپس مل سکتا۔۔۔

میری جان پہلی محبت بھلائے نہیں بھولتی جا کر کے شایان کو حاصل وہ کھینچا چلا آئے گا اور کر دے قریشی خاندان کو برباد کیونکہ ان میں سے کوئی ایک ٹوٹے گا تو سب بکھر جائیں گے۔۔۔

وہ خطرناک عزائم بناتی شیاطین شیطانی مسکراہٹ مسکرا دیں۔۔۔

وہ لوگ جلدی سے تیار کو کر ہوسپٹل اور اپنے مائکے کا بہانہ کر کے وہاں سے نکلیں تھیں،، جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر وہ سٹی ہاسپٹل کے قریبی کیفے میں ہی مصطفی سے ملنے آئی تھیں،، مصطفی عائزہ کی میل کردہ لوکیشن پر فورا پہنچی تھا،،، سامنے ہی اسے آج بھی وہ حسین خوبصورتی کی ملکہ بیٹھی دیکھائی دی تھی مصطفی کے دل میں درد سا اٹھا تھا کیونکہ وہ کسی اور کی امانت تھی اب وہ اسے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اوپر سے پیچھلے کی عرصے کی ناراضگی سے اسکی نفرت۔۔۔

"کینے گزر گئے سال تاویں۔۔۔

ادھورے نے سارے سوال تاویں۔۔۔

پتہ ہے کینا رزامند ہو۔۔

مجھے تم ابھی بھی پسند ہو۔۔۔۔"

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا اور آکر انکے سامنے بیٹھا عائزہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو بہت احترام سے نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیسی ہو عائزہ۔۔۔!؟

مصطفی نے اسے پوچھا تو عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

بہت خوش اور سکون میں تھی مگر تم جب سے واپس آئے ہو سب برباد ہو گیا۔۔۔

مصطفی نے زور سے آنکھیں بند کیں اسکے جواب پر۔۔۔

ائم سوری عائزہ پر میرے لیے ضروری تھا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔

بولو میں سن رہی ہوں۔۔۔۔

دیکھو عائزہ میں تمھارا زیادہ ٹائم نہیں ہوں گا میں جانتا ہوں تم کسی اور کی امانت ہو تمھی۔گھر جانا ہے تمھارا شوہر یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا مگر مجھے تمھیں بہت ضروری باتیں۔بتانی ہے میرا رب گواہ ہے کہ میرا بولا گیا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی ہو گا کچھ جھوٹ نہیں ہو گا۔۔۔

اا،،ایسا کیا ہے مصطفی جو تم اس طرح کی باتیں کر رہے ہو جانتے ہو میرا وقت قیمتی ہے تو پھر کیوں ضائع کر رہے ہو جلدی بکو پہلیاں مت بھو جاو۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں نے تمھیں کہیں دیکھا زرجو تب سے اسے ملاحظہ فرما رہی تھی آخر بول اٹھی،،جبکہ مصطفی مسکرایا۔۔۔

بلکل لنڈن یونیورسٹی میں اکھٹے پڑھا کرتے تھے میں وہی کلاس میں ہوتا تھا۔۔۔۔

اووووو۔۔۔!!!

مگر بھابی۔۔۔

چپ کرو نازر مجھے پوچھنے دو ٹائم مت ویسٹ کرو۔

دیکھو عائزہ عرشیہ جو کہ تمھاری ایک بہت اچھی دوست تھی اصل۔میں وہ ناگن تھی وہ ایک سکیم تھی جو شروع سے لے کر اب تک بیوقوف بناتی آرہی تھی اس کا تعلق بہت بڑے گینگ سے ہے جو لوگوں کو استعمال کر کے انہیں یوز کرتی ہے،،اور تو اور اسکا بہت بڑا ہاتھ زرش تمھیں معلوم ہے اس۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ بولتا کہ اچانک سامنے سے رضا اور دائمہ کو اینٹر ہوتے دیکھا انکے ساتھ انکا چچہ فصی بھی داخل ہوا۔۔

کک،، کیا مصطفی کون۔۔؟؟
زرش عائزہ سامنے سے دائمہ عرشیہ کی بہن اور رضا آرہے ہیں یہ سنتے زرش کے چہرے پر سایہ لہرایا۔۔

رررررر،،،،،ضابھابی مجھے بہت ڈر لگتا اس سے۔۔۔

کمون زر کچھ نہیں ہو گا میں ہوں تمھارے ساتھ عائزہ نے اسے تسلی دی۔۔۔

زرش کچھ نہیں ہو رہا اگر انکی نظر پڑے تو میں یونہہ بیہوش کروں گا کہ تم لوگوں کو میں نے کسی مقصد کے تحت بلوایا ہے ،،، مصطفی ہوشیاری سے بولا۔۔۔

کک،، کیا بکواس ہے یہ مصطفی تم کیا بک رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟
عائزہ چلا اٹھی مصطفی نے بے ساختہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھایا جو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔
کمون عائزہ میں انکے گینگ میں شامل ہوں کیونکہ مجھے انکے گھٹیا عزائم معلوم کرنے ہے،، جب زرا غوا ہوئی تھی تو میں نے ہی عالیان کو انکی بتائی ہوئی لوکیشن سینڈ کی تھی کمون۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

تت، تم انکے ساتھ۔۔۔

انکا ہی دشمن بن کر،،،، آستین کا سانپ بن کر کیا جو یہ کرتے ہیں۔۔۔

یہ سن کر عائزہ کو سکون ہوا کیونکہ اسکا لب ولہجہ اسکا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

میری بات دیہان سے سنو،،،، اسکا عزائم تم لوگوں کو برباد کرنا ہے،،، یہ سن کر عائزہ اور زرش کے پاؤں سے زمین کھسکی،،،، خاص کر زرش کو،، وہ انہیں پیچھلے تمام راز بتا رہا تھا جب رضا کی ان پر حیرت انگیز طور پر نگاہ اٹھی۔۔۔۔

اوئے یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟

کون۔۔۔۔؟؟؟

فصی نے ہوچھا۔۔۔۔

یی،، یہ مصطفی اپنے گینگ کا بندہ۔۔۔

مصطفی کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ دیکھ چکے ہیں جبھی تھوڑا سا مڑا اور انہیں آنکھ ونک کا اشارہ کیا اور جان کر وکٹری کی،، وہ سمجھ گئے کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔۔۔۔

لیکن۔ ایک تیر سے دو نشانے لینا انکی ہمشہ سے ہی عادت رہی جبھی وہ رضا نے فون اٹھایا اور بہت کلوز کر تصویر لی جس میں عائزہ کا ہاتھ اب تک مصطفی کی گرفت میں تھا نا مصطفی کو اس بات کا علم۔ تھا نا عائزہ رضا نے ایک پوری پک بھی لی

لیکن ہالف جس میں کم۔ازکم اسکا چہرہ نہیں دیکھ رہا تھا رضا ایک بہت بڑا ایڈیٹر بھی تھا اسی ٹائم بہت مہارت سے زرش کے چہرے کے ساتھ وہ پوری پک ایڈیٹ کر دی دو سے تین پکزیو نہی بنا کر اس نے کسی پرائیوٹ نمبر سے سعیر کو بھیجیں جو کچھ ہی دیر بعد سین ہو گئیں۔۔

سعیر کی یہ دیکھ کر جیسے جسم سے کسی نے روح کھینچی تھی دل زور سے دھک دھک کیا تھا۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔!!

سعیر کا پارا آسمان کو چھوا تھا۔۔۔۔

جبھی اسی ریسٹورنٹ کے باہر کھڑے جھٹکے سے اس انسان کو فون لگایا جو رضا نے فورا اٹھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!!

یس ہاؤ مے آئی ہیلپ یو۔۔۔۔!؟؟

یہ کیا بکواس ہے کون ہو تم آخر کیا چاہتے ہو اور یہ کیا بیہودگی ہے سعیر دھاڑا تھا۔۔۔۔

بیہودگی نہیں ہے میری جان،،سچ کے تمھارا خیر خواہ ہوں تمھاری بیوی کا سچ تمھیں بتا ڈالا ورنہ تمھارے نظروں کے پیچھے وہ کیا کرتی ہے تمھیں نہیں پتہ،،،یہ لوگ سٹی ہوسپٹل کے سامنے ہی انڈور کیفے میں بیٹھیں ہیں اپنی بڑی بھابی کے ساتھ اب تم وہاں آکر ابھی دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو،،، سعیر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا وہ جھٹکے سے اندر آیا سامنے ہی وہ دونوں مصطفی کے سامنے بیٹھی تھیں اور اس بار زرش ہی اس سے بات کر رہی تھی اور اسکا ہاتھ بائے چانس ٹیبل کے اوپر اور مصطفی کے بائیں ہاتھ میں تھا سعیر نے نا آؤ دیکھا نا تاؤ جبھی ریسٹورنٹ میں۔دھاڑا۔۔۔

سعیر اور ایان اپنے آفس سے نئے اینٹرویو ولینے کے بعد وہاں آئے تھے ان نے کسی بہت بڑی کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ کرنا تھا جس کی کچھ امپورٹنٹ چیزین ڈسکس کرنے اور کچھ ریفریشمنٹ کے لیے انڈور کیفے میں آئے تھے۔۔
آج کل وہ دونوں ہی تھے شایان ملک سے باہر تھا کچھ کام اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی لیے جبکہ عالیان اج۔بغیر بتائے چھٹی پر تھا اللہ جانے کیوں۔۔۔۔

زرش سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!
دھاڑ اس قدر بلند تھی کہ زرش کو اپنے کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے جب کہ وہ جگہ سے اٹھ گئ تھی اور عین وقت پر ہی وہہ رضا اسکے سامنے آکر بیٹھا تھا۔۔۔

سعیر لمبے لمبے دھگ بھرتا اس تک آیا اور جھٹکے سے اسکا بازو دبوچ کر اسے بلکل سامنے کیا اور ایک زوردار تھپڑ زرش کے منہ کی زینت بنا جس سے وہ کانپ اٹھی۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!
عائزہ اونچا چلائی تھی جبکہ وہ اس سے زیادہ اونچا۔۔۔

چپ آواز نا آئے مجھے کسی کی،،،زرش اپنی جگہ پر بلکل ساخت ہوئی تھی جب کہ حیرت اور بے یقینی سے سامنے کھڑے اپنے عشق کو۔دیکھا جس نے آج اس پر ہاتھ اٹھا ڈالا تھا زرش کی آنکھوں سے قیمتی موتی ٹوٹ کر نرم گالوں پر

گرے تھے وہ گھر تھر کانپتی ہچکیوں سمیت روئی تھی جبکہ وہ سامنے کھڑا شخص اسے غصے سے گھور رہا تھا جس کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ دنیا تباہی کر دے۔۔۔

یہ سب تماشا دیکھ کر ایان آگے آیا جو خود بھی بے یقینی سعیر کو دیکھ رہا ہے اچانک اس تک آیا۔۔۔
سعیر یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔۔!!!!

بھائی چپ بلکل چپ یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے مجھے کوئی بولتا ہوئی نہیں چاہیے۔۔۔۔
وہ دھاڑا جبکہ زرش جو کچھ بھی نہیں بول ہا رہی تھی وہ نہیں بتا پا رہی تھی وہ تو عائزہ کے ساتھ یہاں آئی تھی اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔
مگر تم غلط ہو وہ میرے ساتھ یہاں آئی تھی پیچھے سے عائزہ کی آواز پر سعیر نے اسے دیکھا جبکہ ایان نے بے یقینی سے عائزہ جو دیکھا وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔!!!!
ایان بس اتنا بول پایا جب کہ سعیر پھر دھاڑا۔۔۔۔

واٹ دا ہیل اسے بچانے کے لیے آپ مجھ سے جھوٹ کیوں بولا رہی ہیں منہ بند اور تم۔۔۔۔۔!!!!!
تم جھوٹ بول کر آنکھوں میں میری دھول جھونک کر یہاں کیا کرنے آئی ہو،،،زرش محض روتی ہوئی نا میں سر ہلا پائی جبکہ سعیر نے غصے سے اسکا بازو دبوچا جب رضا نے اسکے بازو پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔۔

اے ہاتھ چھوڑ تو نے تھپڑ مارا۔۔۔۔!!!

وہ خبیث آدمی خباثت سے بولا۔۔۔

چھوڑ،،،،، چھوڑو مجھے۔۔۔۔!!!!

وہ روتی ہوئی اونچا چلائی اور اس سے اپنا آپ چھڑوانے لگی جب سعیر ایک ہی جھٹکے میں اسکے جانب بھرا۔۔۔

یو بلدی باسٹرڈ۔۔۔۔۔۔۔!!!!؛

تیری اتنی ہمت سعیر نے رضا کے منہ پر مکوں کی برسات کی جب کہ ایان آگے لپکا لڑائی بہت حد تک بھر چکی تھی رضا نے سعیر کو مکے مارے تھے،،،،وہ دونوں غصے سے پاگل ایک دوسرے پر جھپٹے ہوئے تھے ایان نے انہیں چڑوایا۔۔۔

پاگل ہو گئے سعیر شاہ۔۔۔۔۔!!!!!

دماغ خراب ہو گیا تمھارا۔۔۔۔!!!!

ہٹیں بھائی میں جان سے مار دوں گا اسے۔۔۔!!!

اور اس زرش کو بھی وہ اس کی جانب لپکا۔۔۔

سعیر تماشا مت لگاؤ۔۔۔

ایان نے اسے دور کیا وہ غصے میں پھنکار رہا تھا جبکہ فصی نے اسے رضا کو پیچھے کیا جو خود بھی اب غصے میں آ چکا تھا جبکہ دائمی چھپی کھڑی ایک سب بہت مزے سے دیکھ رہی تھی یہ تو خود باخود شکار ھال میں پھنس گیا تھا آج تو انہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی قسمت بھی انکے ساتھ ہی تھی۔۔۔۔

سعیر غصے سے پیچھے ہوا اپنا آپ ایان سے چھڑایا اور زرش کی جانب بھرا جو ڈری سہمی عائزہ سے لگی کھڑی تھی۔۔۔
سعیر نے اسے گھورا عائزہ اسکے آگے آئی۔۔۔
سعیر ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ ہر۔۔۔۔!!!

بھابی یہ میرا اور اسکا معاملہ ہے پیچھے ہو جائیں۔۔۔۔۔!!!
وہ دھاڑا جبکہ زرش اور اس میں چھپی تھی عائزہ کی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔
بکواس بند کرو سعیر شاہ،،، میں لے کر آئی ہوں تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اسے میں کے کر ائی تھی میں مصطفی سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔
وہ بول رہی تھی مگر وہ پاگل سر پھرا آدمی سن کہاں رہا جبکہ ایان کو یہ سن کر جھٹکا سا لگا تھا،، فصی رضا کو لے کر نکل جا چکا تھا
جبکہ دائمہ بھی انکے پیچھے ہی لپکی تھی۔۔۔۔
ایان نے پیچھے کھڑے مصطفی کو دیکھا جو اب آگے آیا تھا۔۔۔

میری بات سنو سعیر۔۔۔۔!!!
یہ میں نے۔۔۔۔

وہ کچھ نا بول سکتا جب جھٹکے سے سعیر نے زرش کو۔ کھینچا اور اپنے روبرو کیا۔۔۔

بکواس بند۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

بلکل۔بند۔۔۔۔۔!!!!

کچھ نہیں سننا مجھے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

اور تم،، تم۔ چلو یہاں سے ابھی میرے ساتھ تمھارا دماغ میں ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔۔۔!!!

سعیر چھوڑیں،، مجھے۔ ہلیززز لیومی۔۔۔۔!!!

سعیر۔ میں نے کچھ نہیں کیا مجھ سے قسم لے لیں۔۔۔۔

وہ روتی چلاتی اسکے پیچھے گھسیٹتی چکی آرہی تھی جو بے رحمی سے اسکی حالت کا خیال کیے اسے بری طرح گھسیٹ رہا تھا،، مگر سن۔ کچھ نہیں رہا تھا،،، تنی رگیں،، غصے سے لال چہرہ،،، لال آنکھیں سعیر نے لا کر بے دردی سے اسے گاڑی میں پٹخا وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔

اور جھٹکے اسے آکر خود ڈرائیونگ سیٹ ہر بیٹھا،،، زرش نے پہلی بار بہت پہلی بار اسکا یہ۔ روپ دیکھا تھا ورنہ آج سے پہلے اسکا یہ۔ روپ تو اسکے دشمنوں اور جن سے وہ۔ نفرت کرتا تھا انکے لیے تھا زرش بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

سس،،، سعیر۔۔۔۔۔!!!!

میں۔۔۔۔!!! وہ ہیچکیوں مین اس قدر بری طرح رو رہی تھی کہ بات تک نہیں کہ جا رہی تھی۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔!!!

وہ ڈرائیونگ کرتا دھاڑا۔۔۔۔

آواز نا آئے تمھاری۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا کچھ بھی نہیں بکواس بند کرو اور آرام سے بیٹھی رہو ورنہ تمھارے منہ سے نکلنے والے لفظ تمھاری تباہی کی طرف راغب نا ہو جائے۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!.

وہ تڑپی تھی شدید تڑپی تھی،،،، سعیر مجھے،،،،، آاااا،،،، آپ کی قسم میں نے کچھ نہیں،،،، کیا،،،، میں کک،، کیوں کک،،، کسے سے ملنے جاؤں گی۔۔۔

وہ ہچکیوں سمیت صرف اتنا بول پائی تھر تھر کانپتی ہوئی کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی جب سعیعنے زور دار قسم کا اسے گھورا۔۔۔۔

بکواس بند کر کو اپنی زرش شاہ۔۔۔۔۔!!!!

مجھے کچھ ہیں سننا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تمھیں اس سے بات کرتے اور میرے پاس پورے ثبوت ہے تم سچ نہیں جھٹلا سکتی ہو وہ زور دار گھر کے پورچ پر بریک لگا تا دھاڑا زرش ڈر کر اچھلی اور اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے زور دار جھٹکا لگنے سے پیٹ پر جھٹکا لگا جس سے اسے ہلکی ہلکی ٹھیس اٹھنا شروع ہوئی تھی مگر وہ ظالم۔کچھ بھی سنتا،، خیال کرتا،، دیکھتا ڈرائیونگ سیٹ سے اترا دھاڑ سے دروازہ بند کر کے اسکی جانب ایا۔اور اسکا دروازہ کھولتا اسے بے دردی سے باہر نکالا اور اسے گھسیٹتا اوپر لے جانے لگا۔۔۔

Saeeerrrrr.....!!!!

Doo,,,,don't do that ..... iiiiii.....itsss hurting sss,,, saeerrrr.....!!!

وہ درد سے بلبلا کر چلائی مگر آج شاید اسے بلکل ہوش نہیں تھا چلنے کی رفتار درد سے کم تھی جبھی وہ جھٹکے سے رکا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اوپر کی جانب بھر گیا۔۔۔

سسس، سعیر،، میرے پر بھروسہ نہیں ہے کیا آپکو یہ،، ہے آپکا یقین آپکی محبت،، پلیز،، میری بات سنیں۔۔۔
سعیر اسے اوپر لے کر آ کر بیڈ پر زور سے پٹخا اور اسکے سر پر کھڑے اسے گھورا۔۔۔

بھروسہ۔۔۔۔۔!!!!
کیسا بھروسہ زرش سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔۔
جو تم نے ایک پل میں خاک میں ملا دیا تم نے ہمت کیسے کی مجھ سے جھوٹ بولنے کے زرش،،، اور میرے پوچھے بغیر اس بیغرت کمینے آدمی سے ملنے جانے کی وہ۔ دھاڑا زرش ساخت ہوئی۔۔۔

اللہ کی قسم،،، جس کی قسم چاہیے لے لیں سعیر میں نہیں مجھے میرے ہونے والے بچے۔۔۔
وہ کچھ نا بول پائی جب وہ دھارا۔۔۔۔

بسسس۔۔۔۔۔۔۔!!!!!
بکواس بند۔۔۔۔۔
میرے بچے کو بیچ میں نے لانا ورنہ بھول جاؤں گا تم میرا عشق میری محبت ہو۔۔۔۔۔۔!!!!
وہ بری طرح سہمی سے درد سے نڈھال ہوئے جا رہی تھی جبکہ وہ ظالم اس پر چلائے جا رہا تھا۔۔۔

میں سچ۔۔۔۔!!!

کیسا سچ ہاں۔۔۔!!!

کس طرح کا سچ زرش شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

سعیر نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا اور اسکے سامنے کیا یہ کیا بکواس ہے کہہ دو یہ تم نہیں ہو تمھارا ہاتھ نہیں ہے تمھارے سامنے لڑکا نہیں اور تم بات نہیں کر رہی۔۔۔

وہ ویڈیو اس قدر مہارت سے ایڈیٹ کی گئی تھی کہ سچ جھوٹ کی۔ فرق بلکل واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

زرش کا تو دیکھ کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو رہا تھا۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔۔۔

یہ جھوٹ ہے اس نے سعیر کا ہاتھ جھٹکا سعیر نے زور سے آنکھیں بند کیں اور سر ہاتھوں میں گرایا۔۔۔۔

کیا زرش شاہ۔۔۔!!!

کیا جسے سچ مانو اور کسے جھوٹ تمھیں پتہ کیا۔۔۔؟؟؟

مجھے تو تمھاری اس زبان پر بھی آنکھیں بند کر کے یقین آجاتا ہے میں کیا کروں آنکھوں دیکھے اور ان تصاویر کو جھٹلاؤ کہ تمھاری زبان پر یقین کروں کاش۔۔۔۔!!!

کاش میں کر جاؤں پتہ نہیں کیوں دل کہہ رہا کر جاو،،، مگر میں کیسے اتنا بیغیرت بن کر جھٹکا دوں کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

سعیر وہ اسکے سامنے آئی اور اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بولی سعیر نے غصے لال انگارہ انکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

سعیر آپ کو تو آنکھیں بند کر کے یقین ہے نا مجھ پر،،، یاد ہے جب آپ سے میرا نکاح ہوا تھا وہ رات،، کھلے آسمان کے نیچے میں نے اعتراف کیا تھا کہ۔۔۔

"سعیر شاہ آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں،، آج سے پہلے نا میری زندگی میں آپ کے علاوہ کوئی تھا نا ہو گا،،، میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ سے اتنی ہی محبت کروں جتنی آپ کرتے ہیں اور میرا رب گواہ ہے،، رچ سے بڑھ کر کوئی میری پاکیزگی کا اور سچائی کا گواہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے آپ سے بے حد محبت ہو چکی ہے آپ کے علاوہ میں کسی سے بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی سعیر۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر کہتی آخر میں رو دی۔۔

سعیر کا دل ڈوبا تھا مگر غصے میں ہمشہ وہ جنونی آدمی اندھا گنگا بہرا ہو جاتا تھا۔ آج بھی شاید یہی ہوا تھا اور کس قدر سنگین غلطی کر بیٹھا تھا اپنی ہی محبت پر ہاتھ اٹھا بیٹھا تھا،، سعیر نے اسے خود سے دور کیا اور بیڈ پر چھوڑا زرش نے درد اور تکلیف سے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

اور وہ ظالم آدمی اسے اسی حال میں بغیر خیال کیے چھوڑ تا وہی کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا وہ اس بے رخی پر مزید رو دی

۔۔۔۔۔

ادھر ایان نے جب مصطفی کو دیکھا اسکا بھی پارا آسمانوں کو چھو گیا تھا بس پھر نا آؤ دیکھا نا تاؤ کچھ بھی کہے سنے بغیر غصے سے شدید پاگل ہو تا وہاں سے عائزہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر کھینچتا لے گیا جبکہ مصطفی کی یہ دیکھ رک جان نکلی تھی وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔

!!!،،ایان شاہ۔۔۔۔

ایان۔۔۔۔!!!

میری بات سنو اسکی کوئی غلطی کوئی قصور نہیں ہے اسکا۔،،، میں نے بلایا تھا اسے،، مجھے اس سے ضروری بات کرنی تھی وہ اسکے پیچھے بھاگتا چلا یا ایک بھائی کا غصہ تو وہ دیکھ چکا تھا اور دوسرے سے بھی وہ وہی امید رکھتا تھا کیونکہ شاہوں کا غصہ جب آسمانوں کو چھوتا ہے تو کوئی بھی انکے قہر سے کسی کو نہیں بچا سکتا۔۔۔

ایان نے جھٹکے سے عائزہ کو گاڑی میں پٹخا اور ایک خونخوار نظر پیچھے مڑ کر مصطفی پر ڈالی۔

کیا تکلیف ہے،، جان نہیں پیاری کیا۔۔۔۔!!!

وہ دھاڑا۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے ورنہ جان سے مار دوں گا اسے بھی اور تمھیں بھی۔۔۔

ایان۔۔۔۔!!!!

مصطفی تڑپ گیا۔۔۔

دیکھو ایان اس نے کچھ نہیں کیا کر یا یقین کرو میں نے بلایا اسے کسی ضروری کام سے قسم لے لو۔۔

تجھے تو میں بعد میں دیکھو گا،، تیرا نام و نشان نامٹایا اس دنیا سے تو میرا نام ایان شاہ نہیں۔۔۔۔۔!!!

وہ جھٹکے سے اسے دھکا دیتا خود ڈارئیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا اور ایک نظر اپنے ساتھ والی سیٹ پر اس ڈری سہمی معصوم گڑیا پر ڈالی جو آنکھوں میں درد حیرانی اور سہمے ہوئی اسے ہی دیکھ رہی تھی ایان نے خونخوار گھوری سے اسے نوازہ اگر وہ سچ بول کر ملنے آجاتی تو وہ کبھی بھی اس کو کچھ نا کہتا مگر اب کیا قہر ڈھائے گا یہ معلوم نا تھا۔۔۔
عائزہ نے کچھ کہنے کے لیے ابھی لب وا کیے ہی تھے کہ احان نے گھور کر اسکے قریب جا کر اپنے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھی اور اسے چپ رہنے کا کہا عائزہ نے فورا سے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھی اور سہمے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

بکواس نا کرنا میرے ساتھ کسی بھی قسم کی جو کر چکی ہو بہت ہے دماغ گھمانے کے لیے مزید نا گھمانا کہ تمھارا ہی نقصان ہو جائے منہ بند رکھنا اب اپنا۔۔۔۔

پر ایان میری بات تو سنو۔۔۔

مجھے جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے سے سخت نفرت ہے عائزہ شاہ۔۔۔۔

منہ بند۔۔۔۔۔

اور دھوکا۔۔۔۔۔۔

ہاہہہہہہ۔۔۔۔!!!!!
ایان نے اسٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارا عائزہ جگہ سے اچھلی اور بس محض نفی میں سر ہلا سکی تھی۔۔۔۔
تمھاری وجہ سے اس معصوم زر کو تھپڑ پڑ گیا۔۔۔
کیا کیا تم نے عائزہ۔۔۔۔؟؟
مجھے تم سے امید نہیں تھی۔۔۔۔

سب ختم کر کے رکھ دیا تم۔نے سب ختم وہ زور سے دھاڑا عائزہ سر جھکا گئ اور لگاتار ہچکیوں سے روتی رہی۔۔۔

ایان تیز سپیڈ ریش ڈرائیو کرتا گھر پہنچا تھا گاڑی دو تین جھٹکے کھا کر پورچ میں رکی۔۔

ایان اپنے سیٹ سے اترا اور عائزہ کی سیٹ سے آ کر اسے باہر نکالا۔۔۔

اسے اسی طرح اپنے ساتھ کھینچتا وہ کمرے میں لے کر آیا اور

آ کر جھٹکے سے بیڈ پر پٹخا۔۔۔

کیا ہے یہ سب۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!

دروازہ بند کرتا وہ پیچھے مڑتے ہی دھاڑا تھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ عائزہ ایان شاہ۔۔۔۔۔!!!

بکواس کرو۔۔!!

وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا عائزہ بے ساختہ پیچھے جو کھسکی تھی۔۔۔

اا،،،ایان۔۔۔!!!

میری بات سنیں۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا وہ روازنہ مجھے،،،فف،،فون کر کے،،،بب،،،بلاتا تھا،،،،، ممم،،،میں ڈرتی تھی کہ وہ کہیں ،،مم،،جھے آپ سے دد،،دد،،وورنا کر دے۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!!

عائزہ۔۔۔!!!!

تم مجھ سے ایک دفعہ بکواس تو کرتی کی کیوں نہیں آخر کیوں۔۔۔!!

وہ بال پکڑ تا دھاڑا۔۔۔!!!!

جب کہ عائزہ مزید سہمی۔۔۔

تمھیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔!!!!!!

وہ اسے چھوڑ تا مڑا،،،،اور بے حد غم و غصے میں شدید ادھر سے ادھر کمرے میں چکر کاٹنے لگا،،، دماغ پوری طرح گھوم چکا تھا آخر عائزہ اس سے ملنے گئی ہی کیوں،،،، اسے نہیں برداشت اپنی چیزوں میں شراکت وہ تو اسکی جان تھی اسکی زندگی اسکی روح وہ اس کمینے سے ملنے کیوں گئی جھوٹ بول کر اوپر سے آخر کیوں۔۔۔!!!

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ عائزہ پر شدید قسم کا۔ دھاڑا تھا یہاں تک کے ہاتھ اٹھتے ہوئے بھی رک گیا تھا۔۔

عائزہ۔۔۔!!!

وہ غصے سے پاگل ہوتا غرایا۔۔۔!!!

عائزہ بیڈ پر بیٹھے ایک دم سے سمٹی تھی۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

وہ روتے ہوئے پکار بیٹھی۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ عائزہ ایان شاہ۔۔۔!!

وہ غصے سے پاگل ہوتا مڑا اور اسے جبڑے سے دبوچ کر۔ غرایا عائزہ درد سے سسک کر رہ گئ تھی۔۔۔

"سی" ۔۔!!

منہ سے سسکی بر آمد ہوئی جس کو ایان نے پاگل ہوتے اپنے لبوں سے چنا تھا،،، لمس میں اس قدر سختی تھی کہ وہ اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئ،، مچل کر رہ گئ۔۔۔

ایان اپنی کھردری انگلیاں اسکی کمر میں دھنستا اسے مزید قریب کر گیا پوری طرح اس معصوم کا سانس الجھا کر اس پر غصے میں ہی ترس کھاتے پیچھے ہوا اور اسے دیکھا۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی عائزہ ایان شاہ میری اجازت کے بغیر اس گھر کی دہلیز کو پار کرنے کی،،، آج تک تم نے میرا پیار دیکھا،،، میری نرمی دیکھی آج تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو شاید میں تمھیں کبھی نا دیکھانا چاہتا ہوں۔۔

وہ اپنے بازو فولڈ کرتا اسے تکیے پر دھکا دیتا اس پر جھکا۔۔

ا،،، ایان۔۔۔!!!

ایان میری بات سنیں۔۔۔

ایک دفعہ سن لیں کہ میں نے کیوں کیسے اور کس وجہ سے جھوٹ بولا اور کیوں گئ۔۔

آئی سیڈ شٹ اپ۔۔۔!!!

وہ اسکے قریب زور دار غرایا عائزہ نے اپنا چہرہ ٹلٹ کرتے پیچھے کیا تھا اور آنکھیں زور سے بند کیں،،، ایان نے اسکے نرم ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی اور تکیے سے لگایا وہی شدید جنون اور غصے میں وہ اس پر مکمل حاوی ہوا تھا،،، گردن پر جان لیوا،، اور شدت بھرا لمس عائزہ کو سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

ایان۔۔!!!

مت کریں۔۔۔!!!

خدا کا واسطہ محبت کو مت۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ایان نے یکدم اس پر جھک کر اسکی بولتی بند کروائی تھی،،، کافی دیر بعد وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشتا پیچھے ہٹا اور غصے سے اسکا ڈرا سہما آنسوؤں سے بھرا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

اا،،، یان۔۔۔!!!

وہ پھر پکار بیٹھی۔۔۔

وہ سن کہاں رہا تھا جبھی اسکے گالوں پر جھک کر وہ قیمتی آنسو اپنے لبوں سے چنے،،، ایان اسکی گردن پر جھکا اور جا بجا شدت،، اور غصے بھرا لمس اسپر چھوڑنے لگا وہ مچلتی آنسو بہاتی رہ گئ۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

میں نے غلطی کی ہے مگر آپ تو محبت کو مت روندھیں۔۔۔

آپ کی لیے یہ قیمتی محبت ہے نا۔۔۔

کونسی محبت کی بات کرتی ہو تم عائزہ شاہ۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!

محبت میں سب سے پہلا رشتہ اعتبار کا ہوتا ہے بھروسے کا ہوتا ہے اور تم نے آج وہ اپنے ہاتھوں سے ختم کیا ہے کم از کم تمھیں اپنے معاملے میں مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھے۔۔۔

وہ کہتا دانت پیس کر دوبارہ اس پر جھکا تھا،،عائزہ صرف روتی رہ گئ ڈھلتی رات کے ساتھ ایان کی بھرتی شدتیں اور بے باکیاں بھرتی رہیں،،وہ اپنا تمام غصہ اس چھوٹی سی جان پر نکالتا اپنی وحشت کو کم کرتا رہا اور عائزہ آنسو بہاتی رہ گئ۔۔۔۔

تجھے بن جانے،،،،،بن پہچانے میں نے ردے سے لگایا،،

پر میرے پیار کے بدلے میں تونے مجھ کو یہ دن دکھلایا،،

جیسے برہا کی رت میں نے کاٹی تڑپ کے آہیں بھر بھر کے

جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو،،،انامیکا تو بھی تڑپے

آگ سے ناتا،،،،،،،نار سے رشتہ،،،کاہے من سمجھ نا پایا

مجھے کیا ہوا تھا،،اک بے وفا پر ہائے مجھے کیوں پیار آیا

تیری بے وفائی پر ہنسے جگ سارا گلی گلی گزریں جدھر سے

جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو،،،،انامیکا تو بھی تڑپے

وہ کام کے سلسلے میں پیرس آیا تھا کام تو صرف ایک بہانا تھا مگر اصل میں وہ۔ یہاں پاکستان سے بھاگ کر آیا تھا کیا وہ اتنا بزدل تھا کہ وہ بھاگ جاتا نہیں ہر گز نہیں،، وہ تو بس اسکی گندی گھٹیا یادوں سے بچ کر اپنا دامن بچا کر آیا تھا کہ کہیں یہ زہر اسکے گھر والوں کی زندگیوں اسکی ماں کی زات تک نا پہنچے۔۔۔

اب بھی وہ ایک کمرے میں خالی ہاتھ بیٹھا اندھیروں میں ڈوب اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ رہا تھا جس سے جس کا سب کچھ لٹ گیا کیا کیا نہیں کیا تھا اس نے اس لڑکی کے واسطے اور اس نے اسکے ساتھ اتنا بڑا دھوکا اااا۔ اتنا۔ بڑا،، کیا وہ۔ یہ۔ سب دیزڑو کرتا تھا نہیں بلکل نہیں اس۔ نے تو سب کچھ مانا تھا اس لڑکی کو اپنا،، اپنی جان تک وارنے کو تیار تھا یہی نہیں اسکی زات تک فنا تھی اس پر ہاں،،، اس کی وہ جو مغرور سا شہزادہ کسی کو خود کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا تھا کسی کو اپنی طرف دیکھنے نہیں دیتا اپنی زات کا مفہوم بننا نہیں پسند تھا آج ہر طرف سے اسکی زات مفہوم بنی تھی سب کی نظر میں وہ گوسپ کی صورت اختیار کر گیا تھا،، کیسے نہیں پہچان سکا وہ اسے کیسے۔۔۔

زندگی کے ہر مور پر اونچی چیز پسند کرنے والا،،، ہر چیز کو پرکھ کر لینے والا آج اس نے کیسے کسی گندے نالے کی مکھی کو خود پر بیٹھنے دیا تھا،، کیسے اس کو اپنی حسین پر سکوں زندگی سے کھیلنے دیا تھا اااا۔۔۔

کیا نہیں کیا اسکے لیے اس نے،،، گھر لے کر دیا،،، اس کا بائیاں ہاتھ بنا اس کو کتنی محبت دی،،، اسے کتنا مان دیا عزت دی مگر اس نے کیا کیا اتنی بڑی طرح ڈس لیا کہ اب اسکا زہر اندر سے اسے ختم کر۔ رہا تھا۔۔۔

لوگ سہی کہتے ہیں سانپ کے زہر سے خطرناک تو محبت کا زہر ہے جو انسان کو بلکل خاموشی سی اندر سے ختم کر دیتا ہے ،، اتنا گہرا کے انسان مر کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔

وہ بے حد غم وغصے میں اپنے کمرے میں بلکل اندھیرا کر کر بیٹھا تھا وہ جسے اندھیرا پسند نا تھا،،، جسے ہر سو روشنی پسند تھی آج وہ اندھیرے میں بیٹھ کر سکون حاصل کر رہا تھا کیونکہ ایسا ہی اندھیرا اسکے دل میں چاہ گیا تھا وہ ٹوٹا تھا بکھرا تھا گر چکا تھا ایسا گرا تھا کہ اب اٹھنا نا ممکن لگ رہا تھا،،، محبت جس پر اندھا اعتبار کیا تھا ٹوٹ گیا تھا،،، محبت اسکے لیے گالی بنی تھی ایسی گندی گالی کہ دوبارہ اپنی زندگی میں محبت نامی لفظ شامل کرنے کی قسم کھائی تھی اور لڑکی اس لفظ سے بھی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ۔کمرے میں ایک ٹیبل پر دونوں کہنیاں رکھے مدہم۔لیمپ کی روشنی میں ایک گلاس میں سٹرنگ رکھے اور ساتھ ہی سگریٹ سے بڑھی ایش ٹرے پڑی تھی جو اسکی پوری سگریٹ کی ڈبی پی جانے کی چغلی کھا رہی تھی کال انگارہ آنکھیں،، جو رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔،، بھیگی پلکیں،،، دل پھٹ رہا تھا،،، غصے سے لال ہوتا چہرہ دل تو کر رہا تھا سب تہس نہس کر دے اپنی زات کو ختم کر دے خود کو دور تو وہ پہلے کی کر چکا۔تھا وہ سب چھوڑ کر پیرس چلا آیا تھا،، سب کچھ چھوڑ کر صرف سنبھلنا چاہتا تھا وہ وہاں نہیں جانا چاہتا تھا جہاں اس کا نام۔ونشان بھی ہو،،، وہ اس تصویروں کو۔ٹیبل۔پر رکھے انہیں گھور رہا تھا،،، جو اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر کے گئ تھی،،، وہ اسے اپنے۔ہاتھوں سے ختم کرنا۔چاہتا تھا مگر افسوس وہ یہ نہیں کر۔سکتا تھا وہ اتنا بری ویلن تھی،،، اتنی بڑی ناگن کے جس کا زہر اتنا شدید تھا کہ وہ تو مر رہا تھا مگر صدا شکر کہ اسکی بہن بھائی یا کسی اور تک یہ زہر نا گیا،،، وقت سے پہلے ہی اس نے اپنی اصلی شکل دیکھا دی تھی مگر آج وہ اپنی زبان سے پہلی دفعہ کسی کو بد دعا دینے چلا تھا اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ اسکی اپنی محبت تھی جس سے آج وہ بے انتہا نفرت کرتا تھا۔۔۔

میں تمھیں بد دعا دیتا ہو عرشیہ عرف فامیہ حمدانی،،، میں تمھیں بد دعا دیتا ہوں کہ تمھیں بھی کسی سے محبت ہو شدید ہو مگر میری طرح تم بھی تڑپو وو رہو وو مگر وہ محض تمھارے لیے ایک دھوکا فریب ثابت ہو تم تل تل مرو مگر تمھیں وہ

نصیب نا جسکی تم طلب گار ہو وہ بھیگی پلکوں اور نم لہجے میں غرایا تھا اور گلے میں سٹرنگ انڈیلی تھی،،، اور جھٹکے سے گلاس پر دباؤ دے کر گلاس توڑا تھا اور اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف کی تھی تو ارادہ کیا تھا کہ دوبارہ اس لڑکی کی تلاش نہیں کرے گا اور نا اسکی وجہ سے کسی کو ازیت دے گا خود تو وہ ازیت کے انتہا میں تھا مگر پتھر دل بننے کی قسم کھالی تھی۔۔

کون ہے جس نے یہ حال کیا تیرا۔۔
کون ہے جسے اتنی آسانی سے میسر رہا تو۔۔۔۔

علیشبہ لاہور واپس اچکی تھی آج دوسرا دن ہوا تھا اسے واپس آئے اور آتے ہی ٹی وی پر چلتی نیوز نے اس کے سر پر آسمان گرایا تھا اب بھی وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

احان بے گناہ ہے وہ زندہ وہ اسکا گنہگار نہیں ہے وہ اسکے حق میں گواہی دینا چاہتی تھی مگر کیسے کیا کرے،، یہ اپنی دوست راحیلہ کے ریفرنس سے یہاں کسی گھر میں رہ رہی تھی مگر اب جو بات اسے پتہ چلی تھی اس حالات میں اسکا چھپ کر چپ بیٹھے رہنا ناممکن تھا۔۔۔

اس نے تہیہ کیا کہ وہ تھانے جائے گی اور اپنے زندگی ہونے کا ثبوت دے گی احان کو رہا کروالے گی انشاءاللہ۔۔۔۔

لیکن اگر اس طرح کرنے پر وہ پھر نمرہ کے ہاتھ چڑھ گئ تو،، تو کیا ہو گا۔۔

کیا مجھے صبر کا گھونٹ پینا چاہیے وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔

نن،،، نہیں۔۔۔!!

احان بے گناہ ہے۔۔۔

اور ظاہرہ بغیر کسی گواہ ثبوت کے اسے سزا تھوڑی ہو گی عدالت تک تو بات جائے گی میں گواہ بن کر جاؤں گی۔۔۔

مجھے صبر کرنا ہو گا احان کے لیے اور اپنے لیے اس بار میں چپ نہیں رہو گی ایک ایک بات میں بتاؤں گی کہ میرا قتل کرنا چاہا تھا نمرہ حمدانی سے سب بتاؤں گی بس اب یہ ظالم عورت دیکھتی جائے اسکا ٹائم ختم۔۔۔

دی اینڈ۔۔۔!!!

رات کا پہر ہو رہا تھا زرش جسے سعیر بیڈ پر پھینک کر اسی بری حالت میں باہر بڑھ گیا تھا اور مڑ کر نا دیکھا وہ کس حال میں ہے وہ ٹھیک بھی ہے زندہ بھی ہے کہ نہیں زرش درد سے وہاں دہری ہوتی کراہتی رہی مگر اس ظالم نے نا آنا تھا وہ نا آیا البتہ اپنے ہونے والے بچے کا خیال کرتے ہوئے وہ خود اٹھی اور اٹھ کر باہر جانا چاہا مگر دو قدم بھی نا چلا گیا کیا کرے کہاں جائے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا کہ باہر آواز جانے سے قاصر تھی مگر ایسے درد میں وہ کیسے بیٹھ سکتی تھی جبھی "ہمت مرداں مدد خدا" کے تحت اٹھی اور دیوار کا سہارا لیتی ہوئی قدم قدم باہر آئی،، جیسے باہر نکلی تو اوپر والے پورشن میں ایسے جیسے الو بول رہے تھے سناٹا چھایا ہوا تھا ہو کا عالم تھا زرش نے درد اور سناٹے سے ڈر کر جھرجھری سی لی۔۔۔۔

"اہہہہ سعیر" مارے درد کے منہ سے اس ظالم کو ہی پکارا مگر وہ نا آیا درد کے مارے پھولے گالوں پر آنسو ایسے رواں تھے جیسے آنکھوں سے دریا بہہ رہا تھا ہچکیوں میں سموئے جانے کونسی تکلیف بیان کر رہی تھی وہ۔۔۔

خ،،، خالہ جان۔۔۔!!!! وہ مارے درد کی سمٹی اپنے پہلو میں اٹھنے والی درد سے چلا اٹھی جبکہ ساری بیگم جو نیچے کچن سے ہو کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی اس کی چیخ سن کر قدم ایک جگہ منجمد ہوئے تھے۔۔۔۔

زر بیٹا۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑائیں اور پیچھے ہو کر اوپر دیکھا جہاں وہ ریلنگ کا سہارا لیے بڑی مشکل سے وہاں کھڑی تھی

۔۔۔۔

زرش بیٹا۔۔۔۔۔!!!!!!!!!! وہ اونچا چلائیں زرش نے سر اٹھا کر خالہ کو دیکھا۔۔۔

خالہ ادھر،،،، خ،،،،، خالہ،ببب،،،،،،بہت پیپ،،،، پین،،، خالہ۔۔۔۔!!!!

میرا بچہ میں آرہی ہوں وہی رکو بیٹھنا مت زر میں آرہی ہوں وہ بھاگی اوپر آئیں تھیں ہاتھ پاؤں جیسے پھول گئے تھے سارہ بیگم نے آکر اسے تھاما وہ درد کے مارے ان میں چھپ سی گئ۔۔۔۔

کیا ہوا میرا بچہ تمھیں کیا ہوا ہے زر،، سعیر،، سعیر کہاں ہیں،، سعیر۔۔۔۔۔!!!

خالہ وہ نہیں،،،، ننن،،، نہیں ہیں کلک،،، کمرے میں وہ چچ،،، چھوڑ کر چچ،،، چلے گئے،،،، ممم،،، میں بلاتی رہ گئ،،،،، اا،،،،، ان نے مڑ کر نا دیکھا وہ،،،،، چلے گئے خالہ،،، نننن،،،،،،، نہیں آئے وہ۔۔۔!! وہ روتی بلکتی درد سے دھری ہوتی اپنی تکلیف بیان کرنے سے نارک پائی۔۔۔

چلا۔ گیا کہاں چلا گیا میری جان اچھا اٹھو میرا بچہ کمرے تک چلو وہ اسے سہارا دیے سیدھا کھڑا کرنے کی تگ و دو میں آگے لیے بھری مگر وہ پھر دو قدم کے فاصلے پر ڈگمگا گئی۔۔۔

نن،،، نہیں خالہ بہت پین ہے نہیں بلا جا رہا وہ روتے ہوئی گویا ہوئی ساری بیگم نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔

ارے میری جان تم سے تو واقعی نہیں چلا جا رہا یہ سعیر کہاں گیا تمھیں چھوڑ کر اسے کوئی احساس بھی ہے کہ نہیں وہ جیسے تیسے اسے کیے کمرے میں داخل ہوئیں زرش نے مشکل سے بیڈ تک کا فاصلہ طہہ کیا اور بیڈ پر ڈہہ گئ سارہ بیگم نے ڈرے اور پریشانی سے اسکی یہ حالت دیکھی وہ خود بھی گھبرائی تھیں آخر اتنا پین کیوں وہ فورا باہر نکلی شاہ صاحب کو آواز دینے پیچھے زرش اونچے سانس لیتی بیڈ پر سیدھا لیٹی تھی۔۔۔

شش،،،شاہ۔۔۔۔!!!!!! شششش،،شاہ صاحب کدھر ہیں آپ وہ،،،وہ شاہ صاحب وہ کمرے میں ہانپتی آئیں تھی شاہ صاحب نے انہیں دیکھا۔۔۔

اللہ خیر کیا ہے،،، کیوں شور مچا رہی ہو کیوں چلا رہیں ہیں آپ کیا ہو گیا۔۔۔؟؟؟ایسے ہانپ کیوں رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

شاہ صاحب وہ زر،،زرش کی طبیعت بہت خراب اس سے بات تک نہیں ہو رہی سعیر یہ لڑکا پتہ نہیں کہا چلا گیا نا ایان دیکھ رہا نا کوئی اور گھر پر ایسے جیسے الو بول رہے ہیں آپ کچھ کریں ڈرائیور سے کہیں ہاسپٹل لے چلے۔۔۔

کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہی ہیں سارہ بیگم ڈرائیور لے کر جائے گا اس کو اس حالت میں ہم گاڑی نکالتے ہیں آپ لے کر آیئے انہیں۔۔۔۔

شیور۔۔۔!!! وہ بھاگی اندر گئیں اور زرش کے پاس آئیں جہاں اب ایہاموجود تھی جو یہ سب شور سن کر بھاگی باہر آئی تھی۔۔۔

بھابی۔۔۔!!!! بھابی ہوش کریں کیا ہوا ہے آپکو ایہاز رش کا یخ ٹھنڈا پڑتا ہاتھ ملتی بولی۔۔۔

ایہا۔۔۔!!! کیا ہوا بیٹا بھابی سارہ بیگم اسکی بات سن کر آگے آئیں اور سامنے دیکھ کر جیسے جسم سے جان نکلی تھی زرش ٹھنڈی یکھ پڑتی سفید رنگی کرتی پر لگا خون دیکھ کر جیسے سانس اکھڑنے لگی تھی۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔!!!!!!!

شاہ صاحب جلدی کریں بچی کی طبیعت بگڑ رہی ہے وہ دھاڑیں شاہ صاحب کے ہاتھ پاؤں پھولے وہ خود کسی بھی چیز کو دیکھے سنے بغیر اوپر آئے اور آکر زرش کو گود میں لیا اور نیچے کی جانب بھاگے دو سے تین سڑھیاں پھلانگ کر اترتے وہ تیار کردہ گاڑی میں اس کو بیٹھاتے وہاں سے نکلے تھے انکے ساتھ ہی سارہ بیگم ایہا کو فھر پر ہی چھوڑا تھا سعیر آئے تو اسے انفارم کر دے مگر وہ اتا تب نا۔۔۔۔۔

زر۔۔۔!!! سارہ بیگم اسکی ہتھیلیوں کو رگڑتی بولیں مگر وہ درد کے مارے بیہوش ہو چکی تھی،،زرش میرا بچہ،،ہوش کرو بیٹا وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھے بولیں جب اچانک بہت اچانک انکی نظر گلابی کاٹن کینڈی کی طرح پھولے گال پر پڑے تھپڑ کے نشان پر پڑیں ساری بیگم کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔۔۔

یہ،،،یہ نشان،،یہ کس چیز کا نشان ہے یہ تو کسی تھپڑ،،، سعیر،،،،سارہ بیگم نے نا میں سر ہلایا نہیں نہیں،،،،میں خود سے کوئی اندازہ نہیں۔لگا سکتی ہر گز نہیں ہو سکتا جو میں سمجھ رہی۔وہ غلط ہو مگر یہ نشان۔۔۔۔!!!

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچے وہ لوگ زرش کو لے کر فورا سے پہلے اندر کی جانب بڑھے۔۔۔۔

ایمر جنسی وارڈ میں باہر سارہ بیگن ادھر سے ادھر چکر کاٹتی ہوئی بے حد بے چین تھیں جبکہ شاہ صاحب اس پاگل انسان کا نمبر ڈائل ہر۔ڈائل کر۔رہے تھے جو مسلسل سوئچ آف جا رہا تھا۔۔۔

جبھی کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر آئی سارہ بیگم لپک کر۔انکی۔جانب بڑھیں۔۔۔

کک،،کیاہوا۔ڈاکٹر سب ٹھیک ہے زرش ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔!!!

دیکھیے آپکی بہو کی کنڈیشن بہت نازک ہے وہ بے حد کمزور ہیں آپ کو پتہ ہے انہین کیئر کی ضرورت ہے ان تو حد ہو گئ کتنی گہری چوٹ لگی ہے انہیں یہ آپ وقت پر لے آئیں ورنہ بہت۔بر انقصان ہو سکتا تھا مسز شاہ،،اور یہی نہیں آپکی بہو کے منہ پر پانچ انگلیوں کے نشان واضح ہو رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی بہو پر کوئی تشدد یا ظلم ہوا ہے کہیں آپ لوگ اور آپکا بیٹا مسٹر قریشی کی بیٹی۔۔۔۔

شٹ اپ وہ ابھی مکمل بول نہیں پائیں جب سارہ بیگم دھاریں ڈاکٹر نے پہلو بدلہ۔۔۔

دھاڑنے سے سچ نہیں بدلتا مسز شاہ،،سچ یہی ہے کہ آپکی بہو پر تشدد ہوا ہے صاف ظاہر ہو رہا ہے انکی زہنی اور جسمانی حالت سے ویسے تو یہ پولیس کیس ہے مگر آپکے گھر کا معاملہ ہے آپ سلجھائیں۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں۔ہے ڈاکٹر ہم اپنے گھر کا معاملہ خود سلجھا سکتے ہیں شاہ صاحب کی آواز پر ڈاکٹر نے دیکھا اوہ میڈیسن کی لسٹ اور ہدایت دیتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئ۔۔۔

سارہ بیگم نے شاہ صاحب کو۔دیکھا شاہ صاحب نے انہیں گھورا آپکا سپوتر فون آف کر کے کہاں گیا ہے اور ڈاکٹر کی باتوں نے مجھے شک میں۔ڈال دیا ہے۔۔۔۔

ایسے مت بولیں شاہ صاحب ضرور غلط فہمی ہوئی ہے سعیر ایسا نہیں کر سکتا مجھے میری پرورش پر یقین ہے،،، میں زر سے پوچھتی ہوں آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔

جایئے اور پوچھیے۔۔۔۔۔شاہ صاحب رخ موڑ کر کھڑے ہوئے تھے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔۔
سارہ بیگم چلتی اندر آئیں اور زر کے سر پر ہاتھ پھیرا جو سسک رہی تھی۔۔۔
زر بیٹا۔۔۔۔سارہ بیگم نے پیار سے پکارا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

سارہ خالہ وہ دیکھتے سسک دی۔۔۔۔

کیا ہوا۔میرے بچے کو کیوں ایسے رو رہا ہے اب بھی پین ہے بیٹا۔۔۔

ن،، نہیں خالہ مجھے گھر جانا۔ہے اپنے گھر مما کے گھر پلیز مجھے گھر واپس نہیں جانا۔۔۔

لل، لیکن کیوں بیٹا ہوا کیا ہے تمھیں کسی نے کچھ کہا سعیر نے کچھ کہا مجھے بتاؤ۔۔۔

نن،، نہیں بس گھر،،وہ سسک سسک کے رو دی سارہ نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

سعیر نے مارا ہے تمھیں ڈر اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں پوچھ گئی زرش اور سسک دی۔۔۔

ہاتھ اٹھایا ہے غلط فہمی کی بنا۔ پر میں عائزہ بھابی کے ساتھ باہر گئ تھی وہاں۔ وہ کسی سے ملنے گئ تھی میں تو کسی کو۔ جانتی نہیں تھی بھابی لے کر گئی۔ تھی مگر۔۔۔۔۔۔۔وہ سسک سسک کر روتی ہوئی ساری بات بیان کر گئیں جسے سنتے سارہ بیگم کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور کانوں سے دھوئیں نکلے سعیر پر شدید روی آیا اگر وہ سامنے ہوتا تو شاید اسکا منہ سلامت نا بچتا مگر بد قسمتی سے وہ منہ چھپائے یہ کانٹ کر کے بیٹھا تھا۔۔۔

میری جان میرا بچہ مجھے معاف،، معاف کر دو میری جان،، تمھارے ساتھ میرے پاس الفاظ نہیں میرا بچہ۔۔۔

پپ، پلیز خالہ آپ شرمندہ نہیں کریں اپکا کیا قصور پلیز زز آپ ایک احسان کر دیں مجھے میرے گھر چھوڑ دیں پلیز زز خالہ۔۔۔

خالہ کی جان،، خالہ اپکو۔ اپکے گھر چھوڑے گی آو میرے ساتھ اور سعیر اسکو تو میں چھوڑوں گی نہیں وہ کہتی باہر نکلیں اور شاہ صاحب کو ڈسچارج پیپر بنوانے کا کہا جبکہ خود کو غصے سے نارمل کرتی وہاں چکر لگانے لگیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ قریشی ہاؤس پہنچے تھے زرش کو وہاں دیکھ کر جہاں سب خوش ہوئے وہی اسکی حالت اور ساس سسر کو دیکھ کر حیران زرش تو جب سے آئی تھی وہ ماں کے پہلو سے نکلی نہیں تھی جبکہ سارہ بیگم اور شاہ صاحب چپ چاپ بیٹھے تھے شاہ صاحب کو سب بات وہ دوران راستہ بتا چکی تھیں۔۔۔

سارہ بیگم نے آمنہ اور سب کو زرش کی حالت کا بتایا اور سب واقع تو عالیان ہتھے سے اکھڑا۔۔۔

اسکی ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی خالہ آپکے بھروسے چھوڑا تھا اسے اور اپنے۔۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!! ماں نے اسے گھور کر چپ رہنے کا کہا۔۔۔

مگر مما اسکی ہمت کیسے ہوئی کیسے اٹھایا اس نے زرپر ہاتھ۔۔۔

ہماری بہن لاوارث نہیں۔ہے خالہ کہ آپکا بیٹا اسے پر ہاتھ اٹھائے الیا اس پر ظلم کرے ہوتا کون ہے وہ اب احان دھاڑا۔۔۔۔

ہمیں معاف کر دو بچو مجھے خود نہیں پتہ یہ سب کیسے ہو گیا اگر مجھے پتہ ہوتا تو کبھی نا۔ ہوتا۔۔۔

زرش اب واپس نہیں آئے گی شاہ،، احد نے بے حد سخت لہجے میں کہا تو شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔۔

میں تمھیں فورس نہیں کروں گا احد تمھاری بیٹی ہے سعیر کو جب تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا تم نے بھیجنا اسے اسکی یہی سزا ہے باقی اللہ نگہبان وہ خود بھی کہہ کر رکے نہیں بلکہ وہاں سے نکلتے چلے گئے سارہ بیگم نے ایک بار پھر معافی مانگتی باہر بڑھیں کیونکہ نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا انکو سعیر نے،، پیچھے زرش پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی جب آمنہ چلائیں۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!!

زر میرا بچہ۔۔۔۔!!!

اٹھو بچے آنکھیں کھولو جان۔۔۔۔۔!!!!

احد۔،،،،،عالی۔۔۔۔۔۔!!!!!

مما میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں،،عالیان بھاگا گیا تھا ڈاکٹر کو کال کرنے جبکہ احد اسے اٹھا کر اوپر کہ جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

صبح ایان کی آنکھ کھلی تو جسم جسے ٹوٹ سا رہا تھا وہ بیڈ پر سیدھا لیٹا ایک جان لیوا انگڑائی لینے کے بعد اٹھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ادھر ادھر دیکھا خلاف توقع عائزہ آج بیڈ پر نہیں تھی ایان نے ان جانے میں ادھر ادھر دیکھا۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!!!

ایان نے اسے آواز دی مگر نادار کوئی آواز۔نا آئی ایک منٹ محض ایک منٹ میں ایان کو رات کا سارا وقع یاد آیا تھا،،، ریسٹورنٹ سے لے کر گھر آنے تک جہاں کچھ غصہ عائزہ اور مصطفی پر بھی آیا وہی کچھ غصہ خود پر اور اپنی کی جانے والی گھٹیا ترین حرکت پر بھی آیا وہ غصے کا اتنا تیز تو نا تھا نا ہی وہ اتنا پاگل تھا کل کیا ہوا تھا،، سعیر،، سعیر نے بھی تو زر،،وہ بے وجہ اس سب میں گھسیٹی گئ تھی ایان نے زور سے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔۔۔

عائزہ باہر آؤ کدھر ہو یار مجھے بات کرنی تمھیں آواز نہیں آرہی کیا باہر آؤ اب کہ بار وہ چبا کر اور تھوڑا سختی سے بولا مگر نادار کوئی آواز کوئی نا آیا۔۔۔

ایان کو بے چینی سی ہوئی وہی چھٹی حس بہت کچھ ہونے کا احساس دلا رہی تھی رات جو کچھ ہو چکا تھا صبح سب ٹھیک ہو امپوسیبل وہ گھبراہٹ کے مارے اٹھا اور 4 قدم کا۔واش روم کا فاصلہ وہ دو قدم مین طہہ کرتا واش روم تک آیا وہی ہر دو سیکنڈ رکے دوبارہ عائزہ کے نام کی صدا لگاتا دروازہ ناک کر گیا مگر وہ دروازہ جیسے کھلتا چلا گیا،،ایان حیرت سے کنگ آگے قدم بڑھاتا گیا مگر اندر کوئی نا تھا۔۔۔

ع،،عائزہ۔۔۔!!!کدھر نیچے،،،نیچے ہو گی کل کے بعد بلا نہیں رہی،،ہمم سہی۔۔۔!!! مطلب غلطیاں بھی خود کی اور اٹیٹیوڈ بھی ہمیں ہی یہ نہیں ہوا ایک دفعہ آکر بات کلئیر کریں۔۔۔

"ہاہاہاہاہا" سریسلی نہیں کیا واقع ایان شاہ تم کہہ رہے ہو یہ اچھا تو کل کونسا طریقہ تھا جو تم نے ازمایہ تم نے سنی،،،تم نے کلریفیکشن کا موقع دیا بات سنی،،اسکو کہنے دیا واللہ آج یہ بات کہتے بہت عجیب اور سنکی آدمی لگ رہے ہو۔۔

وہ جلدی سے خود اپنی واڈروب سے کپڑے نکالتا جو ڈریس ہاتھ میں کھا اسے کے کر۔واش روم چلا۔گیا10 منٹ کے بعد وہ جیسے باہر آیا بغیر بال بنائے ٹاول ہینگ کرتا بالوں میں۔ہاتھ پھیرتا انہیں ٹھیک کرتا نیچے بڑھا تھا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔!!!!

جلد جلد سڑھیاں اترتے کچن کی طرف۔ نظر اٹھاتے اسے دیکھنے کی تو دو میں اترتا آخری آری میں منہ مے بل گرا جب سارہ بیگم نے تھاما۔۔۔

آیان۔۔۔۔!!!!

یہ کیا ہے چوٹ تو نہیں لگی کس جلدی میں ہو کیا ہو عائزہ کو ڈھونڈھ رہے ہو بیٹا وہ تو نہیں ہے یہاں۔۔۔۔!!! وہ اسے تھامتی اٹھاتی بولیں ایان۔نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

نن،، نہیں ہے مطلب نہیں نہیں آپکو غلط فہمی ہوئی ہے ماماوہ یہی ہو گئ کیونکہ وہ کمرے میں نہیں ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔!!! ایان پاگل ہو گئے ہو کمرے میں نہیں ہے تو کہاں جائے گی وہ یہاں نہیں ہے میں جب سے اٹھی بلکہ سوئی کہاں ہو ہاسپٹل سے ابھی آئی ہوں۔۔۔

ہاسپٹل ل خیریت۔۔۔!!!!ایان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ہاں وہ زرش کی طبیعت خراب تھی سعیر کہاں ہے،، کہاں سے یہ بے شرم انسان اسکو آج بخشوں گی نہیں یہ ہے میری تربیت اسکی ہمت کیسے ہوئی زر کو ہاتھ لگانے کی اسے تھپڑ مارنے کی وہ دھاریں ایان جگہ پر ساکت ہوا تھا سارہ بیگم کا منہ غصے سے لال ہوا تھا آج پہلی بار انہیں غصے میں دیکھا تھا۔۔۔
"اگر انہیں پتہ لگ گیا کہ عائزہ کے ساتھ رات غصے وحشت میں پاگل ہوتے میں کیا کر۔چکا ہوں تو یہ تو مجھے گھر سے نکال دیں گی مگر عائزہ ہے کہاں۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں گویا ہوا جب سارہ بیگم نے اسے ہلایا"
تم کدھر کھو گئے ہو تمھیں پتہ تھانا۔اس نے زرش کو تھپڑ لگایا تم نے بتایا کیوں نہیں بکو۔۔۔۔!!!!

نن،،، نہیں مجھے،،،۔مم،،،،،مجھے نہیں ن،،، مماعائزہ کہاں ہے،،عائزہ۔۔۔۔۔!!!!! وہ بات بدلتا دھاڑا جبکہ سارہ بیگم کو۔اس سے بھی کچھ بہت برا ہونے کی بو آئی تھی۔۔۔۔

کیاہوا ہے ایان۔۔۔؟؟؟عائزہ کہاں ہے وہ پورے گھر میں نہیں ہے اور تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو کیا کیا ہے اب تم نے۔۔۔

ایان نے ماں کو دیکھتے نامیں سر ہلایا جب ایک ملازمہ باہر سے آئی ایان اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

سسس،، سنو شمائلہ تم نے عائزہ کو دیکھا ہے کہیں۔۔۔؟؟؟

عائزہ بھابی نہیں بھائی میں نے تو ہاں صبح نماز کے بعد نیچے آئی تھی اسکے بعد نہیں دیکھا میں پودوں کو پانی دے رہی تھی باہر تو نہیں ہے۔۔۔

کہاں گئی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ایان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا جبکہ سارہ بیگم۔نے اسے جھنجوڑا۔۔۔

کہاں ہے عائزہ کیوں منہ پر۔بارہ بجے ہیں کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔!!!!! وہ دھاڑیں ایان نے ڈرے ہوئے ماں کو دیکھا ۔۔۔

وہ رات مجھے غصہ۔۔۔۔!!!! چٹاخ۔۔۔۔۔!!!!

وہ پورا بول نا پایا جب سارہ بیگم کا ہاتھ اسکے گال کہ زینت بنا جو اسکے بن کہے پوری بات سمجھ گئیں تھیں چھوٹے تو چھوٹے یہاں تو بڑے میاں بھی سبحان اللہ کہاوت الٹی پڑھ گئ۔۔۔

چھوٹا تو سر پھرا تھا ہی یہاں بڑے نے بھی گل۔کھلایا۔۔۔

ایان نے حیرت اور صدمے سے مان کو دیکھا۔۔۔

ممم۔۔۔!!!

بکواس بند وہ اسکے بولنے سے پہلے غصے سے گویا ہوئیں وہ سر جھکا گیا۔۔۔

سعیر تو سعیر تم نے بھی،، ایسا کیا کیا جو وہ گھر سے غائب ہو گئے کونسی وحشت کی بھینٹ چڑھایا ہے تم نے اس معصوم کو ایان شاہ جو گھر سے غائب ہے،، ایان نے ماں کی دھاڑ سے ڈرتے نا میں سر ہلایا۔۔۔

نن،، نہیں مما۔ اسکی۔ غلطی اس نے۔ مجھ سے چھوٹ بولا وہ میرے منع کرنے کے باوجود اس سے ملنے گئ۔۔۔

بکواس بند کرو ایان شاہ اپنی وہ بول ہی رہا تھا جب پیچھے سے نازک مگر پتھریلی اور غصیلی آواز کانوں میں گھونجی ایان نے مڑ کر دیکھا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہی۔ والا حساب ہوا چند منٹ لگے تھے سب سمجھتے ہوئے۔۔۔

پپ،،، پھپھو۔۔۔!!! ایان حیرت سے گنگ گویا ہوا جبکہ سارہ بیگم اسے دھکیلتی آگے آئی۔۔۔

رر،،، رمشا۔۔!!! رمشا آپ یہاں اندر آیئے۔۔۔!!!

رہنے دیں آپ سارہ بیگم نہیں آئیں گے ہم اندر نا ہمیں اندر آنے لائق چھوڑا ہے آپ کے اس سپوتر میں،،، میری بیٹی میرے پاس واپس اچکی ہے وجہ اسپ اپنے اس ہونہار بیٹے سے پوچھیے گا جس نے میری پھول جیسی بیٹی کو روند کر رکھ دیا۔۔۔

رمشا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟ مطلب ایان کیا کیا ہے تم نے یا اللہ یہ بچے منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ان لوگوں نے مجھے تو اہہہہ۔۔۔۔۔!!!!

آپ کی بیٹے نے میری بیٹی کی سنے بغیر اپنے غصے اور وحشت میں آکر میری بیٹی کا سوری ٹو سے سارہ بیگم مگر ریپ کیا ہے ۔۔۔۔۔

رمشا تلخ کر بولی جبکہ سارہ بیگم جگہ پر ساخت ہوئیں چلائیں تھیں۔۔۔

رمشا۔۔۔۔۔۔!!!!! وہ چلا اٹھیں۔۔۔

چلایئے مت سارہ بیگم میری بیٹی صبح کے پانچ بجے ادھری بکھری حالت میں میری دہلیز پر پڑی تھی جسے دیکھ کر میرے پاؤں سے زمین کھسکی تھی اگر آپکی بیٹی قریشی ہاؤس سے اس طرح صبح کے پانچ بجے ڈارئیور کے ساتھ اپکی۔۔۔

رمشا۔۔۔۔۔۔!!!!!!! سارہ بیگم قرب اور بے عزت ہوتیں چلادیں۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑے انکے سامنے کھڑی ہوئیں پلیز زززز ایسے مت بولیں ایسی باتیں نہیں کریں رمشا مجھے بتائیں اس نے کیا کیا ہے میں اسے گھر سے نکال دوں گی۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں کھوں گی سارہ بیگم میری بیٹی ادھری ہوئی ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑی ہے میڈم جن کے ساتھ وحشی سلوک آپکے بیٹے نے کیا ہے اور اب آپ بھول جایئے گا میری بیٹی کو کیونکہ ہوش میں آتے اسنے روتے بلکتے سب بتادیا ہے سمجھیں آپ۔۔۔۔

یہ سب سن کر پیچھے کھڑے شاہ صاحب جو ابھی کمرے سے آئے تھے ہائی بلڈ پریشر سے زمین بوس ہوئے تھے پیچھے ہوئے دھماکے پر سارہ بیگم مڑی تو ایک دلدوز چیخ پورے شاہ ولا مین گھونجی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!!!!

وہ انکی جانب لپکی جو زمین پر بیہوش تھے۔۔۔

شاہ صاحب،،، سارہ بیگم لپک کر انکی جانب بڑھیں،،، شاہ صاحب شاہ،، کیا ہوا آپکو آنکھیں کھولیں وہ انکا سر اپنے گود میں رکھے تھپتھپاتے ہوئے بولیں ایان کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے وہ بھاگا انکی جانب آیا اور انکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔

ڈڈ۔۔۔ڈیڈ۔۔۔!!!! وہ ہاتھ فضا میں بلند ہی رہ گیا جب سارہ بیگم نے دور سے جھٹکا۔۔۔

دور کرو اپنا گھٹیا ہاتھ میرے شوہر سے دفعہ ہو جاو یہاں سے شکل اپنی غائب کرو وہ دھاڑیں،،، شاہ،،، شاہ اٹھیں،،،، شاہ صاحب ہوش میں آئیں۔۔۔۔

مما پلیز زز ڈیڈی کی حالت دیکھیں مجھے انہیں۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ہمدردی اپنے تک رکھو نہیں چاہیے مجھے۔ مین خود دیکھ لوں گی اپنے شوہر کو تم اپنا سایہ بھی دور رکھو ۔۔۔

ایہا۔۔۔۔۔۔!!!!!! سارہ بیگم چلائیں ایہا جو اتنا شور شرابا دیکھ کر نیچے آئی تھی سامنے دیکھ کر پاؤں سے زمین کھسکی۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔۔۔!!!!! وہ ہلک کے بل چلائی اور فورا انکی جانب لپکی۔۔۔

یااللہ۔۔۔!!!! مماااااا۔۔۔۔!!! ک،،،، ککیا یہ کیا ہوا،،ڈڈیڈی۔۔۔!!! وہ دوزانو کے بل بیٹھ کر۔ گھبرائے ہوئے تھڑ تھر کانپتی گویا ہوئی سارہ بیگم نے دیکھا اتنے میں۔ شمائلہ پانی لے کر آئی۔۔۔۔

ان یہانے اس سے پانی تھام کر انکے چہرے پر ڈالا جبکہ سارہ انکے ہاتھ رگڑیں جا رہی تھی مگر وہ ہوش میں نا آئے۔۔

مما،،، کیا ہوا ہے ڈیڈی ہوش،،،، مما کچھ کریں۔۔۔۔

مما پلیززز مجھے ڈیڈی جو ہاسپٹل لے جانے دیں،،، ایان تڑپ کر آگے بڑھا مگر سارہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔۔۔!!! اایہاجاؤ،، جاؤ جا کر ڈاکٹر کو فون کرو انکی۔ فورا بلاو۔۔۔۔!!

جی ماما میں کرتی،، وہ بھاگی گئ اور فون تھام کر فون کرنے لگی جبکہ ایان سب لاچار سا دیکھے جا رہا تھا ایہا فون کر کے جلدی سے اپنے ڈیڈی کی جانب لپکی اور سارہ بیگم نے ساتھ انہیں سہارا دے کر اندر کمرے تک لے کر گئیں۔۔۔۔

ایان نے سامنے پڑے ٹیبل پر زور سے ٹانگ ماری اور اسے گرایا۔۔۔

واٹ دا ہیل کیوں،،، کیون کیا تم نے یہ سب وہاں،، عائزہ،، "عائزہ" کا خیال آتے وہ جی جان سے لرز اجو ہاسپٹل میں تھی مگر۔۔۔

ایک طرف باپ ایک طرف محبوب۔ سی بیوی۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔!!!! جاؤں تو جاؤں کہاں،، مما بے حد ناراض،،، اور باپ کا ہوش میں آتے ہی مجھ پر۔۔۔۔ آہ۔۔۔!!! ایان شاہ تم نے تم نے بھی اپنے ماں باپ کا سر جھکا دیا کیا سوچ رہے ہونگے،، وہ سر جھکا تا باہر چلا گیا۔۔۔

سعیر شاہ کافی دیر بعد رات کا گیا صبح گھر کو نکلا تھا رات ساری فارم ہاوس میں غصے میں۔کاٹی تھی جو نہیں چاہا تھا آج وہ ہو گیا تھا اس نے ہمشہ سے زرش کو لاڈ پیار میں رکھا تھا آگے بھی ایسے ہی رکھنے کا۔ارادہ رکھتا تھا مگر،،، مگر ہمشہ کی طرح غصے نے سب خاک میں ملا دیا سب ختم کر دیا،،وہ کیسے اس حالت میں اس پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے کیسے تکلیف دے سکتا ہے وہ سارا راستہ گاڑی میں یہی سوچتا گھر آیا تھا گھر کے سامنے بریک لگنے پر وہ ہوش میں آیا تھا تو سب سے پہلے اوپر کی جانب دیکھا جہاں لائٹس بند تھیں سعیر کو حیرت ہوئی اسکے کمرے کی لائٹ زرش کے آنے کے بعد کبھی آف نہیں ہوئی وہ لمبا سانس فضا کے سپرد کرتا اترا اور اندر کی جانب بڑھا جب سامنے ایہارو تی ہوئی باہر آئی۔۔۔

"یا اللہ میرے ڈیڈی کو ٹھیک کر دے،،انہیں صحت دے،،انہیں ٹھیک کر دے میرے اللہ"

سعیر اسے روتا دیکھ گھبرایا فورا اسکی جانب بڑھا..

ایہا۔۔۔!!! وہ تیز تیز قدم لیتا اسکی جانب آیا ایہا نے رک کر اسے دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔!!!

کیا ہوا۔ایہا کلک،، کیوں رو رہی ہو،،،اور ڈیڈی،،ڈیڈی کو کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے سعیر بھائی آپکو پتہ آپ دونوں بھائیوں کی ایک غلطی نے میرے ڈیڈی کو بیڈ کا کر دیا ڈاکٹر آئی تھی وہ بیہوش،،،ہائی بلڈ پریشر سے بیہوش ہو گئے تھے کنتابی پی شوٹ کر گیا ہے بابا جان کا آپکو پتہ ڈاکٹر نے کہاں ان سے انکی مائنڈ وین یعنی دماغ کی نالی بھی پھٹ سکتی ہے۔۔۔

ایہا۔۔۔۔!!!!! سعیر تڑپ کر چلا اٹھا۔۔۔

اور کیا پہلے آپ نے جو زرش بھابی کے ساتھ کیا آپکی تربیت یہ ہے کہ آپ عورت پر ہاتھ اٹھائیں اپنے ایک مرتبہ اپنی ماں کی تربیت کا نا سوچا۔۔۔

اں ہیہا تم۔ کہا بولے جا رہی ہو چپ کرو بکواس بند کرو تمھیں کس نے کہا ہے میں نے نہیں مارا اسے تھپڑ۔۔۔

جھوٹ محض جھوٹ ہمیں سب بتا چکی ہیں رات زر بھابی وہ تکلیف میں آپکے بچے کے ساتھ اوپر روتی بلکتی رہیں اور آپ پتھر دل بد تمیز بنے انہیں۔ چھوڑ کر چلے گئے وہ پیچھے مرتی۔۔۔

ایہا۔۔۔!!! اب کی بار سعیر زور سے دھاڑا ایہا سہمی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ایہا کیا بولے جا رہی ہو میں کچھ نہیں بول رہا تو تم بکواس۔۔۔

بکواس وہ بات پوری نا ہونے دی جب دھاڑی،،، بکواس،،، کیا بکواس اب کیا ہوا دھاڑیے مت ایک بھائی نے بھابی کو پاگل اور جانور کی طرح روند کر پوری رات نیند کے مزے اڑاتے رہے اور ایک بیوی کو مار کر اسے تکلیف میں چھوڑ کر رات گھر سے باہر گزار آئے یہ تو تربیت نہیں ہے ہماری سعیر شاہ۔۔۔

ماما اور ڈیڈی دونوں آپ سے اور ایان بھائی سے اس قدر ناراض ہیں کہ وہ آپ لوگوں اپنی نظروں کے سامنے بھی برداشت نہیں کریں گے مما تو بلکل نہیں اور آپ جانتے ہیں،، ہم۔ جب زرش بھابی کو ہاسپٹل نے لے کر گئے وہ بیہوشی میں وہ آپکو ہیٹ یو ہیٹ یو بول رہی تھی۔ سسک رہی تھی۔ ایہا نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔

ببب،، بیہوش،،، کیا مطلب،،، کہاں ہے زز،،، زر کیا ہوا اسے۔۔۔۔!!! وہ اوپر کی جانب دیکھتی بولا سعیر کے جسم سے جان نکلی تھی۔۔۔۔

بھائی صاحب یہاں وہاں کہاں دیکھ رہے ہیں۔ چلی گئ ہے زرش بھابی اپنے گھر اور کبھی نا آنے کا بولا ہے نفرت کرتی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!! وہ اسکے بولنے سے پہلے بولا جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!! پاگل ہو تم وہ اور مجھ سے نفرت "ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا" پاگل واگل ہو گئ ہو بہنا،، دماغ چل گیا تمھارا،،، عشق کرتی ہے،، روح میں بسا ہوں،،، روح من ہے وہ میری،، روح کا حصہ،، تم کر سکتی ہو احان قریشی سے نفرت،، نہیں نا،،، وہ بھی نہیں کرتی بکواس کرتی ہے۔۔۔

ابیہا نے بوکھلائے اور حیرت سے بھائی کو دیکھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔!!!!

کون بھائی،،، سعیر شاہ،،،، پکارو مجھے،،، زرکا سعیر،،،، زرکا سعیر بسسس اور کوئی نہیں ہو وہ تو محض زرکی نفرت کا سن کر ہی پاگل ہو دینے کو تھا اس سے دوری نے جیسے دماغ ماؤف کیا تھا پاگل ہو تا پتہ نہیں کیا سے کیا بولے گا۔۔۔
کہاں ہے میری زر بتاؤ مجھے،،، بتاؤ ابیہا شاہ کہاں ہے زرش وہ دھاڑا ابیہا جگہ سے اچھلی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں وہ دھاڑی،، اندر باپ بیمار بہوش پڑا ہے آپکو اپنی اپنی پڑی ہے،، چلی گئ ہے زر آپ کی وجہ سے میرا ڈیڈی کی حالت خراب ہو گئ ہے اسکے دھاڑنے کی دیر تھی وہ ہوش میں آیا اور آنکھیں زور سے بند کی تھی اور اسے چھوڑ کر آگے بڑھا جہاں شاہ صاحب اور سارہ بیگم موجود تھیں۔۔۔
وہ آہستہ سے چلتا کمرے میں آیا اور دروازہ کھولتا لال آنکھوں سے باپ کو دیکھتا آگے بڑھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔!!! وہ پکارتا آگے ہی بڑھا جب سارہ بیگم نے اسے گھورا۔۔۔

دور وہی رک دو اپنے قدم آگے مت بڑھانا،،، کوئی ڈیڈی ماما نہیں پیچھے۔۔۔

پر مما۔۔۔!!!

شٹ اپ۔۔۔۔!!! وہی رک جاؤ کچھ نہیں سننا جہاں پوری رات گزار کر آئے ہو وہی دفعہ ہو جاو واپس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

مما پلیز میں فارم ہاوس تھا میری بات تو سنیں۔۔۔!!!

نہیں سننا سعیر شاہ تم نے ایک معصوم کی سنی،، اسکی سنی،، اپنی کہے اور مار دھاڑ کر کے چلے گئے نہایت گندی اولاد اللہ اس سے اچھا مجھے بیٹوں سے محروم رکھ دیتا کیسی گھٹیا اولاد دی ہے جو آج میرے شوہر کی جان کو آگئی وہ غصے سے پاگل ہوتی دھاڑی سعیر نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

مما تڑپ کر پکار اگیا۔۔۔۔!!!!

بکواس بند کرو۔۔۔۔!!!!

میری بات سنیں پلیز زایک دفعہ کہنے کا موقع دیں۔۔۔

بلکل،، بلکل اسی طرح سعیر شاہ وہ بچی بھی تڑپ رہی تھی کہ سعیر ایک دفعہ کہنے کا۔ موقع دو سب بتایا اس نے مجھے دفعہ ہو جاو تم کیسے ایک تصویر پر یقین کر گئے یہ ہے تمھاری محبت تو تف ہے تمھاری محبت پر،،، کیونکہ مسٹر سعیر شاہ ہر رشتے میں سب سے پہلی بنیاد بھروسہ ہوتا ہے اور اس بھروسے کہ بنیاد پر ہی رشتے قائم ہوتے ہیں تمھیں اپنی زرش اپنی بیوی پر بھروسہ نہیں تھا ایک میاں بیوی کے رشتے میں بھروسہ نہیں ایک تصویر کو دیکھتے سب کے سامنے تم نے اس بچی کو رسوا کر دیا اسے تھپڑ مار کر۔۔۔۔
شرم ہے تم میں،،،، تمھارا دماغ خراب ہے،، ایسی تصویروں ہمارے ٹائم پر بھی ایڈیٹ ہو جاتی تھی اور تم،، تف،، مجھے ،،،۔میں سارہ بیگم کو کوئی الفاظ سمجھ نہیں آرہے تھے جس سے وہ اپنے دونوں سپوتر کو بولتی۔۔۔۔

سعیر دفعہ ہو جاو وہ دھاڑیں سعیر کے قدم لرز کر پیچھے ہوئے تھے،، اور ہاں بھول جاؤ اپنی زر،،، بھول جاؤ اولاد جو کر چکے ہو بھول جانا اب۔۔۔

ننن،،، نہین پلیز زززز،، زر نے پلیز زمر۔ جاوں گا نہیں جی سکتا۔۔۔

بکواس بند کرو یہ میلوڈرامہ بھی نہیں اثر ہو گا مجھ پر دفعہ ہو جاو۔۔۔

نہیں ہے ڈرامہ یار وہ محض تڑپ کر چلایا تھا،،، دل چیڑ کر دیکھاوں اب،، دو دن میں لاش نا ملی تو بات کرنا سارہ شاہ مجھے میری زر لا۔ کر دیں،، مجھے زر چاہیے وہ چھوٹے بچوں کی طرح گویا ہوا،، ندامت نے مار ڈالا کسی کر گیا۔۔۔۔

بکواس نہیں کرو میں کہہ رہی ہوں دفعہ ہو جاو یہاں۔سے ورنہ ہاتھ اٹھ جائے گا نہیں آئے گی وہ واپس ہر گز نہیں نکلو یہاں سے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی چلائیں سعیر نے لال آنکھوں سے ماں کو دیکھا۔۔۔

نن،، نہیں جاؤں گا،، نہیں جاؤں گا زر چاہیے۔۔۔۔!!!

واپس جاؤ نہیں ہے زر۔۔۔۔!!!

ہے زر چاہیے۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

وہ۔اور اونچا دھاڑا سارہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!

زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!! وہ پھر دھاڑا۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو تمھارے ڈیڈی سو رہے ہیں نہیں کروانکی طبیعت کا احساس کرو ہاتھ جوڑتی ہوں میں مت لو امتحان میرا

۔۔۔

وہ مسکرایا،، آپ کیوں تڑپ رہی ہیں اپنے شاہ کے لیے،، محبوب بات نہیں کر رہا جاگ نہیں رہا تڑپ ہو رہی ہے نا،، تڑپ رہی ہیں نا اٹھیں اور پکاریں آپکو۔۔۔

مجھے دیکھیں میں بھی تڑپ رہا ہوں غلطی ہوئی ہے معافی مانگنی ہے اسے دیکھنا ہے آنکھیں۔ جل رہی ہیں ٹھنڈک پہنچانی ہے زردیں میری مجھے واپس زردیں اور زمین پر بیٹھتا چھوٹے بچے کی طرح پاؤں مار کر زور سے دھاڑا سارہ بیگم نے سہم کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔

سس،، سعیر۔۔۔!!!

نہیں ہے سعیر زر چاہیے۔۔۔۔!!!!

نہیں ہے یہاں سعیر وہ،، وہ نہیں چاہتی تمھاری شکل دیکھنا۔۔۔۔

جان ہے وہ میری میں اسکی روح کا حصہ ہوں اپنی روح کے حصے جو کیسے الگ کر سکتی ہے سانس کیسے آ رہی ہے اسے پاگل ہے وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔

سارہ شاہ میں آپکو دو دن دیتا ہوں صرف دو دن یعنی 48 گھنٹے مجھے میری زر میرے سامنے چاہیے ورنہ آپکے بیٹے کے لاش آپکو ملے گی اور پھر جنازہ اٹھے گا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔۔!!!!!! وہ تڑپ کر چلائیں۔۔۔۔۔۔

نہیں کے سعیر مر گیا اس دن زندہ ہو جائے گا جس دن آپ زرکا کر۔دیں گی ورنہ بھول جایئے گا سعیر وہ کہتا اٹھا اور دھاڑ سے دروازہ مارتا باہر نکل گیا سارہ بیگم نے اپنا سر تھاما۔۔۔۔!!!

خدایا وہ پریشان ہوتی آخر رودین ایہانے آکر فورا مان کو تھاما۔۔۔!!!
میں کیا کروں انکا،، یہ اہہہہ۔۔۔۔!!!!

ممار یلکیس چپ ہو جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا امید ہے انہی۔جلد۔احساس ہو گا۔۔۔

پتہ نہیں کب وہ ابھی سب چھوڑ کر شاہ صاحب کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

زرش بیٹا یہ کھالو تھوڑا سا کھالو میری جان یہ ایسے بھوکے رہنا تمھاری صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے بیٹا کھالو میری جان
۔۔۔۔

نو مجھے نہیں کھانا ماما میرا بلکل دل نہیں ہے مجھے نہیں کھانا وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتی بولی آمنہ کا دل ڈوبا کبھی وہ ایسی نہیں تھی جو اب ہو چکی تھی کیا یہ انکی غلطی تھی سعیر کے ساتھ اسے شادی کی بندھن میں۔باندھنا وہ تو خوش قسمتی سمجھتی تھی مگر بیٹی کے گال پر پڑے نشان انہیں گہری سوچ میں۔ڈال گیا۔۔۔

زر میرا بچہ میں جانتی ہوں تم بہت اداس ہو،، بہت تکلیف میں ہو شوہر کی طرف سے یہ برتاؤ تمھیں اندر تک توڑ گیا ہے مگر میری جان تمھارے ساتھ یہ ننھی جان بھی تو ہے پلیز زکھالو۔۔۔

زرش نے نم آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا اور سسک دی۔۔۔

مما۔۔۔!!!

مما کی جان،، مما کا بچہ آمنہ نے اسے خود سے لگایا،،چپ میری گڑیا پلیز زایسے نہیں رو مما سے اپنی بیٹی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی میری جان۔۔۔۔

مما آئی ہیٹ ہم،،، آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ٹالک ہم ہی ازناٹ گڈ۔۔۔

میری جان میرا بچہ چپ بیٹے آمنہ نے اسکے رخساروں سے اسکے آنسو صاف کیے نومائے بے بی،، اکسے بارے میں نہیں سوچو اپنا خیال رکھو میری جان تمھاری مما ہے نا ہم وہاں جائیں گے نہیں،، جیسا میری بیٹی چاہے گی ویسا ہو گا او کے مائے گرل۔۔۔۔

مما آئی ہیٹ ہم،، وہ اچھا نہیں ہے،، اس نے مجھے،،، مما مجھے،، مما وہ کہتا تھا مین اسکی زر ہوں اسکی جان ہوں،، وہ کبھی مجھ پر دھاڑتا نہیں تھا اس نے مجھے مارا مما ہاو ڈئیر ہم۔۔

میرا بچہ آمنہ نے اسے خود میں بھینچا وہ اسکے علاوہ نا چاہتے ہوئی کوئی اور بات نہیں کر رہی تھی کیسی۔ازیت تھی۔۔۔

زر چپ میری جان چھوڑو اسکا ذکر اپنی مما کے لیے اپنی مسز قریشی کے لیے تھوڑا سا کھانا کھالو میری جان پلیز آمنہ نے اسکے منہ کے آگے کھانے کا نوالہ کیا جسے وہ چپ چاپ نگل گئی آمنہ نے جیسے تیسے اسے کھانا کھلایا اور اسے میڈیسن دی ۔۔۔

میرا بچہ آرام کر گا اب۔۔۔؟؟؟

زر نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

میرا پیارا بچہ او کے امنہ نے اسے لٹایا اور اس پر کمفرٹر درست کیا اور اسکے ماتھے پر پیار کرتی لائٹ آف کرتی کمرے سے نکل گئی پیچھے وہ تکیے میں منہ دیے رو دی۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!

اس ظالم۔ کو پکار بیٹھی آمنہ جو دروازے میں کھڑی تھی اسکی ازیت پر آنکھیں میچیں اور وہاں سے چلی۔ گئ۔۔۔

آئی ہیٹ یو سعیر شاہ۔۔۔۔۔!!!!! یو ڈونٹ ڈیزرو می۔۔۔۔وہ بلک۔ بلک کر روتی وہی کب نیند مین چلی گئ اسے خبر نا ہوئی۔۔۔۔

اک پل نہیں گزارا۔۔۔

کوئی حل دے سہارا۔۔۔

مجھے تیرے بن جینا پے گیا۔۔۔

جینا۔پے۔گیا۔۔۔

میرے نینو میں اداسی۔
لے لے۔دل کی تلاشی۔۔۔
دل دنیا تے کلا۔رہ۔گیا۔۔۔
کلا رہ۔گیا۔۔۔
دل دنیا تے کلا رہ گیا۔۔۔

کیسی طبعیت ہے میری جان کی اب۔۔۔؟؟عائزہ جو بالوں میں مہربان لمس محسوس ہوا تو تکلیف اور رونے س سو جھی آنکھیں کھول کر ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ اپنے بوجھل دل سے اسکی گود میں۔چہرہ چھپا گئ اور کی آنسو رمشا گود میں ٹوٹ کر جزب ہوئے تھے۔۔۔

میرا بہادر بچہ میری جان کا ٹوٹا،،، کہیں درہے میرے بیٹے کو عائزہ نے اسکے پیٹ کے پاس پہلو پر ہاتھ رکھے پوچھا وہ زور زور سے نفی میں سر ہلا گئ۔۔۔

عائزہ رات فجر کے بعد گھر سے نکلی تھی پوری رات اس پر ظلم ڈھانے والا اس کا عشق تھا اسکی محبت،، بچپن کی محبت،، اس کا ہمسفر،،، اسکا محرم،، شوہر سب کچھ جس کے عشق میں فنا ہو جانے کی طاقت یہ لڑکی اپنے دل میں اپنے ہر جزبے

مین مگر یہ کیا کیا اس نے وہ ایسا تو نہیں تھا،، کیا وہ ایسا ہو چکا تھا،، "ہاں" وہ اتنا عرصہ اس سے دور رہا تھا وہ کیا جانتی تھی کیا پتہ وہ ایسا ہو چکا یو مگر اس سے پہلے ہر عمل سے محبت ہی محبت ثابت ہوتی تھی ایسا کبھی نہیں محسوس ہوا۔۔۔

مان ٹوٹا تھا یقین ٹوٹا تھا،، محبت نے روندھ دیا تھا،،، محبت کا عشق کا مان ٹوٹا تھا ہاں آج ایان کی عائزہ،،، ایان کے عشق کا مان ٹوٹا تھا،، رات گئے وہ تھکی ہاری روتی بلکتی جب ایان نے اسے آزادی بخشی تو وہ پاگل ہوتا غصے سے خود کب سو گیا پتہ نا لگا مگر رات بھر اس معصوم وجود کی سسکیاں اپنے عروج پر تھیں جبھی وہ ہار کر ہمت کرتی اٹھی اور اپنا بکھرا حلیہ سمیٹ کر فورا باہر نکلی اپنے اوپر بڑی سے چادر لپیٹ کر وہ نیچے اتری اور کواٹر میں جا کر۔ڈرائیور کو کہا وہ اس کے گھر چھوڑ آئے ڈرائیور فورا اسے گھر چھوڑ آیا وہ روتی بلکتی اپنے گھر کی دہلیز پر پہنچی اور دروازہ بجانے لگی۔۔۔۔

مماااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! وہ چلاتی زور سے دروازہ بجاتی چلی گئی۔۔۔

رمشا کو نماز پڑھتے ابھی کمرے میں جا رہی تھی اس قدر آفت پر اچانک بوکھلائی اور عائزہ کی آواز پر بھاگی نیچے گئی اور فورا سے دروازہ کھولا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!!! وہ اسے دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔۔۔!!!! وہ اسکے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

عمع،، عائزہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹے کس کے ساتھ آئی ہو اور ایان کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟ رمشا نے ڈرے ہوئے پوچھا وہ اماں کو گھورے گئی۔۔۔

نام۔مت لیں اس انسان کا میرے سامنے نفرت ہو رہی ہے اس سے مجھے صرف نفرت،، گھن آ رہی ہے،،خود سے خود کے وجود سے مجھے صرف گھن،،،وہ اپنے آپ کو نوچتی بولنے لگی۔۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! رمشا چلا اٹھیں۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو عائزہ بچے ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ میری بات سنو،،،وہ اسے تھامتی اندر لے کر آئی عائزہ روتی بلکتی اندر آئی رمشا نے اسکو دیکھا جو بکھری حالت اور ایان کی صفائی کے نشانوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

ککککک،،، کیا ہوا ہے،،، ایان نے کیا کیا ہے بتاؤ وہ ڈرے ہوئے اسکا چہرہ تھامتی بولیں۔۔۔۔

اس بے حس بدتمیز انسان نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ روتے بلکتے،، ہچکیوں سمیت ایک ایک بات اپنی ماں کو بتاتے ہوئے اچانک اپنے ہوش سے بیگانہ ہو گئ۔۔۔۔

حال۔۔۔!!!

رمشا نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا کیا سوچ رہی ہو عائزہ۔۔۔۔!! اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو ہاتھ میں لیے وہ نم۔انکھوں سے بولی عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

نفرت ہو رہی ہے مما خود سے وجود سے اپنے اپ۔۔۔۔

اششش۔۔۔۔۔۔!!!! گناہ خود سے نفرت کرنا گناہ ہے میری جان اپنے وجود سے نفرت کرنا بے حد گناہ ہے نہیں کرو ایسے کچھ نہیں سوچھو اپنی طبیعت دیکھو میری جان۔۔۔۔

مما مجھے اسے اپنے سامنے بھی نہیں دیکھنا مجھے اس سے بہت نفرت مما اسکی محبت یہ تھی یہ ایک دفعہ مجھے میری صفائی میں کچھ بولنے تو دیتا مما مصطفی غلط نہیں ہے،، میں نے آپکو بتایا وہ مجھے کچھ بتانا چاہتا تھا زرکو مگر ایان اور ان کی وجہ بلکہ میری وجہ سے زرش کے ساتھ جو ہوا میں خود کو کیسے معاف کروں اسکا سامنا کیسے کرو گی مما مجھے بہت شرمندگی۔۔۔

میری جان یہ سب قسمت کا کھیل خود کو نہیں کوسو،،، ایان کو نہیں دیکھنا مت دیکھو میں فورس نہیں کروں گی میرا بچہ مگر فل حال خیال رکھو اپنا اور زرش کی فکر مت کرو ہم اسے ملنے چلیں گے میں لے کر جاؤں گی اور ایان بھول جائے تمھیں میں تمھیں وہاں نہیں بھیجوں گی۔۔۔

مما۔۔۔۔!!!! وہ سسک پڑی رمشا نے نم آنکھوں سے اسے سہلایا۔۔۔

ایان جو اسے ایک جھلک دیکھنے رمشا کی کار کے پیچھے ہی چلا آیا تھا اب اسکی باتیں سن کر دل بوجھل ہوا تھا،، جسم سے جان نکلی تھی اسکی بچپن کی چاہت کیسے اس سے نفرت کا۔اظہار کر رہی تھی وہ کیسے سامنا کرتا جبھی وہ ٹوٹتا ہوا بکھرا واپس الٹے قدم باہر نکلا تھا۔۔۔

نہیں کرنا۔دل نے دوبارہ بھروسہ یار تیرا۔۔۔

بھروسہ یار تیرا۔۔۔۔!!!!!

نہیں سمجھا تو میرے دل کو۔۔۔

نہیں پیار سمجھ تجھے آیا۔۔۔

تھا جتنا چاہا تجھے کو۔۔۔

اتنا ہی تو نے رلایا۔۔

ہم نے تو۔ کی تھی دل سے وفا۔۔۔

پر تو نے کیسے سلا ہے دیا۔۔۔

نہیں کرنا دل نے دوبارہ۔ بھروسہ یار تیرا۔۔۔

بھروسہ پیار تیرا۔۔۔

اووو۔۔۔

نہیں کرنا۔ دل نے دوبارہ بھروسہ یار تیرا۔۔۔

وہ اپنے فارم ہاؤس کے کمرے میں ٹوٹا بیٹھا تھا بیڈ سے ٹیک لگائے سب ختم ہو گیا تھا جھوٹ غلط فہمی سب ڈبو کے لے گئ ایک دفعہ اسکی۔ سن تو لیتا اور سب کے سامنے یونہہ اسے تھپڑ اہ۔۔۔۔۔!!!! وہ اپنے سر کے بالوں کو نوچتا نیچے زمین پر لیٹتا چلا گیا۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! زرش میری جان کم۔ بیک ائم سوری مائے لوائم سوری میری جان،، معاف کر دو اپنے گنہگار کو زرششش۔۔۔۔!!!!! واپس آؤ اپنے سعیر کے پاس،، اپنے سعیر کی حالت دیکھو وہ گویا اپنا سر زمین سے مارتا ہوا زور زور سے رو کر با قاعدہ دھاڑا۔۔۔

واپس آؤزر۔۔۔۔۔۔!!!!!. تمھیں آواز نہیں آرہی میری واپس آؤ۔۔۔۔۔!!!!!! سانس نہیں آرہا مجھے واپس آؤ مجھے سانس دووو،،، میری آنکھوں کو سکون دو میرے دل کو ٹھنڈک دو،،، میرے وجود کی جھلستی آگ کو بجھاؤ واپس آؤ وہ اڑھیاں رگڑتا بولا مگر اس نے نہیں آنا تھا وہ نا آئی۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔۔!!!! وہ اسکو پکارتا کسی چھوٹے بچے سے کم نہیں لگ رہا تھا جسے اس وقت زر، چاہیے تھی۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا سارہ بیگم اپنے میرے ساتھ،، اچھا نہیں اپنے مما میرے ساتھ کیوں بھیجا اسے واپس کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟ مین مناتا اسکے پیر پڑتا مگر۔۔۔۔۔۔۔!!!!! وہ بیڈ سے سر مارتا وہی سر ٹکا گیا۔۔۔۔

تیری دوری یہ مجھ پہ گناہ ہے۔۔۔
دلی چاہت اسکی گواہ ہے۔۔۔
میری دنیا تیری فنا ہے۔۔
یہی اشک نے مجھ سے کہا ہے۔۔
کچھ مجھ میں تو ایسے بسا ہے۔۔
کوئی مجھ میں نا۔ میری جگہ ہے۔۔
کچھ دیکھوں تو تو دیکھتا ہے۔۔
کرہ آنکھوں میں تیری نگاہ ہے۔۔
تجھ سے بچھڑ کہ باخدا میں یہاں۔۔
جی نا سکوں گا اک لمحہ۔۔۔

آرام آتا ہے دیدار سے تیرے۔۔
مٹ جاتے ہیں سارے غم۔۔۔
ہے یہ دعا کے تجھے دیکھتے دیکھتے ہی نکل جائے دم۔۔۔
شکرانہ چاہے میں جتنا بھی کرلوں۔۔
کہ پھر بھی رہے گا وہ کم۔۔۔
تیرا تصور مجھے دے کہ مولا نے۔۔
مجھ پر کیا ہے کرم۔۔۔
نکل جائے دم۔۔۔۔۔!!
دم۔۔۔!!!
دم۔۔۔!!!

ایان واپس گھر آیا تھا سارہ بیگم کے پاس جانا چاہا جہاں اب بھی شاہ صاحب دواؤں کے زیر اثر آرام کر رہے تھے بی پی بہت نارمل تھا مگر دوا اور انجیکشن کے زیر اثر وہ گہری نیند میں تھے اور سارہ انکے پاس اس نے اندر آنا چاہا مگر سارہ بیگم کی دھاڑ اور گھوری نے قدم پیچھے کی جانب اٹھانے پر۔ مجبور کر دیا وہ تھکا ہوا واپس اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

عائزہ وہ تڑپ کر بولا آنکھوں سے اتاولے آنسو گال پر بکھرے کل رات کا سارہ منظر فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے آیا تو وہ تڑپ گیا سر اٹھا کر بولا سامنے ہی وہ بکھری حالت میں روتی بلکتی اور اس کی حالت پر ہنستی نظر آئی وہ تڑپ کر اسکی جانب۔ہاتھ جوڑتا بڑھا۔۔۔

مم،،،معاف کر دو میری جان ایان کی جان۔۔۔!!! وہ قدم قدم اسکی جان روتا ہوا بڑھا جب اچانک اسکا چہرہ غائب ہوا وہ زور دار دھاڑا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! عائزہ معاف کر دو جو مرضی سزا دو بس واپس اجاو نے کہو کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو واپس آجاؤ۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

میں ہوں ہی نہیں اس قابل کے اس گھر کا بیٹا بنو،،میں عائزہ کے قابل نہیں تھا کیوں آخر کیوں کیا اس کے ساتھ میں نے ایسا میری زات ہی نا۔ قابل برادشت ہے مجھے جینے کا۔ حق نہیں بلکل نہیں ناراض ہے نا مجھ سے وہ دیکھنا نہیں چاہتی نفرت ہے میرے سے اسے،،میری وجہ سے اپنے وجود سے،تو جب میرا وجود نہیں رہے گا تو نا رہے گی نفرت ہے، نہیں رہیں گی نفرتیں ناراضگیان سب ختم ہو جائیں گی جب میں ختم ہو جاوں گا تو نفرتیں بھی مٹ جائیں گی ناراضگیاں بھی ہاں وہ اٹھ کر سامنے ڈرامیں پڑا چاقو پکڑ تا اسے اپنی۔کلائی پر دباؤ بڑھاتا بولا جس سے کچھ خون کی بوندیں فرش کی زینت بنیں وہیں ایہا کی دل دوز چینخیں شاہ پیلس کی در و دیوار ہلا گئیں۔۔۔

اے دل تشنگی۔۔۔
تیری یہ بے بسی۔۔۔
لائی کس موڑ پر
مجھ کو۔یہ دل لگی۔۔۔

چوٹ ایسی لگی۔۔

بڑھ گئی بے خودی۔۔۔

تیری یہ بے حسی۔۔۔

مجھ پر ہنسنے لگی۔۔۔۔

وہ قرار دے وہ قرار دے۔۔

میری زندگی سنوار دے۔۔۔

رات ڈھلتی نہیں۔۔

جان نکلتی نہیں۔

اک خلش دل میں ہے۔

وہ سنبھلتی نہیں۔۔

دل کی دشمن بنی۔۔۔

تیری نارضگی۔۔۔

بات اتنی بڑھی۔

بن گئے اجنبی۔۔۔

شام کا وقت تھا شاہ والا میں ہو کا عالم تھا ہر سو سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سارہ بیگم کے دونوں سپوت سرے سے غائب تھے شاید نہیں یقیناً وہ اپنی غلطیوں اور قسمت پر ماتم منا رہے ہونگے ایسے میں سارہ بیگم شاہ صاحب کے تکیے کے پاس بیٹھی تھیں جن کی طبعیت اب سنبھل گئی تھی اور وہ ہوش میں تھے مگر ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کوشش کی جائے انکا بلڈ پریشر کسی بھی طرح بڑھنے نا دیا جائے جو انکی مائنڈ وین اور طبیعت کے لیے بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ سارہ بیگم کے دماغ میں تو رہ رہ

کر یہ بات گھومے جا رہی تھی اور وہ جی جان سے کانپ رہی تھیں اور تھا ہی کون ان کے علاوہ اور بچوں کے علاوہ انکا پوری دنیا ان ہی میں بستی تھی۔ رمشا بھائی کی طبیعت دریافت کرنے ضرور آئیں تھیں مگر نا زیادہ دیر رکیں نا کسی سے زیادہ بات چیت کی اور وہاں سے چلی گئیں۔

سارہ بیگم یہ سب سوچوں میں گم تھیں جب اچانک ایہا کے چلانے کی آواز آئی سارہ بیگم جھٹ سے ہوش میں آئیں وہی شاہ صاحب بری طرح ڈسٹرب ہوئے۔ سارہ بیگم نے انکا بازو تھپتھپایا اور باہر بھاگی۔۔۔

وہیں اوپر ایان جو اپنے آپ سے غم اور شرمندگی کی حالت میں خود سے ہم کلام تھا اور عائزہ کی ناراضگی، نفرت برداشت نا ہوئی کہ اپنے ہاتھ پر کانچ کے ٹکرے سے کلائی پر عائزہ کا نام درج کیا تھا جس سے خون نبض سے نکلتا بل بل زمین پر بہا تھا۔ ایہا جو اسے ہی دیکھنے اوپر آئی تھی یہ دیکھ کر اسکی باتیں سن کر جسم سن ہوا تھا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا اور حلق کے بل چلائی جبکہ آیان نے اسے بامشکل آنکھیں کھول کر دیکھا وہ لپک کر اسکی جانب آئی۔

"آآآ۔۔۔ آآیان بھائی۔۔۔۔!! یی۔۔۔ یہ کیا کیا آپ نے۔" وہ جو زمین پر ڈھا تھا ایہا نے اسے فوراً تھاما اور اسکے پاس بیٹھی۔

"کک،، کچھ نہیں ہوا مجھے بیہو ڈونٹ وری۔۔۔۔۔!!" وہ بامشکل بول پایا جبکہ ایہا کی آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسو اسکے چہرے کی زینت بنے ایان کا چہرہ تر کرنے میں مصروف تھے جب سارہ بیگم بھاگتی اوپر آئیں۔

"کک۔۔ کیا ہوا ابیہ۔۔۔۔۔۔!!!" الفاظ سارے منہ میں جزب ہوئے تھے۔۔ سانس تھمی تھی سامنے کا منظر دل دہلا دینے کے لیے کافی تھی جبھی وہ ایک ہی جست میں آگے بھری اور ایان کے پاس آئیں۔۔۔

"آآآ۔۔۔آیان۔۔۔۔!!!!" وہ اسکا چہرہ تھپتپاتی چلائی تھیں جبکہ وہ بیہوش ہوا تھا۔

"بی۔۔یہ کیا کیا اس نے ایہایہ آیان۔۔۔۔!!!" انہیں سمجھ نا آیا وہ کیا بولیں وہ اسکا گال تھپتپاتی خود بھی رو دیں۔
"یہ۔۔یہ کیا کیا تم نے آیان پاگل پن کی کوئی انتہا ہوتی ہے مگر۔۔آیان ہوش کرو۔" وہ آیان کو جنجھوڑتی ہوئیں بولیں مگر نادار۔۔۔

"مما پلیز۔۔۔کچھ کریں بھائی کو ہاسپٹل لے کر جائیں ان کا خون بہہ رہا ہے۔" ایہاروتی ہوئی چلائی سارہ بیگم نے اپنا دوپٹہ پھاڑا تھا اور ایان کی کلائی پر ایسے زور سے باندھا کہ خون کی رفتار تھم جائے۔۔وہ وہی رک جائے۔

"سعیر کو فون کرو کہاں ہے وہ اور تم گھر رہو اپنے ڈیڈی کے پاس" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی بولی مگر ان سے آیان کو نا کھڑانا کیا جاسکا اس سے پہلے دیر ہوتی سارہ بیگم نے ملازم کو آواز دے کر اسے گاڑی میں لے جانے کا کہا ایہانے سعیر کو کال ملائی جو اللہ اللہ کر کے جا کر پانچویں بیل پر رسیو ہوئی۔

"کہو۔۔۔۔!!!! کیوں کال کی ہے یہ جاننے کو کہ زندہ جی رہا ہوں یا مر گیا ہوں تو سنو۔۔۔سانس لے رہا ہوں مگر زیادہ نہیں۔۔"

"بھائی پلیززز۔۔۔" وہ پورا بھی نا بول پایا جب ایہاروتی ہوئی چلائی اپنے بھائیوں کی یہ حالت دیکھ کر اسکے سینے پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔

"کیوں رو رہی ہو بیہو۔۔؟" وہ سامنے کسی غیر مری نقطے کو گھورتا بولا۔

"ببب۔۔۔بھائی گھر آجائیں پلیز زبھائی وہ آآ۔۔۔ آیان۔۔۔ببب۔۔۔بھائی۔۔۔" وہ ہچکیوں کے مارے کچھ بولنے سے بھی قاصر تھی جبکہ دوسری طرف سعیر کو کافی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"کک۔۔۔کیا ہوا آیان بھائی کو وہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔کیا ہوا ہے ایبہا" وہ زمین سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بھائی آیان بھائی نے اپنی کلائی۔۔۔کلائی کاٹ لی ہے ہے" وہ بلک بلک کر روتی بولی سعیر کی سانس تھمی تھی، پاؤں سے زمین کھسکی تھی۔۔۔

"اا۔۔۔ایبہار و نہیں سنبھالو میں آرہا ہوں۔۔ابھی آیا میں" وہ کال کاٹے بغیر وہاں سے چابیاں اٹھاتا بکھری حالت میں باہر کو گرتا پڑتا بھاگا جبکہ ایبہا ماں کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ایبہا تم گھر رہو اپنے بابا کے پاس ضرورت ہے انہیں۔۔انکو مت بتانا بس کہہ دینا کہ میں عائزہ کو دیکھنے گئی ہوں۔۔ پلیز زز اور شک مت ہونے دینا انکی طبیعت بگڑے گی۔"

"مما میں کیسے ایان بھائی۔۔"

"کک۔کچھ نہیں ہو گا میری جان میرا بچہ مما ہے نا اور س سے بھی کر اللہ ہے اللہ ہے تو پھر کیسی فکر.. اللہ سنبھال لے گا تم دعا کرو میں آتی ہوں۔۔ڈیڈی کو دیکھ لینا اور سنبھال لینا اپنا خیال رکھنا" وہ اسکا ماتھا چومتی وہاں سے بھاگی تھی ایہا پیچھے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگی۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد سعیر گھر پہنچا اور اِدھر اُدھر دیکھا تو سامنے لاونج میں ایہا جھولے پر بیٹھی دِکھی وہ بھاگا اسکی طرف۔

"ایہا۔۔ایہا کہاں ہے بھائی۔۔تتت۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو اور بھائی وہ کہاں ہے؟"

"بھائی۔۔بھائی مما آیان بھائی کو لے کر سٹی ہسپتال گئی ہیں آپ وہاں چلے جائیں میں ڈیڈی کے پاس گھر ہوں۔"

"اوکے تم ڈیڈی کا خیال رکھو میں جاتا ہوں۔" وہ اسکا گال تھپتھپاتا باہر بھاگا جبکہ شاہ صاحب کی آواز پر ایہا اندر بھاگی۔۔

"ڈیڈی۔۔" وہ خود کو سنبھالتی اندر آئی شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔

"ڈیڈی کیسے ہیں آپ۔۔آپکی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔؟؟؟ پین تو نہیں ہو رہا۔۔" وہ انکے پاس بیٹھتی بولی وہ مسکرائے۔

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں مما کدھر ہیں ایہا اور باقی سب۔۔؟؟"شاہ صاحب کے سوال پر وہ گھگھیا سی گئ۔

"مما۔۔۔ مم۔۔ماتو وہ آیان بھائی کو۔۔ نہیں آیان۔۔ آیان بھائی کے ساتھ۔۔"وہ سر کھجاتی بولی یہ بھی بھول گیا تھا کیا کہنا تھا۔

"کیا ہوا ہے ایہا کہاں گئ ہے آیان کے ساتھ وہ۔۔۔۔؟؟"

"ہاں ہاں۔۔۔!!! بھائی کے ساتھ بھابی کو دیکھنے۔۔ہاں" وہ ہلکا مسکراتی بولی شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔

"کیا بات ہے۔۔ پریشان کیوں ہو۔۔۔؟؟؟"

"نہیں تو ڈیڈی ایسا نہیں ہے میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔۔ وہ بس ایسے ہی تھوڑا سر درد ہے میں نے کافی پی ہے ٹھیک ہو جائے گا ابھی"
شاہ صاحب نے سمجھ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"آپکو کچھ چاہیے ڈیڈی۔۔۔؟؟" ایہا نے جھک کر انکے کندھے پر سر رکھا وہ ہلکا سا مسکرائے۔

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔!!!" وہ ایہا کے سر پر بوسا دیتے بولے وہ مسکرائی۔"اچھا ٹھیک ہے پھر میں آتی ہوں مما بھی آنے والی ہونگی" وہ کہتی باہر بھاگی تھی اور سیدھا کچن کی سلیب پر پڑے فون کو دیکھا جہاں مما کے نام سے دس مس کالز اسے آنکھیں دیکھا رہی تھیں۔

"اووہ نو۔۔۔۔!!!"! اس نے فوراً سارہ بیگم کو کال کی جو چوتھی بیل پر ریسیو ہوئی۔

"کککک۔۔کیا ہوا مما سب ٹھیک تو ہے میں ڈیڈی کے پاس تھی وہ پوچھ رہے تھے۔"

"کوئی بات نہیں بھائی ٹھیک ہے زیادہ گہرے کٹ نہیں تھے" سارہ بیگم نے سکون کی خبر سنائی ایہا کی سانس میں سانس آئی۔

"اللہ تیرا شکر۔۔۔۔کب تک آئیں گے آپ لوگ۔۔۔؟؟؟"

"تم ڈیڈی کو سنبھالو میں کچھ دیر میں آرہی ہوں بھائی کو لے کر۔"

"اوکے ماما۔۔!!" ایہا نے کال کاٹی اور دوبارہ شاہ صاحب کے پاس گئی۔

☆☆☆☆☆

ہسپتال کے سرد سے کمرے میں وہ چھت کو گھورنے میں مصروف تھا جب اچانک آہٹ پر سوچوں کے محور سے باہر آیا سامنے سعیر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور ایک طرفہ مسکرایا۔

"کیا ہوا بھائی صاحب جو ایسی بزدلوں والی حرکت کرنی پڑ گئی تھی۔۔۔!!" وہ طنزیہ گویا ہوا آیان کا دل کیا زخمی ہاتھ سے اس پاگل آدمی کا منہ نوچ لے۔

"کیا منہ نوچنا ہے۔۔؟" وہ کونسا کم تھا فورا اسکے پاس پہنچ کر اسکے ارادے چڑا کر اسکے منہ پر مارے۔

"بکو مت زیادہ۔۔مجھے کچھ نہیں سننا کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔شیروں کو کچھ نہیں ہوتا۔"

"ہاہاہاہاہاہا" زوردار قہقہہ لگا تا وہ پاگل ہی لگا آیان نے اسے گندی شکل بنا کر دیکھا۔

"کیا ہے زرش اپنے ساتھ تمھارا دماغ بھی ساتھ لے گئی ہے کیا۔۔۔؟؟؟" آیان نے جلتے پر تیل چھڑکا سعیر کی ہنسی کو بریک لگی اور سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"میرا تو پتہ نہیں بڑے بھائی۔۔۔۔!!!! ہاں البتہ مجھے یہ ضرور لگ رہا ہے کہ عائزہ بھابھی اپنے ساتھ آپکی تمام تر حساسیت ساتھ لے گئی ہیں جو سوچے سمجھے بغیر ایسی بزدلوں والی حرکت کر دی۔"

"اور کیا کرتا میں۔۔۔ہاں۔۔۔!!! تم سے سہا جا رہا ہے۔۔زرش سے دور رہ لو گے ؟؟ میں بھی دیکھوں گا سعیر شاہ کب تک تم اس طرح رہتے ہو ماں کو تو دو دن کا ٹائم دے دیا مگر میں بھی دیکھتا ہوں کیسے دو دن پورے کرتے ہو تم جیسے دیوانے تو آدھا دن یا گھنٹہ بھی نا نکال پائیں اپنے محبوب کے بغیر میں نے تو اسکے منہ سے اپنے لیے نفرت کے بول سنے ہے۔۔وہ لب۔۔وہ لب سعیر شاہ۔۔۔جو صرف آیان آیان۔۔ آیان کی محبت عشق کی باتیں کرتے تھے۔۔ آج وہ لب آیان شاہ کی نفرت کی باتیں کرتے ہوئے بند کیوں نہیں ہوئے۔۔کیسے کہہ سکتی ہے وہ۔۔ مجھ۔۔ مجھ سے نفرت کرتی ہے میں کیسے میں مر جاؤں گا۔۔۔ نہیں جی سکتا کیوں بچایا تم لوگوں نے مجھے"

"ہاہاہا" وہ تکلیف سے طنزیہ ایک طرفہ ہنسا آیان نے اسے دیکھا "نہیں بھائی کوئی نہیں مرتا یقین کریں کوئی نہیں مرتا کمبخت موت بھی نصیب نہیں ہوتی یار وہ بھی منہ موڑ لیتی ہے رب۔۔شاید رب بھی نہیں سنتا۔"

"بیوی اللہ کی طرف سے ایک بے حد انمول تحفہ ہوتی ہے سعیر شاہ جو اللہ تمھیں اسے اپنی امانت کے طور پر نوازتا ہے اسکی رکھوالی، عزت کا ذمہ دار تمھیں بناتا ہے اسکا محافظ تمھیں بناتا ہے یعنی شوہر کو اسکی خوشی، غمی سب تم سے جڑ جاتی ہے اور جو رب اپنے بندے کی امانت میں خیانت برداشت نہیں کرتا تو وہ اپنی امانت میں خیانت کو کیسے بخش دے گا جب تک اسکی بندی تمھیں معاف نہیں کرے گی جس پر تم نے تشدد۔۔۔۔۔۔" سارہ بیگم جو اندر آتی انکی بات سن کر بولی آخری بار مکمل نہیں کر سکی جب وہ دھاڑا۔۔

"تشدد نہیں کیا۔۔۔ نہیں کیا تشدد "ماں" بہک گیا تھا۔۔۔پاگل ہو گیا تھا دماغ چل گیا تھا میں کہہ رہا ہوں نا مناؤں گا آپ آپ اسے لے کر تو آئیں یار۔۔اور کیا کہا آپ نے۔۔۔
خدا معاف نہیں کرتا۔۔ نہیں ماں نہیں۔۔غلط ہیں آپ۔۔۔

خدا معاف کرتا۔۔خدا کو منانا بہت آسان ہے کہتے ہیں وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا اپنے گنہگار بندے سے بھی ایک آنسو ماں۔۔ایک آنسو پر وہ جب اتنے گناہ مٹا دیتا ہے تو کیا آپکو لگتا وہ نہیں معاف کرے گا نہیں ماں۔۔رب نو منانا سو کھا ہے۔۔رب کے بندوں کو منانا نہیں۔۔بہت مشکل ہے ماں اور محبت۔۔۔محبت کو منانا کتنا مشکل ہے آپ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔" سارہ بیگم آنکھیں بند کر کے دھاڑیں جو وقت خود پر آیا تھا وہ کم از کم اولاد پر نہیں آنے دے سکتی تھی مگر اپنی ہی کرم نوازی اس اولاد کی۔۔۔۔

ایہہ عشق نہیں ڈر دا موت کولوں
پاویں سولی چڑنا پے جاوے
نچ نچ کے یار منا لیئے
پاویں کنجری بننا پے جاوے

چُنی شرم حیا دی لاَ لے تُو
نچ نچ کے یار مَنا لے تُو

جے تو رب نوں مناؤنا پہلے یار نوں منا
رب مَن جاندا یار نوں مناؤنا اوکھا اے
بن کنجری تے بُلّھے وانگوں کُنگھرو توپا

رب من جاندا یار نوں مناؤنا او کھا اے

(شیخ محمد صادق)

"چلو اٹھو یہاں سے بھائی کو لے کر گھر جانا ہے" وہ آیان کا پیلا رنگ دیکھتی اپنے دل پر جبت کیے بولیں اور رخ موڑ گئیں دو اتاولے آنسو آنکھوں سے پھسل کر گال پر گرے تھے جنھیں تیزی سے صاف کرتیں وہ باہر بھاگ گئیں

☆☆☆☆☆

وہ بیڈ پر کافی دیر سے آنکھیں کھولے نیم دراز چھت کو گھور رہی تھی دل کسی سوچ میں نہیں تھا کبھی دل گھبراتا تو کبھی پسینے میں یونہہ وجود بھیگتا جیسے نہا لیا ہو۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی اور تیز تیز کمرے میں چکر کاٹنے لگتی ناچاہتے ہوئے اس بدتمیز، ظالم، ستمگر کا چہرہ آنکھوں کے آگے آجاتا کبھی غمزدہ آنسوؤں سے تر تو کبھی وحشت میں ڈوبی وہ کالی لال آنکھیں تو کبھی تکلیف سے مسکراتا وہ چاہ کر بھی جان نہیں چھوڑ رہا تھا وہ جان چھڑوا رہی تھی مگر سوچوں کا محور اس سے شروع ہو کر اس پر ختم ہوتا دل کہتا تھا کچھ تو ہے جو چین نہیں کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟

عائزہ سوچتی ہوئی بُری طرح کانپتی دوبارہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی سانس بری طرح الجھی تھی سانس نہیں آرہی تھی جبھی کھڑکی کھولتی وہ باہر دیکھنے لگی جہاں رات کے پہر آسمان ستاروں اور چاند سے پاک سیاہ رنگ اوڑھے ہوئے تھا ایسا سیاہ رنگ عائزہ کو لگا وہ آسمان اسے خود کی لپیٹ میں لے رہا ہے جبھی پھر دل بری طرح گھبرایا اور کھڑکی زور سے بند کی۔

"اہہہہہ۔۔۔۔۔!!!! چلے جاؤ چھوڑ دو میرا پیچھا مت کرو میرا پیچھا سکون چاہیے مجھے۔۔ سکون۔۔۔۔!!!! پلیززززز مجھے معاف کر دو جاؤ۔۔۔"

"اتنا آسان ہے مجھ سے جان چھڑانا جانِ آیّان۔۔۔۔!!!" ایک مخصوص لہجہ کانوں میں گونجا وہ پھڑ پھڑا اٹھی سامنے ہی نگاہ اٹھی تو وہ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے پوری وجاہت کے ساتھ کھڑا اس سے مخاطب تھا عائزہ کا جسم سن ہوا تھا۔

"تتت۔۔۔تم" آواز جیسے نکلنے سے قاصر ہوئی تھی "ککک،، کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔تتت۔۔۔تم دفعہ ہو جاو۔۔چلے جاؤ" وہ چلائی جبکہ وہ مسکرایا۔۔

"کیوں۔۔ تمھارا سکون تو میں ہونا میرے ہونے سے سکون ہے میرے ہونے سے سانس آتا دیکھو سانس بھی ٹھیک ہو گیا اور سارے خیالات بھک سے اڑ بھی گئے" وہ بول رہا تھا جبکہ وہ جو زمین پر بیٹھی پیچھے کھسکی تھی ایک ایک بات پر خود کو دیکھا تو اسکا کہا ایک ایک جملہ سچ ہونے لگا تھوڑی دیر پہلے والی گھبراہٹ اڑن چھو تھی اور وہ اب کسی سوچ میں نہیں تھی جبھی سر اٹھا کر اسے دیکھا اور طنزیہ مسکرائی۔

"ہاں "ایان شاہ" ہاں۔۔۔!!!! جانتے ہو کیوں۔۔ "کیونکہ" تمھیں دیکھ کر صرف تکلیف یاد رہ گئی ہے اور صرف تکلیف جو مجھے رونے اور سسکنے پر مجبور کر گئی ہے" وہ بولتی جا رہی تھی آنکھیں بند کیے وہ کیا کیا کہے جا رہی تھی" تم نے مجھے نوچ دیا۔۔ہاں تم نے محبت پاؤں تلے روند دی۔۔ تم وحشی بن گئے تم اس قابل۔۔۔"
وہ آنکھیں کھول کر بولنے ہی لگی جب اس پاس دیکھا وہ غائب تھا۔

"آیان۔۔۔!!!" ناچاہتے ہوئے وہ پکار بیٹھی آس پاس دیکھا وہ تو تھا نہیں عائزہ نے آنکھوں کی سینس چھوڑ کر ناک کی حس سے کام لیا اپنی ناک کی حس استعمال کرتے کھڑی ہو کر جا کر وہ پردہ سونگھا جہاں وہ کھڑا تھا مگر نادار وہاں سے کوئی خوشبو نا آئی۔

"کیوں۔۔میں کیوں پکار رہی ہوں اسے۔۔مجھے نفرت ہے اس سے صرف نفرت اور کچھ نہیں چلے جاؤ۔۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر اونچا چلائی جب رمشا کمرے میں آئی۔

"عائزہ۔۔۔۔۔!!!!" اسے زمین پر بیٹھا دیکھ کر سسک کر کلیجہ منہ کو آیا جبھی بھاگی اسکے پاس آئی۔

"کیا ہوا عائزہ۔۔۔کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟؟؟"

"مما وہ آیا وہ آیا تھا مما۔۔۔وہ آیا تھا وہ چلا گیا مما سکون نہیں ہے۔۔سکون کی راہ۔۔سکون کی سانس۔۔سکون چاہیے اماں۔۔سکون۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

"سکون تو مجھ میں ہے۔۔اپنا سکون مجھ میں ڈھونڈو۔۔" وہ الفاظ جب کانوں میں پڑے تو وہ ساکت ہوئی۔

"سنبھالو بیٹے سنبھالو۔۔سکون چاہیے۔۔اللہ سے کلام کرو میری جان۔۔سکون پاؤ گئ۔۔۔"

"مما ایک بات بتائیں۔۔" وہ روتی ہوئی لال چہرے سے اسے دیکھتی بولی رمشا نے اسے سہلایا۔

"جی میری جان پوچھو۔۔۔!!!"

"مما سکون کیا ہے؟؟ کہاں ملتا ہے؟؟ مجھے بتائیں۔۔ جہاں دل ہر احساس دماغ ہر خیال سے پاک ہو کہاں ہوتا ہے ایسے سکون۔۔۔؟؟؟"

"نماز" میں میری جان۔۔۔۔!!!
صرف "اللہ کے پاس" اللہ سے کلام کر کے نماز قرآن میں سکون ہے۔۔ تمھیں سکون چاہیے عائزہ تو اٹھو۔۔ اٹھ کر باوضو ہو اور اللہ کے سامنے سجدہ کرو اسے پکارو اس سے ہم کلام ہو اسے اپنی تمام تر تکلیف بتا دو تم دیکھنا تمھیں سکون نصیب ہو گا اور تم بے شک اپنے دل کو ہلکا محسوس کرو گی۔"

عائزہ نے ماں کو دیکھا" اور اگر کسی کا سکون کوئی انسان ہو وہ نا دیکھے تب تک ایسے بھی کچھ نا ہو اور واقعی اگر اسکے پاس اسے دیکھ کر سکون ملے تو پھر کیا کرے انسان۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں میرا بچہ۔۔۔!!! ایسا نہیں ہوتا جانتے ہو اللہ ہم سے بات کرتا ہے ہماری ہر بات کا جواب دیتا ہے جانتی ہو کیسے۔۔۔؟؟"

"کیسے۔۔۔؟؟؟" سوال کچھ ماں جواب کچھ دے رہی وہ کنفیوز ہوئی۔۔

"وہ ایسے کہ تم اپنی تمام تر کیفیت اپنے رب کو بیان کرو اور حاجات کے نفل پڑھ کر سو جاؤ خواب میں اللہ تعالیٰ تمھیں اس کا جواب دیں گے۔۔۔ تم نے جو پوچھنا دعا میں پوچھو اللہ تمھیں جواب دے گا اور کوئی شک نہیں شوہر سے سکون ہے۔۔ شوہر تو دنیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔۔
"خدا کے بعد اگر کسی کو سجدہ کرنے کا حکم اگر ہوتا تو میں شوہر کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا"

مگر یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔۔ اللہ تمھیں راستہ دِکھاتا چلا جائے گا پھر کوئی نہیں روک پائے گا اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو وہ دیکھ لے گا اوکے۔۔"

"جی مما۔۔۔!!!" وہ سمجھ کر اٹھی اور وضو کرنے واش روم چلی گئی۔ رمشا جانتی تھی یہاں کوئی نہیں آیا اسکا وہم ہے وہ آیان کی حالت سے بھی واقف تھی شاہ ولا جو گئی تھی مگر بیٹی کو نہیں بتانا چاہتی تھی رمشا نے بھی اپنی بیٹی کا معاملہ اللہ پر چھوڑا تھا اب اللہ نے ہی فیصلہ

دو دن ہو چکے تھے اسے گھر آئے نا دن سکون آتا نا رات نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہوتی رات کو سونے لیٹتی تو کسی سو کسی کروٹ چین نہیں آتا ایسے ظالمانہ عادت ہوئی تھی اسکے بازوؤں میں سونے کی کہ اب نیند نہیں آتی تھی جب تک ماں کی آغوش بھی نہیں ملتی مگر اکثر وہ بھی ناکام ہوتی تھی تو ساری رات جاگ کر گزر جاتی تھی۔
آج بھی کھانا کھانے کے بعد زرش سعیر شاہ اپنے کمرے میں آئیں تھیں کل پوری رات نیند نہیں آئی اور پورا دن بوجھل اور خراب گزرا سر بھاری طبعیت بوجھل وہ جلد ہی کمرے میں آ گئی اسکے پیچھے اسکی ماں بھی آئی۔

"سونا ہے۔۔۔؟؟؟" پیار سے اسکے بال ماتھے سے ہٹا کر پوچھا وہ لب باہر نکال کر پاؤٹ سا بنا گئی۔

"سونا بھی ہے مگر نیند نہیں آئے گی۔۔۔۔!!!" وہ بیزاری سے بولی تو آمنہ مسکرائی۔

"ڈونٹ وری۔۔۔!!!! کہانی سناؤں۔۔۔۔؟؟ بچپن کا کوئی قصہ یا پھر کچھ بھی خود باخود سو جاو گئ۔۔"

"ہاں۔۔!!! سچی۔۔۔!!! ٹھیک ہے میں اپنا ٹیڈی لے کر آتی ہوں اور میرے لیانو پانڈے کو بھی بلائیں بچپن کی طرح دونوں اکھٹے سنیں گے۔۔۔"

"اسے دفعہ کرو تم ٹک کے سنو ورنہ میں جاؤں۔۔۔؟!" آمنہ سے اسے گھورا۔

"کک۔۔کیا ہے آپ بھی نا مانیں گھوریں ایسے کونسا مانتی۔۔۔۔!!" وہ منہ پھلائے بولی آمنہ نے منہ کھولے دیکھا اسے۔

"فٹے منہ۔۔۔!!!" وہ وہاں سے کھڑی ہوئیں اور آگے بڑھیں۔

"اماں کیا۔۔۔۔!!!!!" وہ رونی آواز میں بولتی ہاتھ تھام کر بولی آمنہ نے دیکھا۔

"تم لوگ اس قابل ہی نہیں تم لوگوں کے لاڈ اٹھاؤں گندی اولاد وہ اسکو بلاؤں گی تو تم لوگوں کی ورلڈ وار شروع ہو گی وہ کہے گا زر باندری جگہ دو تو تم کہو گی تم بندر موٹے گینڈے جگہ لے لے ساری اور بس پھر تم لوگوں کی یہ القابات کی

ورلڈ وار شروع ہو جانی میری کہانی وہی رہ جانی۔" وہ تھوڑا غصے میں بولیں تو زرش کھکھلا دی آج کافی دنوں بعد وہ اونچا کھکھلائی تھی کہ سامنے والی کے رگ و جان میں سکون سا اترا تھا جبھی وہ مسکرائیں اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

"اچھا نا چھوڑیں اسے رہنے دیں مجھے سنائیں ٹیڈی بیئر بھی دیں مجھے میرا۔"

"اوکے ڈن" آمنہ اسکا ٹیڈی بیئر اٹھا کر لائی اور اسکے بازوؤں میں تھمایا خود اسکے پاس بیٹھی اور سر اپنی گود میں رکھا اور لمبے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی جبکہ وہ سکون سے آنکھیں موند گئ۔

"پتہ ہے زرما۔۔!!" (وہ جو اسکو پیار سے زرش سے کبھی زرجان یا زرما کر کے پکارتی تھی آج بھی ویسے پیار سے پکارا) تو وہ مسکرائی۔۔۔

"جی جان۔۔۔!!! کیا۔۔۔؟؟؟"

'ایک چھوٹا سا شہزادہ ہوتا تھا اور ایک چھوٹی سے شہزادی کہنے کو تو وہ چھوٹے سے بچے تھے مگر تھے اپنے آپ میں رہنے والے اور بے حد پیارے۔ وہ چھوٹا سا 54 سال کا شہزادہ اپنی شہزادی کا بچپن سے دیوانہ تھا مطلب کہ اسکی طرف نا کسی کو دیکھنے دیتا کوئی بلاتا بھی تو وہ اسکو بات نا کرنے دیتے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا وہ شہزادہ شاہ تھا اور اسے اپنی شہزادی کے منہ سے شاہ سننا بہت پسند تھا وہ اکثر اسے کہا کرتا تھا کہ تم مجھے شاہ پکارا کرو تمھارا شاہ۔۔۔!!!!" آمنہ کہہ کر کیں اور سر جھکا کر اسے دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات اب بہت الگ تھے جیسے وہ کچھ گہری سوچ میں جا رہی ہے جیسے وہ کچھ سوچنا چاہ رہی ہے۔۔۔

"شاہ۔۔۔!!!! شاہ کہا کرو مجھے نو بے بی ڈول میں تم کا شاہ ہوں تم مجھے شاہ پتارا (پکارا) کرو مدھے (مجھے) تم شلف (صرف) شاہ رہو (کہو) گی۔۔ شعیل (سعیر) کی پہچان الد (الگ) ہے میں تشی (کسی) سے بات نہیں ترتا (کرتا) مدر تم میلی (میری) ڈوول ہو تم تے (کے) لیے میں شاہ ہوں اوتے (اوکے) سویٹ جیلی"

"آہاں میں تم تو شاہ تہوں دی تق ٹھیت (ٹھیک) ہے تم مدھ تو کاٹن ٹینڈی (کاٹن کینڈی) یا جیلی نہیں تہو دے" وہ پیار سے کیوٹ سا فیس بنا کر بولی وہ مسکرایا۔

"میں ین جیلی نہیں مگر کینڈی ضرورتیوں دا تیونتے (کیونکہ) تم میری سوئٹ سے کاٹن کینڈی ہو" وہ اسکا گال کھینچتا بولا وہ کھکھلا دی۔

"شعیل۔۔۔۔۔!!!!!! نہیں شاہ۔۔ شاہ شاہ" وہ روتی ہوئی دور سے بھاگتی اسکے پاس آئی تھی سعیر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پریشانی سے اسے دیکھا۔

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟؟؟ کیا ہوا ہے تیوں (کیوں) رو رہی ہو۔۔۔؟"

"ہی ہٹش (ہرٹز) می۔۔۔۔۔!!!"

"کک۔۔کون۔۔؟؟"وہ غصے سے لال ہوا تھا اور اسکے اشارے کے سمت دیکھا جہاں کچھ لڑکے اسے تنگ کر کے اب ہنس رہے تھے۔

"ڈونٹ ترائی باربی ڈول میں ابھی اسے بتاتا ہوں کینڈی کیپ کوائٹ۔۔۔!!"وہ اسے خود سے لگاتا اسکے گال صاف کرتا بولا زرش نے اسے دیکھا.
"انتو(انکو) مالو(مارو) شاہ ان نے مجھے مارا۔۔"

"ہاتھ توڑ دوں گا"وہ ان دونوں کو گھورتا بولا جیسے آنکھوں سے سالم نگلے گا۔

"داؤ(جاؤ)" وہ وہی کھڑی ہو کر اسے بھیجنے لگی وہ اسکا گال چومتا آگے گیا اور ایک ایک زوردار تھپڑ ان دونوں کے منہ کی زینت بنا وہیں زرکھلائی۔

"ہے۔۔۔ہے۔۔۔۔۔مزاااا آیا۔۔۔۔اب آئندہ مارنا میرا شاہ تمھیں چھوڑے گا نہیں۔۔"

اس لڑکے نے سعیر کو حیرت اور غصے سے دیکھا۔

"تمھاری اتنی ہمت۔۔۔۔!!!!"وہ پورا ابھی نا بول سکا جب سعیر دھاڑا۔

"تمھاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔۔!!!!! تم نے میری زر کو مارا!!!!ہاتھ نا توڑ دوں میں تمھارے۔۔۔۔۔۔۔!!!!" وہ اسکا ہاتھ مڑور تا بولا جب سارہ بیگم بھاگی آئیں۔

"سسس۔۔ سعیر۔۔ سعیر نومائے پر نسسسسس لیو ہم۔۔"

"نومام۔۔۔۔نووو۔۔۔۔۔!!!! ہی ہٹز زرش۔۔۔۔۔!!!!! آئی ول کل ہم۔۔۔۔۔۔
(I will kill him)"

"نو بیٹے۔۔ نوووووو میں اسکی مما کو شکایت لگاؤں گی بٹ نو میری جان۔۔۔۔۔!!!"

"مما اسکی ہمت کیسی ہوئی زر کو ہاتھ لگانے کی"

"میرا بیٹا میری جان اسکی مما کو میں بتاتے ہیں نو آپ تو اس جیسے نہیں ہونا!!اواپس آجاؤ زر اور اپ اندر جا کر کھیلو پیارا بیٹا ہے نا میرا"

"ایک شرط پر جاوں گا میں۔۔۔۔!!!" وہ بھی بچپن سے اپنی آکڑ کا پورا تھا جبھی اڑ گیا۔

"منظور ہے میرے باپ بول۔۔۔۔!!!!" سارہ بیگم نے تنگ آکر کہا وہ لب دبا گیا۔

"اسکی مما کو سنا کر آیئے گا کہ اپنے بے بی کو سیکھائیں بزدلوں کی طرح لڑکیوں کو تنگ نہیں کرتے بلکہ انکی ریسپیکٹ کرتے ہیں"

"اچھا جی میرے آقا میں کہہ آؤں گی اب آپ زر کو لے کر اندر جاؤ"

"اوکے۔۔۔!!!"وہ زر کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔

حال۔۔۔۔!!!!
آمنہ جو اسے کب سے کوئی واقعہ سنا رہی تھی وہ اور ہی خیالوں مین گم تھی فوراً آنکھیں کھول کر ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"پیار سے پوچھا اس نے بوجھل پلکیں اٹھائیں۔

"وہ کہاں گئے مما کدھر چلے گئے کیسے بچھڑ گئے کہ کچھ یاد نا رہا اور پھر وہ شہزادی تو اپنے دوست اپنے بیسٹ فرینڈ کے بغیر زندگی تصور نہیں کرتی تھی کیسے جی لیا۔۔۔؟؟"

"کیونکہ ایک دن اس شہزادی نے اس شہزادے کو ملنا تھا ان کا ملن قسمت میں تھا اس لیے اس نے جی لیا اور اسکے شہزادے نے بھی۔۔"

"مگر وہ الگ ہوئے کیوں کیا انکی قسمت میں یونہی ملنا بچھڑنا لکھا ہے۔۔؟" وہ کرب سے بولی ماں کا دل ڈوبا۔۔۔

"پیپ۔۔پاگل ہو گئی ہو زرش کیا بولے جا رہی ہو ایسا نہیں ہے کئی سال پہلے تو انکی زندگیوں میں ایک بڑا طوفان آ گیا تھا۔ تمھیں پتہ زر ہم سب مل کر اسلام آباد رہا کرتے تھے اور سب مل جل کر ہنسی خوشی رہا کرتے تھے مگر تم جانتی ہو وہ نمرہ اس نے سب برباد کر دیا۔زر پہلے اس نے مجھے، تمھیں میرے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکی دی مگر کسی نے اثر نا لیا پھر ایک دن ایسا طوفان آیا کہ لائبہ کی بیٹی کو احد قریشی کی بیٹی سمجھ کر اغواہ کر لیا گیا ہاں۔۔۔!!! تم جانتی ہو تمھاری پھپھو کی بیٹی اغواہ ہوئی تھی مگر مجھے نہیں پتہ وہ زندہ ہے یا مردہ وہ قریشیوں کا خون اب تک سنبھال کر رکھنے سے تو رہی بس اسی طوفان نے ہمیں بہت دور جانے کا فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ہم سب وہاں سے چلے گئے لندن پھر سب بدل گیا۔۔وقت، حالات۔۔ تمھاری خالہ سے میرا رابطہ سب کٹ گیا۔۔سب ختم مگر پھر جب آہستہ زندگی واپس رخ موڑنے لگی جب لگا کہ اب کوئی خوف نہیں ہو گا مگر اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے میں نے تم تینوں کو لندن چھوڑ دیا سوائے احان کے کیونکہ وہ چھوٹا تھا اور ہم لاہور واپس آ گئے۔"وہ بول کر رکی جب زر بولی۔۔

"اس ایک طوفان نے کیا سے کیا کر دیا مما۔۔میرا دوست چھین لیا اور اب جو طوفان ایا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ بول رہی تھی جب اسکی ماں نے اسے روکا۔۔۔

"نووو۔۔۔!!!! کچھ مت کہنا چپ بلکل چپ۔۔۔!!!! کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا آئی پرامس۔۔"

"وہ آئے گا۔۔۔؟؟"زر نے امید سے پوچھا۔

ءوہ رہ سکتا ہے۔۔۔؟؟؟" آمنہ نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

"وہ تو یہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔!! پھر بھی کر دیا۔۔۔!!!" وہ کرب سے بولی تو اسکی ماں مسکرائی۔۔۔

"بہک گیا ہو گا۔۔غصے کا تیز ہے نا۔۔ جنونی ہے، سر پھرا ہے غصے میں دماغ کام نہیں کرتا اسکے ریکیشن ایسے ہی ہوتے ہیں عادت ڈال لو۔۔!!"

"ہاہاہا۔۔۔ بچپن کی طرح آج بھی آپکا سعیر ہی ٹھیک ہو گا آج بھی اسکی ہی سائیڈ لیں گی لاڈلہ جو ہے اپکا۔۔۔!!!!"وہ طنزیہ بولی آمنہ نے اسے دیکھا۔

"اولاد کی جگہ کوئی اور لے سکتا۔۔۔؟؟؟"

"اور کون نہیں جانتا کہ مسز قریشی نے اولاد سے کئ زیادہ پیار دیا ہے شاہ ہاؤس کے بچوں کو۔۔۔"

"بس کرو سو جاؤ۔۔۔!!!! اول فول مت بکو۔۔۔۔!!!!"

"سچائی سے منہ نہیں پھیریں ماں۔۔مجھے یہ بات ہمشہ جیلس کرواتی ہے اور کرواتی رہے گی کہ آپ میرے سے زیادہ اس بندر کو پیار کرتی ہیں اور مجھے برداشت نہیں کہ میری ماں مجھ سے بڑھ کر کسی اور سے۔۔۔۔۔"

"زرش۔۔۔۔۔۔۔!!!!!" آمنہ نے اسے ٹوکا" کسی نہیں ہے وہ شوہر ہے تمھارا اور تمیز سے بات کرو۔۔۔ سو جاؤ!!"
وہ اسے خود کے حصار میں لیتی اسے پر سکون کرنے لگی وہ بہت گہری سوچوں میں گم کب نیند کی وادی میں گئ پتہ نا لگا۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹے ہی ہوئے تھے اسے سوئے ہوئے وہ گہری نیند میں تھی اس بات کی تسلی کر کے جب اسکی ماں نے دیکھا وہ سو گئی ہے تو وہ اٹھ کر اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتی وہاں سے چلی گئیں۔ ابھی چند گھنٹے گزرے تھے جب وہ بری طرح ڈسٹرب ہوئی تھی وہ گہری نیند میں تھی جب کھڑکی سے کود کر سیاہ ہیولا سا اندر آیا اور اسکے قریب آیا اپنی ہڈی کی کیپ اتار تا وہ اسکے پاس بیٹھا جہاں وہ دنیا جہاں کی معصومیت سمیٹے سو رہی تھی وہ قریب ہی اسکے پاس بیٹھا اور بہت احتیاط سے اسکا رخ اپنی طرف موڑا اور اسے دیکھا جو ٹیڈی کو ہگ کیے مزے سے سو رہی تھی سعیر نے ٹیڈی کو گھورا۔
"تم تو دور ہو" فوراً کہتے احتیاط سے اسکے بازوؤں سے ٹیڈی نکالتا دور پھینکا وہ ڈسٹرب ہوئی جب بہت آرام سے اسکے بازو پر سعیر نے تھپکی دی وہ سیدھی ہو کر سو گئی۔
سعیر نے جی بھر کر اس کے چہرے کا طواف کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھ میں لیا۔

"بہت ظالم ہو تم زرش ہمیشہ کی طرح اگر میں کہوں بچپن کی طرح تو "ہاں" میرا سعیر شاہ کا امتحان لینا کوئی تم سے سیکھے۔" وہ اسے دیکھتا اس پر جھکا اور پیاسے تپتے صحرا کی مانند اسکے چہرے پر جھکا "کتنا تڑپایا ان دو دن میں تم نے مجھے تمھیں معلوم ہے جب واپس آؤ گی اور میری اس تڑپ اور وحشتوں کا حساب دو گی میری جان۔۔!!" وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا زرش کسمسائی سعیر نے اسے دیکھا۔

"میرا مقصد تمھیں ڈرانا نہیں ہے۔۔"وہ اسکے پہلو میں رکھے ہاتھ سے اسے سہلاتا بولا وہ پر سکون ہوئی "بس تمھارا دیدار کرنا اور تمھیں محسوس کرنا ہے زر۔۔۔۔"وہ اب اسکی گردن میں منہ دیے جھکا جب وہ کچھ سمجھ کر پسینے میں نہائی اور بری طرح گھبرائی سعیر نے اسے دیکھا جو پسینے میں نہا چکی تھی اور ہلکا ہل رہی تھی وہ فوراً سے اٹھا اور اس سے دور ہوا وہ گہرے سانس بھرتی فوراً اٹھی تو ماتھے، گردن، لب ہر جگہ ایک جانا پہچانا لمس محسوس کر کے جی جان سے کانپی اور اِدھر اُدھر دیکھا۔

جانی پہچانی خوشبو خود سے محسوس ہوئی تو بیڈ سے اتری۔

"سعیر۔۔۔۔۔!!!!!!"وہ اِدھر اُدھر دیکھتی بولی تو اسکے منہ سے نام سن کر وہ پر سکون ہوا مگر پردے کے پیچھے سے نا نکلا۔۔

وہ تھوڑا آگے آئی وہ ڈر چکی تھی وہ آیا تھا یعنی وہ آتا ہے وہ جان نہیں چھوڑ رہا تھا اس نے گھبرائے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا جب وہ جن پردے کے پیچھے سے نکل کر اسکے بلکل پیچھے کھڑا ہوا۔۔

"جاؤ۔۔۔۔!!!! نہیں تنگ کرو جاؤ۔۔۔"وہ ہلکی ہلکی آواز میں بولتی اِدھر اُدھر دیکھتی پیچھے مڑی جب وہ پھر اسکے بلکل بیک پر آیا۔۔زرش سانس رک گئی وہ پھر مڑی تو اسکے ساتھ مڑ گیا۔۔۔

"سعیر شاہ جاؤوووو۔۔۔۔۔۔!!!! پلیززز چلے جائیں پلیززززز۔۔ سعیر نہیں کریں۔۔" وہ معصوم گویا بے حد معصومیت سی بولی سعیر کو اس معصوم سی جان پر پیار آیا جبھی وہ قریب جھکا اور اسکے کان میں بولا۔۔۔

"Alert ...!!!!

Warning ….!!!

Don’t say it in this way honey otherwise it will be difficult for me to go and once again I will fall in love”

"مگر اس وقت آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔چلتا ہوں دوبارہ آؤں گا۔" وہ اسکے گال پر لب رکھتا گال کو زور سے چومتا وہاں سے پیچھلی کھڑکی سے کود کر غائب ہوا تھا زرش پیچھے سن سی کھڑی ایک جگہ پر ساکت ہوئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے گھر کی بیسمنٹ میں بڑے سے صوفے ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے لال شرٹ میں اور جینز کی پینٹ میں ملبوس وڈکا کا گلاس لبوں سے لگائے بیٹھی تھی۔جیت کا جشن منایا جا رہا تھا آج دائمہ حمدانی بے حد خوش تھی بے حد اور تو اور ایک تیر سے دو نشانے جو لیے تھے جبھی وڈکا پیتے ہوئے گلاس ٹیبل پر رکھے وہ زور سے ہنسی تھی۔۔۔

"سکون۔۔سکون۔۔سکون۔۔۔۔"

"دل کو قرار آیا۔۔۔سعیر پر پیار آیا اووو ویارا۔۔۔۔۔۔!!!!" خباثت سے بولتی وہ ایک دفعہ دوبارہ اونچا ہنسی تو رضا بھی ہنس دیا۔

"ایک تیر سے دو نشانے واہہہ دائمہ۔۔۔۔!!!!"

"دوسرے کا تو پتہ نہیں جاناں۔۔ہاں پر جس کا نشانہ لینا چاہتی تھی نا بلکل پرفیکٹ تیر لگا مجھے نہیں لگتا اتنی آسانی سے زرش مانے گی اور وہ اکڑو شہزادہ اسے منائے گا آخر بیوی نے امانت میں خیانت جو کی ہے۔۔۔"

"ہاہاہاہاہاہا لیکن یہ شاہ بڑی چیز ہیں سالے سنا ہے اپنے باپ سے میں نے کے غلطیاں کریں بھی انکی بیویاں تو بھی انکے گن ہی گاتے ہیں۔۔۔" رضا منہ بنا کر بولا تو دائمہ مسکرائی۔

"ڈونٹ وری ڈارلنگ۔۔اب نہیں اسے آفس آنے دو خود میں ایسا الجھاؤں گی کہ اس کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں ملے گا بسس تم اپنے کام پر پورے اترنا اور زرش کو موقع دیکھتے ہی غائب کر لینا اور ایسی جگہ کہ جہاں سعیر شاہ جاننے نا پائے وہ ہے کہاں۔۔۔"

"فکر نا کرو جانم یہ میرا کام ہے اور جگہ اسکا انتظام ہو چکا ہے بس موقع پر چھکا ہی مارنا باقی ہے اور وہ جلد ہی ماروں گا۔"

"باقی سب تو ٹھیک ہے پر سالا اپن کو ایک بات سمجھ نائی" فصیح منہ میں پان رکھتا بولا سب اس کی جانب متوجہ ہوئے..

"وہ کیا۔۔۔؟؟" دائمہ نے سیگریٹ کا کش لگاتے اسے دیکھا.

"یہی کہ یہ سالا حرام خور فصیح وہاں کیا کر رہا تھا وہ بھی ان دو کے ساتھ آخر کیوں۔۔۔؟؟؟"

"پوائنٹ ٹوبی نوٹڈ۔۔۔!!!!" دائمہ نے سیگریٹ ایش ٹرے میں بجھایا آخر کیوں اور ہمارے آنے پر اس کے تاثرات نوٹ کیے تھے تیز نظر نے فوراً شکار کیا جبھی ہو بولی

"ہمممم۔۔!!!!"رضا گہری سوچ میں ڈوبا"لیکن تو نے وہ نہیں دیکھا دائمی کہ جب آیان شاہ عائزہ کو لے کر جا رہا تھا تو کیسے کس طرح وہ آگے آیا تھا اور آیان شاہ نے اسے دھکا دیا تھا۔۔"

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر دال میں کچھ کالا لگتا ہے مجھے" فصیح گہری سوچ سوچتا بولا۔

"پتہ لگواؤ اسکا آخر یہ کر کیا رہا ہے اور اس بات کی خبر کسی کو ہونے نا دی جائے کوئی ایک بندہ ہر وقت اسکی تاک میں لگاؤ جہاں شک پڑے فصیح نمک حرامی پر اترا اسکا نام و نشان مٹا دینا۔۔"

"شیور۔۔۔!!!!"وہ کہہ کر اٹھا"اور اس کے بعد مجھے میری پرانی معشوقہ واپس چاہیے" وہ خباثت سے بول کر آنکھ ونک کر گیا۔

"کیوں نہیں انتظام ہو جائے گا تمھیں محنت نہیں کرنی پڑے گی جس دن زرش کو اٹھایا جائے اس دن تمھارا گفٹ تمھارے پاس پہنچا دوں گا۔۔"

"ہُرے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!"پورا بیسمنٹ ایک دفعہ دوبارہ قہقہوں اور نعروں سے گونجا تھا۔

☆☆☆☆☆

ایک گہری سوچ نے آج عرصے بعد ایک ایسی عورت کو آن گھیرا تھا جو کبھی بھی سوچ کو اپنے سمت آنے نہیں دیتی تھی یوں کہنا بہتر ہو گا کہ وہ ہمیشہ سے سوچے سمجھے بغیر جو دل نے چاہا وہ کر دیا بس ایسے کام لیتی مگر آج ایک ایسی سوچ اسکے دماغ میں آئی تھی کہ وہ سوچ کر کانپ رہی تھی۔کیسے کس طرح وہ تو اسے اپنے ہاتھوں سے مار آئی تھی مردہ خانے میں مردہ موجود تھا اسکا مگر۔۔ہاں مگر لاش کا اچانک گم ہو جانا اور نہیں ملنا اور آج مال سے واپسی پر جسے دیکھا وہ کون تھا مگر اس رکشے کا پیچھا کرنے پر رکشہ غائب ہو جانا۔۔۔

"ہائے اللہ۔۔مطلب روح اسکی روح میرا پیچھا کر رہی ہے آہہہ۔۔نہیں نہیں اگر ایسا ہے تو میں۔۔میرے سے انتقام لینے آئی ہے نا!!۔۔سایہ آ گیا۔۔۔"
"ہاں یہ قریشی ہے ہی ناگن۔۔اب اِچھادھاری ناگن بن کر بدلہ لینے آئے ہے ورنہ رکشے کا غائب ہونا اور یونہہ وہاں سے مردہ وجود گم ہونا۔۔۔"

"اللہ بچا کے۔۔"وہ تکیے کو باہوں میں زور سے قید کرے بولی فامیہ نے اسے دیکھا۔

"مام۔۔۔۔!!!"
وہ چلتی اسکے قریب آئی اور حیرت سے ماں کو دیکھا"ارے کیا ہو گیا۔۔اسطرح کیوں بیٹھی ہیں سب ٹھیک ہے..؟؟"وہ اسکے قریب بیٹھتی بولی نمرہ نے اسے دیکھا۔

"فامی ہائے فامی۔۔۔فامی بھاگ چلیں دفعہ کر بدلہ دائمہ دیکھ لے گی ہم چلتے یہاں سے وہ آ گئی فامیہ وہ آ گئی۔۔۔"

"ارے کون ماں۔۔۔کون آ گیا یار۔۔کیا ہوا۔۔؟؟"وہ نمرہ کے لبوں سے پانی کا گلاس لگاتی بولی نمرہ نے ڈر ڈر کے پانی پیا۔

"فامیہ وہ.. وہ علیشبہ میں نے مارا تھا آج میں نے اسے دیکھا ضرور سایہ اسکا سایہ میرا پیچھا کر رہا ہے فامیہ.." وہ ڈر کر بولی"آہہہہ۔۔۔۔!!!!"

"مما۔۔۔!!! ریلیکس ریلیکس یار کوئی نہیں ہو گا آپکا وہم ہو گا ایسا کچھ نہیں ہے سچ میں کوئی نہیں ہے آپ۔۔آپ ریلیکس ہو جائیں۔" وہ اسے خود سے لگاتی بولی نمرہ نے ڈر ڈر کے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"کوئی نہیں ہے آپکی بیٹی ہے نا آپکے پاس کچھ نہیں ریلیکس۔۔!!"وہ اسے خود میں چھپا گئی نمرہ ڈر کے آنکھیں موند گئی مگر یہ ڈر اب اسکے دل میں صدا رہنے والا جو شاید اسے پاگل کرنے والا تھا اور بہت کچھ بہا کے لے جانے والا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆

وہ کمرے میں بیٹھی ایک پر سکون ماحول میں بیٹھی مزے سے کسی کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھی جب ایک دم دل گھبرایا وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور وامٹ کرنے کے لیے واشروم بھاگی صبح سے یہی فعل دہرائے جا رہی تھی مگر خیال کسے تھا ۔وامٹ کر کے جیسے باہر آئی تو سر گھوما وہ فوراً بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"آہہہہ۔۔۔!! یہ کیا ہو رہا ہے مجھے صبح سے چکر کیوں آ رہے ہیں۔۔۔"مشابری طرح گڑبڑائی جب اپنے اندر آنے والی کمی کو محسوس کیا دل بلیوں کی طرح اچھلا تھا جبھی گرے آنکھیں پھاڑ کر خود کو دیکھا اور سب سے پہلے اپنے پیٹ کو۔

"بے بی۔۔۔۔۔!!!!!!"وہ جھوم کر بولتی بلکل بچی لگی۔

"اللہ بے بی۔۔۔!!!" دوبارہ بولتی وہ مایوس ہوئی۔

"مگر بے بی۔۔۔۔!!!! میں تو خود بے بی ہوں۔۔!!!!"

"اللہ بے بی۔۔۔۔۔!!! یعنی امم کا بے بی اپن کا بے بی عالی اور میرا بے بی۔۔۔ اومائے گاڈ۔۔۔!!"

"نا میری آنکھیں کونسی ٹیسٹ کرتی ہیں بھلا میں بھی نا۔۔۔ ہو سکتا فوڈ پوائزنگ ہو گئی لیکن نہیں ماں ہونے کا یہ بننے کا ایک اچھوتا احساس غلط نہیں ہو سکتا میرے اندر آنے والی تبدیلی کوئی عام نہیں بہت خاص ہے۔۔" وہ بول کر گہرا مسکرائی اور زور سے خود کے گرد حصار بنایا جیسے اپنے بچے کو ہگ کیا ہو۔۔۔

آج بابا ہوتے کتنا خوش ہوتے۔۔۔" ناچاہتے ہوئے اسکی آنکھیں بھیگی وہ خود سے بات کرنے کی اس خوشی کو محسوس کرنے میں مصروف تھی جب اچانک فون رینگ ہوا مشا نے یس کر کے بنا دیکھے کان سے لگایا۔

"ہیلو یس مشا عالیان سپیکنگ۔۔۔!!!"

"آہہہ۔۔!! آئی ناو سوئٹ ہارٹ" ایک خباثت بھری آواز مشا کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا وہ جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیسی ہو معشوقہ۔۔۔۔!!!"

"بکواس بند کرو اپنی تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی تم نے کیوں فون کیا مجھے۔۔۔۔؟"

"ارے ارے ریلیکس بے بی۔۔ غصہ از ناٹ الاؤڈ۔۔ سنو نا کیسی ہو جاناں۔۔۔"

"بکواس بند۔۔" وہ دھاڑی "تمھیں نہیں معلوم تم نے مجھے کال کر کے کیسی بڑی غلطی کی ہے عالیان تمھیں جان سے مار دیں گے۔۔۔"

"ہاہاہاہاہاہا۔۔ کون عالیان او اچھا تمھارا شوہر عالیان اسے تو کسی چیز کی خبر ہو گی تو ناوہ تو کسی لڑکی کے ساتھ ڈیٹ پر ہے میں نے اپنی دو گنہگار آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی وہ دھاڑی۔۔!! ایسا نہیں ہو سکتا وہ ایسے نہیں ہے تم دفعہ ہو جاو اور آئندہ مجھے کال کرنے کی غلطی نہ کرنا فصیح رحمان ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

"آہاں بے بی کو غصہ آرہا ہے ارے بھئی کہو تو پروف دیکھا دوں میں تم کو۔۔۔!!"

"ککک،،، کیا پروف۔۔۔؟؟؟"مشا ڈگمگا گئی۔۔ہاں مشا عالیان ڈگمگا گئی وہی فصیح مسکرایا۔

"وہی کہ تمھارا شوہر میرے سامنے بیٹھا ہوا اس بات سے بے خبر کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہے اور یہ آج پہلی بار نہیں ہے اکثر ہوتا ہے تم رکو میں تمھیں ویڈیو کال پر دیکھاتا ہوں او کے بے بی یا کچھ ویڈیو بھیجتا ہو۔۔" فصیح نے کہہ کر فون بند کیا مشا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی اور زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

وہی دوسری طرف دائمہ اپنی اصلی حالت سے بلکل الگ آنکھوں میں گرے لینز ڈالے شارٹ وگ لگائے اور وہی اپنی حالت بلکل چینج کیے عالیان کے سامنے بیٹھی اسے کچھ پکس دیکھا رہی تھی کہنے کو وہ بہت پرانی پکچر تھیں مگر انہیں بہت مہارت سے ایڈیٹ کیا گیا تھا اور تو اور بیک گراؤنڈ بلکل چینج جیسے کوئی ریسٹورنٹ ہو یا کوئی کمرہ دائمہ کا یہ سلسلہ کب سے سٹارٹ تھا فصیح کی مدد وہ اس لیے کر رہی تھی۔ فصیح بہت آسانی سے وہاں سے زر کو غائب کروا سکتا کیونکہ کوئی اور تو نہیں فصیح اپنی ماں کے ساتھ اس قریشی ہاؤس میں جا سکتا ہے جبھی دائمہ ان نان نمبر سے اسے ڈیفرنٹ پکس بھیجتی اور اسے گھٹیا باتیں کرتی مشا کے خلاف مگر عالیان خاطر میں نا لاتا مگر آج اس نے اسے یہ کہہ کر بلایا وہ اس سے ملنا چاہتی ہے اسے خود دیکھنا ہو گا اس سے مل لے پھر بے شک بلاک کر دے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

عالیان نے وہ تصوریں دیکھی مگر اس کا دل نہیں مانا مشا کے دل میں آنکھوں میں جتنی نفرت اس انسان کے لیے دیکھی ہے وہ کسی کے لیے نہیں وہ عالیان کو بتائے بغیر ایسا نہیں کر سکتی اور بے وفائی ہر گز نہیں وہ فوراً کوئی ریکیٹ نہیں کرے

گاوہ دیکھے گا سنے گا ہو سکتا مشا کسی دباؤ میں ہو وہ وہ پکس لے کر غصے پر قابو پاتا وہاں سے نکلا تھا۔ پیچھے دائمہ نے مکرہ ہنسی ہنستے فصیح کو دیکھا جو پیچھے بیٹھا خباثت سے لب دباتا اسے تھمب اپ کا نشان دِکھا گیا جیسے کہنا چاہتا ہو کام ہو گیا۔۔۔

وہیں مشا غصے اور پریشانی سے اِدھر اُدھر چکر کاٹ رہی تھی جب میسج رینگ ہوا مشا نے فوراً فون کھولا تو سامنے آنکھوں پر یقین نا آیا۔۔۔

"نہیں یہ گھٹیا آدمی ہو سکتا کوئی بات ہو یا کوئی آفس کی بندی ہو عالیان عشق کرتے ہیں مجھ سے میں ان پر شک ہر گز نہیں مگر موہ۔۔" یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی جب اچانک سر گھوما اور آنکھوں کے آگے دنیا گھوم کر اندھیرا چھایا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں مایوس سی بیٹھی تھی احان کا کوئی اتا پتہ نا تھا گھر کی ٹینشن اور پھر یہ سب وہ بھولی ایک مرتبہ بھی نا تھی اسے مگر وہ کہاں تھا کدھر تھا بلکل غائب کیوں آخر کیوں اسے کیا پتہ وہ کس مشکل میں ہے کہاں ہے وہ تو بے خبر تھی لیکن کچھ سوچتے ہوئے ایہانے فون اٹھایا اسکی آواز سننے کا دل بے حد چاہا جب یاد نے بے حد ستایا سانس الجھتا محسوس ہوا تو اسے کال ملا بیٹھی مگر یہ کیا آگے سے فون بند۔۔۔

ایہانے کان سے ہٹا کر فون دیکھا بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا احان کا فون بند نہیں ہوتا جلدی واٹس ایپ پر گئی تو لاسٹ سین کچھ ہفتے پہلے کا تھا اب سہی معنے میں ایہا کے ہاتھ پیر پھولے جبھی عالیان کو کال ملائی جو دوسری بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

"ہیلو۔۔!!! یس ایہاواٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟؟"

"عع،،،عالی بھائی کہاں ہیں یار اور وہ احان کہاں ہے۔۔وہ فون بند ہے انکا۔۔۔"

احان کے نام پر عالیان کا رنگ اڑا۔اسکا فون پولیس کے پاس کہنے کو وہ گھر تھا مگر روز تھانے کے چکر کاٹنا اور سب انویسٹیگیشن میں اسکا فون استعمال کرنا اور گھر سے باہر نکلنا بلکل منع تھا۔

"اایہاوہ احان کا فون ٹوٹ گیا تھا اس لیے آف ہے میں تمھاری گھر جا کر اس سے بات کرواؤں گا اوکے بیٹا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہیں نا وہ ٹھیک ہے نا آپ جھوٹ تو نہیں بول رہے۔۔۔؟؟" ایہانے بھی گھبرا کر پوچھا۔

"ارے ہاں بیٹا میں کہہ رہا ہوں نا گھر جا کر کرواتا ہوں میں بات۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔" ایہانے کہہ کر کال کاٹی ابھی فون بیڈ پر رکھنے لگی تھی کب اچانک فون رینگ ہوا جس پر خالہ کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا ایہانے جھٹ سے فون اٹھایا۔۔

"ہیلو خالہ جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

دوسری طرف فون کرنے والے کے کانوں میں آواز رس گھولنے کے مانند گونجی وہ آنکھیں موند کر صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

"خالہ۔۔۔!!!"

وہ دوبارہ بولی مگر جواب نادار۔۔

"خالہ۔۔۔۔!!!!! ٹھیک ہیں آپ بولیں نا۔۔۔"

"آہاں خالہ کے علاوہ بھی کسی کو یاد کرتے ہیں جانِ احان۔۔!!" وہ کرب سے آنکھیں بند کیے سرور میں ڈوبا بولا تو ایہا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی دھڑکن تھمی تھی اور دل بند ہوا تھا۔۔

"سانس لو ایہا۔۔۔۔!!!" وہ فون پر بھی اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کرتا اسکی سانس روکنے پر ٹوک گیا ایہا کے ہاتھ پاؤں کپکپائے۔۔

"بیٹھ جاؤ میری جان گر جاؤ گی۔۔" وہ اسے حیران پر حیران کرتا وہ گڑبڑا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"احان۔۔۔۔!!!" حیرت اور افسوس سے اسکا نام بلایا سامنے والے کو نا بھایا جبھی ماتھے پر بل آئے۔

"اے۔۔۔۔!!!! ناٹ لائک ڈیٹ شوہر ہوں پیار سے پکارو۔"

"دماغ خراب ہو گیا آپکا کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

"ہاہاہا مجھے پکارو ابیہاور نہ میں تمھیں اٹھا کر لے جاؤں گا اور واپس نہیں جانے دوں گا" سامنے والا شاید پاگل ہوا تھا کبھی کچھ بھی بولے جا رہا تھا۔

"احان۔۔۔!!!" وہ صدمے اور کچھ غصے سے رونی آواز میں بولی تو وہ گہری سانس خارج کر گیا۔

"پیار سے پکارو میری جان پیار سے۔۔۔"

"احان۔۔۔!!!" وہ محض نرمی سے پکار پائی۔

"اور پیار سے میری جان۔۔۔!!"

"احان۔۔۔!!!" وہ بھیگے لہجے میں بولی وہ سر اٹھا گیا۔

"کیسی ہو جانِ احان۔۔۔؟؟"

"احان کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟" سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا گیا۔۔

"یاد میں تڑپ تڑپ کر آدھا پاگل ہو گیا ہوں اور مرنے والا ہوں۔۔"

"احان۔۔۔۔!!!!" وہ چلا اٹھی۔

"احان آپ کہاں ہے آپکا فون بند ہے آپ کیوں بے خبر ہیں مجھ سے آپکو یاد نہیں آتی اپنی ایہا کی۔۔ کیوں احان کیوں ۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ بلک بلک کر رو دی احان نے آنکھیں میچیں۔

"رو مت میری جان تمھارے یہ آنسو میرے دل پر آگ کی مانند گر رہے ہیں۔۔۔"

"احان آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ آئی ہیٹ یو۔۔۔!!! "

"میں جانتا ہوں میری جان بہت برا ہوں مگر تمھارا ہوں اور ایسا نہیں ہے کہ میں تم سے بے خبر ہوں میں نا آج، نا کل، نا پہلے کبھی تم سے بے خبر تھا۔ کبھی نہیں تمھارا احان تمھارے کسی حال سے بے خبر نہیں میری جان سنو۔۔ ایہا اپنے احان پر مکمل پختہ یقین رکھنا تمھیں ہے نا میرے پر یقین بولو ایہا۔۔۔؟؟"

"ہہ۔۔۔ہے احان خود سے زیادہ ہے۔۔۔"

"بس یہ یقین پختہ رکھنا اور دعا کرنا تم بہت معصوم ہو جانتا ہوں بہت اچھی اور نیک اللہ تمھاری دعا سنے گا اور ہاں دعا کرنا تمھارا احان مشکل سے نکل کر فوراً تمھیں اپنے پاس لے آئے۔"

"کک۔۔۔کیوں کیا ہوا ہے آپکو احان۔۔۔؟؟"

"ابھی کچھ نہیں بتا سکتا میری جان اپنے احان کے لیے مسلسل دعا گو رہنا اور۔۔"وہ کچھ بول نا سکا جب دو آتا و لے آنسو اسکے گالوں پر گرے "رکھتا ہوں جان اپنا خیال رکھنا۔۔!!" وہ خود پر قابو پاتا کال کاٹ گیا آمنہ جو اسے دیکھ رہی تھی وہی کھڑے بچوں کی حالت دیکھ کر دل خون کے آنسو رویا احان نے قمیض کی آستین سے اپنے آنسو صاف کیے اور ماں کو فون تھمایا۔

آمنہ نے فون والا ہاتھ سمیت اسے کھینچ کے خود میں چھپایا۔۔۔

شام کا وقت تھا قریشی ہاؤس میں جیسے ہو کا عالم تھا اس قدر سناٹا کہ باہر سے آنے والے کو یہی لگے کہ گھر میں جیسے کوئی آدم زاد ہے ہی نہیں آج عرصے دراز کے بعد احان قریشی نے اپنی ایہا سے بات کی تھی جس کی آواز سننے کو کان ترس گئے تھے آج وہ کان کچھ سکون میں تھے مگر یہ دوری،، یہ مشکلات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں جب ختم ہو گا اس کا امتحان اور کب جائے گا وہ اپنی ایہا کو لینے کچھ پتہ نا تھا وہ ڈرائنگ روم میں اپنی ماں کی آغوش میں چھپا بیٹھا تھا جب عالیان بھاگتا اندر آیا۔۔۔

"اا،،حان۔۔۔!!!!"

وہ چلاتا ہوا اندر آیا آمنہ نے اسے گھورا۔۔۔

"اششششش۔۔۔!!! سو رہا ہے آہستہ کیا ہوا ہے" وہ اسے سہلاتی ہوئی پوچھ بیٹھیں عالیان نے لب تر کرتے ہوئے ماں کو دیکھا۔۔

"مما وہ ابیہا اسکی کال آئی تھی مجھے احان کا نمبر بند اور اتنے عرصے سے غائب رہنے کی وجہ پوچھ رہی تھی بہت پریشان تھی مما میں نے اسے ٹال دیا مگر۔۔۔۔" وہ کہہ کر رکا آمنہ نے اسے دیکھا۔۔

"مگر،،، مگر کیا عالی کہیں ابیہا کو شک۔۔"

"نہیں،،، نہیں مما ہرگز نہیں یار ایسا مت سوچیں بس آپ جیسے تیسے ابیہا کی بات کروا دیں احان سے تاکہ وہ کہیں نا کہیں سکون میں اجائے"۔۔۔

وہ تو میں نے ابھی کروائی ہے کب ختم ہو گا یہ سب عالی میں بہت پریشان ہوں آخر کب تک ہم آنکھ مچولی کا کھیل کھیل کر اسے دھوکے میں رکھیں گے۔۔۔۔

"کمون مما ہم کوئی کھیل نہیں کھیل رہے کھیل تو وہ نمرہ کھیل رہی ہے ایک دفعہ میرے ہاتھ لگ جائے قصہ ختم کر دوں گا اسکا میں"۔۔عالیان نے سامنے ٹیبل پر پڑے گلاس پر دباؤ بڑھاتے بولا جبکہ گلاس میں کئی دراڑیں آن پڑی تھیں۔۔۔

عالی۔۔۔!!!! آمنہ نے فورا اسکے ہاتھ سے گلاس لیا اور اسے گھورا۔۔۔

انسان بنو جانور نہیں،،، پاگل آدمی۔۔۔!!!

آپکا بچہ ہوں انسان ہی ہوں۔۔۔!!! وہ مزے سے آنکھ ونک کرتا بولا آمنہ نے اسے گھورا۔۔۔

کمینے بچے۔۔۔!!! تم رکو کدھر ہے میرا جوتا وہ ادھر ادھر دیکھتی بولیں وہ کھکھلایا۔۔۔

اماں ڈرائنگ روم کے باہر وہ کہتا بھاگا آمنہ نے دور تک جاتی گھورا اسے۔۔۔

کھوتا۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑائیں۔۔۔!!! جبکہ وہ اور اونچا ہنسا اور وہاں سے اوپر کو چل دیا جبکہ اوپر بڑھتے قدم اسکی کھکھلاہٹ کو مدھم کرتے گئے۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا توخلافِ توقع آج اس کا ویلکم نا ہوا نا ہی مشا کہی نظر آئی عالیان نے آس پاس نظر دھرائی مگر وہ نا دیکھی آخر گئ تو گئ کہاں اس نے دل میں سوچا،، نا وہ نیچے نظر آئی نا ہی اوپر ہے پھر کہاں گی وہ۔۔۔؟؟ عالیان نے اندر آکر اپنا بیگ بیڈ پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ کر کچھ دیر سکون کا سانس کھینچا جبکہ دماغ اور دل کی جنگ میں اب بھی وہ مصروف تھا دل کہتا تھا مشا دھوکا نہیں دے گی اگر اسے بلیک میل بھی کیا جا رہا ہے تو وہ کہی نا کہی عالی کو اشارہ دے دیتی مگر دماغ کہتا تھا وہ تصاویر وہ سب عالیان نے سب سوچوں کو فل وقت کے لیے جھٹکا کچھ ٹائم وہ بے حد ریلکیس

رہنا چاہتا تھا اپنی محبت کے سنگ بعد میں وہ اس بات کو اس سے ڈسکس ضرور کرے گا آخر معاجرہ کیا ہے عالیان نے سر جھٹک کر سائیڈ پر چہرہ مڑا جبکہ مشا اب تک کمرے میں نا آئی تھی عالیان نے پاس پڑا ڈوپٹہ اٹھایا اور اسے ہاتھ میں لپیٹ کر مٹھی بند کی۔۔

"کہاں چلی گئ مشو۔۔۔؟؟ بتائے بغیر اور ڈوپٹہ شاید واش روم میں ہو گی عالیان سوچتے ہوئے اٹھا اور واش روم کی جانب بڑھا جب اچانک دوسری سائیڈ بیڈ کے نیچے زمین پر نظر پڑی تو اوسان خطا ہوئے تگے مشا بیہوش وہاں دنیا سے بے خبر گری ہوئی تھی عالیان کا کلیجہ منہ کو آیا وہ فورا اسکی جانب لپکا وہ جا کر اسکے پاس دوزانو کے بل نیچے بیٹھا اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔

م،،مشا۔۔۔!!!! مشا میری جان اوپن یور آئیز کیا ہوا عالیان نے پسینے میں شرابور اسکا گال تھپتھپایا مگر نادارہ ویسے ہی رہی۔۔

مشاء میری جان اٹھو کیا ہو گیا ہے تمہیں عالیان نے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

کیا ہو گیا ہے عالیان اتنا شور کیوں مچا رہے ہو،،مشاء کیا ہوا ہے مشاء کو۔زرش جو شور سن کر آئی تھی مگر مشاء کو زمین پر بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو گئ

زری زری دیکھو نہ یہ آنکھیں نہیں کھول رہی اسے بولو نا کہ آنکھیں کھولے یہ تو تمہاری باتیں مانتی ہے نا عالیان نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

تم پاگل نا بنو عالیان اس کو جلدی سے اٹھاؤ اوپر لیٹاؤ۔ میں ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں۔ زرش نے مشاء کے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب تک جگمگا رہا تھا

ہاں میں اٹھاتا ہوں مشاء مشاء اوپن یور آئیز پلیز ایسے تنگ مت کرو مجھے عالیان نے اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا،، جبکہ زرنے جیسے ہی نیچے جھک کر فون اٹھایا اس پر کچھ پکچرز دیکھ کر ساخت ہوئی تھی اور بے یقینی نے عالیان کو دیکھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے عالیان۔۔۔ زرش نے شاک نظروں سے عالیان کی طرف دیکھتے ہوئے موبائل کو دیکھا جس میں اس کی تصویریں ایک لڑکی کے ساتھ جگمگا رہی تھیں وہ دونوں بہت قریب بیٹھے تھے۔۔۔

زرگاٹ ڈیمٹ کال دا ڈاکٹر وہ زر کو دیکھے بغیر اونچا دھاڑا زربری طرح ڈری تھی اور فوراً ڈاکٹر کو کال کی تھی۔۔

ہیلو ڈاکٹر اٹس ایمرجنسی پلیز جلدی آیئے میں ایڈریس آپ کو سینڈ کرتی ہوں زرش نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی اور مشاء کی طرف آئی۔

عالیان ہٹو یہاں سے خبردار تم اس کے قریب بھی آئے تو زرش نے اسے مشاء سے دور دھکیلتے ہوئے کہا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئی بیوی ہے وہ میری.... عالیان نے غصے سے کہا

اور تمہاری یہ بیوی تمہاری ہی وجہ سے اس حالت میں آئی ہے... زرش نے چیختے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔عالیان نے حیرت سے کہا

صاحب جی وہ ڈاکٹر صاحبہ آئی ہیں۔۔اس سے پہلے زرش کچھ بولتی ملازمہ نے آکر کہا

جی آپ انہیں اندر بھیج دیں اور خبر دار تم اس کے قریب بھی آئے تو زرنے ملازمہ کو بھیج کر عالیان کو گھورتے ہوئے کہا

السلام وعلیکم! آپ دونوں باہر جایئے مجھے ان کا چیک اپ کرنے دیں ڈاکٹر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

پر ڈاکٹر۔۔پر ور کچھ نہیں باہر چلو عالیان زرش نے اس کو بازو سے پکڑا اور باہر لے گئی عالی نے زر کو گھورا مگر زر نے مقابلے میں اسے الٹا گھورا۔۔۔

آنکھیں نیچے کرو اپنی ورنہ یہی آنکھیں نکال لوں گی میں تمھاری میں۔۔۔؛!! زر غرائی عالی نے اب حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

پاگل واگل تو نہیں ہو گئیں تم کیا بولے جا رہی ہو۔۔۔؟؟؟عالیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس سے استفسار کیا تو وہ طنزیہ۔ہنسی مگر نہیں فورا چھٹی حس کام کی اور یہ سب غلط ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

تم ٹھنڈ رکھو تم سے میں ں عد میں بات کرتی ہوں بہت ضروری جو میں نے دیکھا ہے اور سمجھا ہے مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے عالی مشا کو دیکھ کر اسکے ہوش میں آتے ہی میرے کمرے میں او۔۔۔!!!

ٹھیک ہے۔۔۔!!! وہ دونوں ڈاکٹر کے باہر آنے کے انتظار میں باہر ٹہلنے لگے کب کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر باہر آئی اور عالیان کو دیکھا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ ڈاکٹر سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔؟؟؟ عالیان نے پسینے میں شرابور ماتھے پر بل لیے اپنی کنپٹی سہلاتے بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔۔

ڈونٹ وری مسٹر عالیان یہ سب علامات پریگننسی کی ہیں مگر میں آپ کو۔کچھ ٹیسٹ دیتی ہوں آپ وہ ٹیسٹ کروائیں تاکہ پریگننسی کنفرم ہو تو میں آگے آپکو بتاؤں گی وہ پروفیشنل انداز میں بولتی چکی گئ جبکہ ہر ایک لفظ عالیان قریشی کے کان میں رس گھولتا تھا چہرے پر پریشانی کے بجائے مسرت چھائی تھی۔۔۔

کلک،، کنسیونگ۔۔۔۔؟؟؟ یہ سچ کہہ رہی ہیں آپ کیا میں ڈیڈ میرا مطلب مشا ایکسپیکٹ کر رہی ہے۔۔۔۔؟؟؟

جی مسٹر قریشی میرے مطابق تو ایسا ہی ہے مگر باقی کی کنفرمیشن آپ ٹیسٹ کروا کر لے لیں اور میں کچھ ملٹی وٹامنز لکھ رہی ہوں وہ انہیں دیتے رہیے گا۔۔۔

شش،، شیور ڈاکٹر میں۔۔۔۔۔۔عالیان کو جیسے بات کرنا نا آئی جیسے بات کرنا وہ بھول گیا ہو سب خواب سا لگا تھا اسے

۔۔۔

شیور ڈاکٹر آیئے میں آپکو باہر تک چھوڑ دیتی ہوں زرش نے عالیان کا کندھا سہلاتے پیار سے اور مسکرا کر کہاں ڈاکٹر سر خم کرتی آگے چل دی۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے جاتے ہیں جھومتا کمرے میں آیا اور اسے دیکھا جو۔ڈنیا سے بے خبر سو رہی تھی چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سمٹے پیٹ پر ہاتھ رکھے کیوٹ سا فیس بنائے عالیان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا شرارتی ڈمپل گال پر ابھر کر مدھوم ہوا جسکی وہ چھوٹی سی لڑکی دیوانی تھی عالیان نے بہت نرمی اور محبت سے اسکے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی اور اسے دیکھا۔۔۔

تم جاتی ہو سحر دلنشین تم میرے لیے اب اور بھی خاص ہو گئ ہو تم بولتی ہو نا وقت کے ساتھ انسان بدل جاتا ہے اور پھر وہ خاص سے عام ہو جاتا ہے او نہوں۔۔۔!!! نا کبھی نہیں تم میرے لیے وہ قیمتی ہیرا ہو جو وقت کے ساتھ رہتے رہتے میرے لیے مزید خاص اور اہم ہوتی جا رہی ہو تمھارا ساتھ میرے لیے اس قدر ضروری ہو گیا کہ شاید میں تمھارے بغیر تمھارے بنا کچھ ہوں تم جیسی کارٹون کے بغیر میری لائف ایک دم بور ہے میری مشو ڈارلنگ وہ اسکی ناک سے اپنی ناک ملاتے خوبصورت اور شرارتی انداز میں بولا وہ کسمسا گئ۔۔۔

اور اب،، اب تمھاری میرے لائف میں جگہ مزید خاص اور اہم ہوتی ہے جانِ عالی کیونکہ تم مجھے خدا کی سب سے بڑی اور خوبصورت نعمت سے نوازنے لگی ہو میری خواہش ہو یہ سچ ہو کیونکہ اگر یہ سچ ہوا نا مشا تو میں پھر اپنے آپ کو دنیا کا

سب سے قیمتی اور خوش قسمت انسان تسلیم کروں گا تمھیں اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھوں گا آئی کو یو سو مچ میری جان تھینکیو سو مچ۔۔

" You've completed me darling"....

اور آج پھر سے ایک دفعہ میں اپنے رب کے حضور یہ کہتا ہوں۔۔۔

فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ"

(الرحمن)

ترجمہ:

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔۔۔

وہ۔ مسکرا۔ کر۔ اپنے۔ رب کا۔ شکر ادا کرتا وہاں سے اٹھا اور خود فریش ہونے چلا گیا کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر باہر آیا تو مشا ابھی تک سو رہی تھی وہ اسے ایک نظر دیکھتا باہر نکلا اور سیدھا زر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

زر واش روم سے وہ کر جیسے ہی باہر آئی تو سامنے عالیان بیٹھا اسکے فون میں اپنی سیلفی لینے میں مصروف تھا۔۔۔

اوئے شاہ رخ خان کی اولاد زر نے اس سے فون کھینچا اور سائیڈ پر رکھا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔؟؟ برداشت نہیں ہوئی تمھیں خوبصورتی میری۔۔۔۔

چل بے چل گندے نالے کے کیڑے آیا بڑا پاکستان کا فواد خان خوبصورتی کی توہین کر دی خوبصورت لفظ صرف مجھ جیسیوں کے لیے بنا ہے توہین نا کر۔۔۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔۔!!! آئی بڑی سونیا جہاں بسسسس کر دے،،، شکل تو بہکارن سے بھی گئی گزری ہے آئی بڑی خوبصورتی کو اپنے ساتھ جڑنے والی۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!! وہ چلا اٹھی جبکہ وہ دانت دیکھا گیا۔۔۔

میں جو تا،،، مماااااا۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

مما۔زری مجھے مار رہی ہے۔۔!! وہ زر کو مارتا خود چلا اٹھا زر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

استغفر اللہ گینڈا،، بیٹا۔مجھے تمھاری ایسی بات پتہ ہے نا اب نہیں بتاؤں گی سیدھا ڈیڈ کو بتاؤں گی۔۔۔

بات سے عالیان کو یاد آیا وہ تو زر سے بات کرنے آیا تھا عالی نے اسے گھورا بات کرنے کے لیے بلایا تھا نا بول کیا کہنا۔۔۔۔

کیوں بتاؤں میں۔۔۔۔! وہ بھی اسے با قاعدہ گھورتے بولی۔۔۔

بتاؤنازر جان کیابتانا تھاتم نے کہا تھاناکہ مشاکی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے کیسے کسطرح زر۔۔۔؟؟؟

زرش نے اسے دیکھتے لمبی سانس خارج کی اور اسے دیکھا،،"دیکھو عالی مجھے تم پر آنکھیں بند کر کے یقین ہے ایک دفعہ مجھے دیکھ کر کچھ ہوا ضرور تھا مگر میرے غور کرنے کے بعد مجھے کچھ سمجھ میں آیا اور مجھے لگا شاید یہ غلط ہو اور کوئی سازش اور ہو سکتا ایسا ہی ہو کیونکہ مشا کے لیے تمھاری محبت میں نے دیکھی ہے،،بے لوس،،بے غرض مگر عالیان کوئی ہے جو تک لوگوں کے درمیان آنا چاہ رہا اور غلط فہمی ڈال رہا ہے،،دیکھو عالی تالی ایک ہاتھ سے کبھی نہیں بجتی تم سمجھ رہے ہو نا مجھے عالیان اپنے رشتے میں کبھی بھی غلط فہمی یا کسی تیسرے اور تیسرے کی بات کو بڑھاوا مت دینا بس جو مشا کہے اس پر یقین رکھنا کیونکہ مشا بہت معصوم ہے مگر عالیان میں تم سے بھی یہی کہوں گی کہ مشا کو کبھی دھوکا مت دینا۔۔۔"

"کیا کیے جا رہی ہو زر سہی سے بتاؤ ہوا کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تم بولو تو ایسا کیا دیکھ لیا تم نے جو یہ سب بول رہی ہو وہ گھبرایا ضرور تھا کیونکہ ٹریپ تو اسے بھی کیا جا رہا تھا مگر زر یہ سب کیسے جانتی ہے۔۔۔؟؟"

زر نے اپنے تکیے کے نیچے سے فون نکالا۔،،ان لاک کر کے اسے وہ پکچرز دیکھائی جسے دیکھ کر عالیان حیرت سے ایک جگہ ساخت ہوا تھا فوراً زرش کے ہاتھ سے فون کھینچا اور اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

"یی،،،یہ کیا بکواس ہے یہ کہاں سے آئی اور یہ سب جھوٹ ہے یہ سراسر جھوٹ کیا بدتمیزی ہے یہ میں،،میں ملا ضرور تھا اس لڑکی سے پر یہ تصاویر یہ جعلی ہیں زرش میں نہیں جانتا اس سب کو مطلب مشا۔۔۔"

"ہاں عالیان مشا شاید نہیں یقینا یہ دیکھ چکی ہے اور اسے دیکھ کر۔ہی اسکا بی پی بڑھا ہے مگر عالیان تمھیں کچھ بھی کرنے سے پہلے مشا کو یقین دلانا ہے کہ یہ تصاویر جعلی ہے تم خود بات کرو اس سے"۔۔۔

ایک منٹ محض ایک منٹ لگا تھا کیا اس کو الف سے لے کر ے تک تمام بات سمجھنے میں مطلب غلط فہمی کا۔بڑا درخت انکے بیچ کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور بیچ دونوں طرف بویا جارہا ہے عالیان کے تیور محض ایک منٹ میں نرم سے سخت ہوئے تھے رگیں تن گئیں تھیں آنکھیں لال سرخ ہو گئ تھیں۔۔

"کک،، کیا ہوا ہے تمھیں عالی۔۔۔؟؟زر نے گھبرا کر اس سے پوچھا اس نے الٹا زر کو ہی گھورا۔۔"

تمھیں معلوم ہے زر یہی،، یہی غلط فہمی میرے درمیان اسی لڑکی نے پیدا کی ہے کہ مشا فصیح سے ملنے جاتی ہے اور انکی بہت قریب تر تصاویر مجھے دیکھائیں ہیں جس پر مجھے یقین تو نہیں کے کیونکہ جب تک میں مشا کے منہ سے نہیں سنو گا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ ہے کون اور کیوں کر رہا ہے از کی بات سن کر۔زر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

پاگل آدمی کوئی کیوں کرے گا ایک ہی ہے جو کرے گا فصیح وہی کر رہا ہے یہ سب صرف اور صرف مشا کو۔حاصل کرنے کے لیے مگر عالیان تم اپنے قدموں پر ڈٹے رہنا اور مشا کا ہاتھ تھامے رکھنا تمھاری ایک غلطی عالی ایک غلطی اور اپنے قدموں سے زرا سا ڈگمگانا مشا کو۔تم سے بہت دور کر دے گا بلکل سعیر کی طرح وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولتی آخر سچائی بوک ہی گئ عالیان نے اسے دیکھا اور اسے حصار میں لیا۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا میری چھپکلی اب ایسا گندا منہ نا۔ بناوقسمے بھکارن لگتی ہو وہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کو بولا تو زرا اس کے بال کھینچ گئ۔۔۔

گینڈا کہی کا۔۔۔!!! وہ بول کر پیچھے ہٹی عالیان کھکھلا دیا اسکے ساتھ وہ بھی کھکھلا دی۔۔۔

سعیر کتنی بار زرش سے ملنے قریشی ہاؤس گیا تھا اس سے بات کرنے منانے واپس لانے مگر وہ ایک نا سنتی یہاں تک کہ کمرے سے باہر نا نکلتی کچھ نہیں سننا چاہتی تھی اب بس ہو گئ تھی وہ تھک گیا تھا جیسے تیسے اس ملنا تھا واپس لانا تھا مگر کیسے اس لیے جو سوچا تھا وہ بھی کرنا پایا ہمت ہی نہیں ہوئی تھی مگر آج کرنا تھا آج سعیر شاہ مر رہا تھا بس ہو رہی تھی اسکی اس نے کتنی بڑی غلطی کی تھی اسے اب اندازہ ہوا تھا جب سچ پتہ لگا تھا کسی نے الزام لگایا تھا وہ پکچر ایڈیٹ تھی آج کل تو سر عام ایسی چیزیں ہو جایا کرتی تھیں وہ کیسے بہک گیا تھا زرش پر یقین کیوں نہیں کر پایا وہ آخر وہ اسکی روح کا حصہ تھا اسے اتنے قریب سے جانتا تھا اس پر آنکھیں بند کر کے یقین تھا تو یہ کیوں کیا،، ہاتھ کیوں نہیں کانپ گئے،،، اس نے ہاتھ کیوں نا پکڑا،،، کیوں اسے تھپڑ نا لگا دیا کیوں اسکی آنکھیں نا کھولی۔۔

غلط۔۔۔۔!!

سعیر شاہ۔۔۔!!!

تم نے اسے موقع دیا وہ بولے،، تم نے اسکی سنی،، نہیں۔۔۔!!! بلکل نہیں تم نے آج بھی ہمشہ کی طرح اپنی کہی اپنا بولا ،، اپنی زات کو رکھا اپنی عزت دیکھی،،، اس معصوم کی نا سنی،،، آج بھی وہ کہیں نہیں تھی،، تم ہی تم تھے،،، تمھاری میں،،، تمھاری عزت تمھارا سب وہ کہاں تھی،،، محبت میں تو دو لوگ ہوتے ہیں،،، دو وجود،،، دو روحیں،،، دو لوگوں کی باتیں مگر یہاں ایسا تھا نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔

اب تو وہ کر چکا تھا،،اب تو ہمشہ کی طرح وہ جنونی خبطی،، سنکی پاگل آدمی اپنے جنون غصے پاگل پن میں آکر کیا کر بیٹھا ہے کیا اسے بھروسہ نہیں تھا وہ تو کہتا تھا اسے زرش شاہ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے تو کہاں گیا وہ بھروسہ،، کہاں گیا وہ پیار،،،وہ محبت وہ عشق مر گیا تھا کیا وہ سب۔۔

نہیں۔۔۔۔۔!!!!

وہ کمرے میں بند بیڈ سے ٹیک لگائے اونچا دھاڑا،، در گروں بنی حالت،، بکھرا حلیہ،، زخمی ہوا ہاتھ جو خود شیشے پر مکا مار کر زخمی کیا گیا تھا وہ کہتا تھا ہاں زرش شاہ اسکی سانس ہے،، زندگی ہے روح ہے،،، مگر آج جب خود اپنے ہاتھوں سے اسے مار کر پھینکا تو مرنا واجب تھا پل پل تڑپ تڑپ کر مرنا ضروری تھا۔۔

وہ نا فون اٹھاتی تھی،، نا بات کرنا چاہتی تھی نا اسے دیکھنا چاہتی تھی کیوں اسے تو سننا اچھا لگتا تھا،، دیکھے بغیر دن نہیں شروع ہوتا تھا اب کیوں۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔۔!!!

وہ ہلک کے بل چلایا۔۔۔

زرش تمھیں واپس آنا ہو گا،، واپس آؤ زرش،،، کہا تھا نا دور نہیں ہونا ورنہ تمہاری سانسیں چھیننے کا مجرم میں ہی ہونگا تو کیوں جان پیاری نہیں ہے کیا زرش شاہ۔۔۔۔۔!!!!

تم ایسے نہیں مانو گی نا!!! میں آرہا ہوں،، آرہا ہوں میں انتظار کرو میرا تمھیں میں آکر بتاتا ہوں دور کیسے ہوا جاتا ہے وہ پاگل آدمی جنون میں آتا دوبارہ اٹھا اور سائڈ دراز سے فورا گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور اسکے گھر کی طرف بڑھا وہ دو تین سڑھیاں جلد بازی میں اترتا لال آنکھیں اور بکھرا حلیہ لیے باہر نکلا سارہ بیگم کی آنکھوں سے چھپانا تھا۔۔۔

سعیر شاہ۔۔۔۔!!! سارہ بیگم اسکے پیچھے لپکی مگر وہ لمبے دھگ بھرتا پورچ میں چلا گیا۔۔۔

ائی سیڈ سٹاپ سعیر کہاں جا رہے رکو۔۔۔

کیا ہے ماما۔۔۔!!! کیوں پکار رہی ہیں نہیں رکوں گا اپنے کہنے پر بھی نہیں رکوں گا کیوں رکنا چاہتی ہے،، کیا اب کیا میرا جنازہ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ ساری بیگم کا ہاتھ اٹھتا رکا،، کوئی فضول بکواس منہ سے مت نکالنا سعیر منہ پر تھپڑ جھڑ دوں گی وہ نم آنکھیں لیے ڈوبتے دل سے بولی اولاد نے غلطی تو کی تھی مگر اولاد کی یہ حالت دیکھ کر سینے پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔۔۔

مما پلیز زز اپ تو سمجھیں آپ تو ہمشہ سے میرے بہت قریب ہیں پلیز ز سمجھیں مجھے دیکھیں میری حالت دیکھیں جانے دیں مام آپکو خدا کا واسطہ آپکو ڈیڈی کی قسم مجھے مت رکیں بہت بڑی سزا ہے نہیں کاٹے جا رہی۔۔۔

یہ کرنے سے پہلے سوچنا تھا سعیر تم نے اور ایان نے کوئی قصر نہیں چھوڑی میری عزت خاک میں ملا دی۔۔۔

نہیں ماما خدا کی قسم سب ٹھیک نا کیا دھکے دے کر گھر سے نکال دیے گا ابھی جانے دیں اپنے سعیر کو زندہ دیکھنا چاہتی ہیں جانے دیں وہ التجایہ سا بولا سارہ بیگم کو فورا رحم آیا نہیں دیکھ سکتی تھی وہ اسکی یہ حالت جبھی فورا اسے خود میں بھینچا۔۔۔ جاؤ لے آؤ اپنی زر کو واپس جاؤ دی اجازت منالا و اسے واپس۔۔۔

تھینکیو ماما سعیر کی گرفت بھری تھی تھینکیو سو مچ میں اسے ابھی لے کر آتا منا کر دیکھنا ابھی ہمارے گھر کہ رونق واپس اجائے گی سارہ بیگم نے اس کملے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا اور ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

انشا اللہ جاؤ۔۔۔

وہ فورا وہاں سے بھاگا اور گاڑی میں بیٹھا،،، گاڑی میں بیٹھ کر فضا کے سپرد لمبا سانس کیا اور آگے بڑھا کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ قریشی ہاؤس کی بیک سائڈ پر رکا سر اٹھا کر شیشے کے پار زرکا کمرہ دیکھا جہاں مدہم سے ایک لائٹ جل رہی تھی وہ لمبا سانس لیتا آنکھیں بند کر کے کھولتا گاڑی سے باہر نکلا اور آگے بڑھا اور پائپ کی مدد سے اسکی بالکونی میں آیا تھا۔۔

پیلی لائٹ کی مدہم روشنی میں وہ جہازی سائز بیڈ پر اپنے پنک کلر کے ٹیڈی کو ہگ کیے ہمشہ کی طرح اپنے بیڈ کے سب سے اوپر والے حصے میں بال بکھیر کر بیٹھے تھے،،، بے حد سوگوار سی آنکھوں کے گرد ہلکے،،، مرجھائی ہوئی رنگت گال جو ہر وقت کاٹن کینڈی کی طرح سافٹ سے رہتے تھے اور سیب کی طرح لال آج زردے رنگ کی طرح پیلی رنگت پر چکی تھی وہ کسی گہری سوچ میں گم وہاں بیٹھی تھی سعیر،،،، سعیر اور سعیر،،، سوچ سعیر پر شروع ہو کر وہی پر ختم ہو جایا کرتی تھی اب بھی سوچ کا محور وہ ظالم سفاک شخص تھا جو کسی چیز میں دل نہیں لگنے دیتا مگر وہ رویہ وہ کس کا تھا کیا وہ اسکا سعیر تھا ہر گز نہیں وہ تو بہت سافٹ اور بہت سویٹ تھا اس کے لیے یہ کون تھا کس کی زبان بولی اس نے وہ آیا کرتا تھا روز آتا تھا اسکے سونے کے بعد بھی آتا تھا وہ اس بات سے بے خبر نا تھی مگر پیچھلے تین سے وہ نہیں آیا تھا کیا اسکے سوتے بھی وہ اسے دیکھنے نہیں آیا ہر گز نہیں وہ لمس وہ خوشبو ارد گرد تھی ہی نہیں زرنے وہم سمجھ کر دوبارہ اپنے دوپٹے کو ناک کے پاس کر کے خوشبو محسوس کرنا چاہی مگر نہیں نا بازو نا ہاتھ کہی بھی کوئی خوشبو اور وہ لمس تھا ہی نہیں ہاں وہ

بے چین ہوئی تھی زرش شاہ بے چین ہوئی تھی مگر زد کی پکی تھی جو مانتی نہیں تھی جبکہ باہر کھڑے شخص نے اسکی حرکتیں ملاحظہ فرما کر لب دبایا اور اچانک سے حملہ آور ہوا۔

وہ انہیں گہری سوچوں میں گم تھی کہ سعیر کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا وہ اس آفت اور آواز پر اپنی ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور ڈر کر کھڑکی کی جانب دیکھا دیکھ کر جیسے جان منہ میں آئی تھی۔۔۔

تتت،،، تم تم یہاں کیوں آئے ہو کیا لینے آئے ہو کس کہ اجازت۔۔

اہاں۔۔۔!!! نو بے بی گستاخی معاف نہیں شوہر ہوں عزت سے بات کرو آپ کہہ کر پکارو۔۔

تم اور عزت واووو سعیر شاہ،،، واوووو کیوں آئے ہو کیا لینے آئے ہو دفعہ۔۔۔ وہ اچانک سے پینک ہوتی پاگل پن میں جانے کیا کیا بکواس کرے لگی جبھی سعیر نے فورا اسے پ کر عیا

زرش۔۔۔۔!!!! وہ بات مکمل ہونے سے پہلے دھاڑا اور ایک ہی جست میں اوپر اسکے پاس پہنچا۔۔۔

سوچ سمجھ کر بکواس کریں سعیر کی جان جانتی ہیں نا آپ کس سے بات کر رہی ہیں،،، میں یعنی تمھارا شاہ،،، تم یعنی جان شاہ سعیر کی جان۔۔۔

خاک،،، سب ختم کر دیا جاو یہاں سے مجھے منہ نہیں لگنا۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھا ابھی منہ لگایا ہی کہاں ہے میری جان وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب تر کرتا بولا زرش نے اپنا حلق تر کیا تھا،، مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے بہت سنگین ہوئی ہے مگر تم موقع دینے کے بجائے بھاگ آئی ایسے کہاں ہوتا ہے جان تم نے ایک موقع نا دیا اپنے سعیر کو بلکہ بزدلوں کی طرح دم۔ دبا کر بھاگ آئی اب بھاگ کر آنے پر خوشبو خود با خود اٹھ کر تمھارے پاس آ کر چپک تو نہیں جائے گی ناوہ اسکی حرکتوں پر چوت کرتا بولا اور گڑبڑائی۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!واہہہہہہہہ۔۔۔۔واہہہہ۔۔۔!!! سعیر شاہ وہ دھاڑی اونچا چلائی تم نے دیا موقع مجھے اپنی کہی اپنی ہی کہتے گئے کہاں ہے تمھاری وہ محبت سعیر شاہ جب تم نے مجھے سر عام سب کے سامنے دے تھپڑ مارا کہاں گئی تھی وہ عزت بار کرتے ہو موقع کی۔۔۔

زر۔۔۔۔!!!! وہ اسکو چلاتا دیکھ ساخت ہو تھا گویا پکار بیٹھا،،، زر میری جان پلیز زایک دفعہ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!! جسٹ شٹ اپ میں کسی کی جان نہیں ہوں نا بننا چاہتی ہوں نا مجھے کسی کی کوئی بات سننی ہے تم یہاں سے جاتے ہو یا چیخ کر اپنے بھائیوں کو بلاؤں وہ تمھیں یہاں سے نکالیں وہ پاگل تھا تو وہ کونسا کم تھی سر پھری کوئین رہی تھی کہاں سن رہی تھی کچھ جبکہ اس کی فالتو بکواس سن کر جو کے سچ تھی مگر اس خبطی آدمی کو اور جنون اور غصہ دلا گئی جبھی وہ جارحانہ طریقے سے دوبارہ اسکے قریب ہوا اور اسے بازو سے پکڑ کر روبرو کیا۔ اور اپنی آنکھیں اسکی کانچ سی بھری آنکھوں میں جھانکا وہ اسکی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر اپنی جگہ ساخت ہوئی جسم تو کب سے اسے قریب پا کر سامنے پا کر تھڑ تھر کانپے جا رہا تھا۔۔۔

کیاہاں کیا۔۔۔!!! اب بولو کرو بکواس باہر نکلوانا ہے چلاؤ چینخو زرش شاہ چینخو میں بھی دیکھتا ہوں کیسے چینختی ہیں آپ زرش شاہ چلاؤ وہ بھی دھاڑ ازرنے آنکھیں میچیں تھیں اس پاگل نے جنون میں پاگل ہوتے اسکی لال دہکتی بند آنکھوں پر اپنے تشنہ دہکتے لب رکھے اور روح سے کانپی تھی،، اور اپنی انگھوٹے کے پور سے تھپڑ پڑے گال کو سہلایا،، وہ بری طرح مزاحمت کرنے لگے جب کہ سعیر کی گرفت میں شدت آئی وہ پاگل اسکے چہرے پر اپنی شدت بھری مہر ثبت کرنے میں مصروف تھا جب وہ برے طریقے سے زرش مزاحمت کرتی اسکی گرفت سے نکلی اور بہت اچانک بہت اچانک،، محض دو سیکنڈ میں زر کا ہاتھ اٹھ کر سعیر کے گال کہ زینت بنا تھا سعیر کا چہرہ ڈھلکا تھا جبکہ آنکھوں میں حیرانی واضح ہوئی تھی سعیر نے لب بھینچے اور آنکھوں مین غصہ حیرانی کیے اسے دیکھا جبکہ زرش کا ہاتھ اسی جگہ ساخت ہوا تھا اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں اور حیرانی سے اسے دیکھا یہ کیا ہوا تھا دونوں کو سمجھ نہیں آیا،،، زرش تو ساخت ہوئی تھی مگر پھر پاگل ہوتی چلائی۔۔۔

سعیر شاہ تم نے مجبور کیا ہے مجھے ہمشہ سے تم اپنی کہے جاتے ہو،، تم مجبور کرتے ہو،،، تم نے ہمشہ اپنی کہی اپنی سنی اب بسسسسسس۔۔۔۔۔!!!!!

بس سعیر بس نہیں ہے مجھے برادشت تم کیسے اہہ۔۔۔۔!!!! وہ بال پکڑ کر چلاتی پاگل ہوئی تھی جبکہ سامنے والا اب تک ساخت تھا۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو سعیر شاہ مرد ہو طاقت ور ہو کچھ بھی کرو گے میں عورت ہوں کمزور ہوں بزدل ہوں ہاں۔۔۔۔!!!!

خبر دار میرے بارے میں ایسا سوچھا کیونکہ اگر تمھارے اس دماغ میں یہ سب ہے تو سنو مسٹر سعیر شاہ ہمارے گھر کی لڑکیاں کمزور نہیں ہیں وہ مرد کی پوچھل بن کر نہیں چلتی اپنی پاؤں پر کھڑا ہونا جانتی ہے،،، وہ جانتی ہیں دنیا کا۔ سامنا کیسے کرنا تمھارے جیسے مردوں سے روز میٹنگز کرنا نمٹنا آتا ہے ہمیں سعیر شاہ۔۔۔۔!!!!

تم نے تھپڑ مارا کہ میں ڈر جاؤں گی تمھارے قدموں میں بیٹھ جاؤں گی تم ناراض ہو گے ہر گز نہیں میں تو اب تمھاری شکل نا دیکھوں ہمارے گھر میں عورت کو یہاں سر پر بٹھایا جاتا ہے یہ ہاتھ پھول جیسے نرم ہوتے ہیں انکے لیے نا کہ انکی

جگہ یہاں قدموں میں ہوتی ہے مجھ جیسی عورت ہی تم جیسے ہزار مرد پیدا کرتی ہے اور تم اسی عورت کو کمزور سمجھ رہے ہو،، مجھ جیسی ہزار عورتیں تم جیسے مردوں کے لیے مر جاتی ہے وفادار ہوتی ہیں وفا کرتے کرتے ختم ہو جاتی ہے اور تم کسی کی کہی بات اسکے بھیجی چھوٹی تصویروں پر یقین کر کے سچ مان بیٹھتے ہو ہاں۔۔۔۔!!!!!

بھاڑ۔۔۔۔۔

بس،،، بس۔۔۔۔۔!!!!!

اور کچھ نہیں وہ اسکا جبڑا دبوچے بولا بکواس نہیں میں نے نا ایسا کہا نا کبھی ایسا سوچا نا تمھیں قدموں میں بیٹھنے کا کہا ہے سمجھیں اپنے سے باتوں مت۔ بناؤ ورنہ جان لے لوں گا،،، تمھیں نہیں جانا مت جاؤ میری شکل دیکھنے کو نہیں ملے گی تمھیں تل تل تڑپنا اب مجھے دیکھنے کو مجھے پکارنے کو مرتی رہنا مگر اب یہ سعیر شاہ نہیں آئے گا سمجھیں وہ اسے منہ سے پکڑے قریب کیے بے حد اونچا غرایا وہ اپنی جگہ پر اچھلی تھی جبکہ وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا الٹے پیر واپس نکلا تھا مگر کھڑکی سے نہیں بلکہ دروازے سے جو ڈر گیا وہ مر گیا،، اور وہ سعیر شاہ ہی کیا جو ڈر جائے جبکہ وہ اسکے اور اپنے کہے الفاظوں پر اسی طرح ساخت سی ایک جگہ بیٹھی تھی نہیں دیکھے گی شکل اب یہ سعیر شاہ تمھارے سامنے کبھی نہیں آئے گا کانوں میں وہی الفاظ گھونجے تو وہ نفی میں سر ہلا کر۔ رہ۔ گی اور تکیے میں منہ دے گی جبکہ وہ دھڑکے سے غصے میں پاگل ہوتا باہر دروازے سے جاتا اپنی خالہ کی نظروں سے ناچھپا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!! آمنہ اسکے پیچھے بھاگیں جبکہ وہ نارکا۔۔۔

سعیر ویٹ۔۔۔۔!!!! سعیر۔۔۔۔۔!!!!!! وہ پیچھے نا کر بازو پکڑتی بولیں سعیر نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔۔۔

مت پکاریں مجھے نہیں ہے کوئی سعیر مر گیا آپکے لیے بھی اور آپکی لاڈلی کے لیے بھی اب مت رکنا مجھے خالہ۔۔۔۔

بکواس نہیں کرو تھپڑ لگاؤں گی تمھیں،،،، کیوں آئے تھے اور یہ غصہ کس بات کا اب بھی غصہ سعیر شاہ کیوں جبکہ جو کر چکے اسکے بعد یہ غصہ یہ اکڑ میری بیٹی کو دیکھانی چاہیے۔۔۔

برابر کر چکی ہے یہ تھپڑ،، ہاتھ اٹھایا آپکی بیٹی نے اپنے شوہر پر مسز قریشی۔۔۔!!! اب بھی آپ مجھے ہی بولیں میں نے غلطی کی میں جانتا ہوں مگر مجھے کچھ نہیں سننا نا کہنا ہے آج سے آپ کو میں شکل نہیں دیکھاوں گا اور ایک بات اور آزادی،، آزادی آپکی بیٹی کو کبھی نہیں ملے گی نا مجھ سے،، نا میرے نام سے کیونکہ میں سعیر شاہ ہوں جو آسانی سے نہیں چھوڑتا،، دل کرنے پر قید بھی کر لیتا ہوں سو بھی الرٹ ڈیئر خالہ وہ آمنہ کے قریب ہو کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا بولا وہ اپنی جگہ سے اچھلی جبکہ وہ جارحانہ طریقے سے خالہ کا گال چومتا ایک آنکھ ونک کرتا وکٹری کا نشان بنائے وہاں سے نکلا اور آمنہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئ۔۔۔

اسکے جاتے ہی وہ بے حد غصے میں اوپر زر کے کمرے میں آئین کہاں وہ تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقع کی وجہ سے ہچکیوں سمیت روئے جا رہی تھی مگر اچانک دروازے کھولنے پر فورا دیکھا اس امید سے کہ شاہد وہ واپس آیا ہو مگر سامنے کوئی اور ہستی دیکھ زر دوبارہ بری طرح روئی تھی جبکہ ان ہ نے اسے گھورا۔۔۔

کیوں بہا رہیں یہ آنسو کس خوشی میں۔۔۔۔؟؟"اب پچھاتی کیا ہو زرش شاہ جب چڑیاں چگ۔ گئیں۔ کھیت" وہ۔ ایک ہی جست میں اسکے پا۔ سپینچی اور اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا وہ حیرت سے ماں کو دیکھے گئ۔۔

مم،،، مما۔۔۔!!!!

شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!! کیا کیا ہے تم نے شرم نا آئی زرش سعیر شاہ شوہر پر ہاتھ اٹھاتے دماغ خراب ہے تمھارا وہ بے حد زور سے چلائیں کہ وہ کانپ گئ۔۔

مم،،،ماسوری،،، ممم،،،مجھے نہیں پتہ لگا۔لیکن مما اس نے بھی تو مارا تھا میں نے تو اسے یہاں بند کمرے میں لگایا اور مجھے سمجھ نائی ہوا کیا اس نے سب کے سامنے اپنی عزت پر ہاتھ اٹھایا یہی دھاڑا آپکی اس پر۔کیوں نا نکلی ماما جو آپ مجھ پر۔دں ماڑ رہی ہیں اج۔ہں ی مسز قریشی اج۔ں ھی اپکا۔عمی لاڈلا ہے اپنی بیٹی کی یہ حالت اس کی وجہ سے ہوئی اج۔بھی آپ اسکی حمایت میں مجھے بول رہی ہیں مام۔۔۔۔

بس کر دو زر،،بس کر دو۔میں مانتی ہوں اس۔ے غلط کیا تھوڑا نہیں بہت غلط کیا مگر پاگل لڑکی شوہر پر ہاتھ اٹھانا غلط ہے زرش،، گناہ ہے،، شوہر مجازی خدا ہے زرش تمھیں معلوم ہے نا زر شوہر کا رتبہ کیا ہے تم نے ہاتھ زر تم پاگل ہو گئیں۔۔۔

یہ اولاد ساری اولاد ہی پاگل ہے روتی بلکتی رہو اب کہہ کر گیا نہیں آئے گا اب انتظار کرو جب اسکا دماغ گھومے اور کب واپس آئے کیونکہ آنا پر بات آ گئ اور وہ شہزادہ اب آسانی سے پاؤں نہیں مڑے گا جاؤ دعا مانگو کہ جلد جنون میں آئے اور آ کر تمھیں لے جائے جاؤ وہ کہہ کر۔رکی نہیں بلکہ وہاں سے چلیں گئیں جبکہ وہ انہیں جاتا حیرت سے دیکھتی رہ گئ

۔۔۔

وہ دونوں اپنی ہنسی مزاق میں لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے جب اچانک سے ٹی وی پر چلتی خبر نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا ایان نے ٹی وی کی جانب دیکھا جیسے جیسے خبر چلتی گئ ایان پر حیرت در حیرت کے پہاڑ ٹوتتے رہے۔۔۔

"جی ناظرین اپکو بتاتے چلیں کہ آئی ایس آئی ایجنٹ کے بہت خفیہ اور بہترین ایجنٹ جو آج تک کی گولڈ میڈلز جیت چکے ہیں اور کامیابی کے کئ جھنڈے گھاڑ چکے ہیں وہ آج خالق حقیقی سے جاملے پتہ نہیں چل رہا کہ یہ ایک حادثہ ہے یا سوچھی سمجھیں سازش ہے یا کیا انکے سیکرٹری کے مطابق بتایا جارہا ہے کہ یہ شاید اپنے کسی مشن پر جارہے تھے یا پھر کچھ ثبوت تھے انکے ہاتھ میں جنھیں غارت کرنے کے لیے سوچھی سمجھی سازش ہے مصطفی احمد اپنی کار میں میں اپنے گھر کی راہ لیے ہوئے تھے جب اچانک سے دوسری گاڑی اکڑان کی گاڑی سے ٹکرائی اور یہ گاڑی سمیت دوسری سڑک پر جا گرے بہت تفشیش ناک صورتحال بتائی جارہی ہے ابھی ہمیں آگاہ کریں گے جیونیوز کے نمائندے عمران اشرف ۔۔۔"

جی عمران بتایئے کیا صورتحال ہے لاش گاڑی سے باہر نکالی گئ ہے کہ نہیں اور کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟ٹی وی اینکر نے کیمرا مین سے سوال پوچھا۔۔

جیسا کہ آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ یہاں کس قدر بھیر جمع ہو گئ ہے یہ احمد مصطفی کے گھر کے قریب ہی واقع پیش آیا ہے اور لاش لاش کو نکال لیا گیا ہے وہ دم۔توڑ چکے ہیں مگر پھر بھی لوگ انہیں ایمبولینس میں لے کر ہسپتال گئے ہیں شہر کے بڑے "سی ایم ہسپتال" میں انہوں داخل کیا گیا ہے مزید تفصیلات وہی جاکر معلوم ہو گی۔۔

بہت شکریہ عمران،، جیسا کہ اپ سب کو بتایا گیا ہے کہ آئی ایس آئی کے بڑے اور خفیہ ایجنٹ کے ساتھ ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے ہمارے اطلاعات کے مطابق وہ دم توڑ گئے ہیں مگر مزید تفصیلات کے لیے آپ ہمارے ساتھ جڑے رہیں ۔۔۔

یہ خبر سن کر ایان کا تو مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا سعیر نے مڑ کر بھائی کو دیکھا جو اب تک یک ٹک ٹی وی پر چلتی نیوز کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

بب، بھائی یہ وہی ہے نا مصطفی وہ جو اس دن ریسٹورنٹ میں زر اور بھابی کے ساتھ مگر میں نے اسے،،، بھائی یہ تو میرے ساتھ یونیورسٹی میں بھی ہوا کرتا تھا یہ کیا کھچڑی ہے یار۔۔۔

تت،، تم نے سنا نہیں سعیر ان نے کہا۔ ہے خفیہ ایجنٹ اور یہ لوگ اپنے پلان پورا کرنے کے لیے کبھی سٹوڈنٹس بن جاتے ہیں اور کبھی یونیورسٹی کا ٹیچر کونسی بڑی بات ہے مگر وہ اس دن عائزہ سے ملنے یہ کیا بکواس ہے ایان جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب بھائی کیا بولے جا رہے ہیں آپ،، آپ نے کہیں اس کی وجہ تو بھابی کے ساتھ۔۔۔۔ وہ بولتا ہوا رکا۔۔۔

چپ ہو جاو سعیر،، چپ کر جاو کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے دماغ گھوم رہا ہے میرا۔۔۔

بھائی اگر بھابی سے اس کا تعلق بھابی کو اس نے بلایا تو ضروری ہے کہ وہ کچھ بتانے آیا ہو گا ورنہ وہ بھابی کمون بھائی کیا کیا آپ نے یار اور شٹ۔۔۔۔

نہیں یار عائزہ کا کیا تعلق اسکے ایجنٹ ہونے سے وہ تو عائزہ کو پسند کرتا تھا اور وہ سب۔۔۔۔۔ایان الف سے لے کر یہ تک تمام بات اسے بتاتا گیا جسے سن کر سعیر نے حیرت سے بھائی کو دیکھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ یار ایسا میرے ماننے میں نہیں آتا اسے اتنے سالوں بعد بھابی کی یاد کیسے آ گئ اور اگر آ گئ تو آپ نے پوچھا نہیں آخر کہ وہ بھابی سے بات کیا کر کہ گیا۔۔۔

یہی تو اسکی سنی کب میں نے مگر سعیر تم ایک بات نوٹ کرو۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔؟؟؟ سعیر نے برو اچکائے اور اسے دیکھا۔۔

کچھ دن پہلے تک ایسا کچھ نہیں تھا اور دیکھو تم سوچھو اس دن عائزہ لے کر گئ نازرش کو اور پھر وہاں رضا کا آجانا،، رضا کا تمھیں وہ پکچر بھیجنا اور پھر وہ سب تماشا ایان نے بول کر سعیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ مصطفی رضا کے ساتھ ملا ہوا تھا اور وہ سب اسکی پکی پکائی کھیر تھی۔۔

بلکل۔۔۔۔!!!! بلکل سعیر سوچھونا ایک دم سب الٹا ہو گیا اور پھر اچانک آج اسکی موت۔۔۔

بھائی کمون ٹی وی والوں نے کہاوہ کوئی چال ہو سکتی ہے تو،، عین ممکن ہے کہ یہ ان میں رہ کر۔۔۔اس نے بات اُدھوری چھوڑی ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

یہ تو عائزہ بتا سکتی ہے اس دن اس نے کیا کہا تھا اس کو مگر کیسے عائزہ تو مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی بتائے گی خاک زری،،تتت،،تم زرش سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کرو سعیر پلیز زز کیا پتہ وہ کچھ بتادے اگر عائزہ سے پوچھنے کہ کوشش کی ممکن ہے کہ اسکی طبیعت بگڑ جائے۔۔۔

سوری بھائی میں اس سے کوئی بات نہیں کروں گا نا اسے کوئی کال کرو گا جس نے بات کرنی ہے خود کرے ائم سوری ۔۔۔سعیر نے ڈوٹوک جواب دیا ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ہہ،،ہاں پاگل ہو گئے ہو بھائی جان۔۔۔!!!

یہی سمجھ لیں آپ میں نہیں کروں گا۔۔۔۔سعیر نے رخ مڑا۔۔

اچھا کو ہم ایہا سے کہتے ہیں ایہا کرے گی کال زرش کو کیسا۔۔۔ایان نے بروا چکائے تو سعیر نے لب دبایا۔۔

تو یہی کال عائزہ بھابی کو بھی ہو سکتی ہے زر کو ہی کیوں۔۔۔؟؟؟اس نے بھی بروا چکایا ایان نے اسے گھورا۔۔

میں مما کو بتاتا ہوں تو سیگریٹ پی رہا ہے۔۔۔وہ کہہ کر۔سیج میں آگے بڑھا سعیر نے اسے رکا۔۔۔

ممم،، منع تھوڑی کیا بس پوچھا تھا میں ملاؤں زر کو کال بھائی وہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولا ایان نے زور سے لب دبایا۔۔۔

گڈ۔۔۔!!! ایہا۔۔۔!!! ایان نے ایہا کو آواز دی جو اپنے کمرے میں بیٹھ نماز پڑھ کر تسبیح کر رہی تھی بھائی کی اواز سن کر نیچے آئی جہاں وہ دونوں اپنی ہی دھن میں تھے۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتی آنکھیں چھوٹے کیے بولی۔۔۔۔

ادھر آؤ ان دونوں نے اسے اپنے پاس اپنے درمیان بیٹھایا اور تمام بات اسے بتاتے چلے گئے کہ کیسے وہ زر سے سب پوچھے گی بات ختم ہونے پر اس نے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

پلیز زز ایہا پلیز زز نا اپنے بھائی کی مدد کر دے نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر جب کروں گی تب بتا دوں گی ابھی تو نہیں کر رہی پہلے مجھے کھانا کھلا کر لائیں۔۔۔

چل بھوکی چل سعیر نے اسے باہر کا راستہ دیکھایا وہ خوشی خوشی اٹھ کھڑی ہوئی اور اسکے ساتھ باہر چل دی۔۔۔

وہ لوگ آج پھر نیچے دائمہ کے گھر بیسمنٹ میں موجود تھے مگر شاید وہ گھر نہیں بلکہ جرائم خانہ تھا جو غلط کرائمز کر کے وہاں جشن منایا کرتے تھے اب بھی وہ لوگ اونچا قہقہ لگاتے وہاں پارٹی کر رہے تھے۔۔

آؤٹ کلاس رضا ماننا پڑے گا کہ راستے کا کانٹا اتنی آسانی سے ہٹانا کوئی تم سے سیکھے ائم ایمپریس۔۔۔

سارا سال ہم سے ایمپریس ہو کر گزارا کرو گی یا خود بھی کچھ کرو گی فصیح جلا ہوا بھڑکا تو وہ مسکرائی۔۔۔

فکر کیوں کرتے ہو سویٹ ہارٹ اگلی باری میری ہی ہے اور تمھیں تمھاری مشا بھی مل جائے گی تھوڑا سکون کرو ویسے بھی ابھی ابھی مر ڈر کر کے آئے ہو سکوں کا سانس لو۔۔۔

بھاڑ میں گیا سکون پتہ نہیں قریشی ہاؤس میں کیا ہو رہا ہو گا کیا نہیں مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔

ریلکیس یار تیری بھی وہی ہے میری بھی اب ہم مل کر انہیں تباہ کریں گے تباہ کوئی نہیں بچے گا کوئی نہیں۔۔۔

ویسے یہ کتا مصطفی کیسا آستین کا سانپ نکلا نا مطلب کیسے۔۔۔۔؟؟؟ ان بلیو بیل۔۔۔!!!

مجھے پہلے دن سے ہی شک تھا اس پر دائمہ پہلے دن کہ وہ کچھ تو کھچڑی پکا رہا تجھے یاد ہے رضا جب مشا اور زر کو کیڈنیپ کیا تھا میں نے اس دن بھی وہ سالا سعیر شاہ اپنے چمچے کے ساتھ وہاں آ گیا تھا یہ بھی اسی کا کیا دھڑا سب کچھ۔۔۔

بھاڑ میں جانے دے،، جہنم میں جائے دے اب تو ہٹا دیانا اسے راستے سے ٹاٹا،، فینش ختم "ہاہاہاہاہا" وہ تینوں قہقہ لگا کر ہنسے اور سیگریٹ کے دھویں کے مرغولے بادل میں اڑائے۔۔۔

اگلا سٹیپ کیا ہے فصیح۔۔۔؟؟ دائمہ نے مصطفی پر کراس کا نشان بناتے پوچھا تو فصیح نے اسے دیکھا۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں تمھیں عالیان کو بلانا ہے مجھے مشا کو جیسے تیسے اور پھر آگے کا کام میرا ہے مشا کو تو میں لے جاؤں گا وہاں سے تمھیں عالیان کو جیسے بھی کر کے اسکے خلاف کرنا ہے اور اسے وہی لے کر آنا ہے جہاں میں نے کہا تھا۔۔۔

شیو۔۔۔۔!!! ابھی وہ کچھ اور بولتی جب اسکا فون رینگ ہوا۔۔۔

ہیلو یس فامیہ واٹ ہیپنڈ مائے ڈارلنگ سسٹر۔۔۔۔!!!

دد،، دائمہ مما،، مما کو فٹس پڑ رہے ہیں مجھے نہیں پتہ انہیں سلیپ پرائلائز ہو گیا ہے مجھے نہیں پتہ وہ کیا بول رہی ہیں پلیززز جلدی آجاؤ پلیززز دائمہ۔۔۔

"What the hell are you saying famiaa.....!!"

آرہی ہوں میں ابھی آرہی ہوں مام کا خیال رکھو میں ابھی آرہی ہوں اوپر وہ کہہ کر۔رکی نہیں بلکہ اوپر کو بھاگی جبکہ پیچھے فصیح اور رضا نے کندھے اچکائے۔۔۔

وہ فورا بھاگتی اوپر آئی اور اپنی مخصوص جاکٹ نکال کر باہر پھینکی اور اندر کی جانب بھاگی سامنے ہی نمرہ پسینے میں بھیگی نیم پاگل ہونے کو تھی۔۔۔

ماں۔۔۔۔۔۔!!!! وہ چلا کر فامیہ کو پیچھے کرتی نمرہ کے سامنے آئی۔۔

واٹ ہیپنڈ دائمہ کی جان گیٹ اپ کچھ نہیں ہے میری جان اٹھیں ہوش میں آئیں دیکھیں کوئی نہیں سامنے ہوش میں آئیں مما کیا ہوا انہیں ڈیمٹ دائمہ فامیہ پر دھاڑی وہ ڈری۔۔۔

مما مما کو اچانک سے علیشبہ نظر آنے لگتی ہے دائمی مجھے سمجھ نہیں آرہا اب سو رہی تھی شاید کوئی خواب دیکھا فٹس پڑ رہے ہیں۔۔۔

ایمبولینس کو کال کرو پاگل عورت جاؤ۔۔۔!!! وہ دھاڑی۔۔۔

جج،، جاتی ہوں۔۔۔!!! وہ بھاگ کر ایمبولینس کو کال کرنے گئ جبکہ دائمہ اس پر جھکی۔۔۔

کچھ نہیں ہے،، دیکھو کچھ بھی نہیں ہے،، ماں جتنی تکلیف ہو رہی ہے نا تمھیں ماں میں وعدہ کرتی ہوں تم سے اتنی،، اس سے ڈبل تکلیف دوں گی اس مسٹر قریشی کی بیٹی زرش شاہ کو وویو نہی پل پل تڑپے گی جیسے کئ سال پہلے میری ماں تڑپی تھی اس احد قریشی کے لیے بلکل ویسے میں تڑپاوں گی ختم کر دوں گی ان قریشیز کا نام و نشان ختم۔۔۔۔ وہ سفاکیت سے

بولی پر نمرہ کی حالت بگڑی سے بگڑی جارہی تھی وہ رات میں اکثر اپنے سامنے علیشبہ کو دیکھتی تھی کبھی اسے مارتے تو کبھی اسے ڈراتی تھی پاگل ہو جانے کو تھی وہ کچھ ہی دیر میں ایمبولینس آئی تو وہ دونوں اپنی ماں کو لے کر بھاگی۔۔۔

عائزہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی طبعیت اب کچھ بہتر تھی بلکہ بلکل ٹھیک تھی ایان کی بے حد یاد آتی تھی مگر دل پر جیسے پتھر رکھ لیا تھا وہ جو اسکے بغیر رہ نہیں سکتی تھی آج اتنے دن سے وہ آتا تو اس سے چھپ جاتی آج تو وہ بھی نہیں آیا باہر سے کوئی آواز نا آئی وہ بری طرح اس میں الجھی تھی وہ ٹھیک تو تھا آیا کیوں نہیں دل نے پوچھا وہ گڑبڑائی کہ اتنے میں رمشا اندر آئی اسے دیکھا۔۔

کیا ہوا ایان آئے ہیں اچانک پوچھ بیٹھی رمشا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

کیا مطلب عائزہ۔۔۔؟ رمشا نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

نن،، نہیں وہ آپ بھاگی آئی مجھے لگا وہ آئے ہیں اس لیے وہ نم آنکھوں سے بولی رمشا نے اسے دیکھا۔۔۔

یہ دل۔ میرا بیچارہ۔۔۔
نا کوئی سہارا۔۔
نا ہوتا ہے یہ بھارا۔۔۔
ہے خود سے یہ ہارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔۔

دل کہ راہ پر تھے چلے۔۔

جانے پھر کیوں کانٹے ملے۔۔

جو بھی اپنے تھے ملے۔۔

وہ بھی سب پرائے تھے۔۔۔

شکوہ کریں ناگلہ۔۔

تقدیر سے جو ملا۔۔

دیے بجھ گئے سب چاہتوں سے جو جلائے تھے۔۔

جدائی میں کریں گے وفا۔۔

یہ دل تم سے ناہو گا خفا۔۔۔

یہ دل تم سے ناہو گا خفا۔۔

ناپوچھو میرے آنسو کیوں گرے۔۔

خوشی کے ہیں یا غم کے ہیں گرے۔۔

بتائیں کیسے حال دل تجھے۔۔۔

توخوش رہے جہاں بھی تو رہے۔۔۔

نہیں وہ تو نہیں آیا تم ملنا چاہتی ہو اس سے اس کا آنسو صاف کرتی وہ بولی تو عائزہ نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نن،، نہیں میں ٹھیک ہوں مجھے نہیں ملنا آپ کو کچھ کہنا تھا کیا۔۔۔؟؟؟

ہاں زر کے گھر چلیں آج اس سے ملنا ہے نا تمھیں۔۔۔۔؟؟؟ رمشا نے اسے پیار سے پوچھا وہ خوش ہی ہو گئ۔۔۔

زرش۔۔۔!!! ہاں شیور چلیں میں تیار ہوں چلتے ہیں نا۔۔۔

اوکے چلو تیار ہو جاو چلتے ہیں رمشا نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا اور باہر چلی گئ عائزہ نے لمبی سانس کھینچی پھر کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔

ٹھیک ہیں کیا۔۔۔؟؟؟ اپنے ہی دل نے سوال کیا تو وہ غصے سے سر جھٹک گئ۔۔۔
بھاڑ میں جائے تمھیں کیا دماغ نے کہا عائزہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔
کہیں کچھ ہوا۔۔۔؟؟ دل نے صدا دی وہ چلائی،،، "چھوڑ دو میرا پیچھے مجھے اذن رہائی دے دو اپنی محبت اپنے خیالات سے چھوڑ دو۔۔۔۔" وہ چلا رہی تھی مگر اسے کیا پتہ تھا کہ عشق اتنی آسانی سے کہاں چھوڑتا وہ تو زہر سے بھی بدتر ہوتا جس اندر ہی اندر کسی کو ختم کر جاتا پر کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہوتی کہ سامنے والے کو ہوا کیا ہے عائزہ ان سب خیالات کو جھٹکتے بہت بری کیفیت میں آگے بڑھی اور جلدی سے فریش ہونے چلی گئ۔۔۔

مصطفی کی تمام آخری رسومات ادا کی گئی وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا اس حادثے میں آیان کو جانے کیوں رہ رہ کر یہ بات کھائے جا رہی تھی کہ آخر اسکی موت ہوئی کیسے وہ اور سعیر تو اسکی آخری رسومات میں بھی اسکے ساتھ تھے اب بھی وہ قبرستان سے واپس گھر کو آئے تھے جب سعیر نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا سوچھ رہے ہیں یار اپنے مجھے بھی پڑھنے ڈال دیا۔۔۔؟؟؟ سعیر اکتایا ہوا سے بولا ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا بھئی مجھے سمجھ نہیں آ رہی اچانک سے کایا پلٹ گئی سعیر مجھے عائزہ سے ملنا ہے جیسے تیسے مجھے اس سے بات کرنی ہے پوچھنا ہے کہ آخر کیا بولا تھا پھر اگر میں غلط ہوا تو میں سزا لینے کو تیار ہوں۔۔۔

دماغ چل گیا آپ تو ایسے بی ہیو کر رہے ہیں کہ آپ نے مارا ہے مصطفی کو۔،، سزا کاٹنے کو تیار ہوں سعیر نے گھور کر نکل اتاری تو ایان نے اسے گھورا۔۔

ابے پاگل ہے آہستہ بول ابا نے سن لیا تو یہ تیرا جو وہم ہے نا اسے سچ ہی کر دیں گے پر سعیر سوچھ یار یہ اس واقع کے بعد تجھے یاد ہے احان پر اس لڑکی کا الزام کہیں اس کا الزام مجھ۔۔۔

بب،،، بھائی پاگل ہیں کیا۔۔۔؟؟؟۔ اچھا اچھا سوچیں کیسے آئے گا الزام ساری فوٹیج سامنے ہے بھائی ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے گاڑی بھائی ہماری پاس مجھے پورے نمبر کا تو نہیں پتہ مگر شروع کے کوئی نمبر 45 تھے اور ہماری کسی گاڑی کا کوئی نمبر 45 سے شروع نہیں ہوتا چل رہیں پتہ تو لگوانا ہو گا آخر اچانک اسکی موت کیسے ہو گئی۔۔۔

سہی کہہ رہا ہے آپوسٹ مارٹم شروع کرتے ہیں ایان نے آنکھ ونک کر کے کہا تو سعیر نے ہنسی رکتے لب دبایا۔۔۔

لاش دفنا آئے ہیں اب کونسا پوسٹ مارٹم سکون سے بیٹھیں۔۔۔!!! سعیر نے نفی میں سر ہلاتے کہا تو اسے دیکھا۔۔۔

پہلے نہیں یاد آیا تجھے۔۔۔؟؟ ایان نے گھورا۔۔۔

آئیڈیا آپکا ہے آپکو اناچاہیے تھا کیوں نہیں آیا اس دماغ میں۔۔۔!! سعیر نے بھی اپنا حساب چکنا کیا اسکے سر پر لگا کر بولا وہ ہنس دیے وہ وہی بیٹھے یونہی چھوٹی موٹی باتوں میں مگن تھے جب گارڈ اندر آیا ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔،؟؟ خیریت ایان نے اسے حیرت میں مبتلا دیکھ استفسار کیا تو گارڈ نے اسے دیکھا۔۔۔

سر وہ میم،، عائزہ میم چھوٹی میم کے گھر گئی ہیں،، شایان سر کے گھر میں نے دیکھا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟ ایان جگہ سے کھڑا ہوا وہ وہاں ایان نے سعیر کو دیکھا جو ایان کو ہی مزے سے تاڑ رہا تھا۔۔۔

کیا اوئے۔۔۔؟؟؟ کیا چل رہا ہے اب انکے بیچ۔۔؟؟ ایان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس اسے استفسار کیا وہ کندھے آچکا گیا۔۔

مجھے کیا پتہ ہو۔۔۔ مجھ سے یونہہ پوچھ رہے جیسے میں انکے گینگ میں شامل سعیر نے آنکھیں گھمائی وہی ایان نے بھی آنکھیں پھیری۔۔۔

چل چلیں خالہ کے گھر ہم بھی تو دیکھیں آخر کیا کھچڑی پک رہی ہے۔۔

میں نہیں جارہا نا جاؤں گا میں بتا رہا ہوں اکیلے جائیں آپ۔۔۔ سعیر نے صاف صاف انکار کیا ایان اسکے پاس بیٹھا۔۔

کیا کر کے آیا ہے وہاں جو یہ بی ہیویر ہے تمھارا کیوں نہیں جانا چل چلیں اور سن آج تیرا بھائی اپنی بیوی گھر لے کر ہی آئے گا تو سمجھ میری بارات کے ساتھ چل رہا ہے میرا براتی اور بھائی بن کر آجا۔۔۔

سعیر نے حیرت سے لب دبائے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پگلا گئے ہیں کیا آپ...

ہاں نا چل چلیں ایان نے اپنا فون دیکھا اور پاکٹ سے پرفیوم نکال کر خود پر چھڑکا سعیر تو حیرت ڈر حیرت سے اسے ہی دیکھے جارہا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں بھائی سچ میں بارات نہیں ہے آپکی جو اتنا بن ٹھن رہے ہیں چلنا ہیں چلیں ورنہ میں جارہا اپنے کمرے میں سعیر نے اس سے پرفیوم لے کر خود پر چھڑکا ایان نے اسے گھورا۔۔

جو بھی ہے بیوی میں اپنی لینے جارہا تو کیوں بن رہا دے ادھر۔۔۔ ایان نے اس سے پرفیوم کھینچا سعیر نے آئی برو آچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ بیوی لینے جارہے اور میں کسی کو ڈیمو دینے تو چلیں وہ اسے لیے آگے بڑھا جب ایان رکا۔۔

رک رک براتیوں میں صرف مرد ہی اچھے نہیں لگتے عورت بھی تو ہونی چاہیے ورنہ میری ساس اور رشتے دار کیا سوچیں گے۔۔۔

ایہا۔۔۔۔۔!!!! وہ دونوں مل کر ہنستے ہوئے بلائے تو اں ییہا بوتل میں سے جن کی طرح وہاں حاضر ہوئی۔۔۔

Me is already(تیار)۔۔۔

وہ آدھی انگلش اور ادھر اردو مکس کرتی بولی دونوں بھائیوں نے لب دبایا۔۔۔

بڑی تیز ہے یہ بلبتوری آویں نہیں کہتا اسے میں پھپے کٹنی۔۔۔ سعیر نے اسے چڑھایا وہ ہتھے سے اکھڑ گئی اور اس پر جھپٹی ۔۔۔

یو کا کروچ،،، برطانیہ کے پر کٹے کبوتر آئی ول کل یو ایہا نے اسکے بال کھینچے ایان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

یہ جنگلی جانور تم لوگ لڑو میں جارہا اکیلا۔۔۔

نن،ن،ہیں آرہے ہیں وہ لوگ اسکے پیچھے بھاگے وہی سعیر کو سب بھولا اور سب بھول کر پھر قدم وہی اسی گھر کی جانب خود باخود اٹھے تھے۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد قریشی ہاؤس پہنچے جہاں پہلے سے ہی عائزہ اور رمشا موجود تھے وہ تینوں بہن بھائی آگے بڑھے اور گھر کے اندر گئے ملازمہ نے دروازہ کھولا جیسے ہی وہ تینوں نے دہلیز پار کی وہاں بیٹھے دو نفوس چونک کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئیں۔۔۔

زرنے بے یقینی سے سعیر کو دیکھا جو باقاعدہ اسے ہی گھور رہا تھا زرش نے فوراً سے پلے اپنی نگاہیں جھکائیں تھیں اسکی لال آنکھوں میں دیکھنا کہاں آسان تھا یا اسکے بس کا۔ کہاں تھا جبکہ عائزہ سب چھوڑ کر ماں کی آغوش میں چھپی تھی جبکہ ایان نے یہ ڈر دیکھ کر لب کاٹا۔۔۔

اب کہاں جاؤ گی بچ کر عائزہ ایان شاہ۔۔۔!! ایان نے اسے ڈرتے ہوئے دیکھ کر بولا تو وہ مزید سر نفی میں ہلانے لگی۔۔

کیوں آئے ہو ایان اور یہ،،،،یہ کیا طریقہ پاگل ہو ڈر رہی ہے وہ۔۔۔؟؟؟رمشا اپنی بیٹی کو خود سے لگاتے بولی ایان نے آنکھیں میچیں۔۔۔

اس کا یہی ڈر ختم کرنے آیا ہوں میں پلیز زپھو پھو مجھے اس سے بات کرنے کا موقع دیں اور آج،،اج میں یہاں سے بات کرے بغیر نہیں جانے دوں گا۔چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے نہیں معلوم اگر نہیں تو اسے میرے ساتھ جانے دیں ورنہ میں زبردستی کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔۔

آتا کیا ہے تمھیں اور یہی کر سکتے ہو تم دونوں بھائی تم دونوں صرف زبردستی کر سکتے ہو اپنی ہی زات کی سنی جاتے ہو اپنی کہے جاتے ہو کسی کی زات کوئی معنی نہیں رکھتی تم دونوں کو لیے سعیر نے یہ الفاظ دوبارہ سن کر سامنے کھڑے زرش کو گھورا زرنے لب کاٹا۔۔۔

سہی کہہ رہیں بھابی آپ انہیں واقع کچھ نہیں نظر آتا اور جب سچ کانوں میں پڑتا تو پھر آگ لگتی ہے اپنی آنا پر بات آجاتی ہے نا دوسروں کی تو سیلف ریسپیکٹ بھی انکے لیے معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

بکواس۔نہیں سعیر اب کی بار دھاڑا تو وہ جگہ سے اچھلی۔۔۔۔

بھائی آپ لیں بھابی کو اور چلیں یہاں سے۔۔۔۔ سعیر نے زر کو دیکھتے بولا وہ رخ موڑ گئ۔۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی مما نہیں پلیز۔۔۔!! عائزہ ماں کی آغوش میں بری طرح چھپی لیکن ایان نے جھجھک کر اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

اا،،ایان چلے جاؤنا دیکھو وہ ڈر رہی ہے رحم کھاؤ۔۔۔!! رمشا نے التجائیہ سا کہا تو ایان نے پھو پھو کو دیکھا۔۔۔

یہی ترس آپ آج مجھ پر کھالیں پھپھو جان پلیز زاگر آج اپنے ترس نا کھایا تو یقین جانیں میں،،،میں مر جاؤں گا پھپھو پلیززز آپ سے وعدہ کرتا ہوں وہ انکے سامنے دوزانو کے بل بیٹھا اور اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں پھپھو میں عائزہ کو منالوں گا اسکا خود سے زیادہ خیال رکھوں گا اب اس پر ایک انچ نہیں آنے دوں گا اپنی غلطی کا ازالہ کروں گا قسم سے پھپھو عائزہ کی قسم مجھے عائزہ کو واپس لے جانے دیں میں سب سلجھادوں گا پلیز۔۔۔

ننن،، نہیں ہرگز نہیں مما کوئی نہیں میں نہیں جاؤں گی جو مرضی کرو مجھے ایک بات نہیں سننی جاؤ عائزہ دھاڑی تو ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

ایسے کیسے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسے کلائی سے پکڑ کر سامنے کیا۔۔،، تمھارے تو اچھے اچھے بھی سنیں گے عائزہ جان تم چلو میرے ساتھ بہت ہو گئی نہیں،، نہیں۔۔۔

ایان نہیں کرو وہ نہیں جارہی مت زبردستی کرو چھوڑ دو۔۔۔رمشا آگے بڑھی مگر ایان نے ہاتھ اٹھا کر رک دیا۔۔

آج نہیں پھپھو آج نہیں جو بھی ہو جائے آج نہیں آپ بیچ میں نا آئیں یہ میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہے ہم مل کر سلجھائیں گے ہے ناڈارلنگ چلو چلتے ہیں ایان نے اسے ایک ہی جست میں گود میں لیا اور لے کر باہر نکلا جبکہ وہ مچلتی رہ گئی ایان نے اسکے گرد گرپ بڑھائی اور اسے لے کر چلا گیا پیچھے سعیر نے خالہ کو دیکھا جو لب دبائے سب دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر آمنہ گڑبڑائی اور اسے دیکھ کر بروا چکائے۔۔۔

کیوں آئے ہو کہا تھا نہیں آؤں گا تو اب کیوں آئے،، آمنہ نے گھور کر دیکھا مگر ہنسی ضبط کرتے چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ۔ مسکرایا اور چلتا قریب ایا ڈیمو دینے آیا تھا خالہ جانم آج بھائی کی بارات لینے ایا تھا اوپس میر امطلب بھائی کی بیگم لینے ایا تھا کل کو بھابی آئیں گے اپنے دیور کی بارات لے کر وہ آئیں گی، ناہو گا بینڈ باجا،، ناہی باراتی کیونکہ ان کی خوشیوں کی ہی ہو گی سو بات تو وہ ائین گی ویٹ فار اٹ ڈئیر لوزون۔۔۔وہ زرش کو نظروں کے حصار میں لیتا بولا آمنہ سر جھکا گئیں جبکہ وہ ایہا کو لے کر باہر چلا گیا پر ایہا کہ نظر کسی کی متلاشی رہ گئیں وہ دل پر پتھر رکھ کر باہر چل دی مگر مر کر ایک باہر قریشی ولا کے اندر اوپر ضرور جھانکا کہ وہ آئے گا مگر وہ نا آیا۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر آئی تو سامنے سے ہی احان شاید کہیں سے آرہا تھا ایہا کے قدم وہی منجمد ہوئے تھے جبکہ احان جو اپنی آستین فولڈ کرتا آرہا تھا اچانک نظر پڑنے پر حیرت سے اسے دیکھا اور وہی رکا۔۔۔

اا،، ایہا۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑایا اں یہانے اسکی حالت دیکھی، بڑھی بئیرڈ،،، لال سرخ آنکھیں،، آنکھوں کے گرد ہلکے جیسے وہ برسوں کا تھکا ہارا مسافر ہو احان کی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑی تھی آنکھوں سے لالی فورا جیسے غائب ہوئی تھی اعصاب جیسے فورا ڈھیلے پڑے تھے دل کیا تھا کہ اسے سمالے خود میں سمالے اور کبھی دور نا ہونے دے اپنی تشنگی کی پیاس بجھائے،، اسے قید کر لے کہ وہ کہیں نا جا پائے وہ ہل نا پائے وہ صرف اسکی ہو کر وہی رہ۔ جائے مگر نہیں وہ تو بہت معصوم تھی بہت حساس وہ یہ سب کہاں سہہ پاتی شاید وہ اپنی بات اپنے دل کی بیقراری بھی اسے نہیں بتا سکتا تھا شاید اس معصوم کو سمجھ نا آتا احان نے ایک ایک قدم اسکی جانب بڑھایا ایہا کی دل کی دھڑکن ہر بھرتے قدم کے ساتھ جیسے

سپیڈ پکڑتی رہی وہ آکر عین اسکے بلکل سامنے کھڑا ہوا اور ہاتھ پڑھا کر اسکا گال کو چھوا ایہا جھینپی تھی اور درد سے اسے دیکھا۔۔

اا،،،احان اا،،اپ۔۔۔؟؟وہ کچھ بول بھی ناپا رہی تھی جبھی ایک اتاولا آنسو اسکی آنکھوں سے گر کر گالوں کی زینت بنا جسے احان نے تڑپ کر فورا انگوٹھے کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔

شششش۔۔۔!!! نوڈونٹ کرائی میری جان،، تم آئی میرے لیے بہت تھا،،،میں جیسے،، مجھ،،،مجھے بات نہیں کرنے آرہی ایہا جیسے تم نے مجھ میں ہمت ڈال دی اور اب آکر کہاں جاتی ہو کچھ دیر تو بیٹھو میرے ساتھ ایہا کچھ میری سنو،، کچھ اپنی کہو کچھ لمحے مجھے اپنی دید کے کچھ لمحے میسر کرو کچھ لمحوں سے خود فائدہ اٹھاؤ،،،احان نے اسکا مخملی ہاتھ پکڑا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر قریب تر کیا وہ سانس رک گئ۔۔۔

سانس لو ایہا قریشی۔۔۔!!! وہ اسکے قریب تر ہوتے بولا وہ مزید جھینپ گئ۔۔۔

سانس لو ورنہ سزا ملے گی وہ اسکی کمر پر گرپ دیتا بولا اں یہانے فورا سانس لی۔۔۔

گڈ گرل اسکے نرم ملائم گال کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلاتے اسکے سحر میں ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

کچھ کہو ان لبوں سے کچھ تو بولو مجھے تو پکار و طلب رہتی ہے ایہا احان تمھارے منہ سے اپنا نام سننے کی طلب رہتی ہے ان کانوں کو کے کب بولو گی تم،، طلب رہتی ہے ان آنکھوں۔کو کہ کب دید کرنے کو ملے اور شاید آج خدا کو میری کوئی

نیکی پسند آگئ جو میری ہر خواہش پوری کر کے مجھے میری دنیا سے ملوادیا اب جب تک میرا نام نہیں لو گی میں چھوڑوں گا نہیں۔۔

اا،احان۔۔۔!!!! وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی احان نے آنکھیں میچ کر سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

کہیے جانِ احان۔۔۔!!! وہ اسکے کان کے قریب گھمبیر سرگوشی میں بولا وہ سمٹی۔۔۔

احان بب،بھائی باہر انتظار کر رہے ہونگے،،جج،،جانے دیں مجھے وہ اا،،اجائیں گے پلیز زوہ خود میں سمٹتی بولی احان مسکرایا۔۔۔

تو کہہ دو نا ان سے تم نہیں جانا چاہتی تم کچھ وقت اپنی محبت کی سنگت میں گزارنا ہے وہ اسکی کان کی لو پر لب رکھتا بولا ایہا کا سانس اٹکا۔۔

نن،،،نہیں احان۔۔۔!! جج،،جانے دیں مجھے میں پپ،،پھر اا،،اوں گی،اا،،اج۔نہیں۔۔۔۔وہ اٹک اٹک کر بولتی اپنی بات پوری کر گئ وہ اپنی منمانیاں کرتا پیچھے ہٹا اور اسے دیکھا جو لال چہرے اٹکے سانس سے اسے دیکھ رہی تھی احان نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے لگایا اور اسکی کمر سہلائی جب باہر سے ہارن کی آواز پر ایہا اچھل کر دور ہوئی کاش وہ کہہ پاتی نہیں احان قریشی میرے بس کی بات نہیں ہے تمھاری باتوں کی تاب لانا اور تمھاری اس شدت کو جھیلنا مگر وہ تو بولنے سے ہی انکاری تھی احان نے اسے لال آنکھوں سے دیکھا جو اس سے دور ہوتے ہی ہوئیں تھیں ایہا نے گلہ تر کیا اس نے پھر اسے قریب کھینچا۔۔۔

یونہہ دور مت ہوا کرو خون جلتا ہے میرا وہ اسے گھورتا بولا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

مجھے جانے دیں احان۔ بھائی انتظار کر رہے ہیں وہ دوبارہ سنائی دیے جانے والے ہارن سے ڈرتی بولی۔۔۔

جاؤ مگر جاتے جاتے مجھے کوئی ایسی وجہ تو دے دو میری جان کہ مجھے سکون رہے اور مجھے احساس دلائے کہ ہاں میرے محبوب کی کوئی ایک نشانی تو میرے پاس ہے وہ اسکے نچلے لب کو اپنے انگوٹھے سے نرمی سے سہلاتے بولا ایہا کے گال دہک گئے۔۔۔

نن،، نہیں میں اجازت نہیں دیتی آپکو وہ اس سے دور ہونے کی تھا دو کرنے لگی مگر وہ اسے مزید قریب کر گیا۔۔۔

تمھاری یہ دور جانے کی تگو دو مجھے جنون دلا رہی ہے ایہاٹک کر کھڑی رہو اور کیون اجازت نہیں دیتیں تم وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔

مجھے جانے دیں احان مجھے واپس جانا ہے بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔وہ مزاحمت کرتے بولی احان نے اسے گھورا اور جارحانہ طریقے سے اسکا چہرہ ہاتھوں کی پیالہ میں لیتا اس پر جھکتا وہ اسکی سانسوں پر قابض ہوا تھا قطرہ قطرہ اپنی سانس اس میں انڈیلتا محبت کا جام پیتا وہ خود کو سیراب کرنے کی کوشش میں تھا مگر دل تھا کہ بھرتا نہیں تھا مگر ایہا بھرتی مزاحمت اور اکھڑتی سانس پر ترس کھاتا وہ اچانک پیچھے ہوا ایہا نے حیرت سے اسے دیکھا اور اپنے دائیں بائیں صد شکر

کہ کوئی نہیں تھا احان نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسے خود کی گرفت سے آزاد کیا اور دو قدم دور ہو کر کھڑا ہوا ایہانے لال آنکھوں اور لال دہکتے گالوں سے اسے دیکھا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

گولیٹ ہو رہا ہے نا۔۔۔؟؟ وہ آئی برو آچکا کر بولا ایہانے گہرے سانس کیے اور وہاں سے بھاگی تھی پیچھے وہ لمبا سانس خارج کر کے رہ گیا اور اندر بھر گیا۔۔۔

وہ بھاگتی باہر آئی تو سعیر نے گند شکل بنائے اسے دیکھا۔۔
"اتنی دیر بیہو حد ہوتی ہے کب سے انتظار۔۔۔۔۔۔۔اس کی زبان کو ایہا کا چہرا دیکھ کر بریک لگی سعیر نے دونوں لب آپس میں ملائے جب ایہانے اسے دیکھا۔۔۔"

"کیا ہے بھئ۔۔۔؟؟؟ ایہا چلائی وہ ہنس دیا۔۔۔

"کوئی مل۔ گیا تھا یا کسی نے رک لیا تھا۔۔۔" سعیر نے شرارت سے کہاں ایہانے گندی سی شکل بنا کر دیکھا سے۔۔۔

جی بلکل خالہ نے رکا تھا کہہ رہی تھیں کہ اپنے باپ کو بتانا جا کر کہ میرے گھر آ کر انکے دونوں سپوتر دہشت گردی کر کے گئے ہیں۔ وہ جل بھن کر بولی تو وہ ہنس دیا۔۔۔

خالہ نے رکا تھا یا خالہ کے بیٹے نے اور کہیں خالہ کا بیٹا تو دہشت گردی کرنے کی تیاری میں۔۔۔

سعیر بھائی۔۔۔۔!!!! وہ اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے چلا اٹھایا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

مائی انوسینٹ سسٹر۔۔۔۔!!!! وہ آنکھ ونک کیے بولا تو ایہانے اسے گھورا۔۔۔

یو شٹ اپ۔۔۔۔!!!! ایہانے اسے چٹکی کاٹی تو وہ لب دبا گیا۔۔۔

اوکے سسٹر۔۔۔۔!!.

وہ اپنی الگ گاڑی میں عائزہ کو لے کر پتہ نہیں کہاں جا رہا تھا جبکہ عائزہ وہی روتی بلکتی چلتی گاڑی سے اترنے کو تیار تھی

۔۔

چھوڑیں مجھے نہیں جانا میں نے اپنے ساتھ نہیں جانا کہاناااا کیوں زبردستی کر رہے۔

خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! ایان یک دم دھاڑا کہ وہ اپنی جگہ پر ساخت ہوئی ایان نے اسے شدید گھورا اور اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسکے سامنے جھکا،،"خاموش" بلکل خاموش آواز نا آئے تمھاری مجھے جب تک میں حکم نا دوں تمھیں کہ عائزہ ایان شاہ تمھاری زبان سے کوئی لفظ ادا کرو۔تم سمجھی۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا اب آج بھی تمھیں صرف میری سننی ہے مجھے جاننا ہے کہ کیوں کیا کتنی محبت کرتا ہوں کتنا چاہتا ہوں دل چیرنا پڑا وہ بھی چیر کر دوں گا مگر ابھی زبان کو لگام لگاؤ نہیں لگاؤ گی تو میں خود یہ کام کروں گا آواز بند کرنا۔ اچھے سے آتا ہے مجھے سمجھی تم اس لیے خود لگالو لگام یہی بہتر ہے اب چپ آواز نہیں۔۔۔

عائزہ نے اسے سہم۔ کر دیکھا اور تھوڑا سا کھسک کر دور ہوئی فورا سر ہاں میں ہلایا اور اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا ایان نے اسے دیکھ کر لب دبایا اور اسے دیکھا۔۔۔

ویری گڈ گرل یان نے اسکا گال تھتھپایا اور اسکے گال پر پیار کیا وہ چہرا موڑ گئ۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد فارم ہاؤس پہنچے جو شہر سے کچھ ہی دور تھا ایان اپنی سیٹ سے اتر کر اسکی جانب آیا عائزہ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے یہ کہاں لایا تھا وہ نہیں جانتی تھی ایان نے آکر دروازہ کھولا اور اسکے سامنے جھکا۔۔۔

آپ اتریں گی مسز یا میں آپکو خود اتاروں اپنی باہوں میں لے کر اگر آپ مجھے یہ دوسرا اعزاز بخشیں گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی آپکا مجازی خدا آپ سے بہت خوش ہو گا اور میں خوش ہونگا تو خدا بھی بہت خوش ہو گا ہے نا تو ایئے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!! وہ بھی چلائی ایان نے لب دبائے دیکھا اسے وہ جھٹکے سے اتر کر نیچے آئی اور زور سے دروازہ بند کیا ایان نے آنکھیں میچ کر لب دبایا۔۔۔

اندر چلیے بیگم۔۔۔!!!! ایان نے بے حد پیار سے کہا عائزہ نے گھورا اسے۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی مر جاؤں گی نہیں جاؤں گی اور کوئی ضرورت نہیں مجھے ہاتھ لگانے کی مجھے چھونے کی زبردستی برداشت نہیں کرو گی میں۔۔۔۔۔

آویں آپکو ہاتھ کیا منہ بھی لگانے کا پرمنٹ لائیسنس ہے میرے پاس میری جان وہ جھٹکے سے اسے خود میں اٹھاتا بولا اور پھڑ پھڑا کر رہ گئ ایان اسے خود میں اٹھائے اندر لایا اور لا کر بیڈ پر چھوڑا وہ غصے میں اٹھ کھڑی ہوئی اور کسی کا لحاظ کیے بغیر رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ لگایا ایان اپنی جگہ ساخت ہوا تھا بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

عع،عائزہ۔۔۔!!!! وہ زیر لب بڑبڑایا عائزہ نے اسے گریبان سے پکڑا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! ڈونٹ ٹرائی تو کال می۔۔۔۔ اپنی اس زبان سے نہیں پکارنا مجھے ایان شاہ،، کس،، کس حق سے لائے ہو مجھے یہاں اگر یہ میرا ہاتھ اس دن اس رات تمھارے منہ کی زینت بنتا نا تو شاید تمہارے درندے بننے کی نوبت نہیں آتی تت،، تم کس حق سے لائے ہو مجھے یہاں ایان،،، تمھیں شرم حیا نا آئی اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے روندتے ہوئے اور کیا،، ہاں کیا عائزہ نے اسے دھکا دیا پیچھے کو وہ اچانک لڑکھڑایا عائزہ نے اسکی جانب قدم بڑھائے تم کیا سمجھتے ہو آج بھی وہی ڈری سہمی عائزہ کھڑی ہے نہیں،، ہرگز نہیں ایان شاہ میں وہ ڈری سہمی عائزہ تمھارے کمرے میں اس رات ہی مار آئی تھی اس کمرے اس شاہ ولا کی دہلیز پار کرتے ہوئے ہی چھوڑ آئی تھی بلکہ قتل کر آئی تھی آج جو تمھارے سامنے ہے وہ ہے بہادر نڈر عائزہ علی،، عائزہ ایان شاہ نہیں کیوں،،، عائزہ نے اسکا گریبان پکڑا اور اسے قریب کیا اور اسکی انکھوں مین آنکھیں ڈالے گھورا

ایان شاہ داگریٹ ایان شاہ۔۔۔!!!! ہاہاہاہاہاوہ اصل میں کیا ہے کوئی مجھ سے پوچھے ایک ہارا ہوا آدمی ایک آیا انسان جو اپنی بیوی پر شک کرتا ہے اور اسکی بات نا سنتے ہوئے اپنی محبت کو اپنے پاؤں تلے۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! وہ حیرانی سے چلایا تھا جبکہ عائزہ نے اسے گھورا۔۔۔

کیاہاں کیا۔۔۔؟؟؟ آج بھی مارو گے زبردستی کرو گے کرو یہی آتا ہے نا!!!!!تم نے سنی میری۔اپنی کہہ کر اپنی کرتے چلے گئے نہیں رہنا مجھے تمھارے ساتھ ایان شاہ نہیں۔رہنا نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے تمھارے نام سے بھی ایان کیونکہ تم دونوں بھائیوں کی زات میں سب سے پہلے ہے تم دونوں کی محبت میں صرف تم دونوں ہو ایان آپ جانتے ہیں اس سب کے بات آپکی محبت میرا دم گھوٹ رہی ہے،،،، آپکا،، آپکا خیال سکون نہیں لینے دیتا جہاں تمھارا خیال میرے لیے سکون کا باعث تھا وہ خوشبو میرے لیے سانس لینے کا باعث تھا اب دم گھوٹ رہی ہے میرا ایان ۔۔۔۔!!!!!!! وہ اپنے بال نوچتی نیچے گری تھی کس قدر تکلیف میں تھی کیسے وہ یہ لفظ بول رہی تھی یہ وہی جانتی تھی اور کوئی نہیں۔ایان نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔

نن،،، نہیں عائزہ۔۔۔!!! نہیں میری جان ایان نے اسکے ہاتھ تھامے اور اسے اپنے روبرو کیا نہیں میری جان اپنے آپ کو تکلیف مت دو تمھیں میری قسم میری نہیں مجھ سے نفرت ہے تو،، تو تمھیں میری سے کی گئی محبت کی قسم عائزہ تم نے جو سزا دینی ہے دو تم مارو ایک اور تھپڑ لگا دو عائزہ مگر یونہہ مت کہو یہ بات مجھے،، مجھے اندر تک چیڑ گئی ہے عائزہ مجھے ایسا لگ رہا تم اور بولو گی میرا دل بند ہو جائے گا عائزہ میری جان پلیززززززز مجھے معاف کر دو اپنے ایان کو ایک موقع دو میری جان معاف کر دو مجھے وہ اسکے ہاتھوں پر سر رکھتا بولا عائزہ نے ماتھے پر بل لیے روتے اسے دیکھا۔۔

ایک بہترین ساتھی ایک شوہر ایک ہمسفر کا مطلب بیوی کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بیٹھانا نہیں ہوتا میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا پیار کا بھروسے کا یقین کا ہوتا ہے ایان۔۔۔۔۔!!!!!!! وہ بول کر سسک گئ ایان نے اسے دیکھا،، ایان میں نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں مانگا بچپن سے اب تک آپ کو ٹوٹ کر چاہا ایان آپ مجھ سے دور گئے آپ لندن چلے گئے میں یہ بھی تو کہہ سکتی تھی ایان آپ وہاں کسی کے ساتھ افیئر میں تھے یا کچھ بھی کچھ بھی سوچ سکتی تھی کبھی بھی شک کر سکتی تھی کیا میں نے کیا ایان۔۔۔۔؟؟؟ کیا کبھی ایسا بولا ہمشہ اپنی دعاؤں میں آپکو مانگا جتنی محبت آپ سے کی ہے شاید ہی اپنی زات سے کی ہو میں نے،، میں کسی کا خیال کا کر۔ کبھی اپنی محبت میں خیانت نہیں کی ایان۔۔۔۔!!!! آپ ایک دفعہ،، ایک دفعہ ایان مجھے بولنے کا موقع تو دیتے یار۔۔۔!!! میں خود آپکو بتاتی ایان کہ میں گئ تھی وہاں وہاں جا کر کیا ہوا شاہد سب بتاتی مگر نہیں اپنے بتا دیا آپکو تو مجھ پر یقین ہی نہیں ہے نا آج نا۔ کل نا پہلے کبھی۔۔۔

نہیں عائزہ۔ مجھے تم پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے میری جان مجھے بولنے کا۔ موقع دو۔۔۔

ہاں ہاں ایان شاہ یہی اسی طرح تڑپ رہی تھی ایان ایک موقع دیں مجھے بولنے کا موقع دیں کہنے دیں اپنے دیا،، اپنے دیا کیا۔۔۔۔۔!؟؟ تو سنیں،، میں نہیں۔ دوں گی جب تک میرا دل نہیں کہے گا نا میں سنوں گی نا پکاروں گی نا،، نا دیکھوں گی آپ مجھے یہاں لے آئے ہیں مگر،،، مگر ایان شاہ میں یہاں رہ کر بھی یہاں نہیں ہونگی صرف تمھارے لیے تمھاری سزا یہی رہے گی تمھاری محبت تمھارے پاس ہو کر بھی پاس نہیں ہے۔۔۔

ایان نے حیرت سے لال بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا جو کسی صورت کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی ایان نے کوشش کی مگر۔۔

جاؤ،،، کہاناجاؤ نہیں سننا چلے جاؤ اکیلا چھوڑ دو مجھے جاؤوہ اور اونچا چلائی ایان کے دو اتاولے آنسو اسکی حالت پر گال پر گرے وہ فورا لڑکھڑاتا وہاں سے اٹھا اور الٹے قدم باہر کو بڑھا۔۔

ہے ٹوتے دل کی یہ صدا۔۔
محبت کو ہی کویں سزا۔۔۔
محبت کو ہی کویں سزا۔۔۔۔۔
ناپوچھو میرے آنسو کیوں گرے۔۔
خوشی کے ہیں یا غم کے ہیں گرے۔۔
بتائیں کیسے حال دل تجھے۔۔۔
توخوش رہے جہاں بھی تو رہے۔۔۔۔
یہ دل میں بیچارہ۔۔
نا کوئی سہارا۔۔۔
ہاں ہوتا ہے یہ بھارا۔۔۔
ہے خود سے یہ ہارا۔۔
کیسے کریں گزارا۔۔
کیسے کریں گزارا۔۔۔

شاہ صاحب اپنے کام سے فیکٹری سے گھر ہی آرہے تھے جب کچھ لوگ انہیں باہر کالونی میں ہی ملے شاہ صاحب مسکرا کر اور اپنایت سے انہیں ملے جب اچانک سے سامنے والے ڈاکٹر راٹھور ان سے مخاطب ہوئے۔۔۔

ویسے شاہ۔صاحب آپکی بیٹی کہ شادی وہ مسٹر قریشی کے سب سے چھوٹے بیٹے سے ہوئی ہے نا احان قریشی۔۔۔

جی جی بلکل ان سے ہی ہوئی ہے وہ میرے داماد ہیں شاہ صاحب نے مسکرا کر کہا تو ڈاکٹر راٹھور اور ڈاکٹر دورانی نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا کوئی بات ہے کسی ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب نے آرام سے استفسار کیا تو ڈاکٹر نے انہیں دیکھا۔۔

نن،، نہیں وہ بات کچھ یونہہ ہے کہ شاہ صاحب ویسے اللہ جھوٹ نا بلوائے اور چھوٹا منہ بڑی بات مگر شا صاحب آپکے داماد کو اکثر تھانوں کو چکر کاٹتے دیکھا اور ایک دو دفعہ تو سننے میں آیا کہ بھئی وہ پولیس قریشی ولا میں اکر۔اسے ہتھکڑیاں لگا کر لے کر۔گئ ہے ڈاکٹر نے تیلی لگائی تو شاہ صاحب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

نن، نہین ڈاکٹر صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ وہ ایک دفعہ ہوا تھا اسکے بعد نہیں وہ بھی غلط فہمی تھی اگر دوبارہ ایسا ہوتا تو میرا چھوٹا بیٹا مجھے ضرور بتاتا یا کوئی اور۔۔۔

ارے شاہ صاحب بہت بھولے ہیں آپ۔۔۔!! شاید اپنے نیوز نہیں سنی ٹی وی چینلز پر بھی چلی تھی یہ خبر اور تو اور نیوز پیپر پر بھی چھاپی گئ تھی۔۔۔

شاہ۔صاحب نے زبردستی مسکراتے انہیں دیکھا جبکہ چہرا غصے کے مارے لال ہوا تھا۔۔۔

کوئی غلط فہمی ہو گئ ضرور ڈاکٹر صاحب ورنہ ہمیں ناپتہ چلے ایسے کیسے خیر میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے وہ ان سے مل کر فورا آگے بڑھے جب کہ ڈاکٹر دورانی آپس میں بات کرتے آگے بڑھے۔۔

لو کیسا زمانہ آگیا بھئ اپنے سمدیوں کو نہیں بتائے بیٹے کے کرتوت۔۔۔ڈاکٹر راٹھور بولے تو ڈاکٹر دورانی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ارے ڈرتے ہونگے نا کہیں شاہ صاحب اپنی بیٹی کا رشتہ نا توڑ دیں اس لیے ایسے بدتمیز لڑکے جو لڑکیوں کو استعمال کر کے مار دے ایسوں کو کون اپنی بیٹی دیتا۔۔

توبہ توبہ بھلائی کا۔زمانہ نہیں رہا وہ دونوں اپنے آپ میں بولتی چلے گئے شاہ صاحب نے مٹھیاں بھینچی اب گھر جا کر کیا طوفان آنا تھا کسی کو معلوم۔نا تھا۔۔۔

عالیان مشانے سرا ہنے بیٹھا اسے سوپ پلا رہا تھا جو وہ گندے گندے فیس بنائے پیے جا رہی تھی جب کہ بات بہت کم کر رہی تھی آج ہمشہ سے تیز چلنے والی تیز گام بلکل چپ تھی جو عالیان اچھے سے محسوس کر رہا تھا مگر ابھی چپ تھا وہ اسکے

منہ سے سننا چاہتا تھا مگر شاید وہ بولتی عالیان نے اسکو سوپ پلا کر۔برتن سائیڈ پر کہے وہ ٹیسٹ کروا چکا تھا اور ٹیسٹ پوزیٹو آیا تھا وہ بے حد خوش تھا بے حد دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اس بچے کو ابھی دنیا میں لے آئے۔۔۔

کیا بات ہے خوش نہیں ہو کیا عالیان نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی بیئر ڈ پر اپنی عادت کے مطابق پھیرا تو مشا نے اسے دیکھا ۔۔

نہیں میں کیوں خوش نہیں ہو نگی عالیان بھلا یہ بھی کوئی ناخوش ہونے والی بات ہے کون پاگل اپنی اولاد کی خبر سن کر خوش نہیں ہو گا۔۔۔مشا نے بات کا پہلو بدلہ۔۔۔

تو شو بھی تو کرواتے ہیں مشا عالیان کیا بات ہے چپ چپ کیوں ہو مشا۔۔۔؟؟؟

کچھ نہیں عالیان طبیعت خراب ہے نا اس لیے بس اور کچھ نہیں مشا نے پہلو بدلہ۔۔۔

مشا میں سب جانتا ہوں تم چپ کیوں ہوں تمھارا یہ بی ہیویر کیوں ہے مگر مشا میں تمھارے منہ سے سننا چاہتا ہوں آخر بولو تو اس طرح چپ رہنے سے غلط فہمیاں بڑھتی ہیں عالیان نے مشا کے ہاتھ پر بڑھاو بڑھایا مشا نے اسے دیکھا۔۔۔

اگر جانتے ہیں تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں عالی آپ خود بتائیں کیا تھا وہ سب۔۔۔؟؟

دیکھو مشا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے بھی بلکل اسی طرح تمھاری پکس فصیح کے ساتھ دیکھیں ہیں تو،، بلکہ اس سے بھی زیادہ اہہہہ۔۔۔!!! عالیان نے بول کر دوسری جانب دیکھا تو مشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

عو،، عالی آپ کیا کہہ رہے ہیں میں،، میں قسم کھاتی ہوں عالیان کہ میں اس سے ملی تک نہیں اور وہ آپ کو بلیک میل کر رہا آپکی قسم۔۔۔

جانتا ہوں میری جان۔۔۔!!! خود سے زیادہ یقین ہے مجھے تم پر مگر یہی یقین مشا عالیان کہ یہی یقین تم مجھ پر رکھو اب جو تم نے پوچھا ہے مشا اسکا میں جواب نہیں دوں گا تمھیں اس لیے بہتر ہے خود اسکا جواب کو۔۔۔

بلیک میلنگ نا تو ہو سکتا ہے کوئی تمھیں مجھ سے بھی بد گمان کر رہا ہے اور وہ کوئی کوئی اور نہیں تمھاری پھپھو کا بیٹا ہے فصیح اس لیے بہتر ہے اس سے بات کرنے سے گریز کرو اور نمبر بلاک کرو سمجھی۔۔۔

جج،، جی عالیان ائم سوری عالی۔۔۔۔!!!

ہمم بہتر۔۔۔۔!!!! عالیان اپنے بازو فولڈ کرتا وہاں سے اٹھا مشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

عالی۔۔۔۔!!! مشا نے اسے پکارا۔۔

کہو عالیان نے اسے بغیر کہے بولا۔۔

ائم سوری آئی ٹرسٹ یو عالیان میں بس،، ائم سوری۔۔۔۔

اٹس اوکے اور اپنا دماغ میری طرف سے پاک کر لو ورنہ اچھے سے جانتی ہو مجھے سمجھیں میاں بیوی کے رشتے میں یہ سب زیب نہیں دیتا بھروسہ لاؤ اپنے میرے درمیاں شک نہیں۔وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ وہاں سے چلا گیا۔۔

سس،، سوری عالیان مشا نے پیچھے سے بولا مگر وہ آگے بڑھ گیا مشا نے ہاتھ بیڈ پر مارا۔۔۔

شٹ۔۔۔!!! کیسے کر لیا میں نے شک فصیح اہہہہہ۔۔۔۔!!!!!!

دیہان رکھنا آئیندہ اسی بیوقوفی پر کچھ بڑا نقصان اٹھاؤ گی سمجھی وہ ڈریسنگ میں بولا مشا نے سر پیٹا۔۔۔
عالیان مشا سے بلکل بھی بات نہیں کر رہا تھا وہ سو بار سوری کر چکی تھی مگر وہ اکڑو شہزادہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھا اب بھی دونوں ٹانگیں ٹیبل پر۔رکھے لیپ ٹاپ گود میں رکھے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ بڑے مصروف انداز میں اپنا کام کر رہا تھا جبکہ مشا اسے ہی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!! مشا نے عاجز آ کر اسے آواز دی کب سے بلا رہی تھی وہ سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کہو بھی مشا عالیان کے آگے بھی کچھ آتا ہے کہ نہیں بولو سن رہا ہوں بہرا تو نہیں ہو گیا میں عالیان نے ماتھے پر بل لے کر اسے دیکھا مشا نے حیرانی سے اسے دیکھا اور فورا اٹھ کر اسکے پاس آئی اسکے پاس بیٹھ کر اسکے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔

عالی میں کہہ تو رہیں ہوں ائم سو سوری نا مجھ سے غلطی ہوئی مجھے،،، مجھے اچھا نہیں لگتا عالی،،، مم،،، مجھے نہیں۔ برا دشت کہ ک،، ککوئی آپ کو اپنی زبان سے پکارے بھی اور کوئی آپکو دیکھے بھی بب،، بہت غصہ اتا ہے اور دل کرتا اسکو جان سے مار دوں وہ بے حد کیوٹ سا فیس بنا کر ناک چڑھا کر چھوٹے سے ماتھے پر بل بچھائے بولی عالیان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا اور اس ننھی سے جان پر ٹوٹ کر پیار آیا مگر وہی آکڑ کا پکا۔۔

اہاں۔۔۔!!! تو آپکو یقین ہونا چاہیے نا کہ آپکا شوہر کسی لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتا پھر بھی یہ سب خدشات اسکے ماتھے کے بل۔ فورا غائب ہوئے تھے جبکہ رگو جان میں سکون سے اترا تھا۔۔۔

نن،، نہیں نا عالی وہ اسکے کندھے پر اپنی چن ٹکا کر بولی عالیان نے چور نگاہ سے اسے دیکھا دل تو کیا کہ اس چھوٹی سی لڑکی کو وہ اپنے سینے میں بھینچ لے جو اپنے پیاری پیاری حرکتوں سے اسکی زندگی میں بے حد رونق لائی تھی عالیان نے برو اچکایا"واٹ"۔۔۔؟؟

عالی مجھے نا آپ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کہ نا میرے عالی صرف میرے ہیں ہاں یہ جو گندی گندی دو نمبر لڑکیاں ہوتی ہیں نا یہ میرے عالیان پر نظر رکھتی ہیں اب گندی نالی کی مکھیاں صاف اور خوبصورتی پر ہی بیٹھتی ہیں نا تو میرے عالیان تو لاکھوں میں ایک ہیں سب سے زیادہ ہینڈسم اور سب سے پیار لڑکیاں تو دل ہاریں گی نا اسکے شوشوں پر وہ زور سے لب دبا گیا جب کہ وہ پاؤٹ بنائے اسے دیکھے گئ۔۔
معاف کر دیں نا اپنی مشوڈارلنگ کو عالیان ورنہ میں،،، میں اور میرا بے بی چلے جائیں گے آپ سے کبھی بات نہیں کریں گے وہ ہاتھ باندھ کر بولی عالیان جگہ سے اچھلا۔۔

ہیے ڈونٹ یو ڈئیر۔۔۔!!!! کوئی نہیں جانا کہیں میں جان لے لوں گا مشا تمھاری آئندہ ایسے الفاظ بھی بولے تو وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتا اسے بازوؤں سے پکڑے اپنی جانب کر کے بولا مشا نے لب دبایا۔۔۔

کا ہوا بے بی کو۔۔۔؟؟ مشا معصومیت سے لب دبائے بولی عالیان نے اسے گھورا مشا نے لب باہر نکالے اسے دیکھا۔۔

ہمم تو ابھی کون کیا کہہ رہا تھا کہ انہیں برداشت نہیں ہے لڑکیوں کا انکے شوہر کو گھورنا ان سے بات کرنا عالیان نے دوبارہ سننے کے لیے وہ لفظ دہرائے مشا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

ہاں نہیں برادشت نہیں برداشت مجھے کیونکہ جیسے عالیان قریشی کہتا ہے کہ جو اسکا ہے وہ۔ اسکا ہے اور ایک دفعہ دل جس پر آجائے وہ وہ حاصل کر کے رہتے ہیں ایسے ہی جو مشا کا ہے وہ صرف مشا کا ہے کیونکہ مشا بھی عالیان کی ہے اور عالیان صرف مشا کے وہ جلدی جلدی میں بہت کچھ بولتی چلی گئ جس کا۔ شاید اسے اندازہ نہیں ہوا جب کہ عالیان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اور وہ اسکے قریب ہوا "اور"۔۔۔؟؟ عالیان اسے دیکھتا بولا۔۔

اور یہ کہ اب آپ مان جائیں پلیز ز ز میں بتا چکی ہو بس میں پوزیسیو ہو گئ تو اور مجھے برا لگا تھا ورنہ مجھے آنکھیں بند کر کے یقین ہے آپ پر۔۔۔!!.

ہمممم۔۔۔!!! مان تو میں جاؤں پر ایسے کون مناتا ہے مسز قریشی وہ مشا کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیے بولا مشا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تو اور کیسے مناتے ہیں کب سے سوری سوری کر رہی ہوں مانتے نہیں آپ تو وہ اپنے ہاتھ کی پشت اسکے بیئرڈ بھرے گال پر پھرتی بولی عالیان نے سکون سے آنکھیں موندیں اور ایک سکون بھرا سانس فضا میں چھوڑا ایک سکون کی لہر جسم میں دھوری تھی۔۔۔

سوری کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے نامشاڈارلنگ عالیان نے اسکی کمر کے گرد گرپ دیتے بولا وہ اسکے مزید قریب ہوئی سانس فورا اتھل پتھل ہوئی تھی۔۔

جج،، جیسے کہ وہ گردن ٹیڑھی کر کے بولی تو وہ مسکرایا۔۔۔

لومی بے بی لائک آئی ڈو۔۔۔!!! وہ آنکھ ونک کر کے اسکے قریب ہوتا بولا مشا بوکھلائی۔۔

نن،،، نن،، نہیں یہ نہیں کوئی نہیں کچھ اور وہ اسکا چہرہ اپنے دائیں ہاتھ سے دوسری جانب موڑتی بولی جو اسے نشیلے انداز میں دیکھے جا رہا تھا مگر وہ اسکے نگاہوں کی تاب نہیں لا پا رہی تھی وہ مسکرایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گردن کے گرد گھماتا بولا اور اپنا چہرا اسکے چہرے کے قریب تر کیے اسکی آنکھوں میں دیکھا مشا کے گال محض اتنے میں ہی دہک کر لال ہوئے تھے پلکوں نے رخساروں پر بے حد خوبصورت طریقے سے رقص کیا تھا وہ مبہوت سا ہو کر اسکی پلکوں کو اپنے تشنہ لبوں سے متعبر کر گیا مشا نے لمبی سانس خارج کی جبکہ عالیان نے بے خودی کے عالم میں۔ اسے صوفے کی پشت سے لگایا اور خود اسپر جھکا مشا کا لرزنا وہ صاف محسوس کر رہا تھا۔۔

ع،،عالیان کیا کر رہے ہیں ک، کوئی اجائے گا پلیز زوہ روہانسی ہوتی بولی جب کہ دل دہک دہک کر تا پاگل ہونے کو تھا دل مٹھی میں ڈھرک رہا تھا گال شرم سے تپ کر لال ہو رہے تھے جبکہ سانس اتھل پتھل ہوتی اسکا ہلک خشک کر رہی تھی۔۔

وہ اسکی بات صاف نظر انداز کر تا اسکے چہرے کی جانب جھکا اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی مشا نے اپنی آنکھیں سختی سے میچیں تھیں جبکہ وہ اپنی پیاری اور معصومانہ حرکتوں سے اسے پاگل کر بیٹھی تھی تو وہ کیسے پیچھے ہٹتا عالیان کے لب رفتار فتا اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چوم رہے تھے جب کہ وہ اتھل پتھل سانس سے صرف اسکو محسوس کر سکتی تھی اگر بیٹھی نا ہوتی تو کب سے گر جاتی آج بھی مشا کے بس میں نہیں تھا عالیان قریشی جیسے طوفان کو جھیلنا اسکے لمس سے جیسے ہی گال دہکے تھے وہاں ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ابھر آئیں عالیان کے لب جیسے ہی اسکی گردن پر گستاخیاں سر انجام دینا شروع ہوئیں مشا کو دل بند ہوتا محسوس ہوا جبھی فورا ہمت کر کے اٹھی اور اسکا حصار توڑتی آگے بڑھنے لگی جب عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور اسکے پیٹ کے گرد ایک ہاتھ گھمایا اور ایک ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹا اور اسکی کان کے قریب جھکا تمھارا دور جانا مجھے تمھارے قریب آنے کا جنون دلاتا ہے تمھاری یہ شرم مجھے تمھیں مزید شرمانے پر مجبور کرتی جان من وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکی کان کی لو کو دانتوں میں۔ دبا گیا اس سے پہلے وہ سسکتی وہ جھٹکے سے اسکا رخ موڑتا اسکی سانسوں پر قابض ہو گیا جبکہ یہ لمس اور قربت ہمشہ کی طرح جان لیوا تھی وہ اپنی منمانی کرتا پیچھے ہٹا تو وہ گہرے گہرے سانس بھرتی اسکے بازوؤں میں۔ جھولی تھی جبکہ عالیان نے دانتوں پر دانت جما کر سختی سے آنکھیں میچیں جانتا تھا کہ وہ نہیں برداشت کر پاتی اسکی شدت اسکی منمانیاں جبھی اسے بازوؤں میں اٹھایا اور اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھا اور اسکے دلکش سراپے سے فورا نظریں چڑاتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

علیشبہ اپنی دوست کے اپارٹمنٹ میں ایک کمرے میں بیٹھی تھی ہاتھ میں فون پکڑے ویڈیو دیکھے جا رہی جو راحیلہ نرس نے بھیجی تھی جو کہ کسی اور کی نہیں نمرہ کی تھی ہاں نمرہ کی آج ہاسپٹل میں نمرہ کے پاس وہی نرس تھی جس نے علیشبہ کو پناہ دی تھی اسے بچایا تھا آج اس کے پاس یہی تھی دل تو کر رہا تھا اسے بھی اسی طرح جان سے مار دے مگر نہیں وہ انسانیت سے واقف تھی مگر یہ حالت بہت سکوں دے تھے جبھی جب وہ نیم پاگل ہوتی چلائے جا رہی تھی اسکی ویڈیو بنا کر اس نے علیشبہ کو بھیجی تھی جسے دیکھ کر علیشبہ کے ماتھے پر جہاں بل آئے وہی ایک بہت زبردست سے تقریب بھی زہن میں آئی تھی اب کیا کرنے والی تھی وہ وہی جانتی تھی مگر اس وقت احان کو بچانا تھا جو غلط الزام اور جھوٹا الزام اس پر تھا وہ ہٹانا تھا احان سے بدنامی کا داغ اتارنا تھا ہاں اس نے شاید نہیں یقینا اس سے محبت کی تھی بہت محبت کی تھی اتنی کے شاید احان قریشی نے ایہا قریشی سے کی ہو مگر ان کی جوڑی آسمان پر بنی تھی اور محبت عشق جہاں ع کے بعد غ آتا وہاں یہ تو عین ممکن ہوتا ہے کہ عشق کے بعد غم تو ہے ہی ہے ایک انسان کو محبت مل جانا ایک بہت بڑی نعمت ہے مگر ہم وہی انسان ہے جو چیز یا اپنا من پسند انسان مل جانے پر بے قدری پر اتر جاتے ہیں اور وہ قدر و قیمت نہیں رہتی یہ سچ ہے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے مگر۔ جانتے ہو محبت کیا ہے محبت تو قربانی کا نام ہے جس نے اپنی محبت کی قربانی دی اس سے پوچھو محبت کیا ہے ؟؟؟ اپنی ہی محبت کو کسی اور کی جھولی میں ڈال دینا اسے کسی اور کو چاہتے دیکھنا پہلے پہل اسے لگتا تھا شاید۔ وہ صرف ایک اٹریکشن سی ہے جو احان نے پہلی بار اسکی بہت بری طرح حاصل کی ہے مگر نہیں جب سے قربانی دی جب اسے خود ایہا کو سونپا جب خود اس سے دور ہونے کا فیصلہ کیا اس کی نفرت قبول کی اسکی نفرت سکون دینے لگی تب پتہ چلا کہ وہ جو صرف لڑکوں کے ساتھ کھیلتی تھی یا ان کے دلوں کو پاؤں تلے دے دیتی تھی آج اسکا اپنا دل احان قریشی کے قدموں میں جا گرا مگر وہ ہے ہی کسی اور کا تو پتہ چلا آخر اسے محبت ہے لیکن وہ شاید ایہا جیسی ہی لڑکی ڈیزرو کرتا ہے کیونکہ قرآن خود کہتا ہے۔۔

"جیسا مرد ویسی ہی عورت" "جو مرد جیسا ہو گا اسے ویسے ہی عورت ملے گی اسکے ہم سفر کے طور پر"

اور وہ شاید اسے ڈیزرو نہیں کرتی کیونکہ وہ،،"وہ" تو گندی تھی وہ تو کسی غیر محرم کے ساتھ یہ سوچھ آتے ہیں جہاں کئ اتاولے آنسو اسکہ آنکھوں سے گر کر گالوں کی زینت بنے وہی اس نے اپنے بال نوچے۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟ آخر کیوں۔۔۔؟؟؟ میرے ساتھ ہی کیوں،، ککک،،، کیا بگاڑا تھا میں نے کسی کا جو میں ان بھیڑیوں کے ہاتھ چڑھ گئ اور خود بھی ایک بھیڑیا بن گئ کہ اپنی ہی زندگی کے ساتھ کھیل گی نہیں،،،، اس نے مجھے ایسا بنایا کہ مجھے میری ہی زات کی پرواہ نا رہی میں کیا کر رہی ہے کیا ہوں کیسی ہوں مجھے پتہ نا لگا میں اس قدر گھٹیا ہو گئ کہ شراب کے نشے میں دھت میں نے اپنا جسم ہی اا،،،،،،،ہہہ۔۔۔۔۔!!!! وہ اتنی بری طرح چلائی تھی کہ گھر کی در و دیوار ہلی تھی۔۔۔

ہمارے اسلام میں تو عورت کی عزت کی بہت اہمیت ہے کیوں نہیں ہے وہ ان قریشی خاندان کی بچیوں جیسی زرش جیسی ایہا جیسی آخر کیوں ایک ایک بندہ جس پر رشک کرے کیوں اس کا نام ان سب لڑکیوں کی فہرست میں نہیں آتا آخر کیوں کیوں وہ بھی تو انہیں کا خون ہے نا وہ بھی تو لائبہ قریشی کی بیٹی ہے پھر کیوں نہیں آخر کیوں۔۔۔۔

کیونکہ میری پرورش اس ناگن اس گھٹیا عورت نے کی ہے جس کی رگوں میں گند دھوڑتا ہے گند اخون کیونکہ اس نے اسے اچھے برے کی تمیز نہیں سیکھائی کہتے ہیں پیدا کرنے والے سے پالنے والے کا رتبہ زیادہ ہوتا مگر نہیں اس۔نے تو اپنے ہی خون کے خلاف اسے بھڑکایا حد سے زیادہ نفرت پال دی اسکی دل میں اپنے ہی خاندان والوں کے خلاف کیا احان اسے اسکی پھوپھی زاد کے طور پر قبول کرے گا جو کچھ وہ ماضی میں کر چکی ہے وہ بھول پائے گا وہ یہ کیوں سوچ رہی تھی آخر کیوں کیا وہ اسے پانا چاہتی تھی۔۔

نہیں،، ہرگز نہیں وہ تو میری شکل نہیں دیکھتا وہ اگر ایہا شاہ کے ساتھ خوش ہے تو کیوں میں کیوں سوچوں اسکے بارے میں کہتے ہیں جن کا۔ کوئی نہیں ہوتا انکا خدا ہوتا ہے میرے تو اپنے ہوتے ہوئے بھی اپنے نہیں ہیں کیونکہ انہیں تو پتہ

نہیں ہے اور آج جو انکے ساتھ ہو رہا ہے وہ صرف میری وجہ سے اور کیا اس سب کے بعد وہ مجھے قبول کریں گے کیا میری ماں مجھے اپنے سینے میں بھینچ کر بولے گی کہ

"کہاں رہ گئی تھی تو میں نے اتنا انتظار کیا،، کیا احان معاف کر پائے گا اسکے گھر والے"۔۔۔؟؟

چاہے جو بھی ہو آج میں اپنے آپ اور اپنے رب سے اور احان سے وعدہ ضرور کرتی ہوں چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اس گھر میں چلی بھی جاؤں میں احان کو کبھی نہیں دیکھوں۔ گی کبھی نہیں نام بھی نہیں لوں گی اپنی محبت کو کبھی نقصان نہیں۔ پہنچاؤں گی نا کسی اور سے شادی کروں گی صرف احان سے محبت کروں گی اور اس سے محبت کرتے کرتے مر جاؤں گی اپنی محبت میں خیانت نہیں کروں گی،، قربانی دی ہے،، خیانت نہیں کروں گی اپنے حصے کی محبت کرتی رہوں گی اسکی خوشیوں کی دعا مانگو گی اور اسے ہمشہ خوش رہنے دوں گی بہت دور چلی جاؤں گی اور اسکے عشق میں فنا ہو جاؤں گی دنیا واقع مجھ پر عش عش کرے میری محبت کی مثال دے ایسی مثال قائم کروں گی فنا ہو جاؤں گی میں فنا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی ماں کے پاس ہسپتال کے سرد سے کمرے میں بیٹھی تھیں دائمہ کو رہ رہ کر اپنی ماں کی حالت دیکھ کر غصہ آئے جا رہا تھا اب تو وہ کافی سٹیبل تھی مگر اچانک سے یونہہ نیم پاگلوں والی حالت ہو جانا اسے بہت فکر تھی اگر اگلی کورٹ کی ہیرنگ میں یہی حالت رہی اور ماں نے سچ بول دیا تو کیا ہو گا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا جبھی وہ غصے میں آ کر وہاں سے اٹھی اور باہر بڑھی جب فامیہ نے اسے دیکھا۔۔

دائمہ کہاں جا رہی۔۔۔؟؟؟

اس،،اس علیشبہ کا پتہ لگوانے کہ زندہ ہے یا مردہ آخر پتہ تو چلے معاجرہ کیا ہے جو مما کو ہر جگہ سوتے جاگتے وہ نظر آتی ہے۔۔۔؟؟

دائمہ نے سامنے میز پر پڑیں تمام چیزیں ہاتھ مار کر زمین بوس کی فامیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ہوش میں آؤ اور کیسے پتہ کرو گی تم علیشبہ کا عین ممکن ہے یہ ماں کا۔وہم ہو وہ تو۔مر چکی ہے۔۔۔فامیہ نے نیچے سے چیزیں اٹھاتے میز پر رکھے کہا دائمہ نے اپنی کن پٹیاں سہلائی۔۔۔

یہی تو کنفرم کرنا ہے کہ وہ بچ مر چکی ہے یا زندہ ہماری پیٹھ پیچھے چھڑا گھونپ رہی ہے کچھ تو گڑبڑ ہے اور یقین کرو فامیہ اگر یہ عورت زندہ ہوئی تو اپنے انہیں ہاتھوں سے اسکا گلہ دبا کر ایسے کتے کی موت ماروں گی کہ اسکی سات نسلیں یاد رکھیں گی اور پھر اس کی لاش ایک پلیزنٹ سرپرائز کے طور پر اسکی ڈی این اے رپورٹ کے ساتھ مین قریشیوں کے گھر بھیجوں گی کہ وہ اپنی جگہ سے کانپ کر ہل جائیں گے۔۔

ابھی اس وقت تمھاری ماں کو تمھاری ضرورت ہے یہی بیٹھو کہاں سے ڈھونڈو گی اسے اگر زندہ ہوئی تو مجھے نہیں لگتا پاگل ہو رہی ہو تم۔۔۔

ت،،تو وہ ایک ہی جست میں اسکے پاس قدم بڑھاتی اسکے قریب آئی اور اسے زور سے بازوؤں سے پکڑا اور اپنے قریب کیا تمھارے کہنے کا مطلب ہے مام پاگل ہیں دماغ خراب ہے انکا جو ہر جگہ انہیں علیشبہ دیکھتی ہے بولو وہ اپنی گرفت بڑھاتی بولی تو فامیہ سسکی۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے پاگل عورت چھوڑو فامیہ نے اپنا بازو اسکے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑھ کر ہٹایا اور اسے گھورا اس وقت مام تو نہیں تم پاگل لگ رہی ہو دور ہٹو۔۔۔

فامیہ میں تمھاری جان لے لوں گی مجھے تو شک ہے اس سب مین تمھارا ہاتھ ہے۔۔

دائمہ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! فامیہ نے زور سے رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ لگایا تمھارا دماغ خراب ہے جو تم یہ سب باتیں بھونک رہی ہو اپنی ماں کو خود کیوں تکلیف دوں گی انکے لیے ہی سب کر رہی ہوں۔۔

فامیہ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! دائمہ زور سے چلاتی اسکے قریب ہوئی اور اسے ایک ہی جھٹکے میں گلے سے پکڑا اور گلے پر دباؤ بڑھایا۔۔۔

جان،، جان میں تیری جان لے لوں گی فامیہ تو نہیں بچے گی وہ اپنے ہاتھوں کا بڑھاو بڑھاتی اسے پیچھے کی جانب دھکیل رہی تھی جبکہ وہ بے دم سے ہوئے جا رہی تھی جب اچانک نمرہ کی آنکھ کھلی اوور ان دونوں کو دیکھا کبھی اونچا چلائی دائمی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

دائمہ نے فورا فامیہ کا گلہ چھوڑا اور ماں کو دیکھا۔۔۔

ماں وہ اسکی جانب لپکی جبکہ فامیہ اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور نیچے گر کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی نمرہ نے دائمہ کو گھورا اور ہاتھ اٹھا کر دائمہ کو پاس آنے سے روکا۔۔

فامیہ میری بچی میری جان نمرہ نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ نا پائی جبکہ دائمہ نے مڑ کر اسے دیکھا جو گر چکی تھی دائمہ نے اپنے بال پکڑے زور سے اپنے غصے پر لعنت بھیجی جو بھی تھا وہ ان دونوں کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی مگر اس وقت غصے میں فامیہ کی باتیں اسے مزید طیش دلا گئیں اور وہ کیا کر بیٹھی جبھی وہ فورا اسکے پاس لپکی۔۔

اا،،ائی ایم۔سوری اٹھو کھڑی ہو میری جان۔۔۔!!! دائمہ نے اسے سہارا دینا چاہا مگر نادار وہ اسے جھٹک گئ۔۔

دیکھو فامیہ یو نہہ مت کرو تمھیں پتہ غصے میں میرا دماغ گھومتا اور تمھاری باتیں مجھے اور طیش دلا گئیں۔۔۔وہ اسے دوبارہ ہاتھ آگے بڑھا کر سہارا دیتی بولی مگر وہ دور ہو گئ۔۔

بھاڑ میں گیا تمھارا غصہ طیش سب مما میں بتا رہی ہوں یہ اپنے مقصد کے لیے ہماری جان بھی لے لے گی اسے کچھ۔ نہیں ہو گا وہ جسے اپنے اس حد تک پہنچایا نہیں احساس کرے گی اسکی بات سن کر دائمہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

میں کہہ رہی نا غلطی ہو گی معاف کر دو آئیندہ نہیں ہو گا سوری میری جان ائم سوری۔۔۔

دور ہٹو وہ اسے جھٹکتی ماں کے پاس آئی نمرہ نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔
آپکی طبیعت کیسی ہے ماما آپ پلیز زکوئی بات کوئی بھی کسی بھی قسم کا وہم اپنے اوپر حاوی مت کیا کریں۔۔

مما میری جان میں آپکے وہم کو آپ سے دور کر دوں گی آپکی دائمی ہے نا میں آج ہی پتہ لگواتی ہوں دائمہ نے ماں کا۔ چہرا ہاتھوں میں لیا۔۔۔

ہاں وہی دائمہ جو اپنی بہن کو۔ جان سے مار رہی تھی ہاں نمرہ چلائی تو دائمہ نے آنکھیں میچیں۔

نہیں میری جان نہیں تم دونوں میں جان بستی ہے میری میں کیسے مما اسکی باتیں بہت عجیب پتہ نہیں کس کی زبان بول رہی تھی یہ۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے دائمہ تم لوگ ایسے لڑو گے تو پھر دشمنوں سے خاک لڑو گے مضبوط بنو اور مل کر کام کرو ورنہ بکھر گئے تو کچھ نہیں۔ ہو گا سمجھے۔۔۔

سس، سسوری میری جان سوری ناں فامی آئی لو یو اس نے دونوں کو گلے لگایا جبکہ آنکھوں میں خون اترا تھا کہ وہ۔ اب اور برداشت نہیں کر سکتی جلد کچھ نا کچھ کرنا ہو گا۔۔۔

شاہ صاحب وہ سب باتین سن کر گھر کی راہ لے کر گھر آئے رہ رہ کر ڈاکٹر دورانی اور ڈاکٹر راٹھور کے الفاظ انکے کانوں میں گونج رہے تھے انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ قریشی ہاؤس جا کر ابھی سب دھرم بھرم کر دیں وہ فورا گاڑی سے اترے اور ہاتھ ہلا کر کلائی پر بندھی واچ کو درست کیا جبکہ چشمہ اتار کر پاکٹ میں رکھ کر کوٹ درست کرتے وہ آگے بڑھے اور ماتھے پر بل لیے گھر کی چوکھٹ پار کی ایک طائرانہ نگاہ نے سارے گھر کا جائزہ لیا جہاں کوئی بھی نہیں تھا ہاتھ

پیچھے باندھے اور آکر لاؤنج میں کھڑے ہوئے اور نگاہ کا مرکز اوپر دو کمرے بنے جو اس وقت بند تھے شاہ صاحب نے لمبی سانس کھینچ کر اپنے آپ کو ریلیکس کیا اور تھوڑا اونچا مخاطب ہوئے۔۔

سارہ۔۔۔۔۔۔!!!!

سارہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!! وہ اونچا چلائے سارہ بیگم کمرے میں بیٹھی اپنی جگہ سے اچھلیں۔۔۔

اللہ اللہ خیر یا اللہ کیا ہو گیا اب ہم سے کیا ہو گیا وہ فورا بیڈ سے اٹھ کر اپنے چپل پہنے بغیر باہر بھاگی آئیں شاہ صاحب نے انہیں گھورا ڈارہ بیگم کے قدم کمرے کی دہلیز پر ہی رکے تھے شاہ صاحب نے مڑ کر انہیں گھورا۔۔۔

سارہ بیگم یہاں آیئے شاہ صاحب دانت پیس کر بولے سارہ بیگم ڈرتی آگے آئیں اور آکر انکے سامنے کھڑے ہوئی۔۔

کک،، کیا ہوا شاہ صاحب سب خیریت تو ہے۔۔۔؟؟؟یونہہ اچانک غصے میں کیوں آگئے ہیں پہلے تو پلیز زریلکس رہیں غصہ مت ہوں۔۔۔

چپ ہو جایئے۔۔۔۔۔۔؛!!! وہ یک دم۔دھاڑے سارہ بیگم جگہ سے اچھلیں اور زبان کو تالا لگا تھا۔۔۔

شششش،، شمائلہ پانی لاؤ سارہ بیگم نے ڈر کر ملازمہ سے کہا تو وہ فورا پانی کے آئی شاہ صاحب گلاس تھام کر زور سے ٹیبل پر رکھا اور سارہ بیگم کو گھورا۔۔۔

ایہا کدھر ہے وہ دانتوں پر دانت جمائے بے حد غصے سے بولے سارہ بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

کک،، کیوں شاہ صاحب خیریت ایہا سے کچھ ہوا کوئی غلطی ہو گئی ہے اس سے سارہ بیگم نے ڈر کر پوچھا شاہ صاحب نے انہیں دیکھا۔۔

میں جو پوچھ رہا جواب دیں ایہا کہاں ہے۔۔۔۔؟؟ ایہا وہ یک دم اتنا تیز دھاڑے کے باہر سے آتے ایہا اور سعیر دروازے کی دہلیز پر اچھلے تھے ایہا نے اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھا اور حیرت سے ڈیڈی کو دیکھا جبکہ سعیر نے اس اپنے حصار میں لیا۔۔

انہیں کیا ہو گیا کیوں چلا رہے ہیں اب سعیر نے اسے خود سے لگایا خود سے ہی استفسار کیا جب ایہا نے اسے دیکھا۔۔

بھائی۔۔۔!!! ڈیڈی غصے میں۔۔۔!!! وہ کانپتی کچھ بول نا پائی جب سعیر اسکے ساتھ الٹے پیر واپس بھاگا اور پیچھلی سائیڈ سے گھر میں آئے،، پیچھلی سائیڈ کی سیڑھیوں میں اسے گود میں اٹھائے وہ دو دو سڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر پہنچا اور ایہا کو وہی سے نیچے جانے کا اشارہ کیا۔۔

جاؤ ایہا اور کہنا آنکھ لگ گئی تھی یہ مت کہنا بھائی کے ساتھ خالہ کے گھر گئے تھے جانے کیوں پر سعیر نے چھپانے میں ہی بہتری جانی اور بھائی کا پوچھیں تو،، تو کہہ دینا ہسپتال گئے ہیں پٹی کروانے اوکے۔۔

ا،،اوکے بھائی وہ فور اپنا حجاب کھولتی گلے میں ڈوپٹہ ڈالتی بالوں کو بکھرا کر نیچے کی جانب بڑھی اور فور اینچے شاہ صاحب کے سامنے آئی۔۔

کہاں تھی تم۔۔۔؟؟ ایہا کے آتے ہی شاہ صاحب نے پہلا سوال یہ کیا تو وہ گھگھیا گئ۔۔

ڈڈ،،ڈیڈی وہ میں،، آنکھ لگ گئ تھی میری میں سو رہی تھی وہ نظریں چرا کر بولی تو شاہ صاحب نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔۔

ہمم۔۔۔!!!. بہتر یہ بتاؤ احان کہاں ہوتا بات ہوتی تمھاری اس سے یہ بولنے کی دیر تھی کہ اوپر کھڑا سعیر اپنی جگہ سے اچھلا اور فور اریلنگ سے جھک کر نیچے دیکھا۔۔۔

ڈیڈی گھر ہی ہوتے ہونگے مجھے نہیں معلوم میرے سے بات نہیں ہوتی وہ نگاہیں جھکائے بولی شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔۔

ایہا سچ بولیے جو پوچھا جا رہا ہے بیٹا شاہ صاحب تھوڑا سختی سے مگر آرام سے بولے تو ایہا نے ڈیڈی کو دیکھا۔۔

ڈیڈی میں سچ کہہ رہی ہوں پکا والا وعدہ مجھے نہیں معلوم میری بہت کم بات ہوتی ہے ان سے۔۔۔

اور وجہ کیا فون نہیں کرتا یا اٹھاتا نہیں ہے۔۔۔؟؟؟شاہ صاحب صوفے پر براجمان ہوئے سعیر نے اوپر کھڑے لب کاٹا اور فورا وہاں سے نیچے آیا جب شاہ صاحب نے اسے گھورا۔۔

آیئے برخوردار آیئے تشریف لایئے آپ کا ہی انتظار تھا شاہ صاحب گھوری سے نوازتے سعیر کو دیکھا وہ ابیہا کے پہلو میں کھڑا ہوا۔۔۔

جی ڈیڈی خیریت آپ نے یاد کیا وہ شرارتی انداز میں خود کو کمپوز کرتا بولا شاہ صاحب نے اسے مزید گھورا وہ سریس ہوا ۔۔

کک،، کیا ہو گیا میں نے کیا کر دیا اب وہ کندھے آچکا کر دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کو اشارہ کرتا بولا سارہ بیگم نے کندھے اچکائے۔۔

کیا ہوا ہے شاہ صاحب بتائیں گے آپ کیوں بچوں کی عدالت لگائے بیٹھے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟سارہ بیگم اب کی بار سامنے آئیں تو شاہ صاحب نے انہیں گھورا۔۔۔

آپ چپ رہیں۔۔۔۔!! مجھے ان سے بات کرنے دیں مہربانی کریں مجھ پر خاموش کھڑی رہیں۔۔۔۔
شاہ صاحب نے یہ بول کر۔ سعیر کی جانب دیکھا اور ایک نظر اوپر ایان کے بند کمرے کو۔۔۔
ایان کدھر ہے سعیر۔۔۔۔۔؟؟؟

بب،، بھائی تو باہر گئے ہیں ڈیڈی میں نے ہی بھیجا ہے وہ گھر بیٹھ کر مرجھا گئے تھے اس لیے آجائیں گے۔۔

کب تک ٹائم دیکھو۔۔۔؟؟؟شاہ صاحب نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے اسے بتایا سعیر نے حلق تر کیا اور اپنا سر کھجایا۔۔۔

بس آج یہ گھڑی صبح کے 4 تو بجائے گی جب وہ ٹپکیں گے یا پھر صبح کے گیارہ وہ منہ میں بڑبڑایا شاہ صاحب نے ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا۔۔

کیا بڑبڑائے جا رہے ہو سعیر اونچا بولتے زبان کو تکلیف ہو رہی۔۔

ہیں نہیں تو ڈیڈی آنے والے ہونگے آدھا گھنٹا تو ہوا ابھی وہ صفائی سے جھوٹ بول گیا سارہ بیگم جگہ سے اچھلیں خود دیکھا تھا ان نے تینوں کو باہر جاتے سعیر نے ماں کو دیکھ کر لب دبا کر آنکھ ونک کی تو وہ مزید گھور کر رہ گئیں جبکہ اس ڈھیٹ آدمی نے انہیں فلائنگ کس دی۔۔۔

خیر میں جو۔پوچھنا چاہتا ہوں مجھے اسکا سچ اور ایک دم سہی جواب چاہیے جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے سمجھے تم دونوں وہ انگلی اٹھا کر دونوں بہن بھائی کو وارن کرتے بولے ابیہا نے نا سمجھی سے بھائی کو دیکھا جبکہ سعیر نے ابیہا کو۔۔

سعیر احان کا کچھ اتا پتہ ہے کچھ پتہ ہے تمھارے سسرال اور تمھاری بہن کے سسرال قریشی ہاؤس میں کیا ہو رہا ہے ہماری بیٹھ پیچھے کیا کر رہے ہیں۔۔

کیا مطلب ہے ڈیڈی ادھر کیا ہونا ہے اور احان ظاہری سے بات ہے گھر میں ہوتا ہے اس نے کہاں جانا ڈیڈی وہ نگاہیں چراتا بولا شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔۔

دیکھو سعیر تمھیں تمھاری بہن کی قسم سچ بتاؤ مجھے پتہ تمھیں سب سچ پتہ ہو گا اس لیے اپنی بہن کے ایک بہتر مستقبل کے لیے بولو احان کہاں ہوتا ہے۔۔۔۔؟؟؟

ڈیڈی جان وہ چلتا انکے قریب ایا اور صوفے سے نیچے فرش پر بیٹھا اور اپنے دونوں ہاتھ انکے گھٹنوں پر رکھے شاہ صاحب بہت غور سے اسے دیکھ رہے تھے جو اب تھوڑا کنفیوز تھا۔۔
دیکھیے ڈیڈی میں نے جب بھی دیکھا وہ گھر ہی ہوتا ہے سچ میں ایہا کی قسم وہ گھر میں ہوتا ہے آپ بے شک دیکھ آئیں وہ لب کاٹتا بولا شاہ صاحب نے اسے رکھ کر ایک لگائی وہ جگہ سے اچھلا۔۔

ڈیڈی کیا ہو گیا ہے یار میں جھوٹ نہیں بول رہا یار۔۔وہ کھڑا ہوتا بولا مگر شاہ۔صاحب ہتھے سے اکھڑے۔۔

بکواس نہیں میرے سامنے سعیر شاہ تم سب جانتے ہو اور پھر بھی بہن کی جھوٹی قسم کھاتے تمھیں شرم حیا نا آئی۔۔۔

ارے ڈیڈی یار جھوٹ نہیں ہے میں کیوں کھاؤں گا بہن کی جھوٹی قسم وہ گھر میں ہوتا ہے ابھی ہم وہاں مجھے،، مجھے عالیان نے بلایا تھا میں لے کر گیا تھا ایہا کو تو وہ وہاں تھا نا ایہا تھا نا۔۔

جی ڈیڈی تھے وہ وہاں پر۔۔۔۔!! ایہامنہ میں منمنانی تو شاہ صاحب نے زور دار مکا ٹیبل پر مارا ایہا اور سعیر جگہ سے اچھلی سارہ بیگم فورا آگے آئیں۔۔۔

کیا ہو گیا آپکو کیوں غصہ ہو رہے ہیں شاہ صاحب کچھ تو بتائیں اچانک احان کا کیوں پوچھنے لگے ہیں آپ،،، اپ ہمیں بھی تو کچھ بتائیں۔۔

سننا ہے تو سنو،، سنو پھر سارہ بیگم کہ ہماری بیٹی کا شوہر اور ہمارا داماد کسی لڑکی کو استعمال کر کے اسکو بے دردی سے قتل کرنے کے الزام میں پولیس تھانے کے چکر کاٹ رہا ہے مجھے باہر ڈاکٹر دورانی اور ڈاکٹر راٹھور نے بتایا ہے۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟ ایہا کی آواز کھائی سے آئی تھی یہ بات تو ختم ہو چکی تھی یعنی پھر سے کاٹا کھل گیا۔۔

ہاں ایہا شاہ ہاں،،، تمھارے شوہر نے لڑکی کو۔ استعمال کر کے مار دیا۔۔

یہ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ ڈیڈی میں جانتا ہوں احان کو وہ ایسا کیوں کرے گا ڈیڈی اس پر جسٹ الزام ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا میں نہیں مانتا سعیر نے رخ مڑا شاہ صاحب نے اسے مزید گھورا۔۔۔

بکواس نہیں کرو سعیر شاہ اپنے کانوں سے سن کر آرہا ہوں دیکھا ہے احان کے خلاف ثبوت ہے وہ یہ ہے کہ آواری ہوٹل میں وہ اس سے بند کمرے میں مل کر ارہا ہے۔۔

ڈیڈی۔۔۔!!! ایہا اچانک تڑپ کر چلائی تو شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔

کیا ہو گیا ڈیڈی آپکو،، میرے ہی سامنے میرے ہی شوہر پر ایسا گھٹیا الزام لگاتے اپکو کچھ ہو نہین رہا اج میں پوچھتی ہوں اپکو شرم نہیں ارہی۔۔

ایہا۔۔۔!!! شاہ صاحب حیرت سے بولے وہی سارہ بیگم جگہ سے کھڑی ہوئیں۔۔

ایہا یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم اپنے بابا سے پاگل ہو۔۔۔

بات،،، بات کرنے والی رہ کہاں گئ ہے مسز شاہ،،، آپکے شوہر میرے شوہر پر اس طرح کا گھٹیا الزام لگائیں گے تو میں بتا رہی ہوں برداشت نہیں کروں گی اور بغیر رخصتی کے احان کے پاس چلی جاؤں گی وجہ یہ کہ مجھے اپنے احان پر انکی محبت پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے ڈیڈی سمجھے آپ کچھ بھی کہنے سے پہلے سو بار سوچھ لیے گا۔۔

ایہا۔۔۔؛؛! سعیر نے آگے بھر کر اسے فورا تھاما اور خود سے لگایا،، ایہار یلکیس ڈیڈی ہے نا ایسے نہیں کہتے۔۔۔

کیوں،،، آخر کیوں نہیں بھائی کیوں ریلکیس میں ہی کیوں یہ کسی کی بھی باتیں سن کر کچھ بھی بولیں گے میں برداشت نہیں کروں گی ڈیڈی اور اپ سب کو بتادوں مجھے احان پر بھروسہ ہے آنکھیں بند کر کے جتنی محبت ان نے مجھ سے کی ہے شاید کی میں کر پاؤں،، شدت کی محبت پر میں شک کروں تو تف ہے مجھ جیسی بیوی پر جب تک میں اپنے کانوں سے

اپنے احان کے منہ سے نہیں سنو گی کہ ان نے ایسا کچھ کیا تب تک یہ ایہا قریشی کسی کی بولی بات پر یقین نہیں کرے گی سمجھے آپ سب وہ انگلی اٹھا کر سب کو وارن کرتی بولی سارہ بیگم شاہ صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ایہا تم کل کے آئے شوہر کی وجہ سے اپنے باپ کو جھوٹا ٹھہرا رہی ہو اس کے سامنے کھڑی ہو گئ ہو شاہ صاحب اونچا دھاڑے ایہا نے لال۔انکھوں سے دیکھا تھا انہیں۔۔

نہیں بابا جان،،، نہیں میں آپکو جھوٹا نہیں کہہ رہی میں بس یقین نہیں کر رہی کیونکہ ایک میاں بیوی کے رشتے میں بھروسہ پہلی چیز ہے اور مجھے میرے شوہر پر ایسا ہی یقین ہے کہ کوئی بھی بولے گا میں یقین نہیں کروں گی اور وہ لڑکی،، وہ لڑکی شروع دن سے میرے احان کے پیچھے تھی اب تو میں ہر گز نہیں یقین کر سکتی۔۔۔

اور جو تمام یوٹیوبرز اور ٹی وی اینکر گلہ پھاڑ پھاڑ کر چینخ چینخ کر تمھارے شوہر کی کرتوتوں کو بتاتے پھر رہے ہیں وہ آوارہ ہوٹل کے بند کمرے۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! وہ آگے بولنے سے پہلے اونچا چلائی تھی اور ہاتھ اٹھا کر رکا اور فورا دونوں ہاتھ انکے سامنے جڑے،،ڈیڈی مجھے گھٹیا بد تمیز بیٹی بننے پر مجبور نہیں کریں ڈیڈی،، ایک انسان ہی انسان کو بد تمیزی اور اپنے تہزیب بھولنے پر مجبور کرتا ہے اور آپ اس وقت وہی کر رہے ہیں ڈیڈی وہ ہاتھ جوڑتی نیچے بیٹھتی چلی گئ اور رو گئ مت روندیں میری محبت کو یونہہ اپنے الفاظ سے پلیز زمیں اپکو اجازت نہیں دیتی کہ آپ میرے احان،، میری محبت،، میرے شوہر کو اس طرح کے الفاظوں کی زد میں لائیں پلیز ڈیڈی وہ انکے قدموں میں سر رکھ گئ شاہ صاحب کا دل ڈوبا اور اسے دیکھے گئے فورا دو قدم دور ہوئے۔۔۔

کھڑی ہو یہ کیا کر رہی ہو تم ایسا کھڑی ہو،،شاہ صاحب نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا وہ لڑکھڑا گئی جب سعیر نے اسے تھاما۔۔

ڈیڈی پلیز زززز بسسس کریں وہ نہیں برداشت کر پائے گی پلیز زز ایسا کمرے میں جاؤ شاباش۔۔۔

ڈیڈی ایک بات یاد رکھیے گا دنیا کچھ بھی کہے چاہے دنیا کی نظر میں وہ مجرم کیوں نا ثابت ہو جائیں مگر میرے نظر میں وہ یہاں وہ اپنے ہاتھ بلند کرتی بولی یہاں انکا مقام رہے گا جب تک میں انکے منہ سے نہیں سنو گی اور اگر کوئی انہیں کچھ کہے گا ہزار ایسے دو ٹکے کے ڈاکٹرز یا کوئی بھی ہر ایک کی زبان گتھی سے کھینچ کر میں کتے بلیوں کو ڈال دوں گی برداشت نہیں کروں گی کیونکہ وہ محبت ہے میری عشق ہے اور میں اپنے بھائیوں کی ہی بہن ہوں،،ہاں میں ایسا شاہ ہوں،، سعیر شاہ اور ایان شاہ کی بہن،،احان قریشی کی اکلوتی محبت اور اسکا عشق اسکی بیوی اور وہ میرے شوہر بات ختم کوئی کہیں نہیں جائے گا وہ کہہ کر اوپر بڑھ گئی۔۔۔

تو ہی ہے،،تو ہی تو ہے۔۔

میرا جنون۔۔۔۔

تو ہی ہے تو ہی تو ہے۔۔۔

دل کا سکون۔۔۔

تو ہے جس کے بنا۔۔۔

میں جی نا سکوں۔۔۔

اس کے جاتے ہی شاہ صاحب نے زور سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری سعیر نے انہیں دیکھا۔۔

ڈیڈی یقین کریں یہ صرف ایک ریومر ہے اور کچھ۔ نہیں آپ خود سوچیں احد انکل کی پرورش یونہہ ہو سکتی ہے کہ انکا بیٹا کسی لڑکی کو کیا ڈیڈی وہ ایسا نہیں ہے بچپن گزارا ہے ایک ساتھ کیسے۔۔۔

یہ تو اب قریشی ہاؤس چل کر ہی پتہ چلے گا چلو سعیر میرے ساتھ شاہ صاحب آگے بڑھے سعیر کی سانس اٹکی۔۔۔

اوو نو احان تو سچ بول دے گا شٹ۔۔۔۔!!!! ڈیڈی۔۔۔!!! ڈیڈی رکیں یار وہ شاہ صاحب کے پیچھے بھاگا اور انکو تھاما ۔۔

ڈیڈی کیوں،، میں بتا رہا ہوں۔۔۔

سعیر بکواس نہیں مجھے جانا ہے تو جانا ہے اور دیکھ لینا تمھارے اس میں تھوڑا ہاتھ بھی ہوا کہ تم اس بارے میں جانتے ہو تو ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکلواؤں گا سمجھے شاہ صاحب نے اسے گھورا سعیر نے دانت کچکچائے اور فورا شاہ صاحب کے پیچھے گیا مگر اس سے پہلے بھائی کو میسج کرنا نا بھولا۔۔۔

"ڈیڈی کو پتہ لگ گیا احان کے معاملے کے بارے میں اب جا رہے قریشی ہاؤس جس کا ڈر تھا وہی ہوا اب کیا قہر ڈھائیں گے نہیں معلوم"۔۔

ایان جو اپنی غصے وحشت اور غم میں وہی فارم ہاؤس کے لاونج میں صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے ایک بازو اپنہ آنکھوں پر رکھے بیٹھا تھا میسج ٹون پر آنکھ کھولیں اور ہاتھ ہٹا کر دیکھا سکرین پر سعیر کا میسج پر کر وہ جگہ سے اچھلا۔۔۔

اوو تیری۔۔۔!!! گئی بھینس پانی میں ایان نے مسیج کیا تو سعیر نے آگے سے دانت نکالے۔۔

"نوپ۔۔۔!!! گئی ابیہا پانی میں " سعیر نے میسج ٹائپ کر کے لب دبایا۔۔

"شٹ اپ شرم کرو۔۔۔!!! کچھ کرو یہ ٹھیک نہیں ہے سعیر"۔۔۔

"کچھ نہیں ہو سکتا بھائی جان اب ڈیڈی کو سب پتہ چل گیا ہے پتہ نہیں کونسے ڈاکٹر نے آگ لگائی لیکن تیلی پرفیکٹ لگائی تھی اب بس ٹوسٹ کا انتظار کریں ویٹ فار ٹھریلڈ"۔۔۔

اللہ خیر مجھے انفارم کرتے رہنا۔۔۔!!!

شیور بھائی۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد قریشی ہاؤس پہنچے تو شاہ صاحب نے آؤ دیکھا نا تاؤ اور فورا اندر کی جانب بڑھے ملازمہ نے آکر دروازہ کھولا تو وہ بے حد غصے میں اندر آئے تو سامنے بیٹھے احد صاحب فورا سے کھڑے ہوئے۔۔

شاہ۔۔۔!!! وہ مسکراتے انکے پاس آئے مگر شاہ صاحب نے ہاتھ کھڑا کر کے انہیں پاس آنے سے رکا ان نے حیرت سے شاہ صاحب کو دیکھا۔۔

کیا ہو گیا ہے شاہ صاحب آپ اس وقت یہاں اور غصے میں کیوں آمنہ نے انہیں دیکھ کر استفسار کیا۔۔

تم لوگوں کو کیا لگا تھا ہو نہی ہمارے ساتھ گیم کھیلتے رہو گے اور ہمیں پتہ نہیں لگے ہمیں تمھارے بیٹے کے کرتوت پتہ نہیں لگیں گے۔۔

کیا مطلب ہے یہ کیا بکواس ہے شاہ کیا بولے جا رہے ہو کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟ احد صاحب نے اب کی بار انہیں گھورا تو وہ طنزیہ ہنسے۔۔

سچ۔۔۔۔ اتنے بھولے کیسے ہو سکتے ہیں اتنا گندا گیم۔۔

شاہ صاحب آمنہ بیگم انہیں دیکھتی دھاڑیں،، فضول بات برداشت نہیں کروں گی میں جو بات ہے صاف صاف بولیں ورنہ آپ جا سکتے ہیں اگر آپ زلیل کرنے آئے ہیں۔۔۔

واہہہہ۔۔۔۔۔!!!! واہہہہ مسز قریشی کیا کہنے ہے مین تب تک نہیں جاؤں گا جب تک احان قریشی اپنے منہ سے مجھے یہ نہیں بتائے گا کہ کیوں اس لڑکی کو۔مارنے کی نوبت آئی اسے ہاں۔۔۔۔

نہیں مارا اس نے نہیں مارا میرے بیٹے نے کسی لڑکی کو۔۔۔۔۔۔۔!!! آمنہ اچانک سے دھاریں اوپر سے اترتا احان اپنی جگہ ساخت ہوا تھا وہ پاگل نہیں ہے منہ اٹھا کر کسی کو بھی مار دے مارنا تھا تو اسے وہی نمرہ کی بیٹی ملی تھی کوئی اور کیوں نہیں مارنا ہی تھا تو کیوں وہ آپکی بیٹی سے نکاح جیسا پاکیزہ رشتہ بناتا وہ اسے بھی استعمال کرتا تا وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بولیں شاہ صاحب نے گھور کر انہیں دیکھا۔۔

بکواس بند کرو کیا پتہ کہ وہ اسے بھی۔۔۔۔۔۔وہ بول ہی رہے تھے جب اوپر کھڑا احان چلایا۔۔۔

بس۔۔۔۔!!! بس ایک لفظ اور نہیں۔۔۔۔!! میری محبت اور میری ایہا کے خلاف ایک لفظ نہیں وہ ماں کو حصار میں لیے بولا جبکہ احد صاحب آگے آئے۔۔

کیا میاں اب کیا رہ گیا ہے تمھارے بولنے کے لیے بولو احان قریشی کیوں گئے تھے اس لڑکی سے ملنے اور کب سے چل رہا ہے یہ سیکریٹ ریلیشن شپ۔۔۔

کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے میرا کوئی بھی نہیں غلطی ہو گئی مجھ سے کہ میں اس سے ملنے گیا اس نے خود بلایا تھا کچھ نہیں کیا میں نے۔۔

تم کیوں صفائیاں دے رہے ہو احان انہیں یقین نہیں ہے کسی دوستی میں سب سے پہلا رشتہ یقین کا ہوتا ہے بلکہ ہر رشتے میں لعنت ہے پھر ایسی دوستی پر جو اپنے دوست کی پرورش پر اسکے گھر میں کھڑا سوال اٹھا رہا ہے۔۔۔

مجھے کوئی صفائی چاہیے بھی نہیں یہ سب بہت ہو گیا پہلے بھی پورا دن تمھارا بیٹا تھانے گزار کر آیا ہے اور اب اور نہیں بلکل نہیں ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری واہہہ کیا کہنے چھپایا بھی تم لوگوں نے ہم سے چور کی داڑھی میں تنکا۔۔

بکواس بند کرو شاہ اپنی میں کچھ نہیں سنوں گا۔۔۔

ہاں تو پھر ابھی اور اسی وقت ایہا کو طلاق دو احان قریشی آج ابھی اسی وقت۔۔۔۔!!!
قریشی ہاؤس میں کھڑے شاہ صاحب شدید اونچا دھاڑے تھے کہ پورا قریشی پیلس ہلا تھا۔۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شاہ۔۔۔!!!!
ایسا کیسے ہو سکتا ہے،،، تمھی۔یقین نہیں ہے کیا میرے بیٹے پر مجھ پر احد صاحب بھی گویا غصے میں اسکے سامنے آئے

۔۔۔

اووو کمون۔۔!!!
تمھارا بیٹا دو بار جیل سے ہو کر آچکا ہے،،اس بار تو حد ہی ہو گئی ہے،، مسٹر احد قریشی کہ احان صاحب نے اپنی حاضری کوٹ میں لگوانی ہے ہم ایسے خاندان سے رشتہ نہیں جوڑ سکتے جس پر اس طرح کی بھتان اور تہمتیں ہوں،،اور تو اور اس لڑکی سے ملنے کے لیے خود تمھارا بیٹا گیا تھا اس نے منہ سے بولا ہے کل کو میری بیٹی اس سب کا حصہ بنتی ہے یا اس پر کوئی۔بات آتی ہے میں برداشت نہیں کروں گا،،اس لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس وقت اس رشتے سے میری بیٹی کو طلاق دے۔۔

انکل آپ کیا کہہ رہے ہیں میں ایہا کو نہیں چھوڑ سکتا،،،مین مر جاؤں گا مگر آپ کی بیٹی کو طلاق نہیں دوں گا ہر گز نہیں آپ سے جو ہوتا ہے آپ کر لیں۔۔۔

چٹاخ۔۔۔!!!

ایک زوردار تھپڑ احان قریشی کے منہ کی زینت بنا تھا۔۔۔بکواس بند کرو اپنی احان قریشی۔۔۔

شاہ صاحب۔۔!!!

آمنہ بیگم تڑپ کر دھاڑی تھیں۔۔۔!!!

جبکہ شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں چپ رہنے کا کہا۔تھا۔۔

نہیں رہوں گی میں چپ ہر گز نہیں ارے آپ نے تو دوستی کا بھرم بھی نا رکھا،،ناہی انسانیت کا40سال شاہ صاحب 40سالا یہ بونڈیہ دوستی اپنے سارا بھرم توڑ دیا ہے۔۔۔

آپ کیا کہتے ہیں احان خود آپکی بیٹی کو چھوڑے گا بہت برداشت کر لی تذلیل مگر یاد رکھنا مسٹر شاہ کہ تمھیں اگر زندگی پر کسی موڑ پر لگانا کہ میرا۔بیٹا بے گناہ ہے تو معافی مانگنے نا آنا کیونکہ ہم معاف نہیں کریں گے تمھیں۔۔۔

ماما۔۔۔!!!

احان تڑپا۔۔۔!!!

ہر گز نہیں یہ کرنے سے پہلے میں مرنا اپنی موت کو گلے لگانا بہتر سمجھو گا مگر اپنی ایہا کو نہیں چھوڑوں گا۔۔

میاں،،جب ہوٹل میں لڑکی سے ملنے گئے تھے تب سوچنا تھا پتہ تم پر کیسے کیسے الزام۔۔۔

بسسسسس۔۔!!!!!!اس سے پہلے وہ کچھ اور اول فول بولتے آمنہ بیگم دھاڑیں۔۔
بس۔۔۔!!!!اور کچھ نہیں میں اپنے بیٹے پر کوئی بات برداشت نہیں کروں گی،،میری اولاد کیا ہے کیا نہیں یہ میں جانتی ہوں آپ کو اپنی بیٹی الگ کرنی ہے نا!!!!تو ٹھیک ہے مسٹر شاہ۔۔۔۔!!!!
آپ کل ہی خلہ کے پیپرز بنواٸیں مین سائن کرواؤں گی اپنے بیٹے سے۔۔۔

مما یہ کیا کہ رہی ہیں آپ۔۔؟؟؟وہ تڑپ ہی تو گیا میں نہیں کر سکتا ایسا بلکل نہیں

شٹ اپ احان قریشی،،، تمھیں اب بھی ایہا کی پرواہ ہے اور جو تمھاری پرورش اور تم پر الزام لگ رہا ہے وہ آمنہ قرب سے بولی تھیں شاہ صاحب نے برادشت کرتے پہلو بدلہ تھا آخر اتنے سالوں کی دوستی کا سوال تھا۔۔

اگر ایسا ہی ہے تو اپنے بیٹے سے کہہ دو شاہ۔۔۔!!!کہ میری بیٹی زرش احد قریشی کو طلاق دے پہلے پھر میرا احان بھی تمھاری بیٹی ایہا کو طلاق دے دے گا۔۔
احد صاحب نے کوئی لگی لپٹی نا رکھی صاف صاف بولے۔۔۔شاہ صاحب نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا۔۔

ا!،انکل سعیر کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچی تھی۔۔

بس۔۔۔۔!!!!جیسے کو تیسا تمھارا بیٹا،،میری بیٹی کو طلاق دے دے گا تو ٹھیک ورنہ ایسا بھی ایسے ہی رہے گی وہ جو اس سے ناراض ہو کر گھر آئی تھی احد صاحب نے اسے خود کی طرف کھینچا جبکہ وہ دم خود سی وہاں کھڑی سب سن رہی تھی تمام۔شور سنتے سب کے سب نیچے جمع ہوئے تھے وہ کٹی ڈال کہ طرح باہ کے سینے سے الگی بڑی مشکل سے خود کو سنبھالے سر بڑی طرح چکڑایا تھا

مگر بہت جلد آگے بڑھ کر اس پاگل سر پھرے انسان سعیر شاہ جس کا میٹر پوری طرح گھوما تھا اسے بازو سے دبوچ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔

ایک بات آپ سب سن لیں،،،یہ سب آپ لوگوں کا مسلئہ میں اپنی زر کو نہیں چھوڑوں گا کیوں ڈیئر ڈارلنگ وہ دانت پیس کر اسے گھورتا اپنے قریب کرتا بولا یہ۔وٹے سٹے والی سکیم کہیں اور چلایئے گا یہاں نہیں چلنے والی۔۔۔

چچ،،چھورین مجھے سعیر۔۔۔۔

درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔

بہت ہو گیا زرش سعیر شاہ یہ روٹھنے منانے کا کھیل اب نہیں منہ بند رکھو اور چلو یہاں سے وہ دھاڑا۔۔

چھوڑو میری بیٹی کو۔۔!!

احد صاحب دھاڑے۔۔۔۔!!!

اگر کوئی بھی میرے اور اسکے قریب آیا،،،میں جان لے لوں گا پہلے اسکی اور پھر اپنی وہ جھٹکے سے اپنی گن نکالتا جو ہر وقت اسکے پاس ہوتی تھی زرش کے سر پر رکھتا بولا۔۔

پاگل ہو گئے ہو سعیر شاہ۔۔۔!!!نیچے کرو اسے۔۔۔!!!.

عالیان اور شاہ صاحب اونچا دھاڑے تھے۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔۔۔!!!کوئی قریب مت آنا۔۔

وہ دھمکی دیتا اس پر اور خود پر گن تانے اسے گھسیٹتا باہر لے گیا وہ چلاتی رہ گئ۔۔

بابا۔۔!!!

مما۔۔۔!!!

چھوڑو مجھے سعیر شاہ۔۔۔۔۔!!!!!!

مگر سعیر گنگا بہرا بنے کار سے گاڑی میں پہنچ چکا تھا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگائی۔۔۔

اپکو سمجھ نہیں آ رہی سعیر شاہ آئی ایس لیو می چھوڑیں مجھے مجھے۔نہین جانا اپنے ساتھ۔۔۔۔

اور تمھیں کب سمجھ آئے گی زرش سعیر شاہ کے میں تمھیں نہیں چھوڑ سکتا نا آج نا کل نا اب کبھی مجھے سانس نہیں آرہی کیا اب قبرستان پہنچانا چاہتی ہو۔۔

دماغ خراب ہو گیا آپکا پاگل ہیں آپ،،اور آپکے ساتھ رہ کر آپ مجھے بھی پاگل کر دیں گے چھوڑیں مجھے ورنہ میں چلتی گاڑی سے چھلانگ جاؤں گی۔۔

بکواس مت کرنا میرے سامنے زرورنہ مجھ سے برا ابھی کوئی نہیں ہو گا اور بہت شوق ہے مرنے کا تو کہو اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لے لوں کہا تھا نا دور جاؤ گی تو تمھاری سانسیں چھیننے کا مجرم مجھے ہی پاؤ گی سمجھ نہیں آتی تمھیں ایک بات وہ دھاڑا اور سہم کے گاڑی کے دروازے سے لگی۔۔

ہہ،،ہاں تو انتظار کس بات کا ہے لو میری جان اور بن جاؤ مجرم انتظار کس کا کرتے ہو بولو وہ بھی کم نا تھی۔۔

لوں گا ضرور بناؤں گا تمھاری جان پر بناؤں گا بھی اور جان بھی نکالوں گا مگر اپنے انداز سے مسز سعیر اس لیے اس وقت منہ بند کر کے بیٹھیں آپ کے لیے اچھا ہو گا ورنہ آپکے منہ پر لگام لگاتے مجھے بہت اچھا لگے گا سمجھیں وہ گھور کر تھر تھراہٹ سے بولا وہ وہی چپ ہو گئی۔۔۔

ڈیٹس لائک مائی گرل وہ اسکا گال تھپتپا گیا جبکہ وہ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اے رونا مت فورا آنسو صاف فورا۔۔۔!!! وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا زر نے فورا ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کے پوروں سے یہ آنسو صاف کیے جسے سعیر نے ہاتھ کھینچ کر شہادت کی انگلی کے پور پر لگا قیمتی آنسو اپنے لبوں سے چھوا زر نے اسے دیکھا وہ لمس سے کپکپا گئ۔۔

ان آنسوؤں کو بے مول نہیں کرنے کا زر جان یہ بہت قیمتی ہیں اور آپ بہت بہا چکی ہیں اب انہیں سکون دیجیے وہ اسکی آنکھوں پر اپنی انگلیوں کے پور رب کرتا بولا تو ایک کرنٹ اور سکون کی لہر زر کے جسم میں دوڑی تھی زر کی پلکوں نے رقص کیا جسے محسوس کر کے سعیر مسکرایا اور شہادت کی انگلی سے سامنے دیکھتا اسکی پلکوں کو چھو کر انکی نرماہٹ محسوس کر گیا وہ چہرا موڑ گئ جبکہ وہ لب دبا گیا۔۔

سعیر کے جاتے ہی شاہ صاحب نے ان سب کو گھورا جبکہ احد صاحب تو لال آنکھوں سے انہیں ہی گھور رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ بھئ اب کیا کہتے ہو اپنے بارے میں کیا خیال ہے شاہ صاحب نے سب وہ چھوڑا اور فورا وہاں سے باہر بڑھے جب احد صاحب کی آواز پر پلٹنا پڑا۔۔

خلا کے پیپر تیار کرواو شاہ نہیں تو طلاق کے کاغذات میں بھی بناواوں گا مگر سائن میرا بیٹا جبھی کرے گا جب تمھارا بیٹا سعیر میری بیٹی کو گھر چھوڑ کر جائے گا جیسے لے کر گیا ہے بلکل اسی طرح۔۔

تم بھی جانتے ہو مسٹر احد قریشی کہ تمھاری بیٹی کو طلاق نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بچہ پال رہی ہے میرے خاندان کا وارث میرا خون میرے بیٹے کا بچہ تو یہ تو ناممکن ہے اس وقت تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں علیحدہ نہیں کر سکتی۔۔۔

تو پھر میری ایک بات تم بھی کان کھول کر سن لو مسٹر شاہ 9 مہینے کے بعد بچے کی پیدائش کے فورا بعد اگر سعیر اسے طلاق دے دیتا ہے تو ٹھیک ورنہ احان قریشی بھی ایہاشاہ اوپس سوری ایہا احان قریشی کو طلاق نہیں دے گا۔۔

اور یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔!!! شاہ صاحب گھور کر بولے تو احد طنزیہ مسکرائے۔۔۔

سچائی سامنے آنے پر اپنی بیٹی کا گھر اپنے ہاتھ سے تباہی کرنے پر اڑھیاں رگڑتے رہ جاؤ گئے اور شاید تمھاری لاڈلی بیٹی بھی تمھیں اس سب کے لیے کبھی معاف نا کر پائے گی اور گلٹ تمھاری زندگی ختم کر دے گا احد کے الفاظ شاہ صاحب کے کانوں میں جیسے سیسہ انڈیل گئے وہ گہری سانس خارج کرتے وہاں سے باہر نکلے تھے جب احان ہتھے سے اکھڑا۔۔

ہر گز نہیں ڈیڈ یہ غلط فہمی ہے آپ غلط کرتے ہیں میری وجہ سے آپی کو مت گھسیٹیں یہ وٹاسٹا چھوڑ دیں اور ہے اگر آپکا لگتا کی۔ ایہا کو طلاق دوں گا یہ شاہ صاحب سمیت آپ سب کی غلط فہمی ہے جسے میں کبھی پورا نہیں ہونے دوں گا اب آپ دیکھیں گے اور شاہز بھی آخر قریشیز ہیں کیا بہت بنتا ہے ناوہ سعیر شاہ ہمارے سامنے ہماری بہن کو لے گیا اب میں بھی دیکھوں گا کیسے دلواتے ہیں اپنی بہن کو خلا خدا کی قسم ایسے اپنے عشق کا قیدی بناؤں گا کہ وہ۔ یہاں سے کبھی جانے کا بھی سوچھے گی تو سانس اکھڑنے لگے گی اور قدم جیسے ہی دہلیز پار کرنے لگے گی تو زنجیر بنے گا میرا عشق ایہا قریشی کے پاؤں کی اسے میرے پاس رہنے ہے میرا ہو کر صرف مکمل میری ہو کر اس کا دماغ صرف مجھ۔ تک رہ جائے سوچنے کی صلاحیت صرف مجھ تک رہے،، باقی سب خاک ہو اس کے لیے صرف احان اور اسکا احان ہو گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ

۔۔

ائم کمینگ ایہا احان قریشی جسٹ ویٹ فار می وہ فورا آگے بڑھا جب عالیان نے اسے رکا۔۔

کدھر جارہاہے پاگل آدمی۔۔۔!!!! عالیان اسکے پیچھے بھاگا۔۔

جارہااسے لینے اور عین ممکن ہے کہ گھر واپس آؤں نہیں تو فارم ہاؤس کو دلہن کی طرح تیار کرواو میری دلہن جو آرہی ہے پتہ چلناچاہیے احان قریشی اپنے بیوی اپنے دل کی۔ ملکہ کو لے کر آرہاہے شہر شہر گلی گلی چمکنی چاہیے نا۔۔۔

تم سب پاگل ہوگئے ہو جو کرنا۔ کرو۔۔۔!!! انکی ماں انہیں گھورتی بولی تو احان۔نے ماں کو۔ دیکھا۔۔

ہاں،، سہی کہاہے سالا۔ عشق ناپاگل کر کے ہی چھوڑتا پتہ اس جیل جانے میں اتنی تڑپ اور وحشت نہیں ہوتی جتنی یہ سوچھ کر ہورہی ہے کہ مجھ سے ایہادور ہو جائے گی مگر عشق کیاہے نا ایسے کریں گے کہ دنیایادرکھے گی،، فناہو جائیں گے مر جائیں گے مگر اپنے محبوب کو نہیں چھوڑیں گے اسے علیحدہ نہیں کریں گے میریں گے فناہونگے تو محبوب کے در پر اسکے سامنے اب جارہاہوں رکنے کی کوشش مت کریے گا۔۔

ہاں اور اس پاگل شایان اپنے بڑے بھائی سے کہو کیوں پیرس گیامرنے مرانے آکر عرشیہ کے ڈر پر ٹیک لے ماتھااور وہی اسی کی باہوں میں مرے کیوں بیٹھاہے وہاں آئے بڑے دو نمبر عاشق پاگل عوام وہ بھی بولتی بالتی اوپر چلیں گئیں جبکہ عالیان نے احان کو دیکھ کر لب دبایا۔۔

دو نمبر اس نے فورا منہ پر ہاتھ رکھا جبکہ مقابل نے اسے گھورا۔۔۔

میرا تو پتہ نہیں اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔!! احان نے بھی حساب چلتا کیا تو وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

کمینے رک زرا بتاتا میں تجھے دو نمبر تو ہے تو ہی تو ہے دو نمبر عاشق،، تو ہی ہے جسکے لیے پاگل خانے بنے ہیں۔۔

عالی بھائی یو ہیو ٹو پے فار اٹ۔۔۔۔!! وہ چلایا تو عالیان نے اسے منہ چڑھایا۔۔

جا بے جا ٹر جا ایتھوں۔۔۔!!! ویسے میں کہہ رہا ڈھول والا کے کر آؤں بینڈ باجے کے ساتھ ایہا کو لے کر آئیں گے زرا پتہ تو چلے قریشوں کی بہو آ رہی ہے۔۔

می۔تو کہتا ہوں آپ صرف بھابی کو لے آئیں کافی سنا ہے نا وہ گانا۔۔

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر لو۔چلی میں۔۔۔!!!
نا۔بینڈ باجا نا ہی باراتی خوشیوں کی سوبات ہے۔۔
تو بس آپ بھابی کو لے آئیں باقی چھوڑیں۔۔۔!!!!

او کے تو چل میں آیا۔۔۔!!! وہ گنگناتا اندر بھاگا باہر کھڑے احان نے نفی میں سر ہلایا اور وہاں سے گاڑی میں بیٹھتا فوراً شاہ ہاؤس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

☆☆★★☆☆☆

ایان ٹینشن میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے میں مصروف تھا رات بیت چکی تھی مگر جس طرح اس نے بیتائی تھی وہ وہی جانتا تھا سعیر صاحب کا فون نہیں لگ رہا تھا آؤٹ آف کوریج جا رہا تھا۔۔

کہاں جا کر مر گیا ہے یہ کوئی پتہ نہیں زرش کو لے کر دفعان ہو گیا ہو مگر وہاں کیا ہوا ہو گا وہ اپنا فون اپنی ہتھیلی پر ناک کر تالب دبائے سامنے آسمان کو دیکھتا ایک ٹانگ پر ٹانگ جمائے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا اور آسمان کو تکنے لگا ،،پہلے شایان،، پھر احان ایہا،، پھر سعیر زر اور پھر ایان عائزہ ایک ایک کر کے سب بکھرتے چلے گئے کیا سہی کہتے ہیں عشق فنا کر۔ دیتا ہے اپنا خراج مانگتا ہے شاید ہاں فنا تو ہو رہے تھے کیا ہونا باقی تھا سب امتحان پر تھے عائزہ کی نفرت ازیت وہ سب محسوس کر سکتا تھا مگر دل کہہ رہا تھا بہت کچھ باقی ہے ابھی کچھ بہت برا ہونے والا تھا ایان گہری سانس خارج کر کے رہ گیا جبھی آنکھیں موندیں مگر آنکھوں کے پردے پر ٹوٹی بکھری ایہا کی حالت وہی بکھرے سعیر کا چہرا لہرایا تو وہ گھبرا کر آنکھیں کھول گیا اور وہی نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔

کیوں ہو رہا ہے یہ سب کیوں آخر کیا ہے جو مجھے نہیں سمجھ آ رہا کیوں مجھے اتنے دن سے یہ سب سوچیں میرے زہن میں گھر کیے بیٹھی ہیں نہیں،، بلکل نہیں وسوسے تو شیطان کی دین ہے ایان نے نا میں سر ہلایا اور اٹھ کر ڈسپنسر سے پانی کا گلاس تھام کر پانی پیا مگر دل گھبرانے سے باز نہیں آ رہا تھا ایان نے بری طرح پہلو بدلہ مگر نادار کسی سو سکون نہیں تھا وہ بے سکون تھا بری طرح بے سکونی انگ انگ پر چھائی تھی۔۔

ایہا تو ٹھیک ہے نا یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا گدھا کہیں کا ایک کال تو کر دیتا بندا اس نے پھر سے فون تھامے سعیر کا کال لگائی جو اب جا کر کہیں لگ گیا وہ جو گاری کی ڈرائیونگ کی وجہ سے کئی ایسی جگہ جہاں سگنلز ڈراپ ہو جاتے ہیں جس وجہ سے فون آؤٹ آف کوریج تھا اب شاید سگنلز پورے آنے پر فون لگا جو تیسری بیل پر ریسیو ہوا سعیر نے ائیر پورڈ کنیکٹ کر کے کال ریسیو کی تو وہ پھٹ پڑا۔

کدھر تھا فون کیوں نہیں اٹھایا پاگل کر رکھا سب نے۔۔۔؟؟؟ ایان نے اسے جھڑکا تو سعیر نے گہری سانس خارج کی

۔۔

کیا ہوا ہے ریلکیس رہیں کیوں پھٹے جا رہے ہیں جو ہونا تھا ہو گیا کہا تھا نا ڈیڈی غصے میں ہیں وہی ہوا جس کا ڈر تھا نا کچھ سنی نا دیکھی بس اپنی کہے گئے اور کہہ دیا احان کو اں یہا کو طلاق دو۔۔۔

واٹ پپ،، پھر اسکا کیا کہنا ہے۔۔۔؟؟؟

کچھ نہیں الٹا ملبہ سارا میرے پر لاد دیا ان نے افسوس ہو رہا ہے بھائی اللہ کی قسم افسوس ہو رہا ہے آج مجھے اپنی فیملی پر اتنے پڑھے لکھے لوگ ہو کر یہ اتنی چھوٹی سوچ رکھتے ہیں افسوس۔۔

تم پھلیاں نا بجھاؤ مجھے طریقے سے بتاؤ اور بکو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

ابا حضور نے ایہا کی طلاق کا مطالبہ کیا ہے احان سے اور ہمارے انکل محترم یعنی مائے بی لوڈ سسر جی اور میری بیگم کے ابا نے شرط رکھی ہے کہ وہ ایہا کو تب طلاق دلوائیں گے جب میں اپنی بیوی زرش سعیر شاہ کو چھوڑوں گا اتنی چھوٹی سوچ وہ ساتھ بیٹی اپنی بیوی کو ایک نظر گھورتا بولا زرش نے پہلو بدلہ۔۔

یہ کیا بکواس کے مطلب آج کے زمانے میں بھی وٹا سٹا سکیم کی اگر اس گھر میں بیٹی نا بسی تو اپنی ہی بیٹی کو برباد کر دیا جائے عقل گھاس چڑھنے چلی گئ ہے کیا۔۔

میں کچھ نہیں جانتا بھائی میری ایک بات آپ مسٹر شاہ اور انکے دوست مسٹر قریشی کو اچھے سے باور کروا دیا گا ایہا کا معاملہ وہ آرام سے خود سلجھائیں مجھ سے آج یا پھر نو مہینے بعد میری بیوی کو چھوڑنے کا نے کہیے گا میں بتا رہا ہوں میں خود مر کر بیوہ کر دوں گا مگر طلاق نہیں دوں گا وہ دوٹوک لہجے میں بولا زرش کا دل ڈوبا تھا وہی ایان چیخا۔۔

منہ بند رکھو زرا اپنا تم بکواس کم کیا کرو اور تمھیں کوئی نہیں کہہ رہا ایسا کرنے کو لیکن سعیر اگر ڈیڈی نے ایہا کی طلاق کروا دی تو۔۔

پھر وہ عقل سے کام نہیں لے رہے دیکھیں بھائی پہلی بات تو یہ کہ میں یقین سے آنکھیں بند کر کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ احان نے یہ نہیں کیا یہ صرف ایک سازش ہے جس میں وہ پھنس گیا مگر ہاں ایک کام جو اس نے کیا کہ وہ ملنے کیوں گیا یہ سمجھ تو مجھے بھی نہیں آ رہی مگر بھائی اگر اس لڑکی کو مارنے میں ہاتھ ہے بھی نا تو میں یہی کہوں گا اس نے محبت کے لالچ اپنی ایہا کے لیے کیا کیونکہ وہ ایہا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور پھر کہتے ہیں نا۔ عشق محبت جنگ میں سب جائز ہے تو اس میں ناجائز تو کچھ نہیں دیکھتا مجھے اپنی محرم کو بچانے کے لیے کوئی۔ ایسا قدم اٹھانا پڑ جائے تو کچھ نہیں ہو رہا۔۔

پاگل ہو تم کسی حد تک سب جائز ہے سعیر شاہ ہونہہ تیزاب پھینک پر کسی لڑکی کو برے طریقے سے قتل کر دینا خدا بھی معاف نہیں کرتا بیٹے قتل معاف نہیں ہے۔۔۔

سعیر نے گاڑی کے سیٹ سے ٹیک لگائے گہری سانس خارج کی اور ایک منٹ کے لیے اپنی بہن کے بارے میں سوچا اگر یہ سچ ہوا تو وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی ختم ہو جائے گی اب اسے احان پر غصہ آیا تھا شدید غصہ مگر پھر سر جھٹکا۔۔

دیکھیں بھائی مجھے ایسا لگ رہا ہے میرے دماغ کی نسین پھٹ جائیں گی میں،،۔میں پاگل ہو جاؤں گا مجھے کچھ لمحات سکون کے چاہیے میں سب سے دور رہنا چاہتا ہوں مجھے مت گھسیٹیں آپ سب اس سب میں اس میں میرا یازر کا کوئی قصور نہیں ہے ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ میں زر کو نہیں چھوڑوں گا چاہے ایہا کے حق میں جو مرضی فیصلہ ہو اول تو احان نے کچھ کیا ہی نہیں اگر میرا یہ وہم غلط ثابت ہوتا تو خدا کی قسم احان قریشی کو اپنے ہاتھوں سے ماروں گا خود وہ تھر تھرا اٹھا زر نے حیرت سے اسے دیکھا ہاں بلکل کیونکہ وہ جو کہتا ہے وہ تو وہ کر کے رہتا ہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے مگر وہ طوفان وہ ایسا طوفان ہے جو اپنی تباہی مچا کر ہی دم لیتا زرش نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا تو سعیر نے اسے گھورا وہ فورا رخ موڑ گئ۔۔۔

تمھارا اللہ ہی بھلا کرے گا پل میں تولا پل میں ماشا رکھو پاگل آدمی اور دیہان نے دفعہ ہونا جہاں بھی جا رہے ہو ایان نے گہری سانس لیتے فون کاٹا تو وہ ہلکا مسکرا دیا۔۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ احان نے قتل کیا ہے میں نہیں مانتی آپ سب کو غلط فہمی ہوئی ہے میرا بھائی یہ سب نہیں کر سکتا وہ فون ڈسکنیکٹ ہوتے فورا بولی سعیر نے برو آچکائے اسے دیکھا اور جھٹکے سے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تو اسکے ماتھے پر بل آئے اور اپنے آپ کو چھڑوانے کی تگو دو کرنے لگی۔۔

مانتی تو آپ بہت کچھ نہیں ہیں میری جان جاں۔۔۔!!! وہ اسکے بلوں سے بھرے ماتھے پر پیار کرتا بولا تو وہ بوکھلائی

۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑیں مجھے اور ایک بات یاد رکھیں میں بتا رہی ہوں میر ابھائی بے قصور ہے اگر اسے آنچ بھی آئی سعیر شاہ تو اس دن تم سے سارے رشتے ناتے ختم میرے سمجھے۔۔

اہاں وہ اپنی آہنی گرفت اسکے بازو پر سخت کرتا اسے مزید قریب کرتا اپنے شکنجے میں قید کر گیا اب سعیر کا ایک ہاتھ سٹرینگ اور ایک ہاتھ مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد بندھا تھا زرش بری طرح مچلتی اسکی مگر اس ڈھیٹ پر کوئی اثر نا ہوا جبھی فورا جھٹکے سے بریک لگا کر سنسان راستے پر گاڑی رکی اور اسے گھور کر دیکھا۔۔

کیا بکواس کی ہے اپنے وہ اسکے لبوں کو انگھوٹے سے سہلاتا بولا زرش نے رخ مڑا کسے سعیر نے فورا پکڑ کر اپنی جانب کیا

۔۔

کیا بولا تمہاری اتنی ہمت زرش سعیر کہ تم مجھ سے سارے رشتے ناتے توڑو میں جان نا نکال دو تمھاری وہ اسکے چہرے کے قریب ہوتا بے حد بری طرح چلایا وہ سہمی اور کئ۔ اتا ولے آنسو گال پر گرے تھے۔۔ مت بھولو زرش کہ تم سعیر شاہ کی ملکیت اسکی دل کی ملکہ اسکی بیوی اور اسکا اکلوتا عشق اسکے جنون عشق محبت کی اکلوتی وارث ہو تم میری جنون خیزیوں کی گواہ ہو کہ یہ دیوانہ تمھاری محبت میں کتنا پاگل ہے،، تم۔ جانتی ہو تم نے مجھ سے پل بھر کی دوری اختیار کی تو یہ سانسوں کی ڈور ٹوٹ جائے گی،،، سعیر شاہ کا وقت اور زندگی تھم جائے گی پھر بھی یہ بکواس کر کے کیوں ازیت پر

ازیت دیتی ہوں تم کیوں وہ لال سرخ آنکھیں لیے اسے جھنجھوڑ کر بولا تو اچانک سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ سعیر نے زور سے آنکھیں میچیں اور اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسے خود میں بھینچا۔۔۔
مت دیا کرو میرے غصے کو ہوا نہیں کیا کرو خود کے ساتھ یہ ظلم مجھے تمھارے ساتھ یہ برتاؤ کرنا کوئی سکون نہیں دیتا نہیں کیا کرو۔ مجھے مجبور زر بس کر جاوہ اسے پیچھے کرتا اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں کیے بولا اور کچھ قیمتی موتی اپنے لبوں سے چن گیا وہ دور ہو کر بیٹھ گئ سعیر نے لب بھینچے اور آگے بڑھ گیا۔۔

وہ کب سے یہاں۔ وہاں ٹہلتا ہوا اپنی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش میں تھا مگر بے چینی سوائے نیزی پر تھی ایان کو لگ رہا تھا سانس رکھ جائے گی زندگی تھم جائے گی زندگی ہی روٹھ چکی تھی اب بس سانسیں لے رہا تھا جب وہ نیچے زمین پر بیٹھا اور بڑی طرح سامنے پڑے بلیچ کو بوتل کو گھورا دل کیا وہی اپنے اندر انڈیل لے عائزہ جو اوپر ریلنگ پر کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی گئے رات اسکا اتا پتہ نہیں تھا کہاں ہے ہاتھ پر بندھی پٹی بہت کچھ ہونے کی گواہی دے رہی تھی جبھی باہر دیکھنے آئی تھی اسے دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ کسی بہت بڑی پریشانی میں ہے اس نے بات کرتے سنا تھا کہ شاہ صاحب ایہا کی طلاق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر کیوں وہ نہیں جانتی تھی ایک طرف سے ایہا کی بھی ٹینشن کھائے جا رہی تھی اور دوسری طرف وہ جو بے خبر نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

ایان نے وہاں۔ سے اٹھ کر گہری سانس بھری وہ اسے اٹھتا دیکھ فورا پلڑ کے پیچھے چھپی ایان کو سایا سا محسوس ہوا تھا اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں گلابی سا آنچل پلر کے پیچھے دیکھا تو وہ ٹینشن بھول کر خوبصورت سا مسکرایا اور تھوڑا سا سائیڈ پر ہو کر پلڑ کے پیچھے دیکھنا چاہا۔۔

کوئی ہے کیا۔۔۔؟؟؟ جان کر پوچھا مگر وہ گھبرائی اور فورا دوسری سائیڈ پر ہوئی ایان نے لب دبایا اور قدم قدم لیتا اوپر کی جاب بڑھا جسے اسے بلکل شک نا ہو اوہ اوپر آرہا ہے۔۔

وہ قدم۔قدم۔بڑھاتا اوپر آیا تو وہ فورا وہاں سے کھسکنے کے لیے کمرے میں جانے لگی تو ایان فورا اسکے سامنے آکر رکا اور اسکا راستہ رکا۔۔

برف۔۔۔!!! وہ اسے ایک جگہ منجمد کرنے کے لیے بولا عائزہ پھولتے سانس سے وہاں سے اچھل کر وہی جم۔گئ۔۔۔

کک،،کیا بد تمیز ہے یہ یہ کیا طریقہ ہے،ہٹیں پیچھے میں آپ کے ساتھ برف پانی نہیں کھیل رہی یہاں۔پر وہ اسے گھور کر پھولتے سانس سے بولی وہ مسکرائی۔۔

پھر کیا چھپن چھپائی کھیل رہی ہو بیگم۔۔۔!!!! وہ پیار سے آنکھیں ٹپٹپا کر بولا تو عائزہ نے گڑبڑا کر اسے گھورا۔

میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو دور ہٹیں اور راستہ چھوڑیں میر اپلیز ز ز وہ سائیڈ سے نکلنے لگی جب ایان پھر اسکے سامنے آیا۔۔۔

مین نے تو۔منہ۔لگایا ہی نہیں معصومیت سوائے نیزے پر تھی مگر آنکھوں میں چمکتی شرارت چھپی نا تھی میں تو بس پوچھ رہا یو نہہ چھپ چھپ کر۔لڑکا تاڑ رہی ہیں آپ خیریت۔۔۔

اور وہ لڑکا۔ کوئی اور نہیں میرا شوہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جلد بازی میں بولتی یک دم رکی اور بریک لگی زبان سے اسے دیکھا گال دہک کر لال ہوئے تھے جبکہ سامنے والے کو تو جیسے شے۔ ملی تھی کبھی فورا اسکے قریب ہوا اور پلر کے دائیں بائیں ہاتھ رکھے عائزہ نے سانس تک رک لی اپنی۔۔۔

جی بلکل وہ لڑکا کوئی اور نہیں آپکا شوہر ہے الحمدللہ شرعی اکلوتا شوہر وہ اسکے چہرے کے بے حد قریب ہوا بولا عائزہ کو اسکی جھلستی سانسیں اپنے چہرے پر۔ محسوس ہوئیں وہ رخ موڑ گئ گردن پر۔ چمکتے دو تل جیسے ہی ایان کی نظر میں آئے تو وہ اپنے انگھوٹھے کے پور سے اسے سہلانے لگا۔۔

یوناؤ آئی مس دیم۔۔۔۔!!!! وہ ان تلوں کو۔ سہلاتا بولا عائزہ خود میں سمٹی تھی اور فورا اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

بی ان یور لمٹس۔۔۔۔!!!! وہ اسے گھور کر بولی ایان کا دل۔ڈوبا اور فورا اپنا ہاتھ ہٹا کر پیچھے کیا۔۔

کب تک رہے گی یہ سزا عائزہ وہ اپنا سر اسکے کندھے پر رکھتا بولا عائزہ نے ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا کی آنسو جو آنکھوں میں جمع تھے مگر وہ پتہ نہیں کیسے آنکھوں اور خود پر جبر کیے بیٹھی تھی۔۔
تھوڑی رعایت کرو میری جان تمھارا ایان مر رہا ہے یہ نا ہو جس دن تک نے معاف کیا یا جس دن تمھارے دل نے رحم کھایا تمھارا ایان آخری سانس لے رہا ہو اسکی بات سنتے وہی جمے آنسو قطار کی صورت میں اسکے رخساروں پر بہے اور بہت مشکل سے ہاتھ کی مٹھی بنا کر خود پر جبر کیے رکا ورنہ ہاتھ تو تھامنے چلا تھا مگر نہیں اتنی جلدی نہیں اگر آج معاف کر دیا تو کل وہ دوبارہ یہی غلطی دہرا جائے گا عائزہ نے آنکھیں میچیں۔۔۔

کوئی نہیں مرتا ایان شاہ، یقین کریں کوئی نہیں مرتا شایان بھائی نہیں مرے سعیر نہیں مرا زر نہیں مری کوئی نہیں مرتا آپ کو بھی کچھ نہیں ہو گا کیونکہ نفرت ہے بد دعا نہیں دی میں نے اللہ آپکی عمر دراز کرے وہ اسے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کرتی بولی اور آگے بڑھی جب وہ۔ زخمی سا مسکراتا بولا۔۔

یہ کیسی محبت ہے تکلیف دینا۔ بھی نہیں چاہتی درد بھی نہیں دیکھ سکتی میرا اور مجھ سے دور ہو کر اپنے لفظوں سے روح بھی چھلنی کر دیتی ہو کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟

اور یہ کیسی محبت تھی جس میں یقین نہیں تھا اعتبار نہیں تھا جس میں سامنے والی کی سنی نا جائے یہ کونسی محبت ہے وہ پیچھے مڑے بنا بولی ایان لاجواب ہوا تھا وہ لمحہ ں الحمہ اسے لاجواب کر۔ رہی تھی دو سیکنڈ تک جواب نا آنے پر وہ بغیر پیچھے مڑی آگے بھر گئ ایان نے پلر پر پنچ مارا اور اونچا چلایا۔۔۔

احان اپنے گھر سے شاہ ہاؤس کے لیے بے حد غصے سے نکلا تھا ایہا کو طلاق دینے والا تو وہ ہر گز نہیں تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ شاہ صاحب کسی صورت ایہا کو اس کے ساتھ رخصت نہیں کریں گے اس لیے وہ اسے لینے آیا تھا۔۔
آرہا ہوں میں ایہا شاہ تم کو تم ہی سے چرانے وہ بیک سائیڈ پر کھڑا اسکے کمرے کو دیکھنے لگا کوئی بھی راستہ نہیں تھا کہ وہ اوپر جا سکتا مگر بہت جلد اسے ایک پائپ نظر آیا جس کے سہارے وہ اوپر کمرے کی بالکونی تک جا سکتا تھا احان نے سلیوز فولڈ کی اور فورا اسے اس پائپ کی مدد سے اوپر کی طرف جانے لگا بہت چپکے سے اوپر کی جانب بڑھتے وہ کمرے کی بالکونی تک آیا تھا مگر نادار بالکونی کا دروازہ بند تھا وہ اندر شاید سو رہی تھی جاگ رہی ہوتی تو دروازہ یقیناً کھولا ہوتا احان نے کھڑکی دیکھی جو آدھی کھولی تھی وہ اپنی کامیابی دیکھ کر۔ گہرا مسکرایا شرارتی ڈمپل نے بائیاں گال پر اپنی رونمائی کروائی

وہ فورا کھڑکی پھلانگتا اندر کی جانب بڑھا جہاں وہ بے چین سے سو رہی تھی جو سوئے ہوئے ہی کروٹ پر کروٹ لے رہی تھی صاف نظر آرہا تھا وہ بے چین ہے وہ ماتھے پر بلوں کا۔ جال۔ بچھائے فکری انداز میں اسے دیکھے گیا وہ قدم قدم لیتا اسکی جانب آیا جہاں وہ اپنی باہوں میں ٹیڈی بیئر لیے اور ایک تکیہ کمر کے نیچے رکھے سو رہی تھی احان اسکے پاس خالی جگہ پر آکر بیٹھا اور بہت آرام سے اسکے گھنے لمبے سلکی بالوں میں اپنی انگلیوں کے پوروں سے کنگی بنا کر پھیری وہ وہی فورا ریلکیس ہوئی تھی جب کہ اسے پاگل کو بھی اس میں مزا آنے لگا جبھی دو سے تین بار یہی فعل دھراتے چلا گیا اور وہ سکون کی نیند میں سو گئی یہی وہ چاہتا تھا کہ وہ گہری نیند میں چلی جائے اور وہ جانتا تھا کہ اگر وہ سو جائے تو پاس جتنا مرضی شور مچاو وہ نہیں اٹھے گی کچھ ہی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ اٹھا اور بہت خاموشی سے اسکے ڈریسنگ ٹیبل تک گیا جہاں کچھ نوٹس پیڈ اور پین پڑا تھا احان نے خاموش پر اس نوٹ پیڈ پر ایک نوٹ لکھا اور شیشے پر چپکا دیا اور بہت خاموشی سے اس تک آیا جو شاید اب گہری نیند میں تھی احان نے بہت دھیرے اور قیمتی متاع کی طرح اسے اپنے بازوؤں میں بھرا وہ کسمسائی مگر بہت دھیرے سے اسے بلکل چھوٹے بچوں کی طرح اپنے بازوؤں میں بھرے اسے سہلانے لگا وہ۔ جیسے ہی دوبارہ گہری نیند میں گئی وہ بہت آرام سے اسے لے کر نیچے کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑے عالیان کو اشارہ کیا وہ دروازے کی جانب سے بغیر قدموں کی چھاپ کے۔ اواز کیے بغیر نیچے اترتا چلا گیا اور دروازے سے باہر نکلا مگر سامنے کھڑا گارڈ ولن کی طرح اسکے راستے میں آیا تو احان کا دل کیا اسے شوٹ کر دے جبھی ماتھے پر بلوں کا۔ جال۔ بچھائے وہ دھیمے سے آگے بڑھا اور قدم قدم لیتا ٹھیک اسکے پیچھے آیا وہ ابھی مڑتا ہی جب اچانک احان نے اسکی گردن پر مخصوص نبض دبائی وہ وہی ڈہہ گیا اور پیچھے عالیان کو وکٹری کا سگنل دیا تو وہ بھی مسکرایا اور اسکے ابیہا کے کمرے کا دروازہ اسی طرح بند کر کے وہ کھڑکی پھلانگ گیا۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ اسے بہت آرام اور سکون سے اسے لیے اپنے فارم ہاؤس آیا تھا ہاں احان قریشی کا فارم ہاؤس دلہنوں کی طرح ہی سجایا گیا تھا تمام اطراف پھولوں کی خوشبو اور گولڈن لائٹس نے اسکا استقبال کیا تو اسکا شدت

سے دل چاہا کہ اسکی محبوب بیوی اسکے ساتھ ان لمحوں کو انجوائے کر پائے مگر خود اسکی گردن سے نبض دبا کر اسے سلایا تھا اب وہ اپنے ٹائم پر ہی اٹھنے والی تھی وہ قدم قدم لیتا اپنے کمرے میں۔ آیا جہاں ہر طرف پھول وائٹ بیڈ شیٹ پر لال پھول اور کمرا کینڈل لائٹس سے سجایا گیا تھا اس کے بھائی اتنا سرپرائز ہو جایا کرتے ہیں اس اب پتہ لگا تھا وہ قدم قدم لیتا بیڈ کی جاب آیا اور ایہا کو بہت احتیاط سے بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھکا۔۔

"Welcome to my own world Meri jaaan"_____

وہ مسکراہٹ سے کہتا اسکے ماتھے پر لب رکھے پیچھے ہوا اور کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔

اب تمھیں یہی اسی کمرے میں مجھ تک محدود رہنا ہے ایہا احان قریشی جانتی ہو کیوں میں تمھیں اتنا ایڈکٹ کرنا چاہتا ہوں کہ تمھیں ہر جگہ میں دیکھائی دوں تمھیں میری آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی نا دے تمھاری رگوں میں اپنے عشق کو خون بنا کر دوڑانا چاہتا ہوں کہ ایک پل کی دوری تمھیں اپنے پر بھاری لگنے لگے اب تمھیں صرف دن رات میرے بارے میں سوچنا میرے ساتھ رہنا مجھے جھیلنا میری شدتوں کو جھیلنا ہے اور سمجھنا ہے کہ یہ احان قریشی تم سے کتنا عشق کرتا ہے اسکا اندازہ تمھیں میرے لمس سے لگانا ہے وہ اسکے ہر ایک نقوش کو پیاسے صحرا کی مانند لبوں سے چھوتا اسے بے تحاشا چومتے بولا وہ اسکے پر شدت لمس سے گھبرا کر کسمسائی مگر وہ اسکے ساتھ نیم دراز ہوتا اسے اپنے باہوں کے حصار میں کیے مزید خود میں قید کر گیا تمھارا یہ دور ہونا کسمسانا غصہ دلاتا کب سمجھو گی یہ بات میری جان وہ اب کی بار اسکی گردن میں منہ دیے مدہوش سا بولا ایہا نے سوتے ہوئے اسکے گرد اپنا بازو لپیٹا احان نے گہری سانس خارج کی اور وہ اس میں مگن اس سے باتیں کرتا کب سو گیا پتہ ہی نا لگا۔۔۔

سعیر شاہ جیسے ہی زرش کو لیے فارم ہاؤس آیا تو وہ مزید ہتھے سے اکھڑ گئی گھر جانا،، گھر جانا،، گھر جانا ایک ہی رٹ بس منہ پر تھی مگر وہ ڈھیٹ بنا صوفے پر بیٹھے اسے سرے سے اسکی بات کو نظر انداز کیے لبوں سے سیگریٹ لگائے اپنے ہی کش لینے میں مصروف تھا آج یہ انکشاف زرش شاہ پر کھلا تھا کہ لو بھئی پینا بھی شروع کر دی۔۔

چرسی،، نشئ غنڈہ کہیں کا وہ اسے دل میں لقب سے نوازتی گئ سعیر نے گہرا کش لیتے اسے دیکھا اور اسکے چہرے کے پاس جا کر دھواں اڑایا۔۔
کچھ کہنا ہے جانم۔۔۔؟؟؟ وہ آئی برو اچکاتا بولا زرنے کھا نستے ہوئے غصے سے اسے دیکھا۔۔

اوپس سوری میری جان۔۔۔!!! سعیر نے فورا سامنے والی کھڑکی کھولی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اسکے ہاتھ میں تھمایا جسے وہ واپس رکھ گئ۔۔

کچھ بکواس کر رہی ہو میں مجھے جانا۔۔۔!!! وہ اب کی بار غصے میں بولی سعیر نے لب دبایا۔۔

کیا کہا سسرال جانا کا ہے کی جلدی ہے صبر کرو وہاں بھی میرے کمرے میں میرے پاس ہی رہنا یہی بتا لو کچھ لمحے میں تم اور حسین راتیں وہ بے حد ہٹ دھرمی اور بے شرمی سے بولا زرش کال ہوتی رخ موڑ گئ۔۔۔

بائے داوے۔۔۔!!! غصہ کس بات کا ہے میری پمپکن کو وہ بچپن کی طرح بے حد لاڈ اور پیار سے بولا زرش نے اسے دیکھا اس نے کش لیتے برو اچکائے تو بے ساختہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے جو گال کی زینت بنتے گئے۔۔۔

واٹ ہیپنڈ لٹل کینڈی وائے آر یو کرائنگ۔۔۔!!! وہ گہرے گہرے کش لیتا لال وحشت زدہ آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا تو وہ اچانک اٹھتی اسکے پاس آئی۔۔۔

سعیر وہی سیگریٹ ایش ٹرے میں بجھاتا اسکے سامنے آیا اور اسے ہاتھ پیچھے باندھتا دیکھنے لگا۔۔۔
کچھ کہنا ہے۔۔۔؟؟؟ وہ اسے خاموش دیکھتا بولا تو وہ رخ موڑ گئی۔۔

دیکھیں سعیر میں آپ سے کہہ رہی ہوں مجھے نہیں رہنا یہاں نا مجھے آپ سے بات نہیں کرنے مجھے میرے گھر جانا ہے
۔۔۔

دیکھیے مسز سعیر میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ آپ گھر نہیں جائیں گی اور آپ کو یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ آپ کا گھر یہی ہے کیونکہ یہاں اپکا۔شوہر آپکے ہونے والے بچے کا باپ ہے اس لیے آپ نہیں جا سکتی آخر کیوں زرکیوں وہ اچانک اسے بازوؤں میں پکڑ تا قریب کیے اسکی کمر اپنے سینے سے لگائے بولنے لگا۔۔
کیوں ہمشہ بچپن سے اب تک خود کو مجھ سے دو کرتی ہو ہاں غلطی ہوئی ہے مگر ایسی بھی کیا سزا جو تم میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی زرش تم جانتی ہو میں نے جان کر غصے میں نہیں کیا یہ سب تمھیں نہیں یقین تو سنو میری جان میں اس دن پہلے دن نہیں کافی دن سے ٹریپ ہو رہا تھا کوئی مجھے بار بار تمھارے خلاف بھڑکا رہا تھا کبھی تمھاری پکس سینڈ کر کے تو کبھی کچھ مگر میں جھٹلاتا رہا مجھے تمھاری قسم زر میں نے تمھیں ایک دفعہ بھی محسوس نہیں کروایا زرش شاہ کیونکہ میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس دن تمھیں اپنی آنکھوں سے وہاں دیکھ کر میرے جسم میں سوئیاں چبھنے لگیں ایسے لگا میری روح کھینچ لی بلکل اس طرح جب 25 سال پہلے تم مجھ سے دور ہوئی تھی زر ہاں جب تمھیں خالہ اس نمرہ کے شکنجے سے بچانے کے لیے یہاں سے لے گئی تھیں جب تم کئی سال پہلے مجھے چھوڑ گئی تھی کیونکہ تم اغوا ہو گئی تھی اور پھر ملنے پر

تمھیں بہت دور لے گئے سب تمھیں نمرہ نے اغوا کیا تھا تب جو میرا حال تھا میں جانتا ہوں زرش سعیر شاہ وہ اسکا رخ موڑتا اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا دیا۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔!!!!

کئے برس پہلے وہ لوگ اپنے بڑے سے گھر میں ہر وقت ہنستے کھیلتے رہتے تھے یا تو سعیر شاہ اپنی خالہ کے گھر ہوتا یا اس چھٹی سے بے بی کو اپنے گھر لے آتا تھا بچپن سے اب تک جس دن وہ پیدا ہوئی تھی اس دن وہ چھوٹی سے کاٹن کینڈی اسکی ڈوول بن گئی تھی وہ نا اسکا پیچھا چھوڑتا نا ہی اسے اکیلا بچپن میں چھوٹی سی عمر میں وہ براؤن آنکھوں والی چاندی کی گڑیا کا دیوانہ تھا اکثر سارہ بیگم اسکے اس دیوانے پن سے ڈرا کرتی تھی اور شاید انکا ڈر جائز تھا مگر قسمت کو جو منظور زرش نے اپنی لائف کے پانچ سال سعیر کے ساتھ سعیر کی دوستی کی سنگت میں بے حد خوبصورت اور حسین گزارے تھے پل پل اسکے ساتھ رہتا ہر حرکت اٹھ پٹانگ جیسی بھی ہوتی اسکا ساتھ دیتا جب کوئی اسے رلاتا سعیر شاہ اسے دگنا رلاتا تھا حتی کہ اسکے پاس عالیان کو انے کی بھی اجازت نہیں تھی خاص کر تب جب اسکا ٹائم صرف اسکے بیسٹ گرینڈ سعیر کا ہوتا تھا وہ ہر وقت اس سے کھیلتا اسکا سوچتا حتی کہ جب وہ پاس نا ہوتی تو ماں سے کہہ کر ویڈیو کال کرواتا اور پانی ڈھیر ساری باتیں شئیر کرتا تھا سچی دوستی تھی انکے درمیان ایک مضبوط بونڈ تھا جیسے جیسے وقت بیتا یہ بونڈ مضبوط ہوتا گیا مگر ایک ایسا طوفان آیا جو سب کی خوشیاں بہا کر لے گیا۔۔

لائبہ کی بیٹی کے اغواہ ہونے کے بعد قریشی ہاؤس میں سب الرٹ ہو چکے تھے بچہ چوری ہوا تھا سب جانتے تھے مگر لائبہ کو یہی بتایا گیا تھا بچہ مر گیا اس کے بعد جب آمنہ احان کی بار ایکسپیکٹ کر رہی تھی تو ہر وقت دل میں یہی ڈر رہتا کہیں بچہ گم ہو گیا چوری ہو گیا تو مگر نادار اس سے پہلے ہی کی طرح سے فون پر ملے جانے والی دھمکی سے وہ بری طرح ڈر گئیں کبھی اطلاع ملتی احد کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہا کبھی شایان کو اٹھا لیں گے آئے دن کوئی نا کوئی دھمکی کے گھر کا ماحول بگڑنے لگا

تھا سب تہس نہس ہونے لگا تھا شاہد نمرہ احد اور آمنہ کو اتنا مینٹلی ٹارچر کرتے تھے کہ وہ دونوں ڈر ڈر کر جینے لگا ڈر اپنی زندگی اپنی جان کا نہین تھا ڈر اپنے بچوں کی جان کا تھا دن جیسے تیسے ڈر کر گزر گئے آخر اس ڈر کا اک ہی علاج تھا شفٹ یا کسی ملک میں۔ یا پھر ایسے قصبے گاؤں جہاں کسی سے کسی رابطہ نا ہو یا اس نمرہ کی پہنچ نا ہو وہ تیاری کرنے لگے مگر یہ بات نمرہ تک پہنچ گئی اور جس دن بچے سکول گئے تو اسی دن اس نے سکول پر حملہ کروایا جہاں ایک بھگ دور سی مچ گئی اور وہ زرش احد قریشی کو اٹھا کر کے گئ یہ خبر سیلاب کے پانی کی مانند پھیلی تھی جس نے بہت قہر دھسیا شہر شہر ڈھونڈا مگر وہ نا ملی جبھی کہیں سے کوئی شہادت ملی تو رات کے اندھیرے میں پولیس کے ساتھ وہ بکھری پڑی زرش کو وہاں سے لے آئے جہاں اس نے قید کر رکھا تھا یا شاید وہ اس بچی کو بیچنے والی تھی وہ محفوظ تھی اللہ نے اپنے معصوم فرشتے کو امان مین رکھا مگر ایک ہفتے کی دوری کے باعث وہ چھوٹی سے بچی سہم کر نیم پاگل ہونے کو تھی احد صاحب کو جیسے ہی اپنا گوشہ جگر ملا وہ اسے بہت احتیاط سے نم آنکھوں سے گھر لے آئے جس کی مرنے کی جھوٹی خبر ان تک پہنچادی تھی مگر ان نے ہار نامانی سب سے پہلے وہ فورا اس بچی کو لیے وہاں سے کہیں ایسے جگہ چلے گئے جہاں بیگانے تو کیا اپنے بھی نا مل پائیں وہاں جا کر اس کا اچھے سے ٹیسٹ اور ٹریٹمنٹ کروائے اور وہ چار دن بعد ہوش میں آئی تھی مگر پیچھے سعیر شاہ پر قہر ٹوٹا تھا بیسٹ فرینڈ دور ہو گئ وہ چلی گئ تھی کوئی رابطہ نہیں تھا وہ راتوں کو روتا جاگتا اسکی تصاویر سے باتیں کرتا مگر نادار وہ نہیں آنی تھی نائی دن بیت گئے،، دسے مہینے، مہینے سے سال سب بدل گیا وہ چپ ہو گیا خاموش،، اکڑو ہو گیا ایسے اکڑو کے کسی سے بات تو کیا کسی کو دیکھنا پسند نا کرتا مگر وہی اسے اسکے بعد مشا کیسی اچھی دوست ملی جس نے زر کی کمی تو پوری نا کہ مگر اسے بیسٹ فرینڈ بن کر دیکھایا مگر میٹرک کے بعد وہ وہاں سے لندن چلا گیا اور پیچھے سب کٹ گیا زندگی دوبارہ مڑ پر آ گئ بچپن گزر گیا سب گزر گیا بھولتا رہا اپنے آپ کو مگن کرتا رہا زر دماغ سے نکل گئ مگر دل سے نہیں مگر جو بھی تھا اسے یقین تھا کہیں ملے گی اور جب ملی اور جب کسی لڑکی نے اسے اٹریکٹ کیا وہ کوئی اور نہیں تھی وہ بچپن سے اسکے دل کی ملکہ شاید جس محبت کو وہ سمجھ نا پایا وہ مل گئ اور وہ جام گیا اپنے جذبات تو پل بھر کی دیری نا کی اسے اپنا بنانے کے لیے ہمشہ کے لیے۔۔۔۔

حال۔۔۔!!!

میں کچھ نہیں جانتی مگر ہاں آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا کہ میں ایسی نہیں ہوں میری بات سنی آپ نے بولیں سعیر وہ پھٹ پری سب یاد آنے پر وہ پھٹ پڑی۔۔

بس کر دو مامیری جان کتنا ٹرپاو گئ اب پلیززززز چھوڑ دو مجھ سے دور جانے کہ زد۔۔

ہر گز نہیں سعیر اگر آپ زدی ہے مین آپ سے کئ زیادہ مجھے نہیں رہنا آپ نے مارا وہ ٹھیک مگر آپ مجھے جس طرح گھر سے لے کر آئیں ہیں یہ غلط ہے اس لیے ہر گز نہیں۔۔۔

تو،،تو کیا کرتا منہ دکھتا رہتا وہاں تمھیں سزا دینی ہے نا تو ٹھیک ہے بتاؤ مین سزا کاٹ لوں گا مگر بتاؤ بدلے میں کب ملو گی مجھے میں اسی گھر میں رہتے سزا کاٹوں گا تمھارے کمرے میں نہیں آؤں گا تمھارے پاس نہیں اوں گا یہ ساز اڈے دو تم جب تک نہیں چاہو گی خود نہیں کہو گی میں مخاطب نہیں کروں گا مگر تمھارے بولنے پر سو دفعہ جی جان کہوں گا بولو۔۔

ہر گز نہیں مجھے یہ شرط نہیں منظور مجھے گھر جانا ہے وہ اکڑ کر کھڑی ہوئی تو سعیر نے گھورا۔۔۔

ویری فنی یہ گھاٹے کا سودا ہے زرش سعیر اور گھاٹے کا سودا سعیر شاہ کرتا نہیں کوئی اور ڈیل بتاؤ۔۔۔

می۔یہاں آپ کے ساتھ بزنس نہیں کر رہی مجھے میری مما کے پاس جانا ہے دل کیا تو بچہ ہونے کے بعد معاف کر کے اجاوں گی ورنہ نہیں۔۔۔

مجھے یہ ڈیل منظور نہیں زرش سعیر کچھ انوسٹمینٹ میں کرتا ہوں کچھ تم پھر سوچوں گا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!! آپ کو سمجھ نہیں آرہی زبردستی کرنے کا فائدہ نہیں ہے جس دن آپکو میرے پر یقین ہو گا تو میں آجاؤں گی جس دن آپ یقین دلائیں گے آپ کو ان تصاویر پر نہیں میری کہی بات پر یقین ہے جس دن آپ اپنے آپ کو چھوڑ کر میری سنیں گے جس دن آپ کے محبت بھی صرف آپ نہیں میں بھی ہونگی اپنی نہیں کہیں گی میری بھی سنیں گے پھر تب میں آپکے ساتھ خوشی خوشی گھر لوٹ جاؤں گی۔۔

اپنی کہہ لی اپنی کر لی چپ کر کہ یہی بیٹھو اور جو کرنا یہی کرو میں آخری بار کہہ رہا ہوں اور بہت آرام سے کہہ رہا ہوں زرش ورنہ۔اگر اپنے انداز میں سمجھایا تو مجھے سے شکایت مت کرنا۔وہ دانت پیس کر جنونی انداز مین بولا وہ گھبرا کر خود ہی ٹھنڈی ہو کر وہی بیٹھ گئ۔۔۔

ہزار بے مروت،،بدلحاظ اور کھڑوس مرے ہونگے تب یہ آدمی اس دنیا میں آیا ہو گا پتہ نہیں خالہ نے اس سڑیل انسان کو ہی کیوں پیدا کر لیا اہہہ۔۔۔!!! وہ رخ مڑ کر بیٹھی وہ اتنے غصے میں بھی اسکی گوہر افشانیاں سن کر کب دبا گیا اور نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

قسط نمبر 49

پورا ایک دن بیت گیا۔ رات بیت گئی جیسے جیسے رات بیتی یونہی فجر کے بعد سورج نے اپنی روشنی پھیلانا شروع کر دی تھی۔ وہ ساری رات گھوڑے بیچ کر سوتی رہی ناہوش آیا اور پتہ نہیں کیوں مگر ایک الگ سا احساس سکون تھا جہاں بھی وہ تھی رات بھر مگر رات بے حد سکون کی گزری تھی۔ جبھی دن دیہاڑے کوئی 11 بجے کے قریب پردے کے پیچھے سے آتی چھن سے سورج کی کرنیں اسکی آنکھوں میں پڑی تو نیند میں خلل سا آیا اور اسکی آنکھوں مین جنبش پیدا

ہوئی۔پلکوں نے نرمی سے رخساروں پر رقص جمایا۔اس نے اپنا مخملی ہاتھ آنکھوں پر رکھے سورج کی چندھیا دینے والی کرنوں کو آنکھوں میں پڑنے سے روکا مگر آنکھ کھلتے ہی جب خود کو کسی کے حصار میں قید پایا تو گھبرا کر اٹھی۔جیسے ہی اٹھنا چاہا مگر اٹھانا گیا بلکہ مقابل اپنی گرفت سخت کر گیا۔ایہانے ڈر کے مارے پوری آنکھیں کھولیں اور اسکی گرفت سے نکلنا چاہا تو احان نے سر اٹھا کر موندی موندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ایہانے آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھا۔

"کیا ہے جان سو جاؤ۔" وہ دوبارہ اسکا سر اپنے سینے پر رکھے بولا تو وہ گڑبڑا کر اٹھی۔

"احان۔۔۔"وہ چلا کر بولی احان کی پوری آنکھیں کھلیں اور جھٹ سے اٹھ بیٹھا۔

"کہیے مسز احان۔"اسکے اطمینان مین رتی برابر فرق نا آیا جبھی اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کیے بولا۔

"یی۔۔۔یہ۔۔۔"وہ آس پاس پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔احان نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"یہ کہاں لائیں ہیں آپ مجھے اور آپ میرے پاس کیسے میں یہاں کیسے آئی؟" وہ رونے والی ہوئی تو احان نے اسے گھورا جیسے کہہ رہا ہو رونا مت بہت برا ہو گا۔اسکا اشارہ اور گھوری سمجھتی وہ فوراً آنسو پیچھے دھکیلنے لگی۔احان نے لب دبایا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

"میرے ساتھ نئی صبح مبارک میری محترمہ۔"وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بولا۔ایہانے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ احان؟ آپ یہاں کیوں لائے ہیں مجھے اور کس سے پوچھ کر؟"اب کی بار وہ گویا بے حد غصے میں بولی تو احان نے گہری سانس خارج کی۔

"میں لایا ہوں تمھیں رخصت کر کے پورے حق سے۔" وہ اطمینان سے کہتا اسکے سر پر بم پھوڑ گیا۔

"یہ کیا بکواس ہے ایسا کیسے ہو سکتا میرے ڈیڈی مما کتنا پریشان ہونگے آپ کس سے پوچھ کر مجھے یہاں اٹھا کر لائے ہیں؟" وہ آنکھیں دکھاتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تو وہ اسکی کمر پر گرپ دیتا اسے قریب کر گیا۔

"مجھے تمھیں اپنے پاس لانے کے لیے کسی کی اجازت کیونکر پیش آنے لگی بھلا اور اجازت کیا تم تو بیوی ہو میری شرعی بیوی اور تمھیں میرے پاس ہونے کا حق ہے اور اگر کوئی تمھیں مجھ سے دور کرے گا تو میں اسے تمھارے اتنا ہی قریب ہو کر دِکھاؤں گا چاہے وہ کوئی بھی ہو کوئی بھی سے مراد کوئی بھی اوکے ڈیئر ڈارلنگ؟" وہ اسکے نچلے لب کو انگھوٹے سے سہلاتا بولا۔وہ اسکے ارادے بھانپ کر گھبرا گئی فوراً اسکا ہاتھ جھٹکا۔

"پیچھے رہیں مجھ سے آپکی ہمت کیسی ہوئی احان قریشی مجھے میرے ہی گھر سے میرے ماں باپ کی ناک کے نیچے سے اغواء کر کے لانے کی؟ وہ اونچا چلائی احان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آواز نیچی رکھو ابیہا قریشی تمھیں معلوم ہے تم کس کے سامنے بات کر رہی ہو؟" وہ بھی غرایا ابیہا نے اسے مزید گھورا۔

"ہاں وہی سو شوہروں کی طرح ٹپکل شوہر کے سامنے جو اپنے سامنے بیوی کو ڈرا دھمکا کر من من کرتا بولنے والی رکھنا چاہتے ہیں ہاں وہی شوہر ایم آئی رائٹ احان قریشی؟" وہ بولتی بھی تھی اسکا انداز تو تھا مگر اتنا گہرا اور اتنا بولتی ہے وہ آج دیکھ رہا تھا۔احان نے آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھا۔

"سو معنوں کی بات کہوں یا ایک بات کے سو معنی نکال لیے آپ نے میری جان کیونکہ میں نے آپ کو بولنے سے روکا نہیں ہے آپ بھی جانتی ہیں اسلام میں شوہر کے ساتھ بے حد آرام اور پیار سے پیش آنے کا حکم ہے۔"

"ایکسکیوزمی آپ اسلام کی بات مت کریں تبھی اچھا ہے احان قریشی کیونکہ آپ کو یہ نہیں معلوم اسلام میں یوں ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیوی کو اٹھالانے کا حکم نہیں ہے مجھے میرے گھر واپس چھوڑ کر آئیں مجھے میرے ماما ڈیڈی کے پاس اٹھیں۔۔۔" وہ چلائی احان نے اسے گھورا اور اسے کلائی سے کھینچ کر قریب کیا۔

"آخری بار تمھارے منہ سے یہ الفاظ نکلیں ہیں آئندہ نا نکلیں سمجھی؟" وہ انگلی دیکھاتا اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

"میں تمھیں یہاں سے کسی صورت کہیں نہیں بھیجوں گا سوائے قریشی ہاؤس کے تمھاری راہ اگر اب یہاں سے کہیں جاتی ہے تو وہ ہے قریشی ہاؤس بس۔۔۔ بھول جاو شاہ ہاؤس، بھول جاؤ سب یاد رکھو تو بس یہ کہ تم، تمھارا شوہر اور ہماری محبت کوئی تیسرا نہیں سمجھی تم؟" وہ دانت پیس کر غرایا تو وہ سہمی۔

"بکواس بند کریں اپنی۔ میری ذات میرے ماں باپ سے وابسطہ ہے اور میری راہ اگر یہاں سے کہیں جاتی ہے تو وہ صرف شاہ ہاؤس ہے سمجھے؟"

"ابیہا تمھیں سمجھ نہیں ارہاث میں کیا کہہ رہا ہوں کیا چاہتی ہو تمھیں زبردستی سمجھاؤں؟ دیکھو ابیہا میں تم سے زبردستی یا غصے سے پیش آنا نہیں چاہتا اور مجھے مجبور مت کرنا کہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں۔ ابھی اٹھو اور جا کر فریش ہو وہ ڈریس رکھا ہے پہن کر باہر آؤ سمجھیں؟ اٹھو شاباش ورنہ مجھے یہ کام خود کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔"

ابیہا نے آنکھیں میچ کر رخ موڑا دل کیا یہاں سے بھاگ کر وہ اپنے گھر چلی جائے مگر یہ جتنا سوئیٹ اور پیارا شخص ہوا کرتا تھا جانے کیا ہو گیا کہ اچانک اتنا ہی ظالم اور سفاک بن گیا شاید وقت نے اسے ایسا بننے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ بغیر دیر کیے وہاں سے اٹھی اور واش روم بڑھ گئی پیچھے وہ گہری سانس خارج کر گیا۔

"میں یہ سب نہیں چاہتا تھا بلکل نہیں میں تمھیں بہت پیار سے، عزت سے رخصت کر کے تمام دنیا کے سامنے اپنے پاس لے کر آنا چاہتا تھا مگر حالات نے سب بگاڑ دیا۔ سب برداشت کیا مگر تمھاری دوری نہیں آئم سوری روحِ من۔"

وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوتا آگے بڑھ گیا اور نیچے شیف کو ناشتہ بنانے کا بولا۔

کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر اس کے ہینگ کیے ڈریس میں واپس آئی تو وہ یونہی پرانے ڈریس میں جاتی مگر اسے پتہ تھا احان کا نافرمانی کرنے پر غصہ ہوتا اپنی منمانی پر آئے گا تو وہ خود ہی یہ فعل دہرا ڈالے گا۔ اس سے اچھا مرتی کیا نا کرتی وہ پہن کر ہی باہر آئی۔ سفید رنگ کا لمبا فراک پہنے جس کے گھیرے پر اور بازوؤں پر نفیس سا کام تھا، نیچے چوڑی دار لال جامہ وار کا بچامہ پہنے اور لال ہی دوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ بے حد غصے ناراضگی اور سوجھی آنکھوں سے باہر آئی جو واش روم میں اسکے رونے کی گواہی دے رہیں تھیں۔ احان نے شیشے میں سے اسے دیکھا جو اس سوگوار ماحول میں بھی

بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ وہیں کھڑی رہی اور اپنی انگلیاں چٹخاتی رہی احان اسکی طرف آیا جو سائیڈ ٹیبل کے پاس ہی کھڑی تھی وہ ٹرانس کی کیفیت میں قدم قدم لیتا اسکے پاس آیا اور عین بلکل اسکے سامنے آکر رکا۔ایہانے ڈر کے مارے آنکھیں یونہی میچیں تھیں جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر میچ جاتا ہے۔احان نے اسے دیکھ کر لب دبایا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا مگر نظریں اسکے شفاف سے چہرے پر ہی مرکوز تھیں جس پر لرزتی پلکوں کا رقص بہت خوبصورتی سے جاری تھ۔ہونٹوں میں ہوتی کپکپاہٹ گلابی ہونٹوں کو مزید نکھار بخش رہی تھی، گال جو روئی کی مانند سفید اور نرم تھے تپنے کی وجہ سے ان پر پھیلی لالی چہرے پر چار چاند لگا رہی تھی۔احان نے پیچھے ہو کر اسکے چہرے پر ہولے سے ٹھنڈی پھونک ماری تو ایہا خود میں مزید جھینپ گئی۔وہ آرام سے شرافت کا مظاہرہ کرتا پیچھے ہٹا اور رخ موڑ کر ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے ایہانے گہرے گہرے سانس لیے اور خود کو سنبھالا وہ فوراً ڈریسنگ کے جانب بڑھی دل کر رہا تھا اسے قتل کر دے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی جبھی بالوں میں برش پھیر کر وہاں زور سے رکھا اور آکر اپنی جگہ پر بیٹھنے ہی لگی جب احان نے وہیں ڈوپٹے کا پلو کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔

"کہاں چلی جانِ جاں؟یہ کیا ایک دن کی دلہن اور رخصتی کے اگلے دن اتنی روکھی سوکھی ناٹ فیئر ڈارلنگ۔"

"مجھ سے کوئی فضول بات کرنے اور فضول فرمائش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی دلہن نہیں میں زبردستی کی دلہن دلہن نہیں بلکہ قیدی ہوتی ہے جو تمھارے بتائے ہوئے حکم مانتی ہے مگر میں ایسی قیدی نہیں ہوں میں کوئی حکم نہیں مانوں گی۔"

"ایہا۔۔۔"وہ بھاری آواز میں زور دے کر بولا ایہا جو آگے بھی بولنے والی تھی یک دم زبان کو بریک لگی اور چپ ہوئی۔

"میں نے تمھیں کہا ہے نا ایہا کہ میرا امتحان مت لینا میں تمھیں ہنوز اسی طرح رکھنا چاہتا ہوں جیسے کچھ عرصہ پہلے تھا بے حد لاڈ اور پیار میں مگر میرے لاڈ پیار کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا ایہا بہت برا پیش آؤں گا سمجھیں؟

اب بیٹھو یہاں اور اچھے سے تیار ہو ویسے تو تم یونہی بہت خوبصورت اور حسین ہوں ان نقلی جعلی رنگوں کی ضرورت نہیں مگر ایز آفار میلٹی تیار ہو اگر نہیں تو پھر میں خود یہ شرف بخشوں گا خود کیونکہ تمھارے ہونٹ گال پر قدرتی رنگ بکھیرنے کا فن آتا ہے مجھے سمجھیں؟ تیار ہو کر نیچے آؤ یہ حکم سمجھو یا کچھ بھی آئی ڈیمن کیئر مجھے تم پانچ منٹ میں محض پانچ منٹ فائیو منٹ شارپ ایبہا قریشی نیچے چاہیے اور اگر چاہتی ہو کہ باہوں میں اٹھا کر لے جاؤں تو آواز نا دینا میں خود دس منٹ سے ایک منٹ اوپر ہونے پر آجاؤں گا۔" وہ دانت پیس کر اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ بے بسی پر چلا دی۔

★☆☆☆☆☆★

شاہ ہاؤس میں ہو کا عالم تھا۔ صبح کے وقت سورج کی کرنیں لاؤنج میں جگمگا رہیں تھیں جبکہ سارہ بیگم اپنے کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں اور انکے پاس ہی شاہ صاحب اخبار پڑھ رہے تھے۔ جب اخبار پڑھ کر ٹیبل پر رکھی اور طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دہرائی جہاں سناٹا چھایا ہوا تھا شاہ صاحب نے لمبی سانس خارج کی کل والا غصہ ابھی کچھ بہتر تھا مگر بیٹی کے مستقبل کی فکر کھائے جا رہی تھی۔ شاہ صاحب نے عاجز آکر سارہ بیگم کو مخاطب کی۔

"ایبہا کہاں ہیں سارہ؟؟" وہ انہیں دیکھتے استفسار کر گئے۔ سارہ بیگم نے کپ میں چائے ڈالتے جواب دیا۔

"اپنے کمرے میں ہو گی سو رہی ہو گی آج چھٹی ہے نا۔ آپ کہتے ہیں تو میں اٹھا لاتی ہوں اسے۔"

"کتنا سوئے گی اٹھاؤ اسے اور باقی اپنے دونوں سپوت کہاں ہیں؟"

"انکا تو نہیں معلوم سعیر آپکے ساتھ گیا تب سے اب تک واپس نہیں آیا۔ ایان کا کچھ معلوم نہیں ہے جتنی دفع پوچھا فون پر کہتا ہے آجاؤں گا بتاتا نہیں کہاں ہوں۔"

"یہ کیا ہو کیا رہا ہے میرے گھر میں؟" وہ یک دم کھڑے ہوتے چلائے کہ سارہ بیگم سے ساس پین گرتا بچا۔

"بیٹے سرے سے غائب اور گھر کا ماحول خراب یہ کیا چل رہا ہے جاؤ شمائلہ جا کر ایبہا کو بلا کر لاؤ فوراً اسے کہو اٹھے اور نیچے آئے۔"

"جج۔۔۔جی بڑے صاحب جی۔" وہ فوراً اوپر کی جانب بڑھی جبکہ سارہ بیگم نے انہیں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

شمائلہ جیسے ہی اوپر گئی تو ایہا کو کمرے میں نا پا کر حیرت ہوئی ہولے سے جا کر واش روم کا دروازہ کھولا تو وہ وہاں بھی موجود نہیں تھی۔

"ایہا بی بی۔" شمائلہ نے آواز دی مگر ندارد کوئی جواب نا آیا۔ اس نے تمام کمرے دیکھ لیے ایہا کہیں نظر نا آئی مگر ایہا کے ڈریسنگ پر لگا ایک نوٹ دیکھا جسے شمائلہ نے اتارا اور نیچے لے گئی۔

"بی بی جی۔۔۔بی بی جی۔" وہ ہانپتی نیچے آئی تو سارہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"کیا ہو گیا شمائلہ کیوں ہانپ رہی ہو خیریت؟"

"بی بی جی وہ ایہا باجی اپنے کمرے میں نہیں ہیں۔"

"کیا مطلب کمرے میں نہیں ہیں واش روم میں ہو گی نا۔"

"نہیں بی بی جی وہ نہیں ہیں کہیں بھی سب جگہ دیکھ لیا ہے یہ ایک چٹ ملی ہے انکے کمرے سے۔" شمائلہ نے چٹ انکی طرف بڑھائی تو شاہ صاحب جگہ سے اٹھے اور انکی جانب آئے فوراً سارہ بیگم سے پہلے چٹ تھامی اور فوراً اس پر لکھے الفاظ پڑھے جو انکے سر پر شاہ ولا کی چھت گرا گیا۔

"انکل خالہ آئی ناو اٹس رانگ مگر خالہ میں بہت مجبور ہوں میں ایہا سے بہت پیار کرتا ہوں بہت کہ اس کا اندازہ میں خود بھی نہیں لگا سکتا۔ آپکی ایہا کو لے کر جا رہا ہوں طریقہ غلط ہے مگر یقین جانیں جب آپ کو پتہ لگے گا کہ میں بے قصور ہوں جس دن ایہا میرے ساتھ کمفرٹیبل ہو جائے گی اس دن میں ایہا کو خود شاہ ولا چھوڑ کر جاؤں گا یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔

آپکی ایہا کا احان

فی امان اللہ۔

شاہ صاحب جوں جوں وہ الفاظ پڑھتے گئے ویسے ویسے انکے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ ہونے لگے جبھی بہت جلدی ہی اس چٹ کے ٹکرے ٹکرے کر کے ہوا میں اچھالے تھے۔

"کیا ہوا شاہ صاحب کیا ہے اس چٹ میں؟" سارہ بیگم ان ٹکروں کو اٹھاتی بولی شاہ صاحب جب اونچا دھاڑے۔

"احان قریشی۔۔۔"جب کہ نیچے بیٹھی سارہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"کیا ہوا شاہ صاحب خیریت؟"وہ انکا بازو تھامتی بولیں شاہ صاحب نے زور دار طریقے سے انکا ہاتھ جھٹکا۔

"دور۔۔۔اسکی ہمت کیسی ہوئی میرے بیٹی کو میری ناک کے نیچے سے اٹھا کر لے جانے کی؟"

"کیا احان ایہا کو۔۔۔"

"جی ہاں سارہ بیگم آپکے داماد یعنی آپکی بیسٹ فرینڈ کا بیٹا آپکی ہی بیٹی کو آپکی ناک کے نیچے سے نکال کر لے گیا ہے۔" وہ اچانک بولے جبکہ سارہ بیگم تھر تھرا گئیں۔

"پر۔۔۔"

"پر ور کچھ نہیں سارہ بیگم اب بسسس اب اس احان کو کوئی نہیں بچا سکے گا میرے ہاتھ سے کوئی بھی نہیں۔" وہ ٹیبل کو زور دار ٹانگ مار کر گراتے وہاں سے باہر بڑھے اور ساتھ سعیر شاہ کو فون ملایا تھا۔

★☆☆☆☆☆★

وہ رات اس کی ضد سے تنگ آ کر سٹڈی مین جا کر کاؤچ پر سو گیا تھا۔ کمرے میں جانے کا مطلب تھا زرش کی بے جا ضد سننا جو اس کی برداشت سے اب باہر تھا لیکن وہ اسے کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے وہ وہاں سے نکل آیا تھا اب وہیں پر آنکھوں پر بازو رکھے آرام سے سو رہا تھا جب پاس پڑا فون رِنگ ہوا سعیر نے کسمسا کر کروٹ لی اور سائیڈ پر پڑا فون تھامنا چاہا۔ فون تھامتے موندی موندی آنکھیں کھولتا اور کاؤچ پر ہی الٹا ہوا کہ فون پر ڈیڈی کالنگ جگمگاتا دیکھ پوری آنکھیں کھلیں تھیں۔ سعیر جگہ سے ہی اچھل کر کھڑا ہوا آنکھیں مل کر پھر سے دیکھا تو فون بند ہو گیا۔

"کو بھئی ایک اور خبط پہلی بار فون نا اٹھانے پر سنائیں گے۔یااللہ میری عزت تیرے ہاتھ۔"اب کی بار بغیر دیر کیے اس نے خود کال کی جو پہلی ہی بیل پر ریسیو ہوئی سعیر کا کلیجہ منہ کو آیا۔

"السلامُ علیکم ڈیڈی۔"سوئی ہوئی آواز جیسے ہی شاہ صاحب کے کانوں میں پڑی تو انکا بوائلنگ پوائنٹ بڑھ گیا۔

"وعلیکم السلام سو رہے تھے شرم حیا ہے یہ ٹائم دیکھو اور اپنا کام کاج دھندا نہیں کرنا تم لوگوں نے جو دن ڈیہارے سو رہے ہو ہاں؟؟"

"نہیں ڈیڈی وہ لیٹ سویا تھا اس لیے آپ بتائیں خیریت کیا ہوا؟؟"

"کہاں ہو تم اور آیان اور تمھارے ساتھ زریش ہے کدھر ہے اور کہاں ہو تم سب؟؟"

"ڈیڈی میں فارم ہاؤس ہوں بس کچھ دیر مین آتا ہوں آپ بتائیں خیریت؟"

"ابیہا۔۔۔سعیر ابیہا کو وہ اٹھا کر لے گیا احان رات کو ہماری ناک کے نیچے سے نکال کر لے گیا وہ۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ڈیڈی یہ کیسے ہو سکتا مجھے اس سے اس قدر ہٹ دھرمی کی امید نہیں تھی۔"(سعیر شاہ اور اسے ہی ہٹ دھرمی کی امید نہیں تھی مضحکہ خیز)

"کچھ کرو مجھے میری بیٹی واپس میر گھر چاہیے ہے سعیر پلیز زکچھ کرو اسے ڈھونڈو مجھے لگتا وہ قریشی ہاؤس ہو گی جلدی پہنچو میرے پاس۔"

"آپ فکر نہیں کریں ویسے مجھے نہیں لگتا وہ وہاں ہو گی کیونکہ احان اسے لے کر قریشی ہاؤس جائے گا کہ آپ اسے واپس لے آئیں ناٹ ایٹ آل۔" وہ یکطرفہ مسکراتا بولا شاہ صاحب نے سامنے پڑی چیز کو گھورا۔

"کہاں ہے وہ سعیر شاہ تمھیں پتہ لگوانا ہے جیسے تیسے تمھیں نکلوانا ہے اسے۔اس نے اس کام میں کسی دوست بھائی کو تو ملوث کیا ہو گا تو عالیان قریشی اس سے اگلوانا ہے یہ تم جانتے ہو کیسے سنو سعیر شاہ۔" وہ غرا رہے تھے جبکہ سعیر انکے ارادے بھانپ کر گھبرایا تھا۔

"کیا ڈیڈی؟"وہ گھبرایا بولا تو شاہ صاحب یکطرفہ مسکرائے۔

"اس کو اتنا مجبور کرنا سعیر کہ وہ تمھیں تنگ آ کر غصے میں بتا دے ابیہا کہاں ہے کوئی لحاظ نا رکھنا بھول جاؤ سعیر شاہ کوئی خالہ ہے تمھاری یا تمھاری کوئی دوستی ہے سمجھ رہے ہو نا تم؟" وہ سفاکیت سے بولے سعیر کا دل ڈوبا۔

"سعیر مائے لو کم ہیر خالہ از کالنگ یو بے بی۔"

"نہیں ماما ہم تھیل (کھیل) رہیں ہیں نا تو ابھی نہیں آئے دا۔" وہ چھوٹا سا عالی جب اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تو آمنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بیٹا پہلے کھانا کھانا ہے نا کم بھاگ کر آ جاؤ دونوں۔"

"چل شعیل (سعیر) پہلے تھاتے (کھاتے) ہیں پھر کھیلیں گے پورا دن۔"

"میں بھی تھیلوں دی۔" وہ نسوانی آواز میں پیچھے گھاس پر بیٹھی بولی سعیر مسکرایا۔

"کیوں نہیں بے بی ڈوول ضرور تم بھی کھیلو گی۔"

"سعیر یار یہ چیٹنگ ہے تیری وجہ سے مما کی ڈانٹ میں کھاؤں اور تو ہمیشہ انکالا ڈلہ بن جایا کر۔" عالیان نے اسے گھورا تو وہ ہنس دیا۔

"یہ تو میری نیچر کا حصہ میری جان تو کیا میرے لیے خالہ کی ڈانٹ نہیں برداشت کر سکتا کیا؟؟"

"ارے میری جان تیرے لیے تو عالیان قریشی کی زندگی قربان تو ڈانٹ کیا ہے میرے یار۔" وہ دونوں ہائے فائی کرتے بولے اور کھکھلا دیے۔

"سعیر شاہ تم سن رہے ہو نا؟" شاہ صاحب جو تب سے اسے جانے کیا کیا بولے جا رہے تھے وہ ماضی میں کھویا ایک جگہ ساکت یہ سب سوچ رہا تھا۔ دوست کو تنگ کرنا لڑ کر مجبور کرنا خالہ تک بھول جانا یہ آسان تھا کیا مگر ایک طرف بہن بھی۔۔۔

"جج۔۔۔جی دا۔" وہ بچپن میں ہی کہہ اور کھویا آج دابول ہی گیا۔شاہ صاحب نے غور سے فون کو دیکھا سمجھ گئے وہ بہت گہری سوچ میں ہے۔

"دیکھو سعیر اپنے جذبات اور دل سے کام لینے کا وقت نہیں ہے دماغ سے سوچو سعیر اپنی بہن کا سوچو، اسکا مستقبل سوچھو سعیر اگر وہ اللہ نا کرے برباد ہو گئی تو اس کے لیے دماغ سے کام لو مگر دل سے نہیں۔"

"لیکن ڈیڈی میں آرام سے اگر بات کر سکتا ہوں تو یہ سب ضروری نہیں ہے۔" وہ ڈوبتے دل سے بولا شاہ صاحب نے لمبا سانس لیا۔

"تمھیں جو کہا وہ کرو ابیہا کا سوچو کہاں ہے وہ مجھے وہ دن دیہاڑے گھر واپس چاہیے دس از اپ ٹو یو سعیر شاہ ناؤ شٹ اپ اور جو کہا وہ کرو اپنے بھائی تمام سیکیورٹی گارڈ پولیس سب الرٹ کر دو مجھے ابیہا چاہیے۔"

"جی بہتر۔" وہ لمبی سانس خارج کر کہ رہ گیا اور کال کاٹ گیا اور وہاں سے باہر بڑھا جہاں دوسرے کمرے میں اس کی بیوی آرام فرما رہی تھی۔وہ گہری سوچ میں آگے بڑھا اور اپنے کمرے میں آیا جہاں وہ آڑھی ترچھی لیٹی ایک بازو بیڈ سے نیچے گرا ایک بازو پر سر ٹکائے اوٹ پٹانگ سو رہی تھی۔ سعیر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اسکا بازو اوپر کیا اور اسے طریقے سے لٹایا اسکے پاس بیٹھ کر اسکے لمبے گھنے سلکی بالوں میں ہاتھ چلایا اور جھک کر عقیدت سے اسکے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی۔

" بہت ضدی ہو میری جان بہت زیادہ اپنے شوہر سے بھی زیادہ اور پھر جب مجھے غصہ دلاتی ہو تو میں ہی بر اظالم عورت۔" وہ بڑبڑاتا وہاں سے اٹھا اور ایک نظر اسکے وجود کو دیکھتا اس پر کمفرٹر درست کرتا باہر واش روم کی جانب بڑھا تھا۔کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ باہر آیا کالے رنگ کی شرٹ میں ملبوس، آگے کے بٹن کھلے وہ اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا خود کو دیکھتے اپنے اوپر اپنا پسندیدہ باڈی سپرے چھڑکا اور اپنے بٹن بند کرنے لگا وہ جو اسکے لمس پر ہی اٹھ گئی تھی اس شاندار سے آدمی کو دیکھ کر ایک حسین صبح نے اسکے دن کا آغاز کیا۔وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے میں

مصروف تھی جو بڑی فرصت سے اب اپنے بٹن بند کر رہا تھا۔ اوپر کے دو بٹن کھلے چھوڑے، کالر درست کرتا، بازو فولڈ کیے بالوں میں برش پھیرتا جیسے ہی مڑا تو وہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ گئ جیسے دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور لب دبا گیا۔

"ایسے نا مجھے تم دیکھو

سینے سے لگالوں گا"

وہ اس پر چوٹ کرتا آگے بڑھا تو زرش گڑبڑا گئی اور فوراً اٹھ کر بولی۔

"یہ کیا بکواس ہے کب دیکھا ہے میں نے آپکو؟" (چور کی داڑھی میں تنکا)

"ارے آپ کب اٹھیں مسز سعیر گڈ مارننگ میری جان مے یو ہیو آ گریٹ ڈے ڈیئر ڈارلنگ۔" وہ بے حد معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا جبکہ آنکھوں میں چمکتی شرارت صاف واضح تھ۔ اپنی غلطی کا احساس ہونے پر زرنے خود پر ہی لعنت بھیجی اور اسے ہی گھورا۔

"کیا ہوا میں نے آپکو تو کچھ نہیں کہا میری جان آئی واز جسٹ سینگنگ آ سونگ(I was just singing a song) ۔ آپ کیوں چلا رہی ہیں ہو نہی۔" وہ قدم قدم لیتا اسکے قریب آتا بولا۔ وہ گھبرائی اور فوراً اٹھ کر آگے بڑھی جب اچانک بہت اچانک سعیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی۔

"ارے بھول گئیں میری جان آپ نے مجھے وش کرنا ہوتا آ سویٹ مارننگ تو آج ایسے کیوں؟"

"مجھے کوئی مارننگ وش نہیں کریں چھوڑیں میرا ہاتھ۔" وہ اس کی گرفت میں مچلتی بولی تو وہ گرفت مزید سخت کر گیا۔

"آہاں ویری بیڈ شوہر کا کہنا مانتے میری جان تم کہو سر تاج آپکا حکم سر آنکھوں پر۔ وش می آ مارننگ 21 پلیززز۔"

وہ کوڈورڈ میں بولا پہلے تو زرش کو سمجھ نا آئی بعد میں جب غور کیا تو وہ لال پڑی۔

"شٹ اپ۔" وہ یک دم ہمت کرتی رخ موڑتی چلائی۔ سعیر نے لب دبایا۔

"ارے برائی کیا ہے اس میں 21 تو کہا ہے کچھ اور تو نہیں بولا میں نے۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔ زرش کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے اس وقت کو کوسا جب وہ اٹھ کر اسکے منہ لگی۔

"اگر آپ نہیں کریں گی تو کوئی بات نہیں میں آپ کو وش کر دیتا ہوں جانِ من کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری بیوی بہت شرمیلی ہے۔" وہ جھٹکے سے آگے ہوتا بولتا اسکے لب چوم گیا وہ اپنی جگہ سے اچھل گئی۔

"بہت ہی کوئی ڈھیٹ، ہٹ دھرم اور بد تمیز انسان ہو تم سعیر شاہ۔۔۔" وہ چلا اٹھی سعیر نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔

"پرواڈٹوبی میری جان۔" وہ مزے سے بولتا آنکھ ونک کرتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ اس پر دو لفظ بھیجتی واش روم بڑھ گئی۔

وہ نیچے آتا ملازمہ کو تمام تر ہدایت دے کر اسکے ناشتے کی ہدایت، میڈیسن کی ہدایت دے کر اور ان کا وقت بتا کر باہر چلا گیا تھا زرش کو بتائے بغیر۔ زرش جیسے ہی نیچے آئی وہ افلاطون کہیں نا تھا پتہ نہیں طوفان بنا کہاں تباہی مچانے گیا تھا وہ سوچتی رہ گئی مگر پھر ملازمہ سے ہی پوچھا۔

"تمھارے سر کدھر گئے ہیں زونی؟؟" وہ باہر ناشتہ کرتی اِدھر اُدھر دیکھتی بولی زونی نے اسے دیکھا۔

"میم وہ تو نہیں معلوم پر شاید آفس گئے ہیں کیونکہ وہ مجھے جسٹ آپکی میڈیسن کی ٹائمنگ اور ان کے متعلق بتا کر گئے ہیں ڈیٹس اٹ اور کچھ بھی نہیں۔"

"Any ways ok thanks."

زرش اسے جانا کا اشارہ کرتی ناشتہ کرنے لگی۔

★☆☆☆☆☆★

وہ فارم ہاؤس سے سیدھا قریشی پیلس کے لیے نکلا تھا۔ اس دوران شاہ صاحب وقفے وقفے سے اسے بسسس اپنی بہن کے حوالے سے ہی فیڈ کیے جا رہے تھے۔ وہ فیڈ آپ ہو چکا تھا ہاں وہ تنگ آ گیا تھا خون نے شاید جوش مارا تھا جبھی ایک دفعہ پھر پاگل ہوتا پتہ نہیں کیا کرنے چلا تھا۔ وہ فوراً تیز تیز ڈرائیو کرتا قریش پیلس پہنچا اور جارحانہ انداز سے باہر نکلتا اندر رکی جانب بڑھا۔ وہ فوراً اندر آیا اور آکر زوردار پکار پکاری۔

"احان قریشی۔۔۔احان۔۔۔" دھاڑ اس قدر بلند تھی کہ کمروں میں بیٹھے لوگ فوراً باہر آئے۔سب سے پہلے عالیان ہی اسکی آواز سن کر گھبراتا باہر آیا تھا اور اسکے سامنے کھڑا ہوا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ تم دن بادن یہ حرکتیں کر کے کیوں اپنے ٹرمز میرے ساتھ خراب کرنا چاہ رہے ہو سعیر شاہ؟" وہ بھی اسی کے انداز میں دھاڑا سعیر نے اسے گھورا۔

"بکواس بند عالیان قریشی میں اپنے ٹرمز خراب کر رہا ہوں تو تم اور تمھارا بھائی کیا کر رہے ہو ہاں؟"

"کیا کیا ہے میرے بھائی نے ہاہاہاہا او کے میرا بھائی اپنے بارے میں کیا خیال ہے دا گریٹ مسٹر سعیر شاہ؟؟"

"میرا اور وہ میری بیوی کا معاملہ ہے ورنہ تمھارے ڈیڈ نے اپنے بیٹے کا سارا ملبہ اپنی بیٹی اور میرے پر ڈال دیا وہ میری بیوی ہے پورا حق اسکے پاس بچہ ہے میرا عزت کے ساتھ رخصت کیا ہے میں نے اسے تیرے بھائی نے کیا کیا رات کے اندھیرے میں ناک کے نیچے سے میری بہن کو نکال کر لے گیا تجھے کیا لگا مجھے پتہ نہیں لگے گا بلا اپنے آوارہ بھ۔۔۔" وہ آگے مکمل بول نا پایا جب عالیان شدید دھاڑا اور اسے گریبان سے دبوچا۔

"سعیر شاہ۔۔۔بکواس بند کرو اپنی آوارہ نہیں ہے وہ میرا بھائی کا کرادر صاف ہے اور اپنی بکواس بند کرو یہاں نہیں ہے تمھاری کوئی بہن سمجھا تو۔"

سعیر نے اسے گھورا اور جھٹکا دے کر اپنا گریبان چھڑوایا اور اسے پیچھے دھکا دیا۔

"بہت آرام سے کہہ رہا تجھے میں میری بہن میرے حوالے کر ورنہ۔۔۔"

'ورنہ ورنہ کیا سعیر شاہ؟؟مارے گا آمار یہ بھی کر دے تیرے سے اسی غنڈہ گردی کی امید ہے مجھے مار آمار قہر ڈھا پر جو سچ ہے وہ سچ ہے تیری بہن یہاں نہیں ہے۔"

"تو پھر کہاں ہے وہ بھون؟" وہ فوراً اس کے پاس لپکا اب کی بار اس پر جھک کر اسکا گریبان پکڑا۔

"نہیں جانتا ہوں میں نہیں جانتا اگر تو آج اسی وقت میری بہن واپس دے جاتا ہے تو میں تجھے تیری بہن لٹا دوں گا اگر اسکے شوہر نے چاہا تو۔۔۔"

"عالیان۔۔۔" اس کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا جب پیچھے سے آمنہ چیخی۔

"سعیر۔۔۔" وہ بھاگتی ان تک آئیں اور ان دونوں کو پیچھے کیا۔

"دماغ خراب ہو گیا تم دونوں کا یہ کیا بکواس ہے؟؟ شرم، حیا، لحاظ سب ختم ہو گیا تم دونوں میں سے اپنی دوستی کا نہیں کم از کم اپنے ٹرمز کا ہی لحاظ کرو عالیان۔"

"اس کا دماغ خراب ہو گیا مما پاگل ہو گیا ہے اسے کہہ دیں نہیں پتہ اسکی بہن کا ہمیں نا ہمیں پتہ کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہاں گئی ہے؟"

"خالہ میں بہت آرام سے کہہ رہا ہوں اپنے بیٹے سے کہیں کہ مجھے میری بہن واپس لٹا دے ورنہ اگر میں نے خود ڈھونڈ لیا تو۔۔۔"

"تو۔۔۔ تو کیا کرو گے تم سعیر شاہ کس کس کو مارو گے احان کو، ایہا کو، اپنی بیوی کو، اپنے ہونے والے بچے کو؟؟ ایک بات یاد رکھنا میرے بچے ایک ہیں یکتا ہیں تو ایک کو مارو گے تو تم سب سے ہاتھ دھو بیٹھو گے احان مرے گا تو ایہا خود با خود جیتے جی مر جائے گی، احان مرے گا تو تمھارا دوست تمھارے لیے مر جائے گا اور بیوی بچہ تو پھر بھول جانا سمجھے؟؟"

یہ واحد ہاں یہ واحد کمزوری تھی سعیر شاہ کی جس سے وہ کشور پڑ جاتا تھا۔ اسکا خاندان، عزت، ماں باپ، بہن بھائی، زرش اور دوست یہ وہ کمزوریاں تھی اس شخص کی جس سے کوئی بھی کھیل سکتا تھا مگر شاید اس نے کبھی ان لوگوں کو کمزوری بننے نہیں دیا ہمیشہ طاقت بنایا مگر آج کچھ الٹا ہو گیا تھا۔ ہمیں ہمشہ ماں باپ کو اپنی طاقت بنانا چاہیے لیکن یہ فیکٹ ہے جہاں آپکی فیملی آپکی طاقت ہوتی ہے وہیں سب سے بڑی کمزوری بھی ان پر آنچ آپکو برداشت نہیں ہوتی سعیر شاہ کو بھی یہ رشتے یونہی عزیز تھے۔ سعیر نے آنکھیں بند کر کے چہرہ موڑا جبکہ اسکی خالہ نے اسے گھورا۔

"دفعہ ہو جاو یہاں سے سعیر شاہ اس سے پہلے میں تم سے اس سے کچھ زیادہ برا کہہ دوں دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔" آمنہ اسکی پشت کو گھورتی دھاڑیں تو وہ مٹھیاں بھینچ کر لب بھینچ کر رہ گیا۔

"دفعہ تو میں ہو جاؤں گا مسز قریشی آپ اپنے بیٹے سے کہیے گا شرافت سے رات ہونے سے پہلے مجھے میری بہن واپس چاہیے ہر حال میں ورنہ پھر آپ جو مرضی کریں فرق نہیں پڑتا۔"

"اور پھر اپنے انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے سعیر سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا۔۔۔"

★☆☆☆☆☆★

شام کا وقت ہونے چلا تھا ہر طرف خاموشی تھی۔ ایہانے نا آنا تھا وہ نا آئی ایسے میں سعیر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ ہر فارم ہاؤس سب چھان مارا وہ نہیں ملی سعیر نے اسٹیرنگ پر مکا مارا اور آگے بڑھا۔ ہر جگہ چھان لی مگر ندارد وہ نہیں ملی اب وہ تھک کر گھر واپس آیا تو ایک خوبصورت اور تیز خوشبو نے اسکا استقبال کیا۔ سعیر نے سمیل کیا تو وہ وہی مخصوص خوشبو تھی جو شادی سے پہلے وہ کافی استعمال تھا۔ اسے یاد آیا وہ دن یونیورسٹی کا حسین دن جب وہ اپنا بدلہ لینے سعیر کے قریب آئی تھی۔ اسی دن سعیر نے اس پر چھپکلی پھینکی تھی اور وہ بدلہ لینے اسکے پاس آئی اور اسکی شرٹ پر ٹیڈی بیئر اور جیان کارٹون لکھا تھا جبھی وہ اسکی خوشبو سے اٹریکٹ ہوئی تھی۔

"یہ بندہ پرفیوم کتنا مزے کا لگاتا ہے۔" وہی الفاظ کانوں میں گونجے تو غصہ جھاگ کی مانند بیٹھا اور لبوں پر مسکراہٹ آن دھری۔

زرش سامنے صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی تھی شاید اسکی آنکھ لگ چکی تھی جب وہ جن ٹپکا اور اسکے سامنے گھٹنے کے بل ٹیبل پر جھکا۔ زرش نے بوکھلا کر آنکھیں کھولیں اور ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا۔

"دماغ خراب ہے کیا؟" وہ سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس بھرتی بولی وہ لب دبا کر مسکرایا۔

"دماغ ہے ہی کہاں؟" وہ اسکے پیٹ پر جھکتا لب رکھتا بولا وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔

"سمجھ نہیں آتی آپکو دور رہ کر بات کیا کریں مجھ سے یہ کیا بیہودہ حرکت ہے؟"

"آہاں۔۔۔شوہر کا بیوی کے قریب آنا بیہودہ حرکت ہوتی ہے اوپسسس میں تو اسے رومینس سمجھتا تھا جس کی وجہ سے۔۔۔" وہ اسکے بھرے پیٹ پر ہاتھ سے رب کرتا معنی خیزی سے بولتا رک کر بس اشارہ دے گیا۔وہ گھور کر رہ گئی کان کی لو تک سرخ پڑی تھی۔

"شٹ اپ اپنی زبان کو لگام لگائیں۔"وہ گھور کر بولی اور وہ ڈھیٹ اور مسکرایا۔

"آپ لگا دیں جان۔" وہ۔معنی خیزی سے بولتا اسکے قریب آیا وہ خجل ہو کر رہ گئی۔

"کیا ہوا لگائیں اور یہ کیا میں نے تو آپکو چھوا بھی نہیں۔میں نے تو اپنے بے بی کو پیار کیا ہے آپکو تھوڑی ہے نا مائے بے بی؟"وہ دوبارہ اسکے پیٹ پر ہاتھ سے رب کرتا بولا زرنے اسے پیچھے کیا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے آپ کو یہ آپ کا نہیں میرا بے بی ہے بس آئندہ مت بھولیے گا۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولی۔سعیر نے آنکھیں بند کیں مگر وہ کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا اپنی ہی کرم نوازی تھی یہ سب۔۔۔

"یہی تو ہر دفعہ یہی کہتی ہو میرا ہے اور اپنا بے بی لے کر مجھے جیلس فیل کرواتی پھرتی ہو مجھے بھی بتاؤ یہ کہاں سے لائی ہو انسٹال کیا ہے یا آرڈر ایک دو میں بھی کر لوں گا نا بلکہ اکھٹے دو کروں گا ایک پرنس اور ایک پرنسز بتاؤ کہاں سے لائی ہو جیسے جیون ساتھی ڈاٹ کوم سے لوگ شوہر لاتے ویسے ہی کوئی بچہ بائے ڈاٹ کوم بھی ایپ ہو گی نا وہاں سے دیکھتا ہوں کیونکہ اب میرے پاس وہ پرویجسر تو نہیں کہ میں بھی انسٹال کر کے 9 مہینے انتظار کروں۔" وہ بے باکی سے اپنی بات بولتا اسے اچھلنے پر مجبور کر گیا اور وہ اونچا آج کافی دن بعد چلائی۔

"شٹ اپ سعیر شاہ آپ پاگل ہیں دماغ خراب ہو گیا کچھ بھی بول دیتے ہیں عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے کیا؟" وہ اونچا چلائی جبکہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا جبکہ وہ اسے غصے سے گھورتی رہ گئی۔سعیر نے اسے دیکھا اور گہری سانس خارج کی۔

" زر میری جان کب تک رہو گی یونہی پلیززز مجھ سے بات کرو میری سنو تو۔۔۔"

"سعیر میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں مجھے بات نہیں کرنی کچھ نہیں سننا کیوں سمجھ نہیں آرہا آپکو؟"" وہ بار بار یہی بات لاگ لپٹتی اب تنگ آکر چبا چبا کر بولی تو وہ اسے دیکھے گئی۔

"زرش میں نے کہا مجھے کرنی ہے تو بس کرنی ہے بات مجھے اور مجھے نا نہیں سننی سمجھ نہیں آرہا تمھیں؟"وہ بھی گویا اسکو چڑاتے ہوئے اسکے انداز میں دانت پیس کر بولا تو وہ رخ پھیر گئی۔

"آپ کہنے لائق ہیں کچھ کہنے کو بچا ہے؟؟"

"تم میں ہمت ہے سن سکتی ہو تو سن لو۔"

(سوال گندم جواب چنا)

"ہنہہ۔۔۔بولیے کیا کہنا آپکو؟"

"معافی چاہیے تم چاہیے ہو کتنا صبر کروں اور برداشت نہیں اور رہا سزا میں کمی واقع کرو۔"

"اس سب سے کیا ہو گا سعیر شاہ کیا آپکی غلطی ٹھیک ہو جائے گی، آپکے بولے الفاظ اور وہ تھپڑ اس سب کا کیا اور اب جو آپ کر رہے ہیں کیا آپکو لگتا میں اس سے واقف نہیں ہوں سب پتہ آپ کو اگر میر ابھائی غلط لگتا تو لہذا میرے سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"زرش۔۔۔"وہ ایک ہی جست میں اسکے پاس بیڈ پر آیا وہ بیڈ کراؤن سے لگی۔

"زرش پلیززززز میری جان میری بات سنو میں تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا ایسے مت کرو میں مانتا ہوں میں نے ابھی بھی غلط کیا ہے مجھ سے غلطی ہوئی ہے میر اہاتھ کیوں ناٹوٹ گیا مگر میں نے بہت لمبی سزا کاٹی ہے۔زر تم نے مجھے تھپڑ بھی مارا میں کچھ نا بولا مگر اب بسسس اور نہیں اور اب جو کر رہا ہوں تو اپنے باپ کے لیے تمھیں نہیں معلوم تمھارے اور بھابی کے جانے کے بعد ڈیڈی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ڈاکٹر نے انکی دماغ کی نس پھٹنے کا خطرہ بتایا تھا اگر ایسا گھر نا آئی تو بہت کچھ غلط ہو سکتا ہے مجھے یہی۔۔۔"

زرش نے اسکی سن کر آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اسے حیرت سے دیکھا جو آنکھوں میں مجبوری اور پیار لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"واہہ سعیر آپکو اپنے ڈیڈی اپنی محبت اپنا تھپڑ یاد تو میرا گھر کیوں نہیں شایان بھائی آلریڈی ایک اتنے بڑے ٹراما سے گزر رہے ہیں، میری ماں یہ سب تماشا برداشت کر پائے گی جانتے ہیں کتنا پیار کرتی ہیں مگر آپ نے انکی محبت پاؤں تلے روند دی۔"

"زرش۔۔۔" وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ گیا زرش منہ موڑ گئی۔

"ننن۔۔۔ نہیں یہ بات بھی میرے دل کو خنجر کی طرح چیرتی ہے پلیز نہیں میں انکی محبت کی بہت قدر کرتا ہوں بہت زیادہ ان سے کئی زیادہ محبت شاید میں ان سے کرتا ہوں مگر میں جانتا ہوں رویہ غلط تھا زر پر میرے پاس اور آپشن نہیں تھا میری جان مین خالہ کے پاس جاؤں گا انہیں مناؤں گا مگر مجھے طاقت دو تم کمزوری تمھاری یہ ناراضگی مجھے کمزور کر رہی ہے میری جان مجھے معاف کر دو اچھا تمھیں نہیں سننا نا مت سنو مگر میرے کچھ سوالوں کے جواب دو۔" وہ اب اپنے انداز میں آچکا تھا۔ ویسے بھی کئی دن سے وہ فارم ہاؤس میں تھے اور وہ ڈھیٹ آدمی اسے اپنی بے باک حرکات سے بوکھلاہٹ کا شکار کر دیتا یا زچ کر دیتا اب بھی وہ کھسکتا اسکے قریب آیا اور بیڈ کراؤن سے لگے اسکے وجود کے بے حد قریب جھکا بیڈ کراؤن پر دائیں بائیں ہاتھ رکھے اسکے بے حد قریب جھکا زرش نے زور سے آنکھیں میچیں۔ خوشبو اپنے حواسوں پر آج بھی سوار ہوتی محسوس ہوئی تھی اور ماتھے پر پسینے کی ننھے قطرے نمودار ہوئے۔ سعیر نے اسے دیکھ کر لب دبایا جبکہ سائیڈ ٹیبل پر سے ٹیشو باکس سے ٹیشو اٹھا کر اسکے ماتھے پر رکھا زرش کو کرنٹ لگا۔ ایک ہاتھ یونہی بیڈ کراؤن سے ٹکائے وہ اسکی سانسوں کے جتنا قریب ہونے کو تھا مگر سانسوں پر قابض نہیں تھا۔ ہلکا ہلکا ہاتھ یکا یک ماتھے پر پسینے کے قطروں کو صاف کر رہا تھا جبھی سعیر نے ٹیشو ہوا میں اچھالا اور وہی ہاتھ اسکی گال پر رکھے اپنے انگوٹھے کے پور سے سہلانے لگا۔ وہ کندھے ملا کر سمٹی یہ کیا ہو رہا تھا؟ "سحر طاری" ایسے کیسے اس جادوگر نے پھر اپنے سحر میں کرنا شروع کر دیا تھا لیکن وہ ایسے نہیں کر سکتی تھی جبھی آنکھیں کھولیں مگر وہ بے باک انسان آنکھوں میں ڈھیر ساری مدہوشی اور خواہشیں لیے اپنے سحر انگیز شخصیت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ زیادہ دیر اسکی طرف دیکھ نا پائی جبھی ہاتھ جھٹکنا چاہا مگر وہ گرفت بڑھا گیا۔

"بات نہیں کرنی میری جان کو مجھ سے ہمم۔۔۔'وہ اپنا بائیاں ہاتھ اسکی کمر پر ٹکاتا اسے قریب تر کرتا بولا۔وہ بوکھلا گئی جبھی مزاحمت کرنے لگی سعیر کے گرم جھلستی سانسیں اسکے چہرے کو جھلسا رہیں تھیں۔

"چچچ۔۔۔چھوڑیے مجھے۔" وہ گھٹی اور بوکھلائی ہوئی بولی اور وہ دونوں لب دبا گیا۔اسکی حالت دیکھ کر شدید ہنسی آرہی تھی۔

"ککککک۔۔۔کیوں جی؟"وہ بھی اسکے انداز میں بولا وہ خجل ہوئی۔

"کیا چاہیے آپکو کیا چاہتے ہیں؟؟"وہ روہانسی ہوئی بولی البتہ وہ مسکرایا۔

"چاہ چاہتا ہوں اور جس کی چاہتا ہوں وہ الحمدللہ باہوں میں ہے۔" وہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے لب کو سہلاتا بولا وہ سر تا پیر سرخ ہوئی۔

"آپ کو اس وقت یہ سب چیزیں زیب نہیں دیتیں دور ہٹیے مجھ سے۔" وہ پھر چلائی جب کے وہ مزید قریب ہو گیا اپنے بازو اس پر جھکائے خود اسکے قریب جھکا اور سافٹ سے گال پر اپنے لب رکھے۔

"جی قریب آگیا اور حکم کیجیے۔" لب گال پر رکھے وہ اسکے گال کو لبوں میں لیا بولا وہ سانس تک روک گئی۔

"آآآ۔۔۔آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا کر رہے ہیں میں کہہ رہی ہوں دور ہٹیں پیچھے ہوں ہم سے۔۔۔"

"جی پاگل تو ہو ہی گیا اور کر وہ ہی رہا ہوں جس سے یہ پیس میرے تمھارے درمیان اوپس میرا مطلب ہمارے پیار کی نشانی بن کر آیا۔" بائیاں ہاتھ جو کمر پر ٹکا رکھا تھا اسکے انگوٹھے کے پورنے کھسک کر پیٹ پر شرارت کی۔وہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔

" اور رہی بات دور ہٹنے کی تو مجھے یہی سنائی دے رہا ہے کہ آپ کہہ رہی ہیں قریب آیئے اور میں آگیا ہوں۔یاد رکھیے گا جب جب کہیں گیں دور جاؤ تو میں اور مزید قریب چلا آؤں گا جانتی ہیں کیونکہ آپ کا دور ہٹیں کہنا مجھے مزید قریب آنے پر اکساتا ہے۔"

"سعیر شاہ۔۔۔ہٹیں پیچھے۔"

"جی میری جان قریب ہی ہوں میں آپکے اوکے کیپ کوائٹ جسٹ گومی آنسر آف مائے کویسچنز سو میں چھوڑ دوں گا۔"

"پیپ۔۔۔پوچھیے۔" وہ اسکے لمس سے گھبراتی ہوئی سمٹتی بولی۔

"بس اپنے مجھے ہاں یا نا میں جواب دینا اوکے مائے لو؟" وہ اسکے دونوں گالوں کو لبوں سے چومتا بولا۔وہ خود میں سمٹی سعیر نے معصوم شکل بنا کر اسے پیچھے ہو کر دیکھا۔وہ محض اسے گھور گئی مگر وہ شریر سا مسکرا گیا اور جھٹکے سے اسکے بالائی لب کو چوم گیا۔وہ بری طرح بوکھلا کر رہ گئی۔

"پوچھیے۔"وہ دانت پیس کر بولی تو وہ گہرا مسکرایا اور اسکے قریب ہوا وہ سانس روک گئی۔سعیر نے اسکے گال سے گال ملا کر سہلایا۔زرش نے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ پاگل آدمی اسکے ہاتھ کمر کے گرد باندھ گیا اور خود گال سے گال ٹکا گیا۔

"ناراض ہو؟؟" بے حد پیار سے پوچھا گیا کہ سامنے والی دوسیکنڈ میں پگھلی۔

"ہونہہ۔۔۔" ایٹیٹوڈ میں بولا گیا وہ مسکرایا۔

"بے حد ہو؟؟" گال کو لبوں سے سہلاتا پوچھا گیا وہ جھینپی۔

"ہ۔۔۔ہاں۔"سمٹ کر بولا گیا۔

"مانو گی؟؟" پیار سے امید سے پوچھا گیا اب کی بار دوسرے گال کی شامت آئی تھی۔

"نہیں۔"صاف انکار تھا۔

"منانا چاہوں تو؟"چیلنجنگ سا پوچھا گیا۔

"نہیں۔"بات کی پکی تھی لڑکی۔

"مناؤں گا۔" ڈٹ گیا تھا اور اب بائیں گال کو دانت سے کاٹا گیا وہ سسک گئی۔

"سی۔۔۔اجا۔۔۔زت نہیں۔"صاف انکار کیا گیا۔

"مانگی کس نے؟" وہ دانتوں کا دباؤ بڑھاتا اور اسکو مزید قریب کرتا بولا وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔

"مان جاؤنا۔۔۔"اب کی بار کاٹے ہوئے گال کو لبوں سے سہلایا گیا کہ زرش کا بائیاں ہاتھ خود با خود کندھے پر گیا وہ مسکرایا۔

"کس قیمت پر؟" لڑکی بھی کم نا تھی۔

"پیار کی قیمت نہیں ہوتی مسز شاہ۔" نچلے لب کو لبوں سے سہلاتا بولا گیا وہ گویا روہانسی ہوئی۔

"بولو کوشش کروں؟؟" لب کو چومتے چہرے کا طواف کرتا پوچھا گیا تو وہ اسکی آنکھوں میں ڈوبی سعیر نے ابرو اچکائے۔

"نہیں۔"رخ موڑا گیا مگر وہ پاگل آدمی دو انگلیوں سے اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتا اس پر دوبارہ جھکا اور چن پر لب رکھے۔

"ہاں کب کہو گی؟ اچھا چلو ایک اور بار بتاؤ ہاں یا نا۔"

"دو گی جواب نہیں کہا تو۔۔۔"بات ادھوری چھوڑی گئی۔

"ہاں۔"

"سعیر کی بیوی ہو نا؟"

"ہاں۔"فوراً بولا گیا۔

"پیار کرتا ہے نا؟"

"ہاں۔" سحر میں جکڑا جا رہا تھا۔

"سعیر کی جان ہو نا؟"

"ہاں۔"اعتراف کیا گیا وہ لب دبا گیا۔

"ناراض ہو نا اپنے سعیر سے؟؟"

"ہاں۔" بھیگی آواز میں بولا گیا جبکہ وہ اسکی گردن ہر جھکا تھا۔

"منائے گا تو مانو گی نا؟"

"ہاں۔" تھوڑا لمبا کر کے بولا گیا جانے کب سے نانا ایویں کیے جا رہی تھی وہ اسکی چالاکی پر عش عش کر اٹھا اور شدید پیار آیا اور اسکی گردن پر لب رکھے وہ سمٹ گئی۔

"مناؤں؟"

"ہاں۔"

"اپنے انداز میں نا؟" لب رگڑتے ہوئے بولا تو وہ ہوش میں آئی۔

"ننن۔۔۔ نہیں۔" وہ ہوش میں آکر فوراً پیچھے ہوئی تو وہ زور سے لب دبا کر ہنسی روک گیا اور اسے خود میں بھینچ گیا۔

★☆☆☆☆☆★

پیرس:

وہ رات کے اندھیرے میں ایک بڑے سے کمرے میں لال رنگ کی مدہم روشنی میں ٹیبل پر کچھ تصاویر رکھے انہیں تکتا بھیگی پلکوں سے سیگریٹ پر سیگریٹ پیے جا رہا تھا۔ ایش ٹرے جانے کتنے سیگریٹ پینے کا ثبوت دے رہے تھی ساتھ پڑی سٹرجنگ جسے وہ وقفے وقفے سے خود میں انڈیل رہا تھا۔ اپنا غم غلط کر رہا تھا مگر شاید یہ غم ختم ہونے والا ہی نا تھا۔ وہ بھولے بھٹکے بھی اسے نہیں بھول پا رہا تھا۔ رہ رہ کر یاد تڑپاتی اس کے ساتھ بیتے لمحے یاد آتے وہ تکلیف سے مر جاتا تھا صرف زندہ لاش بن چکا تھا وہ۔ وہ اپنے ماضی میں کھویا ان تصاویر کو جانے کیا ان میں تلاش کر رہا تھا بھیگی پلکیں، کالی آنکھیں، زخمی ہاتھ، زخمی دل وہ ٹوٹ چکا تھا، مر چکا تھا محبت کا زہر اسے آہستہ آہستہ ختم کر رہا تھا مگر کمبخت موت بھی نہیں آ رہی تھی۔

کون خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جنھیں سچی محبت ملتی ہے بہت کم مگر عشق خراج مانگتا ہے۔ عشق ہو اور غم نا ملے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اس لڑکے کا دل کرتا تھا وہ اسے پکڑے، اس سے پوچھے آخر کیوں اس نے اس کے جذبات، دل کے

ساتھ کھیلا؟ آخر کیوں دل کرتا تھا اسے قید کر لے، نا مرنے دے، نا جینے دے، نا اپنائے، نا چھوڑے مگر وہ اس وقت یہ سب کرنے سے قاصر تھا۔ وہ کون ہے وہ جان گیا تھا اس کو قید کرنے کا مطلب گھر والوں کو نقصان پہنچانا ہے جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔

وہ اسکی غیر موجودگی کے اعتراف کے باوجود وہ اس سے محبت کے دھوکے میں مبتلا ہے۔ وہ کبھی کبھی دن میں اسکے خیالوں میں کھوئے اسکا نام گنگناتا مسرتیں حاصل کرتا پھرتا ہے۔ کوئی کیا جانے محبت کا دھوکا کتنا دلکش، دلفریب ہوتا ہے انسان چاہ کر بھی اس سے نہیں نکل سکتا۔ وہ بیٹھا اپنے خیالوں میں گم تھا جب اچانک فون رِنگ ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر فون جو دیکھا تو دو سیکنڈ کے لیے ہی محض چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ فوراً لپک کر فون اٹھایا تو ہمیشہ کی طرح ڈانٹ اور فکر مند بھری آواز نے اس کی مسکان کو گہرا کیا۔

"کدھر ہو شایان نا آتا نا پتہ کہاں بیٹھے ہو تمھیں اپنا آپ بھی یاد ہے کہ نہیں یا پھر بھول گئے ہو ماں باپ بہن بھائی بھی ہیں؟؟"

"ارے میری جان آپکو بھول سکتا ہوں میں کیسے بھول سکتا ہوں میں آپ سب کو؟"

"کدھر ہو تم؟؟"

"آپ جانتی ہیں جان۔" وہ سامنے پڑی تصویر کو لائٹر سے جلاتا بولا۔

"کب آرہے ہو آخر کب تک شایان تم اپنے آپ سے بیگانہ یونہی اپنوں سے دور رہنا چاہتے ہو کیوں؟؟ واپس آجاؤ شایان۔"

"کچھ وقت دیں ماں پلیز۔"

"وقت ہی تو نہیں ہے میری جان یقین کرو واپس آؤ میں تمھاری بہت اچھی لڑکی سے شادی کروادوں۔"

"ماں۔۔۔" وہ بات مکمل ہونے سے پہلے دھاڑا۔ امنہ نے آنکھیں بند کیں۔

"پلیز ززماں کوئی اور بات شادی کی بات نہیں پلیز زز میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتا ماں۔ میں اسے بھلا نہیں پاتا ماں پہلی محبت عشق ہے وہ میرا میں پل پل مرتا ہوں پل پل جیتا ہوں اسکی محبت میں پلیز ززماں مجھے سمجھیے۔۔۔"

"شایان میری جان چھوڑ دو اسکا خیال جینے نہیں دیتا تمھیں اسکا خیال فریبی تھی وہ۔"

"ماں پلیز زز ابھی نہیں معذرت۔" وہ دو منٹ محض اور بات نا کر پایا جب فون کاٹا تھا۔ وہ زوردار دھاڑا اور سامنے پڑے شیشے کے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا اور چیخ چیخ کر اسے پکارا تھا کاش وہ سن پاتی اسے کاش وہ آجاتی اور یہ محض خواب ہوتا۔۔۔

ہے دل یہ میرا

مجھ سے ہر دم ہے پوچھتا

کیوں ہے مجھے تجھ سے اتنی وفا

کیوں تیری حسرت

ہے ہر خواہش سے بھر کر مجھے

کیوں نام تیرا ہی

لیتی زبان

★☆☆☆☆☆★

پیرس:

وہ ساری رات جاگتا تھا نا سوتا تھا۔ دنیا سو رہی ہوتی تھی مگر وہ جاگتا تھا پوری رات یہ سوچ کر اسے نیند نہیں آتی تھی کہ کوئی چین سے اسکا سکون چھین کر مزے کی نیند اڑا رہا ہے۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ اسے یونہی نہیں چھوڑے گا۔ اگر چھوڑ دیا کل کو وہ کسی اور کے دل کے ساتھ کھیلے گی، کسی اور کو مہرا بنا کر استعمال کرے گی۔ کتنوں کو برباد کرے گی؟

مجھ کو تو برباد کیا ہے

اور کسے برباد کرو گے

رو رو کے فریاد کرو گے

میری وفائیں یاد کرو گے

وہ یونہی ساری رات یہ سب سوچوں میں گم تھا اب جو نتیجہ نکالا تھا وہ یہی تھا کہ وہ عرشیہ عرف فامیہ حمدانی کو اغواء کروائے گا، جی ہاں اسے اغواء کروائے گا۔ جو اسکے گینگ میں شامل ہے وہ سب سامنے آئیں گے دشمن کا کوئی ایک بندہ مرے گا وہ سب مریں گے ایک ایک اور پھر وہی لاش اسکی سرپرائز کے طور پر نمرہ حمدانی کو بھیجے گا اور شاید وہ یہ جلد کرنے والا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ کیا قہر آئے گا۔

وہ واشروم سے فریش ہو کر باہر آیا ڈارک بلو کلر کی ہائی نیک کے نیچے وہ جینز کی پینٹ پہنے ہالف سلیف شرٹ میں ابھرتے مسلز اسکی باڈی کو چار چاند لگا رہے تھے۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار کر مڑا بیڈ سے مڑ کر کوٹ پکڑا اور وہاں سے نیچے آیا۔ سامنے ملازمہ نے ٹیبل پر جوس کا گلاس رکھا تو فوراً اپنے اندر انڈیلتا باہر بڑھ گیا۔ باہر پورچ میں کھڑی بلیک فورچیونر میں آکر بیٹھا، آنکھوں پر سن گلاسز لگائے، کوٹ ساتھ والی سیٹ پر سلیقے سے رکھتا آگے بڑھا۔ کچھ دیر میں گاڑی پیرس کی شفاف سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ گاڑی کچھ دیر کی مسافت طے کرتی پیرس کے بڑے سے مال کے آگے رکی۔ وہ اتر کے نیچے آیا اور کوٹ پہن کر درست کرتا آگے بڑھا مال میں وہ اپنی کچھ ضروری چیزیں لینے آیا تھا۔ وہ اندر کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب سامنے سے تیزی سے آتی ایک حسینہ سے زوردار ٹکرایا۔ رابیع کے تمام بیگ زمین بوس ہوئے مگر خود کو بچانے کو شایان کے بازو کا سہارا لیا جو اسکی کمر کے گرد لپیٹا تھا رابیع کو سہارا دینے کو۔ وہ ان بیلنس ہوتی منہ کے بل گرتی جبھی شایان نے فوراً اسے سہارا دے کر گرنے سے بچایا۔ رابیع نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں جبکہ گرنے کے ڈر سے بڑبڑائی۔

"اللہ جی گر گئی۔۔۔"وہ خوف کے مارے بولی جبکہ شایان جس کے ماتھے پر اسے دیکھ کر ہی بل آئے تھے اسکی بڑبڑاہٹ سن کر زور سے لب دبایا اور جان کر اسے نیچے کی جانب کیا وہ ڈر کر آنکھیں پٹ سے کھول گئی۔سامنے ہی خود کو اس سڑیل،اکڑو،بدلحاظ،بدتمیز انسان کے سہارے پر پا کر رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے فوراً سیدھا ہونا چاہا مگر وہ پکڑ سخت کر گیا۔

"تم۔۔۔"وہ حیرت زدہ بولی تو مقابل کی گرفت اسکی کمر کے گرد ہلکی ہوئی اور ماتھے پر فوراً بل آئے جبھی زہر خندہ لہجے میں گویا ہوا۔

"تم نے ہمیشہ کالی بلیوں کی طرح میرا راستہ کاٹنے کی قسم کھائی ہے کیا؟"وہ اسے گھورتا ہوا اسکے چہرے کے بلکل قریب ہوتا بولا تو رابیع نے غصے اسے گھورتے دیکھا فوراً اسکا حصار توڑتی پیچھے ہوئی۔

"پ کی ہمت کیسے ہوئی شایان قریشی مجھے یا میری ذات کو ایسے لفظ سے مخاطب کرنے کی ہاں؟میں آپکی کوئی سرونٹ کوارٹر میں رہنے والی کوئی نوکرانی یا آپکی کوئی امپلائے نہیں ہوں جسے آپ جو بھی کہیں گے میں برداشت کرلوں۔ ایک بات یاد رکھیے گا مسٹر سوکالڈ شایان قریشی اپنی آکڑ،اپنا غصہ اور اپنی یہ امیری کا دھونس کسی اور پر جمانا آئندہ یوں مجھ سے ٹکرانے پر میرے سے ایک لفظ بھی مخاطب ہوئے تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ سے میرے کوئی پرسنل ٹرمز بھی ہیں سمجھے آپ؟؟"وہ انگلی اٹھا کر ایک دم شیرنی بنی غرائی تو شایان نے لمحے بھر کو دیکھا پھر ماتھے پر گہرے بل لیے اسکے قریب ہوا اور نرمی سے اسکی انگلی کو ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دبایا جس سے وہ سسک گئی اور وہ سکون سے مسکرایا جیسے اسکی تکلیف دیکھ کر گہرا سکون ملا ہو۔

"انور کہیں کے چھوڑو میرا ہاتھ۔" وہ اسے جھٹکتی بولی شایان نے بازو پکڑ کر اسے قریب کیا۔

"مجھے شوق نہیں ہے تم سے مخاطب ہونے کا محترمہ چابی کہیں کی اگر تم اپنے یہ گرین کلر کے ٹچ بٹنز کو کھول کر چلو نا تو ایسے آتے جاتے کسی سے بھی ٹکراتی نا پھرو نا ہی تمھیں اپنے بارے اور اپنی اس ذات کے بارے میں کچھ سننے کو ملے گا۔اب تم اپنے طوطے جیسے سبز رنگ بٹنوں کو بند کر کے چلو گی تو یہ سب ہو گا اور زہر لگتے ہیں مجھے وہ لوگ جو اس طرح

انکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھوں کی طرح چل رہے ہوتے ہیں۔"وہ بھی زہر خندہ لہجے میں اسے گھورتا بولا تو رابیع نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"چابی،بٹن،طوطا؟؟" وہ سوچھ کر ہی رہ گئی جبکہ وہ اسکے منہ کے آگے چٹکی بجاتا ایک مخصوص دھن گنگناتا آگے بڑھ گیا۔رابیع نے اسکو مڑ کر گھورا تو وہ آنکھ ونک کر گیا۔

"اتنی ہی زہر لگتی ہوں تو منہ کیوں لگتے ہو؟زہر تو تم اگلتے ہو اپنی زبان،منہ اور انگ انگ سے،دھیان سے کہیں کبھی اس زہر کی لپیٹ میں آکر لوگ مر ہی نا جائیں اور اگر ہم زہر لگتے ہیں تو الرٹ رہو کہیں ہمیں منہ لگاتے لگاتے اپنی جان سے ہاتھ نا دھو بیٹھنا۔"وہ بھی اسے اچھی خاصی سناتی خراب موڈ سے آگے بڑھ گئی جبکہ شایان نے اسے غصے سے جاتے دیکھا جہاں آس پاس سب لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔شایان کا مارے غصے کی چہرہ ضبط کرتے ہوئے تھا جو لینے آیا تھا بلکہ الٹے قدم باہر بڑھ گیا۔

"پاگل عورت کہیں کی کیسے محلے کی عورتوں کی طرح لڑ کر گئی ہے نان سینس اڈیٹ۔" وہ خود بڑبڑاتا گاڑی میں بیٹھا اور باہر نکلتا چلا گیا۔

وہ کچھ ہی دن پہلے پیرس کسی کام سے آئی تھی کچھ کیسز دیکھنے اور ڈاکٹرز کی کانفرنس کال کے لیے۔وہ بے حد خوش تھی جس کیس کے لیے پیرس کے ڈاکٹرز نے اسے بلایا تھا اس نے وہ حل کر دِکھایا۔اسکے ہاتھ میں شفا تھی،بے حد شفا۔آج بھی وہ کسی کا ہارٹ آپریشن کر کے آرہی تھی جو ایک دم ٹھیک ہوا تھا،آپریشن کامیاب ہوا تھا جبھی وہ اب واپسی سے پہلے اپنی ماں اور اپنے لیے کچھ چیزیں لینے آئی تھی مگر اس بدتمیز بندے سے ٹکرا کر اسکا موڈ بے حد خراب ہوا تھا اور اب وہ اسی خراب موڈ سے واپس جانے والی تھی اور دوسری طرف وہی اکڑو شہزادہ جو خود واپسی کے لیے کچھ چیزیں لینے آیا تھا مگر صبح صبح اتنی عزت افزائی کے بعد کچھ بھی کیے بغیر سیدھا گھر کو نکلا تھا مگر ان کو کیا معلوم تھا ابھی قسمت میں ایک اور شدید قسم کی تکرار باقی ہے۔

★☆☆☆☆☆★

آیان اپنے فارم ہاؤس سے عائزہ کو سعیر کے فارم ہاؤس میں لے آیا تھا۔اسے باہر آفس وغیرہ بھی جانا پڑ جاتا پیچھے وہ اکیلی رہتی جبھی جب معلوم ہوا کہ سعیر بھی فارم ہاؤس میں ہے تو وہ اسے لیے اسی کے فارم ہاؤس میں آ گیا اب وہ اور زر اکھٹے رہتیں۔گھر وہ دونوں انہیں خود لے کر نہیں گئے چونکہ ایہا کی ٹینشن اور آئے دن روز کے جھگڑوں سے طبیعت پر اثر پڑ سکتا ہے تو وہ ان دونوں کو دور ہی رکھنا چاہتے تھے۔زرش کو کچھ بھی معلوم نا تھا کہ احان ایہا کو لے گیا یا گھر میں کیا۔چل رہا اگر معلوم پڑ جاتا تو وہ نہایت ٹینشن لیتی جو اس وقت کم از کم اسکی صحت کے لیے اچھا نہیں تھا۔

ناراضگی تو دونوں کی ہنوز قائم تھی ہاں پر اس طرف معصوم سا آیان تھا مگر اس طرف وہ طوفان ابن طوفان جن زاد سعیر شاہ جو بس جو ٹھان لے وہ کر کے ہی دم لیتا ہے۔آئے دن اسے منانے کی تگ وہ دو میں لگا رہتا اور کافی حد تک کامیاب ہوا تھا۔اسے زبردستی خود سے بات کرنے پر مجبور کرتا،اسے ہنسانے کی کوشش کرتا تو وہ سر پیٹ کر رہ جاتی تھی۔اب ایک نیا خبط ڈھونڈا تھا روازنہ لاؤنج میں اونچی آواز میں سپیکر اور ایل سی ڈی پر گانا لگا کر اس کا جینا اور آرام محال کرتا وہ جیسے ہی باہر دیکھنے آتی تو وہ کوئی بھی بے باک سی لائن بول کر اسے چڑا جاتا جس سے وہ کلس جاتی۔اب بھی باہر ہنگامہ آرائی سا ماحول تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے سعیر شاہ کی بارات جا رہی ہے جبھی وہ غصے سے لال ہوتی ڈوپٹہ شانوں پر پھیلائے ہلکا بھرا وجود لیے باہر آئی اور ریلنگ پر ہاتھ رکھے جھک کر نیچے دیکھا جہاں وہ پارٹی سا ماحول بنائے ہیٹ سٹوری کا سونگ انجوائے کر رہا تھا۔خود ہی جھوم رہا تھا پتہ تھا وہ آئے گی ضرور آئے گی اور ہوا بھی یہ۔اتنی اونچی آواز پر وہ باہر آئی تو بند آنکھوں سے بھی اسکا آنچل محسوس کر کے وہ مسکرایا۔

"آیئے آپ کا انتظار تھا۔" وہ والیوم میوٹ کرتا بولا زرش نے اسے گھورا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سعیر شاہ کہاں کا جاہل پن ہے یہ ہاں؟" وہ اوپر کھڑے غرائی سعیر نے اسے دانت دِکھائے۔

"کون سا جاہل پن میری جان آپ اس سب کو جاہل پن کہتی ہیں جو میں کر رہا ہوں کیا وہ جاہل پن ہے؟؟" معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا تو زرش کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے۔

"جی کیاجو آپ بن رہے ہیں وہ معصوم ہے اور کیا آپ معصوم ہیں؟؟" وہ بھی اسی کے انداز مین بولی تو سعیر کو ہنسی آئی جبھی لب دانتوں تلے دبایا۔

"آپ کو شک ہے؟جو میں ہوں آپکو اس کے ہونے پر شک ہے؟" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔زرش نے اپنا جوتا نیچے پھینکا جس کو بڑی مہارت سے اس نے کیچ کر کے دوسرے ہاتھ میں تھاما۔

"مجھے آپ کے پورے کے پورے انسان ہونے پر ہی شک ہے سعیر شاہ۔"وہ غصے سے دانت پیس کر بولی تو سعیر نے سر بلند کیے اسے دیکھ کر برا واچکایااور پھر کھڑے ہو کر شیشے کے سامنے جا کر اپنا جائزہ لیا۔

سب سے پہلے اپنے بالوں پر ہاتھ لگایااور ایٹیٹیوڈ سے گردن ٹیڑھی کیے بالوں میں ہاتھ پھیرااور لبوں کا پاؤٹ بنایا پھر اپنے چہرے کو چھوااور پھر تھوڑا پیچھے ہو کر خود کو دائیں بائیں گھوم کر دیکھازرش نے ناسمجھی سے اسے دیکھاوہ کر کیا رہا تھا؟

"یار جان مجھے کیوں میں انسان ہی لگ رہا ہوں نابالوں میں سینگ ہے ناہی کہیں شکل میں کوئی کتے بلی والا فیچر پھر آپکو کیوں شک ہے؟؟" ہٹ دھرمی کی انتہا سے وہ بولتا اس پر حیرت کے پہاڑ توڑ گیا جبکہ وہ سر پیٹ کر وہی بیٹھ گئی۔

"ہیے زرنیچے سے اٹھو۔" وہ فوراً اسے نیچے بیٹھتا دیکھ کر بولا تو زرنے اسے نظر موڑ کر دیکھا۔

"دماغ خراب ہو گیا آپکا سائیکو لیجسٹ کی ضرورت ہے آپکو۔"وہ وہاں سے کھڑی ہوتی بولی سعیر قدم قدم لیتا اوپر کی جانب بڑھااور وہ اسے وہیں کھڑی اوپر آتے دیکھتی رہی۔

"اور ایسا کیوں؟" آدھی سیڑھیوں میں کھڑے اسے دیکھتے پوچھا تو زر بے ساختہ پیچھے کو ہوئی۔

"آپ کو نہیں پتہ کیوں؟کسی کی توجہ حاصل کرنے کے لیے آپ کتنے لوگوں کا سکون برباد کر رہے ہیں دماغ نہیں چلتا آپکا عقل نہیں ہے آپ کو؟"

"عقل۔۔۔ہمم عقل تو واقعی نہیں ہے کیونکہ وہ سب تمھیں پیار کرنے میں استعمال ہو جاتی ہے اور پھر دماغ تو صرف تم تک محدود ہے آس پاس کی کوئی سوچ مجھے سوچنے نہیں دیتا۔" اسکے فوراً مڑنے پر وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے

اوپر آتا آخری سیڑھی سے اسکا دوپٹے کا پلو تھامے پلر کے گرد باندھتا بولا۔وہ یک دم بوکھلا کر گرتی جب اسنے اپنے دائیں ہاتھ سے اسے تھام کر اسکی ویسٹ کے گرد گھمایا اور اسے پلڑ سے لگایا۔

"چھوڑیں مجھے میں گر جاؤں گی یہ کیا طریقہ ہے؟؟"وہ غرائی جبکہ وہ مسکرایا۔

"تھامنے والے گرنے نہیں دیتے مسز شاہ۔"آخری سیڑھی سے اسکے قریب ہوتے اسکے کان میں سرگوشی کرتا بولا تو زر گڑبڑا کر خود میں سمٹی۔

"یہ کیا طریقہ ہے آپ ہمیشہ اپنی نہیں کر سکتے چھوڑیں مجھے دور ہوں۔"وہ اس سے دور ہونے کی تگ ودو کرتی بولی سعیر نے ہلکی سے گرپ بڑھائی۔

"کیا ممکن ہے میرے سحر سے خود کو نکالنا،میری گرفت سے آزاد ہونا یا پھر میرے شکنجے سے نکلنا ہمممم؟؟" اسکے گال پر انگلیاں رب کرتے بولا تو اچانک سے وہ چہرے کا رخ موڑ گئی جبکہ سعیر کی انگلیاں شرارت کرتی اسکی گردن پر آئیں تھیں۔

"سعیر چھوڑیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"گہرے گہرے سانس بھرتی وہ بولی تو اس نے فوراً اسے کے گرد سے ہاتھ ہٹایا اور ڈوپٹہ پلر سے آزاد کروایا جس سے آزاد ہوتے وہ گہرے گہرے سانس بھرتی وہیں بیٹھی تھی۔وہ فوراً وہیں سے ریلنگ پھلانگتا اسکے قریب آیا۔

"واٹ ہیپنڈ ٹو یو؟؟" اسکا جھکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بے حد پیار سے پوچھا جو پسینے میں تر ہو چکا تھا۔سعیر نے بغور اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے اور فوراً اسے بازوؤں میں بھرتا کمرے کی جانب بڑھا اور لا کر اسے بیڈ پر اتارا فوڑا سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس تھام کر اسکے لبوں سے لگایا۔زر نے گھونٹ گھونٹ اپنے گلے میں اتارا سعیر نے اسکی کمر تھپتھپائی۔

"آر یو اوکے؟"اسکے قریب جھکے پیار سے بولا تو وہ سر ہلا گئی۔

"آئم سوری۔" نظریں چڑاتا وہ شرمندہ سا بولا زر اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی۔

"گڈ ویری گڈ اور کس لیے سعیر شاہ؟؟"

"میرا مقصد تمھیں ہرٹ کرنا یا پھر تکلیف پہنچانا نہیں ہوتا۔ میں تمھیں بہت پیار اور لاڈ سے رکھنا چاہتا ہوں مگر نہیں زر تم میرے سر چڑھے جا رہی ہو۔"

"واؤ میں سر چڑھ رہی ہوں سعیر شاہ بہت اچھے پہلے پہل خود ہی تکلیف دینا، ہرٹ کرنا اور پھر خود ہی سوری کر لینا اور خود کو خود ہی معاف کر لینا ویری گڈ۔"

"میں نے تمھیں کتنی بار کہا ہے زرش کہ تمھارا دور ہونا ہی میرے جسم میں سوئیاں چبھوتا ہے۔ میری سانس بند ہونے لگتی ہے، جنون سر چڑھ کر بولتا ہے مگر نہیں تم نے اپنی کرنی ہوتی ہے اور پھر جب مجھے غصہ آتا ہے تو تمھیں برا لگتا ہے۔"

"واہہ کیا بات ہے آپکی مسٹر سعیر شاہ کب تک آپ اپنی ذات، اپنے غصے کے ہاتھوں مجھے تکلیف پہنچاتے رہیں گے؟ کل کو آپکی اولاد ہو گی وہ بھی آپکے غصے، جنون کی بھینٹ چڑھے گی جو مجھے قطعاً برداشت نہیں ہے سمجھے آپ."

"نن۔۔۔ نہیں زر ایسا نہیں ہو گا میں اسے آنچ بھی نہیں آنے دوں گا کبھی بھی نہیں، نا ہی تمھیں نا ہی اپنے بچے کو۔ میں۔۔ میں خود کو بدل رہا ہوں نا زر تمھارے لیے میری جان صرف تمھارے لیے، اپنے مستقبل کے لیے، اپنے ہونے والے بچے کے لیے۔ تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو اولاد تو بڑے بڑوں کو بھی بدل دیتی ہے میں کیا چیز ہوں۔"

"واہہ سعیر شاہ جنھیں محبت ہوتی ہے نا بدلنے پر وہ بھی بدل جاتے ہیں، جن کا ارادہ ہو وہ کر کے دِکھاتے ہیں اور اثرات نظر آتے ہیں مگر آپ کے بس کی بات نہیں ہے یہ کیونکہ سعیر میں نے آپ سے کہا تھا نا ہر رشتے میں کمپرومائز ہوتا ہے، محبت ہوتی ہے۔ محبت میں دو شخصیات ہوتی ہیں سعیر شادی دو لوگوں کا بندھن ہیں اور اب ہم دو لوگ یا میاں بیوی نہیں فیملی بننے جا رہے ہیں۔ سعیر شاہ آپکی۔۔۔ آپکی ذمہ داریاں بڑھ رہیں ہیں سعیر آپ کو یہ سب چیزیں زیب نہیں دیتی، اپنے آپ کو کول مائنڈ کریں سعیر شاہ وقت بہت کٹھن ہوتا ہے، بہت رنگ بدلتا ہے انسان تا حیات ایک سا نہیں رہتا اس لیے اپنے آپ کو ہر چیز کا عادی بنائیں، خود کے اندر سے غصے کو ختم کریں ختم نا سہی کم از کم اسے کم کریں۔"

"زر میں سب سہہ سکتا ہوں ایک ایک بات تمھاری کہی ہوئی ایک ایک لفظ بلکل سچ پر مبنی ہے میں تمھاری کسی بات کی نفی نہیں کرتا میری جان۔" وہ اسکا سوجھا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا۔ زر نے لال آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"میں تمھاری خاطر ہر ایک چیز سے لڑنے کو تیار ہوں یہ غصہ کیا چیز ہے مگر زر۔۔۔" سعیر نے لمبی سانس خارج کی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں کئی امید لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی سعیر نے لب بھینچے۔

"سعیر۔۔۔" وہ تھک ہار کر اب اپنی ہی ناراضگی سے اسکے قریب ہوئی اور اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں کیا۔ سعیر نے لب بھینچے تکلیف سے اس لڑکی کو دیکھا اور فوراً اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں کی زینت بنائے اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں قید کیا۔

"کہو میری جان میرے انگ انگ کی سماعت احد ہے بولو۔" وہ بے حد پیار سے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ تھامے بولا کہ ایک اتاولا آنسو زر کی آنکھوں سے گال پر گر کر بے مول ہوا وہی سعیر شاہ کو تڑپا گیا۔

"کتنی بار کہا ہے انہیں بے مول نہیں کیا کرو۔" اپنے انگوٹھے کے پور سے اسکے آنسو پونچھتا پیار سے بولا تو وہ بے ساختہ اسکے سینے سے آن لگی اور وہی سعیر شاہ کو اپنی جگہ ساکت کر گئی۔ ایک سیکنڈ کی دیری کیے بغیر اس نے زر کی کمر کے گرد بازو گھمائے اور اسے خود میں بھینچا۔

"آپ کو یقین ہے نا مجھ پر سعیر آپ کو پتہ ہے نا آپکی زر آپکے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی کسی کا ہونا تو دور وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی آپکو یقین ہے نا اپنی زر پر؟" وہ روتی ہوئی اپنے عشق کی داستان رقم کرتے ہوئے اسے لاجواب کیے گئی۔ سعیر کی گرفت اسکے گرد سخت ہوتی چلی گئی۔

"مجھے آنکھیں بند کر کے اپنی جان، اپنے وجود کے حصے پر یقین ہے سعیر کی جان مین جانتا ہوں تمہاری زندگی میں آنے والا میں پہلا اور آخری مرد تھا ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ میں جانتا ہوں میری جان کہ تم میرے علاوہ کسی کا سوچ بھی

نہیں سکتی۔میں یہ بھی جانتا ہوں مجھ سے کئی زیادہ وفا اور محبت تم کرتی ہو مجھ سے ایک ایک بات سے واقف ہوں میں میری جان۔"

"پھر بھی اس دن آپ کو کوئی خدشہ تھا یا کوئی شک جو آپ نے بھرے بازار میں مجھے رسوا کر کے تھپڑ لگا دیا۔" وہ ہچکیاں سموئے لہجے میں گویا ہوئی سعیر شاہ کو اپنا آپ بے دم ہوتا محسوس ہوا جبھی نفی میں سر ہلانے لگا۔

"ہر گز نہیں میری جان بلکل نہیں شک کی گنجائش نا پہلے تھی نا اب ہے مگر تم جانتی ہو مجھے جھوٹ، فریب، دھوکا، مکاری اس سب سے اتنی نفرت ہے کہ ان کا نام سنتے ہی میرے زوایے بدلنے لگتے ہیں حلق تر کڑوا ہوتا ہے۔میں سعیر شاہ دھوکا، جھوٹ، فریب سے پاکیزہ شخص اپنے آس پاس اس سب کو برداشت نہیں کر سکتا۔غلط بات اور جھوٹ تو میں اپنی ماں کا بھی برداشت نہیں کرتا زر پھر اس دن تم نے مجھ سے جھوٹ کہا جھوٹ بول کر میری آنکھوں میں دھول جھونک کر باہر گئی یقین جانو اگر ایک مرتبہ سچ بول دیتی نا تو میں خود لے کر جاتا اگر تمام بات بتا دیتی مگر تم نے جھوٹ کا سہارا لیا جس کی بنا پر مجھے بھڑکایا بھی گیا میرا شاید ہی رد عمل اتنا شدید ہوتا مگر سچ جان کر تمھیں وہاں دیکھ کر دماغ گھوم گیا تھا میرا جس کے لیے میں آج بھی تمھارے آگے شرمندہ ہوں میری جان مجھے معاف کر دو معاف کر دو اپنے سعیر کو زر۔۔۔"

زر نے لال بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور فوراً اسکے ہاتھ تھامے اور نفی میں سر ہلایا۔

"نن۔۔۔نہیں سعیر نہیں معافی نہیں چاہیے سعیر بھروسہ چاہیے آپکا اتنا کہ کوئی کچھ بھی کہے، کچھ بھی سچ بھی ہو مگر جب تک آپ میرے منہ سے نا سنیں آپ اس پر یقین نا کریں بلکل میری طرح بس اور کچھ نہیں چاہیے سعیر پلیز زززز آپ وعدہ کریں مجھ سے ایک وعدہ آپ آئندہ کسی کی باتوں میں نہیں آئیں گے چاہے وہ کتنا ہی سچا کیوں نا ہو جب تک آپ میرے منہ سے سچ نا سن لیں آپ کسی پر یقین نہیں کریں گے اور میں زرش سعیر شاہ آپ سے وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی کسی بھی قسم کا جھوٹ نہیں بولوں گی چھوٹی سی چھوٹی بات آپ سے شئیر کروں گی آپ کو بتاوں گی بڑی سے بڑی پرابلم بھی آئی پرامس سعیر۔"

سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔

"آئم پراوڈ آف یو میری جان آئی لو یو سو مچ اور ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ جیسے آپ نے کہا ویسے ہی یہ ناچیز کرے گا۔ آپکا حکم سر آنکھوں پر۔" وہ اسکے گھنے بالوں پر لب ٹکائے بولا تو وہ اپنے بازو اسکے گرد لپیٹ گئی۔

★☆☆☆☆☆★

سعیر اور زر اپنے کمرے میں اپنے ہی تماشے میں مگن تھے جب نیچے سے بیل کی آواز پر زر کا چلتا ہاتھ رکا جس ہاتھ میں تکیا تھا اور وہ دونوں اس وقت لگاتار کشن فائٹنگ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ اسکی بات نہیں مان رہا تھا اور زر کو ہر حال میں وہ ضد پوری کرنی تھی اور وہ کوئی اور نہیں باہر کے گندے موموز کھانے کی ضد تھی جو کم از کم وہ پوری نہیں کرنے والا تھا اس کی صحت کے لیے گندا اور خراب تھا۔

"یہ کون آیا اس ٹائم سعیر؟؟" وہ سامنے بالکونی میں جاتی بولی جبکہ سعیر بھی اس کے پیچھے لپکا۔

"ڈاکٹر۔۔۔" وہ وہی کھڑے بڑبڑائی سعیر نے اسے دیکھا۔

"کون آیا ہے زر؟" وہ پیچھے کھڑا ہی بولا زرش نے اسے دیکھا۔

"آپ کو کوئی تکلیف آئی ہے کیا؟؟" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی سعیر نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمھارا کونسی تکلیف؟؟" وہ حیرت سے گنگ بولا زرش اونچا ہنسی جبکہ سعیر اسے گھورتا سائیڈ پر کرتا آگے آیا جہاں اب ڈاکٹر کو آیان اندر لے کر آرہا تھا۔

"ڈاکٹر یہ کیوں آئی ہے اور بھائی کے ساتھ؟؟" وہ خود سے ہی استفسار کرتے بولا زرش نے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا سوئٹ ہارٹ؟؟" وہ مزے سے بولی سعیر نے دوبارہ اسے گھورا۔

"۔مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی ڈارلنگ البتہ آپ کو کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے جو چلتی زبان کو پیش آرہا ہے بار بار۔"

"نو نو ہنی ایسا تو کچھ نہیں ہے آپ کو کس نے کہہ دیا سوئٹ ٹیڈی بیئر۔" وہ آنکھ ونک کرتی ہوئی اسے چڑاتی بولی وہ ہتھے سے اکھڑا۔

"کیا ہے زر کہاں سے لگتا ہوں تمھیں میں بھالو؟خود تم جو بے بی ایلیفینٹ بنی پھر رہی ہو اسکے بارے میں کیا خیال ہے؟" وہ اسکے بھرے وجود پر چوٹ کرتا بولا وہ اپنی جگہ سے اچھلی۔

"سعیر شاہ۔۔۔" وہ چیخ کر اسکی جانب بڑھی جبکہ وہ جھٹکے سے اسے ڈاج دیتا باہر کی جانب لپک گیا آیان کے کمرے کی جانب۔زرش نے اسکے پیچھے ہی رکھ کر تکیا پھینکا اور خود بھی اسکے پیچھے گئی۔

وہ دونوں ہی آپس میں ایک دوسرے کو نئے نئے القابات سے نوازتے نیچے آئے جہاں باہر آیان اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔سعیر آکر اس سے ٹکرایا آیان دھکا کھا کر پیچھے کی جانب لپکا۔

"اندھا ہو گیا ہے کیا؟؟" آیان اپنا بازو مسلتا بولا جبکہ سعیر نے ماتھا سہلایا۔

"یہی سوال میں آپ سے کروں تو؟" وہ گھور کر بولا آیان نے اسے مزید گھورا۔

"کیا تکلیف ہے؟؟" آیان نے کمر پر ہاتھ رکھے پوچھا تو سعیر نے اسے دیکھ کر ابرو اچکائے۔

"رئیلی؟ڈاکٹر آپ بلا رہے ہیں تکلیف مجھے ہو گی خیریت اس ٹائم ڈاکٹر؟"

"ہاں وہ عائزہ اسکی طبیعت خراب ہو گئی ہے اچانک پتہ نہیں ابھی ڈاکٹر آتی ہے تو پتہ چلے گا۔"

"اچانک خیریت؟" زرنے پریشانی سے پوچھا تو آیان نے کندھے اچکائے مگر دل ہی دل میں وہ کسی اچھی اور بڑی خبر کی دعا گو تھا کہ قسمت اس پر بھی مہربان ہو جائے۔کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر عائزہ کا چیک اپ کیے باہر آئی۔آیان ان کی جانب لپکا۔وہ جو بے حد خوشی کی خبر سننے کو منتظر تھا مگر اس بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

"کچھ خاص نہیں مسٹر آیان جسٹ آپ کی وائف کو فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے میک شیور آپ انکا خیال رکھیں اور آپ کل میرے کلینک وزٹ کریے گا مجھے تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔"

ڈاکٹر کے منہ سے وہی الفاظ سن کر اسکا دل ڈوبا عرصہ دراز ہو گیا تھا شادی کو ہر ایک کی گود بھر آئی تھی سعیر کے ہاں بھی اللہ کی رحمت تھی اور عالیان کے ہاں بھی مگر شاید اللہ اس سے ناراض تھا۔ صحیح کہتے ہیں اللہ حقوق اللہ معاف کرتا

ہے حقوق العباد نہیں شاید عائزہ اس سے ناراض تھی جبھی خدا کی رحمت سے مایوس تھا مگر اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ آیان اس سب سوچوں میں گم تھا سعیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بھائی ڈاکٹر کچھ کہہ رہیں ہیں آپ سے سن رہے ہیں آپ؟؟" وہ اسے ہلاتا بولا ایان ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

"جی سوری کچھ کہا آپ نے ڈاکٹر؟" آیان لب کاٹتا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔

"دیکھیے مسٹر آیان میں اچھے سے جانتی ہوں اس وقت آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ کل میرے کلینک آیئے گا مسز عائزہ کو لے کر مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔"

"شیور ڈاکٹر آئی ول وزٹ ٹو یو۔" وہ ہلکا مسکرا کر بولا۔ ڈاکٹر آگے بڑھ گئی جب سعیر اسکے سامنے آیا جو بہت اچھے سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ محسوس کر رہا تھا۔

"کیا ہوا بھائی آپ پریشان ہیں کوئی خاص بات؟"

"نہیں کچھ نہیں بس یونہی فکر نہیں کرو۔" وہ کہہ کر آگے بڑھا جب سعیر نے اسکا بازو تھاما۔

"آپ مجھ سے نہیں چھپا سکتے بھائی بتائیں کیا بات ہے؟؟" وہ اسے لیے سائیڈ پر ہوا جب زرا اندر عائزہ کی جانب بڑھی۔

"کیا ہے سعیر کچھ بھی تو نہیں ہے کیوں پیچھے پڑ گیا نہیں ہے کچھ۔" وہ چڑچڑے انداز میں بولا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں مان ہی نہیں سکتا بولیے کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا آپکو یا کوئی اور بات تنگ کر رہی آپکو؟"

آیان نے اسے دیکھا جو اچھے سے اسے جانتا تھا اور اسے دیکھتے لب کاٹا سعیر نے اسے گھورا۔

"آپ زر تو ہیں نہیں یا سامنے آپ عائزہ بھابی یا میں آیان تو ہوں نہیں جو لب آزاد کروا کر کہوں یہ نہیں کرو جان۔"

"بکواس نا کر سعیر پاگل آدمی۔" وہ بھی ہلکا ہنس کر بولا تو سعیر مسکرایا۔

"کیوں اداس ہیں یار اس لیے کہ ابھی تک آپ کو اولاد کی نوید نہیں ہے؟ کم آن بھائی ہر ایک کے ہاں رحمت برکت کا ایک ٹائم فکس ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کے ہاں دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں آپ مایوس کیوں ہو رہے ہیں جلد یا بدیر آپکو اللہ ضرور اس خوبصورت نعمت سے نوازے گا۔ میں جانتا ہوں یہ بہت خاص نعمت ہے لوگ اسکے لیے کئی منتیں مرادیں

مانگتے ہیں دور دور تک کا سفر کرتے ہیں مگر بھائی آپکو یوں مایوس نہیں ہونا چاہیے آپ کو اللہ پر یقین ہے نا اللہ آپکو ضرور نوازے گا اور پھر جو میرا وہ آپکا ہی تو ہے ہمیشہ سے اس لیے میری اولاد پر سب سے پہلا حق اسکے بڑے پاپا کا ہو گا یعنی آپکا فکر نہیں کریں اور نا امید نہیں ہوں اللہ سے امید رکھیں وہ بہت رحیم اور کریم ہے جلد آپکی امید بھر آئے گی۔"

بات تھی یا سکون کا ایک جھونکا جو آیان کے دل کو پر امید اور پر سکون کر گیا جبھی وہ اسکے گلے لگ گیا۔

"بڑا ہو گیا شیر میرا چھوٹا سعیر آئم پراوڈ آف یو انشاء اللہ اور ہاں تمھاری اولاد پر پہلا حق تو میرا ہی ہو گا آفٹر آل میں بڑا بھائی اوُر بڑا ابا ہوں اسکا میرے پر جانا چاہیے۔"

"ہر گز نہیں لیٹ لطیف لوگ آپ لوگ میرے پر جائے گا میرا بیٹا فاسٹ سروس بچہ۔" وہ آنکھ ونک کرتا بولا آیان نے اسے فٹے منہ کا اشارہ کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

★☆☆☆☆☆★

وہ کچھ ہی دیر میں اندر عائزہ کے پاس آیا جہاں اب زرا سے فریش جوس دے رہی تھی۔ آیان کو دیکھ کر وہ گلاس لے کر باہر بڑھ گئی۔ آیان آکر اسکے پاس بیٹھا اور اسکی میڈیسن نکالنے لگا۔

"کیسی طبعیت ہے عائزہ؟" آیان نے میڈسن اسکے ہاتھ میں تھماتے پوچھا۔ وہ محض سر ہلا کر بہتر میں جواب دے گئی ایان نے اسے دیکھا۔

"کب تک عائزہ کب تک یون چپ کا روزہ رکھے بیٹھی رہو گی؟ کب تک یوں زندگی بسر کرو گی کہ میری زندگی کا وقت ختم ہو جائے تب تک؟؟"

"آپ کیوں مجھے تکلیف دیتے ہیں کیونکر آخر کیوں ہر وقت اپنے لفظوں اور اپنے اعمال سے۔۔۔" عائزہ نے لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا آیان نے زور سے آنکھیں میچ کر چہرہ مڑا۔

"کتنی بار معافی مانگی ہے عائزہ میں نے تم سے اپنے ہر عمل کی اتنی بار معافی مانگنے سے خدا بھی معاف کر دیتا ہے مگر تم کیوں مجھ پر رحم نہیں کھا رہی۔ میرے آنسو میری تکلیف نہیں دِکھ رہی تمھیں؟"

"خدا بہت مہربان ہوتا ہے آیان شاہ وہ تو ایک توبہ پر سارے گناہ دھو دیتا ہے پر بندہ بہت عجیب ہے مجھے چاہ کر آپکا وہ رویہ نہیں بھولتا آیان میں کیا کروں؟"

"میں کیا کروں کہ تمھارے دماغ سے وہ سب نکال کر باہر پھینک دوں آخر کتنا کروں عائزہ تم مجھے معاف کرو میں تمھارے خیالات سے بھی لڑ جاؤں میرے بس میں ہو تو مجھے ایک دفعہ میری پہلے والی عائزہ لٹا دو۔"

"نہیں آیان آپ یوں خود کو مجھ سے یوں معافی مانگ مانگ کر پلیز زمجھے شرمندہ مت کریں۔ کیوں جھکا رہے ہیں آپ خود کو؟ آپ جانتے ہیں آیان میں آپکو معاف کر چکی ہوں آج سے نہیں اس دن سے ہی جس دن آپکو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ جی ہاں آیان مگر آیان آپکو یہ احساس ہے کہ آپ نے کیا کیا؟ آپکو کیا سبق ملا اس ناراضگی، اس واقعے سے؟ سبق حاصل کریں انسان غلطیوں سے سیکھتا آپ خود سوچیں آیان ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ آپ مجھے اس قدر ریلکیس یا کمفرٹ دیں کہ مین بلا جھجھک آپ سے کوئی بات کہہ سکوں آیان۔ اگر آپ پہلے دن جس دن میں نے آپکو اپنی زبان سے مصطفی کے بارے میں بتایا تھا آپ نے اس دن ہی مجھ سے شدید ناراضگی کا اظہار کر کے مجھے ڈرا دیا کہ میں آپ سے کوئی بھی غیر ضروری بات نہیں کر سکتی۔ کیا ایک بیوی کو اپنے شوہر سے اتنا بھی کمفرٹ نہیں ملنا چاہیے کہ وہ ہر ایک بات کہہ جائے؟ کیوں آیان آپ سوچیں آیان آج ہم میاں بیوی ہیں کل ہم فیملی بنیں گے ہماری بیٹی بیٹا ہونگے اور جوانی میں اکثر اوقات بچے یا بچیاں کوئی ایسی بات کر جاتے ہیں کہ ان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں تو کیا آپ اللہ نا کرے اگر کل آپکی بیٹی کسی سے محبت کر بیٹھتی ہے تو کیا آپ اسے یونہی سزا دیں گے؟ اسے مار پیٹ کر نیر و مائنڈ بن کر گھر بٹھا لیں گے؟ اس پر پابندی لگا دیں گے؟ بتائیں آیان اسے اتنا ڈرا دیں گے کہ وہ اپنے باپ سے کوئی بات نا کر سکے؟" وہ بول کر لمحے بھر کو چپ ہوئی۔

آیان نے حیرت سے اسے دیکھا کچھ غلط تو نا تھا کل کو اگر بچی پیدا ہوتی ہے تو کیا وہ اس ڈر سے اسے قتل کر دے گا؟ کیا وہ اسکے نصیب، اسکی غلطی سے ڈر کر اسے گھر میں قید کر لے گا؟ نہیں وہ ایسا کیونکر کرے گا بیٹی تو اسکی محبوب اولاد ہو گی اسے جتنی خواہش وہ چاہتا ہے کہ اسکی پہلی اسکی کیا سعیر کے لیے پل پل وہ بیٹی کے خواہش کرتا ہے تو کیا وہ اچھا باپ بن

پائے گا؟اسکی باتیں سن کر اسکا جسم کانپ گیا۔کیاوہ اپنی بیوی کوڈرا دھمکا کر ساری زندگی رکھے گا؟ کبھی اسے اتنی چھوٹ نہیں دے گاوہ اس سے بات کر کے سچ بتا کر جائے ہمیشہ یونہی کرے گا؟نہیں۔۔۔

" اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں کو اتنی چھوٹ دیں اتنی سپیس دیں والدین کہ وہ کم از کم اپنی ہر بات آپ سے کھل کر کر سکے کم از کم ایک ماں اپنی بیٹی، ایک بیسٹ فرینڈ ایک ماں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا اور بیوی کا سچا اور پکا دوست اسکے شوہر سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔وہ کسی غیر یا باہر کے بندے کو آئیڈیل سمجھ کر ہر بات اس سے شئیر کرنے کے بجائے اپنی ماں سے کرے، ایک بیوی اپنے شوہر سے کرے کبھی انہیں جھوٹ بولنے کا موقع نا ملے کیونکہ وہ جانتی ہوں کہ کم از کم انکا باپ، انکا شوہر یا انکی ماں ان کو سننے کے لیے ہے، وہ اسکا حل نکالنے کو ہے۔اتنا ناڈرایا جائے کہ وہ ڈر کر سہم کر غلط قدم اٹھائیں۔میں نے، آپ نے معاشرے میں بہت سے ایسے لوگ دیکھیں ہیں جو اس ڈر اور ماحول کو دیکھ کر بیٹیوں، بیویوں پر پابندیاں لگا دیتے ہیں، انکا گھر سے نکلنا بند کر دیتے ہیں، تعلیم بند کروا دیتے ہیں۔میٹرک کر لیا گھر بیٹھ جاؤ ہانڈی چولھا سنبھالو یہی آگے کام آئے گا اور انہیں بچیوں کو ان ماحول سے تنگ آکر، بیزار آکر میں نے اپنی آنکھوں سے غلط قدم اٹھاتے بھاگتے دیکھا ہے جی ہاں میں نے انہیں بچیوں کو راتوں کو بھی موبائل فون پر لوگوں سے باتیں کرتے سنا اور انہیں بیویوں کو راتوں کو یا شوہر کی غیر موجودگی میں بہت سے غلط کام کرتے دیکھا، جھوٹ بولتے دیکھا۔خدارا بچیوں پر نظر رکھیں، اپنی بیوی کو محبت دیں انہیں اتنا کمفرٹ زون دیں کہ وہ آپ سے بات کر سکیں، آپ سے ایک ایک بات کہہ سکیں۔اپنی بچیوں پر سختی کریں ان پر اصول لاگو کریں مگر حد میں رہ کر بے حد نہیں کہ وہ مجبور ہو جائیں۔اتنی کھلی چھوٹ نا دیں نا ہی انہیں زیادہ قیدی بنائیں کہ وہ آپ کو ہی ڈاج دے جائیں۔"

"ہر گز نہیں ایسا نہیں کر سکتا میں عائزہ بلکل نہیں میں۔۔۔میں ایسا نہیں چاہتا۔میں چاہتا ہوں میری بیٹی ہو وہ مجھے اپنا دوست سمجھ کر ایک چھوٹی سی چھوٹی بات مجھ سے کرے، مجھ سے اپنی ہر بات شئیر کرے۔میں باپ کم دوست زیادہ بن کر رہنا چاہتا ہوں۔میں کتنا غلط کر رہا تھا تمھیں سب سے چھپا کر رکھنے کے لیے میں غلط طریقہ اپنا رہا تھا۔بھول گیا تھا حیا شرم آنکھوں میں دل میں ہوتی ہے وفا تو انسان کے خون لہو میں ہوتی ہے۔اپنا دامن پاک ہو تو کوئی آپکو نہیں ورغلا

سکتا، آپ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔ میری آنکھیں بند تھیں مگر نہیں عائزہ تمھاری ناراضگی جائز تھی آج مجھے تمھاری ناراضگی کے پیچھے چھپی وجہ اسکا اصل مقصد پتہ چلا مجھے معاف کر دو میری جان آئم رئیلی سوری۔" وہ نم آنکھیں لیے بے حد پیار سے بولا عائزہ مسکرا دی۔

"نہیں ایان معافی نہیں مانگیں اور مجھے خوشی ہے کہ میری اس ناراضگی سے آپ کو سمجھ آیا، آپ نے کچھ سیکھا، آپ نے میری بات سمجھی آیان۔ مجھے امید ہے کم از کم آپ دوبارہ یہ بات نہیں کریں گے۔ غصہ حرام ہے آیان غصے میں کیا گیا فیصلہ صرف تباہی مچاتا ہے آیان۔ اپنی سوچ بدلیں ایک انسان سوچ بدلے گا وہ سو انسان کو بدل پائے گا تبھی بدلے گا ہمارا یہ معاشرہ، تبھی بنے گا ایک کامیاب پاکستان ورنہ یہ قوم بہت پیچھے جا چکی ہے جسے واپس لانا مشکل نہیں ناممکن ہے جب تک انکی سوچ نہیں بدلے گی۔"

"آئم پراوڈ آف یو آئی رئیلی لو یو۔" آیان نے اسے زور سے خود میں بھینچا اور وہ اس میں سکون ڈھونڈتی ساری ناراضگی بھلا گئی۔

★☆☆☆☆☆★

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا وہ پیرس کی شفاف سڑکوں پر چلتی ایک بی ایم ڈبلیو میں وہ اب تک برے موڈ میں مبتلا جانے کیا کیا سوچتی آگے بڑھ رہی تھی جب اس کا فون رِنگ ہوا۔ دوسری بیل پر بری طرح موڈ آف کے ساتھ اس نے فون اٹھایا اور کانوں سے لگایا اور محض دو سیکنڈ میں اسکے پھولے گلابی چہرے کے بگڑے زاویے نرم پڑے اور موم کی پتیوں کی مانند لبوں پر بے حد میٹھی اور جان لیوا مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"کیسی ہے میری حسین بیٹی؟" کنول چودھری کی میٹھی آواز جب اسکے کانوں میں گونجی تو موڈ بے حد فریش ہوا تھا۔

"بالکل ٹھیک میری جان آپ کیسی ہے حسین بیٹی کی حیسن مما؟؟"وہ جان لیوا انداز میں بولی تو کنول گہرا مسکرائیں۔

"بالکل ٹھیک سو کب آرہی ہیں اپ ڈاکٹر رابیع چودھری؟؟"

"بس آپ سو جائیں صبح آنکھ کھولتے ہی آپکی بیٹی آپکے سامنے ہو گی میری جان۔"

"واقعی تم واپس آرہی ہوں رابیع؟؟" کنول نے جوش سے پوچھا وہ کھکھلائی۔

"جی جانم آرہی ہوں واپس کچھ ہی دیر میں اور ایک بڑا سرپرائز لے کر آرہی ہوں سو ویٹ فار اٹ۔"وہ چہکتے ہوئی بولی کنول نے آئی بروا چکائے اور گھر کے اندر داخل ہوتے سن گلاسز اتار کر بیگ جو ٹیبل پر موجود تھا اس میں رکھتے صوفے پر براجمان ہوئی۔

"سرپرائز؟؟"

"کیسا سرپرائز رابیع؟؟ کیا سرپرائز ہے؟؟"

"ارے سرپرائز بتا دیا تو پھر کیسا سرپرائز ویٹ فار اٹ بہت بڑا آپکی لائف کا سب سے بڑا تحفہ میں نے بہت سال اس وقت کا انتظار کیا اب بس انتظار کریں میں آکر بتاؤں گی۔"

"افف ایک تو یہ لڑکی اچھا ٹھیک ہے آئم ویٹنگ فار یو اینڈ یور سرپرائز انتظار رہے گا مجھے میری بیٹی کا۔"

"اوکے مام لو یو ائیر پورٹ آگیا میں رکھتی ہوں آپ اپنا خیال رکھنا ملتے ہیں۔"

"شیور بیٹا ٹیک کیئر آف یور سیلف لو یو ٹو۔" کنول نے کہہ کر فون کاٹا اور واپیپر پر لگی تصاویر کو دیکھ کر لمبا سانس کھینچا اور نفی میں سر ہلاتی وہ فون سائیڈ پر رکھ کر گہری سوچ میں چلی گئی۔

وہ اپنی گاڑی سے اتر کر تمام سامان اپنے ساتھ لیتی آگے بڑھی جہاں ایک اور شخصیت اسکی منتظر تھی۔ وہ آج بہت عرصے بعد کامیاب ہوئی تھی جو وہ چاہتی تھی وہ کر دِکھایا تھا اس نے اب اس شخص کو واپس اپنی ماں کے سامنے لا کر کھڑا کرنا اس کا چیلنج تھا اور آج اس نے پورا کیا جو کئی سال پہلے جس شخص کو وہ خود اپنی ماں سے جدا کر گئی تھی وہ کوئی اور نہیں اسکا باپ تھا جس کی اپنی غلطی اپنے گناہوں کی وجہ سے رابیع اسکے شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اپنی ماں کی اذیت کو ختم کرنا چاہتی تھی مگر بیٹی تھی۔ کس بیٹی کو اچھا لگتا باپ کے بغیر دنیا میں جینا وہ تو کنول تھی جس نے ماں اور باپ دونوں کا پیار اسکو دیا اسے پڑھایا لکھایا اور اس مقام تک پہنچایا۔
وہ اپنی انہی سوچوں میں گم اندر کی جانب بڑھی جب وہ سامنے مسکراتے کھڑے زرباب چودھری اسکو آتے دیکھ رہے تھے انکو دیکھ کر رابیع کے چہرے پر سایہ لہرایا مگر بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کیے وہ اپنے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لیے ان تک آئی اور انہیں انکی ٹکٹس اور پاسپورٹ تھمایا۔

"یہ لیجیے آپ کی فلائٹ گھنٹہ لیٹ ہے ایک ہی فلائٹ کی ٹکٹس نہیں لے سکی جگہ نہیں تھی میں ایک ہی سیٹ پر ایڈجسٹ کرلوں گی آپ دوسری فلائٹ پر آیئے گا ٹائمنگ اور سیٹ نمبر سب موجود ہے۔" وہ نگاہیں چراتی ہوئی اِدھر اُدھر دیکھتی بولی تو زرباب صاحب مسکرائے۔

"میری بیٹی ہو اتنے سال دور ہو کر بھی تمھیں اچھے سے جانتا ہوں رابیع پتہ ہے تم میرے ساتھ نہیں جا سکتی کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں ڈونٹ وری اور فکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں نے وعدہ کیا میں آؤں گا میں ضرور آؤں گا تم جاؤ تمھاری فلائٹ لیٹ ہو رہی ہے۔" وہ شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے بولے رابیع نے زور سے آنکھیں میچیں آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی۔ لمبی گھنی پلکیں بھیگیں وہ فوراً سے رخ موڑ کر سر ہلاتی آگے بڑھی جب پھر رکی اور پیچھے دیکھا۔

"فضول سوچوں کو جھٹک دیجیے غلط فہمی گھر اجاڑ دیتی ہے پلین کی سیٹس فل تھیں اسلیے یہ کرنا پڑا سوری اور اگر بہت عرصہ پہلے یہ ہاتھ میرے سر پر موجود ہوتا اس کا سایہ ہوتا تو آج آپ اور میں ان کی طرح جا رہے ہوتے نا کہ یوں الگ الگ ایک دوسرے سے انجان بنے نہیں۔" وہ انگلی کا اشارہ کرتی سامنے سے جاتے کسی باپ اور بیٹی کی جانب کرتی بولی جو اپنی بیٹی کو اپنے حصار میں لیے بے حد شفقت اور پیار سے آگے بڑھ رہے تھے۔ زرباب چودھری نے اس کے اشارے کی جانب نگاہ اٹھائی تو انکا دل ڈوبا تھا۔ انھوں نے اذیت سے اسے دیکھا جس نے جانے کتنی حسرتوں سے اپنی زندگی کاٹ ڈالی، ہر ایک باپ بیٹی کو دیکھ کر جانے کتنی آہیں اسکے دل سے نکلتیں ہونگی۔ زرباب کی آنکھوں سے کئی اتاولے آنسو گر کے ان کے چہرے کی زینت بنے جبکہ رابیع خود پر جبر کیے وہاں سے بھاگ کر بورڈنگ میں چلی گئی۔

بورڈنگ چیکنگ کے دوران لگاتار وہ آنسو بہاتی آگے بڑھتی جارہی تھی شاکنگ پنک کلر کی ٹیل گون شرٹ اور سفید کیپری میں موجود میں چھوٹی سے لڑکی اپنے اوپر ڈاکٹری کوٹ پہنے اور چہرے پر لگائے ماسک براؤن بال کھولے چھوڑے اپنی گہری جھیل سے سبز آنکھوں کی رونمائی کرواتی جو اس وقت رونے کی وجہ سے سرخ پڑ چکیں تھیں اور بے انتہا خوب صورت لگ رہیں تھیں کہ کوئی بھی انہیں دیکھ کر ڈوب سا جائے۔ وہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک ایک چٹانی جانے پہچانی خوشبو نما انسان کی کمر سے ٹکرائی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا جو کاؤنٹر پر اپنے ٹکٹس اور پاسپورٹ چیک کروا کر آگے بڑھنے لگا تھا ماسک سے چہرا چھپانے کی وجہ سے شایان کو وہ پوری نظر نا آئی مگر ہاں اسکی آنکھیں جو کم از کم اس جہاں کی نا تھی وہ دیکھ کر اچانک سے اسکے ماتھے پر بل آئے شایان نے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا بلکہ گھورا تو آج وہ اس سے نظریں ملائے بغیر کچھ بولتی اپنے انسو پونچھتی آگے بھاگ گئی۔ شایان کو کچھ غیر معمولی سا ضرور محسوس ہوا آنکھوں کے پردے پر وہ لال ہوتی سبز آنکھیں لہرائیں تو آنکھیں پھاڑے اسکی پشت کو دیکھا۔

"حیرت ہے آج کچھ بولی نہیں یہ رو رہی تھی؟" خود سے ہی مخاطب ہو کر استفسار کرتے بولا مگر فوراً سر جھٹک کر اپنی ٹون میں واپس آیا۔

"میری بلا سے روئے، ہنسے، قہقہے لگائے، سرکس لگائے تمھیں کیا شایان قریشی بھاڑ میں جائے محلے کی لڑاکا عورت اچھا ہے منہ نہیں لگی ورنہ یہاں بھی شروع ہو جاتی۔" وہ بھی بڑبڑاتا آگے بڑھا اور پلین کی جانب بڑھ گیا۔

رابیع کچھ ہی دیر میں آگے بڑھتی جہاز کے اندرونی حصے سے داخل ہوتی اپنی سیٹ ڈھونڈتی ہوئی اپنی مقرر کردہ سیٹ نمبر پر آکر کھڑی ہوئی۔ اس نے ایک ہی سیٹ بک کروائی تھی وہ وہاں آکر کھڑی ہوئی اور بہت احتیاط سے اپنا سامان

اوپری حصے میں رکھ کر سکون سے اپنی جگہ پر بیٹھ کر انکھیں موند گئی اور گہری سوچ میں چلی گئی جس سے اب شدید قسم کا سر دکھنے لگا تھا۔

رابیع کنول چودھری کی اکلوتی اولاد تھی جو شادی کے کافی عرصہ بعد انکے ہاں ہوئی۔ کنول کی شادی کو کئی سال بیت گئے انکے ہاں کوئی اولاد نا ہوئی۔ زرباب چودھری ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ کنول اچھے اخلاق کے ہونے کے ساتھ بہترین شکل صورت اور بہترین کردار کی بھی مالکہ تھیں بلکہ ہیں۔ ان کی ارینج میرج تھی مگر کنول کی محبت اور اپنایت نے انہیں اپنی طرف راغب کیا اور وہ ان سے محبت کرنے لگے۔ کچھ نکاح کی طاقت بھی تھی مگر کنول کی کچھ قسم کی کامپلیکشن کا شکار ہونے کی وجہ سے وہ اتنے عرصے بعد انہیں اولاد نا دے پائی جس پر کنول کی ساس اور نند نے انہیں طعنے مارنا شروع کر دیے کہ وہ بانج ہیں انکے گھر تو جب سے وہ آئی ہیں ہمیشہ منحوسیت ہی ہوئی ہے جس سے وہ تنگ آچکیں تھیں۔ وہ تو اس حد تک چلی گئیں کہ اولاد سات آٹھ سال نہیں ہونے کے بعد انہوں نے زرباب چودھری کی دوسری شادی کا فیصلہ کیا مگر خدا کی کرنی یوں ہوئی کہ کنول کی گود بھر آئی اور وہ بات وہیں دفن ہو گئی۔ نو ماہ کیسے گُزرے پتہ ہی نہیں چلا مگر نو ماہ بھی کسی نے انہیں چین سے رہنے نہیں دیا نند آئے دن گھر کے چکر لگاتی اور زرباب کے سامنے بے حد میٹھی اور پیاری اور جبکہ اسکے جاتے ہی وہ کنول پر جو ظلم کے پہاڑ توڑتی تھی وہ وہی جانتی۔ پریگننسی کے اتنے احتیاط کے دنوں میں بھی وہ ان سے گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان سے پورے گھر کا کھانا بھی بنواتی اور اوپر نیچے جھکنے کے کی کام بھی کرتی مگر آخر کنول دل برداشتہ ہو کر اپنے ہی گھر چلی گئیں جہاں انہیں سکون تو میسر تھا۔ کنول کے والد ایک بہت اچھے پولیٹشن تھے جو کئی بار الیکشن جیت کر ممبر بنے تھے۔ وہ اپنی تمام تر مشکلات اپنے والد اور اپنے بھائی سے بیان کر کے کئی عرصہ وہاں رہنے لگی مگر بیٹی کے گھر کا معاملہ تھا اور اوپر سے ان کے دن بھی قریب تھے کب تک ایسے چلتا جبھی خالد کنول کے والد انہیں بہلا پھسلا کر گھر لے کر آئے اور زرباب اور انکے گھر والوں کو بھی وارن کیا مگر کب تک آخر ایک دن کنول کے ہاں رابیع کی پیدائش ہوئی اور جیسے ہی پتہ چلا کہ اتنے عرصے بعد بھی اس نے

ایک لڑکی کو جنم دیا ہے تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔اس وقت بھرے ہسپتال میں جو ہنگامہ ہوا تھا وہ وہی جانتی تھی بچی کو بری طرح دھتکار دیا گیا اسے تڑپنے کو رونے کو اسکے تمام اخراجات سے عاری ہو کر اسکا باپ اسے زمانے کے دھکے کھانے اسکی ماں سمیت ہسپتال میں چھوڑ کر اپنی گنہگار ماں اور بہن کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ تف ہے نا ایسے لوگوں پر جو بیٹی کے ہونے پر ایسے ماتم مناتے ہیں مگر لڑکی تو انمول تحفہ ہوتی ہیں رب کہتا ہے بیٹی تو جا میں تیرے مقدر سے تیرے باپ کے لیے رزق کے دروازے کھول دوں گا اور تیرے صدقے تیرے باپ کو نوازوں گا کتنی خوبصورت بات ہے نا مگر جاہل گوار بے شرم لوگ اسی بیٹی اسی بنت حوا کو مار دیتے ہیں اسے یتیم خانے چھوڑ آتے ہیں اسے زمانے کے دھکے کھانے چھوڑ آتے ہیں۔ سرکاری ہسپتال کے عجیب و غریب سے وارڈ میں جہاں حاملہ عورتوں کا مجمع لگا ہوا تھا اسکے گرم اور گندے سے وارڈ میں جب کنول کی آنکھ کھلی تو خود کو سرکاری ہسپتال جس کی آج تک ان نے شکل بھی نا دیکھی اسکے وارڈ میں پایا تو اچانک اس گرم اور گھٹن زدہ ماحول میں عجیب سا دل گھبرایا۔وہ جیسے ہی اٹھنے لگیں تو درد کی وجہ سے وہیں ڈھ گئیں۔ کئی دیر انتظار کرنے کے بعد جب ان تک کوئی نا آیا تو بڑی مشکل سے خود کو اٹھاتی وہ جب ہلکا سا بیٹھی تو درد کی کئی لہریں جسم میں ٹوٹ کر بکھریں وہ کراہ اٹھیں مگر وہ سرکاری ہسپتال جہاں نرسیں مر مر کر مریض کی بات سنتی ہیں ہر ایک سرکاری ہسپتال یوں نہیں ہوتا مگر جہاں یہ چیز پائی جاتی ہے کسرت سے پائی جاتی ہے۔ کنول نے درد سے آنکھیں میچیں اس پاس کوئی جاننے والا نا تھا یہاں تک کہ اپنا شوہر بھی نہیں بڑی مشکل سے وہ اٹھ کر بیٹھیں اور نرس کو آواز دی جس نے آکر انکی بیٹی انہیں تھمائی اور پھر چل دی۔

"میری بات تو سنیں میرے شوہر کہاں ہیں اور میرے گھر والے؟"

"بی بی وہ تو چلے گئے اور پیسے بھی نہیں دے کر گئے کچھ جو دوائیاں تھیں وہ بھی نہیں لا کر دیں اور چلے گئے کچھ بھی کیے بغیر۔"

"کیا چلے گئے؟ نہیں ایسے کیسے چلے گئے پلیز زآپ بلا دیں باہر ہی ہونگے۔"

"بی بی میں نے کہا ہے نا وہ چلے گئے نہیں ہے تمھارا شوہر باہر اب اٹھو تم بھی جاو۔"

"پر میں کیسے اس حالت میں ایک۔۔۔ایک فون کال تو کرنے دیں مجھے۔"

"بی بی یہ ہسپتال ہے کوئی پی سی او نہیں جاؤ کام کرو بیڈ فارغ کرو ہمیں مریض شفٹ کرنا ہے۔"

"پر میں کیسے پلیز ایک فون کال مجھے ایک فون کال کرنی ہے میرے شوہر آجائیں گے پلیز۔۔۔"

"بھئی فائزہ دو اسے۔۔۔" فون ایک نرس دوسری نرس کو بولی تو اس نے کنول کو فون تھمایا گویا پتھر مارا ہو کنول نے کپکپاتے ہاتھوں سے اڑے رنگ سے فون نمبر ڈائل کیا جو دوسری بیل پر رسیو ہوا۔

"ہیلو یس زرباب چودھری ہیئر۔" وہ بے نیازی سے بولے تو کنول کا دل ڈوبا۔

"زرباب۔۔۔" ایک کمزور سی آواز انکے کانوں میں پڑی تو زرباب نے آنکھیں پھیریں۔

"کہو کیوں کیا ہے فون؟؟ کوئی خاص بات؟؟"

"خاص بات زرباب ہمارے ہاں اللہ کی رحمت نے جنم لیا ہے ہماری بیٹی زرباب آپ کہاں ہے آپ کب آرہے۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی جب کنول کی نند نے فون کھینچا اور زہر خندہ لہجے میں بولی۔

"اوو بی بی یہ ناٹک کسی اور کے سامنے کرنا لے آئے منحوس بیٹی اپنے جیسی اس دنیا میں۔سب سے پہلے تمھارے شوہر کا ہی ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور تو اس منحوس کے آنے کی خبر سنا رہی ہے خبر دار میرے بھائی کو فون کیا یہ منحوس تجھے ہی مبارک آئی بڑی مجھے لگا تھا بیٹا دے گی نسل بڑھائے گی مگر نہیں لے آئی لڑکی اپنے جیسی منحوس اس دنیا میں آئندہ فون نہیں کرنا سمجھی؟"

وہ بے حد نفرت سے بولیں کئی اتاولے آنسو کنول کی آنکھوں سے گر کر بچی کے چہرے کی زینت بنے۔

"آپا میری بات سنیں میں کہاں جاوں گی محض ایک بار مجھے ان سے بات کرنے دیں پلیز زز آپا۔۔۔"

"بکواس بند کر اپنی مجھے بیٹا چاہیے تھا تو نے اسے لا کر بتا دیا یہ تو پیدا ہی منحوس ہوئی میری بائک چوری ہو گئی اور ایکسیڈینٹ بھی ہو گیا جہاں مرضی جا تجھے آزادی مل جائے گی اس کو میرے گھر نا لے کر آنا سمجھی تم۔" زرباب نے بری طرح جھڑکتے فون کاٹا کہ کنول تڑپ کر رہ گئیں۔

"زرباب۔۔۔" کنول نے تڑپ کر پکارا مگر آگے سے جواب ناپا کر وہ بلک بلک کر رو دیں اور ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا جو اپنی ماں کے رونے پر خود بھی رو رہی تھ۔ی کنول نے اسے بازوؤں میں لے کر اٹھایا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے۔

"تم تو رحمت ہو، اللہ کا حسین تحفہ، انمول ہیرا کیسے تم سے منہ موڑ سکتا ہے کوئی اتنی حسین ہو تم تو آج میرا رب مجھ سے بہت خوش ہے جو تمھیں میری جھولی میں ڈالا ہے۔ تم جان ہو میری بیٹی مبارک کنول چودھری۔" وہ اسکے ننھے سے ماتھے سے ماتھا ٹکاتی بول کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور وہاں سے اٹھ کر باہر چل دی۔

زمانے کی گندی نظر، ٹھوکریں نومولود اولاد وہ کہیں کی نا رہیں اگر صرف بچی ہوتی تو وہ سمجھوتا کر کے میکے بھی چلی جاتی مگر نہیں اب بچی تھی ذمہ داری تھی کنول کے پاس اسکے حصے میں میکے سے آنے والی کچھ رقم تھی جو اس نے زرباب اور گھر والوں سے چھپا کر رکھی تھی۔ وہ نکال کر کے اس نے کوئی اچھا سا اپارٹمنٹ لیا اور پھر اپنے سوا مہینہ وہیں نکالا بغیر

ہمسفر اور کھانے پینے کے وہ تو انکے والد تھے جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھے مگر وہ انکا بھی کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔
چھلہ نہاتے ہی وہ کسی اچھے جاب کے سلسلے میں باہر جاتی۔

سجنا باجوں ہار گئی
جگ نال پے گیا بیڑ
میرا کی میں کملی ہو گئی
تیری ہو گئی وے
میرے دلدار صنم
کیا تو نے کیا ستم
تیرے پیار میں ہوئے رسوا
ملا مجھے ایسا دھوکا
دل چیڑ دیا
کیوں تیرا اعتبار کیا
وعدہ تیرا جھوٹا
تو نے مجھ کو ہے لوٹا
تیرے پیار میں کہی کی نا رہے
کیسے میں سناؤں عشق کی یہ کہانی
تیری میری ادھوری رہی
تیرے ہاتھوں میں اپنی جان دے گی

تیرا اعتبار کیا

تو نے ایسا کیوں کیا

میری جان اب میری نا رہی

دھوکا تو نے ایسا دیا

دل چیڑ دیا

کیوں میں نے تجھے پیار کیا

حال:

وہ انہی سب سوچوں میں گم تھی جب اچانک ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں پڑی کہ رابیع نے جھٹکے سے چہرہ موڑا اور انکھوں سے پھسلتے آنسو صاف کیے اور اسے دیکھا جو بڑی فرصت سے وہاں کھڑے پتہ نہیں آسکی شان میں کون سے قصیدے پڑھ رہا تھا۔ اسکا چہرہ آنکھیں دیکھ کر شایان کی زبان کو بریک لگی اور غور سے اسے دیکھا جبکہ رابیع سیٹ سے اچھلی۔

"تت۔۔۔تم؟؟"زکام زدہ آواز، وحشت زدہ آنکھیں لیے وہ بولی شایان نے جھرجھری سی لی۔

"ہاں تو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟"وہ چاہ کر بھی تلخ نہیں بول پایا جبھی آرام سے ہی گویا ہوا رابیع نے اسے گھورا۔

"یہ جگہ میری ہے ڈانس تو کرنے سے رہی اپنی سیٹ سنبھالی ہے تم یہاں کس خوشی میں ٹپکے ہو؟؟"وہ گھور کر بولی شایان نے اسے اور گھورا۔

"ایکسکیوزمی اپنی لڑاکا زبان کے جوہر اپنے پاس رکھو سیٹ نمبر 14 میری ہے تم یہاں مطلب مجھے تمھارے ساتھ سیٹ شئیر کرنی ہے نووے تم اس لائق نہیں کہ پیار سے بات کی جائے اور سیٹ شیئر کروں ناٹ ایٹ آل۔" وہ رخ موڑ کر کھڑا ہوا رابیع کا دل ڈوبا وہیں اسے گھورا۔

"پیار سے بات کرنے کے قابل نہیں؟ یہ منحوس ایک نظر دیکھنے کے قابل نہیں اسے اپنے پاس رکھوں؟" رابیع پھر سے کھوئی جب شایان مڑا۔

"اب بت بنے کیوں کھڑی ہو گئی؟"وہ دوبارہ بولا رابیع نے ہانپتے اسے دیکھا وہ وہی بیٹھ گئی۔

"آپ یہاں بیٹھ جایئے آپ کو کوئی دشواری نہیں ہو گی میری طرف سے۔"رابیع نے آرام سے کہا تو شایان نے اسے دیکھا۔

"یہاں؟؟" گویا حیرت سے وہ بولا تو رابیع نے اسے دیکھا۔

"نہیں ہمسایوں کے ساتھ یہ کوئی سکول کالج کی سیٹ نہیں ہے مسٹر پلین ہے اتنی دشواری ہے تو اتر جاؤ ورنہ چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔" رابیع نے بھی بھڑک کر کہا تو شایان نے دانت کچکچائے۔

"جتنی تمھاری زبان چلتی ہے اتنا آنکھیں چلاؤ تا کہ کسی سے ٹکراتی نا پھرو۔"شایان نے اس دن والی ٹکر پر چوٹ کرتے کہا تو رابیع نے اسے انگلی چبھوئی جس سے وہ اچھل گیا۔

"ییے ایکسکیوزمی۔۔۔" وہ جگہ سے اچھل کر بوکھلا کر بولا۔رابیع کو شدید ہنسی آئی اسکے بوکھلانے پر جبکہ وہ گھور کر رہ گیا۔

"یو پاگل لڑکی کیا تھا یہ؟؟"وہ ہلکا غرایا جب سامنے کھڑی ائیر ہوسٹس چلا کر بولی۔

“Sir you ticket please.What are you doing? Take your seat!!”

ائیر ہوسٹس کے بولنے پر وہ ہوش میں آیا جبکہ رابیع نے ماسک اوپر کیا اپنی ہنسی روکنے کو شایان نے اسے ٹکٹ دکھایا ائیر ہوسٹس چیکنگ کر کے آگے بڑھ گئی۔اب مرتے کیا نا کرتے فلائٹ کا ٹائم بھی ہونے والا تھا وہ ٹیک آف کرنے والے تھے شایان کو نا چاہتے ہوئے بھی وہیں بیٹھنا پڑا مگر اس بار وہ اینڈ پر ہو کر بیٹھا تا کہ وہ کوئی حرکت نا کر دے جبکہ وہ اسکے گریز پر زور سے لب دبا گئی۔

"میرے ساتھ ہاتھ اور زبان کو لگام لگا کر بیٹھنا۔" فلائٹ ٹیک آف ہوتے ہی وہ بولا تو رابیع نے ہاتھ فضا میں بلند کر کے اسکے چہرے کے پاس جا کر روکا جبکہ وہ سیٹ کی بیک سے لگا۔

"کیابد تمیزی ہے یہ؟"وہ اب کی بار غرایا رابیع کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ وہ اسکا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں لے کر اسکی کمر سے لگا کر رخ مخالف سمت موڑ گیا اور جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

"چھوڑو مجھے پاگل آدمی کیا کر رہے ہو کیا کر رہے ہو یہ تم۔۔۔!!" وہ گھبرا کر بولی تو وہ مسکرائی۔۔

"مس رابیع چودھری اپنا انجام سوچھ کر ہی مجھ سے پنگے لینا بعد میں شکایت نا کرنا۔۔۔"وہ اسکے کان کے قریب ہو کر ہلکا غرایا رابیع خود مین سمٹی جبکہ وہ شیطان اسکی کان کی لو کو چٹکی کاٹتا سیدھا ہوا وہ تڑپ کر رہ گئ۔۔۔

"جنگلی کہی۔کا۔۔۔"وہ بڑبڑا کر سیدھی ہو گی اور بہتری اسی میں جانی اسے ناہی چھیڑے جبکہ وہ اسکے گریز پر اب کی بار لب دبا گیا۔۔۔

صبح کا وقت تھا شاہ ولا کے لاونج میں کرنیں آب و تاب میں۔ جگمگا رہی تھیں ایسے میں باہر سے چڑ۔چڑ کی آواز سے گاڑی رکی تو ساری بیگم نے کچن کی کھڑکی سے باہر جھانکا کبھی ساتھ ہی ایک اور گاڑی آکر رکی سارہ بیگم کے چہرے پر فورا مسکراہٹ آئی اور جیسے کھل اٹھا وہ سب کچھ وہی چھوڑ کر بھاگی لاونج سے ہوتی پورچ کی جانب بڑھیں شاہ صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا۔۔

ارے یہ کہاں بھاگی جا رہی ہیں کونسا کیڑا کاٹ گیا اب۔۔۔؟؟؟وہ خود سے ہی استفسار کرنے لگے جبکہ سارہ بیگم کے پاؤں باہر لاونج کی دہلیز پر ہی رکے انکے دونوں بیٹے اپنی بیویوں کے ساتھ عرصے بعد گھر آئے تھے وہ گہرا مسکرائیں اور آگے بڑھیں جبکہ سعیر ایان باہیں پھیلائے آگے آئے وہ بھاگی ان کی جانب ائیں اور انہیں وہی چھوڑ تیں وہ آگے زر اور

عائزہ کی جانب بڑھ گئیں جبکہ ان دونوں نے منہ۔ کھولے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پیچھے مڑ کر ماں کو جو اپنی دونوں بہوؤں کو چٹاچٹ چومتی انہیں گلے لگا گئیں تھیں۔۔۔

میں بہت خوش ہوں بیٹا تم دونوں واپس آ گئیں گھر ایک دم سونا ہو گیا تھا پہلے تم۔ دونوں اور پھر ایہا گھر کاٹ کھانے کو دھورتا تھا بہت خوش ہوں تم لوگوں کو یہاں دیکھ کر وہ دوبارہ انہیں خود سے لگاتیں بولیں تو وہ مسکرا دیں۔۔۔

ہم۔ دونوں نے بھی آپکو بہت یاد کیا خالہ اب ہم آ گئے نہیں جائیں گے واپس اور اگر کچھ ہوا تو سعیر اور ایان بھائی کو واپس نکال دیے گا زر کے بولنے پر سعیر نے بروا چکا تئے وہی ایان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

ہاں ممانی میری بلا سے ایان کو۔ ابھی کک آؤٹ کر دیں نیور مائنڈ اب کی بار عائزہ نے شوشا چھوڑا ایان نے اسے دیکھا ۔۔

بیگم خیریت۔۔۔!!!!!! وہ دونوں مل کر بولے جبکہ وہ تینوں کھکھلا۔ دیں۔۔۔

یار مما ہم۔ بھی ہیں سعیر عاجز آ کر بولا تو سارہ بیگم نے مڑ کر انہیں گھورا اور بولیں۔۔

آ گئی ماں کی یاد۔۔۔!!! وہ تھوڑی ناراضگی سے بولیں سعیر نے آنکھیں ٹپٹپا کر انہیں دیکھا۔۔۔

ہاں تو ماں کو کونسی آتی ہے اتے ہی فائیر مارنا شروع کر دیے ہیں۔۔۔!!!! وہ ڈھٹائی سے بولا سارہ بیگم نے لب دبایا۔۔۔

بد تمیز اب کی بار اگر کچھ بھی کہا میری بیٹیوں کو تو گھر سے چلتا کروں گی جہاں مرضی دفعہ ہونا سمجھ آئی وہ سختی سے بولیں سعیر ایان نے منہ کھولے انہیں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں اپنی کوئی عزت نہیں ہے جب کہ زرش اور عائزہ کھی کھی کرتی اندر بھر گئیں۔۔۔

گھر کی رونق لوٹ آئی تھی اب ہر ایک کو سعیر کے ہاں اولاد کا انتظار تھا دن کٹتے نہیں کٹتے تھے دیکھتے دیکھتے 5 مہینے ختم ہو گئے اور چھٹا مہینہ لگ گیا سارہ بیگم اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتی تھی پلکوں پر بیٹھایا تھا اسے اور عائزہ نے بھی قصر نا چھوڑی اگر اپنی اولاد نہیں تھی وہ سب شوق زر سے پورے کرنا چاہتی تھی تبھی اسے سر آنکھوں پر بٹھار کھا تھا سب نے اب سارہ بیگم اسکی گود بھرائی کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ کہنے کو یہ ہندوؤں کے رسم تھی مگر۔ بہلانے اور گھر کا۔ ماحول ٹھیک کرنے کے لیے ضروری تھا کیا پتہ اسی بہانے اں یہا بھی اجائے آج ایان نے عائزہ کا اپونٹمنٹ لیا تھا اور اب اسے ڈاکٹر کے لے کر جانا تھا وہ سب کھانے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ایان ہی بولا۔۔

عائزہ سب چھوڑو شمائلہ دیکھ لے گی تم تیار ہو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔!!! وہ ہاتھ صاف کرتا بولا عائزہ نے اسے دیکھا ۔۔

ایان پلیز زمجھے نہیں جانا آپ چھوڑ دیں یہ ضد پلیز زمیں نہیں جا رہی وہ۔ ضد کرتی بولی تو ایان نے اسے بے بسی سے دیکھا۔۔

کیاہوا بیٹا کیوں جانا ہے ڈاکٹر کے خیریت۔۔۔!!!! سارہ بیگم نے اسے دیکھتے استفسار کیا تو ایان نے گہری سانس خارج کی جب عائزہ بولی۔

دیکھیے نا ممانی ضد کر۔رہے ایان کہہ رہے اب تک ہمارے ہاں اولاد کی نوید نہیں آئی تو آؤ ڈاکٹر کے چلتے ہیں اگر کوئی ایشو ہوا تو بروقت پتہ لگ جائے گا۔۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے بیٹا وہ۔ سہی تو کہہ رہا ہے جاو تمھیں جانا چاہیے۔۔۔سارہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

پر ممانی نہیں پلیز زکیا جلدی ہے جب اللہ کو۔ منظور ہو گا سمجھائیں نا۔۔۔وہ۔رونی شکل بنائے بولی سارہ بیگم نے ایان کو دیکھا جبکہ وہ فورا بولا۔۔

مما پلیز زمیں نہیں مان سکتا مجھے ڈاکٹر نے پہلے بھی کہا تھا اور اس دن بھی سپیشلی کہا تھا آپ اپنی مسز کو لے کر آیئے مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے اور مما اس میں غلط کیا ہے آخر کل کو باہر والے باتیں سنائیں گے اس سے بہتر ہے پہلے ہی چیک کروایا جائے۔۔ایان نے سنجیدگی سے کہا زرنے اب کی بار اسے دیکھا۔۔

یہ تو اللہ کی دین تو ہے مگر اللہ فرماتا ہے میرے ہاتھ میں سب کچھ ہے تم کوشش تو کرو دیکھیے بھابی خدا نا کرے کوئی ایشو ہو گا ہمیں کس بات کی کمی ہے آپکو بروقت پتہ چل جائے گا اور جہاں تک میں نے آپکو جانا بچے بہت پسند آپکو جایئے اپنی اولاد اپنی ہی ہوتی ہے میری سو اولادیں آپ پر قربان مگر اس بات پر اپکو غلط کہوں گی آپ جایئے اور جا کر ڈاکٹر

سے تفصیلی چیک اپ کروائیں اگر ایسا کچھ نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ کی دین میں ہم بھی راضی مگر ایشو کچھ بھی ہو سکتا ہے اس سے اور طبیعت ڈاؤن ہو سکتی ہے اور کئ مسائل اپکے باڈی میں ہو سکتے ہیں پلیز ز۔۔۔

سو آنو کی ایک بات یہی کہہ رہا ہوں اسے میں اب چلو بیگم۔۔۔!!! ایان نے اسے اب کی بار سختی سے کہا تو وہ سر ہلاتی تیار ہونے چل دی۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر شائلہ کے ساتھ مل کر زرنے کچھ برتن اٹھائے اور انہیں کچن میں۔رکھا سارہ بیگم نے اسے منع بھی کیا مگر وہ لڑکی مانے تو تب ناہمشہ یہی بول دیتی کونسی پہلی عورت ہے جو ماں بننے والی کئ ہوتی ہیں ان کاموں سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

(عورت کو چاہیے کہ ان دنوں میں کام کرے کم از کم زیادہ نہیں مگر واقع خود کو ایکٹیو رکھنے کے لیے اپنے بچوں کو ایکٹیو رکھنے کے لیے اس حالت میں ہاتھ پاؤں چلانے چاہیے جبھی بچہ بھی گردش کرتا اور چست رہتا ہے وہی پر کئ بیماریوں سے جان چھوٹ جاتی ہے جی ہاں۔ہر وقت بستر پر پڑے رہنی سے کاہلی بڑھتی ہے بچے میں وہ عادت جاتی ہے جو ماں میں ہوتی ہے وہ بہت کچھ ماں سے اڈاپٹ کرتا ہے عادتیں ماں کا عمل،،اگر ماں موبائل کی جگہ قرآن پڑھے گی تو بچہ وہی عمل اڈاپٹ کرے گا،،اگر ماں کسی سے نفرت کرے گی تو بچے کا مزاج خود باخود اس انسان نے اپنی ماں کے مزاج سے وابسطہ ہو گا ماں ہر وقت ارام کرے گی بچہ بھی ہر وقت سوتا رہے گا اگر آپ جھکنے والے کام نہیں کر سکتیں تو کم از کم وہ کام ضرور کریں جو آپ سے ہو سکیں اس طرح آپ کے لیے بھی مشکل۔ہو گی اور آپ کے بچے کے لیے بھی ماں موڈ سوئنگ سے بچ سکتی ہے ان چیزوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے) سارہ بیگم نے اسے چھوٹے موٹے کام دے رکھے تھے جو وہ۔کرتی تھی اور دل لگا کر تی تھی اول تو وہ اسے کچھ کرنے نہیں دیتے تھے اگر یہ کام تھے تو وہ دل لگا کر کرتی تھی

۔۔۔۔

اب بھی وہ کچن کا۔کچھ سامان۔سمیٹ کر باہر آئی اور سعیر کو لے کر بیک یارڈ میں چلی گئ کچھ دیر واک کرنے سعیر نے تھام کر خود سے لگایا اور قدم قدم اسکے ساتھ واک کرتا میٹھی میٹھی باتوں میں مصروف رہا۔۔۔

زر میری جان اور کتنا چلو گئ تھک جاؤ گی اب آؤ اندر چلیں۔۔۔ سعیر نے کچھ دیر بعد اسے رکا تو زر نے اسے دیکھا۔۔

ہائے اللہ ابھی دیر ہی کتنی ہوئی ہے ابھی چلیں نا پورے 15 چکر لگاؤں گی جبھی مین ٹین رہوں گی اور بچہ بھی چشت ہو گا خالہ نے کہا ہے مجھے۔۔۔

یا اللہ مما نے بھی کسے تفصیلات بتا دیں۔۔۔!!! سعیر نے ماتھا پیٹا۔۔میری جان تم ضرورت سے زیادہ ایکٹیو ہو بچہ بھی ایسا ہو گا نہیں سست ہو گا اپنے ڈیڈی پر جائے گا تم چلو اندر۔۔

کیا مطلب مزاق اڑا رہے میرا نہیں آؤں گی۔۔۔!!!! وہ گھور کر بولی سعیر نے اسے رونی شکل بنا کر دیکھا۔۔

میری جان میں کیوں مزاق اڑانے لگا اور واک رات کے کھانے کے بعد کرتے ہیں پیاری بیگم یہ دوپہر کو کون کرتا اتنی گرمی ہو رہی۔۔۔۔

سیدھا سیدھا کہیں آپ تھک گئے گرمی لگ رہی مجھے کیوں کہہ رہے۔۔۔زر نے چکر کاٹتے کہا سعیر نے اسے دیکھا۔۔

ہاں بھئی اب چلو۔۔۔!! سعیر نے ہار مانی۔۔۔

دیکھا بے بی بہت سست ہیں آپکے بابا بلکل۔ کوئی کام۔ ڈھنگ سے نہیں ہوتا چلا۔ بھی نہیں جاتا آپ جائیں۔۔۔

ارے ارے۔۔۔!!!!۔ خبر ادر میرے بے بی کو میرے خلاف بھڑکایا میں بس اس لیے کہہ رہا تھا اتنے دنوں بعد گھر آئے ہیں اندر چلتے ہیں میری جان۔ ڈیڈی کے پاس۔۔

اوو تو ایسے کہیں نا۔ اچھا آپ چلیں میشن انہیں پانی دے کر۔ اتی ہوں وہ پودوں کی جانب اشارہ کرتی بولی۔۔

نہیں معاف کرو گر مت جانا پھسل کر اندر چلو تم۔۔۔ سعیر نے اسے تھاما۔۔

ارے نہیں گرتی اندر گھٹن ہو رہی اسے لیے باہر آئی قسم سے۔۔۔!!! وہ منت کے انداز میں بولی سعیر نے گہری سانس خارج کی۔۔

اچھا ٹھیک دیہان نے اوکے تمھیں پتہ ہے نا زرا سی اونچ نیچ کتنا بڑا نقصان ہو گا اپنا خیال رکھنا دیہان سے چلا پھرا کرو میں تمھیں یہ کہتا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تمھارا مزاق اڑا رہا ہوں میں پاگل تھوڑی اپنے بیوی بچے کا۔ مزاق بناؤں بسسس مجھے تمھاری فکر ہے دیہان سے۔۔

You both are so precious to me....!!!

وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھے انگوٹھے سے سہلاتا بولا زر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

ڈونٹ وری دیہان رکھوں گی کچھ نہیں ہو گا آپ ہے نا میرے ساتھ اور آپکا خیال کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہمیں۔۔۔!!! وہ پیار سے گویا ہوئی سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

میں کچھ ہونے بھی نہیں دوں گا میری جان۔۔؛!! ٹیک کیئر اور جلدی اجانا جیسے طبیعت بہتر ہو۔۔۔!!!! اور اگر کچھ زیادہ ڈاؤن فیل کرو تو مجھے انفارم کرنا وہ اسکا ماتھا چوم کر اسے سہلا کر اندر کہ جانب۔ تھا پیچھے وہ مسکرا کر جھولے پر بیٹھی ۔۔۔

ایان اسے لیے ڈاکٹر کے پاس آیا تھا اور اب ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر کے تمام رپورٹس لیے اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔

کیا بات ہے ڈاکٹر سب ٹھیک ہے کوئی کامپلیکشن۔۔۔ ایان نے ڈر کر۔ پوچھا تو ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کی۔۔

مسٹر ایان۔۔۔!!! ڈاکٹر بول کر رکی اور عائزہ کو دیکھا۔۔۔

کہیے ڈاکٹر میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔!!!

مسٹر ایان مجھے جس بات کا شک تھا وہی ہوا کیونکہ یہ میری بہت پرانی مریضہ ہیں ان کی کنڈیشن سے مجھے شک ہوتا تھا مگر میں کچھ کہہ نہیں سکتی مگر اب جب رپورٹ واضح ہیں تو میں آپکو بتاؤں کہ عائزہ کے بے بی ووب یعنی بچہ عائزہ کے پیٹ میں۔ارسولی ہے جس سے انہی۔ کنسیو کرنے میں مسائل پیدا ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ ایان کے سر پر بومب پھورا۔۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر تو اب یہ اس کا حل یا پھر۔۔۔!!! عائزہ تو سن کر خاموش رہی مگر ایان ہی ہمت کر کے بولا تو ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

پہلے پہل اسکا یہی حل۔ہوتا تھا ایک آپریٹ کیونکہ اگر یہ بڑھتی رہی اور دائیوں سے ختم نا ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں کینسر جیسی بڑی بیماری ہو سکے اس وجہ سے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!! ایان کی جان پر۔بن۔ائی جبکہ کئی اتاولے آنسو عائزہ کے گر کر بے مول ہو گئے۔۔۔۔

مم،،،،مطلب کہ اب ہمیں آپریٹ لیکن ڈاکٹر اگر آپریٹ ہو گیا تو عائزہ کیسے۔۔۔؟؟؟ایان کی زبان لڑکھڑائی جبکہ عائزہ نے نفی میں۔سر ہلایا۔۔۔

جی مسٹر شاہ انکی بے بی ووب رمووکر دینی ہو گی اول تو ہم کوشش کرتے ہیں انہیں بہت اچھی مہنگی ادویات کا استعمال کروائیں تاکہ یہ ارسولی یونہی ختم ہو جائیں اور کچھ انجیکشن جو باہر سے امپورٹ ہوتے ہین ان سے انکا۔علاج کیا جائے مجھے بہت امید ہے یہ ختم ہو جائے گی کیونکہ پیٹ میں ارسولی بنے والی گوشت کی وہ گولیاں ہیں جو مختلف سائز کی ہو سکتی

ہیں مگر زیادہ تر خواتین میں یہ رسولیاں وقت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جاتی ہیں اور ان کو کسی قسم کے علاج کی ضرورت نہیں پڑتی ہے

مگر 10 سے 15 فی صد خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر یہ رسولیاں بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی ہیں اور سائز میں بڑھنے کے سبب مختلف قسم کی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہیں اس لیے عائزہ کے لیے ابھی فلحال ضروری یہ ہے کہ یہ میری دی ہوئی کم۔ڈوز کا استعمال کریں جو ہیں تو مہنگی مگر اسکے لحاظ سے بے حد سافٹ اور بہت کم ایم جی کی اس کے علاوہ انہیں اپنی خوارک ٹھیک کرنی ہو گی جیسے کہ سبزیوں اور مچھلی کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے وزن کم کرنا اور ذہنی دباؤ سے بچنا بھی رسولی کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر نے ادویات لکھتے اور کچھ ہدایات لکھتے اس کی جانب پرچا پکڑایا جو ایان نے لب کاٹتے تھاما اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

آپ مہینے بعد مجھے سے رابطہ کیجیے گا مینٹ دیکھوں گی اگر کوئی فرق محسوس ہوا تو ویلن گڈ اگر نہی۔تو کوئی اچھا علاج نکالیں گے۔۔

شیور ڈاکٹر۔۔۔!!! تھینکیو وہ کہہ کر اٹھا اور عائزہ کو دیکھا جو رو رو کر برا حشر کر چکی تھی۔۔

بی بریو و مسز ایان آپ چاہیں اس سے لڑ کر آپ اپنے بچے کو اس دنیا میں لا۔سکتی اپنی فیملی بنا سکتی ہیں امید رکھیں اور لڑ جائیں اس کانٹے سے ڈاکٹر نے تسلی سے کہا عائزہ نے کچھ بولے بغیر ایان کے ساتھ لگی اور باہر بھر گئی۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا

تیری گلی جانا۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا۔۔

دل کو یونہہ بہلانا۔۔۔

روتے ہیں کیوں۔۔

پوچھے کوئی۔۔۔

دے کہ خوشی۔۔

لوٹے کوئی۔۔۔

دل توڑا کیوں بے وجہ۔۔

بکھرے ہیں ہم۔ سو دفعہ۔۔

جھوٹے سب افسانے۔۔

اپنے سب بیگانے۔

ہو گا کیا آگے۔۔

خدا جانتا۔۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔۔

تیری گلی جانا۔۔

کنول چودھری رابیع کو لے کر اب ایک۔اپارٹمنٹ میں شفٹ تھیں جہاں پر کسی کو بھی آنے کی۔اجازت نہیں تھی انکے والد نے انکے لیے سیکورٹی کا اچھا انتظام کیا تھا جس سے گھر کے باہر۔بھی کوئی پرندہ نہیں پر۔مار۔سکتا سوا مہینہ جیسے تیسے گزر گیا تنگی سے افسردگی سے پھر سوا مہینے کے بعد کنول نے ایک۔اخری بار اپنے مائیکے والوں سے احسان لیا وہ یہ کہ اس کے بیٹی کو کوئی کیئر ٹیکر رکھوا دیں جو اسکا خیال رکھے خاص کر تب تک جب تک وہ گھر نا آجائیں مگر ان کے والد نے خود ہی اپنی نواسی کو اپنے پاس رکھا اور اس کا دن رات خیال رکھا کنول نے دن رات ایک کر کے کوئی اچھی جاب ڈھونڈی تھی ایک اچھی جگہ پر وہ فیشن ڈائزنینگ کی جاب کرنے لگی جس کی سیلڑی اچھی خاصی تھی جی ہاں کنول نے آرٹس کی پڑھائی کی تھی وہ فیشن دائزنر شادی سے پہلے تھیں اور بعد میں بھی ان نے اسی شعبے میں کوئی جاب ڈھونڈی اور رفتار فتا انکے دن پھرنے لگے اچھا کماتی اچھا کھاتی اپنی بیٹی کی بے حد اچھی پرورش کرتیں یہاں تک کے بغیر باپ کے وہ عورت اس بچی کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیتی رہی مگر ہاں زمانے پر طلاق کے دھبے سے ڈرتے ان نے زرباب چودھری سے بولا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اسے طلاق نہیں دیں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے مگر بیٹی کے نام سے نام جڑا رہنے دیں زرباب اور اسکے گھر والوں نے بہت دفعہ کہا کہ نہیں اس منحوس کے ساتھ ہم ہر گز نام نہیں جوڑ سکتے کل کو اور اونچ نیچ ہو گئ تو مگر پھر کنول کا ضبط ٹوٹا اور وہ دل برداشتہ ہو گئ اور ان نے صاف صاف کہہ دیا ان کا حق مہر دیا جائے اور تو اور کئ بار جو انکے والد سے رقم لی گئ ہے وہ لٹاو فورا جو خاصی تھی اور خلا کا کیس میں خود فائل کرو گی یہ سن کر اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے زرباب نے فورا سے پہلے اپنا ارادہ بدلہ اور اسے طلاق نا دی البتہ ہر مہینے کچھ نا کچھ کر کے اپنی حیثیت کے مطابق اسے پیسے بھجوا دیتے بس رابیع کے لیے اسی دوران زرباب کی ماں بہن نے زرباب کی دوسری شادی کروائی اور وہ دوسری عورت کافی ماڈرن تھی اوپن مائنڈ جو شاید ان جیسے فضول اور اور دقیہ نوسی لوگوں کے درمیان نہیں رہ سکتی تھی پہلے کنول سونے کا۔انڈہ دینے والی مرغی تھی اور اب محمل مگر کنول کنول تھی اور

محمل محمل تھیں زرباب نے شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد محمل سے بولا کہ وہ اسے کچھ پیسے دے دے تا کہ وہ ایک قرضہ اتار دے اور پھر جیسے اسے ملیں گے وہ اسے پیسے لٹا دیں گے مگر نہیں جیسے ہی محمل نے رقم سنی جو کروڑوں کی تھی محمل نے صاف کہہ ڈالا وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی اور اگر اسے کسی بھی قسم کا فورس کیا یا اس پر دباؤ ڈالا وہ فورا اس سے الگ ہو جائے گی اور پھر اس پر کیس کر دے گی۔۔۔اب مرتے کیا نا کرتے ہر دفعہ یونہہ کنول کو پیسے بھیجنے پڑتے اور محمل کی باتیں سننے کو ملتی محمل کا۔اس گھر میں رہنا۔مشکل ہو گیا تھا وہ ان میں نہیں رہ سکتی تھی ہر گز نہیں ساس کو تو وہ پہلے دن ہی کہہ چکی تھی کہ میں آپ کا کوئی کام نہیں کر۔سکتی البتہ اس نے خود ہی ان کے لیے کوئی کیئر ٹیکر کا انتظام کیا اگر کہا جائے احسان کیا تو غلط نا ہو گا جب نند کچھ بولنے لگی تو صاف صاف محمل نے بول دیا اپنے گھر رہا کریں اگر آئندہ میرے کام میں ٹانگ اڑائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لیکن وہ بھی اسکی نند تھی آکر بیٹھ گئ وہی جیسے ہی وہ اس پر بوجھ بننے لگی تو محمل زرباب کو لے کر وہاں سے اپنے والدین کے حصے میں دیے گئے گھر میں شفٹ ہو گئ اور وہ اسے اپنے ماں بہن سے الگ کر گئ۔۔۔

اب شاید برائی کا انجام شروع ہوا تھا وہ دونوں تکلیف میں تھیں ماں سے بیٹا چھین گیا اور ماں اکیلی رہ گئ کیئر ٹیکر بھی چلی گئ جس کی فیس نہیں دی گئ تھی فائزہ زرباب کی بہن ماں کو۔سں منبھالنے لگی مگر انکی طبیعت گرتی چلی گئ بہت جلد وہ اپنی گرتی طبیعت کی وجہ سے دنیا فانی سے رخصت ہو گئیں جس سے فائزہ اکیلی تن تنہا رہ گئ بھائی نے رکھنے سے انکار کر دیا صرف محمل کی وجہ سے آئے روز کوئی نا کوئی ہائی ڈیمانڈ زرباب کی جیب کا ستیاناس کر دیتے دیکھتے دیکھتے وقت گزرا اور محمل پریگننٹ ہو گئ تب اس نے محمل کی حالت کو ند نظر رکھتے دھمکانا شروع کر دیا جو اگر بیٹی ہوئی تو مین تجھے طلاق دے دوں گا یہ سب اپنے نام کرواوں گا۔۔۔ محمل اس وقت چپ رہی بلکل چپ وہ اسکے گھٹیا پن کی تاب لاتی رہی لیکن جیسے ہی ڈیلیوری کا ٹائم قریب آیا اس نے تگڑے وکیل کر کے زرباب سے خلہ مانگی اور اسے 5 سال جیل کی کسی جھوٹے کیس اور بیوی کو مینٹلی ٹارچر کرنے پر جیل کی چکی پسوائی وقت نے کڑا امتحان لیا تھا سہی بدلہ لیا تھا ان سے نا اب یہ کام کا تھا نا کاج کا کئ سال بعد جب زرباب جیل سے واپس آئے تو سیدھا کنول کے گھر کا رخ کیا کنول کے پہلے ملنے

سے منع کر دیا لیکن پھر تراکھا کر انکے اتنا کہنے کی باوجود وہ ان سے ملی تو زرباب کہ والدہ قضائے الہیٰ سے وفات پا گئیں تھی جن کا کنول کو دلی افسوس تھا مگر کنول نے انہیں رابیع سے ملنے اور اس پر تمام حقوق سے عاری کر دیا مگر زرباب نے ہاتھ نا ہٹھایا کماتے رہے اور اسے ماہ خرچ بھیجتے رہے جسے کنول سنبھالتی رہی ایک روپیہ بھی اس پر رابیع کی کسی ضرورت اور تعلیم پر نا لگایا وقت گزر گیا رابیع کا میٹرک تکمیل پا گیا رابیع نے خود اپنے منہ سے اپنے باپ کو دھتکارا ھا بلکل اسہ طرح جیسے کی سال پہلے اسکے باپ نے اس نامولود سمیت اسکی ماں کو دھتکار کر زمانے کے دھکے کھانے کو چھوڑا شوہر ہونے کے ناطے کنول نے انہیں ایک اپارٹمنٹ لے دیا اور رابیع کی نفرت کی وجہ سے کہ ڈالا کہ چلے جائیں لندن یا پیرا کہیں بھی کنول نے ایک اور احسان اس شخص پر کیا وہ کی سال وہی رہنے لگا وہی بھیک مانگ کر یا کوئی چھوٹی موٹی نوکری کی اور اب اکیلا کھاتا پیتا اپارٹمنٹ کا کرایہ دیتا رہا یہاں وہ دونوں بن باپ کے آج بھی عیاشی کی زندگی گزارتی جبکہ محمل اپنے بیٹوں کے سر پر موج کی زندگی بسر کر رہی تھی اگر کوئی لاوارث اور کوئی مشکل میں تھا تو زرباب تھا جو آج کئ سال بعد اپنی بیٹی کے سامنے آیا اسے ہارٹ پرابلم تھا جس کا کیس رابیع کو ملا تھا سنئیر ڈاکٹر سے رابیع نے بہت احتیاط اور دل سے ان کی سرجری کی اب وہ صحت یاب تھے بلکل اور راں یع انہیں معاف کر چکی تھی اور اپنی ماں کے پاس واپس لا رہی تھی جانتی تھی ماں آج بھی رابطے میں ہے عشق کرتی ہے اسکی ماں اس بے وفا آدمی سے جو بیٹوں کے لیے دوسری عورت کے دامن تک چلا گیا اس لیے وہ اپنی ہر آنا ہر تکلیف کو نظر انداز کرتی اپنے باپ کو واپس ماں کے پاس لا رہی تھی۔۔۔۔

حال:

ایان عائزہ کو لے کر ہسپتال سے باہر آیا جو اب زار و قطار روئے جا رہی تھی سانس تک نہیں لے رہی تھی ایان نے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا خود فورا اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھا اور اسے دیکھا جو ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ۔۔۔۔

عائزہ،، عائزہ،، عائزہ بس کر دو میری جان کتنا رو گی کیا ہو گیا خدانخواستہ ڈاکٹر نے ناامید تو نہیں کر دیا میری جان ۔۔۔۔!!!! تم کتنا رو گئ ایسے وہ اسکے سر اپنے سینے سے لگاتا بولا تو وہ ہتھے سے اکھڑی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

ننن،، نہیں جھوٹ جھوٹ بولتی ہے یہ ڈاکٹر ایان ایسا کیسے ہو سکتا مجھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے،، مجھے آپ اچھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں مجھے نہیں معلوم میں ٹھیک ہوں ہمارے ہاں بچہ بھی ہو گا ایسا ممکن نہیں ہے ایان۔۔۔۔۔۔!!!! وہ چلائی ایان گھگھیا گیا۔۔

عائزہ میری جان دیکھو تمھیں کچھ نہیں ہوا ہاں تم ٹھیک ہو یہ چھوٹی سی پرابلم ہے یہ ٹھیک ہو جائے گی تم ایسے ناامید کیوں ہو رہی ہو رونا بند کرو یہ ڈاکٹر کہہ رہی ہے نا تمھیں دیہان رکھنا تم ٹھیک ہو جاو گی۔۔

ایان اس نے 50 پرسنٹ کہا ہے اس نے کہا ہے امید ہے میں ٹھیک ہوں ورنہ میں ساری زندگی اس کمی سے گزاروں گی کبھی آپ کو اولاد نہیں دے پاؤں گی آپ کو نفرت ہونے لگے گی ممانی جان ماموں جان سب برا بھلا کہیں گے بھانچ ہو گی میں جو ان کے بیٹے۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!! جانے وہ کیا کیا بکتی اس سے پہلے ایان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے چلاتے ہوئے اسے ٹوکا ۔۔ہوش میں آیئے عائزہ ایان شاہ آپ جان ایان ہیں ایان کی ملکیت اس کی محبت اسکا عشق آپ سوچھ بھی کیسے سکتی ہیں یہ بات کہ آپ کو کوئی اس قدر گھٹیا لفظ سے مخاطب کرے بھانچ نہیں ہیں آپ اور میں برداشت کروں مجھے اولاد کا لالچ نہیں ہے اگر تم مجھے اولاد نہیں بھی دیتی عائزہ میں ایان شاہ یہاں موجود تمام شے کو گواہ بنا کر کہتا ہو میں اپنی عائزہ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا کبھی بھی نہیں میری عائزہ سے میری زندگی مکمل ہے مکمل تھی اور مکمل رہے گی نا مجھے کسی کی ضرورت ہے نا ہو گی میرے لیے ایک عائزہ کافی ہے ہاں ایان کو مکمل کرنے کو اسکی عائزہ کافی ہے یقین رکھنا اپنے ایان پر عائزہ پلیززز ایسا کبھی نہیں ہو گا کبھی بھی نہیں تمھاری اس بیماری کے ساتھ تمھارے ساتھ مل کر میں لڑوں گا اسے شہہ مات دے گے باقی اللہ کی مرضی میری جان آئندہ فضول سوچیں زہن میں بھی لائی بہت برا ہو گا ڈونٹ کرائے ناؤ ۔۔۔

آئی لو یو ایان۔۔۔۔۔!!!!! وہ روتی ہوئی اسکے سینے سے لپٹ گی ایان نے گہری سانس خارج کرتے اسکے گرد بازو لپیٹا اور اسے سہلانے گیا جبکہ اسکے گھنے ریشمی بالوں پر لب ٹکاتا وہ خود کو پر سکون کرنے لگا۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔۔!!!! ہلکے سے سرگوشی کرتا مسلسل اسے ریلکیس کرتا وہ اسی طرح ڈرائیو کرتا آگے بڑھا۔۔ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچا اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھا جو اب بھی اس سے چپکی مسلسل کسی گہری سوچ میں تھی زرجو سامنے ہی کل کی لائی بلی سے اٹھ پٹانگ حرکتوں میں مصروف تھی انہیں اندر آتا دیکھ انکی جانب چلی آئی اور عائزہ کو دیکھا۔۔۔

ہیے بھابی آپ آگئیں کیا کہاڈاکٹر نے آپ کو۔۔۔؟؟؟؟وہ اسے دیکھتی بولی جو اس وقت شاید بات کرنے کی موڈ میں بھی نہیں تھی یا سن ہی نہیں رہی تھی۔۔

بھابی۔۔۔۔!!!!!! زر نے اسے اچھا خاصہ ہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی اور سامنے زر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟؟؟وہ ماتھے پر بل لیے بولی زر نے غور سے اسے ملاحظہ فرمایا۔۔

کیا بات ہے بھابی اداس کیوں ہیں کیا ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا ہے کیا۔۔۔؟؟؟وہ اپنی دانست میں مزاق کرتی بولی عائزہ نے سنجیدہ سا اسے دیکھا اور اس سے بولی۔

تم مجھے سے دور رہا کرو زر تمھارے لیے اچھا ہو گا میرے قریب بھی نہیں آیا کرو۔۔۔وہ قرب سے بولی زر کو جھٹکا سا لگا فورا اسکے پاس ہوئی جبکہ ایان نے بھی حیرت سے اسے سر جھکائے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بول رہی ہو عائزہ اسے تم،،اس نے کیا کیا ہے۔۔۔؟؟؟ایان نے اسے سیدھا کیا تو زر۔فورا اسکے سر پر پہنچی۔۔

کیوں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں لیں اور قریب آگئ نہیں رہوں گی دور ایسے کیوں بولا آپ نے کیا ہوا ہے ایکو۔۔۔؟؟؟
وہ خفا ہوتی ہلکا سا چلائی عائزہ نے گھورا اور چلائی۔۔۔

تمھیں بلکل سمجھ نہیں آرہی زر میں نے کہاناتم مجھ سے دور رہو تو بس دور رہو کوئی ضرورت نہیں میرے قریب آنے کی مجھ سے بات کرنے کی اپنا سایہ بھی نہیں تم کیوں میرے سائے سے بھی بچو بس اور کوئی فضول بات نہیں۔۔۔۔وہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ آگے بھاگی جب زر نے اسے روکنے کو فوراً چیخ ماردی اور زمین پر بیٹھ گئ جس سے اسے سختی سے منع تھا سعیر جو اوپر کھڑے سارے کاروائی دیکھ رہا تھا اسے نیچے بیٹھتا دیکھ کچھ بولنے ہی لگا جب ڈرامہ سمجھ کر وہی چپ کر کے کھڑا رہا۔۔

اہہہہ۔۔۔۔۔!!!!!!! میرا پاؤں،،،، سعیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!! وہ سعیر کو پیچھے رکنے کا اشارہ دیتی خود چیخنے گئ سعیر نے اسے دیکھ کر لب دبایا وہی سمجھ نا آیا یہ کیا کر رہی ہے۔۔

گگگ،، گڑیا ایان جو حیرت اور صدمے سے سب دیکھ رہا تھا اسے چلاتا ہوا دیکھ مزید گھگھیا سا گیا۔۔۔
گڑیا واٹ ہیپنڈ بیٹا سٹینڈ آپ۔۔۔۔!!!! ہاتھ دو۔۔۔۔!!!! ایان نے اسکے آگے ہاتھ کیا جبکہ عائزہ کے پاوں میں کسی نے زنجیریں ڈالی تھیں اسکے گرنے کا خیال آتے ہی۔ اسکا کلیجہ منہ کو آیا وہ فوراً مڑی جہاں وہ پاؤں تھامے بیٹھی تھی۔۔۔ عائزہ بھاگی اسکے پاس ائی اور اسکے پاس بیٹھ کر درد سے اسے دیکھا۔

پاگل ہو گئ تم کیا کرتی پھر رہی ہوں لگ گئ نا دیہان سے نہیں چلا جاتا تم سے جب تک پکڑے نا چلاو تم تب تک چلا ہی نا کرو مہربانی کیا کرو لگوا کی ناچوٹ کہاں لگی ہے۔۔۔۔وہ اپنا آپ سب بھول کر مکمل طور پر اسکی جانب متوجہ ہوئی اور اس میں گم ہو گئ زر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

پاؤں پر لگی ہے بہت زور سے موچ آ گئی ہے۔۔۔۔۔وہ رونی آواز میں گویا ہوئی کہ عائزہ نے ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا ۔۔

رونا مت شروع کر دینا انسان بنو اور سعیر کہاں ہے۔۔ سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔!!!!! بہرے ہو گئے ہو دفعہ ہو نیچے بیوی گر گئی ہے تمھاری۔۔۔۔

آ گیا۔۔۔ سعیر بوتل سے جن کی طرح سامنے حاضر ہوا اور زر کو دیکھا۔۔

بیگم آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ گویا اتنے آرام سے بولا زر کا دل کیا ماتھا پیٹ لے جب کہ وہ پیٹ گئی سعیر نے دانت دیکھائے عائزہ دو منٹ میں سارا ماجرہ سمجھ گئی۔

کیا بد تمیزی ہے یہ بھلا۔۔۔۔۔!!!! عقل نہیں ہے تم میں زرش شاہ ایسے کون کرتا ہے کیوں میرا امتحان لے رہی ہوں میری بات سمجھ جاؤ میری جان میرا سایہ بھی تمھارے لیے ایک دم۔ منحوس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! ایان نے اسے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی دھاڑ کر رکا وہ یکدم چپ سی کو گئی۔۔

بھابی۔۔۔۔!!!!! یہ کیا گردان لگائے رکھی ہے آپ نے کیا بکواس ہے یہ کیوں کہہ رہی ہیں آپ یہ سب آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ اب کی بار زر نے سختی سے اس سے پوچھا وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ باہر ہنگامہ برپا ہوئے دیکھ سارہ بیگم بھاگی آئیں تھیں زر کو یونہہ نیچے بیٹھے دیکھ عائزہ کو روتے دیکھ انکا۔ کلیجہ منہ کو آیا۔۔۔۔

ارے یہ زر وہ زر کے بازو پر تھپڑ لگاتی بولی زر بازو ملتی فورا کھڑی ہوئی وہی سارہ بیگم نیچے بیٹھی۔۔۔۔
کیا ہوا ہے تم تو اٹھو نیچے کس خوشی میں بیٹھی ہو اوپر بیٹھو خبر دار نیچے نظر آئی دفعہ ہو اندر۔۔۔۔وہ زر کو گھورتی ہوئی گویا ہوئیں زر نے رونی شکل بنا کر سعیر کو دیکھا سعیر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔
عائزہ کیا ہوا ہے بیٹا کیوں زار و قطار روئے جا رہی ہو ایان تم نے کچھ کہا۔۔۔؟؟ سارہ بیگم نے اسے گھورا ایان نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔

نہیں میرے یہ مجال میں نے کچھ نہیں کیا مما۔۔۔!!!! وہ ڈاکٹر۔۔۔وہ کہہ کر چپ ہوا۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا کیا کہاں ہے ڈاکٹر نے کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔سارہ بیگم اسے سہلاتی بولیں۔۔

پتہ نہیں دونوں میاں بیوی کیا پہیلیاں بجھوائے جا رہے ہیں سہی سے بتائیں تو بھابی بھائی کیا کہہ دیا اس منحوس نے میری بھابی کو جو تھم نہیں رہیں۔۔۔زر دوبارہ نیچے بیٹھتی جب سعیر نے اسے کمر پر لگا کر سیدھا کیا۔۔

تم اندر چلو بی۔بی باہر رکنا تمھارے بس کا نہیں ہم تمھیں سنبھالیں بھابی کو پوچھیں۔۔۔۔وہ غصے سے بولا زر رو دی۔۔

کیا بھئی اب وہ رو رہی ہیں آپ لوگوں کو اپنی پڑی ہے۔۔۔۔

بیٹا تم سیدھی کھڑی ہو۔۔۔!!! سارہ بیگم اسکی جانب متوجہ ہوئی جو سر جھکائے ان سے لپٹی بس ایک ہی رونے کا شغل فرمائے جا رہی تھی۔

ممانی جان میں،،،،میرے پیٹ میں ارسولی ہے جس کی وجہ سے میں کنسیو نہیں کر پاؤں گی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بول کر ساری بات سارہ بیگم کو بتا گئ۔۔۔۔جس سے انکی گرفت سخت ہوئی اور اسے دیکھا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا اس میں رونے والی بات نہیں ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کبھی ماں نہیں بن سکتی ہر گز نہیں تمھیں پی سی اوڈی ہے میری جان
پی سی اوڈی۔۔پولیسسٹک اوورین ڈیسیز۔۔
اس میں اتنی بڑی کوئی بات نہیں ہے میرا بچہ اس میں ایگز بہت ایمیچور ہوتے ہیں جو اگر آپ کنسیو کر جاؤ تو ڈیوڑنگ بے بی برتھ وہ نکل جاتے ہیں بشرط یہ آپکا ویٹ کنٹرول ہو اور آپ اپنا کھانا ٹھیک رکھو اپنی خوراک ٹھیک رکھو مت خود کو ہلکان کرو عائزہ۔اللہ پر یقین رکھو۔۔

بلکل اور بھابی یہ کس قسم کی فضول بات کی ہے کہ میرے سایے سے بھی دور رہو تمھارے لیے میرا سایہ بھی خراب ہے یہ کیسی بے حد فضول گوئی تھی بھابی ایسا کچھ نہیں ہوتا کونسی صدی میں رہتی ہیں آپ یہ سب بکواس ہے اپنی سوچ کو بدلیں پلیز زمیں ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی آئی ہوں اور ہمشہ رہوں گی مجھے ہر گز خود سے دور رہنے کا نہیں کہیے گا
۔۔

ائم۔بلیسڈ۔۔۔!!! ٹو ہیو ایان بھائی ان یو لائف عائزہ کو آدھا جملہ بولی تھی زرنے پورا کیا تو وہ سب مسکرا دیے۔۔۔

بلکل۔۔۔!!!! عائزہ نے فخر سے کہا ایان نے اسکے ریشمی بالوں پر لب رکھے اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ زر باہر ٹہلنے لگی۔۔

بی بی بہت ٹہل لیے اندر آیئے۔۔۔!!! سعیر نے اسے اندر کا راستہ دیکھایا وہ وہی بیٹھ گئ۔۔۔

ائم ناٹ بی بی سعیر میں نہیں آنا اندر میں موٹی ہو گئ اب مجھے واک کرنی یوگا کرنا میں پتلی ہو جاؤں گی۔

اووو محترمہ معاف کریے آپ یوگا کرنے کے چکر میں میرے بچے کا نقصان نا کریے گا میری جان آپ اندر چلیے

۔۔۔۔۔

سعیر بہت ہی برے ہیں آپ قسم سے جب سے آپ اور یہ آپ کا بے بی آیا مجھے بھول ہی گئے ہیں آپ تو استغفرُللہ خدا کی قسم میں تو جیسے ہوں ہی نہیں بی بی کر کے بلانا شروع کر دیا پیار ہی نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔وہ رونی شکل بنائے پیار بھرا شکوا کرتی بولی سعیر کو اس پر ڈھیروں پیار آیا۔۔

ارے یہ کس کمبخت نے کہہ ڈالا میری جان کہ میں آپ کو بھول گیا ہوں سعیر کو یاد ہی کیا رہ گیا میری جان ایک تم اور تمھاری زات اس میں ہی تو کھو گیا ہی سعیر اور یہ کس نے کہا کہ سعیر پیار نہیں کرتا سعیر تم سے پیار کرنے کے علاوہ کرتا ہی کیا ہے زر سعیر کو اور آتا ہی کیا ہے دکھتا ہی کیا ہے اپنی زر کی علاوہ کچھ بھی تو نہیں یہ دایونہ اسکی ہر نگاہ صرف تم تک تو رہ گئ اور اس بچے کے آنے سے میں بھولا نہیں ہوں اور خاص ہو گئ ہو اور وہ میں تمھیں بی بی کہہ کر تنگ کرتا ہوں

میری جان کیونکہ مجھے سکون ملتا تمھیں تنگ کر کے اور تمھارے منہ سے ڈانٹ سن کر وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسکے ایک ایک نقش کو پیاسی نگاہوں سے چومتا بولا تو وہ مسکرا دی۔۔

اتنی باتیں کہاں سے سیکھتے ہیں آپ سعیر شاہ۔۔۔وہ اسکی مغرور سی کو کھینچتی بولی سعیر نے گہرا مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔

عشق کے حصار میں آ کر دیکھیے میری جان محبوب کی ہر ادا پر آپکی زبان خود شاعری کرے گی۔۔۔۔ایک دفعہ میری نگاہ سے خود کو دیکھیے آپ کو معلوم ہو گا کتنی عزیز اور دلفریب ہے میرے یار کی ہر ادا ہر ایک نقش۔۔۔۔۔اب کی بار وہ اسکی چہرے پر جھکتا بولا جب زرش نے گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔!!!! کیا کر رہے ہیں آپ ہم لاونج میں ہیں باز آئیں۔۔۔۔وہ اسے رکتی بولی مگر وہ جن رکتا کہاں تھا جبھی جھٹکے سے اسے باہوں میں اٹھائے اندر کی طرف بڑھا جبکہ زر گھبرائی۔

سعیر نو میری طبیعت۔۔۔!!!!!! زر نے کمزور سے دلیل دی سعیر اسے روم میں لاتا مسکرایا۔۔

کمون میری جان۔۔۔!!!! آج بھی وہی کمزور سی دلیل آج بھی کیا شرمانا ساتھ دیجیے اپنی محبت کا۔احساس دلایئے اور اپنے محرم اور اس دیوانے کی محبت کو محسوس کیجیے۔۔۔۔وہ اسے بیڈ پر نیم دراز کرتا اس پر جھکا زر نے گھبرا کر آنکھیں میچیں جبکہ وہ اسکے پہلو میں اسکے قریب نیم دراز ہوتا خود بھی اسی میں سکون تلاش کرنے کی تگ و دو کرنے لگا

۔۔۔۔

ایان عائزہ کے لیے ویجیٹبل کارن سوپ خود بنا کر لایا تھا وہ کمرے میں اس وقت ارام کر رہی تھی وہ خود اپنے ہاتھوں سے شائلہ (ملازمہ) کے ساتھ مل کر سوپ بنا کر لایا تھا اب کمرے میں۔ آیا جہاں وہ افسردہ سی بیٹھی اسی کا انتظار کرتی آنکھیں موندے بنڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی ایان مسکراتا اسکے پاس آیا اور آکر اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ مائے لائف۔۔۔!!! پیار سے اسکے بال سمیٹتا بولا وہ مسکرائی۔۔

ایک بات پوچھوں اپنے گھٹنوں کے گرد بازو حمائل کرتی وہ ان پر چن ٹکاتی بولی ایان نے اسے دیکھا۔۔

دو پوچھیے حکم کیجیے۔۔۔!!!! میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔

آپ کو اگر میں نے اولاد نہیں دی تو پھر بھی مجھ سے یونہہ محبت کریں گے۔۔۔۔ اسکے خدشات جائے نہیں جا رہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔!!!! یک لفظی جواب نے عائزہ کی جان نکال دی۔۔

تت،،، تو دوسری شادی کریں گے،، کوئی اور لے آئیں گے میں منع نہیں کروں گی کیا میرے حصے کی محبت اسے دے دیں گے یہ بتا دیں بس اسکے ہاتھوں کو پکڑے وہ بلکل ڈرے ہوئے پنچھی کی طرح بولی ایان نے آنکھیں میچیں۔۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ عائزہ۔۔۔!! میں کچھ پوچھوں مجھے جواب دینا۔۔۔۔

پپ،،پوچھیے آپ۔۔۔۔!!! عائزہ نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا تم مجھے بانٹ لو گی اپنی محبت اپنا ہی عشق خود ہی اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے کی جھولی میں۔ڈال دو گی دیکھ پاو گی کسی اور عورت کے ساتھ مجھے۔۔۔

ا،،ا،،ایان۔۔۔۔!!!! وہ محض اتنا ہی بول پائی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ایان نے فورا تڑپ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔

عائزہ نو میری جان۔۔۔!!!! سٹاپ کرائنگ۔۔۔!!!!! چپ بلکل۔چپ وہ اسے خود میں بھینچے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمر سہلاتا بولنے لگا جبکہ وہ ہچکیوں میں سموئے روئے گئ۔۔۔

ایان نہیں ایان ہر گز نہیں میں اپنے کھلونے نا بانٹوں اپکو کس طرح بانٹ دوں گی آپ تو شوہر ہیں میرے میری محبت میرا عشق آپ عشق کی اسیر ہوں میں کیسے خود آپ کو کسی اور نن،، نہیں وہ کانپ اٹھی تھر تھرا اٹھی تھی ایان نے اسے بامشکل کنٹرول کیا۔۔

عائزہ چپ ہو جاو میری جان جب زکر بھی برداشت نہیں کر سکتی تو کیوں،، کیوں فضول بات سوچتی ہوں پاگل ہو گئ ہو تم۔۔۔ کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہوں کہ سوچھ سوچھ کر عائزہ۔۔۔۔ اب کی بار وہ سختی سے گویا ہوا عائزہ نے ہچکیوں سے روتے اسے دیکھا۔۔۔

تم مجھے اولاد دو یا نا دو تم ہر دم ہر پل میرے لیے یونہی اسی طرح عزیز رہو گی جیسے ہو میری متاع جان تم میری شریک حیات ہو میری بیسٹ فرینڈ اور بیسٹ فرینڈ کوئی ایک ہی بنتا ہے میری جان ہر کوئی نہیں اس لیے محبت کسی ایک سی ہوتی ہے ہر ایک سے نہیں تمھیں کیا لگتا مرد کے لیے بہت آسان ہے دوسری عورت کو قبول کرنا نہیں عائزہ مرد کو بھی دل۔چاہیے ہوتا اور جو مرد ہر جگہ دل پھینک دیں وہ مرد ہی نہیں ہوتے اس لیے میرے پر یقین رکھو میں تمھیں مایوس نہیں کروں گا تمھاری جگہ تمھارے ہے تمھاری تھی رہے گی بلکل اسی طرح جیسے یہ ایان تمھارا ہے تمھارا تھا اور تمھارا ہی رہے گا اسے اپنی عائزہ کے لیے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا سمجھی اب نو مور ارگیومینٹ کھانا کھاؤ اور ریسٹ کرو میں ہر پل تمھارے ساتھ ہوں تمھارا بن کر وہ اسے سوپ پلاتا بولنے لگا عائزہ نے پر سکون ہو کر آنکھیں میچ کر خود کو۔ریلکیس کیا اور سوپ پینے لگی۔۔۔

ایک پورا ہفتہ ہو گیا تھا اسے اس فارم میں آئے وہ کتنا خیال رکھتا اسکا اسکے کھانے کا اسکے پہننے اوڑھنے اسکی پسند ناپسند کا ایک بار بھی نہیں ایک ہی کمرے میں رہتے زبردستی کی یا اسکے قریب آیا وہ لے ایا تھا حق بھی رکھتا تھا مگر اس نے اپنا کوئی ہتھیار کوئی حق استعمال نہیں کیا تھا اس پر زبردستی مسلط نہیں کی تھی اگر وہ باہر آنا جانا چاہتی تھی تو وہ خود لے کر جاتا اول تو وہ جاتی نہیں تھی مگر کسی کام کے لیے جانا۔پڑتا وہ اپنی نگرانی میں لے کر جاتا اور لے کر آتا۔۔۔

اب بھی وہ فرصت سے کمرے میں بیٹھی تھی اول تو وہ اس سے بات کرنے سے گریز کرتی وہ بلاتا تو گویا جواب بھی یونہہ دیتی جیسے پتھر مار رہی ہو وہ رات کا کھانا لیے اوپر اسکے پاس ہی کمرے میں چلا آیا آکر ملازمہ سے کہا اسکے سامنے ٹرے رکھے ملازمہ نے ہدایت کے مطابق اسکے سامنے ٹرے رکھی جس میں کھانے کی ہر چیز موجود تھی مگر وہ رخ موڑ گئ احان نے اسے دیکھ کر گہری سانا خارج کی۔۔

کھانا کھالو۔۔۔!! اتنا ہی کھا گیا اگر وہ نہیں بلاتی تھی وہ کونسا اسکے پاؤں پڑے جا رہا تھا ایک دو بار بس دن میں مخاطب کرتا اس سے کئ زیادہ ایٹیٹیوڈ تو وہ اسے دیکھاتا تھا وہ دنگ رہ جاتی۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔!!! دو لفظی جواب میں ہی بات کا اختتام کرنا کوئی ایہا سے سیکھے۔۔۔

پھر بھی کھالو حکم سمجھو یا کچھ بی نہیں کھایا تو زبردستی کروں گا چوائس از یور زناؤ۔۔۔۔

آپ کو آتا ہی کیا ہے اور زبردستی اور دھونس جمانا۔۔۔وہ بڑبڑا کر کہتی سیدھی ہوئی احان نے آنکھیں میچیں مگر کچھ نا بولا جب وہ پھر بولی۔۔۔

پتہ نہیں یہ زبردستی کب ختم ہو گی زبردستی کی بیوی بنالیا اور کب جاؤں گی اس قید خانے سے میں گھر واپس۔۔۔۔وہ نا چاہتے ہوئے اب اسکے غصے کو اپنے غصے سے ہوا دے رہی تھی احان کی آنکھیں محض دو سیکنڈ میں لال۔ہوئی تھیں وہ اسے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر وہ مجبور کرتی تھی کہ وہ اسے جنون میں اکر ضرور کچھ بولے کچھ کہے شاہد یہ اسکا نیچرل ریکشن تھا۔۔۔۔

کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔!!!!! وہ کھانا کھانے پر زور دیتا شعلہ بار آنکھوں سے اسے گھورتا بولا اسکی نگاہوں کی تپش سے وہ وہی بیٹھی جھلس کر خود مین سمٹی تھی اور فورا ہاتھ بڑھا کر نوالا منہ میں ڈالا تھا جبکہ وہ یونہی صوفے پر بیٹھے لبوں پر مٹھی بنا کر ٹکائے اسے گھورنے میں مصروف تھا جب اسنے کھانا کھالیا تو وہ اس سے مخاطب ہوا۔۔

کل کورٹ کی ڈیٹ ہے تیار رہنا کورٹ جانا ہے کل دودھ کا دودھ پانی کا۔پانی ہو جائے گا پھر فیصلہ کر لینا تمھیں طلاق چاہیے ہو گی تو وہی کسی بھی وکیل سے بات کر لینا ہاتھ تک نہیں لگایا تمھیں خدا کی قسم رات کی تاریکیوں میں بھی تمھیں دیکھ کر آپنی انکھوں کی دید بجھائی ہے تمھیں ہاتھ لگائے بغیر ورنہ۔موقع اور حق دونوں تھے میرے پاس کچھ استعمال نہیں کیا جتنی پاکیزہ اور صاف تمھیں گھر سے اٹھا کر لایا تھا آج بھی تم اتنی ہی پاکیزہ ہو اپ نے آپ کو مینٹل تیار رکھنا اول تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ میرے حق میں فیصلہ آئے گا مگر اس دنیا میں اکثر سچ انسان کے قبر میں جانے کے بعد سامنے آتے ہیں ہو سکتا ہے کل میں بے گناہ ثابت نا ہو سکوں اور مجھے کوئی سزا ہو جائے مجھے عمر قید پھانسی کچھ بھی ہو سکتی ہے اس لیے ایک وعدہ کرنا بس رونا مت اور خود کو ہمشہ خوش رکھنا تمھاری یہ خوشی مجھے بہت عزیز ہے تمھارے ہر مسکراہٹ کے صدقے روز مر جاؤں میں لیکن میں رہا لالچ کا مارا اس مسکراہٹ کو دیکھنے کے لیے روازنہ جینا پسند کرتا ہوں اور پھر تمھارے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں مرنے بھی نہیں دیتی۔۔۔۔۔اہہہہہ۔۔۔۔وہ کہہ کر کا اور ایک لمبا سانس خارج کر کے آنکھوں کا کنارہ صاف کیا ابہا تو یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی اسکا ہر ایک لفظ اسکے دل پر موم۔بتی کی موم کے مانند گر رہا تھا۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا خوش رہنا اسے کہاں اتا تھا اسکے بغیر خوش رہنا،،،وہ کہتا تھا رونا مت اسے اسکے بغیر کرنا کیا اتا تھا وہ رہ سکتی تھی آئے دن وہ گھر جانے کی گردان لگاتی تھی مگر رہنا تو یہی جاتی تھی مسلئہ تو خاموشی تھا جو اس ظالم آدمی نے اختیار کر

رکھی تھی عرصہ ہو گیا تھا اسے جی میری جان پکارے میری انوسینٹ ساؤل پکارے وہ پکارتا ہی نہیں تھا اپنی ہی کرم نوازی تھی ابیہا کے کی اتاولے آنسو نکل کر گال پر بہہ گئے احان تڑپ گیا۔۔۔

میں نے تمھیں کہا ہے رونا مت ابھی سے رو گئ تو جیل توڑ کر ایک اور مجرم بن کر باہر آجاؤں گا کیوں نہیں چپ ہوتی میں تو تمھیں تکلیف دی ہے ہر مرحلے میں ہر دفعہ ہر جگہ تو نفرت کرو نا مجھ سے مجھ سے شدید نفرت کیوں نہیں کرتی تم ۔۔

احان۔۔۔۔۔!!!!! وہ تڑپ کر چلاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی احان فورا اٹھ کر اسکی جانب آیا اور اسے خود مین بھینچا اسکے گھنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ بے حد پیار سے گویا ہوا وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی جبکہ اسے دور جانے کے خوف سے وہ کپکپاتی ہوئی اسکی شرٹ دبوچ گئ جیسے وہ ابھی منظر سے غائب ہو جائے گا۔۔

ابیہا تم مشکل کرو گی اپنے لیے اور میرے لیے بھی۔۔۔۔!!!! وہ خود کانپتا بولا ابیہا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔۔؟؟؟؟ کبھی کہتی ہو جانے دوں جب مہلت دیتا ہوں تو رو رو کر حشر بگاڑ لیتی ہو آخر چاہتی کیا ہو ۔۔۔

احان مجھے مت چھوڑیے۔۔۔۔!!!! میں مر جاؤں گی احان ایہا مر جائے گئ۔۔

اشششش۔۔۔۔!!!!!! خبر دار میری ایہا کو کچھ نہیں ہو گا احان کے جیتے جی تو۔ بلکل نہیں۔۔۔۔

جب احان ہی چلے جائیں گے ایہا کہاں رہے گی کیا کرے گی ایہا احان۔۔۔۔۔!!!!!! وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی احان نے زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

جب مجھے سزا ہو گئ تو کیا کرو گی میری جان۔۔۔۔!!!! کہاں جاؤ گی کس کس سے لڑو گی جو قسمت کو منظور ہو گا وہی ہو گا ۔۔۔

لڑ جاؤں گی ہر ایک سے قسمت سے بھی خدا سے بھی سب سے۔۔۔۔!!!! سب سے لڑ جاؤں گی اپکو نہیں چھوڑوں گی دنیا کی کوئی سے بھی عدالت آپکو قاتل جھوٹا کچھ بھی کوئی مجرم ٹھہرا دے میری عدالت میں آپ میرے سچے پاکیزہ ہم سفر میرے احان ہیں۔۔۔۔۔میں نہیں مانتی کسی بھی عدالت کو ان میں سے مجھے کسی سے بھی لڑنا ہو گا لڑ جاؤں گی لیکن آپ کو نہیں چھوڑوں گی آپ سے ہی تو میرا وجود ہے آپ ہیں تو ایہا ہے۔۔

تم نے مجھے سرخرو کر دیا اب مجھے کسی عدالت کے فیصلے کی ضرورت نہیں جان احان کیونکہ تم نے مجھے سرخرو کر دیا کوئی کچھ بھی کہے میری ایہا کو مجھ پر یقین ہے تو میں کیوں کسی کی پرواہ کروں تم ہو تو میں سب سے لڑ جاؤں گا میری جان تم طاقت ہو میری اور سب سے بڑی کمزوری میں جو ایک بار تم مجھے قاتل کہتی یہ احان سولی چڑھ جاتا خود۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا میرے احان کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے تو یہ تو اتنی بڑی بات ہے اور ایہا کو احان کے علاوہ کون چاہ سکتا ہے ایک احان ہی تو ہے جسے ایہا کو چاہنے کا ڈھنگ آتا ہے کسی کو نہیں آتا کسی کو بھی نہیں کوئی نہیں چاہ سکتا اس ایہا کو یونہہ جیسے احان چاہتا ہے میں کسی کو احان کے علاوہ خود کو چاہنے کی اجازت نہیں دے سکتی تو احان اسکا ہاتھ کیسے تھام سکتی ہوں۔۔

ایہا۔۔۔۔!!!!! وہ لاجواب ہوا تھا اسکی چاہت پر اسکے عشق پر جبھی فورا اسے خود میں بھینچا اور اسے محسوس کرے گیا جبکہ وہ آج اسے سرخرو کرتی اپنے عشق کی داستان رقم کرتی گئی احان اسے محسوس کرتا سنے گیا۔۔۔

وہ اس وقت کمرے میں۔بند مصروف سی کتاب پڑھ رہی تھی جبکہ عالیان آفس کے کام سے گیا ہوا تھا شایان آنے والا تھا اس نہیں ٹینشن تھی کہ کچھ بھی گڑبڑ ہوئی بھائی جان لے لے گا کبھی دن رات محنت کرتے وہ سب۔۔۔
وہ بیٹھی اس وقت کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب ان نان نمبر سے اسے کال ریسیو ہوئی مشا نے فورا کال ریسیو کی اور بے دھیانی میں۔بولی۔۔۔

ہیلو یس مشا عالیان سپیکنگ۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوئی تو سامنے سے جواب سن کر۔رونگھٹے کھڑے ہوئے اس نے فورا گہرے سانس لیتے کال کاٹی۔۔۔

یس بے بی آئی ناو۔۔۔۔!!! اتنا بولنے کی دیر تھی مشا نے کال کاٹی اور وہاں سے سیدھا نیچے کی جاب بڑھی جب آخری تیسری سیڑھی سے پیر پھسلا وہ ڈائیر کٹ نیچے پہنچی تھی۔۔۔

اااہہہہہہ۔۔۔۔۔۔!!!!!! مشا کی چیخ قریشی ولا کی دیواریں ہل۔گئی۔جبکہ سامنے سے آتا عالی فورا اسکے قریب آیا۔۔

مشامیری جان۔۔۔۔!!!!! وہ فورا اسکے قریب آیا اور اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔۔

مشا،،،مشا واٹ ہیپنڈ آر یو او کے میری جان۔۔۔۔!!!! عالیان نے گھبراتے ہوئے اسکے ہاتھ ملے۔۔

عع،،،عالی پی۔۔پین۔۔۔۔اہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!! وہ۔پیٹ پر ہاتھ رکھے جھکے بولنے لگی عالیان نے فورا اسے اٹھایا اور سیدھا باہر کی جناب بھاگا۔۔

مشامیری جان بی بریو کچھ نہیں ہو گا ریلکیس۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔۔

عالی بہت پین۔۔۔۔ایہہہہہہ۔۔۔۔۔۔!!!! وہ درد کے مارے کچھ بولنے سے بھی قاصر تھی جبکہ عالیان اسے لیے فورا ہسپتال کی جانب بڑھا۔۔۔کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ ہسپتال پہنچا ڈاکٹر فورا مشا کو لیے ہسپتال کے آئی سی یو وارڈ میں گئی تھی پیچھے عالیان کا انگ انگ اسکے لیے دعا گو ہوا جبکہ دل دھڑک دھڑک کر آکر آنے کو تیار تھا وہ گری اتنا برا تھی آگے کی کوئی بھی سوچ آتے اسکا ہوا وجود پسینے میں نہایا تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆✯✯☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ۔اس وقت ہسپتال کے کاریڈور میں کھڑا شدید ٹینشن میں بس مشا اور اپنے بچے کے لیے خیر خیریت کی دعا کر رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو ورنہ مشا جس طرح گری تھی اور جتنا خون بہہ چکا تھا وہ کچھ بھی الٹا سوچنا نہیں چاہتا تھا عالی نے گہری سانس بھری اس وقت تو سانس لینا بھی شدید دشوار لگ رہا تھا کچھ ہی دیر گزرنے کے بعد جب ڈاکٹر باہر آئی تو عالیان فورا انکی جانب لپکا اور ان سے مخاطب ہوا۔۔

ڈاکٹر آل رائٹ کوئی ٹینشن کی بات تو نہیں وہ ٹھیک تو ہے اور بے بی وہ کیسا ہے۔۔۔۔؟؟ وہ ایک ہی سانس میں اکھٹے استفسار کرے گیا ڈاکٹر نے مسکراتے اسے دیکھا۔۔

مسٹر قریشی۔۔۔اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے اپکا۔بچہ بچ گیا یقین کریں ایک وقت میں ہمیں بھی یونہی لگا کہ شاید ہم آپ کا بچہ نہیں بچا پائیں گے مگر خون دینے کے بعد کافی اثر اہوا اور الحمدللہ کیس سولو ہو گیا مگر انہیں بہت گہری اندرونی چوٹ آئی ہے اس وقت آپکی مسز کا مکمل بیڈ ریسٹ کرنا ضروری ہے ڈیلیوری تک ورنہ ائم سوری تھوڑی سے بھی اونچ نیچ ہوئی تو بد قسمتی سے ہم کچھ نہیں کر پائیں گے کوشش کریں سڑھیوں سے گریز کریں یہ اور پرہیزی کھانا کھلائیں انہیں جس میں۔ کیلریز نا ہونے کے برابر ہوں کمپلیٹ بیڈ ریسٹ مسٹر عالیان اب آپکے بچے کو بچانا اور اسکا خیال رکھنا اسے دنیا میں لانا آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے خیال رکھیں اور ہاں آپکی مسز کا بلڈ پریشر آسمان چھو رہا ہے یعنی ہائی بلڈ پریشر آپ جانتے ہیں کہ وہ کس سٹیج میں ہیں انکے لیے بی پی کا بڑھنا جس قدر خطرے کی علامت ہو سکتا ہے پھر بھی اگر انہیں کوئی سٹریس ہے تو آپ انہیں ریلکیس کریں تاکہ وہ مینٹلی اور فیزیکلی دونوں تندرست رہیں سمجھ رہے ہیں آپ ۔۔۔ڈاکٹر نے ایک لمبا پیراگراف عالیان کو۔ سمجھایا عالیان نے ہاں میں سر ہلایا اور ڈاکٹر سے دوائیوں کا پرچھا پکڑے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مشا کی ڈرپ ختم ہوئی تو عالیان اسکی دوائی لے کر آیا اور اسے دیکھا جو موندی موندی آنکھیں کھولتی درد سے دھوری ہونے کو تھی اس پر ہاتھ جمائے وہ اسکے چہرے کا معائنہ کرتے اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

لیٹی رہو کوئی ضرورت نہیں اٹھنے کی۔۔۔۔ماتھے پر بلوں کا جال بچھائے وہ زرا سختی سے گویا ہوا مشا نے نا سمجھی اور تکلیف سے اسے دیکھا۔۔

عالی۔۔۔!!!!! وہ اسے دیکھ کر ڈرپ لگے ہاتھ کو اسکے گال پر رکھتی ہوئی بولی عالی نے ہنوز ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا ۔۔

ہمممم۔۔۔!!!!! ایک آئی برو اچکاتے عالیان نے اسے دیکھتے ہوئے سرسری سا بولا تو مشا کا دل کیا اس سے لپٹ جائے۔

عالیان میرا بچہ،،،میرا بچہ ٹھیک ہے نا عالیان کچھ تو بولیں کیا ہوا میں یہاں۔۔۔؟؟؟

تمھیں۔نہیں پتہ کیا ہوا ہے مشا عالیان قریشی۔۔۔!!!! کیا ضرورت تھی بیڈ سے پیر نیچے اتارنے کو اور بھاگ کر سڑھیاں اترنے کی ایسی کیا آفت آگئ تھی جو بھاگ کر تم نیچے اتری تب خیال نا آیا اپنے بچے کا اپنا بولو۔۔۔۔وہ اسکا بازو دبوچتا ہوا غرایا مشا مزید سہم سی گئ۔۔

عع،،عالیان۔۔۔!!! وہ سہمے انداز میں گویا ہوئی عالیان نے اسے گھورا۔۔

ایسا کیا ہے جو تمھارا سٹریس کم نہیں ہو رہا آئے دن تمھارا بی پی بھر جاتا ہے ایسا کیا طوفان آیا تھا کہ تم سڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آنے لگی بکواس کرو۔۔۔۔۔۔

ع،،عالی۔۔۔!!!! وہ درد اور سہمے انداز میں اکھرتے سانس سے گویا ہونے لگی عالیان کی گرفت فورا ہلکی ہوئی جبکہ وہ پھوٹ کر رو دی عالیان نے سختی سے آنکھیں۔ میچتے خود کو کنٹرول کیا اور اسے سر پر ہاتھ رکھے خود میں ن بھینچ کر اسکے لمبے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

مشا کچھ تو بولو کیوں بھاگے آ رہی تھی تم اور کیا ٹینشن ہے کچھ تو شئیر کرو یار۔۔۔۔ ہر بار کی دفعہ دہرایا ہوا سوال اب پھر دہرایا تو وہ ہچکیاں لیتے اس سے مخاطب ہونے لگی۔۔۔

عع،،عالی میں بہت پریشان ہہ،،ہوں عالی مجھے رر،،رانگ نمبر تنگ کرتے ہیں عالی وہ۔۔۔۔!!!! وہ۔۔۔۔وہ ہیچکیوں میں گویا کچھ مکمل طور پر بول نا پائی جب اچانک اسکی طبیعت دوبارہ بگڑنے لگی اسے درد اٹھنے لگا عالیان نے اسے بہت سہلانے کی کوشش کی مگر درد بھرتا گیا اور وہ گہرے سانس لیتی بیڈ پر ڈہہ سی گئ۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔!!!!! ڈاکٹر۔۔۔۔!!!! عالیان اسکے مسلسل ہاتھ ملتا چلائے گیا جب نرس نے ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر نے آکر فورا اسکو ریلکس کا انجیکشن دیا اور اسکی زبان کے نیچے بی پی کی گولی رکھی جس کا بی پی دوبارہ بڑھ گیا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر قریشی وہ ٹھیک نہیں ہیں ایکو۔ اپکا بچہ نہیں چاہیے یا پیارا نہیں آپ مجھے بتا دیں میں خود ابارشن ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔!!!!!! وہ اسکے بات بیچ میں اچکتا دھاڑا ڈاکٹر بھی سہم گئ۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ دماغ چل گیا کونسا باپ ہے جو اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا ہے مجھے پتہ تو چلے اسے مسلئہ کیا ہے وہ شئیر نہیں کر رہی اب میں کیا کروں۔۔ وہ غصے سے چینختا ہوا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

دیکھیے مسٹر عالیان قریشی آپ کو اگر انکا خیال ہے تو مہربانی آپ ان سے پیار سے آرام سے گویا ہوں تا کہ وہ سب بتائے اگر پھر بھی نہیں تو انہیں سائیکٹرسٹ کے پاس لے جائیں وہ خود ان سے پوچھ لیں گی تا کہ یہ خود کو نارمل رکھ سکیں آپ کے بچے کے لیے بہت خطرناک ہے یہ۔۔۔

شیور ڈاکٹر آئی ول ٹرائے مائے بیسٹ۔۔۔۔!!!! عالیان نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی اور مشا کے پاس بیٹھا جہاں وہ پھر نیم بیہوشی میں تھی اب جب اسے ہوش آتا وہ تب ہی یہاں سے نکلنے والا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ائیر پورٹ میں موجود تھے انکے فلائٹ موسم شدید خراب اور بارش کی وجہ سے روک دی گئ تھی اب تھوڑا موسم بہتر ہوا تو شایان اور رابیع دوسری فلائیٹ سے واپس آنے والے تھے وہ اس وقت ائیر پورٹ کی ویٹنگ ایریا میں بیٹھی شایان کے ساتھ اور باقی سب مسافروں کے ساتھ فلائیٹ کے انتظار میں تھی جبھی شدید بھوک کے احساس سے پیٹ میں چوہے کودنے لگے رابیع نے کافی دیر انتظار کیا مگر پھر اٹھی تو شایان نے اسے دیکھا جسے کچھ دیر پہلے ہی کچھ

لڑکے ہیرس کر رہے تھے جس کی اچھی واٹ اس نے خود لگادی تھی اب تو یقین ہو گیا تھا کہ اس لڑکی کی اپنے قد سے لمبی زبان اسکے منہ میں پائی جاتی شایان نے اسے دیکھ کر گندی شکل بنائی اور اس سے مخاطب ہوا۔۔

اب کس کو ڈسنے میرا مطلب کہاں جا رہی ہو کس کی شامت آئی ہے۔۔۔؟؟ جانے کیوں اسے اس سے پنگا لینے میں مزا آنے لگا تھا بلکل ٹکر کی لگتی تھی یہ۔۔۔۔

رابیع نے اسکے سوال پر اسے گھورا اور غصے سے گویا ہوئی۔۔ کاش میں ناگن ہوتی تو سب سے پہلے تمھیں ہی ڈستی مگر ہائے رے یہ کاش،،،، اپنی نایہ خالصانہ زہر اگلتی زبان بند رکھو تمھارا بل نہیں۔ آرہا میرے ادھر ادھر جانے سے میں کھانے جا رہی ہوں۔ کچھ۔۔

کیا زہر۔۔۔۔؟؟؟؟ وہ بھی اسی کے انداز میں۔ زہر خند لہجے میں بولا تو رابیع کلس کر رہ گئی۔۔

تمھاری زبان کو لگام نہیں لگتی کیا۔۔۔؟؟؟ کمر پر ہاتھ ٹکاتے وہ لڑنے کے انداز میں بولی وہ پر سکون سا مسکرایا۔۔۔

پہلے اپنی کو تو لگالو ہر وقت زہر اگلتی ہو۔۔۔!!! اسکے اطمینان میں زرا برابر فرق نہ آیا۔۔۔۔

تو تمھاری زبان سے کونسے پھول جھڑ کر میرے قدموں میں۔ نچھاور ہو رہے ہوتے ہیں آئے بڑے،،، منہ بند کرو اور سکون سے بیٹھو زیادہ میری فکر میں گھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ہاں اس میں گھولنے سے پہلے میں خود کو چولو بھر پانی میں ڈبونا پسند کروں گا۔۔۔۔۔ آئی بڑی۔۔۔

تو تم فرصت سے ٹائم لگا کر ڈوب کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔؟؟؟ وہ اسے گھورتی بولی تو شایان نے اسے گھورا۔۔

ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے وہ مزے سے بولتا وہاں سے آگے بڑھا اس سے بحث بڑھانا مطلب اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا تھا رابیع نے اسکی پشت کو گھورا اور فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔

خود پر بھی یہی ایک اشارہ کر لو کام آئے گا وہ آگے چلتا بلند آواز میں بولا رابیع جو چہرا موڑ کر آگے بڑھ رہی تھی اپنی جگہ سے اچھلی اور مڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔

کڑوا کریلا،،، زہریلا اچھا دھاری ناگ کہیں کا اللہ کرے اسے موڑ پر جائے وہ پیر پٹختی بڑبڑاتی آگے بڑھی اس کی گوہر افشانیاں سن کر وہ لب دبا کر نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اصل ناگن تو تم خود ہو موڑ سے تو تم بچو وہ اسکی آنکھوں پر ٹونٹ کرتا وہی بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ کچھ کھانے کو لے کر اپنی جگہ پر واپس آئی اور اکر شایان کے ساتھ ہی بیٹھ گئ اور بیٹھ کر پاستا کھانے لگی جب ساتھ بیٹھے اکڑو شہزادے پر نظر پڑی جو اپنی گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا کالا چشمہ اپنے بالوں میں۔ ٹکائے بہت غور سے کام کر رہا تھا ماتھے پر ہلکے بلوں کا جال سرخ و سفید رنگت اور 5 فٹ کے اوپر سے نکلتا قد مردانی وجاہت کا شاہکار ببل چباتے ہوئے دائیں گال پر پڑتا ڈمپل وہ کئ نظروں کو خود کی جانب مرکوز کیے ہوئے تھے مگر ان

نظروں سے کوئی غرض نہیں تھا وہ اس سب کا عادی تھا مگر ایک وحشت سے ضروری ہوتی تھی جسے وہ کہیں چھپا لیتا تھا اس وقت اسے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کی بھی نظر خود پر محسوس ہو رہی تھی مگر اس نظر سے کوئی وحشت نہیں ہوئی نا ہی اسے کوئی غصہ آیا تھا پتہ نہیں کیوں پر ہاں ہنسی ضرور آئی جسے بڑی مہارت سے وہ لب دانتوں میں۔ کچلتا کبھی نچلے لب کو دانتوں میں۔ دباتا یا پھر کبھی دونوں لبوں کو آپس میں مس کرتا کنٹرول کر گیا ہاں مگر دائیں گال کا ڈمپل بڑی شرارت سے اپنی رونمائی کروانے میں مصروف تھا رابیع نے نظر بھر کر اسے دیکھا اور دل۔ کیا اس میجکل سین کو۔ ایک دفعہ چھو کر دیکھے مگر کس حق سے۔۔۔؟؟ یہ سوچ آتے ہی رابیع بری طرح بوکھلائی تھی اور خود کے دل کو بری طرح ڈپٹا تھا کہ یہ کیا بکواس کر رہا تھا کیوں بغاوت کر رہا تھا وہ جب سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا کبھی ناک کی حس بغاوت پر اتر کر اس خوشبو کو محسوس کرنے میں مگن ہو جاتی کبھی زبان اس سے مخاطب ہونے کی زد کرتی کبھی دماغ میں اس سے لڑنے کا فتور اجاتا اور اب ایک نئی خواہش رابیع نے فورا نظر موڑی اور پھر کوئی بہانا ڈھونڈ کر اسکے آگے ایک باکس کیا جسے شایان نے چور نگاہ سے دیکھا۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟ وہ چور نگاہ اس پر ڈالتا ہنوز لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا رابیع نے اسے دیکھا۔۔

میں دو منٹ کے لیے ادھر ادھر کیا ہوئی آنکھیں بیچ دی کیا اپنی۔۔۔؟؟؟؟ وہ بظاہر بری شکل بنائے بولی شایان نے اسے گھورا۔۔

ایکسکیوزمی۔۔۔۔!!! کیا مسلئہ ہے اس زبان کو ٹک کیوں نہیں رہی کیا ہے ہٹاؤ اسے۔۔۔

کھانے کا کہہ رہی تھی کھالو ورنہ گرنا جانا تم جیسے ناگ کو اٹھائے گا کون۔۔۔

ایک ناگ کی مدد ایک ناگن تو کر سکتی ہے نامس رابیع تو اٹھا کر لے جانا وہ اسکے چہرے کے بے حد قریب ہو کر گویا ہوا رابیع فورا پیچھے ہوئی اور نظر چرائی۔۔

بہت ہی کوئی بے فضول اور بے تکے انسان ہو تم دور رہ کر بات کرو۔۔۔!!!! وہ تھوڑا پیچھے کو کھسکی جب اچانک گرنے لگی
شایان نے فورا اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے بچایا جس سے وہ اسکے اور قریب ہو گئ سبز جھیل سی آنکھیں کالی پر اثر آنکھوں سے ٹکرائی رابیع دو منٹ کے لیے ان میں کھوئی جب ہمشہ کی طرح گہری سمندر سے آنکھوں میں۔شایان دیکھتے ہی ڈوب کر ابھرا تھا فورا اسے سیدھا کیا اور اسے گھورا جبکہ رابیع بری طرح کنفیوز ہوتی آس پاس دیکھنے لگی۔۔۔

ہر وقت فوکس اس لمبی زبان پر نہیں رکھا کرو اس پاس بھی رکھا کرو آنکھوں پر،،ہر سینس کو استعمال کیا کرو میں بے تکا ہوں پر تم تو تک کی پیدا ہوئی ہو نا اس کا ثبوت بھی دو البتہ بے تکا ہونے کا ثبوت تم دے رہی ہو کبھی ٹکرا کر کبھی گر کر
۔۔

افف کیسا منحوس آدمی ہے ایک چانس نہیں چھوڑتا بیزتی کرنے کی یا اللہ ان جیسوں کو زبان دیتا ہی کیوں ہے۔۔۔؟؟؟ وہ سوچ کر رہ گئ۔۔۔

تم جیسوں کو اچھے خاصے جواب دینے کو ہی اللہ ہمیں بھی زبان سے نوازتا ہے ورنہ تم جیسی ناگن زبان سے ہی اگلے بندے کا کام تمام کر دو۔۔۔

بہت ہی کوئی نہایت بد تمیز اور فضول گو انسان پیدا کیا ہے خالہ نے جانے کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے مجھے تمھارے ساتھ بیٹھ کر شایان قریشی۔۔۔وہ کلس کر بولی شایان مطمئن سا مسکراتا اپنے کام میں مصروف رہا۔۔

یہ تو اب تمھیں پتہ ہو کونسے مریض کو زہریلا انجیکشن دیا ہے یا پھر کیا ایسا گناہ کیا ہے جو تمھیں سزا مل رہی ہے۔۔۔۔

مطلب مانتے ہو تم گناہوں کی سزا ہو۔۔۔؟؟؟ رابیع اسے دیکھتی ہوئی لب دبائے بولی اس نے مزے نا میں سر ہلایا۔۔۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دیکھا دیتا تمھیں دیکھ کر یقین ہو گیا کہ جن امپلائز پر میں کچھ ضرورت سے زیادہ بھڑک گیا اس کی سزا تمھاری صورت میں مل رہی ہے مجھے۔۔۔وہ بے حد معصوم شکل بنائے بولا رابیع دانت پیس کر اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئ۔۔

اہہہہہ۔۔۔!!!! سر پھرا بگڑا رئیس زادہ وہ اسے دوبارہ نئے القابات سے نوازتی سیدھی ہو کر بیٹھ کر اپنا کھانا کھانے لگی جب کہ وہ لب دبائے اسکے پتلی حالت انجوائے کرتا اپنا کام کرنے میں مصروف رہا۔۔۔۔

☆☆☆★★★★★☆☆☆☆

بس ایک ہاں کہ انتظار میں۔۔

رات یونہی گزر جائے۔۔

اب تو بس الجھن ہے ساتھ میرے۔۔

نیند کہاں آئے گی۔۔

صبح کی کرن۔۔

ناجانے کونسا سندیس لائے گی۔۔

رجم جھم سی گنگنائے گی۔۔۔۔

یا پیاس ادھوری رہ جائے گی۔۔۔

صبح کی کرنیں جگمگاتی ہوئی زمین پر رقصاں تھیں سورج نے اپنا دیدار کروایا تو پردے کے پیچھے سے چھن سے آتی روشنی نے ایہا کی نیند میں خلل پیدا کیا تو فورا اسکی آنکھ کھولی خود پر ایک بوجھ محسوس کیا تو ایہا کو اپنے پہلو کے قریب سے ایک خوشبو سے محسوس ہوئی جس کی وہ ہمشہ سے دیوانی تھی ایک لمبا سانس خارج کر کے ایہا نے خود کی سانسوں میں۔یہ خوشبو بسائی اور رخ موڑ کر احان کو۔دیکھا جسے کوئی فکر نہیں تھی آج اسکی کورٹ میں تاریخ تھی مگر وہ گدھے گھوڑے بیچ کر یونہہ سو رہا تھا جیسے کوئی فکر نہیں اسے ہاں سہی تو سوچھا اسے کہاں فکر تھی وہ سچا تھا حق پر تھا اور جو سچے ہوتے ہیں ہمشہ رب پر آنکھیں بند کر کے باچلے جاتے ہیں اور پر سکون ہو جاتے ہیں کہ ایک دن تو انکا رب انہیں لوگوں کی نظر میں۔سرخرو کرے گا سچ تو ظاہر ہو گا ہاں وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اکثر سچائی انسان کی اسکے منوں مٹی تلے دفن ہونے کے بعد سامنے آتے ہیں انکی سچائی پر یقین تب کرتے ہیں جب وہ قبر میں اتر جاتے ہیں مگر وہ احان ہی کیا جو ڈر جائے جو اس ٹینشن میں ہو اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا تو پھر ڈر کس بات کا ٹینشن کس بات کی وہ احان قریشی کا جو دنیا کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر سب کرتا تھا قتل ہو یا پھر ڈاکا وہ سب کے سامنے کرتا ڈرنے والی شے نہیں تھی وہ اب بھی وہ پر سکون سا سو رہا تھا ایہا جو اسے دیکھتے یہ سب سوچنے میں مصروف تھی جبھی خود کی آخر کی بات پر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور اسکا بازو

ہٹانا چاہا جبکہ وہ بھاری بازو اس سے کہاں ہٹنے والا تھا،، ایہانے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو شاید سو رہا تھا اور بازو اسکے اوپر تھا

--

افففف۔۔۔!! احان اٹھیں وہ اسکا بازو ہلاتی بولی مگر وہ ہنوز اسی طرح پڑا رہا۔۔۔

احان اٹھیں آپکو جانا نہیں ہے کورٹ ڈیٹ آپکی ہی ہے نا میری نہیں اٹھ جائیں دیر۔ ہو گئ کیا کیسے عجیب بندے ہیں آج اپنی کورٹ کہ تاریخ پر جانا کیسے یہاں گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے یہ پہلا میں نے ایسا ویکٹم دیکھا احان۔۔۔۔۔!!!!!

اب کی بار وہ چینخ کر بولی وہ جو اسکے اٹھنے پر ہی اٹھ چکا تھا اب لب دبا کر مسکرایا اور موندی موندی آنکھیں کھولیں۔

کیا ہو گیا کیوں بیویوں کی طرح چلا رہی ہو میری جان۔۔۔!!! کیوں نہیں سونے دے رہی۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!! سونا ہے آپکو اور کورٹ کون جائے گا۔۔۔۔؟؟؟ وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھے گئ۔۔

جن کا۔ کیس میں نے تو کچھ کیا نہیں جسے ضرورت ہو گی احان قریشی کو بلانے آئے گا میں نہیں جاؤں گا خود کہی۔۔۔

واللہ بہت ہی فٹے منہ والا سیوج ہے احان قریشی اس پہلے پولیس والے اکر اپکو۔ ڈنڈے مار کر اپنی گاڑی سے رخصت کر کے لے کر جائیں اس سے پہلے آپ خود وہاں پہنچے اور اپنے آپ کو جمع کروائیں انکے پاس۔۔۔ وہ پل میں اسکے اچھا خاصے سیوج کی اچھی خاصی واٹ لگا گئ احان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا میری جان تم پولیس کی کیا بات کرتی ہو وہ اسے کھینچتا اسے تکیے پر سیدھے طریقے سے لٹا کر اس پر حاوی ہوا اور ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے چھوا آوارہ بالوں کے لٹ انگلی کے پور سے سکیرتا اسکے کان پیچھے لے کر گیا اور ساتھ ہی اسکے ماتھے پر لب رکھے جبکہ وہ اسکے لمس اور اسکے ارادے بھانپ کر خود میں سمٹی تھی۔۔

اا،احان آپ کیا کر رہے ہیں آپکو واقع نہیں جانا اور اگر وہ خود آ گئے پھر اچھے رہیں گے آپ۔۔۔؟؟؟وہ گھبراتی کوئی اٹک اٹک اسکے پر شدت لمس سے گھبراتی بوکھلاتی خود میں سمٹ رہی تھی جو لمحہ بالمحہ اسکے چہرے کو چھو رہے تھے ۔۔

کہا تو جانم یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا۔۔!!! پھر کیسا ڈر اور کیا جلدی۔۔۔وہ تھوڑا پیچھے ہوتا اسکا چہرا دیکھتا بولا ایہا نے اسے دیکھا۔۔۔

پرندہ،، پرندہ پرندے اور پولیس مین فرق ہوتا ہے آئے بڑے احان قریشی۔جب لے کر۔جائیں گے ناڈنڈے مارتے ہوئے پھر کہیے گا یہاں تو کوئی پر۔نہیں مار سکتا پر مجھے پولیس مار سکتی ہے وہ اسکی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تگ و دو کرے کا رہی مگر احان کی آنکھیں کچھ زیادہ کھول گئ صاف صاف بیزتی پر۔۔

آج تک صرف سنا تھا میری جان بیوی کی بہت لمبی زبان ہوتی ہے شوہر بیچارہ بن کر رہ جاتا آج دیکھ بھی لیا۔۔۔وہ جھٹکے سے اسکے لبوں کو چھوتا بولا وہ بری طرح بوکھلائی۔۔۔

کیا ہے احان چھوڑیں مجھے اور اٹھیں ابھی عالیان بھائی کی بھی کال اجائے گی۔۔۔وہ اسے پیچھے دھکا دیتی بولی مگر وہ نازک جان کے بس میں کہاں تھا۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ اگر فیصلہ میرے حق میں آیا تو مجھے تم سے ایک سرپرائز چاہیے دو گی۔۔۔۔احان نے اسکے آنکھوں میں۔دیکھتے بے حد گہرے جذبوں سے امیدیں لیے پوچھا ایہانے اسے دیکھا۔۔

کیسا سرپرائز۔۔۔؟؟؟اسکی آنکھوں میں دیکھتے اس نے استفسار کیا۔۔

وہ میں خود لے لوں گا اور رات کو بتاؤں گا اسکے کان کے قریب سرگوشی میں بولتے وہ کان کی لو کو لبوں سے چھوتا بولا وہ کندھے ملا کر سمٹی۔۔

اوکے ٹھیک ہے انشاءاللہ جو بھی کہیں گے میں کروں گی۔۔۔۔وہ۔مان۔گئ۔۔

پکا،،،احان نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

آپکی قسم پکا۔۔۔۔ایہانے مزے سے کہا۔۔

اوکے ڈن۔۔۔وہ جارحانہ طریقے سے اسکے گال چٹاچٹ چومتا اٹھا ایہانے آنکھیں پھیلائے اسے حیرت سے دیکھا وہ اسے فلائنگ کس دیتا وہاں سے واشروم غائب ہوا ایہا پلکیں جھپکے بغیر اسی طرح وہاں اسے جاتا دیکھتا رہی۔۔

بہت ہی خراب ہیں یہ تو استغفر اللہ میری توبہ میں انہیں پھر کبھی اٹھاؤں۔۔۔وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی وہاں سے اٹھ بیٹھی اور احان کے باہر آنے کا انتظار کرنے کے بجائے وہ جلدی سے ساتھ والے واشروم میں فریش ہونے چلے گئ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کا سورج ڈھلا تو زرکسمسا کر کروٹ بدلنے لگی جب آنکھوں میں پڑنے والی روشنی نے اسکی نیند میں پوری طرح خلل ڈالا تو یاد آیا آج تو احان کے کیس ڈیٹ کی تاریخ ہے زرنے موندی موندی آنکھیں کھولیں اور فورا بیڈ کے سائیڈ اور سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر فون ٹٹولا اور جلدی سے ٹائم دیکھا تو دن کے 11 بج رہے تھے وہ فورا سے اٹھ کر بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیے۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!! سعیر،،، سعیر گیٹ اپ نا۔۔۔وہ اسے ہلا ہلا کر بولی سعیر نیند میں گڑبڑا کر اٹھا۔۔

ک،، کیا ہو گیا آریو آل رائٹ طبیعت خراب ہو رہی کیا کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟وہ اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا تو وہ نا میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ننن،، نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں بلکل وہ اج احان،،،وہ سعیر آج کورٹ جانا ہے نا آپ نے ایہا بھی آئی ہو گی وہاں ۔۔وہ اسے دیکھتی بولی سعیر کے زاویے بدلے۔۔

کورٹ کیس۔۔۔!!! ہمم ویل لیکن ایسے کون اٹھاتا محترمہ ڈرا کر رکھ دیا وہ اسکے بازو پر دھپ لگاتے بولا زرنے گندا منہ بنایا اور اپنا بازو مسلا۔۔۔

تو آپ جلدی اٹھتے بھی تو نہیں ہے ایسا گھنٹہ لگتا اٹھنے میں اس لیے یونہہ اٹھایا۔۔۔

تو تم ایک کس کر کے بھی اٹھا سکتی تھی یہ ضروری تو نہیں تھا ایسے ڈرا کر اٹھانا۔۔۔

آپ کو اسکے علاوہ آتا ہی کیا ہے سعیر اٹھیں دیکھیں گھنٹا باقی ہے پلیززززز۔۔۔۔۔

اٹھ رہا ہوں میری جان۔۔۔!!!! ایک تو میرے سے زیادہ جلدی میری بیوی کو ہوتی وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا جھٹکے سے۔ اسے بیڈ کراؤن سے لگا کر اسکے لبوں پر قابض ہوتا اسکی سانسیں الجھا گیا جبکہ اس اچانک افتاد پر اسے سمجھنے کا موقع نا ملا وہ بس بوکھلا کر رہ گئی وہ کافی دیر جب پیچھے نا ہٹا تو زرنے اسکی۔ شرٹ پر جھٹکے دے کر اسے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ اپنی منمانی کرتا ہی پیچھے ہٹا زرنے گہرے گہرے سانس بھر کر لال قنداری چہرے سے اسے دیکھا جو اب لب دبائے اسکے نچلے لب کو انگوٹھے کے پور سے سہلا رہا تھا جو اسکی شدت کی وجہ سے کٹ گیا تھا۔۔۔

بہت بد تمیز ہیں آپ سعیر ہٹیں پیچھے بات ہی نہیں کرنی مجھے آپ سے۔۔۔ وہ اسے پیچھے دھکیل کر خود نیچے اترنے لگی جب سعیر نے جھٹکے سے اسکا بازو کھینچ کر اسے اپنی گود میں گرایا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

کیوں نہیں کرنی بات اور میں بات کرے بغیر جانے دوں گا نیور ایور میں مناؤں گا اور ایسے مناؤں گا کہ ماننے کیا بات کرنے پر تم خود مجبور ہو جاؤ گی جان سعیر۔۔۔!!!! وہ مدہوش کن لہجے میں کہتا اسکی صراحی دار گردن پر جھکتا بولازر نے فورا چہرا موڑا وہ اپنے لب اسکی کالر بون کہ زینت بنا گیا۔۔

یہ دنیا کی وہ پیاس ہے جو بجھے نہیں بجھتی میری جان میں جتنا تمھارے قریب آتا ہوں میری شدت میری پیاس میری طلب بڑھے چلی جاتی ہے۔۔

I can't get rid of from u ...!!!

مدہوش کن اور خوبصورت لبو لہجے میں کہتے وہ اسکے گردن کو اپنے لمس سے بھیگانے لگا جبکہ وہ سمٹتی اسی کی گود میں اسی میں چھپنے کی تگ و دو میں تھی۔۔

سسس،، سعیر پلیز ز۔۔۔!!!! مجھے فریش ہونا ہے۔۔۔زر نے ان پھر ایک کمزور سی دلیل دی مگر وہ سن کہاں رہا تھا وہ اسکی گردن پر اپنے لبوں سے شرارتیں کرتا اپنی انگلیوں سے اسکے پیٹ کے پہلو پر رقص جماتا اسکی رہی سہی جان جوا کرنے میں مصروف تھا زر نے گہرے گہرے سانس بھر کر خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہا مگر وہ پکڑ سخت کر گیا اور اسے تکیے پر لٹا کر اس پر گہری گھٹا کہ مانند چھا گیا اسکے ارادے بھانپ کر وہ گھبرائی اور سانس اپنے سینے میں الجھائی جبکہ وہ محسوس کرتا فورا اس پر سے ہٹا زر نے آنکھیں میچ کر چہرا موڑا۔۔

ہیے سانس لوزر۔۔۔!!!! بریتھ ناؤ۔۔۔!!! وہ بظاہر دانت پیس کر مگر فکر سے بولا زر نے فورا لب کھولے سانس بھرے جبکہ باقی کی کثر سعیر شاہ شاہ نے خود اسکے لبوں پر جھک کر اسکی سانسوں میں اپنی سانس انڈیلنے لگا جس سے وہ مدہوش ہوتی اسکے گلے میں بازو حمائل کر گئی۔۔۔

ایان صبح جلدی اٹھ کر فریش ہو چکا تھا عائزہ کو بھی اپنے ساتھ ہی اٹھایا تھا اس نے اور اب وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جبکہ عائزہ اسکا کوٹ پریس کر کے لائی۔۔

ایان کہاں جا رہے ہیں کوئی میٹنگ ہے کیا کیا جلد بازی مچا رکھی ہے۔۔۔؟ عائزہ نے اسکے کندھوں پر کوٹ ڈالتے کہا تو وہ مسکرایا۔۔

بہت بھلکڑ ہوتی جا رہی ہو میری جان آج کورٹ جانا ہے نا احان کیس کی سماعت کے لیے اور ابیہا بھی ہو گی وہاں بس وہی کی تیاری ہے دعا کرنا جو میری بہن کے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔۔ وہ کوٹ اپنے بازوؤں میں پہنتا ہوا بولا۔۔

اوو میں تو بھول ہی گئی تھی اللہ سب اچھا کرے گا مجھے پورا یقین ہے کہ ابیہا احان کے حق میں ہی فیصلہ آئے گا انشاء اللہ ۔۔۔عائزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اس پر تھوڑی اٹکائی وہ مسکرایا۔۔

انشاء اللہ۔۔۔ مسکرا کر بول کر ایان نے اپنا بائیاں گال اسکے لبوں کی جانب جھکایا عائزہ بوکھلا کر پیچھے ہونے لگی جب اچانک ایان نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود سے لگایا اور جدا نا ہونے دیا۔۔

گیو می آکس۔۔۔!!!! ہنوز اسکے لبوں کے قریب اپنا گال اسکے لبوں کے قریب کیے وہ اسے خود سے لگائے کھڑا ہوا عائزہ نے رخ موڑا۔۔

نووو۔۔۔!!!!! پیچھے ہوں ایسے لیٹ ہو رہے تھے اب نہیں لیٹ ہو رہا کیا وہ مچلتی بولی ایان نے گرفت سخت کی۔۔

نا ایسے لیٹ ہونے پر میں صدقے واری میری جان کس تو مجھے چاہیے ورنہ اگر میں نے لی تو آپکی سانسیں تھم جائیں گی انکی رفتار ہلکی ہو جائے گی اور آپکا تنفس بگڑ جائے گا اسکے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اپنی انگلیوں کو حرکت دیتے وہ معنی خیزی سا شرارتیں کرتا بولا عائزہ خود میں سمٹی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر رکا جو کھسکتا اب دل کے مقام سے نیچے پہلو پر رقصاں تھا۔۔

کک،، کیا کر رہے ہیں آپ نہیں نا چھوڑیں مجھے وہ لال قندا ری چہرے کے ساتھ بڑھتی دھڑکنوں کے شور سے عاجز کر بولی تو وہ مسکرایا اور اسکے لبوں پر اپنا گال ٹکا کر رب کرنے لگا عائزہ کے جسم میں کرنٹ کی لہر دھوڑی اس نے ایان کا۔ کوٹ تھاما اور بے حد نرمی اور پیار سے اسکا گال لبوں میں لیے وہ اس پر پیار کر گئ جب کہ اس میٹھے لمس پر وہ دل و جان سے فدا ہو تا سرشار ہوا تھا ایان کے رگ وپے پر سرشاری اتر آئی جبھی ایک منٹ کی دیری کیے وہ اسکے گھنے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسکے لبوں پر قابض ہو گیا اور قطرہ قطرہ اپنے سانس اسکی سانوں سے الجھانے لگا عائزہ نے کئ بار اسے جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ ہنوز اپنی منمانی کرتا اج اسکی سانسوں پر حکمرانی کر رہا تھا اسکی سانس ہولے ہولے تھمنے لگی تنفس بری طرح بگڑنے لگا جب ایان بہت نرمی سے اسکا بالائی لب چومتا پیچھے ہٹا اور اسکا لال سرخ گہرے سانس بھرتا چہرا دیکھ کر مسکرایا۔۔

کہا تھا نا آپکو میں نے کہ میں نے کیا تو یہ سب بگڑ جائے گا اسکے کندھے سے ڈھلکا ڈوپٹہ اور جان کر انگلیوں سے کھسکائی گئی شرٹ پر وہ چوٹ کرتا بولا عائزہ فورا اس سے دور ہوئی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی اپنے کندھے پر شرٹ درست کرتی باہر کو بڑھی۔۔۔

باقی کی ڈووز گھر آکر دوں گا جان ایان۔۔۔!!!!! پیچھے سے ہانک لگاتا وہ اسے بڑی طرح گڑبرانے پر مجبور کر گیا جبکہ وہ گرتی سعیر نے اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے روکا جو تیار ہو کر ناشتہ کرے ہی باہر آرہا تھا اپنی بیوی کی ہمراہ۔۔۔

اللہ اللہ گر جاتی کمر ٹوٹ جاتی ابھی نازک سی۔۔۔۔!!! وہ آنکھ ونک کرتا اسے چھیڑنے کے انداز میں بولا وہ بوکھلا گئی اور اس پر فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔
بہت ہی کوئی بے شرم بدلحاظ بھائی ہیں دونوں پاگل کر رکھا ہے وہ بوکھلاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی پیچھے سعیر اور زرتالی مار کر زور سے ہنسے۔۔۔

بھائی جتنا بدتمیز نہیں ہو سکتا ڈیئر بھابی وہ صرف بھائی ہی بتا سکتے کہ وہ کتنے بدلحاظ ہیں۔۔۔۔ آج یہ دونوں اس چھوٹی سے جان کو باتوں سے ہلکان کرنے کی تگ و دو میں تھی مگر اب وہ کان بند کیے اپنا کام کرنے لگی مگر چہرے کی لالی آج اسے پیچھلے دو دن سے بہت الگ اور پرکشش اور خوبصورت بنا رہے تھے بلاشبہ یہ ایان کے عشق کا رنگ تھا جو اس پر چڑھ رہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قریشی ہاؤس میں اس وقت بھگم دھور مچی ہوئی تھی جیسے جانے طوفان آیا تھا عالیان کا تو ٹائم ہی نہیں گزر رہا تھا کہ کب وقت کی گھڑی 12 بجائے کب بس اس کیس کا فیصلہ احان کے حق میں آئے اور آج شایان کی واپس بھی تھی سب سے زیادہ انتظار اسکا تھا مگر جب سے پتہ چلا تھا شایان کی فلائٹ ہی لیٹ ہے اور وہ بہت لیٹ ہو جائے گا تو سارے کام عالیان کو دیکھنے تھے اب بھی مشا کو ناشتہ دے کر خود اسکے ساتھ ہی ناشتہ کمرے میں کر کے وہ اسے میڈیسن دے کر ریلکیس کر کے وہاں سے اٹھا جو گھڑی اسے خود کے پاس سے اٹھنے نے دیتی اور فون،، فون تو اس نے سرے سے پاور آف کر رکھا تھا تا کہ کوئی بھی اسے تنگ نا کر پائے عالیان کو یاد نہیں رہا پوچھنا ورنہ سب سے پہلے اسکے ڈر اور بی پی کا علاج وہی کرتا کچھ مشا کی اپنی حرکتیں جو وہ اسے خود نہیں بتانا چاہتی تھی اور وہ کتنی غلط تھی وہ نہیں جانتی تھی کاش وہ اسے بتا دیتی تو آگے بھی بلیک میل ہونے سے بچ جاتی۔۔۔

وہ چینج کر کے باہر آیا تو مشا نے اسے دیکھا۔۔

عالیان۔۔۔!!!! پیار بھری پکار اسکے کانوں میں پڑی تو وہ مسکرایا۔۔

ہمم۔۔۔!! آئی برو اچکاتے اس نے مصروف سے اپنے کف لنکس کرتے کہا مشا نے گندی شکل بنائی۔۔

مجھے بھی جانا اکیلے نہیں رہنا یہاں پلیز سب چلے جائیں گے میں کیا کروں گی۔۔۔۔وہ ادھر ادھر دیکھتی کیوٹ سے فیس بناتی بولی تو وہ پلٹا۔۔

اسکا ایک بہت اچھا حل نکالا ہے میں نے میری جان تمھاری بیسٹ فرینڈ کو میرا جگری یار یہی چھوڑ کر جا رہا ہے تو اس کے ساتھ گپیں لڑانا جو مرضی کرنا مگر دیہان سے جو بھی کام ہونا اسے کرنے دینا ناخود اٹھنا ملازمہ کو آواز دینا وہ آجائے گی گاٹ اٹ۔۔

ہاں سچ میں۔۔۔!!! زر آرہی ہے واوو پھر تو کوئی مسلئہ نہیں ٹھیک ہے مگر عالیان مجھے انفارم ضرور کریے گا کہ کیا بنا مجھے ٹینشن رہے گی۔۔

اور تمھیں اس ٹینشن میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں میری جان اپنا خیال رکھو اور ہمارے ہونے والے بچے کا مجھے ہر حال میں یہ بچہ چاہیے مشایہ بہت قیمتی ہے میرے لیے۔۔۔عالیان اسکے قریب آتا اسکا چہرا اپنے ہاتھوں انکے پیالے مین بھرے بولا مشا مسکرائی۔۔

میں ہر حال میں اسے لے کر آؤں گی سہی سلامت یہ وعدہ ہے میرا آپ سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے وہ خوبصورت سے لب و لہجے میں گویا ہوئی تو وہ اسے خود سے لگا گیا۔۔

ٹیک کیئر آف یور سیلف جلد واپس آؤں گا احان کے ساتھ دعا کرنا تمھاری ایک ایک دعا بہت قیمتی ہے ان لمحات میں اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ اسے پر سکون کرتا بولا وہ مسکرائی۔۔

میری ہر دعا آپکے اور آپ سے جڑے ہر انسان کے ساتھ ہے ڈونٹ وری۔۔۔اسے تسلی دیتی خوبصورتی سے بولی تو عالیان نے اسکا گال چوما جب اچانک دروازہ کھولے ہونے کی وجہ سے زر اندر آتی رکی۔۔

اہمم اہمم میں نے کچھ نہیں دیکھا سچی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپائے وہی کھڑے بولی تو عالیان نے مڑ کر اسے دیکھا جبکہ مشا بوکھلائی۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر پہلے سعیر کے سنگ یہاں آئی تھی سعیر اسے لے جاتا مگر وہاں کیا حالات ہوتے کیا بنے گا اس کیس کا کوئی نہیں۔ جانتا تھا جبھی اسکی طبیعت کا خیال کرتے وہ یہاں مشا کے پاس چھوڑ جا رہا تھا جو خود بھی گھر میں اکیلی تھی۔۔۔

لگی ناچھپکلی کو دگئی رنگ میں بھنگ ڈالنے۔۔ عالیان نے مشا پر گرفت بڑھاتے ہوئے اسے چھیڑا زر کے زاویے بدلے

۔۔

دفعہ ہو جاو پانڈا موٹا آلو کہی کا فرصت سے ٹائم نکال مر ہی کیوں نہیں جاتے تم۔۔۔ وہ اس پر لفظوں کے تیر چلاتی آگے بڑھی اپنی اچھی خاصی گلو خلاصی پر وہ بلبلا اٹھا۔۔

تو ہو گی موٹی کہیں کی بے بی ایلیفینٹ نا ہو تو دیکھ کہاں کو جا رہی ہے اور مر تو گیا اپنی مشا پر اور اب کسی پر نہیں مرتا میں

۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!!!!! وہ اسکے بال نوچنے کو آگے بڑھی جب بری طرح اٹک کر گرنے لگی عالیان نے فورا اسے تھاما جبکہ وہ گہرے گہرے سانا بھرنے لگی۔۔

او بہن معاف کرو پاگل ہو گئ کیوں اچھلتی رہتی ہو یہاں بیٹھو اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ اسے سہلانے لگا جبکہ مشا اسکا ہاتھ رب کرنے لگی اچانک پیچھے سے سعیر داخل ہوا۔۔

زر تمھارا فو۔۔۔۔باقیہ الفاظ منہ میں رہ۔گئے جب سامنے زر کو دیکھا۔

واٹ ہیپنڈ وہ سب بھول کر بھاگا اسکے قریب آیا اور اسکے پاس ہی دوزانو کے بل بیٹھا۔۔کیا ہوا میری جان طبیعت خراب ہو رہی کیا اسکا سر خود سے لگاتے وہ گویا ہوا تو زر نے نا میں سر ہلایا۔۔

اچھلتی کودتی بیوی تمھاری ابھی کام تمام کرنے چلی تھی سنبھالو اسے۔۔۔عالیان نے اسکے سر پر دھپ رسید کرتے ہوئے کہا سعیر نے زر کو گھورا۔۔

ہاؤ بیڈ زر اس لیے میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑتا ابھی صرف چند سیکنڈ کی غفلت میں کیا کیا تم نے گر جاتی تو۔۔!!! وہ مصنوعی غصے سے گویا ہوا زر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ،، یہ مجھے تنگ کر رہا تھا سعیر قسم سے۔۔۔۔وہ روہانسی ہوئی بولی اب کی بار سعیر نے عالی کو۔گھورا اور ایک پنچ پیٹ میں مارا وہ کراہ اٹھا۔۔

کیا ہے اوئے میں نے کچھ نہیں کیا اب میاں بیوی کے درمیان آئے گی تو میں یہی کہوں گا نارنگ میں بھنگ ڈالنے آگئ ۔۔اپنا۔پیٹ سہلاتے ہوئے وہ گویا ہوا سعیر نے لب دبایا۔۔

تو تو اپنی رنگ رلیاں دروازہ بند کر کے منا تجھے کوں کہہ رہا دنیا کے سامنے منا میری بیوی کو کچھ نہیں کہنے کا۔ اور تم زر خبر دار ہلی ڈولی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سکون سے بیٹھنا کوئی کام ہو۔ مشا بھابی سے کہہ دینا کر دین گی وہ مزے سے عالی کے جلتی پر تیل ڈالتا بولا وہ پھر بلبلا اٹھا۔۔

ابے اووو میری بیوی کی طبیعت خراب ہے ملازمہ ہے گھر اسے کہنا۔ مش ہلنا مت اور یہ کسے منع کر رہا ہے ہلنے ڈلنے سے اب ایک ڈھول ڈولے۔ گا نہیں تو کیا کرے گا عالیان نے حساب بے باک کیا زر چلا اٹھی۔۔

سعیر۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!!!!! دیکھیں کتنا ڈیش ہے یہ یار۔۔۔۔۔وہ روتی ہوئی گویا ہوئی سعیر کی ہنسی چھوٹ گئ۔۔

بہت ہی بد تمیز ہو دونوں کے دونوں دفعہ دور مشا زر کو خود سے لگاتی بولی زر نے دونوں کو فٹے منہ کا اشارہ کیا وہ قہقہ لگا اٹھے۔۔

سوری سوری میری جان اوکے ہم۔ چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے بہت خیال رکھنا اپنا۔۔ سعیر نے زر کے ماتھے پر بوسا دیا وہ مسکرائی۔

شیور اللہ حافظ۔۔!! وہ مسکراتی بولی تو وہ دونوں باہر نکلے۔۔۔

ویسے یہ جن صاحب کا کیس ہے وہ کہاں ہے عالی سعیر اپنی کلائی پر بندھی واچ ٹھیک کرتا بولا عالیان نے کوٹ سیدھا کرتے اسے دیکھا۔۔

ٹینشن نالو وہ آجائے گا اور ایہا بھی ساتھ ہی ہو گی وہ تھوڑا فارمل سے انداز میں بولا سعیر نے لب کاٹا۔۔

سن۔۔۔!!!! پورچ میں رکتے سعیر نے اچانک اسکا بازو تھاما تو عالیان کو رکنا پڑا۔۔

بول۔۔۔!! سامنے دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوا تو سعیر نے آنکھیں میچیں۔۔۔

اندر تو ٹھیک تھا اب کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ وہ لب کاٹتے استفسار کرنے لگا جبکہ عالیان ایک طرفہ مسکرایا۔۔۔

تاکہ میں اپنی بہن پر ایک اور انکشاف کرتا کہ اسکے شوہر نے آکر میرے ہی گھر میں میرے ساتھ کس قدر بدتمیزی کی جس کا تصور میں نے اپنی زندگی میں بھی کبھی نہیں کیا تھا میرا ہی بیسٹ فرینڈ میرے ہی گریبان کو آگیا۔۔۔

ائم سوری،، ائم سو سوری یار میں پاگل۔ ہو گیا تھا مجھے معاف کر دے عالیان مگر بات تو کر دیکھ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا میں اس وقت زر کو چھوڑنے والی بات ہی اگ لگا گئی تھی مجھے معاف کر دے مجھے میں نے غصے میں آکر وہ سب بکواس کی وہ سب کیا بھول جا۔۔۔

کیسے۔۔۔؟؟؟مطلب تجھے تو سعیر تو جو ہمشہ سے بچپن سے یہاں اس گھر میں پلا بڑا میرے ساتھ رہا تیرے سے بھر کر کون جان سکتا ہے ہمیں پھر بھی تیرے سے یہ امید نہیں تھی مجھے یار۔ چھوڑ اگے بڑھ۔۔

نہیں عالی تب تک بلکل نہیں جب تک تو مجھے معاف نہیں کرے گا میں اپنا دوست نہیں کھو سکتا یار آخر دوست ہی کتنے ہیں میرے معاف کر دے مجھے۔۔۔

اور کیا بھروسہ کہ اگلی بار کوئی بھی مصیبت آئے تو تم پھر یقین کے بجائے ڈگمگا جاؤ اور یونہہ دوبارہ کرو۔۔

غلطی ایک بار ہوتی ہے بار بار۔ نہیں عالی یقین تو کر کے دیکھو۔۔۔اچھا چھوڑ نا یہ ناراضگی بس کر روٹھی محبوبہ بننا ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔

اچھا کب پیش آیا تو غنڈا کہیں کا وہ فورا اسکے گلے ملا سعیر کی سانس میں سانس آئی۔۔

ائم۔سوسوری یار۔۔۔!! وہ آنکھیں بند کیے بولا تو عالیان نے اسے پنچ مارا۔۔

اب بولا تو اچھا نہیں ہو گا چل اب۔۔۔!!! وہ پیچھے ہوتا بولا سعیر نے اسے گھورتے ہوئے کمر سہلائی۔۔۔

یو ہیو ٹو پے فار اٹ۔۔۔!!! اسے گھورتے وہ اسکے پیچھے چل دیے جبکہ وہ انکھ ونک کرتا آگے نکل۔گیا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فامیہ اپنے کمرے سے مکمل تیاری کے ساتھ ڈھیلی سی سفید شرٹ نیچے کھلم کھلا سا پلازو ڈیزائن ٹراؤزر پہنے بالوں کو رووَل کیے وہ کورٹ جانے کو۔ بلکل۔ تیار تھے وہ اپنی کلائی پر گھڑی درست کرتی باہر آئی تو سامنے دائمہ کو سیگریٹ کے کش لیتے اور لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تم،، قدم قدم اسکی طرف لیتی اسکے سر پر پہنچتی اس سے استفسار کرتے بولی تو وہ گہرا کش لیتی مسکرائی ۔۔۔

کام میری جان کیوں خیریت وہ آئی بروا چکاتے سیگریٹ ایش ٹرے میں بجھاتی بولی فامیہ نے جھرجھری سے لی۔۔

تمھیں معلوم ہے کہ اج کورٹ جانا ہے پھر کیوں ایسے بیٹھی ہو ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی اور یہ کیا کر رہی ہو یہ کونسا کام ہے تمھارا وہ لیپ ٹاپ اسکی ویڈیو ایڈیٹ کرنے پر نظریں جمائے بولی جس میں وہ بہت مہارت سے احان کی ویڈیو ایڈیٹ کر رہی تھی جس میں دیکھا جا سکتا تھا کہ احان ہاسپٹل میں علیشبہ کے بلکل قریب کھڑا تھا جبکہ نمرہ کا وہاں نام و نشان نہیں تھا۔۔

ایڈیٹنگ میری جان اور میں کیوں جانے لگی میرا کیا کام وہاں جا کر تم جاؤ اور مجھے آگاہ کرتی رہنا۔۔ دائمہ نے لاپرواہی سے کہتے اچکائے اور دوبارہ کام کی جانب متوجہ ہوئی۔

دماغ خراب ہے تمھارا چھوڑو اسے اور اٹھ کر تیار ہو تم نے جانا۔ہے ہمارے ساتھ وہ اسکے سامنے آتی اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کھینچتی بولی دائمہ کو تپ چڑھی۔۔

یوب۔۔۔چ"" ہاؤڈیئر یو نہیں جانا۔مجھے اور یہ کام۔ضروری ہے اس سے جج کو۔مکمل یقین ہو جائے گا کہ اس سو کالڈ احان قریشی نے ہی ہماری منہ بولی دو نمبری بہن کا۔قتل کیا ہے اس لیے زیادہ سمارٹ نا بنو اور دفعہ ہو جاو۔۔

واووو دائمہ حمدانی اپنا مطلب ہوا تو ماں کے قریب آ کر ماں کو مکھن لگا۔کر سب کام۔نکلوا لو اور جب ماں کو۔تمھاری ضرورت ہو تب تم منہ ہی پھیر لو وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے تمھارا ماں کے ساتھ ہونا لازم نہیں ہے کیا انکی طبیعت جانتی ہو تم۔۔

بکواس بند کرو اپنی وہ یک دم دھاڑتی ہوئی اپنی ماں کا۔خیال کرتی آرام سے گویا ہوئی اور انگلی اٹھا کر اسکے قریب ہوئی،، میری محبت پر شک مت کرنا فامی بہت برا پیش آؤں گی میں وہاں اس لیے نہیں جا سکتی وہاں وہ جس کی بہن احان کی بیوی ہے نا وہ سعیر شاہ کی بہن ہے وہاں وہ بھی ہو گا اور وہ،،اس کا سو کالڈ تیس مار خان دوست جسے آفس میں بھی ہر وقت مجھ پر۔شک رہتا ہے میں وہاں جاؤں تا کہ میرا بنا بنایا کھیل ختم ہو جائے اور کل ہی وہ سب مجھے آفس سے دھکے مار کر میرا ٹرمنیشن لیٹر میرے ہاتھ میں تھمائیں ایسی جاہل نہیں ہوں میں یہ ویڈیو میں وکیل کو سینڈ کر دوں گی مگر میں وہاں نہیں جاؤں گی ہاں مگر وہاں کی ایک ایک خبر تم مجھے ضرور دو۔گی میری جان۔۔

وہاں فون استعمال کرنا منع ہوتا ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گی مجھے پل پل مما کے ساتھ رہنا ہے۔۔

تمھارے فون کو کرنے کی ضرورت بھی نہیں میری جان میں وہاں کی لائیو کوریج گھر بیٹھ کر انجوائے کروں گی آڈیو اور ویڈیو کے ساتھ باقاعدہ تمھاری اس شرٹ کے گلے پر لگے کیمرے کی بدولت وہ اسکی شرٹ کی نیک کو سیدھا کرتی بولی فامیہ نے منہ کھولے حیرت سے اسکے ارادے دیکھا جو ابھی احان کو پھسانے کو ایک اور وڈیو ایڈیٹ کرتی بڑی مہارت سے وکیل کو۔ میل کرنے والی تھی اور خود ناجا کر بھی ساری خبر رکھنے والی تھی فامیہ نے گہرا سانس لیا جبکہ دائمہ مسکرائی۔۔

ناؤ یو کین گو میری جان دیری ہو رہی اور ماں کا خیال رکھنا میں ویسے سیکیورٹی الرٹ کروا رہی ہوں علیشبہ کی فوٹو کے ساتھ کہ اگر کہیں بھی وہ مل جاتی ہے تو وہ اسے اٹھالیں ویسے تو مجھے صاف لگتا یہ وہم ہے ملنا ہوتا تو وہ اب تک مل۔ جاتی مگر۔۔

ہاہاہا اور تم کونسی سیکورٹی الرٹ رہی ہو تاکہ تم خود پھنس جاؤ جب کیس ہی اسکا ہے تو اسے کیوں چھپانا کونسی سیکورٹی پولیس سب سے پہلے تمھیں ہی اٹھائے گی ڈیئر سمارٹ دائمہ حمدانی۔۔

زیادہ ہوشیار مت بنو فامی میرے بہت اونچے تعلقات ہیں رضا نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں اسکے جاننے والے پولیس میں تھے رشوت دے دلا کر کام ہو گیا زیادہ تو نہیں مگر جتنے بھی ہیں ہو جائیں گے میرے اپنے کچھ کام کے بندے بھی ہر جگہ پھیل گئے۔۔۔

خیر ہار جیت اور باقی سب مقدر کے کھیل ہوتے ہیں دائمہ میری جان جوس کا گلاس لبوں سے لگائے وہ میز پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ کر بولی تو دائمہ قہقہ لگا گئ۔۔

اگر ایسی بات ہے تو میری جان ہم مقدر کے سکندر ہیں اس لیے ہم سے جیتنا آسان نہیں تم بس آم کھاؤ گھٹلیاں نہیں گنو۔۔۔وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر کہتی آگے بڑھ گئ فامیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سحر مما کو باہر لے کر آؤ میں ویٹ کر۔رہی ہو سمجھی۔۔۔فامیہ ملازمہ سے کہتی ہوئی آگے بڑھی ملازمہ نمرہ کو لیے باہر آئی۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد آج سب وہاں موجود تھے قریشی ہاؤس سے احد صاحب آمنہ عالیان سب وہاں پر تھے جبکہ ایان سعیر اور شاہ صاحب بھی وہاں آئے تھے باقی سارہ عائزہ گھر پر تھیں اکی ہمت نا ہوئی وہ وہاں آسکیں احد صاحب آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے گاڑی سے اترے سامنے ہی شاہ صاحب کھڑے دیکھے مگر ہمشہ کی طرح گرم جوشی سے ملنے والے آج بے حد چپ اور ایک دوسرے سے کئ دور کھڑے تھے بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھی دیکھ نا پائے احد صاحب آمنہ کا ہاتھ تھامے آگے پڑھے جب کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی رہ گئیں سب موجود تھے کورٹ عدالت لگنے مین صرف 15 منٹ باقی تھے اتنے میں وہاں بڑی سے گاڑی سے فامیہ نمرہ کے ساتھ اتری جسے دیکھ کر آمنہ کی آنکھوں میں لہو اترا اور وہ فورا کھڑی ہوئی۔۔

میرے گھر کا چین برباد کرنے والی میرے بچوں کی خوشیوں کی قاتل مرے گی میرے ہاتھوں سے۔۔۔وہ اسکی طرف لپکنے لگی جب عالیان نے فورا نہیں تھاما۔۔

ممانو یار۔۔۔!!! کنٹرول نوووسب بگڑ جائے گا اللہ پر۔یقین کریں آج کچھ تو ایسا ہو گا اس عورت کا انجام ہو گا ریلکیس

۔۔

نا۔ بھی ہو تو آج یہ میرے ہاتھوں سے اسکا انجام ضرور ہو گا وہ پھڑ پھراتی ہوئیں روتی بولیں عالیان نے انہیں اپنے سینے سے لگایا جبکہ اسے دیکھ شاہ صاحب کی آنکھیں حیرت سے کھلیں یعنی علیشبہ کے قتل کا الزام اس عورت نے لگایا اور وہ اچھے سے جانتے تھے وہ کیسی گھٹیا خاتون ہے پھر بھی جان سے پیارا دوست کے بیٹے پر شک کیا آدھا۔شک تو اس کی شکل اور اس کی شکل پر مکرہ مسکراہٹ دیکھ کر۔ہی مٹ گیا جبکہ غصے کی جگہ اب شرمندگی چہرے پر چھائی تھی مگر اب بھی فیصلے کا انتظار تھا دس منٹ کیسے گزرے معلوم نا ہوا تمام۔وکلہ بھی وہاں آ گئے مگر احان کا سرے سے کوئی پتہ نہیں تھا عالیان احد صاحب اور آمنہ کو احان کی فکر کھائے جا رہی تھی باقی کا ٹائم۔مکمل ہوا تو سب اندر بیٹھی عدالت لگ چکی جج صاحب بھی آ چکے تھے مگر ملزم اب تک غائب تھا آخر کیا رنگ لائے گی آج کی عدالت یہ وقت ہی بتائے گا۔۔۔

ع_____شق میں فنا

قسط# 50(الحمدللہ)

مصنفہ نیناں شاہ۔۔۔

_____Don't copy paste with out my permission

ضروری نوٹ: اس اپیسوڈ مین وہی سب پرانہ ناراضگی اور شایان کا سین ہے زیادہ سین تو نہیں ہے مگر اس اپیسوڈ میں مجھے بے حد گہرا اور ایک سبق دینا تھا میں نے سعیر زرعائزہ ایان کا سین اس طرح لکھا ہے کہ اس میں پڑھنے والے کو کچھ سبق حاصل ہو یہ اپیسوڈ لمبی ہونے کی وجہ سے میں ابیہا احان کا سین نہیں لکھا سکی مگر اگلی اپیسوڈ احان علیشبہ کیس کی ہیرنگ کا سین ہو گا کیا ہو گا فیصلہ علیشبہ سامنے آئے گی یا نہیں یہ بھی ہو گی کوئی نئی چال اگلے پارٹ میں پڑھنے کے لیے ہمارے ساتھ جڑے رہیے۔۔۔

پیرس۔۔۔۔

وہ ساری رات جاگتا تھا نا۔ سوتا تھا دنیا سو رہی ہوتی تھی مگر وہ جاگتا تھا پوری رات یہ سوچ کر اسے نیند نہیں آتی تھی کہ کوئی چین سے اسکا سکون چھین کر مزے کی نیند اڑا رہا ہے اس نے سوچ لیا تھا وہ اسے یونہہ نہیں چھوڑے گا اگر چھوڑ دیا کل کو وہ کسی اور کے دل کے ساتھ کھیلے گی کسی اور کو مہرا بنا کر استعمال کرے گی کتنوں کو برباد کرے گی۔۔۔۔

مجھ کو تو برباد کیا۔۔

اور کسے برباد کرو گے۔۔۔

رو رو کے فریاد کرو گے۔۔۔

میری وفائیں یاد کرو گے۔۔

وہ یونہی ساری رات یہ سب سوچوں میں گم تھا اب جو نتیجہ نکالا تھا وہ یہی تھا کہ وہ عرشیہ عرف فامیہ حمدانی کو اغواہ کروائے گا جی ہاں اسے اغواہ کروائے گا جو اسکے گینگ میں شامل ہے وہ سب سامنے آئیں گے دشمن کا کوئی ایک بندہ مرے گا وہ سب مریں گے ایک ایک اور پھر وہی لاش اسکی سرپرائز کے طور پر نمرہ حمدانی کو بھیجے گا اور شاید وہ یہ جلد کرنے والا۔ تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ کیا قہر آئے گا۔۔

وہ واش روم سے فریش ہو کر باہر آیا ڈارک بلو کلر کی ہائی نیک کے نیچے وہ جینز کی پینٹ پہنے ہالف سلیف شرٹ میں ابھرتے مسلز اسکی بادی کو چار چاند لگا رہے تھے وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار کر مڑا بیڈ سے مڑ کر کوٹ پکڑا اور وہاں سے نیچے آیا سامنے ملازمہ نے ٹیبل پر جوس کا گلاس رکھا تو فورا اپنے اندر انڈیلتا باہر بڑھ گیا باہر پورچ میں کھڑی بلیک فوڑ چیونر میں آکر بیٹھا آنکھوں پر سن گلاسز لگائے کوٹ ساتھ والی سیٹ پر سلیقے سے رکھتا آگے بڑھا کچھ دیر میں گاڑی پیرس کی شفاف سڑکوں پر دھوڑنے لگی گاڑی کچھ دیر کی مسافت طہہ کرتی پیرس کے بڑے سے مال کے آگے رکی وہ اتر کے نیچے ایا اور کوٹ پہن کر۔ درست کرتا آگے بڑھا مال میں وہ اپنی کچھ ضروری چیزیں لینے آیا تھا وہ اندر کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب سامنے سے تیزی سے آتی ایک حسینہ سے زوردار ٹکرا یا رابیع کے تمام بیگ زمین بوس ہوئے مگر خود کو بچانے کو شایان کے بازو کا سہارا لیا جو اسکی کمر کے گرد لپیٹا تھا رابیع کو سہارا دینے کو وہ ان بیلنس ہوتی منہ کے بل گرتی جبھی شایان نے فورا اسے سہارا دے کر گرنے سے بچایا رابیع نے زور سے الض آنکھیں میچیں تھیں جبکہ گرنے کے ڈر سے بڑبرائی۔۔

اللہ جی گر گئ۔۔۔۔۔!!!!!! وہ خوف کے مارے بولی جبکہ شایان جس کے ماتھے پر اسے دیکھ کر ہی بل آئے تھے اسکی بڑبراہٹ سن کر زور سے لب دبایا اور جان کر اسے نیچے کی جانب کیا وہ ڈر کر آنکھیں پٹ سے کھول گئ سامنے ہی خود کو اس سڑیل اکڑو بدلحاظ بدتمیز انسان کے سہارے پر پا کر رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے فورا سیدھا ہونا چاہا مگر وہ پکڑ سخت کر گیا۔۔۔

تم۔۔۔۔۔!!!!! وہ حیرت زدہ بولی تو مقابل کی گرفت اسکی کمر کے گرد ہلکی ہوئی اور ماتھے پر فورا بل آئے جبھی زہر خند لہجے میں گویا ہوا۔۔

تم نے ہمشہ۔کالی بلیوں کی طرح میرا راستہ کاٹنے کی قسم کھائی ہے کیا۔۔۔وہ۔اسے گھورتا ہوا اسکے چہرے کے بلکل قریب ہوتا بولا تو رابیع نے غصے اسے گھورتے دیکھا فورا اسکا حصار توڑتی پیچھے ہوئی۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی شایان قریشی مجھے یا میری زات کو ایسے لفظ سے مخاطب کرنے کی ہاں۔۔۔!!! میں آپکی کوئی سرونٹ کوارٹر میں رہنے والی کوئی نوکرانی یا آپکی کوئی امپلائے نہیں ہوں جسے آپ جو بھی کہیں گے میں برداشت کر لوں ایک بات یاد رکھیے گا مسٹر سوکالڈ شایان قریشی اپنی آکڑ اپنا غصہ اور اپنے یہ امیری کا۔دھونس کسی اور پر جمانا آئندہ یونہہ مجھ سے ٹکرانے پر۔میرے سے ایک لفظ بھی مخاطب۔ہوئے تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ سے میرے کوئی پرسنل ٹرمز بھی ہیں سمجھے آپ۔۔۔۔وہ۔انگلی اٹھا کر ایک دم۔شیرنی بنی غرائی تو شایان نے لمحے بھر کو دیکھا پھر ماتھے پر گہرے بل۔لیے اسکے قریب ہوا اور نرمی سے اسکی انگلی کو۔ہاتھ میں لے ہلکا سے دبایا جس سے وہ سسک گئ اور وہ سکون سے مسکرایا جیسے اسکی تکلیف دیکھ کر گہرا سکون ملا ہو۔۔۔

جانور کہیں کے چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔!!!! وہ اسے جھٹکتی بولی شایان نے بازو پکڑ کر اسے قریب کیا۔۔

مجھے شوق نہیں ہے تم سے مخاطب ہونے کا محترمہ چابی کہیں کی اگر تم اپنے یہ گرین کلر کے ٹچ بٹنز کو کھول کر چلو نا تو ایسے آتے جاتے کسی سے بھی ٹکراتی نا پھرو نا ہی تمھیں اپنے بارے اور اپنی اس زات کے بارے میں کچھ سننے کو۔ملے

گا اب تم اپنی طوطے جیسے سبز رنگ بٹنوں کو بند کر کے چلو گئ تو یہ سب ہو گا اور زہر لگتے ہیں مجھے وہ لوگ جو اس طرح انکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھوں کی طرح چل رہے ہوتے ہیں۔۔۔وہ بھی زہر خندہ لہجے میں اسے گھورتا بولا تو رابیع نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"چابی،،،بٹن،،،طوطا" وہ سوچھ کر ہی رہ۔گئ جب کہ وہ اسکے۔منہ کے آگے چٹکی بجاتا ایک مخصوص دھن گنگناتا آگے بڑھ گیا رابیع نے اسکو مڑ کر گھورا تو وہ آنکھ ونک کر گیا۔۔

"اتنے ہی زہر لگتی ہوں تو منہ کیوں لگتے ہو زہر تو تم اگلتے ہو اپنی زبان منہ اور انگ انگ سے دیہان سے کہین کبھی اس زہر کی لپیٹ میں اکر لوگ مر ہی نا جائیں اور اگر ہم۔زہر لگتے ہیں تو الرٹ رہو کہیں ہمیں منہ لگاتے لگاتے اپنی جان سے ہاتھ نا دھو بیٹھنا وہ بھی اسے اچھی خاصی سناتی خراب موڈ سے آگے بڑھ گئ جبکہ شایان نے اسے غصے سے جاتے دیکھا جہاں آس پاس سب لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے شایان کا مارے غصے کی چہرا ضبط ہوا تھا جو لینے آیا تھا بلکہ الٹے قدم باہر بڑھ گیا۔۔

پاگل عورت کہیں کی کیسے محلے کی عورتوں کی طرح لڑ کر گئ ہے نان سینس اڈیٹ وہ خود بڑبڑاتا گاڑی میں بیٹھا اور باہر نکلتا چلا گیا۔۔

وہ کچھ ہی دن پہلے پیرس کسی کام سے آئی تھی کچھ کیسز دیکھنے اور ڈاکٹرز کی کانفرنس کال کے لیے وہ بے حد خوش تھی جس کیس کے لیے پیرس کے ڈاکٹرز نے اسے بلایا تھا اس نے وہ حل کر دیکھایا اسکے ہاتھ میں شفا تھی بے حد شفا آج بھی وہ کسی کا ہارٹ آپریشن کر کے آرہی تھی جو ایک دم ٹھیک ہوا تھا آپریشن کامیاب ہوا تھا جبھی وہ اب واپسی سے پہلے

اپنی ماں اور اپنے لیے کچھ چیزیں لینے آئی تھی مگر اس بد تمیز بندے سے ٹکرا کر اسکا موڈ بے حد خراب ہوا تھا اور اب وہ اسی خراب موڈ سے واپس جانے والی تھی اور دوسری طرف وہی اکڑو شہزادہ جو خود واپسی کے لیے کچھ چیزیں لینے آیا تھا مگر صبح صبح اتنی عزت افزائی کے بعد کچھ بھی کرے بغیر سیدھا گھر کو نکلا تھا مگر ان کو کیا معلوم تھا ابھی قسمت میں ایک اور شدید قسم کی تکرار باقی ہے۔۔۔۔

ایان اپنے فارم ہاؤس سے عائزہ کو سعیر کے فارم ہاؤس میں لے آیا تھا اسے باہر آفس وغیرہ بھی جانا۔ پڑ جاتا پیچھے وہ اکیلی رہتی جبھی جب معلوم ہوا کہ سعیر بھی فارم ہاؤس میں ہے تو وہ اسے لیے اسی کے فارم ہاؤس میں آ گیا اب وہ اور زرا کھٹے رہتی گھر وہ دونوں انہیں خود لے کر نہیں گئے چونکہ ایہا کی ٹینشن اور آئے دن روز کے جھگڑوں سے طبیعت پر اثر پڑ سکتا ہے تو وہ ان دونوں کو دور ہی رکھنا چاہتے تھے زرش کو کچھ بھی معلوم نا تھا کہ احان ایہا کو لے گیا یا گھر میں کیا۔ چل رہا اگر معلوم پڑ جاتا تو وہ نہایت ٹینشن لیتی جو اس وقت کم از کم اسکی صحت کے لیے اچھا نہیں تھا۔۔

ناراضگی تو دونوں کی ہنوز قائم تھی ہاں پر اس طرف معصوم سا ایان تھا مگر اس طرف وہ طوفان ابن طوفان جن زاد سعیر شاہ جو بس جو ٹھان لی وہ کر ہی دم لینا آئے دن اسے منانے کی تگ وہ دو میں لگا رہتا اور کافی حد تک کامیاب ہوا تھا اسے زبردستی خود سے بات کرنے پر مجبور کرتا اسے ہنسانے کی کوشش کرتا تو وہ سر پیٹ کر رہ جاتی تھی اب ایک نیا خبط ڈھونڈا تھا روازنہ لاونج میں اونچی آواز میں سپیکر اور ایل سی ڈی پر گانا لگا کر اس کا جینا اور آرام محال کرتا وہ جیسے ہی باہر دیکھنے آتی تو وہ کوئی بھی بے باک سی لائن بول کر اسے چڑا جاتا جس سے وہ کلس جاتی اب بھی باہر ہنگامہ آرائی سا ماحول تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے سعیر شاہ کی بارات جا رہی ہے جبھی وہ غصے سے لال۔ ہوتی ڈوپٹہ شانوں پر پھیلائے ہلکا پھلکا سا وجود لیے باہر آئی اور ریلنگ پر ہاتھ رکھے جھک کر۔ نیچے دیکھا جہاں وہ پارٹی سا ماحول بنائے ہیٹ سٹوری کا سونگ انجوائے کر

رہا تھا خود۔بی جھوم رہا تھا پتہ تھا وہ آئے گی ضرور آئے گی اور ہوا بھی یہ اتنی اونچی آواز پر وہ باہر آئی تو بند آنکھوں سے بھی اسکا آنچل محسوس کر کے وہ مسکرایا۔۔

"آیئے آپ کا انتظار تھا" وہ ولیوم میوٹ کرتا بولا زرش نے اسے گھورا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے سعیر شاہ کہاں کا جاہل پن ہے یہ ہاں۔۔۔!!! وہ اوپر کھڑے غرائی سعیر نے اسے دانت دیکھائے ۔۔۔

کون سا جاہل پن میری جان آپ اس سب کو جاہل پن کہتی ہیں جو میں کر رہا ہوں کیا وہ جاہل پن ہے۔۔۔!؟؟ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر بولا تو زرش کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے۔۔

جی کیا جو آپ بن رہے ہیں وہ معصوم ہے اور کیا آپ معصوم ہیں۔۔۔؟؟؟ وہ بھی اسی کے انداز مین بولی تو سعیر کو ہنسی آئی جبھی لب دانتوں تلے دبایا۔۔

آپ کو۔شک ہے۔۔۔؟؟؟ جو میں ہوں آپکو اس کے ہونے پر شک ہے۔۔۔؟؟؟؟ وہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولا زرش نے اپنا جوتا نیچے پھینکا جس کو بڑی مہارت سے اس نے کیچ کر کے دوسرے ہاتھ میں تھا۔۔۔

مجھے آپ کے پورے کے پورے انسان ہونے پر ہی شک ہے سعیر شاہ۔۔۔۔ وہ غصے سے دانت پیس کر بولی تو سعیر نے سر بلند کیے اسے دیکھ کر برا واچکایا اور پھر کھڑے ہو کر شیشے کے سامنے جا کر اپنا جائزہ لیا۔۔

سب سے پہلے اپنے بالووں پر ہاتھ لگایااور ایٹیٹیوڈ سے گردن ٹیر ھی کیے بالوں میں ہاتھ پھیرااور لبوں کا پاؤٹ بنایا پھر اپنے چہرے کو چھوااور پھر تھوڑا پیچھے ہو کر خود کو دائیں بائیں گھوم کر دیکھازرش نے نا سمجھی سے اسے دیکھاوہ کر کیارہا تھا۔۔

یار جان مجھے کیوں میں انسان ہی لگ رہاہوں نابالوں میں سینگ ہے ناہی کہی شکل میں کوئی کتے بلی والا فیچر پھر ایکو کیوں شک ہے۔۔۔؟؟؟ہٹ دھرمی کی انتہاسے وہ بولتااس پر حیرت کے پہاڑ توڑ گیاجب کہ وہ سر پیٹ کر وہی بیٹھ گئ۔۔۔

ہیے زرنیچے سے اٹھووہ فورااسے نیچے بیٹھتادیکھ بولاتوزرنے اسے نظر موڑ کر دیکھا۔

دماغ خراب ہو گیا آپکاسائیکولیجسٹ کی ضرورت ہے آپکو۔۔۔!!! وہ وہاں سے کھڑی ہوتی بولی سعیر قدم قدم لیتااوپر کی جانب بڑھااور وہ اسے وہی کھڑی اوپر آتے دیکھتی رہی۔۔

اور ایساکیوں آدھی سڑھیوں میں کھڑے اسے دیکھتے پوچھاتوزربے ساختہ پیچھے کو ہوئی۔۔

آپ کو۔نہیں پتہ کیوں کسی کی توجہ حاصل کرنے کے۔لیے اپ۔کتنے لوگوں کا سکون برباد کر رہے ہیں دماغ نہیں چلتا آپکاعقل نہیں ہے ایکو۔۔۔۔

عقل۔۔۔ہمم عقل تو۔واقع نہیں ہے کیونکہ وہ سب تمھیں پیار کرنے میں استعمال ہو جاتی ہے اور پھر دماغ تو صرف

تم تک محدود ہے اس پاس کی کوئی سوچھ مجھے سوچنے نہیں دیتا اسکے فورا مڑنے پر وہ دو دو سڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر آتا آخری سیڑھی سے اسکا دوپٹے کا پلو تھامے پلر کر۔ گرد باندھتا بولا وہ یک دم۔ بوکھلا کر گرتی جب اسنے۔ اپنے دائیاں ہاتھ سے اسے تھام کر اسکی ویسٹ کے گرد گھمایا اور اسے پلڑ سے لگایا۔۔

چھوڑیں مجھے میں گر جاؤں گی یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔؟؟؟؟ وہ غرائی جبکہ وہ مسکرایا۔۔

تھامنے والے گرنے نہیں دیتے مسز شاہ۔۔!!!! آخری سیڑھی سے اسکے قریب ہوتے اسکے کان میں سرگوشی کرتا بولا تو زر گڑبڑا کر خود میں سمٹی۔۔

یہ کیا طریقہ ہے آپ ہمشہ اپنی نہیں کر۔سکتے چھوڑیں مجھے دور ہوں۔۔۔ وہ اس سے دور ہونے کی تگ و دو کرتی بولی سعیر نے ہلکی سے گرپ بڑھائی۔۔۔

کیا۔ ممکن ہے میرے سحر سے خود کو نکالنا میری گرفت سے ازاد ہونا یا پھر میرے شکنجے سے نکلنا ہمم۔۔۔!!! اسکے گال پر انگلیاں رب کرتے بولا تو اچانک سے وہ چہرے کا رخ موڑ گئ۔ جبکہ۔ سعیر کی انگلیاں شرارت کرتی اسکی گردن پر آئی تھیں۔۔۔

سعیر۔ چھوڑیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے گہرے گہرے سانس بھرتی وہ بولی تو اس نے فورا۔ اسے کے گرد سے ہاتھ ہٹایا اور ڈوپٹہ پلر سے ازاد کروایا جس سے آزاد ہوتے وہ گہرے گہرے سانس بھرتی وہی بیٹھی تھی وہ فورا وہی سے ریلنگ پھلانگتا اسکے قریب ایا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ ٹو یو۔۔۔؟؟؟ اسکا جھکا۔ چہرا ہاتھوں کے پیالے مین لیے بے حد پیار سے پوچھا جو پسینے میں تر۔ ہو چکا تھا سعیر نے باغور اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے اور فورا اسے بازوؤں میں بھر تا کمرے کی جانب بڑھا اور لا کر۔ اسے بیڈ پر اتارا فورا سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس تھام کر اسکے لبوں سے لگایا زرنے گھونٹ گھونٹ اپنے گلے میں اتارا سعیر نے اسکی کمر تھپتھائی۔۔۔

آر یو او کے۔۔۔؟؟؟ اسکے قریب جھکے پیار سے بولا تو وہ سر ہلا گئ۔۔

ائم سوری۔۔۔!!! نظریں چڑاتا وہ شرمندہ سا بولا زر اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔۔!!!! اور کس لیے سعیر شاہ۔۔۔؟؟؟

میرا مقصد تمھیں ہرٹ کرنا یا پھر تکلیف پہنچانا نہیں ہوتا مین تمھیں بہت پیار اور لاڈ سے رکھنا چاہتا ہوں مگر نہیں زر تم میرے سر چڑھے جا رہی ہو۔۔۔

واوو میں سر چڑھ رہی ہوں سعیر شاہ بہت اچھے پہلے پہل خود ہی تکلیف دینا ہرٹ کرنا اور پھر خود ہی سوری کر لینا اور خود کو خود ہی معاف کر لینا ویری گڈ۔۔

میں نے تمھیں کتنی بار کہا ہے زرش کہ تمھارا دور ہونا ہی میرے جسم میں سوئیاں چبھوتا ہے میری سانس بند ہونے

لگتی ہے جنون سر چڑھ کر بولتا ہے مگر نہیں تم نے اپنی کرنی ہوتی ہے اور پھر جب مجھے غصہ اتا ہے تو تمھیں برا لگتا ہے --

واہہ کیا بات ہے آپکی مسٹر سعیر شاہ کب تک آپ اپنی زات اپنے غصے کے ہاتھوں مجھے تکلیف پہنچاتے رہیں گے کل کو آپکی اولاد ہو گی وہ بھی آپکے غصے جنون کی بھینٹ چڑھے گی جو مجھے قطع برداشت نہیں ہے سمجھے آپ۔۔

نن،، نہین زرا ایسا نہیں ہو گا میں اسے انچ بھی نہیں آنے دوں گا کبھی بھی نہیں ناہی تمھیں ناہی اپنے بچے کو میں،، میں خود کو بدل رہا ہوں نازر تمھارے لیے میری جان صرف تمھارے لیے اپنے مستقبل کے لیے اپنے ہونے والے بچے کے لیے تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو اولاد تو بڑے بروں کو بھی بدل دیتی ہے میں کیا چیز ہوں۔۔

واہہ سعیر شاہ جنھیں محبت ہوتی ہے نا بدلنے پر وہ بھی بدل جاتے ہیں جن کا ارادہ ہو وہ کر کے دیکھاتے ہیں اور اثرات نظر آتے ہیں مگر آپ کی بس کی بات نہیں ہے یہ کیوں سعیر میں نے آپ سے کہا تھا نا ہر رشتے میں کمپرومائز ہوتا ہے محبت ہوتی ہے محبت میں دو شخصیات ہوتی ہیں سعیر شادی دو لوگوں کا بندھن ہیں اور اب ہم دو لوگ یا میاں بیوی نہیں فیملی بننے جا رہے ہیں سعیر شاہ آپکی،،، آپکی زمہ داریاں بڑھ رہی ہیں سعیر آپ کو یہ سب چیزیں زیب نہیں دیتی اپنے آپ کو کول مائنڈ کریں سعیر شاہ وقت بہت کٹھن ہوتا ہے بہت رنگ بدلتا ہے انسان تا حیات ایک سا نہیں رہتا اس لیے اپنے اپ کو ہر چیز کا عادی بنائیں خود کے اندر سے غصے کو ختم کریں ختم نا سہی کم از کم اسے کم کریں۔۔

زر میں سب سہہ سکتا ہوں ایک ایک بات تمھارا کہا ہوا ایک ایک لفظ بلکل سچ پر مبنی ہے میں تمھاری کسی بات کی نفی نہیں کرتا میری جان۔۔۔وہ اسکا سوجھا ہوا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا زرنے لال

آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔میں تمھاری خاطر ہر ایک چیز سے لڑنے کو تیار ہوں یہ غصہ کیا چیز ہے مگر زر۔۔۔۔سعیر نے لمبی سانس خارج کی۔اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں کئ امید لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی سعیر نے لب بھینچے۔۔۔

سعیر وہ تھک ہار کر اب اپنی ہی ناراضگی سے اسکے قریب ہوئی اور اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں کیا سعیر نے لب بھینچے تکلیف سے اس لڑکی کو دیکھا اور فورا اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں کی زینت بنائے اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں قید کیا۔۔۔

کہو میری جان میرے انگ انگ کی سماعتیں احد ہیں بولو۔۔۔!!! وہ بے حد پیار سے ایک ہاتھ سے اسکا چہرا تھامے بولا کہ ایک اتاولا آنسو زر کے آنکھوں سے گال پر گر کر بے مول ہوا وہی سعیر شاہ کو تڑپا گیا۔۔

کتنی بار کہا ہے انہیں بے مول نہیں کیا کرو اپنے انگوٹھے کے پور سے اسکے آنسو پونچھتا پیار سے بولا تو وہ بے ساختہ اسکے سینے سے ان لگی اور وہی سعیر شاہ کو اپنی جگہ ساخت کر گئ ایک سیکنڈ کی دیری کیے بغیر اس نے زر کی کمر کے گرد بازو گھمائے اور اڈے خود مین بھینچا۔۔

آپ کو یقین ہے نا مجھ پر سعیر اپکو پتہ ہے نا اپکی زر آپکے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی کسی کا ہونا تو دور وہ یہ سوچھ بھی نہیں سکتی آپکو یقین ہے نا اپنی زر پر وہ روتی ہوئی اپنے عشق کی داستان رقم کرتے ہوئے اسے لاجواب کرے گئ سعیر کی گرفت اسکے گرد سخت ہوتی چلی گئ۔۔

مجھے آنکھیں بند کر کے اپنی جان اپنے وجود کے حصے پر یقین ہے سعیر کی جان مین جانتا ہوں تمہاری زندگی میں آنے والا

میں پہلا اور آخری مرد تھا ہوں اور ہمشہ رہوں گا میں جانتا ہوں میری جان کہ تم میرے علاوہ کسی کا سوچھ بھی نہیں سکتی میں یہ بھی جانتا ہوں مجھ سے کی زیادہ وفا اور محبت تم کرتی ہو مجھ سے ایک ایک بات سے واقف ہوں میں میری جان ۔۔۔

پھر بھی اس دن ایسا۔ کوئی خدشہ تھا یا کوئی شک جو اپنے بھرے بازار میں مجھے رسوا کر کے تھپڑ لگا دیا وہ ہیچکیاں سموئے لہجے میں گویا ہوئی سعیر شاہ کو اپنا آپ بے دم ہوتا محسوس ہوا جبھی نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

ہر گز نہیں میری جان بلکل نہیں شک کی گنجائش نا پہلے تھی نا اب ہے مگر تم جانتی ہوں مجھے جھوٹ فریب دھوکا،، مکاری اس سب سے اتنی نفرت ہے کہ ان کا۔ نام سنتے ہی میرے زوایے بدلنے لگتے ہیں حلق تر کڑوا ہوتا ہے میں سعیر شاہ دھوکا،، جھوٹ فریب سے پاکیزہ شخص اپنے آس پاس اس سب کو برداشت نہیں کر سکتا غلط بات اور جھوٹ تو میں اپنی ماں کا بھی برداشت نہیں کرتا زر پھر اس دن تم نے مجھ سے جھوٹ کہا جھوٹ بول کر میری آنکھوں میں۔ دھول جھونک کر باہر گئی یقین جانو اگر ایک۔ مرتبہ سچ بول دیتی نا تو میں خود لے۔ کر۔ جاتا اگر تمام بات بتا دیتی مگر تم نے جھوٹ کا سہارا لیا جس کی بنا پر مجھے بھڑکایا بھی گیا میرا شاید ہی رد عمل اتنا شدید ہوتا مگر سچ جان کر تمھیں وہاں دیکھ کر دماغ گھوم گیا تھا میرا جس کے لیے میں آج بھی تمھارے آگے شرمندہ ہوں میری جان مجھے معاف کر دو،، معاف کر دو اپنے سعیر کو زر۔۔۔۔

زر نے لال بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور فورا اسکے ہاتھ تھامے اور۔ نفی میں سر ہلایا۔۔۔"نن،، نہین سعیر نہیں معافی نہیں چاہیے سعیر بھروسہ چاہیے آپکا اتنا کہ کوئی کچھ بھی کہے کچھ بھی سچ بھی ہو مگر جب تک آپ میرے منہ سے سنیں آپ اس پر یقین نا کریں بلکل میری طرح بس اور کچھ۔ نہیں چاہیے سعیر پلیز زز زز آپ وعدہ کریں مجھ سے ایک

وعدہ آپ آئندہ کسی کی باتوں میں نہیں آئیں گے چاہے وہ کتنا ہی سچا کیوں نا ہو جب تک آپ میرے منہ سے سچ نا سن لیں آپ کسی پر۔یقین نہیں کریں گے اور میں زرش سعیر شاہ آپ سے وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی کسی بھی قسم کا جھوٹ نہیں بولوں گی چھوٹی سی چھوٹی بات آپ سے شئیر کروں گی آپ کو۔بتاوں گی بڑی سے بڑی پرابلم بھی آئی پرامس سعیر۔۔"

سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔

ائم پراوڈ آف یو میری جان،، آئی لو یو سو مچ اور ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ جیسے اپنے کہا ویسے ہی یہ ناچیز کرے گا آپکا حکم۔سر آنکھوں پر وہ اسکے گھنے بالوں پر لب ٹکائے بولا تو وہ اپنے بازو اسکے گرد لپیٹ گئ۔۔۔

سعیر اور زر اپنے کمرے میں۔اپنے ہی تماشے میں مگن تھے جب نیچے سے بیل کی آواز پر زر کا چلتا ہاتھ رکا جس ہاتھ میں تکیا تھا اور وہ دونوں اس وقت لگاتار کشن فائٹنگ کرنے میں مصروف تھے وہ اسکی بات نہیں مان رہا تھا اور زر کو ہر حال میں وہ ضد پوری کرنی تھی اور وہ کوئی اور نہیں باہر کے گندے موموز کھانے کی زد تھی جو کم۔از کم وہ پوری نہیں کرنے والا تھا اس کی صحت کے لیے گندا اور خراب تھا۔۔۔

"یہ کون آیا اس ٹائم سعیر"۔۔۔؟؟؟وہ سامنے بالکونی میں جاتی بولی جبکہ سعیر بھی اس کے پیچھے لپکا۔۔

"ڈاکٹر"وہ وہی کھڑے بڑبڑائی سعیر نے اسے دیکھا"کون آیا ہے زر"۔۔۔؟؟؟وہ پیچھے کھڑا ہی بولا زرش نے اسے

دیکھا۔۔

"آپ کو کوئی تکلیف آئی ہے کیا۔۔۔؟؟" وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر بولی سعیر نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا ۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا کونسی تکلیف۔۔۔!!! وہ حیرت سے کنگ بولا زرش اونچا ہنسی جبکہ سعیر اسے گھورتا سائیڈ پر کرتا آگے آیا جہاں اب ڈاکٹر کو ایان اندر لے کر آرہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر یہ کیوں آئی ہے اور بھائی کے ساتھ وہ خود سے ہی استفسار کرتے بولا زرش نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا سوئٹ ہارٹ۔۔۔!!! وہ مزے سے بولی سعیر نے دوبارہ اسے گھورا۔۔

مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی ڈارلنگ البتہ اپکو کوئی خاص مسلئہ درپیش ہے جو چلتی زبان کو پیش آرہا ہے بار بار۔۔

نو نو ہنی ایسا تو کچھ نہیں ہے اپکو کس نے کہ دیا سوئٹ ٹیڈی بیئر وہ آنکھ ونک کرتی ہوئی اسے چڑھاتی بولی وہ ہتھے سے اکھڑا۔۔

کیا ہے زر کہاں سے لگتا ہوں تمھیں میں بھالو خود تم جو بے بی ایلیفینٹ بنی پھر رہی ہوں اسکے بارے میں کیا خیال ہے وہ اسکے بھرے وجود پر چوٹ کرتا بولا وہ اپنی جگہ سے اچھلی۔۔

سعیر شاہ۔۔۔۔!!!! وہ چیخ کر اسکی جانب۔ جبکہ وہ جھٹکے سے اسے ڈاج دیتا باہر کی جانب لپک گیا ایان کے کمرے کہ جانب زرش نے اسکے پیچھے ہی رکھ کر تکیا پھینکا اور خود بھی اسکے پیچھے گئ۔۔۔

وہ دونوں ہی آپس میں۔ ایک۔ دوسرے کو نئے نئے القابات سے نوازتے نیچھے آئے کہنا باہر ایان ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا سعیر آکر اس سے ٹکرایا ایان دھکا کھا کر پیچھے کی جانب لپکا۔۔

اندھا ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ ایان اپنا بازو مسلتا بولا جبکہ سعیر نے ماتھا سہلایا۔۔

یہی سوال میں آپ سے کروں تو۔۔۔؟؟؟ وہ گھور کر بولا ایان نے اسے مزید گھورا۔۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔؟؟؟ ایان نے کمر پر ہاتھ رکھے پوچھا تو سعیر نے اسے دیکھ کر بروا چکائے۔۔

رئیلی۔۔۔!!! ڈاکٹر آپ بلا رہے ہیں تکلیف مجھے ہو گی خیریت اس ٹائم ڈاکٹر۔۔

ہاں وہ عائزہ اسکی طبیعت خراب ہو گئ ہے اچانک پتہ نہیں ابھی ڈاکٹر آتی ہے تو پتہ چلے گا۔۔

اچانک خیریت زر نے پریشانی سے پوچھا تو ایان نے کندھے اچکائے مگر دل ہی دل میں وہ کسی اچھی اور بڑی خبر کی دعا گو تھا کہ قسمت اس پر بھی مہربان ہو جائے۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر عائزہ کا چیک اپ کیے باہر آئی ایان اسکے جانب لپکا وہ

جو بے حد خوشی کی خبر سننے کو۔ منتظر تھا مگر اس بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔۔

کچھ خاص نہیں مسٹر ایان جسٹ آپ کی وائف کو فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے میک شیور آپ انکا خیال رکھیں اور آپ کل میرے کلینک وزٹ کریے گا مجھے تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔۔

ڈاکٹر کے منہ سے وہی الفاظ سن کر اسکا دل ڈوبا عرصہ دراز ہو گیا تھا شادی کو ہر ایک کی گود بھر آئی تھی سعیر کے ہاں بھی اللہ کی رحمت تھی اور عالیان کے ہاں بھی مگر شاید اللہ اس سے ناراض تھا سہی کہتے ہیں اللہ حقوق اللہ معاف کرتا ہے حقوق العباد نہیں شاید عائزہ اس سے ناراض تھی جبھی خدا کی رحمت سے مایوس تھا مگر اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ایان اس سب سوچوں میں گم تھا سعیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

بھائی ڈاکٹر کچھ کہہ رہی ہیں آپ سے سن رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ وہ اسے ہلاتا بولا ایان ہوش کہ دنیا میں واپس آیا۔۔

جی سوری کچھ کہا آپ نے ڈاکٹر۔۔۔!؟؟ ایان لب کاٹتا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

دیکھیے مسٹر ایان میں اچھے سے جانتی ہوں اس وقت آپ کیا سوچھ رہے ہیں آپ کل میرے کلینک آیئے گا مسز عائزہ کو لے کر مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔۔

شیور ڈاکٹر آئی ول وزٹ ٹو یو۔۔۔!!! وہ ہلکا مسکرا کر بولا ڈاکٹر آگے بڑھ گئ جب سعیر اسکے سامنے آیا جو بہت اچھے سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ محسوس کر رہا تھا۔۔

کیاہوا بھائی آپ پریشان ہے کوئی خاص بات۔۔۔؟؟؟

نہیں کچھ نہیں بس یونہی فکر نہیں کرو۔۔وہ کہ کر۔اگے بڑھا جب سعیر نے اسکا بازو تھاما۔۔

آپ مجھ سے نہیں چھپا سکتے بھائی بتائیں کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟وہ اسے لیے سائیڈ پر ہوا جب زر اندر عائزہ کی جانب بڑھی ۔۔۔

کیاہے سعیر کچھ بھی تو نہیں ہے کیوں پیچھے پڑ گیا نہیں ہے کچھ وہ چڑچڑے انداز میں بولا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

میں مان ہی نہیں سکتا بولیے کیاہوا ہے کسی نے کچھ کہا آپکو یا کوئی اور بات تنگ کر رہی آپکو۔۔۔؟؟؟

ایان نے اسے دیکھا جو اچھے سے اسے جانتا تھا اور اسے دیکھتے لب کاٹا سعیر نے اسے گھورا۔۔

آپ زر تو ہے نہیں یا سامنے آپ عائزہ بھابی یا میں ایان تو ہوں نہیں کو لب آزاد کرو اکر کہوں یہ نہیں کرو جان۔۔۔

بکواس نا کر سعیر پاگل آدمی وہ بھی ہلکا ہنس کر بولا تو سعیر مسکرایا۔۔

کیوں اداس ہیں یار اس لیے کہ ابھی تک آپ کا اولاد کی نوید نہیں ہے۔۔کمون بھائی ہر ایک کے ہاں رحمت برکت کا

ایک ٹائم فکس ہوتا ہے اللہ تعالی کے ہاں دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں آپ مایوس کیوں ہو رہے ہیں جلد یا بدیر آپکو اللہ ضرور اس خوبصورت نعمت سے نوازے گا میں جانتا ہوں یہ بہت خاص نعمت ہے لوگ اسکے لیے کی منتیں مرادیں مانگتے ہیں دور دور تک کا سفر کرتے ہیں مگر بھائی آپکو یونہہ مایوس نہیں ہونا چاہیے آپ کو اللہ پر یقین ہے نا اللہ اپکو ضرور نوازے گا اور پھر جو میرا وہ آپکا ہی تو ہے ہمشہ سے اس لیے میری اولاد پر سب سے پہلا حق اسکے بڑے پاپا کا ہو گا یعنی آپکا فکر نہی۔ کریں اور نا۔ امید نہیں ہوں اللہ سے امید رکھیں وہ بہت رحیم اور کریم ہے جلد آپکی امید بھر آئے گی۔۔۔۔

بات تھی یا سکون کا ایک جھونکا جو ایان کے دل کو پر امید اور پر سکون کر گیا جبھی وہ اسکے گلے لگ گیا۔۔

بڑا ہو گیا شیر میرا چھوٹا سعیر ائم پر اوڈ آف یو انشاء اللہ اور ہاں تمھاری اولاد پر پہلا حق تو۔ میرا ہی ہو گا افٹر آل میں بڑا بھائی اور بڑا ابا ہوں اسکا میرے پر جانا چاہیے۔۔

ہر گز نہیں لیٹ لطیف لوگ آپ لوگ میرے پر جائے گا میرا بیٹا فاسٹ سروس بچہ وہ آنکھ ونک کرتا بولا ایان نے اسے فٹے منہ کا۔ اشارہ کیا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔

وہ۔ کچھ ہی دیر میں اندر عائزہ کے پاس آیا جہاں اب زرا سے فریش جوس دے رہی تھی ایان کو دیکھ کر وہ گلاس لے کر باہر بڑھ گئ ایان آکر اسکے پاس بیٹھا اور اسکی میڈیسن نکالنے لگا۔۔

کیسی طبعیت ہے عائزہ۔۔؟؟ایان نے میڈ سن اسکے ہاتھ میں تھامتے پوچھاوہ محض سر ہلا کر بہتر میں جواب دے گئ ایان نے اسے دیکھا۔۔

کب تک عائزہ کب تک یونہہ چپ کا روزہ رکھے بیٹھی رہو گی کب تک یونہہ زندگی بسر کرو گی کہ میری زندگی کا وقت ختم ہو جائے تب تک۔۔

آپ کیوں مجھے تکلیف دیتے ہیں کیونکر آخر کیوں ہر وقت اپنے لفظوں اور اپنے اعمال سے۔۔۔۔عائزہ نے لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا ایان نے زور سے آنکھیں میچ کر چہرہ مڑا۔۔۔

کتنی بار معافی مانگی ہے عائزہ میں نے تم سے اپنے ہر۔ عمل کی اتنی بار معافی مانگنے سے خدا بھی معاف کر دیتا ہے مگر تم کیوں مجھ پر رحم نہیں کھا رہی میرے انسو میرے تکلیف نہیں دیکھ رہی تمھیں۔۔۔

خدا بہت مہربان ہوتا ہے ایان شاہ وہ تو ایک توبہ پر سارے گناہ دھو دیتا ہے پر بندہ بہت عجیب ہے مجھے چاہ کر اپکا۔وہ رویہ نہیں بھولتا ایان مین کیا کروں۔۔۔

میں کیا کروں کہ تمھارے دماغ سے وہ سب نکال کر باہر پھینک دوں آخر کتنا کروں عائزہ تم مجھے معاف کرو میں تمھارے خیالات سے بھی پڑھاؤں میرے بس میں ہو تو مجھے ایک دفعہ میری پہلے والی عائزہ لٹا دو۔۔

نہیں ایان آپ یونہہ خود کو مجھ سے یونہہ معافی مانگ مانگ کر پلیز زمجھے شرمندہ مت کریں کیوں جھکا رہے ہیں آپ

خود کو آپ جانتے ہیں ایان میں آپکو معاف کر چکی ہوں آج سے نہیں اس دن سے ہی جس دن آپکو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا جی ہاں ایان مگر ایان آپکو یہ احساس ہے کہ آپ نے کیا کیا اپکو۔ کیا سبق ملا اس ناراضگی اس واقع سے سبق حاصل کریں انسان غلطیوں سے سیکھتا اپ خود سوچیں ایان۔ ہم دونوں میاں بیوی ہے آپ مجھے اس قدر ریلکیس یا کمفرٹ دیں کہ مین بھلا۔ جھجھک آپ سے کوئی بات کہہ سکوں ایان اگر آپ پہلے دن۔ جس دن میں نے آپکو اپنی زبان سے مصطفی کے بارے میں بتایا تھا آپ۔ نے اس دن ہی مجھ سے شدید ناراضگی کا اظہار کر۔ کے۔ مجھے ڈرا دیا کہ میں آپ سے کوئی بھی غیر ضروری بات نہیں۔ کر سکی کیا ایک بیوی کو اپنے شوہر سے اتنا بھی کمفرٹ نہیں ملنا چاہیے کہ وہ ہر ایک بات کہہ جائے کیوں ایان آپ سوچیں ایان اج ہم میاں بیوی ہیں کل ہم۔ فیملی بنیں گے ہماری بیٹی بیٹا ہونگے اور جوانی میں اکثر اوقات بچے یا بچیاں کوئی ایسی بات کر جاتے ہیں کہ ان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں تو کیا آپ اللہ نا کرے اگر کل آپکی بیٹی کسی سے محبت کر بیٹھتی ہے تو کیا آپ اسے یونہہ سزا دیں گے اسے مار پیٹ کر نیر ومائنڈ بن کر۔ گھر بٹھا لیں گے اس پر پابندی لگا دیں گے بتائیں ایان اسے اتنا ڈرا دیں گے کہ وہ اپنے باپ سے کوئی بات نا کر۔ سکے۔۔ وہ بول کر لمحے بھر کو چپ ہوئی

ایان نے حیرت سے اسے دیکھا کچھ غلط تو نا تھا کل کو اگر بچی پیدا ہوتی ہے تو کیا وہ اس ڈر سے اسے قتل کر دے گا کیا وہ اسکے نصیب اسکی غلطی سے ڈر کر اسے گھر میں قید کر۔ لے گا نہیں وہ ایسا کیونکر کرے گا بیٹی تو اسکے محبوب اولاد ہو گی اسے جتنی خواہش وہ چاہتا ہے کہ اسکی پہلی اسکی کیا سعیر کے لیے پل پل وہ بیٹی کے خواہش کرتا ہے تو کیا وہ اچھا باپ بن پائے گا اسکی باتیں سن کر اسکا جسم کانپ گیا کیا وہ اپنی بیوی کو ڈرا دھمکا کر ساری زندگی رکھے گا کبھی اسے اتنی چھوٹ نہیں دے گا وہ اس سے بات کر کے سچ بتا کر جائے ہمشہ یونہی کرے گا نہیں۔۔

" اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں کو اتنی چھوٹ دیں اتنی سپیس دیں والدین کہ وہ کم از کم اپنی ہر۔ بات آپ سے کھل کر کر

سکے کم از کم ایک ماں اپنی بیٹی ایک بیسٹ فرینڈ ایک ماں سے بھر۔ کر کوئی نہیں ہوتا اور بیوی کا سچا اور پکا دوست اسکے شوہر سے بھر کر کوئی نہیں ہو سکتا وہ کسی غیر یا باہر کے بندے کو آئیڈیل سمجھے کر۔ ہر بات اس سے شئیر کرنے کے بجائے اپنی ماں سے کرے ایک بیوی اپنے شوہر سے کرے کبھی انہیں جھوٹ بولنے کا موقع نا ملے کیونکہ وہ جانتی ہوں کہ کم از کم انکا باپ انکا شوہر یا انکی ماں ان کو سننے کے لیے ہے وہ اسکا۔ حل نکالنے کو۔ ہے اتنا ناڈرایا جائے کہ وہ ڈر کر سہم کر۔ غلط قدم اٹھائیں میں نے آپ نے معاشرے میں بہت سے ایسے لوگ دیکھیں ہیں جو اس ڈر اور ماحول کو دیکھ کر۔ بیٹیوں بیویوں پر پابندیاں لگا دیتے ہیں انکا گھر سے نکلنا بند کر دیتے ہیں تعلیم بند کروا دیتے ہیں میٹرک کر لیا گھر بیٹھ جاؤ ہانڈی چولا سنبھالو یہی اگے کام۔ ائے گا اور انہیں بچیوں کو۔ ان ماحول سے تنگ آکر بیزار اکر میں نے اپنی آنکھوں سے غلط قدم اٹھاتے بھاگتے دیکھا ہے جی ہاں۔۔۔!!!! میں نے انہیں بچیوں کو راتوں کو بھی کر موبائل فون پر لوگوں سے باتیں کرتے سنا اور انہیں بیویوں کو راتوں کو یا شوہر کی غیر موجودگی میں بہت سے غلط کام کرتے دیکھا جھوٹ بولتے دیکھا خدارا بچیوں پر نظر رکھیں اپنی بیوی کو۔ محبت دیں انہیں اتنا کمفرٹ زون دیں کہ وہ آپ سے بات کر سکیں آپ سے ایک ایک بات کہہ سکیں اپنی بچیوں پر سختی کریں ان پر۔ اصول لاگو کریں مگر حد میں رہ کر بے حد نہیں کہ وہ مجبور ہو جائیں۔ اتنی کھولی چھوٹ نا دیں نا ہی انہیں زیادہ۔ قیدی بنائیں کہ وہ آپ کو ہی راج دے جائیں"۔۔۔۔

ہر گز نہیں ایسا نہیں کر سکتا میں عائزہ۔ بلکل نہیں میں،،، میں ایسا۔ نہین چاہتا میں چاہتا ہوں میری بیٹی ہو وہ مجھے اپنا دوست سمجھ کر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات مجھ سے کرے مجھ سے اپنی ہر بات شئیر کرے میں باپ کم دوست زیادہ بن کر۔ رہنا چاہتا ہوں میں کتنا غلط کر رہا تھا تمھیں سب سے چھپا کر رکھنے کے لیے میں غلط طریقہ اپنا رہا تھا بھول گیا تھا حیا شرم آنکھوں میں دل میں ہوتی ہے وفا تو انسان کے خون لہو میں ہوتی ہے اپنا دامن پاک ہو تو کوئی آپکو نہیں ورگلہ سکتا آپ سے کچھ نہیں چھین سکتا میری آنکھیں بند تھیں مگر نہیں عائزہ تمھاری ناراضگی جائز تھی آج مجھے تمھاری ناراضگی کے پیچھے چھپی وجہ اسکا اصل مقصد پتہ چلا مجھے معاف کر۔ دو میری جان ائم رئیلی سوری۔۔ وہ۔ نم۔ انکھیں لیے بے حد

پیار سے بولا عائزہ مسکرا دی

نہیں ایان معافی نہیں۔مانگیں اور مجھے خوشی ہے کہ میری اس ناراضگی سے آپ کو سمجھ آیا اپنے کچھ سیکھا اپنے میری بات سمجھی ایان مجھے امید ہے کم از کم آپ دوبارہ یہ بات نہیں کریں گے غصہ حرام ہے ایان غصے میں۔کیا گیا فیصلہ صرف تباہی مچاتا ہے ایان اپنے سوچھ بدلیں ایک انسان سوچھ بدلے گا وہ سو انسان کو بدل پائے گا تبھی بدلے گا ہمارا یہ معاشرا تبھی بنے گا ایک کامیاب پاکستان ورنہ یہ قوم بہت پیچھے جا چکی ہے جسے واپس لانا مشکل نہیں ناممکن ہے جب تک انکی سوچھ نہیں بدلے گی۔۔

ائم پر اوڈ آف یو آئی رئیلی لو یو ایان نے اسے زور سے خود میں بھینچا اور وہ اس میں سکون ڈھونڈتی ساری ناراضگی بھلا گئ۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

امید ہے قسط اچھی لگی ہو گی کیا عائزہ کی گود بھر آئے گی کیا کر پائے گی وہ کنسیو یا اس میں ہو گا اللہ کا۔موئی فیصلہ جاننے کے لیے جڑے رہیے ہمارے ساتھ اور کیا سبق ملا یہ ضرور بتائیں

ع_____شق میں فنا

قسط نمبر 51

مصنفہ نیناں شاہ۔۔۔

کاپی پیسٹ کرنے کی اجازت نہیں بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنے والے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی
۔۔۔۔۔۔۔۔(سپیشلی انکے لیے جو اسکا پی ڈی ایف بنا کر اسے پورا کر چکے ہیں خود سے ہی نکمے لوچے لفنگے)۔۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ پیرس کی شفاف سڑکوں پر چلتی ایک بی ایم ڈبلیو میں وہ اب تک برے موڈ میں مبتلا جانے کیا کیا سوچتی آگے بڑھ رہی تھی جب اس کا فون رِنگ ہوا۔ دوسری بیل پر بری طرح موڈ آف کے ساتھ اس نے فون اٹھایا اور کانوں سے لگایا اور محض دو سیکنڈ میں اسکے پھولے گلابی چہرے کے بگڑے زاویے نرم پڑے اور موم کی پتیوں کی مانند

لبوں پر بے حد میٹھی اور جان لیوا مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"کیسی ہے میری حسین بیٹی؟" کنول چودھری کی میٹھی آواز جب اسکے کانوں میں گونجی تو موڈ بے حد فریش ہوا تھا۔

"بالکل ٹھیک میری جان آپ کیسی ہے حسین بیٹی کی حیسن مما؟؟" وہ جان لیوا انداز میں بولی تو کنول گہرا مسکرائیں۔

"بالکل ٹھیک سو کب آرہی ہیں اپ ڈاکٹر رابیع چودھری؟؟"

"بس آپ سو جائیں صبح آنکھ کھولتے ہی آپکی بیٹی آپکے سامنے ہو گی میری جان۔"

"واقعی تم واپس آرہی ہوں رابیع؟؟" کنول نے جوش سے پوچھا وہ کھکھلائی۔

"جی جانم آرہی ہوں واپس کچھ ہی دیر میں اور ایک بڑا سرپرائز لے کر آرہی ہوں سو ویٹ فار اٹ۔" وہ چہکتے ہوئی بولی کنول نے آئی بروا چکائے اور گھر کے اندر داخل ہوتے سن گلاسز اتار کر بیگ جو ٹیبل پر موجود تھا اس میں رکھتے صوفے پر براجمان ہوئی۔

"سرپرائز؟؟"

"کیسا سرپرائز رابیع؟؟ کیا سرپرائز ہے؟؟"

"ارے سرپرائز بتادیا تو پھر کیسا سرپرائز ویٹ فار اٹ بہت بڑا آپکی لائف کا سب سے بڑا تحفہ میں نے بہت سال اس وقت کا انتظار کیا اب بس انتظار کریں میں آکر بتاؤں گی۔"

"افف ایک تو یہ لڑکی اچھا ٹھیک ہے آئم ویٹنگ فار یو اینڈ یور سرپرائز انتظار رہے گا مجھے میری بیٹی کا۔"

"اوکے مام لو یو ائیر پورٹ آگیا میں رکھتی ہوں آپ اپنا خیال رکھنا ملتے ہیں۔"

"شیور بیٹا ٹیک کیئر آف یور سیلف لو یو ٹو۔" کنول نے کہہ کر فون کاٹا اور واپیپر پر لگی تصاویر کو دیکھ کر لمبا سانس کھینچا اور نفی میں سر ہلاتی وہ فون سائیڈ پر رکھ کر گہری سوچ میں چلی گئی۔

وہ اپنی گاڑی سے اتر کر تمام سامان اپنے ساتھ لیتی آگے بڑھی جہاں ایک اور شخصیت اسکی منتظر تھی۔وہ آج بہت عرصے بعد کامیاب ہوئی تھی جو وہ چاہتی تھی وہ کر دِکھایا تھا اس نے اب اس شخص کو واپس اپنی ماں کے سامنے لا کر کھڑا کرنا اس کا چیلنج تھا اور آج اس نے پورا کیا جو کئی سال پہلے جس شخص کو وہ خود اپنی ماں سے جدا کر گئی تھی وہ کوئی اور نہیں اسکا باپ تھا جس کی اپنی غلطی اپنے گناہوں کی وجہ سے رابیع اسکے شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اپنی ماں کی اذیت کو ختم کرنا چاہتی تھی مگر بیٹی تھی۔کس بیٹی کو اچھا لگتا باپ کے بغیر دنیا میں جینا وہ تو کنول تھی جس نے ماں اور باپ دونوں کا پیار اسکو دیا اسے پڑھایا لکھایا اور اس مقام تک پہنچایا۔
وہ اپنی انہی سوچوں میں گم اندر کی جانب بڑھی جب وہ سامنے مسکراتے کھڑے زرباب چودھری اسکو آتے دیکھ رہے تھے انکو دیکھ کر رابیع کے چہرے پر سایہ لہرایا مگر بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کیے وہ اپنے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لیے ان تک آئی اور انہیں انکی ٹکٹس اور پاسپورٹ تھمایا۔

"یہ لیجیے آپ کی فلائٹ گھنٹہ لیٹ ہے ایک ہی فلائٹ کی ٹکٹس نہیں لے سکی جگہ نہیں تھی میں ایک ہی سیٹ پر ایڈجسٹ کرلوں گی آپ دوسری فلائٹ پر آیئے گا ٹائمنگ اور سیٹ نمبر سب موجود ہے۔" وہ نگاہیں چراتی ہوئی اِدھر اُدھر دیکھتی بولی تو زرباب صاحب مسکرائے۔

"میری بیٹی ہو اتنے سال دور ہو کر بھی تمھیں اچھے سے جانتا ہوں رابیع پتہ ہے تم میرے ساتھ نہیں جاسکتی کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں ڈونٹ وری اور فکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں نے وعدہ کیا میں آؤں گا میں ضرور آؤں گا تم جاؤ تمھاری فلائٹ لیٹ ہو رہی ہے۔" وہ شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے بولے رابیع نے زور سے آنکھیں میچیں آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی۔ لمبی گھنی پلکیں بھیگیں وہ فوراً سے رخ موڑ کر سر ہلاتی آگے بڑھی جب پھر رکی اور پیچھے دیکھا۔

"فضول سوچوں کو جھٹک دیجیے غلط فہمی گھر اجاڑ دیتی ہے پلین کی سیٹس فل تھیں اسلیے یہ کرنا پڑا سوری اور اگر بہت عرصہ پہلے یہ ہاتھ میرے سر پر موجود ہوتا اس کا سایہ ہوتا تو آج آپ اور میں ان کی طرح جارہے ہوتے نا کہ یوں الگ الگ ایک دوسرے سے انجان بنے نہیں۔" وہ انگلی کا اشارہ کرتی سامنے سے جاتے کسی باپ اور بیٹی کی جانب کرتی بولی جو اپنی بیٹی کو اپنے حصار میں لیے بے حد شفقت اور پیار سے آگے بڑھ رہے تھے۔ زرباب چودھری نے اس کے اشارے کی جانب نگاہ اٹھائی تو انکا دل ڈوبا تھا۔ انھوں نے اذیت سے اسے دیکھا جس نے جانے کتنی حسرتوں سے اپنی زندگی کاٹ ڈالی، ہر ایک باپ بیٹی کو دیکھ کر جانے کتنی آہیں اسکے دل سے نکلتیں ہونگی۔ زرباب کی آنکھوں سے کئی اتاولے آنسو گر کے ان کے چہرے کی زینت بنے جبکہ رابیع خود پر جبر کیے وہاں سے بھاگ کر بورڈنگ میں چلی گئی۔

بورڈنگ چیکنگ کے دوران لگاتار وہ آنسو بہاتی آگے بڑھتی جارہی تھی شاکنگ پنک کلر کی ٹیل گون شرٹ اور سفید کیپری میں موجود میں چھوٹی سے لڑکی اپنے اوپر ڈاکٹری کوٹ پہنے اور چہرے پر لگائے ماسک براؤن بال کھولے چھوڑے اپنی گہری جھیل سے سبز آنکھوں کی رونمائی کرواتی جو اس وقت رونے کی وجہ سے سرخ پڑ چکیں تھیں اور بے انتہا خوب صورت لگ رہیں تھیں کہ کوئی بھی انہیں دیکھ کر ڈوب سا جائے۔ وہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک ایک چٹانی جانے پہچانی خوشبو نما انسان کی کمر سے ٹکرائی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا جو کاؤنٹر پر اپنے ٹکٹس اور پاسپورٹ چیک کروا کر آگے بڑھنے لگا تھا ماسک سے چہرا چھپانے کی وجہ سے شایان کو وہ پوری نظر نا آئی مگر ہاں اسکی آنکھیں جو کم از کم اس جہاں کی نا تھی وہ دیکھ کر اچانک سے اسکے ماتھے پر بل آئے شایان نے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا بلکہ گھورا تو آج وہ اس سے نظریں ملائے بغیر کچھ بولتی اپنے انسو پونچھتی آگے بھاگ گئی۔ شایان کو کچھ غیر معمولی سا ضرور محسوس ہوا آنکھوں کے پردے پر وہ لال ہوتی سبز آنکھیں لہرائیں تو آنکھیں پھاڑے اسکی پشت کو دیکھا۔

"حیرت ہے آج کچھ بولی نہیں یہ رو رہی تھی؟" خود سے ہی مخاطب ہو کر استفسار کرتے بولا مگر فورا سر جھٹک کر اپنی ٹون میں واپس آیا۔

"میری بلا سے روئے، ہنسے، قہقہے لگائے، سرکس لگائے تمھیں کیا شایان قریشی بھاڑ میں جائے محلے کی لڑاکا عورت اچھا ہے منہ نہیں لگی ورنہ یہاں بھی شروع ہو جاتی۔" وہ بھی بڑبڑاتا آگے بڑھا اور پلین کی جانب بڑھ گیا۔

رابیع کچھ ہی دیر میں آگے بڑھتی جہاز کے اندرونی حصے سے داخل ہوتی اپنی سیٹ ڈھونڈتی ہوئی اپنی مقرر کردہ سیٹ نمبر پر آکر کھڑی ہوئی۔ اس نے ایک ہی سیٹ بک کروائی تھی وہ وہاں آکر کھڑی ہوئی اور بہت احتیاط سے اپنا سامان

اوپری حصے میں رکھ کر سکون سے اپنی جگہ پر بیٹھ کر انکھیں موند گئی اور گہری سوچ میں چلی گئی جس سے اب شدید قسم کا سر دکھنے لگا تھا۔

رابیع کنول چودھری کی اکلوتی اولاد تھی جو شادی کے کافی عرصہ بعد انکے ہاں ہوئی۔ کنول کی شادی کو کئی سال بیت گئے انکے ہاں کوئی اولاد نا ہوئی۔ زرباب چودھری ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ کنول اچھے اخلاق کے ہونے کے ساتھ بہترین شکل صورت اور بہترین کردار کی بھی مالکہ تھیں بلکہ ہیں۔ ان کی ارینج میرج تھی مگر کنول کی محبت اور اپنایت نے انہیں اپنی طرف راغب کیا اور وہ ان سے محبت کرنے لگے۔ کچھ نکاح کی طاقت بھی تھی مگر کنول کی کچھ قسم کی کامپلیکشن کا شکار ہونے کی وجہ سے وہ اتنے عرصے بعد انہیں اولاد نا دے پائی جس پر کنول کی ساس اور نند نے انہیں طعنے مارنا شروع کر دیے کہ وہ بانج ہیں انکے گھر تو جب سے وہ آئی ہیں ہمیشہ منحوسیت ہی ہوئی ہے جس سے وہ تنگ آچکیں تھیں۔ وہ تو اس حد تک چلی گئیں کہ اولاد سات آٹھ سال نہیں ہونے کے بعد انہوں نے زرباب چودھری کی دوسری شادی کا فیصلہ کیا مگر خدا کی کرنی یوں ہوئی کہ کنول کی گود بھر آئی اور وہ بات وہیں دفن ہو گئی۔ نو ماہ کیسے گُزرے پتہ ہی نہیں چلا مگر نو ماہ بھی کسی نے انہیں چین سے رہنے نہیں دیا نند آئے دن گھر کے چکر لگاتی اور زرباب کے سامنے بے حد میٹھی اور پیاری اور جبکہ اسکے جاتے ہی وہ کنول پر جو ظلم کے پہاڑ توڑتی تھی وہ وہی جانتی۔ پریگننسی کے اتنے احتیاط کے دنوں میں بھی وہ ان سے گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان سے پورے گھر کا کھانا بھی بنواتی اور اوپر نیچے جھکنے کے کی کام بھی کرتی مگر آخر کنول دل برداشتہ ہو کر اپنے ہی گھر چلی گئیں جہاں انہیں سکون تو میسر تھا۔ کنول کے والد ایک بہت اچھے پولیٹشن تھے جو کئی بار الیکشن جیت کر ممبر بنے تھے۔ وہ اپنی تمام تر مشکلات اپنے والد اور اپنے بھائی سے بیان کر کے کئی عرصہ وہاں رہنے لگی مگر بیٹی کے گھر کا معاملہ تھا اور اوپر سے ان کے دن بھی قریب تھے کب تک ایسے چلتا جبھی خالد کنول کے والد انہیں بہلا پھسلا کر گھر لے کر آئے اور زرباب اور انکے گھر والوں کو بھی وارن کیا مگر کب تک آخر ایک دن کنول کے ہاں رابیع کی پیدائش ہوئی اور جیسے ہی پتہ چلا کہ اتنے عرصے بعد بھی اس نے

ایک لڑکی کو جنم دیا ہے تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔اس وقت بھرے ہسپتال میں جو ہنگامہ ہوا تھا وہ وہی جانتی تھی بچی کو بری طرح دھتکار دیا گیا اسے تڑپنے کو رونے کو اسکے تمام اخراجات سے عاری ہو کر اسکا باپ اسے زمانے کے دھکے کھانے اسکی ماں سمیت ہسپتال میں چھوڑ کر اپنی گنہگار ماں اور بہن کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ تف ہے نا ایسے لوگوں پر جو بیٹی کے ہونے پر ایسے ماتم مناتے ہیں مگر لڑکی تو انمول تحفہ ہوتی ہیں رب کہتا ہے بیٹی تو جا میں تیرے مقدر سے تیرے باپ کے لیے رزق کے دروازے کھول دوں گا اور تیرے صدقے تیرے باپ کو نوازوں گا کتنی خوبصورت بات ہے نا مگر جاہل گوار بے شرم لوگ اسی بیٹی اسی بنت حوا کو مار دیتے ہیں اسے یتیم خانے چھوڑ آتے ہیں اسے زمانے کے دھکے کھانے چھوڑ آتے ہیں۔ سرکاری ہسپتال کے عجیب و غریب سے وارڈ میں جہاں حاملہ عورتوں کا مجمع لگا ہوا تھا اسکے گرم اور گندے سے وارڈ میں جب کنول کی آنکھ کھلی تو خود کو سرکاری ہسپتال جس کی آج تک ان نے شکل بھی نا دیکھی اسکے وارڈ میں پایا تو اچانک اس گرم اور گھٹن زدہ ماحول میں عجیب سا دل گھبرایا۔وہ جیسے ہی اٹھنے لگیں تو درد کی وجہ سے وہیں ڈھ گئیں۔کئی دیر انتظار کرنے کے بعد جب ان تک کوئی نا آیا تو بڑی مشکل سے خود کو اٹھاتی وہ جب ہلکا سا بیٹھی تو درد کی کئی لہریں جسم میں ٹوٹ کر بکھریں وہ کراہ اٹھیں مگر وہ سرکاری ہسپتال جہاں نرسیں مر مر کر مریض کی بات سنتی ہیں ہر ایک سرکاری ہسپتال یوں نہیں ہوتا مگر جہاں یہ چیز پائی جاتی ہے کسرت سے پائی جاتی ہے۔کنول نے درد سے آنکھیں میچیں اس پاس کوئی جاننے والا نا تھا یہاں تک کہ اپنا شوہر بھی نہیں بڑی مشکل سے وہ اٹھ کر بیٹھیں اور نرس کو آواز دی جس نے آکر انکی بیٹی انہیں تھمائی اور پھر چل دی۔

"میری بات تو سنیں میرے شوہر کہاں ہیں اور میرے گھر والے؟"

"بی بی وہ تو چلے گئے اور پیسے بھی نہیں دے کر گئے کچھ جو دوائیاں تھیں وہ بھی نہیں لا کر دیں اور چلے گئے کچھ بھی کیے بغیر۔"

"کیا چلے گئے؟نہیں ایسے کیسے چلے گئے پلیز زآپ بلا دیں باہر ہی ہونگے۔"

"بی بی میں نے کہا ہے نا وہ چلے گئے نہیں ہے تمھارا شوہر باہر اب اٹھو تم بھی جاو۔"

"پر میں کیسے اس حالت میں ایک۔۔۔ایک فون کال تو کرنے دیں مجھے۔"

"بی بی یہ ہسپتال ہے کوئی پی سی او نہیں جاؤ کام کرو بیڈ فارغ کرو ہمیں مریض شفٹ کرنا ہے۔"

"پر میں کیسے پلیز ایک فون کال مجھے ایک فون کال کرنی ہے میرے شوہر آجائیں گے پلیز۔۔۔"

"بھئی فائزہ دو اسے۔۔۔" فون ایک نرس دوسری نرس کو بولی تو اس نے کنول کو فون تھمایا گویا پتھر مارا ہو کنول نے کپکپاتے ہاتھوں سے اڑے رنگ سے فون نمبر ڈائل کیا جو دوسری بیل پر رسیو ہوا۔

"ہیلو یس زرباب چودھری ہیئر۔" وہ بے نیازی سے بولے تو کنول کا دل ڈوبا۔

"زرباب۔۔۔" ایک کمزور سی آواز انکے کانوں میں پڑی تو زرباب نے آنکھیں پھیریں۔

"کہو کیوں کیا ہے فون؟؟ کوئی خاص بات؟؟"

"خاص بات زرباب ہمارے ہاں اللہ کی رحمت نے جنم لیا ہے ہماری بیٹی زرباب آپ کہاں ہے آپ کب آرہے۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی جب کنول کی نند نے فون کھینچا اور زہر خندہ لہجے میں بولی۔

"اوو بی بی یہ ناٹک کسی اور کے سامنے کرنا لے آئے منحوس بیٹی اپنے جیسی اس دنیا میں۔سب سے پہلے تمھارے شوہر کا ہی ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور تو اس منحوس کے آنے کی خبر سنا رہی ہے خبر دار میرے بھائی کو فون کیا یہ منحوس تجھے ہی مبارک آئی بڑی مجھے لگا تھا بیٹا دے گی نسل بڑھائے گی مگر نہیں لے آئی لڑکی اپنے جیسی منحوس اس دنیا میں آئندہ فون نہیں کرنا سمجھی؟"

وہ بے حد نفرت سے بولیں کئی اتاولے آنسو کنول کی آنکھوں سے گر کر بچی کے چہرے کی زینت بنے۔

"آپا میری بات سنیں میں کہاں جاوں گی محض ایک بار مجھے ان سے بات کرنے دیں پلیززز آپا۔۔۔"

"بکواس بند کر اپنی مجھے بیٹا چاہیے تھا تو نے اسے لا کر بتا دیا یہ تو پیدا ہی منحوس ہوئی میری بائک چوری ہو گئی اور ایکسیڈینٹ بھی ہو گیا جہاں مرضی جا تجھے آزادی مل جائے گی اس کو میرے گھر نا لے کر آنا سمجھی تم۔" زرباب نے بری طرح جھڑکتے فون کاٹا کہ کنول تڑپ کر رہ گئیں۔

"زرباب۔۔۔" کنول نے تڑپ کر پکارا مگر آگے سے جواب ناپا کر وہ بلک بلک کر رو دیں اور ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا جو اپنی ماں کے رونے پر خود بھی رو رہی تھ۔ی کنول نے اسے بازوؤں میں لے کر اٹھایا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے۔

"تم تو رحمت ہو، اللہ کا حسین تحفہ، انمول ہیرا کیسے تم سے منہ موڑ سکتا ہے کوئی اتنی حسین ہو تم تو آج میرا رب مجھ سے بہت خوش ہے جو تمھیں میری جھولی میں ڈالا ہے۔ تم جان ہو میری بیٹی مبارک کنول چودھری۔" وہ اسکے ننھے سے ماتھے سے ماتھا ٹکاتی بول کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور وہاں سے اٹھ کر باہر چل دی۔

زمانے کی گندی نظر، ٹھوکریں نومولود اولاد وہ کہیں کی نا رہیں اگر صرف بچی ہوتی تو وہ سمجھوتا کر کے میکے بھی چلی جاتی مگر نہیں اب بچی تھی ذمہ داری تھی کنول کے پاس اسکے حصے میں میکے سے آنے والی کچھ رقم تھی جو اس نے زرباب اور گھر والوں سے چھپا کر رکھی تھی۔ وہ نکال کر کے اس نے کوئی اچھا سا اپارٹمنٹ لیا اور پھر اپنے سوا مہینہ وہیں نکالا بغیر

ہمسفر اور کھانے پینے کے وہ تو انکے والد تھے جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھے مگر وہ انکا بھی کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔
چھلہ نہاتے ہی وہ کسی اچھے جاب کے سلسلے میں باہر جاتی۔

سجنا باجوں ہار گئی
جگ نال پے گیا بیڑ
میرا کی میں کملی ہو گئی
تیری ہو گئی وے
میرے دلدار صنم
کیا تو نے کیا ستم
تیرے پیار میں ہوئے رسوا
ملا مجھے ایسا دھوکا
دل چیڑ دیا
کیوں تیرا اعتبار کیا
وعدہ تیرا جھوٹا
تو نے مجھ کو ہے لوٹا
تیرے پیار میں کہی کی نا رہے
کیسے میں سناؤں عشق کی یہ کہانی
تیری میری ادھوری رہی
تیرے ہاتھوں میں اپنی جان دے گی

تیرا اعتبار کیا

تو نے ایسا کیوں کیا

میری جان اب میری نا رہی

دھوکا تو نے ایسا دیا

دل چیڑ دیا

کیوں میں نے تجھے پیار کیا

حال:

وہ انہی سب سوچوں میں گم تھی جب اچانک ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں پڑی کہ رابیع نے جھٹکے سے چہرہ موڑا اور انکھوں سے پھسلتے آنسو صاف کیے اور اسے دیکھا جو بڑی فرصت سے وہاں کھڑے پتہ نہیں آسکی شان میں کون سے قصیدے پڑھ رہا تھا۔ اسکا چہرہ آنکھیں دیکھ کر شایان کی زبان کو بریک لگی اور غور سے اسے دیکھا جبکہ رابیع سیٹ سے اچھلی۔

"تت۔۔۔تم؟؟"زکام زدہ آواز، وحشت زدہ آنکھیں لیے وہ بولی شایان نے جھرجھری سی لی۔

"ہاں تو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟"وہ چاہ کر بھی تلخ نہیں بول پایا جبھی آرام سے ہی گویا ہوا رابیع نے اسے گھورا۔

"یہ جگہ میری ہے ڈانس تو کرنے سے رہی اپنی سیٹ سنبھالی ہے تم یہاں کس خوشی میں ٹپکے ہو؟؟"وہ گھور کر بولی

شایان نے اسے اور گھورا۔

"ایکسکیوزمی اپنی لڑاکا زبان کے جوہر اپنے پاس رکھو سیٹ نمبر 14 میری ہے تم یہاں مطلب مجھے تمھارے ساتھ سیٹ شئیر کرنی ہے نووے تم اس لائق نہیں کہ پیار سے بات کی جائے اور سیٹ شیئر کروں ناٹ ایٹ آل۔" وہ رخ موڑ کر کھڑا ہوا رابیع کا دل ڈوبا وہیں اسے گھورا۔

"پیار سے بات کرنے کے قابل نہیں؟ یہ منحوس ایک نظر دیکھنے کے قابل نہیں اسے اپنے پاس رکھوں؟" رابیع پھر سے کھوئی جب شایان مڑا۔

"اب بت بنے کیوں کھڑی ہو گئی؟" وہ دوبارہ بولا رابیع نے ہانپتے اسے دیکھا وہ وہی بیٹھ گئی۔

"آپ یہاں بیٹھ جایئے آپ کو کوئی دشواری نہیں ہو گی میری طرف سے۔" رابیع نے آرام سے کہا تو شایان نے اسے دیکھا۔

"یہاں؟؟" گویا حیرت سے وہ بولا تو رابیع نے اسے دیکھا۔

"نہیں ہمسایوں کے ساتھ یہ کوئی سکول کالج کی سیٹ نہیں ہے مسٹر پلین ہے اتنی دشواری ہے تو اتر جاؤ ورنہ چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔" رابیع نے بھی بھڑک کر کہا تو شایان نے دانت کچکچائے۔

"جتنی تمھاری زبان چلتی ہے اتنا آنکھیں چلاؤ تا کہ کسی سے ٹکراتی نا پھرو۔"شایان نے اس دن والی ٹکر پر چوٹ کرتے کہا تو رابیع نے اسے انگلی چبھوئی جس سے وہ اچھل گیا۔

"ییے ایکسکیوزمی۔۔۔" وہ جگہ سے اچھل کر بوکھلا کر بولا۔رابیع کو شدید ہنسی آئی اسکے بوکھلانے پر جبکہ وہ گھور کر رہ گیا۔

"یو پاگل لڑکی کیا تھا یہ؟؟"وہ ہلکا غرایا جب سامنے کھڑی ایئر ہوسٹس چلا کر بولی۔

"!!Sir you ticket please.What are you doing? take your seat"

ایئر ہوسٹس کے بولنے پر وہ ہوش میں آیا جبکہ رابیع نے ماسک اوپر کیا اپنی ہنسی روکنے کو شایان نے اسے ٹکٹ دکھایا ایئر ہوسٹس چیکنگ کر کے آگے بڑھ گئی۔اب مرتے کیا نا کرتے فلائٹ کا ٹائم بھی ہونے والا تھا وہ ٹیک آف کرنے والے تھے شایان کو نا چاہتے ہوئے بھی وہیں بیٹھنا پڑا مگر اس بار وہ اینڈ پر ہو کر بیٹھا تا کہ وہ کوئی حرکت نا کر دے جبکہ وہ اسکے گریز پر زور سے لب دبا گئی۔

"میرے ساتھ ہاتھ اور زبان کو لگام لگا کر بیٹھنا۔" فلائٹ ٹیک آف ہوتے ہی وہ بولا تو رابیع نے ہاتھ فضا میں بلند کر کے اسکے چہرے کے پاس جا کر روکا جبکہ وہ سیٹ کی بیک سے لگا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ؟"وہ اب کی بار غرایا رابیع کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ وہ اسکا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں لے کر اسکی کمر

سے لگا کر رخ مخالف سمت موڑ گیا اور جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

"چھوڑو مجھے پاگل آدمی کیا کر رہے ہو کیا کر رہے ہو یہ تم۔۔۔!!" وہ گھبرا کر بولی تو وہ مسکرائی۔۔

"مس رابیع چودھری اپنا انجام سوچھ کر ہی مجھ سے پنگے لینا بعد میں شکایت نا کرنا۔۔۔" وہ اسکے کان کے قریب ہو کر ہلکا غرایا رابیع خود مین سمٹی جبکہ وہ شیطان اسکی کان کی لو کو چٹکی کاٹتا سیدھا ہوا وہ تڑپ کر رہ گئ۔۔۔

"جنگلی کہی۔کا۔۔۔۔" وہ بڑبڑا کر سیدھی ہو گی اور بہتری اسی میں جانی اسے نا ہی چھیڑے جبکہ وہ اسکے گریز پر اب کی بار لب دبا گیا۔۔۔

صبح کا وقت تھا شاہ ولا کے لاونج میں کرنیں آب و تاب میں۔ جگمگا رہی تھیں ایسے میں باہر سے چڑ۔چڑ کی آواز سے گاڑی رکی تو ساری بیگم نے کچن کی کھڑکی سے باہر جھانکا کبھی ساتھ ہی ایک اور گاڑی آکر رکی سارہ بیگم کے چہرے پر فورا مسکراہٹ آئی اور جیسے کھل اٹھا وہ سب کچھ وہی چھوڑ کر بھاگی لاونج سے ہوتی پورچ کی جانب بڑھیں شاہ صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا۔۔

ارے یہ کہاں بھاگی جا رہی ہیں کونسا کیڑا کاٹ گیا اب۔۔۔؟؟؟ وہ خود سے ہی استفسار کرنے لگے جبکہ سارہ بیگم کے پاؤں باہر لاونج کی دہلیز پر ہی رکے انکے دونوں بیٹے اپنی بیویوں کے ساتھ عرصے بعد گھر آئے تھے وہ گہرا مسکرائیں اور آگے بڑھیں جبکہ سعیر ایان باہیں پھیلائے آگے آئے وہ بھاگی ان کی جانب ائیں اور انہیں وہی چھوڑتیں وہ آگے زر اور

عائزہ کی جانب بڑھ گئیں جبکہ ان دونوں نے منہ۔ کھولے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پیچھے مڑ کر ماں کو جو اپنی دونوں بہوؤں کو چٹاچٹ چومتی انہیں گلے لگا گئیں تھیں۔۔۔

میں بہت خوش ہوں بیٹا تم دونوں واپس آ گئیں گھر ایک دم سونا ہو گیا تھا پہلے تم۔ دونوں اور پھر ایہا گھر کاٹ کھانے کو دھورتا تھا بہت خوش ہوں تم لوگوں کو یہاں دیکھ کر وہ دوبارہ انہیں خود سے لگاتیں بولیں تو وہ مسکرا دیں۔۔۔

ہم۔ دونوں نے بھی آپکو بہت یاد کیا خالہ اب ہم آ گئے نہیں جائیں گے واپس اور اگر کچھ ہوا تو سعیر اور ایان بھائی کو واپس نکال دیے گا زر کے بولنے پر سعیر نے بروا چکا تئے وہی ایان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

ہاں ممانی میری بلا سے ایان کو۔ ابھی کک آؤٹ کر دیں نیور مائنڈ اب کی بار عائزہ نے شوشا چھوڑا ایان نے اسے دیکھا ۔۔

بیگم خیریت۔۔۔!!!!!! وہ دونوں مل کر بولے جبکہ وہ تینوں کھکھلا۔ دیں۔۔۔

یار مما ہم۔ بھی ہیں سعیر عاجز آ کر بولا تو سارہ بیگم نے مڑ کر انہیں گھورا اور بولیں۔۔

آ گئی ماں کی یاد۔۔۔۔!!! وہ تھوڑی ناراضگی سے بولیں سعیر نے آنکھیں ٹپٹپا کر انہیں دیکھا۔۔۔

ہاں تو ماں کو کونسی آتی ہے اتے ہی فائیر مارنا شروع کر دیے ہیں۔۔۔!!!! وہ ڈھٹائی سے بولا سارہ بیگم نے لب دبایا۔۔۔

بد تمیز اب کی بار اگر کچھ بھی کہا میری بیٹیوں کو تو گھر سے چلتا کروں گی جہاں مرضی دفعہ ہونا سمجھ آئی وہ سختی سے بولیں سعیر ایان نے منہ کھولے انہیں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں اپنی کوئی عزت نہیں ہے جب کہ زرش اور عائزہ کھی کھی کرتی اندر بھر گئیں۔۔۔

گھر کی رونق لوٹ آئی تھی اب ہر ایک کو سعیر کے ہاں اولاد کا انتظار تھا دن کٹتے نہیں کٹتے تھے دیکھتے دیکھتے 5 مہینے ختم ہو گئے اور چھٹا مہینہ لگ گیا سارہ بیگم اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتی تھی پلکوں پر بیٹھایا تھا اسے اور عائزہ نے بھی قصر نا چھوڑی اگر اپنی اولاد نہیں تھی وہ سب شوق زر سے پورے کرنا چاہتی تھی تبھی اسے سر آنکھوں پر بٹھار کھا تھا سب نے اب سارہ بیگم اسکی گود بھرائی کی تیاریوں میں مصروف تھی۔کہنے کو یہ ہندوؤں کے رسم تھی مگر۔بہلانے اور گھر کا۔ماحول ٹھیک کرنے کے لیے ضروری تھا کیا پتہ اسی بہانے اں یہا بھی اجائے آج ایان نے عائزہ کا اپونٹمنٹ لیا تھا اور اب اسے ڈاکٹر کے لے کر جانا تھا وہ سب کھانے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ایان ہی بولا۔۔

عائزہ سب چھوڑو شمائلہ دیکھ لے گی تم تیار ہو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔!!! وہ ہاتھ صاف کرتا بولا عائزہ نے اسے دیکھا ۔۔

ایان پلیز زمجھے نہیں جانا آپ چھوڑ دیں یہ ضد پلیز زمیں نہیں جا رہی وہ۔ضد کرتی بولی تو ایان نے اسے بے بسی سے دیکھا۔۔

کیا ہوا بیٹا کیوں جانا ہے ڈاکٹر کے خیریت۔۔۔!!!! سارہ بیگم نے اسے دیکھتے استفسار کیا تو ایان نے گہری سانس خارج

کی جب عائزہ بولی۔

دیکھیے نا ممانی ضد کر۔رہے ایان کہہ رہے اب تک ہمارے ہاں اولاد کی نوید نہیں آئی تو آؤ ڈاکٹر کے چلتے ہیں اگر کوئی ایشو ہوا تو بروقت پتہ لگ جائے گا۔۔۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے بیٹا وہ۔ سہی تو کہہ رہا ہے جاو تمھیں جانا چاہیے۔۔۔سارہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

پر ممانی نہیں پلیز زکیا جلدی ہے جب اللہ کو۔ منظور ہو گا سمجھائیں نا۔۔۔۔وہ۔رونی شکل بنائے بولی سارہ بیگم نے ایان کو دیکھا جبکہ وہ فورا بولا۔۔

مما پلیز زمیں نہیں مان سکتا مجھے ڈاکٹر نے پہلے بھی کہا تھا اور اس دن بھی سپیشلی کہا تھا آپ اپنی مسز کو لے کر آیئے مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے اور مما اس میں غلط کیا ہے آخر کل کو باہر والے باتیں سنائیں گے اس سے بہتر ہے پہلے ہی چیک کروایا جائے۔۔ایان نے سنجیدگی سے کہا زرنے اب کی بار اسے دیکھا۔۔

یہ تو اللہ کی دین تو ہے مگر اللہ فرماتا ہے میرے ہاتھ میں سب کچھ ہے تم کوشش تو کرو دیکھیے بھابی خدا نا کرے کوئی ایشو ہو گا ہمیں کس بات کی کمی ہے آپکو بروقت پتہ چل جائے گا اور جہاں تک میں نے آپکو جانا بچے بہت پسند آپکو جایئے اپنی اولاد اپنی ہی ہوتی ہے میری سو اولادیں آپ پر قربان مگر اس بات پر اپکو غلط کہوں گی آپ جایئے اور جا کر ڈاکٹر سے تفصیلی چیک اپ کروائیں اگر ایسا کچھ نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ کی دین میں ہم بھی راضی مگر ایشو کچھ بھی ہو سکتا ہے اس سے اور طبیعت ڈاؤن ہو سکتی ہے اور کئ مسائل اپکے باڈی میں ہو سکتے ہیں پلیز۔۔۔

سو آنو کی ایک بات یہی کہہ رہا ہوں اسے میں اب چلو بیگم۔۔۔!!! ایان نے اسے اب کی بار سختی سے کہا تو وہ سر ہلاتی تیار ہونے چل دی۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر شائلہ کے ساتھ مل کر زرنے کچھ برتن اٹھائے اور انہیں کچن میں۔ رکھا سارہ بیگم نے اسے منع بھی کیا مگر وہ لڑکی مانے تو تب ناہمشہ یہی بول دیتی کونسی پہلی عورت ہے جو ماں بننے والی کئ ہوتی ہیں ان کاموں سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

(عورت کو چاہیے کہ ان دنوں میں کام کرے کم از کم زیادہ نہیں مگر واقع خود کو ایکٹیور کھنے کے لیے اپنے بچوں کو ایکٹیو رکھنے کے لیے اس حالت میں ہاتھ پاؤں چلانے چاہیے جبھی بچہ بھی گردش کرتا اور چست رہتا ہے وہی پر کئ بیماریوں سے جان چھوٹ جاتی ہے جی ہاں۔ ہر وقت بستر پر پڑے رہنی سے کاہلی بڑھتی ہے بچے میں وہ عادت جاتی ہے جو ماں میں ہوتی ہے وہ بہت کچھ ماں سے اڈاپٹ کرتا ہے عادتیں ماں کا عمل،، اگر ماں موبائل کی جگہ قرآن پڑھے گی تو بچہ وہی عمل ل اڈاپٹ کرے گا،، اگر ماں کسی سے نفرت کرے گی تو بچے کا مزاج خود باخود اس انسان نے اپنی ماں کے مزاج سے وابسطہ ہو گا ماں ہر وقت ارام کرے گی بچہ بھی ہر وقت سوتا رہے گا اگر آپ جھکنے والے کام نہیں کر سکتیں تو کم از کم وہ کام ضرور کریں جو آپ سے ہو سکیں اس طرح آپ کے لیے بھی مشکل۔ ہو گی اور آپ کے بچے کے لیے بھی ماں موڈ سوئنگ سے بچ سکتی ہے ان چیزوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے) سارہ بیگم نے اسے چھوٹے موٹے کام دے رکھے تھے جو وہ۔ کرتی تھی اور دل لگا کرتی تھی اول تو وہ اسے کچھ کرنے نہیں دیتے تھے اگر یہ کام تھے تو وہ دل لگا کر کرتی تھی۔۔۔۔

اب بھی وہ کچن کا۔ کچھ سامان۔ سمیٹ کر باہر آئی اور سعیر کو لے کر بیک یارڈ میں چلی گئ کچھ دیر واک کرنے سعیر لے

تھام کر خود سے لگایا اور قدم قدم اسکے ساتھ واک کرتا میٹھی میٹھی باتوں میں مصروف رہا۔۔۔

زر میری جان اور کتنا چلو گئ تھک جاؤ گی اب آؤ اندر چلیں۔۔۔ سعیر نے کچھ دیر بعد اسے رکا تو زر نے اسے دیکھا۔۔

ہائے اللہ ابھی دیر ہی کتنی ہوئی ہے ابھی چلیں نا پورے 15 چکر لگاؤں گی جبھی مین ٹین رہوں گی اور بچہ بھی چشت ہو گا خالہ نے کہا ہے مجھے۔۔۔

یا اللہ مما نے بھی کسے تفصیلات بتا دیں۔۔۔!!! سعیر نے ماتھا پیٹا۔۔میری جان تم ضرورت سے زیادہ ایکٹیو ہو بچہ بھی ایسا ہو گا نہیں سست ہو گا اپنے ڈیڈی پر جائے گا تم چلو اندر۔۔

کیا مطلب مزاق اڑا رہے میرا نہیں آؤں گی۔۔۔!!!! وہ گھور کر بولی سعیر نے اسے رونی شکل بنا کر دیکھا۔۔

میری جان میں کیوں مزاق اڑانے لگا اور واک رات کے کھانے کے بعد کرتے ہیں پیاری بیگم یہ دوپہر کو کون کرتا اتنی گرمی ہو رہی۔۔۔۔

سیدھا سیدھا کہیں آپ تھک گئے گرمی لگ رہی مجھے کیوں کہہ رہے۔۔۔زر نے چکر کاٹتے کہا سعیر نے اسے دیکھا۔۔

ہاں بھئ اب چلو۔۔۔!! سعیر نے ہار مانی۔۔۔

دیکھا بے بی بہت سست ہیں آپکے بابا بلکل۔کوئی کام۔ڈھنگ سے نہیں ہوتا چلا۔بھی نہیں جاتا آپ جائیں۔۔۔

ارے ارے۔۔۔!!!!۔خبر ادر میرے بے بی کو میرے خلاف بھڑکایا میں بس اس لیے کہہ رہا تھا اتنے دنوں بعد گھر آئے ہیں اندر چلتے ہیں میری جان۔ڈیڈی کے پاس۔۔

اوو تو ایسے کہیں نا۔اچھا آپ چلیں میشن انہیں پانی دے کر۔اتی ہوں وہ پودوں کی جانب اشارہ کرتی بولی۔۔

نہیں معاف کرو گر مت جانا پھسل کر اندر چلو تم۔۔۔سعیر نے اسے تھاما۔۔

ارے نہیں گرتی اندر گھٹن ہو رہی اسے لیے باہر آئی قسم سے۔۔۔!!! وہ منت کے انداز میں بولی سعیر نے گہری سانس خارج کی۔۔

اچھا ٹھیک دیہان نے اوکے تمھیں پتہ ہے نا زرا سی اونچ نیچ کتوئی کتنا بڑا نقصان ہو گا اپنا خیال رکھنا دیہان سے چلا پھرا کرو میں تمھیں یہ کہتا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تمھارا مزاق اڑا رہا ہوں میں پاگل تھوڑی اپنے بیوی بچے کا۔مزاق بناؤں بسسس مجھے تمھاری فکر ہے دیہان سے۔۔

You both are so precious to me....!!!

وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھے انگوٹھے سے سہلاتا بولا زر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

ڈونٹ وری دیہان رکھوں گی کچھ نہیں ہو گا آپ ہے نا میرے ساتھ اور آپکا خیال کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہمیں۔۔۔!!! وہ

پیار سے گویا ہوئی سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

میں کچھ ہونے بھی نہیں دوں گا میری جان۔۔؛!! ٹیک کیئر اور جلدی اجانا جیسے طبیعت بہتر ہو۔۔۔!!!! اور اگر کچھ زیادہ ڈاؤن فیل کرو تو مجھے انفارم کرنا وہ اسکا ماتھا چوم کر اسے سہلا کر اندر کہ جانب۔ تھا پیچھے وہ مسکرا کر جھولے پر بیٹھی ۔۔۔

ایان اسے لیے ڈاکٹر کے پاس آیا تھا اور اب ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر کے تمام رپورٹس لیے اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔

کیا بات ہے ڈاکٹر سب ٹھیک ہے کوئی کامپلیکشن۔۔۔ ایان نے ڈر کر۔ پوچھا تو ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کی۔۔

مسٹر ایان۔۔۔!!! ڈاکٹر بول کر رکی اور عائزہ کو دیکھا۔۔۔

کہیے ڈاکٹر میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔!!!

مسٹر ایان مجھے جس بات کا شک تھا وہی ہوا کیونکہ یہ میری بہت پرانی مریضہ ہیں ان کی کنڈیشن سے مجھے شک ہوتا تھا مگر میں کچھ کہہ نہیں سکتی مگر اب جب رپورٹ واضح ہیں تو میں آپکو بتاؤں کہ عائزہ کے بے بی ووب یعنی بچہ عائزہ کے پیٹ میں۔ ارسولی ہے جس سے انہی۔ کنسیو کرنے میں مسائل پیدا ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ ایان کے سر پر بومب پھورا۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر تو اب یہ اس کا حل یا پھر۔۔۔!!! عائزہ تو سن کر خاموش رہی مگر ایان ہی ہمت کر کے بولا تو ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

پہلے پہل اسکا یہی حل۔ ہوتا تھا ایک آپریٹ کیونکہ اگر یہ بڑھتی رہی اور دائیوں سے ختم نا ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں کینسر جیسی بڑی بیماری ہو سکے اس وجہ سے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!! ایان کی جان پر۔بن۔ائی جبکہ کئی اتاولے آنسو عائزہ کے گر کر بے مول ہو گئے۔۔۔

مم،،،، مطلب کہ اب ہمیں آپریٹ لیکن ڈاکٹر اگر آپریٹ ہو گیا تو عائزہ کیسے۔۔۔؟؟؟ ایان کی زبان لڑکھڑائی جبکہ عائزہ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔

جی مسٹر شاہ انکی بے بی ووب رمو و کر دینی ہو گی اول تو ہم کوشش کرتے ہیں انہیں بہت اچھی مہنگی ادویات کا استع عمال کروائیں تا کہ یہ ارسولی یو نہی ختم ہو جائیں اور کچھ انجیکشن جو باہر سے امپورٹ ہوتے ہین ان سے انکا۔علاج کیا جائے مجھے بہت امید ہے یہ ختم ہو جائے گی کیونکہ پیٹ میں ارسولی بنے والی گوشت کی وہ گولیاں ہیں جو مختلف سائز کی ہو سکتی ہیں مگر زیادہ تر خواتین میں یہ رسولیاں وقت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جاتی ہیں اور ان کو کسی قسم کے علاج کی ضرورت نہیں پڑتی ہے

مگر 10 سے 15 فی صد خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر یہ رسولیاں بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی ہیں اور سائز میں بڑھنے کے سبب مختلف قسم کی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہیں اس لیے عائزہ کے لیے ابھی فلحال ضروری یہ ہے کہ یہ میری دی ہوئی کم۔ڈوز کا استعمال کریں جو ہیں تو مہنگی مگر اسکے لحاظ سے بے حد سافٹ اور بہت کم ایم جی کی اس کے علاوہ انہیں اپنی خوارک ٹھیک کرنی ہو گی جیسے کہ سبزیوں اور مچھلی کا استعمال مفید ثابت

مم،،،، مطلب کہ اب ہمیں آپریٹ لیکن ڈاکٹر اگر آپریٹ ہو گیا تو عائزہ کیسے۔۔۔؟؟؟ ایان کی زبان لڑکھڑائی جبکہ عائزہ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔۔

جی مسٹر شاہ انکی بے بی ووب رموو کر دینی ہو گی اول تو ہم کوشش کرتے ہیں انہیں بہت اچھی مہنگی ادوایات کا استعمال کروائیں تا کہ یہ ارسولی یونہی ختم ہو جائیں اور کچھ انجیکشن جو باہر سے امپورٹ ہوتے ہین ان سے انکا۔علاج کیا جائے مجھے بہت امید ہے یہ ختم ہو جائے گی کیونکہ پیٹ میں ارسولی بنے والی گوشت کی وہ گولیاں ہیں جو مختلف سائز کی ہو سکتی ہیں مگر زیادہ تر خواتین میں یہ رسولیاں وقت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جاتی ہیں اور ان کو کسی قسم کے علاج کی ضرورت نہیں پڑتی ہے

مگر 10 سے 15 فی صد خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر یہ رسولیاں بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی ہیں اور سائز میں بڑھنے کے سبب مختلف قسم کی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہیں اس لیے عائزہ کے لیے ابھی فلحال ضروری یہ ہے کہ یہ میری دی ہوئی کم۔ڈوز کا استعمال کریں جو ہیں تو مہنگی مگر اسکے لحاظ سے بے حد سافٹ اور بہت کم ایم جی کی اس کے علاوہ انہیں اپنی خوارک ٹھیک کرنی ہو گی جیسے کہ سبزیوں اور مچھلی کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے وزن کم کرنا اور ذہنی دباؤ سے بچنا بھی رسولی کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر نے ادوایات لکھتے اور کچھ ہدایات لکھتے اس کی جانب پرچا پکڑایا جو ایان نے لب کاٹتے تھاما اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

آپ مہینے بعد مجھے سے رابطہ کیجیے گا مینٹ دیکھوں گی اگر کوئی فرق محسوس ہوا تو ویلن گڈ اگر نہی۔تو کوئی اچھا علاج نکالیں گے۔۔

شیور ڈاکٹر۔۔۔!!! تھینکیو وہ کہہ کر اٹھا اور عائزہ کو دیکھا جو رو رو کر برا حشر کر چکی تھی۔۔

بی بریو و مسز ایان آپ چاہیں اس سے لڑ کر آپ اپنے بچے کو اس دنیا میں لا۔سکتی اپنی فیملی بنا سکتی ہیں امید رکھیں اور لڑ جائیں اس کانٹے سے ڈاکٹر نے تسلی سے کہا عائزہ نے کچھ بولے بغیر ایان کے ساتھ لگی اور باہر بھر گئی۔۔۔۔

۔جاری ہے۔۔۔۔!!!!!

السلامُ علیکم کیسے ہیں سب سوری ریڈرز ایک بار پھر لیٹ مگر میرا سر درد جائے نہیں جا رہا بہت زیادہ ہوتا ہے یہ بہت چھوٹی ایپیسوڈ ہے مگر دیکھیں میری صحت امپورٹنٹ ہے صحت نہیں ہو گی لکھوں کی کیسے دعا کریں میرا سر درد ٹھیک ہو جائے اچھا میں ایک اور بات کہ مین یہ کچھ بریک لے رہی ہوں شوق سے نہیں بسا طبیعت کی وجہ سے پلیز زز نو بیڈ کمینٹس پلیز زز زز پلیز زز پلیز زز زز زز زز زز فار گاڈ سیک میری مجبوری سمجھیں تین دن بھی چھوڑوں کی قسمے سہی ہو جاؤں گی چھوڑنے دیں مجھے میں جیسے واپس آؤں گی ایک سنیک کے ساتھ ضرور حاضر ہوں نگی اور ایپیسوڈ کے ساتھ اب یہ ناول مڈل مین ہے جلد اختتام کی طرف جائے گا کچھ جھٹکے ہین مگر بہت جلد ختم ہونے جھٹکے ختم ناول ختم تو دعا

کریے گا پلیززز میرے لیے۔۔۔۔میرا سر درد بہتر ہو جائے فون کم یوز کیا کریں بہت ہارن فل ہیں قسم سے

ع_____شق میں فنا

قسط نمبر 52

مصنفہ نیناں شاہ

اس ناول کے تمام جملہ حقوق نیناں شاہ ناولز اور انکی آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنے والے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا

تیری گلی جانا۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا۔۔

دل کو یونہہ بہلانا۔۔۔

روتے ہیں کیوں۔۔

پوچھے کوئی۔۔۔

دے کہ خوشی۔۔

لوٹے کوئی۔۔۔

دل توڑا کیوں بے وجہ۔۔

بکھرے ہیں ہم۔سو دفعہ۔۔

جھوٹے سب افسانے۔۔

اپنے سب بیگانے۔

ہو گا کیا آگے۔۔

خدا جانتا۔۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔۔

تیری گلی جانا۔۔

کنول چودھری رابیع کو لے کر اب ایک۔اپارٹمنٹ میں شفٹ تھیں جہاں پر کسی کو بھی آنے کی۔اجازت نہیں تھی انکے والد نے انکے لیے سیکورٹی کا اچھا انتظام کیا تھا جس سے گھر کے باہر۔بھی کوئی پرندہ نہیں پر۔مار۔سکتا سوا مہینہ جیسے تیسے گزر گیا تنگی سے افسردگی سے پھر سوا مہینے کے بعد کنول نے ایک۔اخری بار اپنے مائیکے والوں سے احسان لیا وہ یہ کہ اس کے بیٹی کو کوئی کیئر ٹیکر رکھوا دیں جو اسکا خیال رکھے خاص کر تب تک جب تک وہ گھر نا آجائیں مگر ان کے والد نے خود ہی اپنی نواسی کو اپنے پاس رکھا اور اس کا دن رات خیال رکھا کنول نے دن رات ایک کر کے کوئی اچھی جاب

ڈھونڈی تھی ایک اچھی جگہ پر وہ فیشن ڈائزنینگ کی جاب کرنے لگی جس کی سیلڑی اچھی خاصی تھی جی ہاں کنول نے آرٹس کی پڑھائی کی تھی وہ فیشن دائزئنر شادی سے پہلے تھیں اور بعد میں بھی ان نے اسی شعبے میں کوئی جاب ڈھونڈی اور رفتار فتا انکے دن پھرنے لگے اچھا کماتی اچھا کھاتی اپنی بیٹی کی بے حد اچھی پرورش کرتیں یہاں تک کے بغیر باپ کے وہ عورت اس بچی کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیتی رہی مگر ہاں زمانے پر طلاق کے دھبے سے ڈرتے ان نے زرباب چودھری سے بولا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اسے طلاق نہیں دیں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے مگر بیٹی کے نام سے نام جڑا رہنے دیں زرباب اور اسکے گھر والوں نے بہت دفعہ کہا کہ نہیں اس منحوس کے ساتھ ہم ہر گز نام نہیں جوڑ سکتے کل کو اور اونچ نیچ ہو گئ تو مگر پھر کنول کا ضبط ٹوٹا اور وہ دل برداشتہ ہو گئ اور ان نے صاف صاف کہہ دیا ان کا حق مہر دیا جائے اور تو اور کئ بار جو انکے والد سے رقم لی گئ ہے وہ لٹاو فورا جو خاصی تھی اور خلا کا کیس میں خود فائل کرو گی یہ سن کر اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے زرباب نے فورا سے پہلے اپنا ارادہ بدلہ اور اسے طلاق نادی البتہ ہر مہینے کچھ نا کچھ کر کے اپنی حیثیت کے مطابق اسے پیسے بھجوا دیتے بس رابیع کے لیے اسی دوران زرباب کی ماں بہن نے زرباب کی دوسری شادی کروائی اور وہ دوسری عورت کافی ماڈرن تھی اوپن مائنڈ جو شاید ان جیسے فضول اور اور دقیہ نوسی لوگوں کے درمیان نہیں رہ سکتی تھی پہلے کنول سونے کا۔ انڈہ دینے والی مرغی تھی اور اب محمل مگر کنول کنول تھی اور

محمل محمل تھیں زرباب نے شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد محمل سے بولا کہ وہ اسے کچھ پیسے دے دے تا کہ وہ ایک قرضہ اتار دے اور پھر جیسے اسے ملیں گے وہ اسے پیسے لٹا دیں گے مگر نہیں جیسے ہی محمل نے رقم سنی جو کروڑوں کی تھی محمل نے صاف کہہ ڈالا وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی اور اگر اسے کسی بھی قسم کا فورس کیا یا اس پر دباؤ ڈالا وہ فورا اس سے الگ ہو جائے گی اور پھر اس پر کیس کر دے گی۔۔۔۔ اب مرتے کیا نا کرتے ہر دفعہ یونہہ کنول کو پیسے بھیجنے پڑتے اور محمل کی باتیں سننے کو ملتی محمل کا۔ اس گھر میں رہنا۔ مشکل ہو گیا تھا وہ ان میں نہیں رہ سکتی تھی ہر گز نہیں ساس کو تو وہ پہلے دن ہی کہہ چکی تھی کہ میں آپ کا کوئی کام نہیں کر۔ سکتی البتہ اس نے خود ہی ان کے لیے کوئی کیئر ٹیکر کا انتظام کیا اگر کہا جائے احسان کیا تو غلط نا ہو گا جب نند کچھ بولنے لگی تو صاف صاف محمل نے بول دیا اپنے گھر رہا کریں اگر

آئندہ میرے کام میں ٹانگ اڑائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لیکن وہ بھی اسکی نند تھی آکر بیٹھ گئ وہی جیسے ہی وہ اس پر بوجھ بننے لگی تو محمل زرباب کو لے کر وہاں سے اپنے والدین کے حصے میں دیے گئے گھر میں شفٹ ہو گئ اور وہ اسے اپنے ماں بہن سے الگ کر گئ۔۔۔۔

اب شاید برائی کا انجام شروع ہوا تھا وہ دونوں تکلیف میں تھیں ماں سے بیٹا چھین گیا اور ماں اکیلی رہ گئ کیئر ٹیکر بھی چلی گئ جس کی فیس نہیں دی گئ تھی فائزہ زرباب کی بہن ماں کو۔سں منبھالنے لگی مگر انکی طبیعت گرتی چلی گئ بہت جلد وہ اپنی گرتی طبیعت کی وجہ سے دنیا فانی سے رخصت ہو گئیں جس سے فائزہ اکیلی تن تنہا رہ گئ بھائی نے رکھنے سے انکار کر دیا صرف محمل کی وجہ سے آئے روز کوئی نا کوئی ہائی ڈیمانڈ زرباب کی جیب کا ستیاناس کر دیتے دیکھتے دیکھتے وقت گزرا اور محمل پریگننٹ ہو گئ تب اس نے محمل کی حالت کو ند نظر رکھتے دھمکانا شروع کر دیا جو اگر بیٹی ہوئی تو مین تجھے طلاق دے دوں گا یہ سب اپنے نام کرواوں گا۔۔۔ محمل اس وقت چپ رہی بلکل چپ وہ اسکے گھٹیا پن کی تاب لاتی رہی لیکن جیسے ہی ڈیلیوری کا ٹائم قریب آیا اس نے تگڑے وکیل کر کے زرباب سے خلہ مانگی اور اسے 5 سال جیل کی کسی جھوٹے کیس اور بیوی کو مینٹلی ٹارچر کرنے پر جیل کی چکی پسوائی وقت نے کڑا امتحان لیا تھا سہی بدلہ لیا تھا ان سے نا اب یہ کام کا تھا نا کاج کا کئ سال بعد جب زرباب جیل سے واپس آئے تو سیدھا کنول کے گھر کا رخ کیا کنول کے پہلے ملنے سے منع کر دیا لیکن پھر ترا کھا کر انکے اتنا کہنے کی باوجود وہ ان سے ملی تو زرباب کہ والدہ قضائے الہیٰ سے وفات پا گئیں تھی جن کا کنول کو دلی افسوس تھا مگر کنول نے انہیں رابیع سے ملنے اور اس پر تمام حقوق سے عاری کر دیا مگر زرباب نے ہاتھ نا ہٹھایا کماتے رہے اور اسے ماہ خرچ بھیجتے رہے جسے کنول سنبھالتی رہی ایک روپیہ بھی اس پر رابیع کی کسی ضرورت اور تعلیم پر نا لگایا وقت گزر گیا رابیع کا میٹرک تکمیل پا گیا رابیع نے خود اپنے منہ سے اپنے باپ کو دھتکارا ھا بلکل اسہ طرح جیسے کی سال پہلے اسکے باپ نے اس نامولود سمیت اسکی ماں کو دھتکار کر زمانے کے دھکے کھانے کو چھوڑا شوہر ہونے کے ناطے کنول نے انہیں ایک اپارٹمنٹ لے دیا اور رابیع کی نفرت کی وجہ سے کہ ڈالا کہ چلے جائیں لندن یا پیرا کہیں بھی کنول نے ایک اور احسان اس شخص پر کیا وہ کی سال وہی رہنے لگا وہی بھیک مانگ کر یا کوئی چھوٹی

موٹی نوکری کی اور اب اکیلا کھاتا پیتا اپارٹمنٹ کا کرایہ دیتا رہا یہاں وہ دونوں بن باپ کے آج بھی عیاشی کی زندگی گزارتی جبکہ محمل اپنے بیٹوں کے سر پر موج کی زندگی بسر کر رہی تھی اگر کوئی لاوارث اور کوئی مشکل میں تھا تو زرباب تھا جو آج کئ سال بعد اپنی بیٹی کے سامنے آیا اسے ہارٹ پرابلم تھا جس کا کیس رابیع کو ملا تھا سنئیر ڈاکٹر سے رابیع نے بہت احتیاط اور دل سے ان کی سرجری کی اب وہ صحت یاب تھے بلکل اور راں بیع انہیں معاف کر چکی تھی اور اپنی ماں کے پاس واپس لا رہی تھی جانتی تھی ماں آج بھی رابطے میں ہے عشق کرتی ہے اسکی ماں اس بے وفا آدمی سے جو بیٹوں کے لیے دوسری عورت کے دامن تک چلا گیا اس لیے وہ اپنی ہر آنا ہر تکلیف کو نظر انداز کرتی اپنے باپ کو واپس ماں کے پاس لا رہی تھی۔۔۔۔

حال:

ایان عائزہ کو لے کر ہسپتال سے باہر آیا جو اب زار و قطار روئے جا رہی تھی سانس تک نہیں لے رہی تھی ایان نے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا خود فورا اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھا اور اسے دیکھا جو ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

۔۔۔۔

عائزہ،،عائزہ،،عائزہ بس کر دو میری جان کتنا رو گی کیا ہو گیا خدانخواستہ ڈاکٹر نے ناامید تو نہیں کر دیا میری جان ۔۔۔۔!!!! تم کتنا رو گئ ایسے وہ اسکے سر اپنے سینے سے لگاتا بولا تو وہ ہتھے سے اکھڑی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

ننن،، نہیں جھوٹ جھوٹ بولتی ہے یہ ڈاکٹر ایان ایسا کیسے ہو سکتا مجھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے،، مجھے آپ اچھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں مجھے نہیں معلوم میں ٹھیک ہوں ہمارے ہاں بچہ بھی ہو گا ایسا ممکن نہیں ہے ایان۔۔۔۔۔!!!! وہ چلائی ایان گھگھیا گیا۔۔

عائزہ میری جان دیکھو تمھیں کچھ نہیں ہوا ہاں تم ٹھیک ہو یہ چھوٹی سی پرابلم ہے یہ ٹھیک ہو جائے گی تم ایسے ناامید کیوں ہو رہی ہو رونا بند کرو یہ ڈاکٹر کہہ رہی ہے نا تمھیں دیہان رکھنا تم ٹھیک ہو جاو گی۔۔

ایان اس نے 50 پرسنٹ کہا ہے اس نے کہا ہے امید ہے میں ٹھیک ہوں ورنہ میں ساری زندگی اس کمی سے گزاروں گی کبھی آپ کو اولاد نہیں دے پاؤں گی آپ کو نفرت ہونے لگے گی ممانی جان ماموں جان سب برا بھلا کہیں گے بھانچ ہو گی میں جو ان کے بیٹے۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔!!!!! جانے وہ کیا کیا بکتی اس سے پہلے ایان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے چلاتے ہوئے اسے ٹوکا ۔۔ہوش میں آیئے عائزہ ایان شاہ آپ جان ایان ہیں ایان کی ملکیت اس کی محبت اسکا عشق آپ سوچھ بھی کیسے سکتی ہیں یہ بات کہ آپ کو کوئی اس قدر گھٹیا لفظ سے مخاطب کرے بھانچ نہیں ہیں آپ اور میں برداشت کروں مجھے اولاد کا لالچ نہیں ہے اگر تم مجھے اولاد نہیں بھی دیتی عائزہ میں ایان شاہ یہاں موجود تمام شے کو گواہ بنا کر کہتا ہو میں اپنی عائزہ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا کبھی بھی نہیں میری عائزہ سے میری زندگی مکمل ہے مکمل تھی اور مکمل رہے گی نا مجھے کسی کی ضرورت ہے نا ہو گی میرے لیے ایک عائزہ کافی ہے ہاں ایان کو مکمل کرنے کو اسکی عائزہ کافی ہے یقین رکھنا اپنے ایان پر عائزہ پلیز زز ایسا کبھی نہیں ہو گا کبھی بھی نہیں تمھاری اس بیماری کے ساتھ تمھارے ساتھ مل کر میں لڑوں گا اسے شہہ مات دے گے باقی اللہ کی مرضی میری جان آئندہ فضول سوچیں زہن میں بھی لائی بہت برا ہو گا ڈونٹ کرائے ناؤ

آئی لو یو ایان۔۔۔۔!!!!! وہ روتی ہوئی اسکے سینے سے لپٹ گی ایان نے گہری سانس خارج کرتے اسکے گرد بازو لپیٹا اور اسے سہلانے گیا جبکہ اسکے گھنے ریشمی بالوں پر لب ٹکاتا وہ خود کو پر سکون کرنے لگا۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔۔!!!! ہلکے سے سرگوشی کرتا مسلسل اسے ریلکیس کرتا وہ اسی طرح ڈرائیو کرتا آگے بڑھا۔۔
کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچا اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھا جو اب بھی اس سے چپکی مسلسل کسی گہری سوچ میں تھی زر جو سامنے ہی کل کی لائی بلی سے اٹھ پٹانگ حرکتوں میں مصروف تھی انہیں اندر آتا دیکھ انکی جانب چلی آئی اور عائزہ کو دیکھا۔۔۔

ہیے بھابی آپ آگئیں کیا کہا ڈاکٹر نے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟؟ وہ اسے دیکھتی بولی جو اس وقت شاید بات کرنے کی موڈ میں بھی نہیں تھی یا سن ہی نہیں رہی تھی۔۔

بھابی۔۔۔۔۔!!!!!! زر نے اسے اچھا خاصہ ہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی اور سامنے زر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟؟؟ وہ ماتھے پر بل لیے بولی زر نے غور سے اسے ملاحظہ فرمایا۔۔

کیا بات ہے بھابی اداس کیوں ہیں کیا ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ وہ اپنی دانست میں مزاق کرتی بولی عائزہ

نے سنجیدہ سا اسے دیکھا اور اس سے بولی۔

تم مجھے سے دور رہا کرو زر تمھارے لیے اچھا ہو گا میرے قریب بھی نہیں آیا کرو۔۔۔۔وہ قرب سے بولی زر کو جھٹکا سا لگا فورا اسکے پاس ہوئی جبکہ ایان نے بھی حیرت سے اسے سر جھکائے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بول رہی ہو عائزہ اسے تم،،اس نے کیا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ایان نے اسے سیدھا کیا تو زر۔فورا اسکے سر پر پہنچی۔۔

کیوں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں لیں اور قریب آ گئ نہیں رہوں گی دور ایسے کیوں بولا آپ نے کیا ہوا ہے ایکو۔۔۔۔؟؟؟ وہ خفا ہوتی ہلکا سا چلائی عائزہ نے گھورا اور چلائی۔۔۔

تمھیں بلکل سمجھ نہیں آ رہی زر میں نے کہا نا تم مجھ سے دور رہو تو بس دور رہو کوئی ضرورت نہیں میرے قریب آنے کی مجھ سے بات کرنے کی اپنا سایہ بھی نہیں تم کیوں میرے سائے سے بھی بچو بس اور کوئی فضول بات نہیں۔۔۔۔وہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ آگے بھاگی جب زر نے اسے روکنے کو فورا چیخ مار دی اور زمین پر بیٹھ گئ جس سے اسے سختی سے منع تھا سعیر جو اوپر کھڑے سارے کاروائی دیکھ رہا تھا اسے نیچے بیٹھتا دیکھ کچھ بولنے ہی لگا جب ڈرامہ سمجھ کر وہی چپ کر کے کھڑا رہا۔۔

اہہہہ۔۔۔۔۔!!!!!!! میرا پاؤں،،،، سعیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!! وہ سعیر کو پیچھے رکنے کا اشارہ دیتی خود چیخنے گئ سعیر نے اسے دیکھ کر لب دبایا وہی سمجھ نا آیا یہ کیا کر رہی ہے۔۔

گگگ،، گڑیا ایان جو حیرت اور صدمے سے سب دیکھ رہا تھا اسے چلاتا ہوا دیکھ مزید گھگھیا سا گیا۔۔۔
گڑیا واٹ ہیپنڈ بیٹا سٹینڈ آپ۔۔۔۔!!!! ہاتھ دو۔۔۔۔!!!! ایان نے اسکے آگے ہاتھ کیا جبکہ عائزہ کے پاوں میں کسی نے زنجیریں ڈالی تھیں اسکے گرنے کا خیال آتے ہی۔ اسکا کلیجہ منہ کو ایا وہ فورا مڑی جہاں وہ پاؤں تھامے بیٹھی تھی۔۔۔ عائزہ بھاگی اسکے پاس ائی اور اسکے پاس بیٹھ کر درد سے اسے دیکھا۔

پاگل ہو گئ تم کیا کرتی پھر رہی ہوں لگ گئ نا دیہان سے نہیں چلا جاتا تم سے جب تک پکڑے نا چلاو تم تب تک چلا ہی نا کرو مہربانی کیا کرو لگوا کی ناچوٹ کہاں لگی ہے۔۔۔۔وہ اپنا آپ سب بھول کر مکمل طور پر اسکی جانب متوجہ ہوئی اور اس میں گم ہو گئ زر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

پاؤں پر لگی ہے بہت زور سے موچ آ گئ ہے۔۔۔۔۔وہ رونی آواز میں گویا ہوئی کہ عائزہ نے ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا
۔۔

رونا مت شروع کر دینا انسان بنو اور سعیر کہاں ہے۔۔ سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔!!!!! بہرے ہو گئے ہو دفعہ ہو نیچے بیوی گر گئ ہے تمھاری۔۔۔۔

آ گیا۔۔۔ سعیر بوتل سے جن کی طرح سامنے حاضر ہوا اور زر کو دیکھا۔۔

بیگم آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟وہ گویا اتنے آرام سے بولا زر کا دل کیا ماتھا پیٹ لے جب کہ وہ پیٹ گئ سعیر نے دانت دیکھائے عائزہ دو منٹ میں سارا ماجرہ سمجھ گئ۔

کیابد تمیزی ہے یہ بھلا۔۔۔۔!!!! عقل نہیں ہے تم میں زرش شاہ ایسے کون کرتا ہے کیوں میرا امتحان لے رہی ہوں میری بات سمجھ جاؤ میری جان میرا سایہ بھی تمھارے لیے ایک دم۔ منحوس۔۔۔۔۔۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! ایان نے اسے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی دھاڑ کر رکا وہ یکدم چپ سی کو گئ۔۔

بھابی۔۔۔۔!!!!! یہ کیا گردان لگائے رکھی ہے آپ نے کیا بکواس ہے یہ کیوں کہہ رہی ہیں آپ یہ سب آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ اب کی بار زرنے سختی سے اس سے پوچھا وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ باہر ہنگامہ برپا ہوئے دیکھ سارہ بیگم بھاگی آئیں تھیں زر کو یونہہ نیچے بیٹھے دیکھ عائزہ کو روتے دیکھ انکا۔ کلیجہ منہ کو ایا۔۔۔۔
ارے یہ زر وہ زر کے بازو پر تھپڑ لگاتی بولی زر بازو ملتی فورا کھڑی ہوئی وہی سارہ بیگم نیچے بیٹھی۔۔۔۔
کیا ہوا ہے تم تو اٹھو نیچے کس خوشی میں بیٹھی ہو اوپر بیٹھو خبر دار نیچے نظر آئی دفعہ ہو اندر۔۔۔۔ وہ زر کو گھورتی ہوئی گویا ہوئیں زر نے رونی شکل بنا کر سعیر کو دیکھا سعیر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔
عائزہ کیا ہوا ہے بیٹا کیوں زار و قطار روئے جا رہی ہو ایان تم نے کچھ کہا۔۔۔؟؟ سارہ بیگم نے اسے گھورا ایان نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔

نہیں میرے یہ مجال میں نے کچھ نہیں کیا مما۔۔۔۔!!!! وہ ڈاکٹر۔۔۔ وہ کہہ کر چپ ہوا۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا کیا کہاں ہے ڈاکٹر نے کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔ سارہ بیگم اسے سہلاتی بولیں۔۔

پتہ نہیں دونوں میاں بیوی کیا پہیلیاں بجھوائے جا رہے ہیں سہی سے بتائیں تو بھابی بھائی کیا کہہ دیا اس منحوس نے میری بھابی کو جو تھم نہیں رہیں۔۔۔زرد وبارہ نیچے بیٹھتی جب سعیر نے اسے کمر پر لگا کر سیدھا کیا۔۔

تم اندر چلو بی۔بی باہر رکنا تمھارے بس کا نہیں ہم تمھیں سنبھالیں بھابی کو پوچھیں۔۔۔۔وہ غصے سے بولا زرروی۔۔

کیا بھئی اب وہ رو رہی ہیں آپ لوگوں کو اپنی پڑی ہے۔۔۔۔

بیٹا تم سیدھی کھڑی ہو۔۔۔!!! سارہ بیگم اسکی جانب متوجہ ہوئی جو سر جھکائے ان سے لیپٹی بس ایک ہی رونے کا شغل فرمائے جا رہی تھی۔

ممانی جان میں،،،،میرے پیٹ میں ارسولی ہے جس کی وجہ سے میں کنسیو نہیں کر پاؤں گی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بول کر ساری بات سارہ بیگم کو بتا گئی۔۔۔۔جس سے انکی گرفت سخت ہوئی اور اسے دیکھا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا اس میں رونے والی بات نہیں ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کبھی ماں نہیں بن سکتی ہر گز نہیں تمھیں پی سی اوڈی ہے میری جان
پی سی اوڈی۔۔پولیسسٹک اوورین ڈیسیز۔۔
اس میں اتنی بڑی کوئی بات نہیں ہے میرا بچہ اس میں ایگز بہت ایمیچور ہوتے ہیں جو اگر آپ کنسیو کر جاؤ تو ڈیوڑنگ بے بی برتھ وہ نکل جاتے ہیں بشرط یہ آپکا ویٹ کنٹرول ہو اور آپ اپنا کھانا ٹھیک رکھو اپنی خوراک ٹھیک رکھو مت خود کو ہلکان کرو عائزہ۔اللہ پر یقین رکھو۔۔

بلکل اور بھابی یہ کس قسم کی فضول بات کی ہے کہ میرے سایے سے بھی دور رہو تمھارے لیے میرا سایہ بھی خراب ہے یہ کیسی بے حد فضول گوئی تھی بھابی ایسا کچھ نہیں ہوتا کونسی صدی میں رہتی ہیں آپ یہ سب بکواس ہے اپنی سوچ کو بدلیں پلیز زمیں ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی آئی ہوں اور ہمشہ رہوں گی مجھے ہر گز خود سے دور رہنے کا نہیں کہیے گا --

ائم۔ بلیسڈ۔۔۔!!! ٹو ہیو ایان بھائی ان یو لائف عائزہ کو آدھا جملہ بولی تھی زرنے پورا کیا تو وہ سب مسکرا دیے۔۔۔

بلکل۔۔۔۔!!!! عائزہ نے فخر سے کہا ایان نے اسکے ریشمی بالوں پر لب رکھے اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ زر باہر ٹہلنے لگی۔۔

بی بی بہت ٹہل لیے اندر آیئے۔۔۔۔!!! سعیر نے اسے اندر کا راستہ دیکھایا وہ وہی بیٹھ گئ۔۔۔۔

ائم ناٹ بی بی سعیر میں نہیں آنا اندر میں موٹی ہو گئ اب مجھے واک کرنی یو گا کرنا میں پتلی ہو جاؤں گی۔

اووو محترمہ معاف کریے آپ یو گا کرنے کے چکر میں میرے بچے کا نقصان نا کریے گا میری جان آپ اندر چلیے ------

سعیر بہت ہی برے ہیں آپ قسم سے جب سے آپ اور یہ آپ کا بے بی آیا مجھے بھول ہی گئے ہیں آپ تو استغفرُللہ خدا

کی قسم میں تو جیسے ہوں ہی نہیں بی بی کر کے بلانا شروع کر دیا پیار ہی نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔وہ رونی شکل بنائے پیار بھرا شکوا کرتی بولی سعیر کو اس پر ڈھیروں پیار آیا۔۔

ارے یہ کس کمبخت نے کہہ ڈالا میری جان کہ میں آپ کو بھول گیا ہوں سعیر کو یاد ہی کیا رہ گیا میری جان ایک تم اور تمھاری زات اس میں ہی تو کھو گیا ہی سعیر اور یہ کس نے کہا کہ سعیر پیار نہیں کرتا سعیر تم سے پیار کرنے کے علاوہ کرتا ہی کیا ہے زر سعیر کو اور آتا ہی کیا ہے دکھتا ہی کیا ہے اپنی زر کی علاوہ کچھ بھی تو نہیں یہ دایونہ اسکی ہر نگاہ صرف تم تک تو رہ گئ اور اس بچے کے آنے سے میں بھولا نہیں ہوں اور خاص ہو گئ ہو اور وہ میں تمھیں بی بی کہہ کر تنگ کرتا ہوں میری جان کیونکہ مجھے سکون ملتا تمھیں تنگ کر کے اور تمھارے منہ سے ڈانٹ سن کر وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسکے ایک ایک نقش کو پیاسی نگاہوں سے چومتا بولا تو وہ مسکرا دی۔۔

اتنی باتیں کہاں سے سیکھتے ہیں آپ سعیر شاہ۔۔۔۔وہ اسکی مغرور سی کو کھینچتی بولی سعیر نے گہرا مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔۔

عشق کے حصار میں آ کر دیکھیے میری جان محبوب کی ہر ادا پر آپکی زبان خود شاعری کرے گی۔۔۔۔۔ایک دفعہ میری نگاہ سے خود کو دیکھیے آپ کو معلوم ہو گا کتنی عزیز اور دلفریب ہے میرے یار کی ہر ادا ہر ایک نقش۔۔۔۔۔۔اب کی بار وہ اسکی چہرے پر جھکتا بولا جب زرش نے گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔

سسس،،، سعیر۔۔۔۔!!!! کیا کر رہے ہیں آپ ہم لاونج میں ہیں باز آئیں۔۔۔۔۔وہ اسے رکتی بولی مگر وہ جن رکتا کہاں تھا جبھی جھٹکے سے اسے باہوں میں اٹھائے اندر کی طرف بڑھا جبکہ زر گھبرائی۔

سعیر تو میری طبیعت۔۔۔۔!!!!!! زر نے کمزور سے دلیل دی سعیر اسے روم میں لاتا مسکرایا۔۔

کمون میری جان۔۔۔۔!!!! آج بھی وہی کمزور سی دلیل آج بھی کیا شرمانا ساتھ دیجیے اپنی محبت کا۔احساس دلایئے اور اپنے محرم اور اس دیوانے کی محبت کو محسوس کیجیے۔۔۔۔۔وہ اسے بیڈ پر نیم دراز کرتا اس پر جھکا زر نے گھبرا کر آنکھیں میچیں جبکہ وہ اسکے پہلو میں اسکے قریب نیم دراز ہوتا خود بھی اسی میں سکون تلاش کرنے کی تگ و دو کرنے لگا ۔۔۔۔

ایان عائزہ کے لیے ویجیٹبل کارن سوپ خود بنا کر لایا تھا وہ کمرے میں اس وقت ارام کر رہی تھی وہ خود اپنے ہاتھوں سے شمائلہ (ملازمہ) کے ساتھ مل کر سوپ بنا کر لایا تھا اب کمرے میں۔ آیا جہاں وہ افسردہ سی بیٹھی اسی کا انتظار کرتی آنکھیں موندے بنڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی ایان مسکراتا اسکے پاس آیا اور آکر اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔

واٹ ہیپنڈ مائے لائف۔۔۔!!! پیار سے اسکے بال سمیٹتا بولا وہ مسکرائی۔۔

ایک بات پوچھوں اپنے گھٹنوں کے گرد بازو حمائل کرتی وہ ان پر چن ٹکاتی بولی ایان نے اسے دیکھا۔۔

دو پوچھیے حکم کیجیے۔۔۔۔!!!! میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔

آپ کو اگر میں نے اولاد نہیں دی تو پھر بھی مجھ سے یونہہ محبت کریں گے۔۔۔۔اسکے خدا شات جائے نہیں جا رہے تھے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔!!!! یک لفظی جواب نے عائزہ کی جان نکال دی۔۔

تت،،،تو دوسری شادی کریں گے،،کوئی اور لے آئیں گے میں منع نہیں کروں گی کیا میرے حصے کی محبت اسے دے دیں گے یہ بتا دیں بس اسکے ہاتھوں کو پکڑے وہ بلکل ڈرے ہوئے پنچھی کی طرح بولی ایان نے آنکھیں میچیں۔۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ عائزہ۔۔۔۔!! میں کچھ پوچھوں مجھے جواب دینا۔۔۔۔۔

پپ،،پوچھیے آپ۔۔۔۔۔!!! عائزہ نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا تم مجھے بانٹ لو گی اپنی محبت اپنا ہی عشق خود ہی اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے کی جھولی میں۔ڈال دو گی دیکھ پاو گی کسی اور عورت کے ساتھ مجھے۔۔۔۔

ا،،ا،،ایان۔۔۔۔۔!!!! وہ محض اتنا ہی بول پائی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔ایان نے فورا تڑپ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔۔

عائزہ نو میری جان۔۔۔!!!! سٹاپ کرائنگ۔۔۔!!!!! چپ بلکل۔چپ وہ اسے خود میں بھینچے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمر سہلاتا بولنے لگا جبکہ وہ ہچکیوں میں سموئے روئے گئ۔۔۔

ایان نہیں ایان ہر گز نہیں میں اپنے کھلونے نا بانٹوں ایکو کس طرح بانٹ دوں گی آپ تو شوہر ہیں میرے میری محبت میرا عشق آپ عشق کی اسیر ہوں میں کیسے خود آپ کو کسی اور نن،، نہیں وہ کانپ اٹھی تھر تھرا اٹھی تھی ایان نے اسے بامشکل کنٹرول کیا۔۔

عائزہ چپ ہو جاو میری جان جب زکر بھی برداشت نہیں کر سکتی تو کیوں،، کیوں فضول بات سوچتی ہوں پاگل ہو گئ ہو تم۔۔۔ کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہوں کہ سوچھ سوچھ کر عائزہ۔۔۔۔اب کی بار وہ سختی سے گویا ہوا عائزہ نے ہچکیوں سے روتے اسے دیکھا۔۔۔

تم مجھے اولاد دو یا نا دو تم ہر دم ہر پل میرے لیے یونہی اسی طرح عزیز رہو گی جیسے ہو میری متاع جان تم میری شریک حیات ہو میری بیسٹ فرینڈ اور بیسٹ فرینڈ کوئی ایک ہی بنتا ہے میری جان ہر کوئی نہیں اس لیے محبت کسی ایک سی ہوتی ہے ہر ایک سے نہیں تمھیں کیا لگتا مرد کے لیے بہت آسان ہے دوسری عورت کو قبول کرنا نہیں عائزہ مرد کو بھی دل۔چاہیے ہوتا اور جو مرد ہر جگہ دل پھینک دیں وہ مرد ہی نہیں ہوتے اس لیے میرے پر یقین رکھو میں تمھیں مایوس نہیں کروں گا تمھاری جگہ تمھارے ہے تمھاری تھی رہے گی بلکل اسی طرح جیسے یہ ایان تمھارا ہے تمھارا تھا اور تمھارا ہی رہے گا اسے اپنی عائزہ کے لیے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا سمجھی اب نو مور ارگیومینٹ کھانا کھاؤ اور ریسٹ کرو میں ہر پل تمھارے ساتھ ہوں تمھارا بن کر وہ اسے سوپ پلاتا بولنے لگا عائزہ نے پر سکون ہو کر آنکھیں میچ کر خود کو۔ریلکیس کیا اور سوپ پینے لگی۔۔۔

ایک پورا ہفتہ ہو گیا تھا اسے اس فارم میں آئے وہ کتنا خیال رکھتا اسکا اسکے کھانے کا اسکے پہننے اوڑھنے اسکی پسند ناپسند کا ایک بار بھی نہیں ایک ہی کمرے میں رہتے زبردستی کی یا اسکے قریب آیا وہ لے ایا تھا حق بھی رکھتا تھا مگر اس نے اپنا کوئی ہتھیار کوئی حق استعمال نہیں کیا تھا اس پر زبردستی مسلط نہیں کی تھی اگر وہ باہر آنا جانا چاہتی تھی تو وہ خود لے کر جاتا اول تو وہ جاتی نہیں تھی مگر کسی کام کے لیے جانا۔پڑتا وہ اپنی نگرانی میں لے کر جاتا اور لے کر آتا۔۔۔

اب بھی وہ فرصت سے کمرے میں بیٹھی تھی اول تو وہ اس سے بات کرنے سے گریز کرتی وہ بلاتا تو گویا جواب بھی یونہہ دیتی جیسے پتھر مار رہی ہو وہ رات کا کھانا لیے اوپر اسکے پاس ہی کمرے میں چلا آیا آکر ملازمہ سے کہا اسکے سامنے ٹرے رکھے ملازمہ نے ہدایت کے مطابق اسکے سامنے ٹرے رکھی جس میں کھانے کی ہر چیز موجود تھی مگر وہ رخ موڑ گئ احان نے اسے دیکھ کر گہری سانا خارج کی۔۔

کھانا کھالو۔۔۔!! اتنا ہی کھا گیا اگر وہ نہیں بلاتی تھی وہ کونسا اسکے پاؤں پڑے جا رہا تھا ایک دو بار بس دن میں مخاطب کرتا اس سے کئ زیادہ ایٹیٹیوڈ تو وہ اسے دیکھاتا تھا وہ دنگ رہ جاتی۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔!!! دو لفظی جواب میں ہی بات کا اختتام کرنا کوئی ایہا سے سیکھے۔۔۔

پھر بھی کھالو حکم سمجھو یا کچھ بی نہیں کھایا تو زبردستی کروں گا چوائس از یور زناؤ۔۔۔۔

آپ کو آتا ہی کیا ہے اور زبردستی اور دھونس جمانا۔۔۔وہ بڑبڑا کر کہتی سیدھی ہوئی احان نے آنکھیں میچیں مگر کچھ نا بولا جب وہ پھر بولی۔۔۔

پتہ نہیں یہ زبردستی کب ختم ہو گی زبردستی کی بیوی بنالیا اور کب جاؤں گی اس قید خانے سے میں گھر واپس۔۔۔۔وہ نا چاہتے ہوئے اب اسکے غصے کو اپنے غصے سے ہوا دے رہی تھی احان کی آنکھیں محض دو سیکنڈ میں لال۔ہوئی تھیں وہ اسے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر وہ مجبور کرتی تھی کہ وہ اسے جنون میں اکر ضرور کچھ بولے کچھ کہے شاہد یہ اسکا نیچرل ریکشن تھا۔۔۔

کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔!!!!! وہ کھانا کھانے پر زور دیتا شعلہ بار آنکھوں سے اسے گھورتا بولا اسکی نگاہوں کی تپش سے وہ وہی بیٹھی جھلس کر خود مین سمٹی تھی اور فورا ہاتھ بڑھا کر نوالا منہ میں ڈالا تھا جبکہ وہ یونہی صوفے پر بیٹھے لبوں پر مٹھی بنا کر ٹکائے اسے گھورنے میں مصروف تھا جب اسنے کھانا کھالیا تو وہ اس سے مخاطب ہوا۔۔

کل کورٹ کی ڈیٹ ہے تیار رہنا کورٹ جانا ہے کل دودھ کا دودھ پانی کا۔پانی ہو جائے گا پھر فیصلہ کر لینا تمھیں طلاق چاہیے ہو گی تو وہی کسی بھی وکیل سے بات کر لینا ہاتھ تک نہیں لگایا تمھیں خدا کی قسم رات کی تاریکیوں میں بھی تمھیں دیکھ کر آپنی انکھوں کی دید بجھائی ہے تمھیں ہاتھ لگائے بغیر ورنہ۔موقع اور حق دونوں تھے میرے پاس کچھ استعمال نہیں کیا جتنی پاکیزہ اور صاف تمھیں گھر سے اٹھا کر لایا تھا آج بھی تم اتنی ہی پاکیزہ ہو اپ نے آپ کو مینٹل تیار رکھنا اول تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ میرے حق میں فیصلہ آئے گا مگر اس دنیا میں اکثر سچ انسان کے قبر میں جانے کے بعد سامنے آتے ہیں ہو سکتا ہے کل میں بے گناہ ثابت نا ہو سکوں اور مجھے کوئی سزا ہو جائے مجھے عمر قید پھانسی کچھ بھی ہو سکتی ہے اس لیے ایک وعدہ کرنا بس رونا مت اور خود کو ہمشہ خوش رکھنا تمھاری یہ خوشی مجھے بہت عزیز ہے تمھارے ہر

مسکراہٹ کے صدقے روز مر جاؤں میں لیکن میں رہا لالچ کا مارا اس مسکراہٹ کو دیکھنے کے لیے روازنہ جینا پسند کرتا ہوں اور پھر تمھارے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں مرنے بھی نہیں دیتی۔۔۔۔۔اہہہہہ۔۔۔۔وہ کہہ کر کا اور ایک لمبا سانس خارج کر کے آنکھوں کا کنارہ صاف کیا ابیہا تو یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی اسکا ہر ایک لفظ اسکے دل پر موم۔بتی کی موم کے مانند گر رہا تھا۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا خوش رہنا اسے کہاں اتا تھا اسکے بغیر خوش رہنا،،،وہ کہتا تھا رونا مت اسے اسکے بغیر کرنا کیا اتا تھا وہ رہ سکتی تھی آئے دن وہ گھر جانے کی گردان لگاتی تھی مگر رہنا تو یہی جاتی تھی مسلئہ تو خاموشی تھا جو اس ظالم آدمی نے اختیار کر رکھی تھی عرصہ ہو گیا تھا اسے جی میری جان پکارے میری انوسینٹ ساؤل پکارے وہ پکارتا ہی نہیں تھا اپنی ہی کرم نوازی تھی ابیہا کے کی اتا ولے آنسو نکل کر گال پر بہہ گئے احان تڑپ گیا۔۔۔

میں نے تمھیں کہا ہے رونا مت ابھی سے رو گئ تو جیل توڑ کر ایک اور مجرم بن کر باہر آجاؤں گا کیوں نہیں چپ ہوتی میں تو تمھیں تکلیف دی ہے ہر مرحلے میں ہر دفعہ ہر جگہ تو نفرت کرو نا مجھ سے مجھ سے شدید نفرت کیوں نہیں کرتی تم ۔۔

احان۔۔۔۔۔!!!!! وہ تڑپ کر چلاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی احان فورا اٹھ کر اسکی جانب آیا اور اسے خود مین بھینچا اسکے گھنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟؟اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ بے حد پیار سے گویا ہوا وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی جبکہ

اسے دور جانے کے خوف سے وہ کپکپاتی ہوئی اسکی شرٹ دبوچ گئ جیسے وہ ابھی منظر سے غائب ہو جائے گا۔۔

ایہاتم مشکل کرو گی اپنے لیے اور میرے لیے بھی۔۔۔!!!! وہ خود کانپتا بولا ایہانے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیاچاہتی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟؟ کبھی کہتی ہو جانے دوں جب مہلت دیتاہوں تو رو رو کر حشر بگاڑ لیتی ہو آخر چاہتی کیا ہو

۔۔۔

احان مجھے مت چھوڑیے۔۔۔!!!! میں مر جاؤں گی احان ایہامر جائے گئ۔۔

اشششش۔۔۔!!!!!! خبر دار میری ایہا کو کچھ نہیں ہو گا احان کے جیتے جی تو۔ بلکل نہیں۔۔۔۔

جب احان ہی چلے جائیں گے ایہا کہاں رہے گی کیا کرے گی ایہا احان۔۔۔۔!!!!!! وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی احان نے زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

جب مجھے سزا ہو گئ تو کیا کرو گی میری جان۔۔۔!!!! کہاں جاؤ گی کس کس سے لڑو گی جو قسمت کو منظور ہو گا وہی ہو گا

۔۔۔

لڑ جاؤں گی ہر ایک سے قسمت سے بھی خدا سے بھی سب سے۔۔۔!!!! سب سے لڑ جاؤں گی اپکو نہیں چھوڑوں گی دنیا کی کوئی سے بھی عدالت آپکو قاتل جھوٹا کچھ بھی کوئی مجرم ٹھہرادے میری عدالت میں آپ میرے سچے پاکیزہ ہم

سفر میرے احان ہیں۔۔۔۔۔میں نہیں مانتی کسی بھی عدالت کو ان میں سے مجھے کسی سے بھی لڑنا ہو گا لڑ جاؤں گی لیکن آپ کو نہیں چھوڑوں گی آپ سے ہی تو میرا وجود ہے آپ ہیں تو ایہا ہے۔۔

تم نے مجھے سرخرو کر دیا اب مجھے کسی عدالت کے فیصلے کی ضرورت نہیں جان احان کیونکہ تم نے مجھے سرخرو کر دیا کوئی کچھ بھی کہے میری ایہا کو مجھ پر یقین ہے تو میں کیوں کسی کی پرواہ کروں تم ہو تو میں سب سے لڑ جاؤں گا میری جان تم طاقت ہو میری اور سب سے بڑی کمزوری میں جو ایک بار تم مجھے قاتل کہتی یہ احان سولی چڑھ جاتا خود۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا میرے احان کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے تو یہ تو اتنی بڑی بات ہے اور ایہا کو احان کے علاوہ کون چاہ سکتا ہے ے ایک احان ہی تو ہے جسے ایہا کو چاہنے کا ڈھنگ آتا ہے کسی کو نہیں آتا کسی کو بھی نہیں کوئی نہیں چاہ سکتا اں ایہا کو یونہہ جیسے احان چاہتا ہے میں کسی کو احان کے علاوہ خود کو چاہنے کی اجازت نہیں دے سکتی تو احان اسکا ہاتھ کیسے تھام سکتی ہوں۔۔

ایہا۔۔۔۔!!!!! وہ لاجواب ہوا تھا اسکی چاہت پر اسکے عشق پر جبھی فورا اسے خود میں بھینچا اور اسے محسوس کرے گیا جبکہ وہ آج اسے سرخرو کرتی اپنے عشق کی داستان رقم کرتی گئ احان اسے محسوس کرتا سنے گیا۔۔۔

وہ اس وقت کمرے میں۔بند مصروف سی کتاب پڑھ رہی تھی جبکہ عالیان آفس کے کام سے گیا ہوا تھا شایان آنے والا تھا اس نہیں ٹینشن تھی کہ کچھ بھی گڑبڑ ہوئی بھائی جان لے لے گا کبھی دن رات محنت کرتے وہ سب۔۔۔

وہ بیٹھی اس وقت کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب ان نان نمبر سے اسے کال ریسیو ہوئی مشانے فورا کال ریسیو کی اور بے دھیانی میں۔ بولی۔۔۔

ہیلو یس مشا عالیان سپیکنگ۔۔۔۔ وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوئی تو سامنے سے جواب سن کر۔ رونگھٹے کھڑے ہوئے اس نے فورا گہرے سانس لیتے کال کاٹی۔۔۔

یس بے بی آئی ناو۔۔۔۔!!! اتنا بولنے کی دیر تھی مشانے کال کاٹی اور وہاں سے سیدھا نیچے کی جاب بڑھی جب آخری تیسری سیڑھی سے پیر پھسلا وہ ڈائیر کٹ نیچے پہنچی تھی۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔۔!!!!!! مشا کی چیخ قریشی ولا کی دیواریں ہل۔ گئی۔ جبکہ سامنے سے آتا عالی فورا اسکے قریب آیا۔۔

مشا میری جان۔۔۔۔!!!!! وہ فورا اسکے قریب آیا اور اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔۔

مشا،،، مشا واٹ ہیپنڈ آر یو او کے میری جان۔۔۔۔!!!! عالیان نے گھبراتے ہوئے اسکے ہاتھ ملے۔۔

عع،،، عالی پی۔۔ پین۔۔۔۔ اہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!! وہ۔ پیٹ پر ہاتھ رکھے جھکے بولنے لگی عالیان نے فورا اسے اٹھایا اور سیدھا باہر کی جناب بھاگا۔۔

مشامیری جان بی بریو کچھ نہیں ہو گا ریلکیس۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔۔

عالی بہت پین۔۔۔۔ایہہہہہہہ۔۔۔۔۔۔!!!! وہ درد کے مارے کچھ بولنے سے بھی قاصر تھی جبکہ عالیان اسے لیے فورا ہسپتال کی جانب بڑھا۔۔۔کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ ہسپتال پہنچا ڈاکٹر فورامشا کو لیے ہسپتال کے آئی سی یو وارڈ میں گئ تھی پیچھے عالیان کا انگ انگ اسکے لیے دعا گو ہوا جبکہ دل دھڑک دھڑک کر آکر آنے کو تیار تھا وہ گری اتنا برا تھی آگے کی کوئی بھی سوچ آتے اسکا ہوا وجود پسینے میں نہایا تھا۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔ آ گئے ہم میری پیاری رائٹر کی طبیعت بھی ٹھیک ہو گئ کیسے ہیں آپ سب بھوجو تو جانو میں کون مجھے یاد کیا کیا ہی ہو گا میرے بغیر دل کہاں لگتا آپ سب کا تو کیسی لگی آج کی قسط کمینٹ کر کے بتانا سب ورنہ رائٹر بگڑ جاتی ہے

۔۔۔

آپ سب کا معصوم سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔

ع_____شق میں فنا

قسط نمبر 53

مصنفہ نیناں شاہ

اس ناول کے تمام جملہ حقوق نیناں شاہ ناولز اور ہماری آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنے اور اسکاپی ڈی ایف بنانے والے کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔۔۔اس کا یہ مطلب نہیں میں لکھ دیتی ہوں بات ختم جو لوگ بنا چکے ہیں وہ اب حساب چکائیں گے۔۔۔۔۔

وہ۔اس وقت ہسپتال کے کاریڈور میں کھڑا شدید ٹینشن میں بس مشا اور اپنے بچے کے لیے خیر خیریت کی دعا کر رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو ورنہ مشا جس طرح گری تھی اور جتنا خون بہہ چکا تھا وہ کچھ بھی الٹا سوچنا نہیں چاہتا تھا عالی نے گہری سانس بھری اس وقت تو سانس لینا بھی شدید دشوار لگ رہا تھا کچھ ہی دیر گزرنے کے بعد جب ڈاکٹر باہر آئی تو عالیان فورا انکی جانب لپکا اور ان سے مخاطب ہوا۔۔

ڈاکٹر آل رائٹ کوئی ٹینشن کی بات تو نہیں وہ ٹھیک تو ہے اور بے بی وہ کیسا ہے۔۔۔۔؟؟وہ ایک ہی سانس میں اکھٹے استفسار کرے گیا ڈاکٹر نے مسکراتے اسے دیکھا۔۔

مسٹر قریشی۔۔۔اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے اپکا۔بچہ بچ گیا یقین کریں ایک وقت میں ہمیں بھی یو نہی لگا کہ شاید ہم آپ کا بچہ نہیں بچا پائیں گے مگر خون دینے کے بعد کافی اثر اہوا اور الحمدللہ کیس سولو ہو گیا مگر انہیں بہت گہری اندرونی چوٹ آئی ہے اس وقت آپکی مسز کا مکمل بیڈ ریسٹ کرنا ضروری ہے ڈیلیوری تک ورنہ ائم سوری تھوڑی سے بھی اونچ نیچ ہوئی تو بد قسمتی سے ہم کچھ نہیں کر پائیں گے کوشش کریں سڑھیوں سے گریز کریں یہ اور پرہیزی کھانا کھلائیں انہیں جس میں۔ کیلریز نا ہونے کے برابر ہوں کمپلیٹ بیڈ ریسٹ مسٹر عالیان اب آپکے بچے کو بچانا اور اسکا خیال رکھنا اسے دنیا میں لانا آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے خیال رکھیں اور ہاں آپکی مسز کا بلڈ پریشر آسمان چھو رہا ہے یعنی ہائی بلڈ پریشر آپ جانتے ہیں کہ وہ کس سٹیج میں ہیں انکے لیے بی پی کا بڑھنا جس قدر خطرے کی علامت ہو سکتا ہے پھر بھی اگر انہیں کوئی سٹریس ہے تو آپ انہیں ریلکیس کریں تاکہ وہ مینٹلی اور فیزیکلی دونوں تندرست رہیں سمجھ رہے ہیں آپ ۔۔۔ڈاکٹر نے ایک لمبا پیراگراف عالیان کو۔ سمجھایا عالیان نے ہاں میں سر ہلایا اور ڈاکٹر سے دوائیوں کا پرچھا پکڑے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مشا کی ڈرپ ختم ہوئی تو عالیان اسکی دوائی لے کر آیا اور اسے دیکھا جو موندی موندی آنکھیں کھولتی درد سے دھوری ہونے کو تھی اس پر ہاتھ جمائے وہ اسکے چہرے کا معائنہ کرتے اس سے مخاطب ہوا۔۔

لیٹی رہو کوئی ضرورت نہیں اٹھنے کی۔۔۔ماتھے پر بلوں کا جال بچھائے وہ زرا سختی سے گویا ہوا مشا نے نا سمجھی اور تکلیف سے اسے دیکھا۔۔

عالی۔۔۔!!!!! وہ اسے دیکھ کر ڈرپ لگے ہاتھ کو اسکے گال پر رکھتی ہوئی بولی عالی نے ہنوز ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا ۔۔

ہممم۔۔۔!!!!! ایک آئی بروا چکاتے عالیان نے اسے دیکھتے ہوئے سرسری سا بولا تو مشا کا دل کیا اس سے لپٹ جائے۔

عالیان میرا بچہ،،،میرا بچہ ٹھیک ہے نا عالیان کچھ تو بولیں کیا ہوا میں یہاں۔۔۔؟؟؟

تمھیں۔ نہیں پتہ کیا ہوا ہے مشا عالیان قریشی۔۔۔!!!! کیا ضرورت تھی بیڈ سے پیر نیچے اتارنے کو اور بھاگ کر سڑھیاں اترنے کی ایسی کیا آفت آ گئ تھی جو بھاگ کر تم نیچے اتری تب خیال نا آیا اپنے بچے کا اپنا بولو۔۔۔۔وہ اسکا بازو دبوچتا ہوا غرایا مشا مزید سہم سی گئ۔۔

عع،،عالیان۔۔۔!!! وہ سہمے انداز میں گویا ہوئی عالیان نے اسے گھورا۔۔

ایسا کیا ہے جو تمھارا سٹریس کم نہیں ہو رہا آئے دن تمھارا بی پی بھر جاتا ہے ایسا کیا طوفان آیا تھا کہ تم سڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آنے لگی بکواس کرو۔۔۔۔۔

ع،،عالی۔۔۔!!!! وہ درد اور سہمے انداز میں اکھرتے سانس سے گویا ہونے لگی عالیان کی گرفت فورا ہلکی ہوئی جبکہ وہ پھوٹ کر رو دی عالیان نے سختی سے آنکھیں۔ میچتے خود کو کنٹرول کیا اور اسے سر پر ہاتھ رکھے خود میں ن بھینچ کر اسکے لمبے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔

مشا کچھ تو بولو کیوں بھاگے آرہی تھی تم اور کیا ٹینشن ہے کچھ تو شئیر کرو یار۔۔۔ہر بار کی دفعہ دہرایا ہوا سوال اب پھر دہرایا تو وہ ہچکیاں لیتے اس سے مخاطب ہونے لگی۔۔۔

عع،،عالی میں بہت پریشان ہہ،،ہوں عالی مجھے رر،،رانگ نمبر تنگ کرتے ہیں عالی وہ۔۔۔!!!! وہ۔۔۔وہ ہیچکیوں میں گویا کچھ مکمل طور پر بول نا پائی جب اچانک اسکی طبیعت دوبارہ بگڑنے لگی اسے درد اٹھنے لگا عالیان نے اسے بہت سہلانے کی کوشش کی مگر درد بھرتا گیا اور وہ گہرے سانس لیتی بیڈ پر ڈہہ سی گئ۔۔

ڈاکٹر۔۔۔!!!!! ڈاکٹر۔۔۔!!!! عالیان اسکے مسلسل ہاتھ ملتا چلائے گیا جب نرس نے ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر نے آکر فورا اسکو ریلکس کا انجیکشن دیا اور اسکی زبان کے نیچے بی پی کی گولی رکھی جس کا بی پی دوبارہ بڑھ گیا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر قریشی وہ ٹھیک نہیں ہیں ایکو۔ایکا بچہ نہیں چاہیے یا پیارا نہیں آپ مجھے بتادیں میں خود ابارشن ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔!!!!!! وہ اسکے بات بیچ میں اچکتا دھاڑا ڈاکٹر بھی سہم گئ۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہیں آپ دماغ چل گیا کونسا باپ ہے جو اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا ہے مجھے پتہ تو چلے اسے مسلئہ کیا ہے وہ شئیر نہیں کر رہی اب میں کیا کروں۔۔وہ غصے سے چیختا ہوا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

دیکھیے مسٹر عالیان قریشی آپ کو اگر انکا خیال ہے تو مہربانی آپ ان سے پیار سے آرام سے گویا ہوں تاکہ وہ سب بتائے اگر پھر بھی نہیں تو انہیں سائیکٹرسٹ کے پاس لے جائیں وہ خود ان سے پوچھ لیں گی تاکہ یہ خود کو نارمل رکھ سکیں

آپ کے بچے کے لیے بہت خطرناک ہے یہ۔۔۔

شیور ڈاکٹر آئی ول ٹرائے مائے بیسٹ۔۔۔۔!!!! عالیان نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی اور مشا کے پاس بیٹھا جہاں وہ پھر نیم بیہوشی میں تھی اب جب اسے ہوش آتا وہ تب ہی یہاں سے نکلنے والا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ائیر پورٹ میں موجود تھے انکے فلائٹ موسم شدید خراب اور بارش کی وجہ سے روک دی گئ تھی اب تھوڑا موسم بہتر ہوا تو شایان اور رابیع دوسری فلائیٹ سے واپس آنے والے تھے وہ اس وقت ائیر پورٹ کی ویٹنگ ایریا میں بیٹھی شایان کے ساتھ اور باقی سب مسافروں کے ساتھ فلائیٹ کے انتظار میں تھی جبھی شدید بھوک کے احساس سے پیٹ میں چوہے کودنے لگے رابیع نے کافی دیر انتظار کیا مگر پھر اٹھی تو شایان نے اسے دیکھا جسے کچھ دیر پہلے ہی کچھ لڑکے ہیرس کر رہے تھے جس کی اچھی واٹ اس نے خود لگادی تھی اب تو یقین ہو گیا تھا کہ اس لڑکی کی اپنے قد سے لمبی زبان اسکے منہ میں پائی جاتی شایان نے اسے دیکھ کر گندی شکل بنائی اور اس سے مخاطب ہوا۔۔

اب کس کو ڈسنے میرا مطلب کہاں جا رہی ہو کس کی شامت آئی ہے۔۔۔؟؟ جانے کیوں اسے اس سے پنگا لینے میں مزا آنے لگا تھا بلکل ٹکر کی لگتی تھی یہ۔۔۔۔

رابیع نے اسکے سوال پر اسے گھورا اور غصے سے گویا ہوئی۔۔کاش میں ناگن ہوتی تو سب سے پہلے تمھیں ہی ڈستی مگر ہائے رے یہ کاش،،،، اپنی نایہ خالصانہ زہر اگلتی زبان بند رکھو تمھارا بل نہیں۔ آرہا میرے ادھر ادھر جانے سے میں

کھانے جارہی ہوں۔کچھ۔۔

کیازہر۔۔۔؟؟؟؟وہ بھی اسی کے انداز میں۔زہر خند لہجے میں بولا تو رابیع کلس کر رہ گئ۔۔

تمھاری زبان کو لگام نہیں لگتی کیا۔۔۔؟؟؟کمر پر ہاتھ ٹکاتے وہ لڑنے کے انداز میں بولی وہ پر سکون سا مسکرایا۔۔۔

پہلے اپنی کو تو لگالو ہر وقت زہر اگلتی ہو۔۔۔!!! اسکے اطمینان میں زرا برابر فرق نہ آیا۔۔۔۔

تو تمھاری زبان سے کونسے پھول جھر کر میرے قدموں میں۔نچھاور ہو رہے ہوتے ہیں آئے بڑے،،،منہ بند کرو اور سکون سے بیٹھو زیادہ میری فکر میں گھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ہاں اس میں گھولنے سے پہلے میں خود کو چولو بھر پانی میں ڈبونا پسند کروں گا۔۔۔۔آئی بڑی۔۔۔

تو تم فرصت سے ٹائم لگا کر ڈوب کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔؟؟؟وہ اسے گھورتی بولی تو شایان نے اسے گھورا۔۔

ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے وہ مزے سے بولتا وہاں سے آگے بڑھا اس سے بحث بڑھانا مطلب اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا تھا رابیع نے اسکی پشت کو گھورا اور فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔

خود پر بھی یہی ایک اشارہ کر لو کام آئے گا وہ آگے چلتا بلند آواز میں بولا رابیع جو چہرا موڑ کر آگے بڑھ رہی تھی اپنی جگہ

سے اچھلی اور مڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔

کڑوا کریلا،،،زہریلا اچھا دھاری ناگ کہیں کا اللہ کرے اسے موڑ پر جائے وہ پیر پٹختی بڑبڑاتی آگے بڑھی اس کی گوہر افشانیاں سن کر وہ لب دبا کر نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اصل ناگن تو تم خود ہو موڑ سے تو تم بچو وہ اسکی آنکھوں پر ٹونٹ کرتا وہی بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ کچھ کھانے کو لے کر اپنی جگہ پر واپس آئی اور اکر شایان کے ساتھ ہی بیٹھ گئ اور بیٹھ کر پاستا کھانے لگی جب ساتھ بیٹھے اکڑو شہزادے پر نظر پڑی جو اپنی گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا کالا چشمہ اپنے بالوں میں۔ ٹکائے بہت غور سے کام کر رہا تھا ماتھے پر ہلکے بلوں کا جال سرخ و سفید رنگت اور 5 فٹ کے اوپر سے نکلتا قد مردانی وجاہت کا شاہکار ببل چباتے ہوئے دائیں گال پر پڑتا ڈمپل وہ کئ نظروں کو خود کی جانب مرکوز کیے ہوئے تھے مگر ان نظروں سے کوئی غرض نہیں تھا وہ اس سب کا عادی تھا مگر ایک وحشت سے ضروری ہوتی تھی جسے وہ کہیں چھپا لیتا تھا اس وقت اسے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کی بھی نظر خود پر محسوس ہو رہی تھی مگر اس نظر سے کوئی وحشت نہیں ہوئی نا ہی اسے کوئی غصہ آیا تھا پتہ نہیں کیوں پر ہاں ہنسی ضرور آئی جسے بڑی مہارت سے وہ لب دانتوں میں۔ کچلتا کبھی نچلے لب کو دانتوں میں۔ دباتا یا پھر کبھی دونوں لبوں کو آپس میں مس کرتا کنٹرول کر گیا ہاں مگر دائیں گال کا ڈمپل بڑی شرارت سے اپنی رونمائی کروانے میں مصروف تھا رابیع نے نظر بھر کر اسے دیکھا اور دل۔ کیا اس میجکل سین کو۔ ایک دفعہ چھو کر دیکھے مگر کس حق سے۔۔۔؟؟ یہ سوچ آتے ہی رابیع بری طرح بوکھلائی تھی اور خود کے دل کو بری طرح ڈپٹا تھا کہ یہ کیا بکواس کر رہا تھا کیوں بغاوت کر رہا تھا وہ جب سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا کبھی ناک کی حس بغاوت پر اتر کر اس خوشبو کو محسوس کرنے میں مگن ہو جاتی کبھی زبان اس سے مخاطب ہونے کی زد کرتی کبھی دماغ میں

اس سے لڑنے کا فتور اجاتا اور اب ایک نئی خواہش رابیع نے فورا نظر موڑی اور پھر کوئی بہانا ڈھونڈ کر اسکے آگے ایک باکس کیا جسے شایان نے چور نگاہ سے دیکھا۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟وہ چور نگاہ اس پر ڈالتا ہنوز لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا رابیع نے اسے دیکھا۔۔

میں دو منٹ کے لیے ادھر ادھر کیا ہوئی آنکھیں بیچ دی کیا اپنی۔۔۔؟؟؟؟وہ بظاہر بری شکل بنائے بولی شایان نے اسے گھورا۔۔

ایکسکیوزمی۔۔۔۔!!! کیا مسلئہ ہے اس زبان کو ٹک کیوں نہیں رہی کیا ہے ہٹاؤ اسے۔۔۔

کھانے کا کہہ رہی تھی کھالو ورنہ گرنا جانا تم جیسے ناگ کو اٹھائے گا کون۔۔۔

ایک ناگ کی مدد ایک ناگن تو کر سکتی ہے نامس رابیع تو اٹھا کر لے جانا وہ اسکے چہرے کے بے حد قریب ہو کر گویا ہوا رابیع فورا پیچھے ہوئی اور نظر چرائی۔۔

بہت ہی کوئی بے فضول اور بے تکے انسان ہو تم دور رہ کر بات کرو۔۔۔۔!!!! وہ تھوڑا پیچھے کو کھسکی جب اچانک گرنے لگی

شایان نے فورا اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے بچایا جس سے وہ اسکے اور قریب ہو گئی سبز جھیل سی آنکھیں کالی پر اثر آنکھوں سے ٹکرائی رابیع دو منٹ کے لیے ان میں کھوئی جب ہمشہ کی طرح گہری سمندر سے آنکھوں میں۔شایان دیکھتے

ہی ڈوب کر ابھرا تھا فورا اسے سیدھا کیا اور اسے گھورا جبکہ رابیع بری طرح کنفیوز ہوتی آس پاس دیکھنے لگی۔۔۔

ہر وقت فوکس اس لمبی زبان پر نہیں رکھا کرو اس پاس بھی رکھا کرو آنکھوں پر،، ہر سینس کو استعمال کیا کرو میں بے تکا ہوں پر تم تو تک کی پیداہوئی ہو نا اس کا ثبوت بھی دو البتہ بے تکا ہونے کا ثبوت تم دے رہی ہو کبھی ٹکرا کر کبھی گر کر ۔۔

افف کیسا منحوس آدمی ہے ایک چانس نہیں چھوڑتا بیزتی کرنے کی یا اللہ ان جیسوں کو زبان دیتا ہی کیوں ہے۔۔۔؟؟؟ وہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔

تم جیسوں کو اچھے خاصے جواب دینے کو ہی اللہ ہمیں بھی زبان سے نوازتا ہے ورنہ تم جیسی ناگن زبان سے ہی اگلے بندے کا کام تمام کر دو۔۔۔

بہت ہی کوئی نہایت بدتمیز اور فضول گو انسان پیدا کیا ہے خالہ نے جانے کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے مجھے تمھارے ساتھ بیٹھ کر شایان قریشی۔۔۔۔وہ کلس کر بولی شایان مطمئن سا مسکراتا اپنے کام میں مصروف رہا۔۔

یہ تو اب تمھیں پتہ ہو کونسے مریض کو زہریلا انجیکشن دیا ہے یا پھر کیا ایسا گناہ کیا ہے جو تمھیں سزا مل رہی ہے۔۔۔۔

مطلب مانتے ہو تم گناہوں کی سزا ہو۔۔۔؟؟؟ رابیع اسے دیکھتی ہوئی لب دبائے بولی اس نے مزے نا میں سر ہلایا۔۔۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دیکھا دیتا تمھیں دیکھ کر یقین ہو گیا کہ جن امپلائز پر میں کچھ ضرورت سے زیادہ بھڑک گیا اس کی سزا تمھاری صورت میں مل رہی ہے مجھے۔۔۔وہ بے حد معصوم شکل بنائے بولا ربیع دانت پیس کر اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئ۔۔

اہہہہہ۔۔۔!!!! سر پھرا بگڑا رئیس زادہ وہ اسے دوبارہ نئے القابات سے نوازتی سیدھی ہو کر بیٹھ کر اپنا کھانا کھانے لگی جب کہ وہ لب دبائے اسکے پتلی حالت انجوائے کرتا اپنا کام کرنے میں مصروف رہا۔۔۔

بس ایک ہاں کہ انتظار میں۔۔
رات یونہی گزر جائے۔۔
اب تو بس الجھن ہے ساتھ میرے۔۔
نیند کہاں آئے گی۔۔
صبح کی کرن۔۔
ناجانے کونسا سندیس لائے گی۔۔
رجم جھم سی گنگنائے گی۔۔۔
یا پیاس ادھوری رہ جائے گی۔۔۔

صبح کی کرنیں جگمگاتی ہوئی زمین پر رقصاں تھیں سورج نے اپنا دیدار کروایا تو پردے کے پیچھے سے چھن سے آتی روشنی

نے ایہا کی نیند میں خلل پیدا کیا تو فورا اسکی آنکھ کھولی خود پر ایک بوجھ محسوس کیا تو ایہا کو اپنے پہلو کے قریب سے ایک خوشبو سے محسوس ہوئی جس کی وہ ہمشہ سے دیوانی تھی ایک لمبا سانس خارج کر کے ایہانے خود کی سانسوں میں۔یہ خوشبو بسائی اور رخ موڑ کر احان کو۔دیکھا جسے کوئی فکر نہیں تھی آج اسکی کورٹ میں تاریخ تھی مگر وہ گدھے گھوڑے بیچ کر یونہہ سو رہا تھا جیسے کوئی فکر نہیں اسے ہاں سہی تو سوچھا اسے کہاں فکر تھی وہ سچا تھا حق پر تھا اور جو سچے ہوتے ہیں ہمشہ رب پر آنکھیں بند کر کے باچلے جاتے ہیں اور پر سکون ہو جاتے ہیں کہ ایک دن تو انکا رب انہیں لوگوں کی نظر میں۔سرخرو کرے گا سچ تو ظاہر ہو گا ہاں وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اکثر سچائی انسان کی اسکے منوں مٹی تلے دفن ہونے کے بعد سامنے آتے ہیں انکی سچائی پر یقین تب کرتے ہیں جب وہ قبر میں اتر جاتے ہیں مگر وہ احان ہی کیا جو ڈر جائے جو اس ٹینشن میں ہو اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا تو پھر ڈر کس بات کا ٹینشن کس بات کی وہ احان قریشی کا جو دنیا کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر سب کرتا تھا قتل ہو یا پھر ڈاکا وہ سب کے سامنے کرتا ڈرنے والی شے نہیں تھی وہ اب بھی وہ پر سکون سا سو رہا تھا ایہا جو اسے دیکھتے یہ سب سوچنے میں مصروف تھی جبھی خود کی آخر کی بات پر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور اسکا بازو ہٹانا چاہا جبکہ وہ بھاری بازو اس سے کہاں ہٹنے والا تھا،، ایہانے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو شاید سو رہا تھا اور بازو اسکے اوپر تھا۔۔

افففف۔۔۔!! احان اٹھیں وہ اسکا بازو ہلاتی بولی مگر وہ ہنوز اسی طرح پڑا رہا۔۔۔

احان اٹھیں آپکو جانا نہیں ہے کورٹ ڈیٹ آپکی ہی ہے نا میری نہیں اٹھ جائیں دیر۔ہو گئ کیا کیسے عجیب بندے ہیں آج اپنی کورٹ کہ تاریخ پر جانا کیسے یہاں گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے یہ پہلا میں نے ایسا ویکٹم دیکھا احان۔۔۔۔!!!!!

اب کی بار وہ چینخ کر بولی وہ جو اسکے اٹھنے پر ہی اٹھ چکا تھا اب لب دبا کر مسکرایا اور موندی موندی آنکھیں کھولیں۔

کیاہو گیا کیوں بیویوں کی طرح چلا رہی ہو میری جان۔۔۔!!! کیوں نہیں سونے دے رہی۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!! سونا ہے آپکو اور کورٹ کون جائے گا۔۔۔۔؟؟؟وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھے گئ۔۔

جن کا۔کیس میں نے تو کچھ کیا نہیں جسے ضرورت ہو گی احان قریشی کو بلانے آئے گا میں نہیں جاؤں گا خود کہی۔۔۔

واللہ بہت ہی فٹے منہ والا سیوج ہے احان قریشی اس پہلے پولیس والے اکر اپکو۔ڈنڈے مار کر اپنی گاڑی سے رخصت کر کے لے کر جائیں اس سے پہلے آپ خود وہاں پہنچے اور اپنے آپ کو جمع کروائیں انکے پاس۔۔۔وہ پل میں اسکے اچھا خاصے سیوج کی اچھی خاصی واٹ لگا گئ احان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا میری جان تم پولیس کی کیا بات کرتی ہو وہ اسے کھینچتا اسے تکیے پر سیدھے طریقے سے لٹا کر اس پر حاوی ہوا اور ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے چھوا آوارہ بالوں کے لٹ انگلی کے پور سے سکیرتا اسکے کان پیچھے لے کر گیا اور ساتھ ہی اسکے ماتھے پر لب رکھے جبکہ وہ اسکے لمس اور اسکے ارادے بھانپ کر خود میں سمٹی تھی۔۔

اا،احان آپ کیا کر رہے ہیں آپکو واقع نہیں جانا اور اگر وہ خود آ گئے پھر اچھے رہیں گے آپ۔۔۔۔؟؟؟وہ گھبراتی کوئی اٹک اٹک اسکے پر شدت لمس سے گھبراتی بوکھلاتی خود میں سمٹ رہی تھی جو لمحہ بالمحہ اسکے چہرے کو چھو رہے تھے ۔۔

کہا تو جانم یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا۔۔۔!!! پھر کیسا ڈر اور کیا جلدی۔۔۔وہ تھوڑا پیچھے ہوتا اسکا چہرا دیکھتا بولا ایسا

نے اسے دیکھا۔۔۔

پرندہ،، پرندہ پرندے اور پولیس مین فرق ہوتا ہے آئے بڑے احان قریشی۔جب لے کر۔جائیں گے ناڈنڈے مارتے ہوئے پھر کہیے گا یہاں تو کوئی پر۔نہیں مار سکتا پر مجھے پولیس مار سکتی ہے وہ اسکی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تگ و دو کرے کار ہی مگر احان کی آنکھیں کچھ زیادہ کھول گئ صاف صاف بیزتی پر۔۔

آج تک صرف سنا تھا میری جان بیوی کی بہت لمبی زبان ہوتی ہے شوہر بیچارہ بن کر رہ جاتا آج دیکھ بھی لیا۔۔۔وہ جھٹکے سے اسکے لبوں کو چھوتا بولا وہ بری طرح بوکھلائی۔۔۔

کیا ہے احان چھوڑیں مجھے اور اٹھیں ابھی عالیان بھائی کی بھی کال اجائے گی۔۔۔وہ اسے پیچھے دھکا دیتی بولی مگر وہ نازک جان کے بس میں کہاں تھا۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ اگر فیصلہ میرے حق میں آیا تو مجھے تم سے ایک سرپرائز چاہیے دو گی۔۔۔۔احان نے اسکے آنکھوں میں۔دیکھتے بے حد گہرے جذبوں سے امیدیں لیے پوچھا ابیہا نے اسے دیکھا۔۔

کیسا سرپرائز۔۔۔۔؟؟؟اسکی آنکھوں میں دیکھتے اس نے استفسار کیا۔۔

وہ میں خود لے لوں گا اور رات کو بتاؤں گا اسکے کان کے قریب سرگوشی میں بولتے وہ کان کی لو کو لبوں سے چھوتا بولا وہ کندھے ملا کر سمٹی۔۔

اوکے ٹھیک ہے انشاءاللہ جو بھی کہیں گے میں کروں گی۔۔۔۔وہ۔مان۔گئ۔۔

پکا،،،احان نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

آپکی قسم پکا۔۔۔۔ایہانے مزے سے کہا۔۔

اوکے ڈن۔۔۔وہ جارحانہ طریقے سے اسکے گال چٹاچٹ چومتا اٹھا ایہانے آنکھیں پھیلائے اسے حیرت سے دیکھا وہ اسے فلائنگ کس دیتا وہاں سے واشروم غائب ہوا ایہا پلکیں جھپکے بغیر اسی طرح وہاں اسے جاتا دیکھتا رہی۔۔

بہت ہی خراب ہیں یہ تو استغفرُللہ میری توبہ میں انہیں پھر کبھی اٹھاؤں۔۔۔وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی وہاں سے اٹھ بیٹھی اور احان کے باہر آنے کا انتظار کرنے کے بجائے وہ جلدی سے ساتھ والے واشروم میں فریش ہونے چلے گئ۔۔

صبح کا سورج ڈھلا تو زرکسمسا کر کروٹ بدلنے لگی جب آنکھوں میں پڑنے والی روشنی نے اسکی نیند میں پوری طرح خلل ڈالا تو یاد آیا آج تو احان کے کیس ڈیٹ کی تاریخ ہے زرنے موندی موندی آنکھیں کھولیں اور فورا بیڈ کے سائیڈ اور سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر فون ٹٹولا اور جلدی سے ٹائم دیکھا تو دن کے 11 بج رہے تھے وہ فورا سے اٹھ کر بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیے۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!! سعیر،،، سعیر گیٹ اپ نا۔۔۔وہ اسے ہلا ہلا کر بولی سعیر نیند میں گڑبڑا کر اٹھا۔۔

ک،، کیا ہو گیا آریو آل رائٹ طبیعت خراب ہو رہی کیا کیا ہوا ہے۔۔۔.؟؟؟وہ اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا تو وہ نا میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ننن،، نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں بلکل وہ اج احان،،،وہ سعیر آج کورٹ جانا ہے نا آپ نے ایہا بھی آئی ہو گی وہاں ۔۔وہ اسے دیکھتی بولی سعیر کے زاویے بدلے۔۔

کورٹ کیس۔۔۔!!! ہمممم ویل لیکن ایسے کون اٹھاتا محترمہ ڈرا کر رکھ دیا وہ اسکے بازو پر دھپ لگاتے بولا زرنے گندا منہ بنایا اور اپنا بازو مسلا۔۔۔

تو آپ جلدی اٹھتے بھی تو نہیں ہے ایسا گھنٹہ لگتا اٹھنے میں اس لیے یونہہ اٹھایا۔۔۔

تو تم ایک کس کر کے بھی اٹھا سکتی تھی یہ ضروری تو نہیں تھا ایسے ڈرا کر اٹھانا۔۔۔

آپ کو اسکے علاوہ آتا ہی کیا ہے سعیر اٹھیں دیکھیں گھنٹا باقی ہے پلیز زززز۔۔۔۔۔

اٹھ رہا ہوں میری جان۔۔۔!!!! ایک تو میرے سے زیادہ جلدی میری بیوی کو ہوتی وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا جھٹکے

سے۔اسے بیڈ کراؤن سے لگا کر اسکے لبوں پر قابض ہوتا اسکی سانسیں الجھا گیا جبکہ اس اچانک افتاد پر اسے سمجھنے کا موقع نا ملا وہ بس بوکھلا کر رہ گئی وہ کافی دیر جب پیچھے نا ہٹا تو زرنے اسکی۔شرٹ پر جھٹکے دے کر اسے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ اپنی منمانی کرتا ہی پیچھے ہٹا زرنے گہرے گہرے سانس بھر کر لال قنداری چہرے سے اسے دیکھا جو اب لب دبائے اسکے نچلے لب کو انگوٹھے کے پور سے سہلا رہا تھا جو اسکی شدت کی وجہ سے کٹ گیا تھا۔۔۔

بہت بد تمیز ہیں آپ سعیر ہٹیں پیچھے بات ہی نہیں کرنی مجھے آپ سے۔۔۔وہ اسے پیچھے دھکیل کر خود نیچے اترنے لگی جب سعیر نے جھٹکے سے اسکا بازو کھینچ کر اسے اپنی گود میں گرایا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

کیوں نہیں کرنی بات اور میں بات کرے بغیر جانے دوں گا نیور ایور میں مناؤں گا اور ایسے مناؤں گا کہ ماننے کیا بات کرنے پر تم خود مجبور ہو جاؤ گی جان سعیر۔۔۔!!!! وہ مدہوش کن لہجے میں کہتا اسکی صراحی دار گردن پر جھکتا بولا زر نے فورا چہرا موڑا وہ اپنے لب اسکی کالر بون کہ زینت بنا گیا۔۔

یہ دنیا کی وہ پیاس ہے جو بجھے نہیں بجھتی میری جان میں جتنا تمھارے قریب آتا ہوں میری شدت میری پیاس میری طلب بڑھے چلی جاتی ہے۔۔

!!!...I can't get rid of from u

مدہوش کن اور خوبصورت لبو لہجے میں کہتے وہ اسکے گردن کو اپنے لمس سے بھیگانے لگا جبکہ وہ سمٹتی اسی کی گود میں اسی میں چھپنے کی تگ ودو میں تھی۔۔

سسس،،سعیر پلیز۔۔۔!!!! مجھے فریش ہونا ہے۔۔۔زر نے ان پھر ایک کمزور سی دلیل دی مگر وہ سن کہاں رہا تھا وہ

اسکی گردن پر اپنے لبوں سے شرارتیں کرتا اپنی انگلیوں سے اسکے پیٹ کے پہلو پر رقص جماتا اسکی رہی سہی جان جوا کرنے میں مصروف تھا زرنے گہرے گہرے سانس بھر کر خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہا مگر وہ پکڑ سخت کر گیا اور اسے تکیے پر لٹا کر اس پر گہری گھٹا کہ مانند چھا گیا اسکے ارادے بھانپ کر وہ گھبرائی اور سانس اپنے سینے میں الجھائی جبکہ وہ محسوس کرتا فوراً اس پر سے ہٹا زرنے آنکھیں میچ کر چہرا موڑا۔۔

ہیے سانس لوزر۔۔۔!!!! بریتھ ناؤ۔۔۔۔!!! وہ بظاہر دانت پیس کر مگر فکر سے بولا زرنے فوراً لب کھولے سانس بھرے جبکہ باقی کی کثر سعیر شاہ شاہ نے خود اسکے لبوں پر جھک کر اسکی سانسوں میں اپنی سانس انڈیلنے لگا جس سے وہ مدہوش ہوتی اسکے گلے میں بازو حمائل کر گئ۔۔۔۔

ایان صبح جلدی اٹھ کر فریش ہو چکا تھا عائزہ کو بھی اپنے ساتھ ہی اٹھایا تھا اس نے اور اب وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جبکہ عائزہ اسکا کوٹ پریس کر کے لائی۔۔

ایان کہاں جا رہے ہیں کوئی میٹنگ ہے کیا کیا جلد بازی مچا رکھی ہے۔۔۔۔؟ عائزہ نے اسکے کندھوں پر کوٹ ڈالتے کہا تو وہ مسکرایا۔۔

بہت بھلکڑ ہوتی جا رہی ہو میری جان آج کورٹ جانا ہے نا احان کیس کی سماعت کے لیے اور ایہا بھی ہو گی وہاں بس وہی کی تیاری ہے دعا کرنا جو میری بہن کے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔۔وہ کوٹ اپنے بازوؤں میں پہنتا ہوا بولا۔۔

اوو میں تو بھول ہی گئ تھی اللہ سب اچھا کرے گا مجھے پورا یقین ہے کہ ابیہا احان کے حق میں ہی فیصلہ آئے گا انشاء اللہ ۔۔۔عائزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اس پر تھوڑی اٹکائی وہ مسکرایا۔۔

انشاء اللہ۔۔۔ مسکرا کر بول کر ایان نے اپنا بائیاں گال اسکے لبوں کی جانب جھکایا عائزہ بوکھلا کر پیچھے ہونے لگی جب اچانک ایان نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود سے لگایا اور جدا نا ہونے دیا۔۔

گیومی آکس۔۔۔!!!! ہنوز اسکے لبوں کے قریب اپنا گال اسکے لبوں کے قریب کیے وہ اسے خود سے لگائے کھڑا ہوا عائزہ نے رخ موڑا۔۔

نووو۔۔۔!!!!! پیچھے ہوں ایسے لیٹ ہو رہے تھے اب نہیں لیٹ ہو رہا کیا وہ مچلتی بولی ایان نے گرفت سخت کی۔۔

نا ایسے لیٹ ہونے پر میں صدقے واری میری جان کس تو مجھے چاہیے ورنہ اگر میں نے لی تو آپکی سانسیں تھم جائیں گی انکی رفتار ہلکی ہو جائے گی اور آپکا تنفس بگڑ جائے گا اسکے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اپنی انگلیوں کو حرکت دیتے وہ معنی خیزی سا شرارتیں کرتا بولا عائزہ خود میں سمٹی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر رکا جو کھسکتا اب دل کے مقام سے نیچے پہلو پر رقصاں تھا۔۔

کک،، کیا کر رہے ہیں آپ نہیں نا چھوڑیں مجھے وہ لال قندا ری چہرے کے ساتھ بڑھتی دھڑکنوں کے شور سے عاجز کر بولی تو وہ مسکرایا اور اسکے لبوں پر اپنا گال ٹکا کر رب کرنے لگا عائزہ کے جسم میں کرنٹ کی لہر دھوڑی اس نے ایان

کا۔ کوٹ تھاما اور بے حد نرمی اور پیار سے اسکا گال لبوں میں لیے وہ اس پر پیار کر گئ جب کہ اس میٹھے لمس پر وہ دل و جان سے فدا ہو تا سرشار ہوا تھا ایان کے رگ وپے پر سرشاری اتر آئی جبھی ایک منٹ کی دیری کیے وہ اسکے گھنے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسکے لبوں پر قابض ہو گیا اور قطرہ قطرہ اپنے سانس اسکی سانوں سے الجھانے لگا عائزہ نے کئ بار اسے جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ ہنوز اپنی منمانی کرتا اج اسکی سانسوں پر حکمرانی کر رہا تھا اسکی سانس ہولے ہولے تھمنے لگی تنفس بری طرح بگڑنے لگا جب ایان بہت نرمی سے اسکا بالائی لب چومتا پیچھے ہٹا اور اسکا لال سرخ گہرے سانس بھرتا چہرا دیکھ کر مسکرایا۔۔

کہا تھا نا آپکو میں نے کہ میں نے کیا تو یہ سب بگڑ جائے گا اسکے کندھے سے ڈھلکا ڈوپٹہ اور جان کر انگلیوں سے کھسکائی گئ شرٹ پر وہ چوٹ کرتا بولا عائزہ فورا اس سے دور ہوئی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی اپنے کندھے پر شرٹ درست کرتی باہر کو بڑھی۔۔۔

باقی کی ڈووز گھر آکر دوں گا جان ایان۔۔۔!!!!! پیچھے سے ہانک لگاتا وہ اسے بڑی طرح گڑبرانے پر مجبور کر گیا جبکہ وہ گرتی سعیر نے اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے روکا جو تیار ہو کر ناشتہ کرے ہی باہر آرہا تھا اپنی بیوی کی ہمراہ۔۔۔

اللہ اللہ گر جاتی کمر ٹوٹ جاتی ابھی نازک سی۔۔۔۔!!! وہ آنکھ ونک کرتا اسے چھیڑنے کے انداز میں بولا وہ بوکھلا گئ اور اس پر فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔
بہت ہی کوئی بے شرم بدلحاظ بھائی ہیں دونوں پاگل کر رکھا ہے وہ بوکھلاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئ پیچھے سعیر اور زرتالی مار کر زور سے ہنسے۔۔۔

بھائی جتنا بد تمیز نہیں ہو سکتا ڈئیر بھابی وہ صرف بھائی ہی بتا سکتے کہ وہ کتنے بد لحاظ ہیں۔۔۔ آج یہ دونوں اس چھوٹی سے جان کو باتوں سے ہلکان کرنے کی تگ و دو میں تھی مگر اب وہ کان بند کیے اپنا کام کرنے لگی مگر چہرے کی لالی آج اسے پیچھلے دو دن سے بہت الگ اور پر کشش اور خوبصورت بنا رہے تھے بلاشبہ یہ ایان کے عشق کا رنگ تھا جو اس پر چڑھ رہا تھا۔۔۔

قریشی ہاؤس میں اس وقت بھگم دھور مچی ہوئی تھی جیسے جانے طوفان آیا تھا عالیان کا تو ٹائم ہی نہیں گزر رہا تھا کہ کب وقت کی گھڑی 12 بجائے کب بس اس کیس کا فیصلہ احان کے حق میں آئے اور آج شایان کی واپس بھی تھی سب سے زیادہ انتظار اسکا تھا مگر جب سے پتہ چلا تھا شایان کی فلائٹ ہی لیٹ ہے اور وہ بہت لیٹ ہو جائے گا تو سارے کام عالیان کو دیکھنے تھے اب بھی مشا کو ناشتہ دے کر خود اسکے ساتھ ہی ناشتہ کمرے میں کر کے وہ اسے میڈیسن دے کر ریلکیس کر کے وہاں سے اٹھا جو گھڑی اسے خود کے پاس سے اٹھنے نے دیتی اور فون،، فون تو اس نے سرے سے پاور آف کر رکھا تھا تا کہ کوئی بھی اسے تنگ نا کر پائے عالیان کو یاد نہیں رہا پوچھنا ورنہ سب سے پہلے اسکے ڈر اور بی پی کا علاج وہی کرتا کچھ مشا کی اپنی حرکتیں جو وہ اسے خود نہیں بتانا چاہتی تھی اور وہ کتنی غلط تھی وہ نہیں جانتی تھی کاش وہ اسے بتا دیتی تو آگے بھی بلیک میل ہونے سے بچ جاتی۔۔۔

وہ چینج کر کے باہر آیا تو مشا نے اسے دیکھا۔۔

عالیان۔۔۔!!!! پیار بھری پکار اسکے کانوں میں پڑی تو وہ مسکرایا۔۔

ہمم۔۔۔!! آئی بروا چکاتے اس نے مصروف سے اپنے کف لنکس کرتے کہا مشا نے گندی شکل بنائی۔۔

مجھے بھی جانا اکیلے نہیں رہنا یہاں پلیز زسب چلے جائیں گے میں کیا کروں گی۔۔۔وہ ادھر ادھر دیکھتی کیوٹ سے فیس بناتی بولی تو وہ پلٹا۔۔

اسکا ایک بہت اچھا حل نکالا ہے میں نے میری جان تمھاری بیسٹ فرینڈ کو میرا جگری یار یہی چھوڑ کر جا رہا ہے تو اس کے ساتھ گپیں لڑانا جو مرضی کرنا مگر دیہان سے جو بھی کام ہو نا اسے کرنے دینا ناخود اٹھنا ملازمہ کو آواز دینا وہ آجائے گی گاٹ اٹ۔۔

ہاں سچ میں۔۔۔!!! زر آرہی ہے واوو پھر تو کوئی مسلئہ نہیں ٹھیک ہے مگر عالیان مجھے انفارم ضرور کریے گا کہ کیا بنا مجھے ٹینشن رہے گی۔۔

اور تمھیں اس ٹینشن میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں میری جان اپنا خیال رکھو اور ہمارے ہونے والے بچے کا مجھے ہر حال میں یہ بچہ چاہیے مشایہ بہت قیمتی ہے میرے لیے۔۔۔عالیان اسکے قریب آتا اسکا چہرا اپنے ہاتھوں انکے پیالے مین بھرے بولا مشا مسکرائی۔۔

میں ہر حال میں اسے لے کر آؤں گی سہی سلامت یہ وعدہ ہے میرا آپ سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے وہ خوبصورت سے لب و لہجے میں گویا ہوئی تو وہ اسے خود سے لگا گیا۔۔

ٹیک کیئر آف یور سیلف جلد واپس آؤں گا احان کے ساتھ دعا کرنا تمھاری ایک ایک دعا بہت قیمتی ہے ان لمحات میں اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ اسے پر سکون کرتا بولا وہ مسکرائی۔۔

میری ہر دعا آپکے اور آپ سے جڑے ہر انسان کے ساتھ ہے ڈونٹ وری۔۔۔اسے تسلی دیتی خوبصورتی سے بولی تو عالیان نے اسکا گال چوما جب اچانک دروازہ کھولے ہونے کی وجہ سے زرا اندر آتی رکی۔۔

اہمم اہمم میں نے کچھ نہیں دیکھا سچی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپائے وہی کھڑے بولی تو عالیان نے مڑ کر اسے دیکھا جبکہ مشا بوکھلائی۔۔۔
وہ کچھ ہی دیر پہلے سعیر کے سنگ یہاں آئی تھی سعیر اسے لے جاتا مگر وہاں کیا حالات ہوتے کیا بنے گا اس کیس کا کوئی نہیں۔جانتا تھا جبھی اسکی طبیعت کا خیال کرتے وہ یہاں مشا کے پاس چھوڑ جا رہا تھا جو خود بھی گھر میں اکیلی تھی۔۔۔

لگی ناچھپکلی کو دگئی رنگ میں بھنگ ڈالنے۔۔عالیان نے مشا پر گرفت بڑھاتے ہوئے اسے چھیڑا زرکے زاویے بدلے
۔۔

دفعہ ہو جاو پانڈا موٹا آلو کہی کا فرصت سے ٹائم نکال مر ہی کیوں نہیں جاتے تم۔۔۔وہ اس پر لفظوں کے تیر چلاتی آگے بڑھی اپنی اچھی خاصی گلو خلاصی پر وہ بلبلا اٹھا۔۔

تو ہو گی موٹی کہیں کی بے بی ایلیفینٹ نا ہو تو دیکھ کہاں کو جا رہی ہے اور مر تو گیا اپنی مشا پر اور اب کسی پر نہیں مرتا میں
۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!!!!!! وہ اسکے بال نوچنے کو آگے بڑھی جب بری طرح اٹک کر گرنے لگی عالیان نے فورا اسے تھاما جبکہ وہ گہرے گہرے سانا بھرنے لگی۔۔

او بہن معاف کرو پاگل ہو گئی کیوں اچھلتی رہتی ہو یہاں بیٹھو اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ اسے سہلانے لگا جبکہ مشا اسکا ہاتھ رب کرنے لگی اچانک پیچھے سے سعیر داخل ہوا۔۔

زر تمھارا فو۔۔۔۔باقیہ الفاظ منہ میں رہ۔گئے جب سامنے زر کو دیکھا۔

واٹ ہیپنڈ وہ سب بھول کر بھاگا اسکے قریب آیا اور اسکے پاس ہی دوزانو کے بل بیٹھا۔۔کیا ہوا میری جان طبیعت خراب ہو رہی کیا اسکا سر خود سے لگاتے وہ گویا ہوا تو زر نے نا میں سر ہلایا۔۔

اچھلتی کودتی بیوی تمھاری ابھی کام تمام کرنے چلی تھی سنبھالو اسے۔۔۔عالیان نے اسکے سر پر دھپ رسید کرتے ہوئے کہا سعیر نے زر کو گھورا۔۔

ہاؤبیڈ زر اس لیے میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑتا ابھی صرف چند سیکنڈ کی غفلت میں کیا کیا تم نے گر جاتی تو۔۔!!! وہ مصنوعی غصے سے گویا ہوا زر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ،، یہ مجھے تنگ کر رہا تھا سعیر قسم سے۔۔۔۔وہ روہانسی ہوئی بولی اب کی بار سعیر نے عالی کو۔گھورا

اور ایک پنچ پیٹ میں مار اوہ کر اہ اٹھا۔۔

کیا ہے اوئے میں نے کچھ نہیں کیا اب میاں بیوی کے درمیان آئے گی تو میں یہی کہوں گا نارنگ میں بھنگ ڈالنے آ گئ ۔۔ اپنا۔ پیٹ سہلاتے ہوئے وہ گویا ہوا سعیر نے لب دبایا۔۔

تو تو اپنی رنگ رلیاں دروازہ بند کر کے منا تجھے کوں کہہ رہا دنیا کے سامنے منا میری بیوی کو کچھ نہیں کہنے کا۔ اور تم زر خبر دار ہلی ڈولی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سکون سے بیٹھنا کوئی کام ہو۔ مشا بھابی سے کہہ دینا کر دین گی وہ مزے سے عالی کے جلتی پر تیل ڈالتا بولا وہ پھر بلبلا اٹھا۔۔

ابے اووو میری بیوی کی طبیعت خراب ہے ملازمہ ہے گھر اسے کہنا۔ مش ہلنا مت اور یہ کسے منع کر رہا ہے ہلنے ڈلنے سے اب ایک ڈھول ڈولے۔ گا نہیں تو کیا کرے گا عالیان نے حساب بے باک کیا زر چلا اٹھی۔۔

سعیر۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!!!!! دیکھیں کتنا ڈیش ہے یہ یار۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی گویا ہوئی سعیر کی ہنسی چھوٹ گئ۔۔

بہت ہی بد تمیز ہو دونوں کے دونوں دفعہ دور مشا زر کو خود سے لگاتی بولی زر نے دونوں کو فٹے منہ کا اشارہ کیا وہ قہقہ لگا اٹھے۔۔

سوری سوری میری جان او کے ہم۔ چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے بہت خیال رکھنا اپنا۔۔ سعیر نے زر کے ماتھے پر بوسا دیا وہ مسکرائی۔

شیور اللہ حافظ۔۔!! وہ مسکراتی بولی تو وہ دونوں باہر نکلے۔۔۔

ویسے یہ جن صاحب کا کیس ہے وہ کہاں ہے عالی سعیر اپنی کلائی پر بندھی واچ ٹھیک کرتا بولا عالیان نے کوٹ سیدھا کرتے اسے دیکھا۔۔

ٹینشن نالو وہ آجائے گا اور ایہا بھی ساتھ ہی ہو گی وہ تھوڑا فارمل سے انداز میں بولا سعیر نے لب کاٹا۔۔

سن۔۔۔!!!! پورچ میں رکتے سعیر نے اچانک اسکا بازو تھاما تو عالیان کو رکنا پڑا۔۔

بول۔۔۔!! سامنے دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوا تو سعیر نے آنکھیں میچیں۔۔۔

اندر تو ٹھیک تھا اب کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ وہ لب کاٹتے استفسار کرنے لگا جبکہ عالیان ایک طرفہ مسکرایا۔۔۔

تاکہ میں اپنی بہن پر ایک اور انکشاف کرتا کہ اسکے شوہر نے آکر میرے ہی گھر میں میرے ساتھ کس قدر بدتمیزی کی جس کا تصور میں نے اپنی زندگی میں بھی کبھی نہیں کیا تھا میرا ہی بیسٹ فرینڈ میرے ہی گریبان کو آگیا۔۔۔

ائم سوری،، ائم سو سوری یار میں پاگل۔ ہو گیا تھا مجھے معاف کر دے عالیان مگر بات تو کر دیکھ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا میں اس وقت زر کو چھوڑنے والی بات ہی اگ لگا گئی تھی مجھے معاف کر دے مجھے میں نے غصے میں آکر وہ

سب بکواس کی وہ سب کیا بھول جا۔۔۔

کیسے۔۔۔؟؟؟ مطلب تجھے تو سعیر تو جو ہمشہ سے بچپن سے یہاں اس گھر میں پلا بڑا میرے ساتھ رہا تیرے سے بھر کر کون جان سکتا ہے ہمیں پھر بھی تیرے سے یہ امید نہیں تھی مجھے یار۔ چھوڑ اگے بڑھ۔۔

نہیں عالی تب تک بلکل نہیں جب تک تو مجھے معاف نہیں کرے گا میں اپنا دوست نہیں کھو سکتا یار آخر دوست ہی کتنے ہیں میرے معاف کر دے مجھے۔۔۔

اور کیا بھروسہ کہ اگلی بار کوئی بھی مصیبت آئے تو تم پھر یقین کے بجائے ڈگمگا جاؤ اور یونہہ دوبارہ کرو۔۔

غلطی ایک بار ہوتی ہے بار بار۔ نہیں عالی یقین تو کر کے دیکھو۔۔۔ اچھا چھوڑ نا یہ ناراضگی بس کر روٹھی محبوبہ بننا ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔

اچھا کب پیش آیا تو غنڈا کہیں کا وہ فورا اسکے گلے ملا سعیر کی سانس میں سانس آئی۔۔

ائم۔ سو سوری یار۔۔۔!! وہ آنکھیں بند کیے بولا تو عالیان نے اسے پنچ مارا۔۔

اب بولا تو اچھا نہیں ہو گا چل اب۔۔۔!!! وہ پیچھے ہوتا بولا سعیر نے اسے گھورتے ہوئے کمر سہلائی۔۔۔

یو ہیو ٹو پے فار اٹ۔۔۔!!! اسے گھورتے وہ اسکے پیچھے چل دیے جبکہ وہ انکھ ونک کرتا آگے نکل۔گیا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

فامیہ اپنے کمرے سے مکمل تیاری کے ساتھ ڈھیلی سی سفید شرٹ نیچے کھلم کھلا سا پلازو ڈیزائن ٹراوزر پہنے بالوں کو رووں کیے وہ کورٹ جانے کو۔ بلکل۔تیار تھے وہ اپنی کلائی پر گھڑی درست کرتی باہر آئی تو سامنے دائمہ کو سیگریٹ کے کش لیتے اور لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تم،، قدم قدم اسکی طرف لیتی اسکے سر پر پہنچتی اس سے استفسار کرتے بولی تو وہ گہرا کش لیتی مسکرائی ۔۔۔

کام میری جان کیوں خیریت وہ آئی برو اچکاتے سیگریٹ ایش ٹرے میں بجھاتی بولی فامیہ نے جھرجھری سے لی۔۔

تمھیں معلوم ہے کہ اج کورٹ جانا ہے پھر کیوں ایسے بیٹھی ہو ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی اور یہ کیا کر رہی ہو یہ کونسا کام ہے تمھارا وہ لیپ ٹاپ اسکی ویڈیو ایڈیٹ کرنے پر نظریں جمائے بولی جس میں وہ بہت مہارت سے احان کی ویڈیو ایڈیٹ کر رہی تھی جس میں دیکھا جا سکتا تھا کہ احان ہاسپٹل میں علیشبہ کے بلکل قریب کھڑا تھا جبکہ نمرہ کا وہاں نام و نشان نہیں تھا۔۔

ایڈیٹنگ میری جان اور میں کیوں جانے لگی میرا کیا کام وہاں جا کر تم جاؤ اور مجھے آگاہ کرتی رہنا۔۔دائمہ نے لاپرواہی سے کہتے اچکائے اور دوبارہ کام کی جانب متوجہ ہوئی۔

دماغ خراب ہے تمھارا چھوڑو اسے اور اٹھ کر تیار ہو تم نے جانا۔ہے ہمارے ساتھ وہ اسکے سامنے آتی اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کھینچتی بولی دائمہ کو تپ چڑھی۔۔

یوب۔۔۔چ"" ہاؤڈیئر یو نہیں جانا۔مجھے اور یہ کام۔ضروری ہے اس سے جج کو۔مکمل یقین ہو جائے گا کہ اس سو کالڈ احان قریشی نے ہی ہماری منہ بولی دو نمبری بہن کا۔قتل کیا ہے اس لیے زیادہ سمارٹ نا بنو اور دفعہ ہو جاو۔۔

واووو دائمہ حمدانی اپنا مطلب ہوا تو ماں کے قریب آ کر ماں کو مکھن لگا۔کر سب کام۔نکلوا لو اور جب ماں کو۔تمھاری ضرورت ہو تب تم منہ ہی پھیر لو وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے تمھارا ماں کے ساتھ ہونا لازم نہیں ہے کیا انکی طبیعت جانتی ہو تم۔۔

بکواس بند کرو اپنی وہ یک دم دھاڑتی ہوئی اپنی ماں کا۔خیال کرتی آرام سے گویا ہوئی اور انگلی اٹھا کر اسکے قریب ہوئی،، میری محبت پر شک مت کرنا فامی بہت برا پیش آؤں گی میں وہاں اس لیے نہیں جا سکتی وہاں وہ جس کی بہن احان کی بیوی ہے نا وہ سعیر شاہ کی بہن ہے وہاں وہ بھی ہو گا اور وہ،،اس کا سو کالڈ تیس مار خان دوست جسے آفس میں بھی ہر وقت مجھ پر۔شک رہتا ہے میں وہاں جاؤں تا کہ میرا بنا بنایا کھیل ختم ہو جائے اور کل ہی وہ سب مجھے آفس سے دھکے مار کر میرا ٹرمنیشن لیٹر میرے ہاتھ میں تھمائیں ایسی جاہل نہیں ہوں میں یہ ویڈیو میں وکیل کو سینڈ کر دوں گی مگر میں وہاں نہیں جاؤں گی ہاں مگر وہاں کی ایک ایک خبر تم مجھے ضرور دو۔گی میری جان۔۔

وہاں فون استعمال کرنا منع ہوتا ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گی مجھے پل پل مما کے ساتھ رہنا ہے۔۔

تمھارے فون کو کرنے کی ضرورت بھی نہیں میری جان میں وہاں کی لائیو کوریج گھر بیٹھ کر انجوائے کروں گی آڈیو اور ویڈیو کے ساتھ باقاعدہ تمھاری اس شرٹ کے گلے پر لگے کیمرے کی بدولت وہ اسکی شرٹ کی نیک کو سیدھا کرتی بولی فامیہ نے منہ کھولے حیرت سے اسکے ارادے دیکھا جو ابھی احان کو پھسانے کو ایک اور وڈیو ایڈیٹ کرتی بڑی مہارت سے وکیل کو۔ میل کرنے والی تھی اور خود نا جا کر بھی ساری خبر رکھنے والی تھی فامیہ نے گہرا سانس لیا جبکہ دائمہ مسکرائی۔۔

ناؤ یو کین گو میری جان دیری ہو رہی اور ماں کا خیال رکھنا میں ویسے سیکیورٹی الرٹ کروا رہی ہوں علیشبہ کی فوٹو کے ساتھ کہ اگر کہیں بھی وہ مل جاتی ہے تو وہ اسے اٹھالیں ویسے تو مجھے صاف لگتا یہ وہم ہے ملنا ہوتا تو وہ اب تک مل۔ جاتی مگر۔۔

ہاہاہا اور تم کونسی سیکورٹی الرٹ رہی ہو تا کہ تم خود پھنس جاؤ جب کیس ہی اسکا ہے تو اسے کیوں چھپانا کونسی سیکورٹی پولیس سب سے پہلے تمھیں ہی اٹھائے گی ڈئیر سمارٹ دائمہ حمدانی۔۔

زیادہ ہوشیار مت بنو فامی میرے بہت اونچے تعلقات ہیں رضا نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں اسکے جاننے والے پولیس میں تھے رشوت دے دلا کر کام ہو گیا زیادہ تو نہیں مگر جتنے بھی ہیں ہو جائیں گے میرے اپنے کچھ کام کے بندے بھی ہر جگہ پھیل گئے۔۔۔

خیر ہار جیت اور باقی سب مقدر کے کھیل ہوتے ہیں دائمہ میری جان جوس کا گلاس لبوں سے لگائے وہ میز پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ کر بولی تو دائمہ قہقہ لگا گئ۔۔

اگر ایسی بات ہے تو می یری جان ہم مقدر کے سکندر ہیں اس لیے ہم سے جیتنا آسان نہیں تم بس آم کھاؤ گھٹلیاں نہیں گنو۔۔۔وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر کہتی آگے بڑھ گئ فامیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سحر مما کو باہر لے کر آؤ میں ویٹ کر۔رہی ہو سمجھی۔۔۔فامیہ ملازمہ سے کہتی ہوئی آگے بڑھی ملازمہ نمرہ کو لیے باہر آئی۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد آج سب وہاں موجود تھے قریشی ہاؤس سے احد صاحب آمنہ عالیان سب وہاں پر تھے جبکہ ایان سعیر اور شاہ صاحب بھی وہاں آئے تھے باقی سارہ عائزہ گھر پر تھیں اکی ہمت نا ہوئی وہ وہاں آسکیں احد صاحب آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے گاڑی سے اترے سامنے ہی شاہ صاحب کھڑے دیکھے مگر ہمشہ کی طرح گرم جوشی سے ملنے والے آج بے حد چپ اور ایک دوسرے سے کئ دور کھڑے تھے بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھی دیکھ نا پائے احد صاحب آمنہ کا ہاتھ تھامے آگے پڑھے جب کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی رہ گئیں سب موجود تھے کورٹ عدالت لگنے مین صرف 15 منٹ باقی تھے اتنے میں وہاں بڑی سے گاڑی سے فامیہ نمرہ کے ساتھ اتری جسے دیکھ کر آمنہ کی آنکھوں میں لہو اترا اور وہ فورا کھڑی ہوئی۔۔

میرے گھر کا چین برباد کرنے والی میرے بچوں کی خوشیوں کی قاتل مرے گی میرے ہاتھوں سے۔۔۔وہ اسکی طرف

لپکنے لگی جب عالیان نے فورا انہیں تھاما۔۔

ممانو یار۔۔۔!!! کنٹرول نوو وسب بگڑ جائے گا اللہ پر۔یقین کریں آج کچھ تو ایسا ہو گا اس عورت کا انجام ہو گا ریلکیس ۔۔

نا۔ بھی ہو تو آج یہ میرے ہاتھوں سے اسکا انجام ضرور ہو گا وہ پھڑ پھراتی ہوئیں روتی بولیں عالیان نے انہیں اپنے سینے سے لگایا جبکہ اسے دیکھ شاہ صاحب کی آنکھیں حیرت سے کھلیں یعنی علیشبہ کے قتل کا الزام اس عورت نے لگایا اور وہ اچھے سے جانتے تھے وہ کیسی گھٹیا خاتون ہے پھر بھی جان سے پیارا دوست کے بیٹے پر شک کیا آدھا۔شک تو اس کی شکل اور اس کی شکل پر مکروہ مسکراہٹ دیکھ کر۔ہی مٹ گیا جبکہ غصے کی جگہ اب شرمندگی چہرے پر چھائی تھی مگر اب بھی فیصلے کا انتظار تھا دس منٹ کیسے گزرے معلوم نا ہوا تمام۔وکلہ بھی وہاں آ گئے مگر احان کا سرے سے کوئی پتہ نہیں تھا عالیان احد صاحب اور آمنہ کو احان کی فکر کھائے جا رہی تھی باقی کا ٹائم۔مکمل ہوا تو سب اندر بیٹھی عدالت لگ چکی جج صاحب بھی اچکے تھے مگر ملزم اب تک غائب تھا آخر کیا رنگ لائے گی آج کی عدالت یہ وقت ہی بتائے گا۔۔۔

جاری ہے

السلامُ علیکم ہی ہی ہی سسپینس ڈال دیا دوبارہ کیا پہنچ بائے گی علیشبہ بی بی کورٹ یارستے سے ہو جائے گی اغواہ کیا ایک کر دے گی یہ تاریخ ایہا احان کو یا پھر جدائی اور عشق مین فنا ہونا بن جائے گا انکا۔مقدر اسی مین پتہ لگ جاتا مگر 7000 سے اوپر جا رہی تھی قسط نہیں لکھ پائی کچھ سسپینس بھی رہ جاتا ہے مزہ آتا ہے لوگ جڑے رہتے ہیں کیا احان بھی آئے گا کہ یا پھر دائمہ چل دے گی چال اور وہ بھی راستے سے ہو جائے گا غائب اہمم اہمم۔۔۔۔۔جڑے رہیے اور ہاں جلد آئے گی 54 بہت سے سسپینس ختم کرنے انشاء۔۔۔اللہ حافظ خوش رہیے خوشیاں بانٹیں۔۔۔

ع_____شق میں ف____نا

قسط نمبر 54

مصنفہ نیناں شاہ۔۔

بغیر اجازت کسی پیسٹ نہیں کریں۔۔

عدالت کا وقت ہو چکا تھا وہ سب اس وقت کچہری میں موجود تھے مگر جسے یہاں ہونا چاہیے تھا وہ نہیں تھا آخر وہ کہاں گیا کب آئے گا کوئی اتا پتہ نہیں تھا ایسے میں وہاں موجود تمام نفوس بے حد پریشانی کا شکار ہو رہے تھے کہ عدالت لگنے میں چند منٹ باقی ہے وہ ہے کہاں۔۔؟

"افعان کچھ پتہ چلا کہاں رہ گی یہ لڑکا"؟؟عالیان قریشی نے احان کے دوست کی جانب متوجہ ہوئے پوچھا تو افعان نے اسے دیکھا۔۔

"ڈونٹ وری بھائی وہ آجائے گا باہر فضول کی ناقہ بازی لگی تھی ابھی بھی ہٹوا کر آیا ہوں سارے راستے دو نمبر پولیس والے اور ان کے گینگ کے بندے پھیلے تھے جیسے ہی آئی جی ارحم ہاشمی نے اپنے بندے یہاں وہاں پھیلائے اور اور وہ خود ایک راؤنڈ پر نکلا تو سارے راستے کلئیر کر دیے گئے" افعان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے صاف گوئی کی کیونکہ واقع اب احان قریشی کو آنے میں بلکل آسانی تھی یہ پہلا ملزم تھا جو خود اپنی ہی کار میں آرہا تھا ورنہ مجرم ہو یا ملزم وہ پولیس کے سنگ ہی وہاں سے کورٹ آیا کرتے تھے بلکل اسی طرح اسے لینے باقائدہ اسکے فارم ہاؤس پولیس والے آئے تھے مگر اس نے منع کر دیا کہ وہ انکے ساتھ ہر گز نہیں جائے گا ایہاپر اس بندے کی ہر ایک حرکت کا اصل انکشاف اب ہو رہا تھا جو دنیا سے ہی الٹ چلتا تھا عجیب ہی مخلوق واقع ہوتا تھا اب بھی بڑی شان سے وہ ایسے کورٹ آیا تھا جیسے کسی پارٹی یا کوئی وڈیرہ پنچایت میں جا رہا ہو کالے شیشوں والی ایک چمکتی دمکتی بلیک بی آر وی کورٹ کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو کر سیدھا عرشیہ عرف فامیہ حمدانی کے پاؤں میں چڑچڑائی تو وہ جو وہاں کھڑی دائمہ سے فون پر بات کر رہی تھی دو قدم اچھل کر دور ہوئی سامنے ہی احان قریشی جسے اسے دیکھتے ہی آنکھوں میں کانچ چھپنا شروع ہوئے تھے اب اسکے اڑھے رنگ دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس بیدار ہوا اور وہ گہرا طنزیہ مسکرایا جبکہ اتنا اطمینان اور اسکے ٹشن دیکھ کر فامیہ حمدانی اپنی جگہ پر ساخت ہوتی اسے دیکھے گئ جب فون میں سے بولتی دائمہ نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔۔۔

"سمجھ گئ فامی تم اس وکیل اور ڈاکٹر سے کہنا جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہے کرنا منہ بولی رقم دے رہی ہوں اگر کوئی اونچ

بیچ ہو گئ تو میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا کیونکہ دائمہ کا ڈسا پانی بھی نہیں مانگتا" ۔۔وہ فون میں سے بری طرح غرارتی ہوئی بولی تو فامیہ ہوش میں آئی۔۔

"ہہ،،ہاں ابھی رکھو سمجھ گئ میں" وہ پھولتی سانس سے کہتی فون کاٹ کر وہاں رکی نہیں بلکہ سیدھا نکل گئ جبکہ احان کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔

"احان دماغ چل گیا آپکا ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو"؟ان یہہانے حیرت سے اسکی ایک اور الٹی حرکت ملاحظہ فرمائی تو وہ لب دبا گیا۔۔

"تو کیا ہوتی میری جان مر جاتی یا زخمی ہو جاتی میرا کیا قصور سڑک کے بیچ و بیچ وہ کھڑی ہے میں تو اپنی سپیڈ سے چلتا آرہا ہوں" وہ معصومیت سموئے بولا ایہانے سر پیٹا جب عالیان چلتا اسکے قریب آیا اور اسے گھورے گیا احان نے جلدی سے گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور گاڑی سے اترا۔۔

کالے کرتے پجامے میں ملبوس آنکھوں پر سن گلاسز ٹکائے اوپر کالا کورٹ پہنے اور پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ کسی وڈیرے سے کم نہیں لگ رہا تھا جبکہ دوسری جانب سے کالے ہی کرتے پجامے اور لال حجاب میں ملبوس اسکی بیوی چلتی اسکے ہمراہ آئی تو دونوں چاند سورج کی جوڑی لگے لوگوں نے حیرت سے انہیں دیکھا جبکہ ایہا اسکے قریب آتی احان نے مسکرا کر اسے دیکھا اود اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کسرتی بازو میں ڈالتا اسکی کمر کے گرد۔بازو حمائل کیے اور اسے لیے اگے کی جانب بڑھا جہاں اسکے سب گھر والے موجود تھے وہ ایک ایک کر کے سب سے محبت پاش طریقے سے ملا سب سے پہلے اپنی ماں کو سینے سے لگایا اور انہیں تسلی دی کہ سچ ظاہر ہو جاتا ہے اور آج جیت اسکی ہی ہو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے جبکہ اس سے الٹ ایہا سب سے پہلے اپنی ڈیڈی کے پاس آئی جنہیں نا جانے وہ کتنے دنوں بعد دیکھ رہی تھی وہ بھاگی ان کے پاس آئی شاہ صاحب نے اسے سینے میں بھینچا تو اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

"کیسے ہیں آپ ڈیڈی"؟؟وہ تڑپ کر اپنے باپ کے سینے سے لگی جسے شاہ صاحب نے قیمتی متاع کی طرح خود میں چھپایا

۔

"میں بلکل ٹھیک میری جان آپ ٹھیک ہونا" وہ اسکا چہرا ہاتھوں میں بھرے بولے تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

"بلکل ٹھیک ہوں ڈیڈی ایک انچ بھی نہیں آئی مجھے احان نے مجھے بہت پیار سے اپنے پاس رکھا اور اج وہ اس نیت پر مجھے لائیں ہیں کہ اگر سچ سامنے اجاتا ہے اور وہ باعزت بری ہو جاتے ہیں تو وہ مجھے خود آپکو سونپے گے اور خود عزت کے ساتھ دنیا کے سامنے مجھے رخصت کر کے لائیں گے یونہہ رات کے اندھیرے میں نہیں انشاءاللہ" وہ۔ایک۔امہد اور یقین سے بولتے ہوئے کہتی چلی گئ کہ شاہ صاحب کو بے ساختہ اس پر پیار آیا۔۔

"انشاءاللہ بیٹا اللہ سب بہتر کرے گا مجھے امید ہے تمھارا احان باعزت بری ہو جائے گا" یہ سن کر سامنے والا شخص پر اسرار سا مسکرایا جیسے کہہ رہا ہوں "دیر آئے درست آئے سسر جی"۔۔ابھی وہ شاید سب سے ٹھیک سے مل بھی نا سکا جب انہیں اندر جانے کا حکم دیا گیا مگر وہ ڈھیٹ آدمی وہی کھڑا رہا سب گھر والوں نے اسے مل کر دیکھا جو بے نیازی سے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے سپاری چباتا اپنا ڈمپل کی رونمائی کرواتا باہر کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"اوئے بگڑے رئیس زادے اندر دفعہ عزت راس نہیں تجھے"۔۔عالیان اچھی خاصی کرنی چاہی مگر وہ ڈھیٹ کندھے آچکا گیا جیسے کہہ رہا ہوں واقع نہیں راس۔۔۔

"احان بیٹا کیا طریقہ ہے یہ اندر آو"۔۔آمنہ نے اسے بلانا چاہا یہ اور اسکی بیوی کی واحد دو آوازیں تھی جو اسے اپنی جگہ سے کسی بھی وقت ہلا سکتی تھی۔۔

"ادھر آئیں آپ دونوں" وہ اپنے شہادت کی انگلی سے ایہا اور آمنہ کو اشارہ کرتا بولا تو وہ بے ساختہ اس کی جانب بڑھیں جس نے مزے سے ان دونوں کے گرد بازو حمائل کیے۔۔

"خالہ یہ دیکھیں کیسی الٹی حرکتیں کر رہے ہیں صبح سے لگتا کورٹ کا فیصلہ آنے سے پہلے صدمہ سر چڑھ گیا انکے"۔۔ ایہا پریشان ہوئی بولی احان نے لب دبایا جبکہ امنہ نے اسے دیکھا۔۔

"کیا ہے یہ سب احان،، چلو نا اندر"۔۔

"کمون جان ابھی کیوں آپکو پتہ ہے نا مجھے انتظار نہیں پسند تو بس جب جج صاحب آجائیں گے تب بلائیں گے تو چلیں گے

کوئی ضرورت نہیں ملنے کی یہی کھڑی رہیں میرے ساتھ دونوں" وہ باری باری دونوں کے سر پر لب رکھتا بولا جبکہ وہ دونوں منہ کھلے اس طوفان کی حرکتیں ملاحظہ کرنے لگیں۔۔

کچھ ہی دیر میں جج صاحب کچہری کے کمرے میں۔ داخل ہوئے سب اپنی اپنی جگہ الرٹ ہو گئے وکلہ اور باقی سب اپنی اپنی جگہ سے انکے احترام میں کھڑے ہوئے جج صاحب نے اپنی نشست سنبھالی اور سب اپنی جگہ پر تشریف آور ہو گئے اتنے میں کورٹ کے کمرے میں احان اپنی شان سے اپنی۔ماں اور بیوی کو اپنے ہمراہ لیے اندر آیا اور آکر ایک سرسری سی نگاہ چاروں جانب پھیری اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تحت اپنی بیوی کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کرتا آگے بڑھا جہاں سب نے اسے حیرت در حیرت سے دیکھا کیا تھا یہ انسان کہیں سے نہیں لگتا تھا مجرم یا ملزم اپنی مرضی سے آتا جاتا اور اپنی مرضی کے جوابات دیتا۔۔وہ شرافت کا۔ مظاہرہ کرتا آکر سیدھا کٹہرے میں کھڑا ہوا جب جج صاحب نے عدالت شروع کرنے کا حکم دیا۔۔۔

عدالت شروع ہو چکی تھی سب اپنی جگہ پر منجمد تھے سب کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھی کہ آخر فیصلہ کس کے حق میں ہو گا نمرہ تو اس انسان کے ٹشن دیکھ کر ہی گھبرا گئی تھی لگ نہیں رہا تھا اس کا کوئی بال بھی بھیگا کر سکتا ہے یا وہ اتنا عرصہ جیل میں تھا،، جیل میں ہی تو نہیں تھا وہ پولیس کسٹڈی میں ضرور تھا مگر اپنے گھر میں رہ کر تمام موبائل لیپ ٹاپ سب پولیس کے انڈر ہی تو تھے اس کے۔۔

باقی سب چیزیں دوسری طرف کہ جب وکیل اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسکے سامنے قرآن پیش کیا جو ایک لال سے جزدان میں بند تھا وکیل نے وہ قرآن اسکے سامنے کیا جسے احان نے بہت عقیدت سے دیکھا پر وکیل کو دیکھ کر برو اچکائے جیسے پوچھ رہا ہوں یہ کیا اور کیوں۔۔۔؟؟

"اس قرآن پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھاؤ قسم کھاؤ جو بھی بولو گے سچ بولو گے سچ کے سوا کچھ نہیں کہو گے "۔۔۔وکیل نے اسے دیکھتے اسے اس عمل کو کرنے کا حکم دیا تو ایک طرفہ مسکرایا۔۔

"کیوں" قرآن پاک کو عقیدت سے پکڑتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں لیے بولا کیوں کھاؤں میں قسم "وضو کیا تھا اسے

پکڑنے سے پہلے تم نے"۔۔؟؟الٹا سوال ایک اور الٹی حرکت اس کے گھر والے ماتھا پیٹ گئے۔۔

"آرڈر آرڈر" ۔۔۔! جج صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے ٹیبل پر دیال بجاتے ہوئے احان کو دیکھا احان انکی طرف متوجہ ہوا۔۔

"یہ کیا حرکت ہے مسٹر احان آپ کسی پارٹی یا پنچایت میں نہیں آئے جو کہا جارہا وہ کریں اپنی باتوں کو لگام لگائیں" ۔۔وہ۔ سنجیدگی سے کہتے ہوئے دیال واپس رکھ دیے۔۔۔

"ارے جج صاحب آپ تو اتنے میں ہی تنگ آگئے ئے ابھی تو میں نے کچھ بولا ہی نہیں اپنی صفائی میں اتنا بولوں گا تو کیسے سن کر۔انصاف کا فیصلہ کریں گے آخر آپ نے انصاف کرنا ہے نا ایسے تو نہیں نا پیسے لے کر کسی کے بھی حق میں بول دیں ہممممم۔۔!" وہ قرآن پاک پکڑے اس کے نرم سے جزدان پر ہاتھ پھیرتا بولا جج صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔

"آپ اس طرح کی بدزبانی نہیں کر۔سکتے مجرم"۔۔۔اس سے آگے وہ کچھ بولتے جب احان نے انکے الفاظ اچک لیے۔۔۔

"اہاں مجرم نہیں پیارے جج صاحب ملزم"۔۔۔وہ انکی بات کاٹتا ہوا بولا جج صاحب نے اسے گھورا۔۔

"آپ رولز فولو کر۔رہے ہیں کہ نہیں یا میں کمرا عدالت چھوڑ کر جاؤں" وہ غصے سے برہم ہوتے بولے احان مسکرایا ۔۔

"جج صاحب غصہ حرام ہے بیٹھ جایئے میں رولز نہیں توڑتا خیر یہ تو اب ضروری تھا کہ ان سے پوچھا جائے کہ وضو ہے کہ نہیں پر۔ چلیں" اس نے واپس سامنے کھڑے وکیل کو قرآن تھمایا اور اسے دیکھا۔۔

"ویسے تو میں جھوٹ بولتا ہی نہیں میری فطرت میں شامل نہیں کیونکہ جھوٹ بولنے والے سے مجھے جتنی نفرت ہے نا وہ۔میرے سامنے ہو تو میں"۔۔۔اس نے جان کر بات ادھوری چھوڑی،، مگر کوئی نہیں ایز آفار میلٹی یہ بھی سہی اس نے اپنا کھردری چوڑا ہاتھ قرآن پر رکھا اور بولا۔۔

"میں جو بھی بولوں گا سچ بولوں گا سچ کے علاوہ کچھ نہیں بولوں گا کیوں کیونکہ میں جو بھی کرتا ڈنگے کی چوٹ پر کرتا ہوں سب کے سامنے چاہے وہ قتل ہو مزاق یا پھر کسی کی پٹائی تاکہ سب مجھ سے پنگا لینے سے پہلے سو بار سوچ لیں" ۔۔۔اس نے کہہ کر۔اپنا۔ہاتھ اٹھایا جب کہ وہاں موجود ایک ایک شخص ششدر سا اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اس سے الٹ عالیان اور سعیر لب دبائے بس اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں تھے۔۔

"سہی ہے بھئی چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا خالہ کیا کھا کر پیدا کیا اپنے یہ" ۔۔۔ایان نے خالہ کے کان کے قریب سرگوشی تو آمنہ نے اسے گھورا۔۔۔

"غلطی سے وہی جو۔تمھاری ماں نے کہا کر اس طوفان کو پیدا کیا اسکے ہی نقشے قدم پر چل گیا ہے"،، آمنہ نے سعیر کی طرف اشارہ کرتے حساب بے باک کیا تو وہ لب دبا گیا۔۔

"او ہمارا تو پھر بھی ایک آپ کے سب پیس ہی نرالے ہیں خالہ" ۔۔ایان پیچھے ٹیک لگاتا اطمینان سے بولا جب شاہ صاحب نے اسے دھپ رسید کی۔۔

منہ بند کر کے بیٹھے رہو۔۔"

"سوری ڈیڈی"۔وہ یک دم سیدھا ہوا۔۔

"کچھ ایکسٹرا ہی بول رہے ہو احان قریشی کہیں بولنا بھاری نا پڑ جائے" وکیل نے اسکے جلوے دیکھتے ہوئے اسے ٹوکنا چاہا مگر وہ احان ہی کیا جو باز آجائے۔۔

"اہاں یہ تو وقت ہی بتائے گا ڈئیر لوئیر کے آخر کس کا بولا ہوا کس پر بھاری پڑتا ہے کون جیتتا ہے اور کون ہارتا کون چکی پیسے گا تو کون بینڈ باجے بجائے گا" ۔۔

"یہ۔ہار جیت تو مقدر کا کھیل ہے مسٹر احان"۔۔وکیل اپنی آڑی کاپکا تھا تو سامنے بھی احان ڈھیٹ ابن ڈھیٹ کھڑا تھا ۔۔

"پر یہ ہار جیت۔کا فیصلہ جج۔صاحب کریں گے اگر ایسی ہی بات ہے تو وکیل صاحب احان قریشی مقدر کا سکندر ہے

ڈونٹ وری "وہ آنکھ ونک کر۔کے بولا جبکہ مقابل کو جیسے آگ لگ گئ۔۔

" آرڈر ارڈر "!! جج۔صاحب نے دیال ٹیبل پر بجاتے ہوئے انہیں متوجہ کیا سب انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

" سنوائی شروع کی جائے " ۔۔۔جج صاحب نے حکم۔دیا تو سب سے پہلے نمرہ۔حمدانی کا خریدا گیا وکیل اٹھ کر سامنے آیا ۔۔

"یور آنر جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ احان قریشی کو میری موقل نمرہ حمدانی کی بیٹی کو قتل کرنے کے جرم میں سلاخوں کے پیچھے رکھا گیا تھا جس پر دولت کا رعب جماتے احان قریشی نے ختم کروانے کی کوشش کی مگر نہیں ایسا ممکن نہیں ہو سکا ان نے 2 اکتوبر کو علیشبہ حمدانی کا ریپ کر کے انہیں تیزاب پھینک کر مار دیا۔میں ان سے پوچھنا چاہوں گا آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔

اجازت ہے " ۔۔۔جج صاحب نے وکیل احمد کو اجازت دی تو "وہ احان کی جانب۔بڑھے۔۔

کیوں مسٹر احان آپ اپنے لیے کچھ کہنا چاہیں گے " ایڈووکیٹ احمد اس کے سامنے آکر ایک پر اسرار سی مسکراہٹ لیے آئے تو احان نے لال۔انگارا آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

"کچھ بھی کہنے سے پہلے میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا ایڈووکیٹ احمد علی کے آپکے پاس میرا علیشبہ کا کوئی ریپ کرنے اور مارنے کا۔کوئی ثبوت کوئی ویڈیو ہے کوئی جھوٹے انسان کے علاوہ کس ٹائم کس وقت کس دن اور کس وقت پر میں نے آکر علیشہ پر تیزاب پھینکا اور اسے استعمال کیا"۔۔اس نے بھی ترکی باترکی جواب دیا تو دو منٹ کے لیے وکیل لاجواب ہوا مگر فورا پیچھے سے احان کے وکیل ایڈووکیٹ ماہ بیر راسم کھڑے ہو کر احان کے حق میں بولے۔۔

"یور آنر میرے موقل احان قریشی کو پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے کسی بھی سی سی ٹی وی فوٹیج سے احان قریشی اس ہسپتال میں آتے ہی نہیں دیکھے اور ایڈوکیٹ احمد علی آپ نے پاس کیا ثبوت ہے کہ میرے موقل احان قریشی اس ہسپتال آکر علیشبہ پر تیزاب پھینکا اور پھر ان۔کا۔ریپ کیا" ۔۔۔

"یور آنر میرے پاس یہاں ہسپتال کے ڈاکٹر موجود ہیں جن نے علیشبہ کا علاج کیا اور ان نے اپنی آنکھوں سے احان کو

آتے اور جاتے دیکھا تھا میں انہیں یہاں پیشی کے لیے بلانا چاہوں گا مجھے اجازت ہے" ۔۔

"اجازت ہے" ،،جج صاحب نے اجازت دی تو ڈاکٹر فورا اٹھ کر کٹہرے میں آکر کھڑا ہوا جب وکیل اس کے سامنے آیا اور قرآن ہر ہاتھ رکھوایا جس کی قسم کھاتے ہوئے وہ دو منٹ کے لیے ڈگمگا گیا مگر پھر نمرہ کی گھوری پر فورا بولا۔۔

"میں جو بھی بولوں گا سچ بولوں گا سچ کے علاوہ کچھ نہیں بولوں گا"۔۔۔

"بتایئے ڈاکٹر فیصل کیا آپ نے اپنی آنکھوں سے احان قریشی کو دیکھا تھا علیشبہ کے کمرے سے آتے اور ہسپتال میں آتے"۔۔؟؟

"جی یور آنر میں نے اپنی انکھوں سے دیکھا تھا کہ احان قریشی ہسپتال میں آئے تھے اور وہاں ہماری ایک نرس کے دیکھتے دیکھتے انہوں نے علیشبہ پر تیزاب پھینک دیا جس کی ویڈیو میں آپکو دیکھا سکتا ہوں اور علیشبہ کو بہت بری حالت میں ہسپتال لایا گیا تھا ان کی رپورٹ سے صاف واضع ہے کہ ان کا۔ ریپ ہوا تھا" وہ جھوٹی رپورٹ اور ایڈیٹ کی گئ ویڈیو جج صاحب کے سامنے پیش کرتا بولا جس کو جج صاحب نے ملاحظہ فرمایا جبکہ فامیہ اور نمرہ کی لبوں پر ایک کمینی مسکراہٹ دھوری اور باقی سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔۔

"جج صاحب میری موکل نمرہ حمدانی کا کیس یک طرفہ اور صاف ہے کہ احان قریشی نے انکی بیٹی کو پہلے اپنے جال میں پھنسایا اور پھر انکار یپ کرتے ہوئے انکو جلانا چاہا کہ کوئی بھی اس کیس کی طہہ تک نا پہنچ پائے مگر یہ کیا جانے کہ اس وقت یہ کیمرے اور نرس کی نظروں میں آچکے تھے"۔۔

"یہ غلط ہے یور آنر اب کی بار ماہ بیرر اسم جج صاحب کے سامنے آئے میرے موکل جس دن علیشبہ سے ملنے گئے اس دن انکا نکاح تھا اور یہ ویڈیو بلکل غلط اور بناوٹی ہے جو ہے ہی بے بنیاد اس کی گارنٹی میں دیتا ہوں کیونکہ جس دن یہ واقع پیش آیا اس دن میرے موکل احان قریشی اپنے نکاح کی تیاری میں مصروف تھے جس کی تاریخ دو نومبر تھی اور اس دن کے تمام کال ریکارڈ ہمارے پاس محفوظ ہیں جو احان قریشی کے فون سے کئے گئے اور جو انکے فون پر کالز آئی وہ سب اگر آپکی اجازت ہو تو میں وہ فون کالز کی ریکارڈ اور انکی ریکاڈنگ یہاں پیش کرنا چاہوں گا" ۔۔

"اجازت ہے"۔۔!! جج صاحب نے اجازت دی تو دو منٹ کے لیے سب کے چہروں پر سایہ لہرا گیا۔۔
ماہ بیر راسم نے اپنے ٹیبل سے تمام کالز ڈاکیومنٹ اٹھاتے ہوئے جج صاحب کو پیش کیے اور انکے سامنے آئے۔۔
"دیکھیے یور آنر میرے موقل احان قریشی کو 2 نمبر پر رسیو ہونے والی کال لیسٹ میں سب سے زیادہ علیشہ حمدانی کی کالز ہیں جس کو کئی بار ان نے کاٹا اور کئی نمبر بلاک کیے آپ صاف دیکھ سکتے ہیں علیشہ کی جانب سے کال آرہی ہے جب کہ میرے موقل احان قریشی کا فون بھی میرے پاس ہے جس سے صاف واضح ہے کہ میرے موقل نے علیشبہ حمدانی کو خود سے کوئی کال نہیں کی بلکہ وہ مختلف نمبروں سے میرے موقل کو تنگ کرتی رہی ہیں" یہ تمام بات بولتے ہوئے ایڈوکیٹ ماہ بیر کے احان کو موبائل فون بھی جج صاحب کو تھمایا۔۔۔ماہ بیر راسم دو منٹ کے لیے خاموش ہوئے تو انکی خاموشی کا دائرہ اٹھاتے ایڈوکیٹ احمد علی فورا بولے۔۔
"یور آنر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان نے اپنی طرف سے کی گئی کالز لاگ ڈیلیٹ کر دی ہوں اور انکی طرف سے رسیو ہونے والی کال سیو کر لی ہوں ایڈوکیٹ نے تو جیسے لڑائی کا آغاز کیا تھا"۔۔
"یور آنر بلکل۔ نہیں اس میں کال ریکارڈر بھی موجود ہیں جس سے یہ کیس صاف اور یک طرفہ ہے کہ احان قریشی کو پھنسانے کی کوشش کی گئی تھی اس ریکارڈنگ کو چلانے کے لیے مجھے آپ سے فون اور اجازت کی ضرورت ہے کیا مجھے اجازت ہے"۔۔
"اجازت ہے"۔جج صاحب نے ماہ بیر کی جانب فون کرتے ہوئے انہیں اجازت دے جسے ایڈوکیٹ ماہ بیر نے پکڑ کر کال ریکارڈ سے ریکارڈنگ چلائی۔۔
"دیکھو علیشبہ اپنی بکواس بند کرو بہت ہو گیا مجھے نا۔ کل۔ تم میں کوئی انٹرسٹ تھا نا آج تم جیسی عورت کی شکل کیا میں نام تک سننا گوارہ نہیں کروں آج میرا ایہاشاہ سے نکاح ہے میری محبت میرا عشق آج تکمیل پانے جارہا ہے اس لیے خدارہ اپنی۔ بکواس بند کرو اور میرا پیچھا چھوڑ دو"۔۔
"اسی بات کا تو افسوس ہے احان مجھے کہ تمھیں ٹوٹ کر میں نے چاہا میں نے تم سے عشق کیا ہے مگر تمھیں میری محبت

نظر نہیں آتی جانے کیوں ایک بار بس ایک بار مجھ سے ملنے اجاو" ۔۔۔

"تم نے محبت کی ہوتی تو آج تم میری خوشی کے لیے اپنی محبت کی قربانی دے کر میری محبت سے مجھے نکاح کرنے سے نہیں روکتی بلکہ میرے خوشی کے خاطر تم مجھے جانے دیتی یونہہ ڈسٹرب نا کرتی تمھیں مجھ سے نہیں میرے سٹیٹس سے محبت ہے میرے نام سے میرے مرتبے سے جو اب میرے نام کے ساتھ جڑ کر ایہا کو ملنے جا رہا ہے اس لیے تمھاری میری نظر میں کوئی اہمیت نا کل تھی نا آج ہے نا کبھی ہو گی گیٹ لاسٹ فرام مائے لائف اور آئندہ کبھی کال نا کرنا"۔

"نہیں تم ایسے کال نہیں بند کر سکتے یونہہ میں تمھیں نہیں جانے دے سکتی تمھیں ایک بار مجھ سے ملنا ہو گا صرف ایک بار احان ورنہ میں ایہا کو نقصان پہنچا سکتی ہوں مجھے پتہ ہے وہ کس پارلر میں ہے اگر نقصان نہیں تو مین تمھارا بہت بڑا نقصان کر دوں گی ایہا خود تم سے نکاح کرنے سے منع کرے گی اب فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے"۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی علیشبہ"۔۔!

"میں ایسا کر سکتی ہوں احان قریشی ابھی تمھیں معلوم نہیں ہے میں کیا کر سکتی ہوں کیا نہیں"۔۔

"اچھا ٹھیک ہے بولو کہاں ملنا ہے مجھے تم سے مگر یاد رہے یہ پہلی اور آخری ملاقات ہے اسکے بعد نا تم میرے راستے میں آؤ گی نا کبھی مجھے کال کرو گی اور ہاں یہ ملاقات محض چند منٹ منٹ کیا صرف سیکنڈ کی ہو گی"۔۔۔

"ارے اب بات سیکنڈ میں تھوڑی ختم ہو گی ایک گھنٹہ تو دو" ۔۔

"شٹ اپ صرف محض 5 سے 6 منٹ اگر اس سے ایک منٹ بھی اوپر ہوا پھر تم مجھے نہیں جانتی علیشبہ"۔۔۔۔۔

اوکے اولیکن لوکیشن میں بتاؤں گی بولو منظور ہے۔۔

"نہیں یہ غلط ہے مجھے نہیں منظور میں تمھیں بتاوں گی کہ تمھیں کہاں آنا ہے تمھیں آواری ہوٹل آنا ہے اور یہ میرا فیصلہ ہے مجھے محض اگلے 30 منٹ میں تم یہاں چاہیے ہو بس اگر نا آئے تو آگے تم جانو اور تمھاری ایہا بائے"۔۔

وہ ایک ہی سانس میں سب بولتے کال کاٹ گئی کیونکہ جانتی تھی وہ کبھی بھی اس سے ملن نے ہوٹل نہیں آئے گا وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا جبکہ وہ کال کاٹ گئی۔۔۔

ریکاڈنگ ختم ہونے کے بعد ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم نے فون جج صاحب کے ٹیبل پر رکھا اور ان سب کی جانب متوجہ ہوئے جو ہوائیاں اڑھے چہرے ہے ساتھ گیم پلٹتی دیکھ رہے تھے۔۔

"یور آنر جیسا کہ آپ نے سنا میرے موقل احان قریشی کو خود علیشبہ حمدانی نے اپنے پاس بلایا انکے۔ منع کرنے کے باوجود وہ انہیں انکی منکوحہ یعنی ایہا قریشی کو پھنسانے کی دھمکی دے کر انہیں زبردستی ملاقات کے لیے قائل کر گئ جس کے بعد انہیں وہاں جانا پڑا" ۔۔۔
ابھی ماہ بیر راسم کی یہ بات پوری بھی نا ہوئی کہ ایڈوکیٹ احمد علی فورا بول اٹھے۔۔

"یور آنر ایسا ممکن ہے کہ انہوں نے کال ریکارڈ کو ایڈیٹ کر کے اپنے سامنے پیش کیا گیا جبکہ یہ کچھ ویڈیو ہے جو میں آپکو دیکھانا چاہتا ہوں جس کہ بنا پر صاف ظاہر ہو گا کہ احان قریشی ایک قاتل ہیں قاتل وہ کیا مجھے یہ ویڈیو چلانے کی اجازت ہے" ۔۔وہ یو ایس بی کو اپنے لیپ ٹاپ کی طرف لگاتے ہوئے اجازت طلب کرتے بولے تو جج صاحب نے اجازت دی۔۔۔

"اجازت ہے اجازت ہے" ۔۔۔جج صاحب نے دوبارہ دیال بجاتے ہوئے اجازت دی،،،ایڈوکیٹ احمد علی نے فورا وہ یو ایس بی لگاتے ہوئے موجود گی ویڈیو ریکارڈ پلے کرنے لگے جس کو دائمہ نے بڑی مہارت سے ایڈیٹ کیا تھا جس میں صاف واضح تھا کہ احان ہسپتال آئے اور آکر اپنے تمام گناہ ثبوت مٹانے کو علیشبہ کا قتل کر گئے مگر ایک چیز جو بہت ہی عجیب تھی وہ یہ کہ یہاں کوئی تیزاب کی بوتل نہیں بلکہ تکیا رکھ کر بہت بے دردی سے انکا سانس رکتے ہوئے وہ انکو ختم کر رہے تھے۔۔۔

جہاں تمام۔ نفوس یہ ویڈیو دیکھ کر اپنی جگہ ساخت ہوئے تھے وہی ایڈوکیٹ ماہ بیر اور احان قریشی بے حد پر سکوں اور مسکراہٹ سجائے کھڑے تھے۔۔

ویڈیو ختم ہوئی تو ایڈووکیٹ احمد علی جج صاحب سے لے کر پورے کمرا عدالت سے گویا ہوئے۔۔

"جیسا کہ پروجیکٹر پر چلتی ویڈیو سے اپنے دیکھا کہ احان قریشی نے کس طرح میری موقل کا قتل کیا اس سے صاف واضح ہے کہ یہ ایک قاتل ہے اور اسے سخت سے سخت سزا دی جائے" ۔۔

"ویٹ آمنٹ،،،ویٹ آمنٹ مسٹر احمد علی جلدی کس چیز کی جیسا کہ جج صاحب خود کہتے ہیں کہ دونوں مابین کی گفتگو ہونی چاہیے سب لوگوں کو بولنے کا حکم ہے تو میری سنیے اور پھر فیصلے کی طرف چلیں گے"۔۔

"یور آنر جیسا کہ آپ نے۔ دیکھا یہاں قتل کرتے ہوئے کوئی تیزاب علیشبہ حمدانی پر نہیں پھینکا گیا بلکہ تکیہ رکھ کر انکی سانس رکنا چاہی یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک جھوٹ جو تب سے۔ ہم۔ سے بولا جارہا وہ یہ کہ علیشبہ حمدانی پر تیزاب پھینک کر انکا قتل کیا گیا جبکہ یہاں تو سچائی کچھ اور ہے اور اگر ایسا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ایڈوکیٹ احمد۔ علی اور انکی موقل سے پوچھا جائے کہ آخر وہ ڈیڈ باڈی کس کی تھی جو جلی ہوئی لے کر یہ گھر آئے کیونکہ یہاں اس ویڈیو میں کہیں سے بھی تیزاب پھینکتے ہوئے احان قریشی نظر نہیں آئے" ۔۔

ایڈوکیٹ ماہ بیر کی بات پر احمد علی اپنی جگہ پر ساخت ہوئے وہی نمرہ اور فامیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"یور آنر یہ،،،یہ جھوٹ نہیں ہے میری موقل نے خود اپنی آنکھوں سے اور اس ڈاکٹر نے بھی دیکھا ہے کہ وہ تیزاب کی بوتل مگر اس میں،،،اس میں سے وہ حصہ" ۔۔۔ایڈوکیٹ احمد علی گھگھیا گے کہ وہ اب کیا کہیں۔۔۔

"نہیں سر اس میں یہ حصہ کاٹ دیا گیا ہے ورنہ،،،،ورنہ بتاؤ ڈاکٹر تم خود بتاؤ" ۔۔۔

"ج،،جی جج صاحب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور احان قریشی اسکے بعد کئی بار ہسپتال آتے رہے اور مجھے لگتا وہ یہ ویڈیو کٹوا گے فوٹیج ڈیلیٹ کروا گئے" ۔۔

"واہ واہ۔۔! وہ کہتے ہیں نا نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہے ویسے ہی ایڈوکیٹ اور ڈاکٹر صاحب جھوٹ بولنے کے لیے بھی بات میں وزن ہونا چاہیے ایک وہ فوٹیج ڈیلیٹ کروادی اور یہ فوٹیج ڈیلیٹ نا کروائی وہ اگر آئے ہی تھے تو انہیں مکمل فوٹیج ڈیلیٹ کروانی چاہیے تھی تاکہ وہ کسی بھی قسم کی سزا اور الزام سے بچ جائیں اور یہی نہیں جج صاحب جس وقت جو ٹائم اس فوٹیج پر آرہا ہے اس وقت عصر کے بعد میرے موقل احان قریشی کا نکاح تھا جو لاہور کی سب سے بڑی بحریہ مسجد میں منعقد تھا شام 4 بجے اور میں بھی آپکو ایک فوٹیج دیکھانا چاہوں گا جس سے یہ ثابت ہو گا کہ نا میرے موقل احان قریشی ریپسٹ ہیں نا ہی وہ قاتل کیا مجھے اجازت ہے" ۔۔؟؟ماہ بیر حفیظ نے اپنے بیگ سے مخصوص ڈرائیو نکالتے ہوئے اجازت چاہی۔۔۔

"اجازت ہے۔!"

اجازت۔ ملتے ہی ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم نے فوراوہ ڈرائیو اپنے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کر کے پروجیکٹر پر ویڈیو پلے کی جس میں احان 1 بج کر 10 منٹ میں ٹھیک آواری ہوٹل میں داخلہ حصے سے اندر آتا ہے جو اس وقت سفید شرٹ میں ملبوس تھا وہ جیسے ہی اندر جاتا ہے اپنے مطلوبہ کمرے کی جانب بھرتے ہی اسکے ساتھ ایک اور آدمی بھی پایا جاتا ہے جو شاید اس نے اپنے ساتھ بلایا تھا وہ احان کے ساتھ بغل گیر ہوتا آگے کی جانب بڑھا اور جیسے ہی احان کمرا نمبر 420 میں داخل ہوا تو وہ جھٹکے سے دوسری جانب سے گھومتا اس کمرے میں داخل ہو گیا مگر۔ کمرے کی اندر کیا ہوا کیا نہیں کسی کو نہیں معلوم البتہ اسکے فورا 10 منٹ بعد احان قریشی کمرے سے باہر آتے دیکھائی دیے جس کی ویڈیو سامنے پروجیکٹر پر

چلائی گئی جس کے ساتھ مکمل ٹائم بھی دیکھایا جارہا تھا۔۔

"جیسا کہ اپنے دیکھا یور آنر کے میرے مکمل 1 بج کے دس منٹ میں کمرے میں گئے اور ٹھیک 1 بج کر 20 منٹ میں وہ واپس باہر راہ داری سے گزرتے دیکھائی دیتے ہیں مطلب یہ کہ کمرہ نمبر 420 میں وہ باہر آتے ہیں مگر اس سے پہلے یہ شخص بیک ڈور سے ہوتا باہر کہ جانب نکلتا دیکھائی دے رہا ہے مطلب مشکل سے انکی ملاقات دس منٹ کی تھی اور اسی اسنا میں کس طرح میرے موقل کو ریپسٹ کہلایا جارہا ہے سوچنے کی بات ہے اور جب کہ ایک اور فوٹیج میں آپکو دیکھانا چاہوں گا جس میں ہوتے 10 منٹ بعد علیشبہ حمدانی کمرے سے باہر نکلتی ہیں اور اپنی کار لیے بغیر ہوٹل سے پیدل وہاں سے چلی جاتی ہیں اب ایک بات نوٹ کریے جج صاحب میرے موقل جب یہاں آئے وہ سفید رنگ کی شرٹ میں مبتلا تھے جبکہ ہسپتال جاتے وقت انکی شرٹ کا رنگ تبدیل ہو کر لال ہو گیا میں یہی چاہوں گا جج صاحب کہ بات میں وزن ہو تو ہی آپ کسی بھی طرح میرے موقل کو ریپسٹ اور قاتل ٹھہرا کر انہیں سزا سنائیں جبکہ ایڈوکیٹ احمد علی کے تمام ترثبوت اور باتیں بے بنیاد ہیں جس سے کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ میرے موقل قاتل ہیں" ۔۔ماہ بیر راسم نے اپنی تمام تر بات بول کر آخر میں التجا کی جس پر جج صاحب نے غور و فکر شروع کیا۔۔

"دیکھیے جج صاحب یہ بات غلط ہے میری۔ موقل علیشبہ حمدانی کا کسی اور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا ان کی فیملی میں صرف انکی ایک بہن فامیہ حمدانی اور انکی ماں نمرہ حمدانی رہتی تھیں اور یونیورسٹی میں زیادہ کوئی دوست نہیں تھا ایک دوست تھا جو اپنا ایل ایل بی کرنے کے لیے یہاں سے لندن چلا گیا پیچھے انکی توجہ احان قریشی کے کھینچی اور یہ توجہ کو بھر چڑھ کر اپنی توجہ سے محبت میں بدلنا احان قریشی کا کام ہے اس کے بعد وہ اب ثبوت مٹا کر خود کو ملزم بنا کر پیش کر رہے ہیں" ۔۔ایڈووکیٹ احمد علی کو اپنا کیس ہاتھ سے جاتا محسوس ہوا تو وہ ایک اور پتہ پھینک گئے۔۔

"دیکھیے مسٹر احمد علی اپنی موقل کے بارے میں کوئی اور ثبوت لائیے اور پیش کیجیے جس کی بنا پر ثابت ہو کہ آخر میرے

موقل احان قریشی ایک ریپسٹ اور قاتل ہیں" ۔۔۔۔اب کی بار ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں باور کروایا مگر اس سے پہلے جج صاحب نے دیال بجایا۔۔

"آرڈر آڈر۔۔۔!! آپ دونوں آپس میں لڑنے کے بجائے آج کی پیشہ پر دیہان دیں تو بہتر ہو گا اس وقت دونوں اطراف کی باتیں سننے کے بعد یہ طہہ پایا گیا ہے کہ ابھی عدالت ناکافی ثبوتوں اور گواہوں کی وجہ سے حتمی فیصلے تک نہیں پہنچی ہے لہذا یہ عدالت اپنا فیصلہ اگلی تاریخ تک ملتوی کرتی ہے"۔۔جج صاحب کہہ کر اپنی نشست سے کھڑے ہی ہوئے تھے جب ایک نسوانی اووبریک آواز نے انہیں ایسا کرنے سے روک کر اپنی جانب متوجہ کیا وہی باقی سب کو اپنی جگہ ساخت۔۔۔۔

"رک جایئے جج صاحب! ایسے مت کریں آپکی اگر اپنے آج فیصلہ نا کرنے کے بجائے اس فیصلے کو اگلی تاریخ تک ملتوی کر دیا تو یہ بھیڑیا تمام۔ثبوتوں کو ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے جو ملزم کا ساتھ دینے اسے رہیا کروانے کو یہاں پیش ہونے آئیں گے میری فریاد سن لیجیے جج صاحب اور عدالت کو ملتوی مت کیجیے اور مجھے کچھ بولنے کا۔موقع دیجیے" ۔۔۔

یہ وہ آواز تھی جو کمرا عدالت میں گھونجی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ایک ایک نفوس کو اپنی جگہ ساخت کیا تھا اور وہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ اسی بندی کی آواز تھی جس کے قتل کے الزام میں احان کو اتنی مدت سے سزا دی جا رہی تھی مگر وہ تو زندہ تھی بلکل۔زندہ جاوید ان سب کے سامنے ویکٹم علیشبہ حمدانی جی ہاں وہ کوئی اور نہیں بلکہ عائلہ عرف علیشبہ حمدانی تھی،،جو۔اس وقت احان کا۔ساتھ دینے اس پر لگے ہر۔الزام مٹانے کو آج یہاں موجود تھی۔۔

"عدالت کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے اگلی تاریخ میں آکر اپنی پیشی دیے گا تب تک کے لیے عدالت برخاست ہوئی"۔۔جج صاحب بغیر سمجھے سنے اٹھ کر آگے بڑھے جب علیشبہ آکے راستے میں حائل ہوئی۔۔

"نہیں جج صاحب پلیززز اگر آپ نے ابھی ناسنا تو مجھے اگلی تاریخ تک کا موقع نہیں ملے گا میں اس کیس کی اہم ترین

کردار جسکی بنا پر ایک بے گناہ کو سزا ہو جائے گی اور تمام۔ ثبوت سمیت مجھے بھی مٹا دیا جائے گا میں اس کیس کی سب سے مضبوط کنجی جس کی وجہ سے جو الزام احان پر لگائے وہ مٹ جائے گا میں،،،علیشبہ علیشبہ حمدانی میری فریاد سن لیجیے"۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

قسط نمبر 55

پچھلی قسط

"عدالت کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے اگلی تاریخ میں آکر اپنی پیشی دیے گا تب تک کے لیے عدالت برخاست ہوئی"۔۔جج صاحب بغیر سمجھے سنے اٹھ کر آگے بڑھے جب علیشبہ آکے راستے میں حائل ہوئی۔۔

"نہیں جج صاحب پلیز ززز اگر آپ نے ابھی ناسنا تو مجھے اگلی تاریخ تک کا موقع نہیں ملے گا میں اس کیس کی اہم ترین کردار جسکی بنا پر ایک بے گناہ کو سزا ہو جائے گی اور تمام۔ثبوت سمیت مجھے بھی مٹا دیا جائے گا میں اس کیس کی سب سے مضبوط کنجی جس کی وجہ سے جو الزام احان پر لگائے وہ مٹ جائے گا میں،،،علیشبہ علیشبہ حمدانی میری فریاد سن لیجیے"۔۔۔

اب آگے

علیشبہ کی آواز پر سب اپنی جگہ پر ساخت ہو گئے تھے جب کہ جج صاحب کے بڑھتے قدم بھی رک گئے۔۔

"کیا کہا اپنے؟ اگر آپ علیشبہ حمدانی ہیں اور آپ زندہ ہیں تو یہ کیس کس بنیاد پر لڑا جا رہا ہے اور کس لیے پھر کون ہے وہ جس کا قتل احان قریشی نے کیا ہے؟؟" جج صاحب نے اپنے بڑھتے قدم کو واپس موڑا اور جا کر اپنی کرسی پر براجمان ہوئے جبکہ باقی سب تو اپنی جگہ پر ایسے منجمد تھے کہ جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو نمرہ فامیہ کے سمیت سب علیشبہ کی اچانک حاضری پر جیسے اپنی جگہ ساخت ہوئے تھے اور احان اسکی کیفیت بھی انکے جیسی ہی تھی مگر دماغ میں ایک جنگ تھی ایک غصہ کا شعلہ ابھر رہا تھا اس کے زندہ ہونے کے باوجود اسکی رسوائی ہوئی اسے جیل میں رہنا پڑا اس پر کئی الزامات کی بارش ہوئی اور وہ اب اپنی منہ دکھائی کروا رہی تھی۔۔

"بتایئے علیشبہ حمدانی اگر آپ زندہ ہیں تو احان قریشی پر کس کا ریپ کر کے انہیں قتل کرنے پر الزام ہے بتایئے" جج صاحب نے انہیں بولنے کا اشارہ کیا۔۔

"جج صاحب یہ جو بھی۔۔۔" علیشبہ نے بات کا آغاز ہی کیا تھا جب اچانک وکیل صاحب نے اسے ٹوکا اور فورا اس سے مخاطب ہوئے۔۔

"آپکو جو بھی کہنا ہے کٹہرے میں آ کر کہیے مس علیشبہ اور پہلے حلف اٹھایئے اس قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہ آپ جو بھی کہیں گی سچ کہیں گی سچ کے علاوہ کچھ بھی نہیں" جج صاحب نے اسکے کٹہرے میں آنے کے بعد اسکے سامنے قرآن پیش کرتے ہوئے کہا تو وہ فورا اس پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئی۔۔

" میں جو بھی کہوں گی سچ کہوں گی سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہوں گی" وہ پر اعتماد سی گویا ہوئی تو نمرہ جو اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی اچانک سانس پھولنے لگا تو فامیہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس نے فورا نمرہ کو خود میں بھینچ کر سہلایا۔۔

"مما پلیز کالم ڈاؤن اس طرح نہیں کریں اپکے اس طرح کرنے سے سب خراب ہو جائے گا پلیز" فامیہ نے التجائیہ سا کہا۔ تو وہ اپنی ہی بیٹی میں چھپ سے گئ۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا یہ زندہ ہے یہ دیکھو" نمرہ کانپتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی تو فامیہ نے اپنی گرفت اس کے گرد بڑھائی۔۔

"شش چپ ہو جائیں" فامیہ نے اسکو بری طرح سہلایا۔۔۔

"جج صاحب میں علیشبہ،،علیشبہ حمدانی بد قسمتی سے نمرہ حمدانی کے سوتیلی بیٹی جج صاحب میرا قتل نہیں ہوا تھا نا ہی میں مری تھی اور احان کا میرے کیس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بلکہ انہیں پھنسایا گیا ہے" علیشبہ نے کہتے ہوئے احان کی آنکھوں میں دیکھا جس کی آنکھیں غصے سے لال اور رگیں پھول گئ تھیں جسے دیکھ کر علیشبہ کو جھرجھری سی آئی وہ فورا نظریں جھکا گئ۔۔

"تو آخر آپ کے کیس سے کس کا تعلق ہے ایک ویڈیو کے مطابق آپ ہسپتال کے بیڈ پر پٹیوں مشینوں میں جکڑی ہوئی ہیں آپ احان سے ملنے بھی جا رہی ہیں تو آخر یہ ماجرہ کیا ہے" وکیل ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم اب کی بار علیشبہ سے ہم کلام ہوئے تو وہ پھولتی سانس سے انہیں دیکھتی ہوئی اپنے تمام لفظ جمع کرنے لگی جو شاید اس انسان کو دیکھ کر کہیں کھو گئے تھے۔۔

"ی،،یہ سچ ہے وکیل صاحب کے میں ہسپتال میں پٹیوں اور مشینوں میں جکڑی ہوئی تھی کیونکہ میرا بہت بھیانک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس صبح میں احان قریشی سے ملنے گئ تھی تو واپسی پر کچھ ایسا ہوا کہ میں اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی میں سڑک پر چلتی جا رہی تھی کہ اچانک کسی کار نے آکر بڑی طرح مجھے ٹکر ماری اور میں ایک سڑک سے دوسری سڑک پر جا گری اس وقت تو ایک دم یونہہ لگا کہ شاید میں اگلا سانس نا لے پاؤں گی اور شاید یہ آخری وقت ہے مگر اللہ نے مجھے اپنے امان میں رکھا اور شاید خدا کی کرنی تھی کہ میں بچ گئ کیونکہ اگر اس وقت میں مع جاتی تو شاید آج احان کو سزا ہو جاتی" وہ ایک ہی سانس میں ساری وضاحت دیتی چلی گئ جبکہ ہر نفوس اپنی جگہ احان سمیت اسے دیکھے جا رہا تھا کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔۔

"آپ نے ابھی کہا کہ آپ اپنے ہوش میں نہیں تھی مس حمدانی رائٹ تو میں آپ سے جاننا چاہوں گا کیا کہ کیوں ایسا کیا ہوا تھا اس ملاقات میں جو آپ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی کیا احان قریشی نے آپ کے ساتھ۔۔"

وکیل احمد علی نے بات کی کھال نکالتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔۔

"ہر گز نہیں وکیل صاحب ہر گز نہیں میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا مجھ جیسی بے شرم لڑکی کے ہوتے ہوئے وہ انسان میرے منہ پر تھپڑ مار کر مجھے میرے حال پر چھوڑ تا وہاں سے میری آنکھیں کھولتا نکل گیا تھا محض 5 منٹ کی ملاقات تھی جج صاحب جس میں احان نے مجھے باور کروایا کہ میں کس قدر بے حیا اور بد تمیز ہوں جو خود اپنی عزت کو احان کو۔۔۔" وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر سسک پڑی تھی۔۔۔

"آپ پلیز یہ بتائیں کہ پھر آپ اتنا عرصہ کہاں تھی مس حمدانی آپ زندہ تھیں احان سے کوئی تعلق نہیں تھا پھر کیوں آپ اس وقت نہیں بولی آج ہی کیوں" ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم نے اسکے سامنے آکر اسے سے سوال پوچھا تو وہ سنبھل کر انہیں دیکھتی ہوئی گویا ہوئی۔۔

" جس دن میں احان سے ملنے گئی تھی اس دن احان کا نکاح تھا میرے دھمکانے اور اثرار پر احان آخری بار مجھ سے ملنے آیا تھا اور شاہد وہ ملاقات میرے لیے ایک قیمتی ملاقات ثابت ہوئی جس سے مجھے میری زات کے بارے میں بتایا میں کون ہوں آخر میرا تعلق کیا ہے جج صاحب میری آنکھیں کھولیں کہ میں باقی لڑکیوں کی طرح ہوتی تو شاید آج احان کی آنکھوں میں میرے لیے احترام یا کوئی جزبہ ہوتا مگر میں تھی کہ بے حیا،، بے حیا تھی میں کہ میرے لیے اس پاکیزہ مرد کی آنکھوں میں صرف اور صرف نفرت نے جگہ لے لی اس دن صرف وہ ایک تھپڑ اور یہ ایک لفظ بے حیا میری زات پر جیسے ٹھپہ لگا گیا اور مجھے بار بار میری ہی زات میرا ہی ضمیر کچوکے لگاتا رہا کہ آخر میں بے حیا کیوں آخر کیوں نہیں ہوں میں ان لڑکیوں جیسی جس کے لیے احان کی آنکھوں میں احترام ہوتا ہے کیوں؟؟ آخر اس کیوں کے سوال میں میرے دل اور دماغ نے جو صرف ایک جواب دیا وہ صرف محض یہ کہ میری پرورش خراب تھی کیونکہ مجھے پالنے والی انتہائی نیچلے درجے کی خاتون تھی" وہ بول کر آخر میں سسک پڑی جبکہ سب نے اسکی جانب دیکھا۔۔

"آپ بار بار یہ کہہ رہی ہیں پالنے والی چلیں یہ سوال بعد میں احان کے جانے کے بعد کیا ہوا تھا اور آپ ہسپتال کیسے پہنچی اور پھر وہاں کیا ہوا اور یہ اس ویڈیو میں جو شخص ہے وہ کون ہے مس حمدانی" ایڈوکیٹ احمد علی نے علیشبہ سے ایک نئے انداز سے سوال کی پیش کش کر کے ایک اور پتہ پھینکنا چاہا۔۔

"جی جیسا کہ میں نے پہلے بھی بولا کہ جب میں احان سے مل کر واپس اپنے گھر کی راہ لی ہوئی تھی تو اچانک ایک گاڑی نے آکر مجھے ٹکر ماری اور میرا برے طریقے سے ایکسیڈینٹ ہو گیا جس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہیں تھی کہ مجھے کون کیسے کسطرح ہسپتال لایا لیکن جب میری آنکھ کھلی تو میں زہنی اور جسمانی دونوں تکلیف میں مبتلا تھی میرا دل پھٹ رہا تھا ضمیر ملامت کر رہا تھا اور اس وقت میں نے اپنے پاس صرف ایک شخصیت کو پایا وہ تھی میری منہ بولی ماں میری سوتیلی ماں نمرہ حمدانی کی جج صاحب اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر مجھے رسوا کرنے والی میری سوتیلی ماں نمرہ جو اس وقت میرے سامنے موجود تھی اور اس وقت بھی اپنی جھوٹی محبت دیکھاتی میری عیادت میں مصروف تھی جب میں نے اپنے دماغ میں چلتی سوالات انکے سامنے رکھے تو ان نے مجھ پر ایک پہاڑ توڑا اس وقت میری ازیت دوبالا ہو گئی تب تو شاید یہی محسوس ہوا کہ شاید اسی ازیت میں مر جاؤں گی مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے اور اس وقت میرا قتل کرنے کی کوشش کسی احان نے نہیں بلکہ میری ماں مجھے پالنے والی نمرہ حمدانی نے کی تھی" وہ تمام بات کی وضاحت کرتے ہوئے آخر میں چیخ اٹھی کہ وہی نمرہ بھی چیخی۔۔

"ہر گز نہیں جھوٹی،، تم زندہ تم زندہ کیسے ہو" وہ اونچا چلائی جبکہ جج صاحب نے دیال بجاتے ہوئے انہیں خاموش ہونے کا کہا۔۔۔

"آرڈر آرڈر!! خاموش کروایئے انہیں" ۔۔

"مام۔خاموش اششش" چپ فامیہ نے اسے خود میں چھپایا اور اسے بولنے سے رکا۔۔

"جج صاحب میں آپکو ایک ویڈیو دیکھانا چاہتی ہوں اسکے لیے مجھے میری دوست کو یہاں بلانا پڑے گا کیا مجھے اجازت ہے کہ وہ آئے اور آکر آپکو وہ ویڈیو دیکھائے اور اپنی زبان سے بتائے جو اس وقت اس ہسپتال کی نرس کے طور پر وہاں کام کر رہی تھی کیا مجھے اجازت ہے "علیشبہ نے فوری طور پر اگلی بات بولی۔۔

"اجازت ہے" جج صاحب سے اجازت طلب ہوتی علیشبہ نے راحیلہ کو اشارہ کیا تو فورا اٹھ کر جہاں احان کھڑا تھا وہی جا کر کھڑی ہوئی اور حلف اٹھایا۔۔

"جج صاحب میں جو بھی بولوں گی سچ بولوں گی سچ کے علاوہ کچھ نہیں بولوں گی،،جج صاحب جس دن علیشبہ ہمارے ہسپتال میں زخمی حالت میں آئی تو ہم نے انکے فون سے فورا انکی ماں کو کال کر کے بلایا تو وہاں صرف نمرہ حمدانی آئی اور اس وقت سے لے کر آخر تک کوئی بھی لڑکا علیشبہ کو ملنے نہیں آیا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے انکی تمام گفتگو سنی تھی اس دن ایک ایسا نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مین دہل گئ میں آپ کو ایک ویڈیو دیکھانا چاہوں گی جس سے یہ ثابت ہو گا کہ علیشبہ کو مارنے کی کوشش کسی اور نے نہیں بلکہ اسکی اپنی ماں نمرہ نے کی تھی کیا مجھے اجازت ہے" ۔۔

"اجازت ہے" جج صاحب نے آرام سے انہیں اجازت دی تو راحیلہ نے ایک یو ایس بی ایڈووکیٹ ماہ بیر راسم کو دی جس کو ان نے فورا لیپ ٹاپ میں لگا کر جج صاحب کے سامنے پلے کی۔۔

فلیش بیک۔۔

نمرہ کو۔جب معلوم۔پڑا کہ اسکی بچی کا بھیانک ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو وہ بھاگی ہاسپٹل آئی تھی بہت۔برے طریقے سے ایکسیڈنٹ ہونے کی باعث اسکے دماغ میں چوٹ آئی تھی،،ٹانگیں بھی پارلائز ہوئی تھیں۔۔۔

نمرہ کو سمجھ نا آیا یہ ہوا کیسے مگر خدا نے اتنی مہلت دی تھی اس بچی کو کہ وہ اپنی ماں سے کچھ کہہ سکے۔۔۔

جبھی وہ فورا اندر بڑھی تھی،، علیشبہ نیم جان سی بیڈ پر لیٹی تھی منہ پر آکسیجن ماسک لائے،، بی پی کنٹرولڑ لگائے وہ اپنی آخری سانسیں بھر رہی تھی۔۔۔

نمرہ نے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"علیشبہ میری جان۔۔۔!!"

"کیا ہوا میرا بچہ یہ کیسے ہوا کس نے کیا تمھارے ساتھ ایسا یہ ضرور تمھارے اس احان نے کیا ہو گا میں چھوڑوں گی نہیں" وہ بپھری شیرنی بنی غرائی۔۔۔

علیشبہ نے اپنے منہ سے آکسیجن ماسک اتارا۔۔۔

"سٹاپ اٹ،، پلیز زز سٹاپ اٹ۔۔۔! مجھے سمجھ،، ننن،،،، نہیں،،، آ،،، رہا،، ممم،،، میں،، کیا،،، بو،،، لوں،،،، آپ ،،، ما،،، ماں کہلانے کے لائق نہیں ہیں مس،،، نن،،، نمرہ حمدانی"۔۔۔

نمرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہوں میری بچی ایسے کیوں بول رہی ہو اپنی ماں کو آخر ہوا کیا اور یہ سب"۔۔؟؟؟

"او،،، پپ،،، لیز زز ا،،، اپ اور ممم،،، ماں،،، ہ،،، ہاہا،،، نن،،، نائس جوک نمرہ حمدانی" ۔۔علیشبہ نے تکلیف سے اسے دھتکارا۔۔

"علیشبہ سے کیا ہو گیا تمھیں ہوش میں تو ہو تمھارے دماغ پر اثر ہوا ہے کیا اس ایکسیڈنٹ کا،،، کس نے کیا یہ اس احان قریشی کا کیا دھڑا ہے نا اا اہے نا بولو"۔۔

"شششش،،، شٹ اپ"۔۔!!!! وہ بمشکل دھاڑی تھی۔۔

"اس،،، اس انسان پر کوئی،،، تتتت،،،، تہمت مت لگانا نمرہ،،، وہ،،، ایک،،، اونچے،،، کک،،، کردار کا مالک شخص ہے ،،، تت،،، تم ہی نے،،، کک،،،، کچھ سال پہلے بہت کھیل کھیلے تھے،،،، تم نے تو اس کی ماں کو ممم،،،، مارنے کی کوشش بھی کی تھی نا ہے نا"۔۔

"علیشبہ۔۔!!" نمرہ بری طرح دھاڑا تھی جب اچانک ایک نرس وہاں آئی مگر آگے کی گفتگو سن کر اپنے قدم آگے نابڑھاپائی بلکہ وہی کھڑی یہ تماشادیکھنے لگی۔۔

"بکواس بند کرواپنی کیااول فول بکے جارہی ہوہوش میں توہوتم۔"

"ہوش میں تواب آئی ہوں مس نمرہ حمدانی میں تمھاری اصلیت کھلنے کے بعد تم کیا تھی اور میں نے کیا سمجھامیری پرورش بھی خود کی طرح خراب ہی کی،، سہی کہتے بعض اوقات ماں باپ غلط ہوتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو بھی غلط راستے پر چلاتے ہیں وہ بربادی ہوتی ہے اب دیکھواپنی بربادی تمھاری اکلوتی اولاد زندگی موت کے درمیان جنگ لڑ رہی ہے خدا تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا کبھی نہیں نمرہ میں مرجاؤں تواچھا۔۔"

نمرہ نے خون خوار نظروں سے اسے گھورا مگر تھوڑی ہی دیر بعد اسکاقہقہ اس آئی سی یوروم میں گھونجا

"مرجاؤمر ہی جاؤں تواچھاہے علیشبہ قریشی" ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

"واٹ داہیل۔۔!

یی،،،،یہ کیابکواس کررہی ہوتم کیابکواس ہے یہ۔! علیشبہ نے فوراًاسکی بات کی نفی کی۔۔

"ہاہاہاہاہاہاہا" جبکہ جواباًوہ پاگل عورت بھیانک قہقہہ لگائے گئی۔۔

"رئیل بکواس ہے میری جاں۔"

"میں نے تمھیں پالاپوسابڑاکیا،، تمھارے دل میں ان قریشیوں کے خلاف آگ بھڑکائی تاکہ تمہارے زریعے ان سے بدلہ لے سکوں تم میری اصل اولاد ہوہی نہیں تم مسز آصف کی اکلوتی بیٹی لائبہ کی اولاد ہو جس کو میں پیدا ہوتے ہی اپنے پاس لے آئی تھی اور اسکے بچے کو مردہ قرار دیا تھا۔"

ہاہاہاہاہا۔۔۔!!!

ایک اور خباثت بڑاقہقہہ ہاسپٹل کے آئی سی یو میں گھونجا تھا۔۔

"کیا یہ سچ تھا علیشبہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے،، یہ کیا سچ تھا اگر یہ سچ تھا تو وہ واقع ہی مرنا چاہتی تھی اس قدر بڑا دھوکا!!!۔!!"

"ہاہاہاہا جانتی تو تم کہ میں نے نمرہ حمدانی نے تمھیں مہرہ بنا کر قریشیوں سے بدلہ لینا تھا مگر اب انہیں بھنک بھی نہیں لگے گی تم تو کسی کام کی نہیں رہی میں اپنی سگی بیٹی سے یہ کام کرواؤں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ یہ کام بہت اچھے طریقے سے کرے گی آخر خون نے رنگ دکھا ہی دیا اس لیے اب تمھارے مرنے کا ٹائم آگیا ہے یو ہیو ٹو ڈائے مائے ڈارلنگ بیٹی"

"بکواس،،، بب،،، بند کرو جاؤں یہاں سے،، چلی جاؤ نمرہ آہ۔! اتنا بڑا دھوکا جاؤ" علیشبہ نیم بیہوش ہوتی چلا اٹھی۔۔

"شششش۔۔۔!!!! بلکل چپ علیشبہ بے بی اٹس ٹائم ٹو گو" اوپر کی طرف اشارہ کرتے وہ جباثت سے اسکے گلے کو سخت گرفت میں لے گئ اور ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھ کر اسے مسکراتے مرتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ بری طرح مچل رہی تھی جانے کیا کیا دل میں تھا،، خدا سے مدد مانگ رہی تھی مگر انجانے میں بہتوں کے دل دکھائے تھے،، اور اوپر سے اس قدر کریٹیکل حالت میں وہ زیادہ مزاحمت نا کر پائیں بہت جلد مزاحمت توڑی اور کے جلد زندگی کی بازی سے ہاری تھی،، سانسیں تھم گئیں تھیں،، زندگی کو خیر آباد کر گئ تھی ایسی ہستی،، جس کی زندگی کی جھوٹ کی بنیاد پر تھی افففف خدایا یہ ستم۔۔۔

جھوٹ پر مبنی زندگی جس سے کبھی یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ آخر اصل اولاد کس کی ہے،، ساری زندگی جھوٹ کے آثرے گزاری،،، سادی زندگی تباہ کی کتنا اچھا ہوتا وہ اپنی ماں کے پاس ہوتی اس فیملی سے تعلق ہوتا جس سے اسکی محبت کا تعلق تھا شاید نہیں یقیناوہ اپنی محبت کی خوشی میں۔راضی ہوتی جو کہ اب تھی،، کتنی پیاری پسند تھی اسکی محبت کی ،، کتنی معصوم تھی وہ۔۔

خدا کبھی انہیں الگ نا کرے،،، وہ چاند سورج کی جوڑی ہمشہ سلامت رہے ایک اتوالا آنسو آنکھ سے سڑک کر گال پر پھسلا تھا۔۔۔

نمرہ نے مرتے دیکھ قہقہ لگایا مگر فورا خود کو کمپوز کیا۔۔۔

"ڈاکٹر رررر۔۔ڈاکٹر رر۔۔۔۔۔!!!"

بہت ہوشیاری سے ڈاکٹر کو بلانا شروع کیا جیسے بیٹی کی سانسیں رکنے پر کیسے تڑپی ہو مگر اس خبیث عورت کو اندر سے اتنی ہی خوشی ہوئی تھی جو کام۔علیشبہ نا کر سکی وہ اب اپنی دوسری بیٹی کرے گی جیسے تیسے وہ ہی کرے گی "۔۔۔

ڈاکٹر رر نے فورا علیشبہ کو دیکھا جو زندگی کی بازی ہار چکی تھی مگر ایک بہت عجیب بات تھی وہ۔یہ کہ علیشبہ کے گلے پر کسی کی انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بہت غور سے معائنہ کیا شاید نہیں انہیں یقین ہو گیا کہ علیشبہ کا قتل ہوا ہے۔۔۔۔

"واٹ نان سینس انکے پاس تو انکی مدر تھی یہ کس نے کیا یہ" وہ پیچھے مڑا ہی تھا کہ پیچھے کسی کو ناپا کر شدید حیرت میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔

"اووونو واٹ نان سینس از دس۔۔۔۔!"

یہ عورت اسکی ماں تھی تو کہاں گئ دیکھو وہ باہر ہے سنئیر ڈاکٹر نے نرس کو کہا وہ بھاگی۔۔۔

نرس نے باہر دیکھا مگر اس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

"سر سر۔۔۔!!اندر تو کوئی بھی نہیں ہے سر۔۔۔۔!"

"واٹ۔۔۔!!؟؟"

"یہ کیا بکواس ہے،،،وہ۔اسکی ماں ہی تھی نا؟؟"

"جی سر انکے فون میں ماما کے نمبر سے جو نمبر سیو تھا اسی پر کال ملائی تھی میں نے تو۔۔"

"افففف۔۔!!!خیر ہمیں کیا چھوڑ آؤ اسے مردہ خانے میں،، جس کی بچی ہو گی وہ آ کر خود پتہ کر لے گا بہت کام ہے مجھے ۔۔۔"

پر سر یہ پولیس کیس ہے ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے نا۔۔۔" دوسری۔نرس جو بیک وقت ڈاکٹر کے ساتھ اندر آئی تھی وہ فورا بولی جبکہ راحیلہ یہ س دیکھ کر نمرہ کے پیچھے ہی بھاگی تھی جو جا چکی تھی

"اوووشٹ اپ زیادہ سنئیر بننے کی کوشش نا کرو وہ نرس کے قریب جھکتا بولا اپنا منہ بند کرو اور بہت سے کام ہوتے ہیں ہم کو وہم انکے پولیس کیس کے کرانکے چکروں میں پر جائیں۔۔۔"

"پر سر یہ سب ڈاکٹر کی ہی۔۔" وہ۔پورا بول بھی نا پائی جب ڈاکٹر پھر دھاڑا

"شٹ اپ۔۔۔۔۔!!!بکواس بند کرو اور پھینک دووو اسے مردہ خانے میں وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ چل دیا"۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مطلب کہ انسانیت نامی چیز ہی نہیں ہے ہمارے معاشرے میں،،میں کچھ دیکھتی ہوں ہو سکتا ہے یہ ۔زندہ ہو"۔۔

"راحیلہ!!!! اچانک سے دوسری نرس نے راحیلہ کو بلایا اور فورا علیشبہ کو وینٹیلیٹر پر لگایا جس سے اسے مصنوعی سانس آنے لگی۔۔

ویڈیو چلنا جیسے ہی بند ہوئی تو قریشی خاندان کے جتنے بھی نفوس وہاں اس ٹائم موجود تھے انکے چہرے کے رنگ اڑھے تھے سب اپنی جگہ بری طرح ساخت ہوئے تھے کہ آخر یہ کیا تھا؟؟

"اسکے بعد کیا ہوا مس راحیلہ اور آپ نے کس طرح انکی جان بچائی اور انہیں کس نے پناہ دی یا پھر یہ بھی کوئی انکی چال.." ماہ بیر راسم نے بیچ کی بات کھریدنا چاہی مگر راحیلہ نے فورا انہیں ٹوکا۔۔

"نہیں نہیں سر ایسا نہیں ہے انہیں پورے دو دن بعد اللہ کے رحم اور فضل سے ہوش آیا تھا اور پھر جس کا نام انکی زبان سے نکلا وہ احان تھے احان قریشی اسکے بعد میں سب سے چھپا کر انکا ٹریٹمنٹ کروانے انہیں دوسرے ہسپتال شفٹ کروادیا کہ یہ کسی کی نظر میں نا آجائے اور جیسے جیسے انکی صحت میں سدھار آیا تو انہوں نے مجھے اپنی ساری دردناک کھانی مجھے سنادی اگر وہ یہاں رہتی تو ان درندوں کی نظر میں آکر اپنا آپ کھو دیتی اس لیے میں نے انہیں اسلام آباد بھیج دیا ابھی کچھ دن ہی ہوئے تھے انہیں اسلام آباد میں کہ انہیں معلوم پر گیا کہ احان جیل میں ہیں ان پر جھوٹا قتل کا الزام لگایا گیا ہے جبھی یہ واپس یہاں آگئ اور آکر مجھے نہیں پتہ کہاں کیسے کس کے گھر پناہ لینے لگی اور آج یہ احان صرف احان اور انکے گھر والوں کی عزت کے خاطر اپنا آپ مشکل میں ڈالے یہ جانتے ہوئے کہ اگر یہ ان درندوں کی

نظر میں آ گئے تو یہ ماری جائے گی مگر میں آپ سے یہی التماس کرتی ہوں جج صاحب پلیز اسے انصاف دیجیے کیونکہ اس کے ساتھ ماضی میں بہت غلط ہو چکا ہے اور اب احان قریشی کے ساتھ بے قصور ہوتے ہوئے ان نے سزا کاٹی ہے میں عدات سے درخواست کرتی ہوں کہ احان قریشی کو العزت بری کیا جائے اور علیشبہ کو انصاف اور نمرہ حمدانی کو سخت سزا دیجائے شکریہ" ۔۔

"بہت شکریہ مس راحیلہ۔۔ آپ جا سکتی آپ کچھ کہنا چاہیں گی مس علیشبہ آپ کو کچھ مزید کہنا اس معاملے میں" ماہ بیر راسم نے راحیلہ کو بھیج کر علیشبہ کی جانب مڑتے ہوئے استفسار کیا وہی سب کے چہرے پر سکون ہو گئے انکے احان پر لگے الزام صاف ہو گیا ابیہا آمنہ بیگم اور اسکے تمام گھر والوں کا چہرہ کھل اٹھا مگر وہی علیشبہ پر نظر پڑتے سب سوچھ اور حیرت میں مبتلا ہو گئے آخر اس بچی کا معاجرہ کیا ہے۔۔

"جی وکیل صاحب ابھی کہاں ابھی تو اسکے جرموں کی پوٹلی کھلنے شروع ہوئی ہے اسکے اور بھی کئی بھیانک راز معلوم ہے مجھے۔۔!!! جج صاحب آپ کو بتاتی چلوں کہ کچھ دن پہلے آئی ایس آئی ایجنٹ کے بہت ہی وفادار سیکریٹ ایجنٹ کا انتقال ہوا ہے سب کا کہنا وہ ایک سوچھی سمجھیں سازش تھی کہ انہیں کس نے مروایا تو آپ کو بتاتے ہیں جج صاحب کہ انکا قتل انکی بیٹی دائمہ حمدانی نے کروایا ہے"۔وہ کہہ کر چند پل کے لیے رکی کہ جب اچانک دھاڑا ٹھی۔۔

"تت،،تجھے میں نے مارا تھا آپ نے ہہ،،،ہاتھوں سے پپ،،پھر تو زندہ کیسے میں کہتی تھی نا کہ منحوس زندہ ہے فامی یہ دیکھ یہ زندہ ہے میں تجھے اس بار بھی نہیں چھوڑوں گی قریشیوں کے گندے خون آخر تو بچ گئی بڑی ڈھیٹ ہے تو"۔۔۔

وہ دھاڑتی چلی گئی جبکہ حیرت در حیرت سے اسے سب دیکھتے گئے قتل وغارت،،غلط فہمیاں پھیلانا،،جھوٹ بولنا،،

دوسروں کے گھر برباد کرنا یہ سب تو کیا ہی کیا اب بچہ چڑا کر اسی خاندان کے بچے کو اسی کے خلاف سب سے برا دشمن بنا کر اسے استعمال کر کے مارنا یہ بھی اس عورت نے کر ڈالا کونسا ایسا کارنامہ ایسا گناہ ایسا کانٹ تھا کو نمرہ حمدانی نے آج تک نہیں کیا خدا سے ایک بار نہیں ڈری۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس فامیہ چپ کرواؤ یار یہ کیا کر رہی ہیں۔۔ائیر پورٹس کے اندر سے دائمہ کے چنگارتی آواز گھونجی تو فامیہ نے فورا انہیں تھام کر خود سے لگایا۔۔

آرڈر آرڈر۔۔!!! انہیں چپ کروایئے اور ہمیں کیس کی سنوائی کرنے دیجیے۔۔۔جج صاحب نے دیال بجاتے ہوئے حکم جاری کیا تو فامیہ نے فورا اسے سنبھالا۔۔۔

"جیسا کہ آپ نے سنا جج صاحب مجرم نے اپنے منہ سے اپنے جرم کا اقرار کیا ہے کہ اس نے مجھے اپنے ہاتھوں سے مارا تھا جج صاحب مصطفی احمد نے ساری زندگی قانون کی وفاداری کرتے ہوئے گزاری اب آخری وقت پر بھی جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ اس عورت کی گندی اولاد کچھ دشمنوں کے ساتھ مل کر شاہ اور قریشی خاندان کو برباد کرنا چاہ رہی ہے تو وہ یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ ہونے کی حثیت سے ان کے ساتھ مل گیا کہ وہ انکے ارادوں کا پتہ لگا سکے اس دوران بہت سے ایسے واقعات پیش آئے جس کا باخوبی اندازہ مجھے بھی ہے آج اگر وہ زندہ ہوتے تو وہ انکے تمام کالے کرتوتوں سے پردہ فاش کرواتے کچھ عرصہ پہلے سرخ شاہ سعیر شاہ کی بیوی احان قریشی کی اکلوتی بہن کو۔اغواہ کیا گیا جو کسی اور نے نہیں بلکہ اسکی دوسری بیٹی نمرہ حمدانی کی سگی بیٹی دائمہ حمدانی نے کروایا جی ہاں جج صاحب دائمہ حمدانی نمرہ کی دوسری سگی بیٹی ہے جس کی نظر زرش قریشی کے شوہر سعیر شاہ پر ہے جسے پانے کے لیے اس نے اسکا تمام ریکارڈ نکلوا کر اسے ہمشہ نقصان پہنچانا چاہا کوشش کرتی رہی کہ ہمشہ وہ اسے جام سے مار دے یا سعیر سے دور کر دے اور اب مصطفی احمد کے ذریعے آخری وقت پر مجھے معلوم پڑا کہ وہ ان سے ایس کمپنی میں کسی اور نام اور مرتبے اور سے جا کر۔جاب ڈھونڈے گئ اور سعیر شاہ کے گھر بیوی کی تمام معلومات اکھٹی کر کے اسکی بیوی کو اس سے دور کر کے اپنی جگہ بنائے گئ"۔۔۔۔

علیشبہ نے اگلے پیچھلے تمام کرتوت نکال کر انکے سامنے پیش کیے کسے سن کر دائمہ فون پر ساخت کوئی اور سر تھام کر صوفے پر بیٹھی جبکہ سعیر اور ایان اور عالیان نے ایک دوسرے کی جانب ہونہہ دیکھا جیسے نا جانے کتنا بڑا نقصان کر بیٹھے ہیں۔۔

"پر آپکو یہ سب کیسے پتہ علیشبہ آپ یہ سب کیسے جانتی ہیں اور مصطفی احمد آپکو کیسے ملے اور یہ سب انہوں نے اپکو کیوں اور کیسے بتایا؟؟" ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم نے علیشبہ کے سامنے آکر پوچھا تو وہ مسکرائی۔۔

"انسان کو جب ٹھوکر لگتی ہے نا جج صاحب تو انسان بہت کچھ سیکھ جاتا ہے سمجھ جاتا ہے زندگی کی ٹھوکر بہت نرالی ہے انسان کو بہت کچھ سیکھا جاتی ہے اور بہت سو کی اصلیت دیکھا جاتی ہے بلکل اسی طرح جب مجھے ٹھوکر لگی تو یعنی جس دن میرا ایکسیڈنٹ ہوا اس دن مجھے ہسپتال منتقل کرنے والی شخصیت کوئی اور نہیں مصطفی احمد ہی تھے جو سائے کی طرح وہاں موجود تھے وہ سب جانتے تھے کہ میں کون ہوں کس کی بیٹی ہوں کس نے مجھے پالا پوسا بڑا کیا میں کیا کر رہی ہوں میرے گندے ارادے کیا ہیں جبھی وہ جب مجھ سے ملنے آئے تو ان کو تمام تر کہانی میری دوست راحیلہ نے سنائی جسے سن کر انہیں اندازہ ہو گیا کہ یہ عورت اتنا گر چکی ہے کہ اس نے نفرت میں مجھے میرے ہی خاندان کے خلاف کھڑا کر دیا استعمال کیا اس دن ہوش آنے کا بعد مجھ سے ہم کلام مجھے سیف جگہ پر پہنچانے والے کوئی اور نہیں بلکہ راحیلہ اور مصطفی احمد ہی تھے اور اسکے بعد ہماری اکثر ملاقات ہو جاتی تھی اور وہ مجھے انکے گندے ارادوں سے آگاہ کرتے جس دن فامیہ حمدانی نے لندن سے پاکستان پر قدم رکھا اور پھر اے ایس کمپنی میں دائمہ خانزادہ کے نام سے جاب لی تو مجھے اس دن ہی پتہ لگ گیا تھا البتہ جس دن احان کو جیل ہوئی اس ہی دن میں لاہور واپس اگئ تھی صرف سچ بتانے مگر سامنا نہیں کر پائی کہ کہیں مجھے مار ہی نا دے اگر میری زندگی کا مقصد جینا تھا تو صرف یہی کہ ایک بار صرف ایک بار اپنی ماں کو دیکھ سکوں آخر وہ کونسی ہستی ہے جس نے مجھے جنم دیا کیا اس نے مجھے ڈھونڈنے کی زحمت بھی نہیں کی قریشی خاندان کے چرچے کہاں نہیں مشہور ایک کام خراب ہو تو کیسے پیسوں پر پیسہ پھینک کر سب واپس لینا تو کیا ایک بیٹی اتنی بوجھ تھی کہ اپنی ہی اولاد کو اسانی سے کسی جانور کے ہاتھ میں دے دیا اسے ڈھونڈنے کی بھی زحمت نہیں کی صرف ایک دفعہ اپنے باپ کے سینے سے لگ کر اسے پوچھ سکوں کیوں بابا آپکو بھی بیٹیاں بوجھ لگتی تھی کہ آپ نے بھی مجھے نہیں ڈھونڈا اپنی ماں سے پوچھوں کہ ایک بار ممتا نہیں تڑپی میرے لیے ایک بار تو میرے ماموں سے کہتی کہ میری بیٹی کہاں گئ کیا وہ نہیں ڈھونڈتے میں سوال کرنا چاہوں گی احد قریشی سے مہرہ جگہ آپکی زرش ہوتی تو آپ اسے یونہی چھوڑ دیتے

اسے ڈھونڈنے کے لیے دن رات ایک کر کے پورا ملک دنیا نہیں کنگال لیتے آخر میرے ساتھ ہی کیوں،، کیوں ماموں کیا میں آپکی بیٹی نہیں تھی کیا میرے سے رشتہ نہیں تھا آپکا۔۔" وہ ٹوتے دل کی فریاد کرتے آخر میں احد قریشی کی جانب دیکھ کر بولتی سسک دی کہ وہاں بیٹھے ہر نفوس کا دل دہل گیا جبکہ احد قریشی کی آنکھیں اپنی لائبہ بہن کی شانزے کو دیکھ کر ایک دم نمکیں پانی میں ڈوبیں اور کی اتاولے آنسو آنکھوں میں جذب ہو کر گال پر۔ گرے اور ساتھ ہی وہ نفی میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"جیسا کہ آپ نے سب سنا دیکھا اور سارے ثبوت آپکے سامنے پیش کیے گئے جج صاحب کہ کس طرح تمام ثبوتوں کو مٹاتے ہوئے علیشبہ حمدانی کے قتل کرنے کی کوشش کی گئ اور پھر انکا الزام احان قریشی کے سر ڈالا گیا یہی نہیں قریشی خاندان کی بچی کو اٹھا کر انہیں اسی خاندان کے خلاف استعمال کیا گیا میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ نمرہ حمدانی کو انکے کیے کی سزا سنائی جائے اور مصطفی احمد کو قتل کروانے کے جرم میں انکی بیٹی دائمہ حمدانی کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور نمرہ حمدانی کو بھی بچہ اغواہ کرنے اور اسکی مائنڈ واشنگ کے کیس میں سزا اور جرمانہ پیش کیا جائے شکریہ۔۔" ایڈوکیٹ ماہ بیر راسم کہہ کر اپنی جگہ پر آئے۔۔۔

"تمام گواہوں اور ثبوتوں اور مجرم کا اپنے منہ سے اپنے جرم کا اقرار کرنے کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نمرہ حمدانی کو بچہ اغواہ کرنے کی جرم میں دفع 364 کے تحت دو لاکھ روپے جرمانہ کے ادائیگی کے ساتھ انکی دماغی حالت کے مد نظر انہیں پاگل خانے منتقل کرنے کی حکم دیتی ہے ساتھ ہی ساتھ انکی بیٹی دائمی حمدانی کو دفع 302 کے تحت 25 سال کی عمر قید اور 50 لاکھ جرمانے کا حکم دیتی ہے اور اسکے ساتھ احان قریشی کو باعزت بری کرتی ہے شکریہ۔ عدالت برخاست ہوئی"۔۔ جج صاحب اپنا حکم سناتے اپنی نشست سے کھڑے ہو کر کمرا عدالت سے باہر نکل گئے جبکہ لیڈی کانسٹیبل نمرہ کو۔ لینے آگے آئی تو وہ دونوں ماں بیٹی چیخنے۔ لگیں جبکہ لیڈی کانسٹیبل نمرہ کو کھینچ کر وہاں سے لے گئ اور انہ بیگم سمیت احان کے گھر والے۔ جج صاحب کے جاتے ہیں خوشی اور مسرت سے احان کی جانب بڑھے جو ایک جگہ ساخت سا کسی غیر مری نقطے کو گھور رہا تھا۔۔

جاری ہے۔۔

Web : https://aestheticnovels.online/ Ig@aestheticnovels.online

نیناں شاہ

قسط نمبر56

"تمام گواہوں اور ثبوتوں اور مجرم کا اپنے منہ سے اپنے جرم کا اقرار کرنے کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نمرہ حمدانی کو بچہ اغواہ کرنے کی جرم میں دفع 364 کے تحت دو لاکھ روپے جرمانہ کے ادائیگی کے ساتھ انکی دماغی حالت کے مد نظر انہیں پاگل خانے منتقل کرنے کا حکم دیتی ہے ساتھ ہی ساتھ انکی بیٹی دائمہ حمدانی کو دفع 302 کے تحت 25 سال کی عمر قید اور 50 لاکھ روپے جرمانے کا حکم دیتی ہے اور اسکے ساتھ احان قریشی کو باعزت بری کرتی ہے شکریہ۔عدالت برخاست ہوئی"۔۔جج صاحب اپنا حکم سناتے اپنی نشست سے کھڑے ہو کر کمرا عدالت سے باہر نکل گئے تو وہاں موجود لیڈی کانسٹیبل حکم ملتے ہی نمرہ کو۔لینے آگے آئی تو وہ دونوں ماں بیٹی چیخنے لگیں جبکہ لیڈی کانسٹیبل نمرہ کو کھینچ کر وہاں سے لے گئ اور امنہ بیگم سمیت احان کے گھر والے۔جج صاحب کے جاتے ہیں خوشی اور مسرت سے احان کی جانب بڑھے جو ایک جگہ ساخت سا کسی غیر مری نقطے کو گھور رہا تھا۔۔

"چھوڑو چھوڑو میری ماں کو ہاتھ نہیں لگانا چھوڑو"،،،فامیہ نے اگی بڑھتی کانسٹیبل کا ہاتھ پکڑے چیختے ہوئے اسے پیچھے کرنا چاہا کہ اچانک دوسری کانسٹیبل آگے آکر نمرہ کو ہتکھڑی لگائے اسے آگے گھسیٹنے لگی۔۔
"ماں۔۔!!!"چھوڑو میری ماں کو وہ کانسٹیبل کا ہاتھ جھٹکتی اپنی ماں کی جانب بھاگی جبکہ یہ تماشا وہاں کھڑے ہر نفوس نے تماش بینوں کی طرح ملاحظہ فرمایا۔۔

"انہیں کہو ہاتھ نہیں لگائے میرے ماں کو کوئی نہیں بچے گا۔۔" فون کے اندر سے دائمہ کی چنگارتی ہوئی آواز فامیہ کے کانوں میں جیسے ہی پڑی تو اس نے بالوں کے پیچھے چھپے کان سے ائیر پورٹس نکال کر دور اچھالے اور اپنی ماں کی وین کی جانب بھاگی جسے پولیس اور لیڈی کانسٹیبل وہاں سے لے کر اب وین میں بیٹھاتے ہوئے پاگل کھانے کی طرف رواں ہونے لگے تھے مگر کب تک وہ کتنی آگے تک بھاگتی کہ کچھ ہی دیر میں دھول اڑاتی گاڑی فامیہ حمدانی کی آنکھوں سے اوجھل ہوتی اسکی ماں کو اسکے کالے کرتوتوں کے ساتھ اسکی اصل جگہ لے گئے اور فامیہ وہی سڑک پر پنجوں کے بل بیٹھی زوردار طریقے سے چلا اٹھی۔۔۔

"میری ماں کو واپس دے جاؤ مجھے لے جاؤ اسے چھوڑ دو" وہی زمین پر سجدہ زیر ہوئے وہ بڑبڑانے لگی جبکہ تمام لوگ اس پاگل عورت کی حرکتیں ایسے ملاحظہ فرما رہے تھے جیسے اس سے بھر کر ضروری کام انہیں کوئی نہیں۔۔

"پتہ نہیں کہاں رہ گئے یہ لوگ نا کوئی آتا نا پتہ نا عالی کا فون لگ رہا ہے نا سعیر کا دس دفعہ ٹرائے کر چکی ہوں مگر مجال ہے یہ بندہ فون اٹھالے" زرش نے ادھر ادھر چکر کاٹتے ہوئے فون ہاتھ کی ہتھیلی پر بجاتے ہوئے فکریہ انداز میں کہا تو مشا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

"کیوں ہلکان کر رہی ہے خود کو اور اپنے ساتھ اس چھوٹی سے جان کو وہ بھی کہہ رہی یار ہا ہو گا مما سکون کرو بیٹھ بھی جاؤ کب تب سے تیز گام بنی چلتی جا رہی ہو"۔۔مشا نے اسکے بھرے وجود پر چوٹ کرتے ہوئے اسے چھیڑا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔۔

"تجھے مزاق سوجھ رہا مجھے احان کی فکر ہو رہی ہے یار آخر کیا بنا ہو گا کہیں کچھ" ۔۔زرنان سٹاپ بولتے ہوئے اچانک زبان کو کچھ غلط کہنے سے روکا جب کہ مشانے ہاتھ بڑھا کر اسکا مخملی سوجھا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

"کیوں پریشان ہو رہی ہے پگلی دیکھ اللہ پر۔ بھروسہ رکھ جب ہمارے احان نے کچھ کیا ہی نہیں تو کیسی سزا انشاء اللہ آپ بہت جلد رحا ہو کر ہمارے پاس واپس آجائے گا پھر ہم تیری نند یعنی میری دیورانی کو تیرے گھر دھوم دھام سے لینے آئیں گے"۔۔اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے پیار سے اسکا دھیان بٹانا چاہا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"مطلب ایہا کو سچی!!! واقع احان ایہا کو واپس گھر چھوڑ جائے گا سب ٹھیک ہو جائے گا مشو ائم سو ہیپی بس اللہ کرے سب ٹھیک ہو جائے اور احان رحا ہو کر واپس آجائے اور سب پہلے جیسا ہو جائے ان کچھ واقعات میں زندگی تھم سی گئی ہے کچھ اچھا نہیں لگتا یقین جانو مشا مجھے اپنی زندگی کے سب سے حسین پل بھی محسوس نہیں ہوتے ہر وقت دل مٹھی میں قید ہوتا ہے جیسے کچھ ہو جائے گا احان ایہا کا کیا بنے گا بہت عجیب سی کیفیت ہے"۔۔وہ تھکے ہوئے انسان کی طرح بیڈ پر بیٹھتی اپنے دل کی تمام بات ہمشہ کی طرح اپنی بچپن کی سہیلی کو بتا گئی جسے سن کر مشا مسکرائی۔۔

"میری جان یہ سب کیوں سوچھ رہی ہو تم آرام کرو مت ٹینشن لو تمھاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہے یہ سب سوچنا اللہ پر یقین رکھو جب تمھارا دل پریشان ہو تو تم مجھے کال کر لیا کرو اگر نہیں تو تم اللہ کے آگے جھک جایا کرو وضو کر کے نماز ادا کیا کرو نفل پڑھا کرو اللہ تمھیں دلی سکون عطا کرے گا اور قرآن وہ تو سب سے بیسٹ ہے تمھارے دل کا سکون پتہ ہے زرا نسان کا سب سے اچھا اور قریبی دوست اللہ ہوتا ہے جو اپنے بندے کی تمام باتیں سنتا بھی اور اسکے جواب بھی دیتا ہے بس ہمیں محسوس کرنا ہے انسانی دوست کا تو کوئی بھروسہ نہیں میری جان مگر اللہ ہمشہ ساتھ رہنے والا اور آپکے دل کے بہت قریب ہے جو اپنے گنہگار بندے کو بھی بخش کر اسے پکارنے پر بھی سن لیتا ہے اس لیے مایوسی اور مایوسی میں غلط قدم۔اٹھانا حل نہیں ہے بس اللہ پر توکل رکھو سب اچھا ہو گا" مشانے خوبصورت انداز میں اسکی دل جوئی کی تھی وہ مسکرا دی۔۔

"انشاءاللہ اچھا بتاؤ عالی بتاتا ہے بہت ڈیپریشن لیتی ہو کیوں کیا مسلئہ ہے کیوں اپنی ہی دشمن۔بنی ہو پہلے تو تم اکیلی تھی محترمہ اب میرا بھتیجا بھتیجی بھی ہے اس پر نو سمجھوتا" زرنے گھورتے ہوئے اس سے استفسار کیا جس پر مشا دو منٹ کے لیے خاموش ہوئی پر اسی ٹائم ہلکا سا مسکرا دی اور ہاں میں سر ہلایا جسے زرش نے بہت باخوبی نوٹ کیا۔۔

"کیا بات ہے شئیر کرو کیا پتہ تمھاری مشکل آسان کر سکوں بتاؤ شاباش" اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے وہ پیار سے گویا ہوئی تو مشا یک دم اسکے گلے سے ان لگی زرنے بھی اسکے گرد ہاتھ گھمایا۔

"کیا بات ہے مشو کیوں ایسے ہو مجھے بتاؤ گی تو پتہ چلے گا نا کچھ کہنے والی ہو نگی" زرنے دوبارہ اس سے پوچھنا چاہا۔۔

" میں بہت پریشان ہوں زرا س،،اس کمینے فصیح نے میرے ناک میں دم کر رکھا ہے منحوس پیچھا نہیں چھوڑ رہا نہیں سمجھ آ رہی اس سے کیسے پیچھا چڑواوں ہر روز کال پر کال کر کے میرے جینا حرام کر دیتا ہے کبھی ملنے بلاتا تو کبھی کہتا گھر آ کر عالی کی ناک کے نیچے سے مجھے لے جائے گا یا کوئی ہنگامہ کرے گا میں کیا کروں زر میری مدد کر پلیز زز" وہ روتے ہوئے التجا کرنے لگی جبکہ زرا اسکی بات سن کر گھبرائی۔۔

"ایسے کیسے مشا ایسا کچھ نہیں کر۔سکتا وہ فصیح بکواس کرتا ہے اتنا آسان ہے عالیان قریشی کے گھر میں گھس کر اسکی بیوی کو نکال کر لے جانا عالیان اسکی ٹانگیں توڑ کر اسے چلنے سے قاصر نا کر دے وہ ایسا سوچھے گا بھی مشا تو وہ اسے زندہ زمین میں گاڑھ دے گا تم اسکی بکواس پر دیہان ہی کیوں دے رہی ہو تم بلاک کرو اسے" زرش نے اسے سمجھاتے ہوئے ایک آسان سا حل اسکے سامنے پیش کیا۔۔

" تمھیں کیا لگتا ہے نہیں کیا ہو گا ہزار نمبرز واٹس ایپ نمبر سب بلاک کر چکی ہوں پرسوں تو تنگ آ کر میں نے اپنی سم توڑ کر پھینک دی تم بتاؤ اور کیا کروں میں مگر وہ واٹس ایپ پر کسی نا کسی طرح پہنچ جاتا ہے" مشا نے روتے ہوئے اسے دوسرا مسلئہ بتایا۔

"افففف پھر اب یا تو اٹس ایپ بھی ڈیلیٹ کر دو مشا یہی ہل بچا ہے اب" زرنے ایک اور جواز نکالا۔۔

" نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتا عالی کالز کرتے ہیں مجھے اور کل ہی پوچھ رہے تھے سم کیوں بند ہے تو کہہ دیا کہ مما کی سم۔ تھی کافی پرانی تھی تو بیچ میں کام کرنا بند کر جاتی ہے تو میں نے پھینک دی لیکن اب ایک دم واٹس ایپ بند کروں گی تو انہیں شک ہو گا میری مان زر میں کہتی ہوں ایک دفعہ عالیان سے چھپ کر اس سے مل کر اسکا منہ بند کروا دیتے ہیں میرے پاس کچھ پیسے ہیں اس رقم کو اسے دے کر اسکو چلتا کرتے ہیں" مشانے لمحے کے ہزارویں حصے میں ایک حل پیش کیا۔۔

"ہر گز نہیں پاگل تو نہیں ہو گی یہ چوری چھپے والے کام مت کرنا اور نا مجھے ان میں ملانے کا سوچنا مشا اس میں صرف نقصان ہے جھوٹ بول کر چوری چھپے ملنے کا انجام بہت برا ہے کیونکہ یہ ایک برا کام ہے اور برے کام کا برا انجام ہوتا ہے" زر کی طرف سے صاف انکار تھا۔۔

"تو ہم کریں تو کریں کیا زر اخر کس طرح ہم اسے رقم دے کر آ جائیں گے بس زیادہ دیر نہیں رکیں گے" مشانے اسے اکسانا چاہا۔۔

"مشا میری جان اس بات کو چھوڑ دو جو نا ممکن اور غلط ہے ہمشہ ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا تم عالیان کو بتائے بغیر جاؤ گی کیا ممکن ہے کہ تمھارا میرا وہاں جانا۔ بھلے ایک دو سیکنڈ کے۔ لیے ہی وہاں جا کر اسے پیسے دینا عالیان سے چھپا رہے گا نیور وہ خود اگر عالیان تک ثبوت کے ساتھ پہنچ گیا اسے بتا دیا تو کیا کرو گی کتنی وضاحت دو گی تم اچھے سے جانتی ہو کہ جب میں نے عائزہ بھابی کا اس طرح غلط طریقے سے ساتھ دیا تو جو ہمارے ساتھ کیا ہوا وہ بھی اور مشا تم عالیان کو بھی اچھے سے جانتی ہو وہ پھر کیا قہر ڈھائے گا مشا ابھی صرف تم نے اسکی نرمی اور محبت دیکھی ہے مگر تم نے اسکا۔ غصہ نہیں دیکھا اسلیے ایسا کچھ مت کرنا مشا جو تمھیں عالیان سے دور اور اسکی نظروں میں مجرم بنا دے تمھارے ساتھ وہ کچھ غلط کر۔ بیٹھے میں تمھیں ڈرا نہیں رہی مگر تمھیں وارن ضرور کر رہی ہوں جو کرنا ہے جیسے کرنا ہے اپنے شوہر کو بتا کر کرو ملنا بھی ہے تو اسکے ساتھ جاؤ مشا" زر نے سختی سے منع کرتے ہوئے اسکی الٹی کھوپڑی میں کچھ ڈالنا چاہا۔۔

"ہاں اسے بتا کر اسکے ساتھ جانا جیسے وہ تو اس سے ملنے کے لیے بے تاب بیٹھے ہے نا کہ میں ایک دفعہ کہوں گی عالی مجھے فصیح سے ملنا اور وہ مجھے لے جائیں گے کہ ہاں!! چلو مشا آوا سے مل کر آتے ہیں ہے نا!! پاگل تو نہیں ہو گی پہلے اسکا نام سنتے ہیں وہ مجھے اس طرح گھوری سے نوازیں گے کہ بس میری وہی بولتی بند ہو جائے گی اور پھر بعد میں سڑی شکل بنا کر ماتھے پر بل لیے پورا دن گھومیں گے وہ الگ تو رہنے دے میری ماں!! کچھ اور حل نکال میں عالیان سے کوئی بات نہیں کرنے والی مجھے بہت ڈر لگتا ان سے یقین مان۔۔" مشانان سٹاپ بولتے ہوئے اسے صاف منع کر دی مگر اسکی بات اور انداز پر زر مسکرا دی۔۔

" اوو تو آپکو اپنے شوہر کی ناراضگی کا ڈر ہے سہا نہیں جاتا نا" زر نے اسے چھیڑا تو وہ جھینپ گئ

"بکواس نہیں کر ہاں جیسے تو تو سعیر کو ناراض چھوڑا اچھے سے موڈ میں یہاں وہاں گھومتی ہے نا،، ہے نا ایسا ہی کیا" مشا نے بھی حساب برابر کیا تو وہ ہنس دی۔۔

"پہلی بات وہ مجھ سے ناراض ہی نہیں ہوتے اور ہو جائیں تو میں الٹا خود ناراض ہو جاتی ہوں تو پھر وہ خود مجھے منا لیتے ہیں مجھے کچھ کرنا نہیں پڑتا کیسا" زر نے اپنی چالاکی مزے سے بیان کی جسے سن کر مشا دنگ رہ گئ۔۔

"دیکھ زرا اسے کتنی چالاک ہے تو مجھے حل بتا اپنی چالاکیاں نہیں کچھ بتانا زر میں عالی سے بات شئیر نہیں کر سکتی مجھے سچ میں ان سے ڈر لگتا ہے" مشا اب کی بار روہانسی ہوئی۔

" کیسی جاہل ہو تم مشا اپنے ہی محافظ سے ڈر رہی ہو اور وہ۔ڈر نہیں کہ اگر چھپے ہوئے کوئی کام کرو گی وہ سامنے آ گیا تب وہ کیا کرے گا ہاں اپنے ہی محافظ سے کون ڈرتا ہے تم عالیان کو جانتی نہیں ہو مشا میں اسے بچپن سے جانتی ہو وہ بھائی ہے میرا جڑوا بھائی تم نے شاید اب تک اس سے اپنی باتیں شئیر کرنا شروع نہیں کی مگر مشا تم جب اس سے باتیں شئیر کرنا شروع کرو گی تو تم دیکھو گی تم ایک بات شئیر کرو گی وہ تم سے اپنی دس باتیں شئیر کرے گا میاں بیوی کا رشتہ صرف روح کا نہیں ہوتا خوشی میں خوشی بانٹنا غم میں غم بانٹنا اور اعتماد بھروسے کا ہوتا ہے جس میں دکھ سکھ خوشی غم سانجھی ہوتی ہے تمھیں کوئی بھی مسلئہ تم عالیان سے شئیر تو کرو دیکھنا پھر تم خود دیکھو اسے یہ مسلئہ کہیں اور سے پتہ چلے گا تو

شاید وہ غصہ ہو تم بتاؤ گئ وہ حل نکالے گا تم دیکھنا میری بات پر یقین کرو میں تمھیں کبھی بھی غلط مشورہ نہیں دیتی اس بار بھی نہیں دوں گی مشو ٹرسٹ می یارا" زرنے کچھ سختی اور کچھ نرمی سے اسے سمجھانا چاہا کہ شاید اسے سمجھ آجائے۔۔

"تم سہی کہہ رہی ہو یار پر کیسے بتاؤ کس طرح مطلب کیا کہہ کر شروع کروں ساری بات بتاؤں گی تو وہ کہیں گے پہلے سوئی ہوئی تھی یا ڈانٹیں گے" مشا کے ڈر کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

"کمون مشا پہلے تو یہ سوچنا بند کرو وہ ڈانٹے گا وہ کیوں ڈانٹے گا تم اگر پوری بات نہیں بتا سکتی تو بس اتنا کرنا کہ جب تمھیں کسی ان نان نمبر سے کال آتی ہے تو سنو تم وہ کال لے کر عالیان کے پاس جاؤ گی اور اسے کہو گی عالیان مجھے کچھ دن سے رانگ نمبر سے کالز آرہی ہے میں نے کئ نمبر بلاک کیے ہیں مگر۔ باز نہیں آرہا یہ اسے آپ خود ہینڈل کریں اور ہاں یاد رہے مشا یہ بات ڈرتے ہوئے نہیں کانفیڈنٹ طریقے سے بولو گی کیونکہ تم سچی ہو پھر وہ دیکھ لے گا پھر بھی باز نا آئے تو عالی دیکھ لے گا تمھارا یہی بڑھایا ہوا قدم تمھیں کسی قسم کے نقصان سے بچا سکتا ہے مشا اگر تم اکیلی جاؤ گی تو شاید وہ تمھیں نقصان پہنچا دے وہ تمھارے بچے کو نقصان پہنچا دے اس وقت تمھارے پاس یہ بچہ عالیان کی امانت ہے تم خود عالی کی امانت ہو اس میں خیانت نہیں ہونے دینا اسے نقصان نہیں پہنچانا سوچھ کر کام کرنا ایک قدم بڑھایا ہوا سو نقصان سے بچا دے گا ورنہ ایک جھوٹ کے لیے سو جھوٹ بولنے پڑیں گے سمجھ آرہی ہے نا" زرنے سمجھا کر۔ اس سے پوچھا تو وہ کئ حد تک سمجھ گئ شاہد بات میں وزن تھا۔۔

"تم سہی کہہ رہی ہو میں یہی کروں گی کب تک ڈروں گی ایک دفعہ عالیان کو بتا دوں گی تو شاید باز آجائے میں یہ قدم آگے بڑھاؤ۔ گی" مشا نے پر عظم لہجے میں کہا تو زرنے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔

عدالت برخاست ہوتے نمرہ کو انجام تک پہنچتے دیکھ کر آمنہ بیگم کو سکون ہوا تھا وہ پر سکون ہو گئیں تھیں اس لیے وہ فورا اپنے بیٹے کے جانب بڑھیں جہاں وہ ایک جگہ ساخت سا کھڑا تھا جانے کس سوچھ میں۔۔

"احان میرا بچہ میری جان تم،،، تم بے قصور ہو بے گناہ تمھاری بے گناہی ثابت ہو گئ میری جان چلو گھر چلیں احان چلو یہاں سے"۔۔ آمنہ بیگم نے اس سے لپیٹتے ہوئے اسے چٹاچٹ چومتے بولیں تو اس نے سرد مہری سے ماں کو دیکھا ۔۔

"کک،،،، کیا ہوا تم ایسے کیوں کھڑے ہو تمھیں خوشی نہیں ہوئی احان"؟؟ آمنہ نے الجھتے ہوئے اس سے استفسار کیا تو وہ کسی بپھرے شیر کی مانند غرایا۔۔

"یہ زندہ تھی!!!! زندہ تھی بے حیا عورت اور آج تک کہاں تھی کیوں نہیں آئی سامنے اتنی رسوائی ہوئی ہماری اس کی وجہ سے کیا کیا نہیں سہا ایہا کو مجھ سے دور کرنے کا کہا گیا میری طلاق ہونے چلی تھی لوگ مجھے بدکردار کہنے لگے ماں ،،مجھے مجرم سمجھنے لگے صرف اور صرف اسکی وجہ سے کہ میں نے اس کے ساتھ۔۔۔ چھی۔۔۔۔!!!!! اب کہاں سے آئی ہے یہ کیوں آئی ہے یہ" احان قریشی کی بولتے ہوئے اواز کپکپاہٹ کا شکار ہوئی اور دو اتاولے آنسو ٹوٹ کر اسکے گالوں پر پھسلے تھے جس سے آمنہ نے تڑپتے ہوئے نا میں سر ہلایا۔۔

"نہیں میرا بچہ پلیز زایسے نہیں سوچھو تم آج ہر الزام ہر تہمت سے پاک ہو گئے ہو پرانی باتیں بھول جاؤ مت سوچھو آگے بڑھو جو ہو گیا اسے بھول جاؤ مت کرو ایسی تکلیف دے باتیں چلو میرے ساتھ" آمنہ نے اسے آگے بڑھانا چاہا مگر وہ وہی کھڑا رہا۔۔

"کیسے نا سوچھوں مما کیسے ایہا کو دور کر دیا گیا کتنا تڑپا نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا نہیں مما آپ اتنی آسانی سے کیسے سب بھلا کر اسے معاف کر سکتی ہیں یہ،، یہ کیوں کھڑی ہے یہاں ماں اسے بھیجیں نا" وہ کسی صورت کچھ سننے کو تیار نہیں تھا اس لیے ہائیپر ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔

" احان تم پاگل ہو گئے ہو تمھارا دماغ خراب ہے اسکی وجہ سے تم باعزت بری ہو گئے ہو تم اپنے گھر جا رہے ہو تمھاری ابیہا تمھارے پاس کسی نے نہیں چھینا اس کو تم سے یہ دیکھو تمھارے سامنے تم تو احسان مند ہونا چاہیے اسکا کہ اس نے تمھارے پر لگے الزام کو اس نے مٹایا اس کی وجہ سے تمہاری عزت مرتبہ واپس لوٹ آیا ہے اور تم اسے پی الزام دے رہے ہو" اب کی بار آمنہ بیگم دھاڑیں تو وہ انہیں دیکھے گیا۔۔

"یہ بھی اسکی کوئی چال ہے مما ورنہ یہ اتنی پارسا نہیں کوئی چال چل کر ہماری نظر میں اچھا بن رہی ہے بلکل اپنی بڑی بہن کی طرح اس پر کیسے بھروسہ کر سکتی ہیں آپ" وہ کسی صورت باز نہیں آ رہا تھا ناہی ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔

"احان قریشی بکواس بند!!! ایک لفظ بھی اور تمھارے منہ سے نکلا تو میں تمھارا لحاظ کیے بنا تمھارے منہ پر تھپڑ جھڑ دوں گا" عقب سے آنے والی دھاڑ کسی اور کی نہیں اسکے باپ کی تھی جو کسی بھی لحاظ کے بنا دھاڑے جا رہا تھا۔۔

"ڈیڈ!!" وہ صرف اتنا ہی بول پایا۔

"میں نے کہا آواز بند مطلب بند اگر تم نے اپنی ماں کے سامنے کوئی بھی بد تمیزی کی یا کوئی بھی لفظ نکالا تو میں تمھارا تمھاری بیوی کا لحاظ نہیں کروں گا" احد صاحب نے بھی کوئی لگی لپیٹی نا رکھی۔۔

"بہت بد تمیز ہو گیا ہے یہ احد اسے تمیز ہی نہیں رہی کہ اپنی ماں باپ سے بات کس طرح کرنی ہے نہایت بے ادب ہو گیا ہے کہ اپنی ماں پر چیخا جا رہا ہے بے وجہ ہر خواہش اور ہر بات جو پوری ہوتی ہے اسکی سر چڑھ کر ناچنے لگے ہیں یہ سب" اب کی بار آمنہ بیگم بھی بولیں تو وہ محض نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

"نن،، نہیں آپ لوگ غلط سمجھ رہے ہیں میں بس یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ محض دوبارہ ایک دھوکا ہے ڈیڈ مما کے ساتھ جو کچھ ہوا اور پھر جو کچھ ہمارے ساتھ یہ اسکا یہ بھی کوئی ڈرامہ۔۔" ابھی وہ بات مکمل کر بھی نا پایا جب احد صاحب پھر دھاڑے۔

"اپنی بکواس بند کرلو ہمارا جو دل کرے گا ہم اس بچی کے ساتھ کریں گے تمھیں تمھاری دنیا مبارک ہو تمھیں دوبارہ جیل میں رہنا تو رہو اس بار تمھیں رحا کروانے کوئی نہیں آئے گا سمجھے تم" احد صاحب نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی۔۔

"ڈیڈ آپ لوگ" اس نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا۔۔

"شٹ اپ تمھیں صرف والدین پر دھاڑنے آتا ہے اور کچھ نہیں بھاڑ میں جاو" احد صاحب امنہ بیگم کو لے کر وہاں سے آگے بڑھے جب کہ احان انکے پیچھے ہی آگے بڑھا۔۔

" مما ائم سوری مما سنیں تو ڈیڈ" وہ انہیں پکارتا رہ گیا جبکہ وہ کسی کی سنے بنا وہاں سے نکل گئے پیچھے احان نے علیشبہ کو ہی گھورا جب ایہا اسکے سامنے آئی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ احان کیوں کرتے ہیں ایسے آپ کیوں خالہ پر چلا رہے تھے شرم کریں ماں ہے وہ آپکی احان" ایہا نے بھی اسے بولا۔۔

"ایہا میں دھاڑ نہیں رہا تھا یار میں صرف انہیں کہہ رہا تھا اس عورت کا دھوکا کوئی چال ہے یہ بھی یہ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے" اس نے وہی بات ایہا کو بھی سمجھائی۔

"احان اگر چال ہوتی تو اپنی ہی ماں کو کیوں وہ پاگل کھانے بھیجتی کیوں سارے گناہوں کا خود منہ سے اقرار کرتی احان آپ تصویر کے دونوں رخ دیکھیں ایک نہیں اور اس طرح ماں سے بدتمیزی کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جایئے اور جا کر مہربانی خالہ کو منائیں جائیں" ایہا نے بھی اسے بھیجا اور خود اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ آگے بڑھ گئ جو اب شاہ ولا جانے والی تھی۔۔

" تجھے تمیز نہیں ہے پہلے تو نے مما کے منع کرنے کے باوجود ایہا کو اٹھایا اور اسے لے گیا آج تو رحا ہو گیا ہے نا تو کیا ضرورت تھی مگر تو نے ہمشہ اپنی ہی کی اور دوسری بات یہ کہ بلاوجہ مما کے سامنے دھاڑنا آتا تجھے ایہا کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تو ساری دھاڑ مما پر۔ نکالتا شرم کر ماں ہے وہ" عالیان نے بھی اسکی اچھی خاصی کی جس پر لب کاٹتا رہ۔ گیا۔

"یار بھائی آپ تو سمجھیں میں مما کو کیوں ڈانٹوں گا وہ ماں ہے میری میں صرف انکی کم عقلی" اس بار بھی اس کی بات ادھوری رہ گئ جب عالیان دھاڑا۔۔

"بکواس بند کرلو نہیں ہے وہ مجرم ہماری پھپھو کی بیٹی ہے اب کچھ مت کہنا آگے بڑھو۔ چلو یہاں سے" عالیان نے اسے آگے گھسیٹا جبکہ وہ علیشبہ کو گھورتا من ہی من میں بڑبڑاتا آگے بڑھ گیا۔

"ہونہہ بیوقوف ہیں سب ماں ہی میری سب سے آگے اتنے دھوکے کھا کر سب سہہ کر بھی انکے جھانسے میں پھنس گئ روئیں گی ناجب پھر مجھے یاد کریں گے" احان اپنے دل میں اسے کوستا ہوا اسے گھورتا آگے بڑھ گیا جبکہ علیشبہ وہی آنسوؤں سے بہتے چہرے کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئ جسے پھر سب وہی چھوڑ گئے آخر کونسا ہے اسکا گھر کون ہے اسکے رکھوالے۔۔۔

کون پرسان حال ہے میرا

زندہ رہنا کمال ہے میرا

تو نہیں تو ترا خیال سہی

کوئی تو ہم خیال ہے میرا

میرے اعصاب دے رہے ہیں جواب

حوصلہ کب نڈھال ہے میرا

چڑھتا سورج بتا رہا ہے مجھے

بس یہیں سے زوال ہے میرا

سب کی نظریں مری نگاہ میں ہیں

کس کو کتنا خیال ہے میرا

12 گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد بالآخر جہاز پاکستان کی سرزمین پر لینڈ کر گیا تھا وہ لوگ سہی سلامت اتنے لمبے سفر کے بعد اپنے دیس واپس آ گئے تھے اپنی پاکستان کی سرزمین پر آخر اپنے وطن کی ہوا الگ ہی ہوتی ہے اس میں الگ ہی اپنایت ہوتی ہے شایان نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولیں جو سیٹ سے ٹیک لگائے سو رہا تھا اب لینڈنگ پر آنکھ کھولی تو موندی موندی آنکھیں کھول کر اس پاس کا جائزہ لیا جہاں سب مسافر اپنے سامان اکھٹا کر کے بس اترنے کی تیاری میں تھے اس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور فورا اٹھ کر فریش ہونے پہلے واش روم کی جانب بڑھ گیا کچھ ہی دیر میں لگ بھگ 5 منٹ میں وہ فریش ہو کر واپس آیا تو رابیع کو دیکھا وہ ہنوز اب تک سو رہی تھی شایان نے اسے دیکھ کر کڑوا سا منہ بنایا۔۔

"دل تو کر رہا ہے مس رابیع تمھیں یہی سوتا چھوڑ دوں جہاز والے مزے سے دھکے دے کر بے عزت کر کے باہر نکالیں اور میرا جو تم نے 12 گھنٹے کا سکون برباد کیا اسکا بدلہ پورا ہو جائے" وہ اسے دیکھتا ہوا دل میں بڑبڑایا پر پھر کسی خیال کے تحت اسے آواز دے دی۔۔

"ہیے مس رابیع گیٹ اپ (اٹھیے) فلائٹ لینڈ کر چکی ہے" اس نے قدر بلند اواز میں اسے جگانا چاہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

"افف یہ عورت مردوں سے شرط لگا کر سوئی ہے کیا مس رابیع!!!!!! " اب کی بار وہ بولتے ہوئے اس قدر بلند چلایا کہ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

"کیا مصیبت ہے تمھیں ہر وقت یہ ناگ کی طرح اپنی زبان کے وار کرنا ضروری ہے کیا بندا کبھی تمیز سے بھی بلا سکتا ہے کیا تکلیف آن پڑی بولو" وہ بھی ڈر کر اٹھتی دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھے بولی تو شایان نے کھا جانے والی گھوری سے اسے نوازا۔۔

"پتہ ہے تم ناگ ہو لیکن یہ آنکھوں سے سالم نگلنا ہے کیا بولو بھی اب" رابیع اسے گھورتا پا کر دوبارہ بولی تو اس نے لمبا سانس کھینچ کر خود کو کچھ بھی غلط بولنے سے روکا۔۔

"تم جیسی ناگن اور بہری ناگن کو اٹھانے کے لیے مجھے اس طرح چلانا ہی پڑتا ہے فلائٹ لینڈ ہو گئی ہے اب یہ اپنی خالصانہ زہر اگلتی زبان کا زہر باقی باہر جا کر اگلو ورنہ جہاز میں اس کے جراثیم رہ گئے اور یہ زہر پھیل گیا تو لوگ مر بھی سکتے ہیں جس کے جرم میں تم جیل میں چکی بھی پیس سکتی ہو اس لیے باہر آؤ سب باہر جا چکے ہیں" وہ بھی اپنا حساب برابر کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا جب وہ پیر پٹخ کر رہ گئی۔۔۔

"بدتمیز کھڑوس کڑوا کریلا کہی کا اللہ کرے اسے اس جیسے بچے نصیب ہوں آمین" وہ بھی اس کو الٹی سیدھی بددعائیں دیتی آگے بڑھ گئی۔۔

فلائٹ سے اترنے کے بعد وہ بورڈنگ چیکنگ سے فری ہو کر آگے بڑھے تو شایان اور رابیع الگ الگ ہو گئے رابیع جا کر بینچ پر بیٹھ گئ جبکہ شایان سیدھا باہر کی طرف نکل رہا تھا جب اچانک اسکی نظر رابیع پر گئ جو بینچ پر بیٹھی جانے کس انتظار میں تھی کہنے کو تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ وہ اسکی خالہ زاد ہے اور پھر اکیلی لڑکی بھی اسی خیال کے تحت وہ اسکے پاس آیا اور اسے دیکھا۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو کس کی تاق لگائے بیٹھی ہو اب کس کو ڈسنے کا ارادہ ہے" شایان نے اسکے روبرو آ کر اس سے پوچھا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئ۔۔

"ابھی تو فلحال ٹاپ آف دا لسٹ تم ہی ہو اس لیے خیر مناؤ" رابیع نے بھی فورا اسکے منہ پر دے ماری۔۔۔

"دیکھو کبھی تمیز کا بھی مظاہرہ کیا کرو۔۔۔" ابھی اسکی بات مکمل بھی نا ہوئی جب وہ اسکی بات کاٹتی بولی۔

"تم کونسا اچھے سے تمیز کا مظاہرہ کرتے ہو شروع جس نے کیا تھا؟؟" اب کی بار رابیع نے اسے گھورا۔۔

"تم نے" وہ بھی اطمینان سے کہتا اسے لاجواب کر گیا۔۔

"گھر نہیں جانا تم نے یہاں کیوں بیٹھی ہو کسی کیب کا ویٹ کر رہی ہو کیا" شایان اب کی بار سہی مدعے پر آیا۔۔

"میں کیب کا ویٹ کروں یار کشہ کا تم سے مطلب تم میری فکر کیوں کر رہے ہوں مسٹر" رابیع اپنی کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی تو اس نے آنکھیں گھمائیں۔۔

"میں نے جیسے پہلے ہی کہا تھا کہ تمھاری فکر سے پہلے میں چولو بھر پانی میں ڈوبنا پسند کروں" شایان نے فورا اسکی نفی کی ۔۔

"تو دیر کس بات کی ڈوب جاؤ" ۔۔

"بہت ہی بدلحاظ لڑکی ہو تم مجھے تمھاری نہیں تمھاری ماں یعنی میری خالہ کی فکر ہے ان کا واحد آثار اہو تم چلو اٹھو میں تمھیں چھوڑ دیتا ہوں" شایان نے گندی شکل بنا کر اسے لفٹ کی آفر کی۔۔

"بہت شکریہ میں یہاں کسی کا ویٹ کر رہی ہوں اسکے بغیر نہیں جا سکتی تم جاؤ" وہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی۔۔

"اب کس کی شامت آئی ہے بائے داوے کون تمھارا بوائے فرینڈ" شایان نے پہلی بار دل میں جب کہ دوسری بات اسکے منہ پر بولی جس پر وہ اسے بری طرح گھورنے لگی۔۔

"لعنت کا تمھاری کالی زبان پر ایسی ویسی لگتی میں تمھیں" رابیع نے اسے لعنت کا اشارہ کرتے ہوئے اسے ڈپٹا تو وہ دانت پیس گیا۔۔

"بدتمیز لڑکی لگتی تو تم مجھے بہت کچھ ہو کہ بیان نہیں کر سکتا بر حال جس کا بھی ویٹ کر رہی ہو اندر جا کر کرو" شایان نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے ویٹنگ روم کی جانب اشارہ کیا۔

"گندی سوچ کے مالک ناگ کہیں کے اپنے باپ کا انتظار کر رہی ہوں میں وہ دوسری فلائٹ میں ہے آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے تم جاؤ اپنا کام کرو میرا سر نا کھاؤ" رابیع نے اسکی طرف سے رخ موڑتے ہوئے سامنے دیکھا۔۔

"باپ" وہ زہر لب بڑبڑایا پھر اسے اپنی ماں کی بات یاد آئی کہ وہ ایک اچھا انسان نہیں تھا جس کی وجہ سے کنول یعنی رابیع کی ماں نے اس سے الگ ہو گئے تھی طلاق تو نہیں ہوئی تھی مگر ان میں بات چیت بھی تھی پر ساتھ رہتے نہیں تھے ۔۔

"تو تم انکے ساتھ فلائٹ میں کیوں نہیں آئی الگ کیوں" شایان کو کچھ سمجھ نا آیا۔۔

"وہ میرا پرسنل میٹر ہے آپ چھوڑیں اور جائیں" رابیع نے کچھ بتانا پسند نہیں کیا شایان نے بھی زیادہ نا کریدا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جو بھی ویٹنگ روم میں جا کر بیٹھ جاؤ حالات کہیں کے بھی اچھے نہیں ہے اور دیہان نے بیٹھنا ان ٹچ بٹن کا استعمال کر کے کسی سے ٹکراتی نا پھرنا ہمشہ کی طرح سمجھی" شایان نے اسے پہلے والا طعنہ مارا اور آگے بڑھ گیا پیچھے وہ۔ کلس کر رہ گئی۔۔

"بدتمیز سڑیل کہیں کا تمیز ہی نہیں ہے" رابیع بھی بڑبڑاتی ہوئی آگے ویٹنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

جاری ہے۔۔۔

ع_____شق میں فنا۔

مصنفہ نیناں شاہ

قسط نمبر 57

شایان نے رابیع کی چلتی تیز زبان کے مزید جوہر دیکھنے کے بجائے وہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی ورنہ وہ لڑکی اپنی زبان سے واقع اگلے بندے کو گھمانے اور اسکو بیہوش کرنے کا ہنر رکھتی تھی اس لیے وہ اسے دو لفظی احتیاطی تدابیر دے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا مگر پھر بھی ایک دفعہ مڑ کر دیکھا جانے یہ کیا ان جانا احساس تھا جو دل نہیں مان رہا تھا کہنے کو وہ اسکی خالہ زاد ضرور تھی مگر اس کو اس لڑکی سے کوئی واسطہ نا تھا جتنی وہ لڑاکا تھا اسے تو ویسے ہی چڑ تھی اس سے مگر۔ پھر بھی کیوں دل میں ایک گمان سا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ کوئی ٹیپکل لڑکی نہیں بلکہ اپنا دفاع کرنے والی ایک بہادر لڑکی ہے جو اپنے اوپر اٹھنے والی غلط نگاہ کو نوچنا جانتی ہے اسی سوچ کے تحت اس پتھر نما آدمی کے مونچھوں تلے۔ عنابی لبوں پر ہلکی مسکراہٹ پھیلی جسے دانتوں تلے دباتا وہ قابو کرتا وہاں سے پلٹ کر نکل گیا۔۔ وہی دوسری طرف رابیع کچھ دیر وہی بیٹھنے کے بعد کچھ یاد آنے پر وہاں سے اٹھی اور ویٹنگ ایریا کی جانب بھر گئ جہاں کافی تعداد میں عورتیں موجود تھی جن میں سے کچھ اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھی تھی تو کچھ اپنے شوہر اور کچھ اس کی طرح اکیلی کوئی اپنی فلائٹ کا انتظار کر رہا تھا تو کوئی اپنے پیاروں سے ملنے کا وہ بھی ان کی جانب آتی ایک بینچ پر تھوڑی سے خالی جگہ پر آ کر براجمان ہو گی جب کانوں میں الفاظ گھونجے۔۔

"یہاں اکیلے یونہہ بیٹھنا ٹھیک نہیں اندر جا کر بیٹھو ائیر پورٹ ہو یا کچھ بھی تم اچھے سے جانتی ہو۔پاکستان کے حالات" شایان کے فکر مند الفاظ جیسے ہی اس کے زہن میں گھونجے تو وہ ناچاہتے ہوئے مسکرا دی۔۔

"بد تمیز ہے کھڑوس ہے کڑوا کریلا بھی ہے نہایت بد لحاظ سہی مگر برا نہیں ہے" دل کے الفاظ اچانک لبوں میں ڈھل کر ادا ہوئے تو وہ بری طرح گڑبڑائی۔۔

"اوہو رابیع مما کی باتوں میں مت آنا وہ کچھ بھی بولتی ہیں تم اچھے سے جانتی ہو وہ کون ہے ایک ممبر کا۔ناکام عاشق کبھی نہیں مانے گا اور اس سے شادی کروں گی میں ہر۔وقت لعن طعن کرتے ہی زندگی گزر جائے گی" وہ فورا خود کو کمپوز کرتی ہوئے بڑبڑائی جب ساتھ بیٹھی لڑکی نے اسے دیکھا۔۔

"آپ کس سے بات کر رہی ہیں" وہ آس پاس دیکھتے ہوئے بولی تو رابیع کو اچانک چپ لگی۔۔

"نہیں وہ بس کچھ راما ئند کر رہی تھی سوری" رابیع نے فورا خود کو کمپوز کرتے جواب دیا اور پھر مسکرا کر اپنے ہی سر پر چھپت رسید کی۔۔۔

کچھ ہی دیر بیٹھنے کے بعد اسکا انتظار ختم ہوا ائیر پورٹ پر اسکی مطلوبہ فلائٹ کی آناونسمینٹ ہو گئ تھی جس میں سے اس شخص نے آنا تھا جس کا اسے انتظار تھا وہ آناونسمینٹ ہوتے فورا باہر آئی تو کچھ ہی منٹ بعد اسکی تلاش ختم ہوئی اور سامنے سے وہ شخص چلتا ہوا اسکے قریب آتا دیکھائی دیا جس کے ساتھ اس نے گھر جانا تھا جس کا اسے انتظار تھا وہ شخص اسکے عین سامنے آکر کھڑا ہوا تو رابیع نے نظریں جھکا کر کچھ کہنے کو لمبا سانس خارج کیا۔۔

"ویلکم بیک پاکستان امید کرتی ہوں اس بار آپکا پاکستان میں وقت اچھا گزرے اور آپ اپنی غلطیوں سے کچھ سیکھ کر اسکا مدعوا کریں" رابیع نے زرباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ لفظ ادا کیے تو بے ساختہ ایک باپ اپنی بیٹی سے نگاہیں چرا گیا۔۔

"میں نے اپنی غلطیوں سے ہمشہ سیکھنے کی کوشش کی ہے بیٹی۔۔۔' ابھی وہ مکمل بات بھی نہیں بول پائے جب رابیع نے انکی بات کاٹ دی۔۔

"وقت پر سیکھ لیتے تو کام بھی آتی مگر اب روتے کیا ہو جب چڑیاں چگھ گئ کھیت" وہ کاٹ دار لہجے میں بولی تو زرباب کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔

"ہر انسان ٹھوکر کھا کر ہی مضبوط ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسکے لیے کیا غلط اور کیا سہی ہے اسے سمجھ میں آتا ہے کہ اس نے کیا کھویا کیا پایا بیٹوں کے چکر میں نے ہیرے جیسی بیٹی اور جان دینے والی بیوی دور کر دی انشارٹ کہ۔۔

"In search of gold I lost diamond"

زرباب کا لہجہ اچانک بھیگ گیا جسکی وجہ سے رابیع کی خوبصورت آنکھوں سے کئ قیمتی موتی ٹوٹ کر بکھرے جسے اس نے فوراصاف کیا وہ کم از کم کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی۔۔

"آپ اب بھی امید میں ہیں کہ آپکو معافی ملے گی اور آپ سب ٹھیک کر دیں گے" لال آنکھوں لیے اپنے سینے پر۔بازو باندھتی رابیع نے ان سے سب سے مشکل سوال پوچھا تو وہ پل بھر کو لاجواب ہوئے مگر پھر بولے۔۔

"امید پر دنیا قائم ہے اور ایک محبت کرنے والا انسان اپنے محبوب سے زیادہ دیر ناراض اور دور نہیں رہ سکتا اور ایک بیٹی اپنے باپ سے بھی نہیں ورنہ تم مجھے بچاتی ہی کیوں" زرباب نے آنکھوں میں ڈھیر ساری امیدیں لیے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کچھ ایسے لفظ کہے کہ رابیع نا چاہتے ہوئے مسکرادی مگر اس مسکان میں دنیا جہاں کا درد سمیٹا ہوا تھا۔۔

"محبوب اور عاشق کا تو پتہ نہیں مگر میں نے وہی کیا جو میرا پیشہ مجھے سیکھاتا ہے میرا پیشہ مجھے یہی سیکھاتا ہے کہ اپنی۔جان داؤ پر لگا کر مریض کی جان بچانی ہے اس لیے آپ اپنی بیوی سے امید رکھیے گا مگر مجھ سے نہیں کیونکہ میں شاید اپکو معاف نہیں کر پاؤں اپکی وجہ سے جتنی تکلیف اور نقصان میری ماں نے اٹھایا ایک ایک آنسو میرے دل پر تیزاب بن کر گرتا تھا جب مجھے لوگ بن باپ کی بیٹی یا پھر کنول چودھری کی ناجائز اولاد کہتے تھے مجھ پر کیا بیتتی تھی یہ میں ہی جانتی ہوں میرے لیے وہ دردناک ماضی اپنی ماں کے کردار کی صفائیاں پیش کرنا اور سب کو یقین دلانا کہ میں زرباب چودھری کی بیٹی ہوں یہ سب آسان نہیں تھا بہت مشکل تھا اور اسے بھلا دینا اس سے بھی مشکل میں خدا سے دعا گو یا تو مجھے موت اجائے یا پھر کوئی ایسا سانحہ پیش اجائے کہ میں اپنی ماں کی خوشیوں کے درمیان سے نکل جاؤں

کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ اگر انکی خوشی آپکے ساتھ ہے تو وہ میری وجہ سے ادھوری رہ جائے" رابیع شدید خنجر نما الفاظ اپنے باپ کے سینے میں گھونستی ہوئی وہاں سے آگے بڑھی جبکہ زرباب شکستہ باپ بن کر وہی اسے جاتا تکتا رہ گیا اور اسکی آخر کی بات پر وہ بری طرح تڑپ ہی تو گئے تھے۔۔

"باہر گاڑی کھڑی ہے آجایئے گھر بھی جانا ہے" وہ رک کر پلٹے بغیر کہتی ہوئی آگے بھر گئی جبکہ وہ بھاری قدموں سے اسکے پیچھے چل دیے۔۔

رابیع آگے بڑھی تو اسی کے پیچھے زرباب اسے فالو کرتے اپنی مطلوبہ جگہ پر آئے جہاں ایک کالے رنگ کی گاڑی کھڑی تھی جو شاید رابیع کی زاتی تھی اور ڈرائیور بھی جس نے خود اتر کر زرباب اور رابیع کا بیگ اٹھا کر ڈکی میں رکھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اسکے عین پیچھے رابیع اپنی سیٹ پر براجمان ہوئی جبکہ ڈرائیور نے اپنے ساتھ والی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا جس کا مطلب تھا وہ زرباب کو بیٹھے کا کہہ رہا ہے زرباب نے ایک نظر اس کالی فورچیونر کو دیکھا اور پھر ایک نظر پیچھے بیٹھی اپنی پیاری سی بیٹی جو اس وقت اپنے موبائل پر مصروف تھی وہ چپ چاپ اگلی نشست پر آکر بیٹھ گئے۔

"چلیں کاکا" رابیع نے زرباب کے بیٹھتے ڈرائیور کو حکم دیا تو وہ سر ہلاتا گاڑی سٹارٹ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد گاڑی ایک عالیشان اپارٹمنٹ کے سامنے جھٹکے سے رکی تو زرباب جو بیٹھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے یک دم نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو عالیشان اپارٹمنٹ اپنی مثال آپ تھا جس کے باہر آب و تاب سے رابیع چودھری اور کنول خالد کے نیم پلیٹ جگمگا رہی تھی وہ یہ سب دیکھ کر دھیما سا تکلیف دے مسکرائے اتنے سالوں میں کتنا کچھ بدل گیا تھا معصوم سی ڈری سہمی کنول نے شاید اپنا نام بنالیا تھا اور جس بیٹی کے پیدا ہوتے وہ اسے چھوڑ گئے وہ ایک نام ور ڈاکٹر بن چکی تھی۔رابیع نے ایک نظر۔انہیں دیکھا اور پھر ان سے مخاطب ہوئی۔۔

"آپ ابھی اندر بیٹھیں میں اپنی ماں سے مل لوں پھر جب کاکا کو اشارہ کروں تو آپ اندر بھیج دیے گا انہیں" وہ دونوں سے مخاطب ہوتی انہیں حکم۔ دیتی ہوئی اپنی گاڑی کا دروازہ کھولے باہر نکلی۔۔

"جو حکم بیٹیا" شہباز کاکا بھی پیار سے گویا ہوئے تو وہ مسکراتی اپنا بیگ لیتی اندر بڑھ گئ۔۔

وہ دروازے سے سیدھا اندر کی جانب آئی جہاں بڑا سا لاونج بنا ہوا تھا جس کے وسط میں صوفے بڑی مہارت سے سیٹ کیے گئے تھے اور صوفے کے وسط میں پڑا ٹیبل جس پر کچھ میگزین اور ڈیکوریشن پیس پڑے ہوئے تھے اسکے ہی بیک پر بنا بڑا سا ڈرائینگ روم جس کو ڈارک بلو اور وائٹ کمبینشن سے سجایا گیا تھا وہ ایک نظر اپنے گھر کو دیکھتی ہوئی دو سے تین قدم آگے آئی جب اپنی جنت پر نظر پڑی جو وہی بیٹھی لیپ ٹاپ پر اپنا کوئی کام کر رہی تھی رابیع کنول کو دیکھ کر گہرا مسکرائی اور بھاگ کر انکی جانب بڑھی اور پیچھے سے اکر انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے جس پر رابیع نے فورا اپنے ہاتھ رکھے جسے وہ جھٹ سے پہچان گئیں اور انکے لبوں پر گہری مسکان سے احاطہ کیا۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔!!!! وہ بس اتنا ہی بول پائیں کہ رابیع پیچھے سے ہی انکے بغل گیر ہو گئ۔

السلامُ علیکم میری جان۔!! رابیع نے چہرا آگے کرتے انکے گال پر لب رکھے تو وہ گہرا مسکرائی اور اسے تھامے آگے کی جانب کیا۔۔۔

واعلیکم السلام میرا بچہ میری جان کیسی ہو اتنا انتظار اور آنے کا بتایا بھی نہیں میں خود لینے آتی اپنے بیٹے کو ہمم۔۔!! وہ لاڈ سے رابیع کو اپنے ساتھ بیٹھاتی اسے خود کے سینے سے لگاتی ہوئی بولی تو وہ گہرا ترین مسکرا دی۔۔

اگر میں بتا دیتی تو یہ اتنی خوشی اتنی پیاری سمائل دیکھنے کو کیسے ملتی مجھے۔۔وہ بھی اپنی ماں جو چہرا تھامتے ہوئے بولی تو کنول نے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔

تمھیں دکھتے جو خوشی مسرت میرے چہرے پر آتی ہے میری جان وہ ہمشہ سے الگ ہوتی ہے اسکے لیے تمھیں میرے لیے سرپرائز یا کسی بھی محنت کی ضرورت نہیں ہے اسکے لیے تم ہی کافی ہو۔۔ کنول نے اسے خود میں بھینچا تو وہ سکون کا سانس بھر کر رہ گئ۔

اچھامیں نے آپکو بتایا تھانا کہ میرے پاس آپکے لیے ایک سرپرائز ہے کیا آپ تیار ہیں۔۔۔وہ یک دم پیچھے ہوتی کنول سے گویا ہوئی تو کنول نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

کیسا سرپرائز مجھے بتاؤاب کیا سرپرائز ہے میری جان۔۔کنول نے اسے دیکھتے ہوئے اس سے استفسار کیا تو وہ مسکرائی۔۔۔

پہلے آپ مجھ سے ایک وعدہ کیجیے ماں۔۔!! وہ کسی خوف کے تحت گھبرائی۔۔

کیسا وعدہ ایسا کیا تحفہ جسے دیکھانے سے پہلے تم مجھ سے وعدہ لے رہی ہو رابیع۔۔!! کنول اسکی ماں تھی اس لیے معاملے سمجھ رہی تھی کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔۔

ماں میں بتا رہی ہوں نا زیادہ نہیں سوچھیں بس وعدہ کریں کہ آپ کسی بھی قسم کاری ایکٹ نہیں کریں گی اور آپ ریلکیس رہیں گی اپنی طبیعت تو بلکل نہیں بگاڑیں گی۔رابیع بس اسی خوف کے تحت گھبرائے جا رہی تھی کیونکہ بے انتہا سٹریس اور ماضی کی تلخ ترین یادوں نے اسے ٹینشن اور ڈیپریشن کا مریض بنا دیا تھا جس سے اسے فٹز آتے یا پھر کبھی اتنا سٹریس ہوتا کہ بخار میں تپتی وہ نیم بیہوشی میں چلی جاتی تھی جس سے وہ پورے ایک دن بعد ہوش میں اتی بس یہی وجہ تھی رابیع اپنی ماں کی کنڈیشن کی وجہ سے گھبرا رہی تھی۔۔

رابیع۔۔۔!!! کنول بس اتنا ہی بول پائی جب پیچھے سے ایک آدمی چلتا نظر آیا جس کو اندر آنے کا حکم دیا جا چکا تھا رابیع نے ڈرائیور کو حکم دے دیا تھا کہ وہ اسے اندر بھیج دے زرباب چودھری لاونج کے دروازے پر کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے جبکہ کنول کہ نظر اس آدمی پر اٹک کر وہی ساخت ہوئی تھی اور اس کھولے سے لاؤنج میں بھی کنول کو شدید گھٹن اور ایکسجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

زز،،،زرباب!!! وہ محض یہی بول پائی جبکہ زرباب چودھری کی آنکھوں سے کئ موتی ٹوٹ کر بکھرے تھے۔۔

کنول۔۔!!! زرباب نے بھی اسے پکارا تو وہ ہوش میں واپس آئی جہاں رابیع ان دونوں کو کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔

رابیع یہ کیا۔۔!!! وہ محض اتنا ہی کہہ پائی سچ تو یہ تھا کہ اب انکے منہ سے کوئی بھی الفاظ نکلنے سے قاصر تھے۔۔

یہی میرا سرپرائز ہے ماما۔۔!!! وہ بھی ڈر کے مارے بولی جبکہ کنول نے حیرت سے اسے دیکھا اور نا میں سر ہلایا۔۔

کیوں آئے ہیں آپ یہاں ہاں یہ دیکھنے کے کئ عرصہ پہلے جیسے ہم تھے ویسے ہی ہاں یا اس سے بدتر حالت میں ہاں ۔۔!!!! کنول پھٹ پڑی تھی۔۔

کنول نہیں میری بات سنو!! میں،،میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں میری التجا تو سنو۔۔

شٹ اپ!!!!! وہ یک دم اتنا تیز دھاڑی کے زرباب نے اسے حیرت سے دیکھا یہ وہ ڈری سہمی کنول تو نا تھی جو ہر وقت اسکے آگے پیچھے پھرتی اس سے پیار سے بات کرتی یہ تو کوئی اور ہی تھی۔۔

مما پلیز زز چینخیں مت ایک دفعہ سن تو لیں میری جان۔۔ رابیع نے اسکے گرد بازو حمائل کرتے پیار سے سمجھانا چاہا تو وہ مزید ہتے سے اکھڑ گئ۔۔

نہیں کرنی اسے کہو یہاں سے چلا جائے اب کیا لینے آیا ہے یہاں کئ عرصہ پہلے تمھارے پیدا ہوتے جیسے ہمیں چھوڑ کر گیا تھا اب بھی جائے کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں اس کی جاؤ یہاں سے جاؤ۔۔!!! چلے جاؤ زرباب چودھری نفرت ہے مجھے تمھاری اس شکل اور تمھارے نام سے بھی جاؤ۔۔۔!!!! وہ بری طرح چینخنا چلانا شروع ہوتی زمین پر بیٹھتی چلی گئ جبکہ رابیع کو اسکو سنبھالنا ہمشہ کی طرح مشکل ہونے لگا۔۔

کنول۔۔!!! زرباب آگے ہی بڑھنے لگے جب کنول نے انہیں ہاتھ اٹھا کر رکا۔۔

چلے جائیں آپ اس وقت یہاں سے چلے جائیں پلیز زززورنہ انکی طبیعت مزید بگڑ جائے گی جایئے آپ پلیز زز۔!!!! وہ بھی اپنی ماں کی حالت دیکھتے ہوئے التجائیہ سا چینخی تو وہ نا چاہتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے وہاں سے مڑے جن کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا مگر یہ سب انکی اپنی ہی کارستانیاں تھیں آگے بڑھنے سے پہلے وہ مڑ کر انہیں دیکھا جہاں رابیع اپنی ماں پر جھکی انہیں ریلکیس کرنے میں مصروف تھی وہ اپنا لب کاٹتے ہوئے آرام سے چپ چاپ آگے۔بڑھ گئے۔۔۔

ماں پلیز زز ریلیکس چپ ہو جائیں کچھ نہیں ہے کوئی نہیں آیا کوئی بھی نہیں وہم ہے آپکا۔۔ وہ اپنی ماں کو زمین پر بیٹھے انہیں خود میں بھینچے ہوئے اسے ریلکیس کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کو وہ مزید ہتھے سے اکھڑی جا رہی تھی۔۔

نہیں اسے کہو یہاں سے جائے چلے جائے یہاں سے مجھے اس کی شکل بھی نہیں دیکھنی اتنے عرصے بعد کیا کرنے آیا ہے کہ میں زندہ ہو یا مر رہی ہوں کیا میری بیٹی دنیا کو صفائیاں دے دے کر اب تک زندہ ہے یا مر چکی ہے یا پھر اب بھی اسکی یاد میں میں کس طرح تل تل مر رہی ہوں اسکی نفرت میرے وجود کو کس طرح ختم کر رہی ہے میری ماضی کی تلخ یادیں زنگ کس طرح میرے وجود کو دس رہی ہیں ہاں۔۔!!!! کنول کس بھی صورت کنٹرول یا چپ ہونے کا نام نہیں کے رہی تھی رابیع بس انہیں سہلائے جا رہی تھی اتنے عرصے سے وہ یہی تو کرتی آ رہی تھی ماں تو دل کا بوجھ ہلکا کر لیتی مگر وہ اپنی تکلیفیں خود کے اندر چھپا کر اپنی ماں کا درد بھی بانٹ لیتی مگر اسکی کوئی ایسی دوست نہیں تھی جس سے وہ خود اپنی یہ باتیں اپنے درد بانٹ لے نا ہی کوئی ہم سفر رابیع کی یہ سب سوچتے اور ماں کی تکلیف دیکھتے ہوئے اکھیں اشک بار ہو گئیں اور کی آنسو ماں کے بالوں میں جزب ہوئے۔۔۔

مت دیں خود کو تکلیف ماں مت دیں کوئی نہیں آیا ہے یہاں اور آپ اتنی کمزور نہیں ہیں میری جان کہ آپ کسی کے سامنے کمزور پڑ جائیں بلکہ آپ تو بہادر ہیں حالات کا مقابلہ کرنے آتا ہے آپکو خدارا اپنی حالت مت بگاڑیں ماں کیوں دے رہی ہیں تکلیف۔۔رابیع نے درد بھرے انداز سے اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔۔

نہیں رابیع میں کمزور ہوں ہمت والی نہیں ہوں تم اسے کہو جائے یہاں سے چلا جائے۔۔۔!!!! وہ اس قدر قوت سے چلائی کہ رابیع بھی تڑپ گئ۔

چلا گیا ہے مما چلے گئے ہیں کوئی نہیں ہے اٹھیے اٹھیں شاباش،،، نسیم۔۔!!!! بات سنو ماما اٹھیں یہاں سے اندر چلیں اندر،،وہ کنول کو بازوں کے سہارے پر اٹھاتی ہوئی کھڑا کرنے لگی جب نسرین بھی بھاگ کر اسی کے جانب آ گئ۔۔

رابیع اور نسیم (جو ان کے گھر کی پرانی ملازمہ تھی) کنول کو لے کر کمرے میں ائی اور انہیں بیڈ پر لٹایا کنول فٹس آنے کی وجہ سے اب غنودگی میں جا رہی تھی جب رابیع نے فورا ان کا گال تھپتھا کر انہیں ہوش میں رہنے کا کہا اور ہلکا ہلکا ان کے سر پر کلونجی کے تیل کا مساج کرنے لگی تا کہ یہ پر سکون ہو جائے اور بہت دھیمے سے ان کے کان میں اذان بھی دینے لگی کچھ دیر میں وہ بلکل پر سکون ہو گئیں مگر سپاٹ چہرے کے ساتھ کسی غیر مری نقطے کو گھورتی ہوئی ماضی کی تلخ

ترین یادوں کو دہراتی چکی گئیں مگر دھیمے انداز میں جسے رابیع نے بچپن کی رح اس بار بھی سن کر انکے دل کا بوجھ ہلکا کرنا تھا

شایان ائیر پورٹ سے سیدھا اپنے گھر آیا تھا جسے بلکل یاد نہیں تھا کہ آج احان کی کورٹ کی تاریخ ہے وہ جیسے ہی گھر آیا تو گارڈ نے دروازہ کھولا گاڑی پورچ میں آکر کھڑی ہوئی گارڈ نے جلدی سے اتر کر اس کا دروازہ کھولا اور اسے سلام کیا جو آرام سے سر کو ہلاتا آگے کی جانب بڑھ گیا۔۔

گھر میں داخل ہوتے سامنے اسکا سناٹے نے استقبال کیا اس وقت قریشی ولا میں ہو کا عالم تھا ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا یعنی گھر پر کوئی نہیں تھا شایان نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا تو کچن میں حسب معمول کھڑی اسے صبا ملازمہ نظر آئی جو شاید کچن کا کام سمیٹنے میں مصروف تھی۔۔شایان آرام سے چلتا آگے آیا اور اپنا بیگ صوفے کے ساتھ کھڑا کرتا کچن میں آیا جہاں وہ مگن سے ہینڈ فری لگائے جھومتی ہوئی برتن دھو رہی تھی شایان نے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا ۔۔

صبا بی۔۔!! وہ پانی کا گلاس ڈسپینسر سے اٹھاتے ہوئے بولا تو صبا ڈر کر اچھلتی ہوئی مڑی۔۔

آئے ہائے ڈرا دیا صاحب جی۔۔!!! وہ دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو شایان نے اسے حیرت سے گھورا۔۔

میں چیخا چلایا تو نہیں بلکہ اچھی خاصی آواز کے ساتھ اندر آکر دھیمے سے اپکو۔بلایا ہے تب آپکا یہ حال ہے اگر میں دھیرے سے آتا تو آپ بیہوش ہوتی ہاں۔۔۔!!! وہ ہلکا سا برہمی انداز میں بولا تو وہ فورا سیدھی ہوئی۔۔

ارے نہیں نہیں وہ تو بس ہم آپ،، آپ کب آئے صاحب جی آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی آپکو پتہ بیگم صاحبہ کتنے عرصے سے آپکا انتظار کر رہی تھی بلآخر آپ آگئے وہ کتنی خوش ہونگی آپکو دیکھ کر نا۔۔!! وہ ایک پل میں اپنا ڈر اور خوف بھلا کر فورا خوشی سی چہکی تو وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔

جی بلکل مگر مما بابا سب کہاں ہیں کوئی نظر کیوں نہیں آرہا ہے۔۔؟؟ اس نے اب کی بار کام کی بات پوچھی تو وہ فورا اسکی جانب جوس کا گلاس لیے آئی۔۔

صاحب جی وہ بڑی بیگم صاحبہ اور عالیان بھائی بڑے صاحب سب کے سب احان صاحب کی وہ کیا کہتے ہیں آج ہاں پیشی ،، پیشی پر گئے ہیں آج انکی عدالت میں پیشی تھی نا بس وہی گئے ہیں جی ہماری تو دعا ہے کہ ہمارے احان میاں باعزت پہلے جیسے بری ہو کر گھر لوٹ آئیں اور انکی خوشیاں بھی آمین۔۔!! وہ ایک ہی سانس میں پٹر پٹر بولتی ہوئی آخر میں دل سے دعا گو ہوئی تو شایان کو یاد آیا کہ آج تو اس نے عدالت میں پیش ہونا تھا اسے بھی فجر لاحق ہوئی جبھی صبابی کے دعا کرتے ہی اس کے دل کی گہرائیوں سے اپنے بھائی کے لیے آمین نکلا۔۔

چلیں ٹھیک ہے میں کمرے میں جارہا ہوں سب آتے ہیں تو مجھے بلا لینا ٹھیک ہے یاد سے۔۔ شایان اسے کہتا ہوا مڑا جب سامنے سے آتی زر کو مشاپر اسکا دیہان گیا۔۔

وہ دونوں مست ماحول سڑھیاں اترتی ہوئی باتیں کرتی کھکھلاتی ہوئیں نیچے آرہی تھیں جیسے ہمشہ بچپن سے کرتی تھی مگر فرق بس اتنا تھا کہ اب وہ بڑی ہو گئیں تھی ایک ماں بننے والی تھی اور ایک اب اس گھر کی بہو تھی وہ انہیں دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔

صباب۔۔۔!!!! زر نے نیچے آتے ہی سامنے دیکھتے جیسے ہی صبابی کو بلانا چاہا اپنے بھائی پر نظر پڑتے سب بھول گئے اور چہرا خوشی سے چمک اٹھا۔۔

بھیا۔۔۔!!!!! جبھی وہ خوشی سے چلاتی ہوئی بھاگ کر اسکی جانب آئی جسے شایان نے بازو پھیلا کر خود میں بھینچا۔۔۔

بھائی کا بچہ،، کیسی ہے میری گڑیا۔؟؟ شایان نے پیار سے اسکے ماتھے پر۔لب رکھے تو وہ سکون کا سانس کھینچ کر رہ گئ

میں بلکل ٹھیک آپ کیسے ہیں بھیا واٹ آ سرپرائز آپ کب آئے اپنے آنے کا بتایا بھی نہیں۔۔زرنے وہی کھڑے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

ارے۔میں۔بتاتا تو یہ خوشی کیسے دیکھتا اچھا یہاں آکر آرام سے بیٹھو مشا آو آپ بھی بیٹھو تم دونوں گھر پر ہی رکے باقی سب کب تک آئے گے۔۔؟؟ وہ زر کو احتیاط سے لے کر صوفے پر براجمان ہوتا بولا تو مشا بھی سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی۔۔

جی بھائی زر کی طبیعت کی وجہ سے میں اور زر گھر ہی رکے تھے اور باقی سب کا کچھ پتہ نہیں شاید سگنلز نہیں آرہے کسی کا فون نہیں لگ رہا آپ اپنے آنے کا بتاتے تا کہ میں کھانے کا انتظام کرواتی صبا بی سے۔۔مشا نے بھی گفتگو میں حصہ لیا آج پہلے بار شایان اور زر کو وہ گھر کا حصہ محسوس ہوئی تھی ورنہ وہ جب سے آئی تھی کافی خاموش اور الجھی سہمی سہمی سے رہتی تھی۔۔

اسکی ضرورت نہیں گڑیا اور مجھے تو لگا تھا سب سرپرائز دوں گا مگر سرپرائز بن کر اب خود ویٹ کروں گا خیر آپ کھانا دیکھو میں فریش ہو کر آتا ہوں شاید تب تک مما لوگ آجائیں۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی آپ فریش ہو جائیں کوئی کام ہو تو بتایئے گا میں کھانے کا بندوبست کرواتی ہوں،، مشا اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی جبکہ شایان زر کو پیار کرتا اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔

فامیہ حمدانی اپنی ماں کو چھوڑ کر اب اپنے گھر کی راہ لیے ہوئی تھی ہزاروں سوچیں زہن میں الجھی ہوئی تھی کیا سوچا تھا کیا ہو گیا جس کو برباد کرنے کا سوچا تھا وہ تو آباد ہو گئے اور ان سے انکی ماں چھین کر لے گئے سنا تھا برائی کا انجام برا ہوتا ہے آج دیکھ بھی لیا نا ایک دل توڑنے کا انجام کسی کو بغیر مقصد کے تکلیف دینے کا انجام ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے کوئی کسی کا ہو جاتا ہے یا کوئی کسی کے محبوب کو چھین لیتا ہے ایسا کچھ نہیں ہوتا رب نے جوڑیاں بنائی ہوتی ہیں بس انکے ساتھ ہی ملن ہوتا ہے جس کا نام عرش پر لکھا جا چکا ہوتا ہے پھر اس بات پر غم کر کے حسد کر کے اپنی اور دوسروں کی خوشیوں کا قتل کیوں کرنا خود بھی اپنے نصیب پر خوش ہوا جائے اور دوسروں کو بھی خوش رہنے دیا جائے یہی اصل سکون ہے دلوں کو بدلنے والا خدا ہے۔۔

یہاں تو ایسا کچھ نہیں تھا نمرہ نے ساری عمر لا حاصل کے پیچھے بھاگتے ہوئے گزار دی خود بھی خوش نا رہ سکی اور دوسروں کی زندگیوں میں بھی زہر گھولتی رہی حتی کہ اپنی نسل تک کو اس دشمنی کے بدلے کی آر میں پال پوس کر انکا مستقبل خراب کر دیا کاش وہ سمجھ جاتی کہ اس سب کا فائدہ کوئی نہیں ہے آخر کچھ دیر کے سکوں اور خوشی کے بعد اپنا ہی نقصان ہو گا مگر وہ نمرہ ہی کیا جو سمجھ جائے فامیہ ان سب سوچوں کو سوچتی ہوئی ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے آ کر گاڑی رکی جو اسکا اپنا گھر نہیں تھا وہ گھر نمرہ کا گھر نہیں بلکہ وہ گھر سلمی بیگم کا گھر تھا جس کے گھر میں اسکی پہچان عرشیہ دورانی تھی

۔۔

وہ نام وہ مرطبہ وہ پہچان وہ زات اس زات سے کتنی الگ تھی ان سب تکلیف دکھ فریب دھوکے کی زندگی سے کتنی الگ اور ایک یہ پہچان فامیہ حمدانی کیا تھا اس پہچان میں دھوکے باز فریب بدتمیز بے حیا لڑکی اور کون تھی عرشیہ ایک پاک باز خوبصورت اور باحیا لڑکی کتنی الگ تھی دونوں زاتیں کاش اسے کبھی پتہ نا چلتا کہ سلمی بیگم نے اسے اڈاپٹ کیا ہوا ہے کاش وہ ہمشہ اسی نام کے ساتھ جیتی جیتی شایان کے نام ہو جاتی تو کتنا دلکش اور خوبصورت منظر ہوتا کتنی دلکش زندگی ہوتی جیسے آج ایہا احان زرسعیر عالیان مشا اور عائزہ ایان کی تھی۔۔

"عائزہ" سوچوں کے لمحوں کے ہزارویں حصے میں اچانک ایک ایسا نام زہن میں گھونجا جس نام پر اکثر مسکراہٹ لبوں کو چھوتی تھی یہ سچ تھا کہ نمرہ کے کہنے پر اس نے ہر وہ غلط اور برا کام کیا جو اس نے کروایا مگر اس سب میں اگر اس نے ایک اچھا اور سچے طریقے سے کوئی رشتہ نبھایا تھا وہ دوستی کا تھا عائزہ کی دوستی ہاں یہ جانتی تھی کہ اس کا کنیکشن ہے شایان سے مگر وہ اسکی اچھی سہیلی اور بیسٹ فرینڈ تھی جان دیتی تھی عائزہ اس پر اور شاید عرشیہ بھی اس پر مگر وہ عرشیہ تھا یہ تو فامیہ تھی فامیہ حمدانی کیا "وہ آج بھی میرے سے محبت کرتی ہو گی ؟؟ کیا وہ آج بھی مجھے پکارتی ہو گی کیا میں اسے ایک بار ملنے کا کہوں گی وہ ہمشہ کی طرح چلے آئے گی میری تکلیف بانٹے گی" یہ سب سوال اس کے ضمیر نے اسی سے کیے تو دل اور دماغ دونوں نے اسے نفی میں جواب دیا۔۔

نہیں کیوں آئے گی وہ عرشیہ کو جانتی تھی جو دھوکے باز اور فریبی نہیں تھی وہ فامیہ کو نہیں جانتی جو نمرہ کی بیٹی اور فریبی ہے جس نے اسکی دوستی کا بھی پاس نا رکھا" ان تمام سوچوں میں گم اسکی آنکھوں سے کئ آنسو گر کر اسکے گالوں پر سرک گئے جسے اس نے بے دردی سے رگڑ ڈالا وہ بنگلہ اب بند تھا بلکل بند کوئی نہیں تھا اندر پتہ نہیں سلمی بی زندہ بھی تھی یا نہیں اگر وہ دنیا میں نا ہوئی تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گئ یہ سب سے ازیت ناک سوچھ تھی جس کے نتیجے پر فامیہ نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں یہ سب وہ ڈیزرو کرتی تھی اسی سوچھ کے تحت اس نے دوبارہ گاڑی کا گئیر ڈالا اور آگے بڑھ گئ جس کی آگہی منزل اپنا گھر تھا کم از کم اپنی سگی بہن کو تو بچانا تھا اسے اس وقت جسے پولیس ڈھونڈ رہی تھی ۔۔

کیا کروں یہ فامیہ نامی بلا کہاں رہ گئ میں خود کو کیسے چھپاؤں پولیس مجھے ڈھونڈ کر کہیں یہی نا اجائے آخر میں کروں تو کروں ہی کیا میں،،، میں رضا ہاں رضا سے بات کرتی ہوں وہ میری مدد کرے گا،، ماتھے پر آتے پسینے کو صاف کرتی اپنی

گھٹن کو کم کرنے کے لیے ٹیرس میں ٹہلتی ہوئی دائمہ حمدانی نے خود کو قابو کر کے پولیس سے بچنے کو رضا کو کال ملائی جو جا کر چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔۔

یس ڈارلنگ کیا بات ہے کیسے یاد کیا آج تم نے مجھے۔ سیگریٹ نوشی کرتے رضا نے دھواں فضا میں اڑاتے خباثت سے پوچھا تو دائمہ ہتھے سے اکھڑ سی گئ۔۔

شٹ اپ بکواس بند کرو پولیس مجھے ڈھونڈھ رہی ہے اگر وہ میرے تک پہنچ گئ تو میں تم دونوں کو بھی نہیں بخشوں گی سب کہہ دوں گی۔۔۔ دائمہ نے فورا سے پہلے ہی اس کو دھمکی لگائی۔۔

ک،، کیا کہہ رہی ہو۔ یہ پولیس کیوں،، کیوں ڈھونڈھ رہی ہے پولیس تمھیں اور یہ تمھیں اچانک کیا ہو گیا پاگل تو نہیں ہو گی تم۔۔۔ رضا بھی اچانک افتاد پر بوکھلایا۔۔

پولیس کو پتہ چل گیا ہے کہ میں نے اس،،، اس کمینے مصطفی کو میں نے مروایا وہ ڈھونڈھ رہی ہو گی مجھے کچھ کرو کچھ بتاؤ کیسے نکلوں میں یہاں سے میری ٹکٹ بک کرواؤ ابھی اس وقت رضا ورنہ میں تمھیں اور فصیح کو بھی نہیں چھوڑوں گی ۔۔وہ بے حد غصے سے پھر پھرائی تو رضا نے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔

ریلکیس ریلکس ڈرالنگ چپ ہو جاو تم ٹینشن نہیں لو تم اپنا حلیہ بدلو اور جلدی سے وہ عرشیہ دورانی والی آئی ڈی یوز کرو اپنی بہن سے لے کر اپنے بال اور فیس ماسک لگاؤ میں تمھیں لینے آرہا ہوں اپنا وہی فیک آئی ڈی کارڈ یوز کرنا یا پھر عرشیہ والا جو کرنا جلدی کرو میں آرہا ہوں ہم ابھی نکلتے ہیں اور ہاں کیش لے لینا۔۔ رضا نے فورا سے پہلے پلین بنایا تو اس وقت دائمہ کو یہی ٹھیک لگا۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں بس تم جلدی آو میں حلیہ بدلوں،، وہ فون کاٹ کر مڑی اور جلدی سے اپنا سامان باندھ کر اپنا حلیہ بدلنے لگی۔۔

سنیے آپ ہی ہیں نازرباب صاحب۔۔ایک جہاندیدہ آدمی کی آواز پر وہ مڑے تو وہ وہی ڈرائیور تھا جو انہیں ایئر پورٹ سے لینے آیا تھا اور کنول کے گھر پر تھا۔۔زرباب چودھری کنول کے گھر سے نکل کر اب اس وقت اپنے پرانے گھر آئے تو دیکھا وہاں ڑاسا تالا موجود تھا انہوں نے اپنے ارد گرد ہمسایوں سے پوچھا تو ان نے صاف کہہ دیا کہ یہ گھر بک چکا ہے یہاں کوئی نہیں رہتا جن کی ملکیت ہے وہ خود ملک سے باہر ہیں جب آئیں گے انھیں ہی چابیاں دے گے اس گھر سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے کبھی وہ وہی کھڑے کچھ سوچھ رہے تھے جب اچانک آواز پر وہ مڑے۔۔

جی کاکا میں ہی زرباب ہوں آپ کو میرے سے کوئی کام تھا تو رک لیتے وہی اتنی دور آئے کہیے۔۔۔وہ ان سے بے حد پیار سے گویا ہوئے تو مسکرائے۔۔

آپ بیٹھیے میں آپکو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔شہباز کاکا نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ پل بھر کو چونک گئے۔۔

مگر میرا گھر تو یہ ہے کاکا اور ویسے بھی جب تک رابیع اور کنول نہیں کہتی میں وہاں نہیں جا سکتا۔۔۔زرباب نے نظریں ملائے بغیر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو وہ دوبارہ گہرا مسکرائے۔۔

رابیع بیٹیا نے کہا ہے کہ آپکو انکے دوسرے گھر میں چھوڑ آؤں اسکی چابی بھی دی ہے آپ تب تک وہاں رہ سکتے ہیں جب تک آپکی جاب اور گھر کا انتظام نہیں ہوتا۔۔ڈرائیور نے مختصر سی وضاحت دی تو وہ حیرت میں مبتلا ہوئے۔۔

دوسرا گھر،،،رابیع نے مگر اسے کیسے پتہ کہ میرے پاس گھر نہیں ہے رہنے کو اور وہ گھر کس کا ہے میں وہاں اکیلا کیسے کاکا ۔۔وہ اب تک گاڑی میں نہیں بیٹھے تھے۔۔

پہلی بات تو یہ کہ وہ گھر بیگم صاحبہ نے رابیع بیٹیا کے لیے خریدا تھا اور دوسری بات بٹیاں اپنے باپ سے کبھی بھی بے خبر نہیں ہوتی صاحب وہ لاکھ لاپرواہ سہی مگر باپ کے لیے ہمشہ یونہی حساس اور چوکنا رہتی ہیں اس لیے ان نے آپکے نکلتے ہی مجھے چابیاں دی اور کہا آپکو وہاں چھوڑ دوں اب آپ بیٹھیے۔۔۔وہ اگلی نشست کا دروازہ کھولتے انہیں بیٹھنے کا کہنے لگے تو وہ نم آنکھوں سے لب کاٹتے اندر بیٹھ گئے اور کچھ سوچنے لگے۔۔

کیاسوچھ رہے ہیں صاحب۔۔!!! شہباز کاکا نے انہیں بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے پوچھاتو وہ فورا انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

یہی سوچھ رہاہوں کاکا کہ اتنا عرصہ جس بچی سے میں بیگانہ رہااور اسکو مڑ کر دیکھا نہیں جس کے پیدا ہوتے اسکی شکل دیکھے بغیر اسے اسکی ماں کی کوک میں چھوڑ کر چلا گیااسے کس طرح میری تکلیف کا اندازہ ہو گیااور وہ میرے لیے اتنا سب کیوں کر رہی ہے۔۔زرباب تکلیف زرا سا مسکراتے ہوئے ایسے ہی پوچھ بیٹھے جس پر شہباز کاکا گہرا مسکرائے۔۔ جیسا کہ میں نے آپکو بتایا کہ بیٹیاں اپنے باپ کے لیے ہر وقت ہر طرح حساس اور چوکنا رہتی ہیں کہ کوئی بھی انہیں آکر تکلیف نا پہنچادے اور آپ جانتے ہیں میں کتنے عرصے سے رابیع کو جانتاہوں تب جب وہ بہت چھوٹی تھی خالد صاحب نے مجھے اپنی بیٹی کی زمہ داری سونپی تھی کیوں کہ میں انکا سب سے بھروسے مند بندا تھاتب میں نے یہ جاب شروع کی اور میرا اور رابیع بیٹیا کا رشتہ نام کا سہی مگر بہت گہرا اور خوبصورت ہے بلکل ویسے جیسے ایک باپ اور بیٹی کا ہوتا ہے وہ بہت چھوٹی عمر میں تھیں جب بیگم صاحبہ کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو گئ تھی انہیں سنبھالنا بہت مشکل ہو جاتا تھا اور اس دوران رابیع گھبرا جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی ماں کو چھپ چھپ کر دیکھتی اور پھر رو رو کر اپنے باپ کو پکارتی اس آس پر کہ آج اسکی پکار پر اسکا باپ چلا آئے گا مگر جب اسکی بس ہوئی تو وہ پتھر کی ہو گئ صاحب کیونکہ اس کے باپ کے نام پر بھی اسکی ماں کی طبیعت بگڑتی تھی اور وہ اپنی اس خواہش کو تو اپنے ہی گلے میں گھونٹ کر رہ گئ کہ اسکا باپ کبھی آئے گا بھی وہ اپنی ماں کو سنبھالتی اور اسکی خوشی کے لیے وہ سب کرتی جس سے اسکی ماں کو جینے کی آس ملتی اور چھپ چھپ کر آپکو یاد کرتی وہ اپنی خواہشات کا گلہ گھونٹ کر رہ گئ اور ایک دن جس دن اس نے صبر کر لیا کہ شاید ہاں اسکا۔باپ کبھی نہیں آئے گا اس دن اس نے آپکو یاد کرنا بھی چھوڑ دیا ایک ننھی بچی جس کی آنکھوں میں کی خواب تھے وہ ختم ہو گئے اور ان آنکھوں میں آپکی یاد کی جگہ ایک ایسے پختہ ارادوں نے لے لی کہ وہ ایک دن اپنا نام بنائے گی اور پھر اپکا سامنا کرے گی اور آپکو اپنی ماں کے سامنے لا کر کھڑا کرے گی تب اسکا مقام بہت اونچا ہو گا آنکھوں سے نمی

خشک ہو کر ان آنکھوں کو پتھر کا کر گئ جن میں کبھی بھی کسی بھی قسم کے دکھ تکلیف میں بھی پانی نہیں آیا شاید وہ رو رو کر خشک ہو گئ تھیں۔۔

کاکا وہ مجھے معاف کر پائے گی۔۔؟؟ وہ یک دم کسی ڈر کے تحت پوچھ بیٹھے۔۔

بیٹیاں ناراض کب ہوتی ہیں؟؟ وہ تو نخرے دیکھاتی ہین روٹھتی ہیں کیونکہ انہیں ایک اعتماد ایک آس ہوتی ہے کہ انکا باپ انہیں منائے گا رابیع بیٹیا نے اپنے ساتھ وقت نہیں گزارا لیکن باپ جتنا برا سہی اسکی ایک معافی ایک دلائی گئ امید پر بیٹیاں اپنے باپ پر بھروسہ کرتے ہوئے انکا دامن تھام لیتی ہیں انکے سینے میں پناہ لے لیتی ہیں کیونکہ باپ وہ واحد انسان ہے جو اپنی بیٹی کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا آپ ایک دفعہ ان سے معافی مانگ کر دیکھیں وہ اپنے قدم آپکی طرف نا بڑھائے تو کہنا۔۔کاکا نے انہیں پیار سے سمجھانا چاہا۔۔

مگر میں نے جو کیا اسکی ماں کے ساتھ بچپن سے آج تک جو اس نے برداشت کیا کاکا اس کا کیا وہ اتنی آسانی سے کیسے مجھے معاف کرے گی کاکا اسکی ماں کو بدکردار ٹھہرا کر اسے اسکی ناجائز اولاد کہہ ڈالا۔۔۔انکے خدشات کسی صورت کم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

اب کس الزام کی فکر صاحب اب تو آپ ہیں آپ اپنی غلطی سدھار کر اگر انکی طرف قدم بڑھائیں گے انہیں تحفظ کا احساس دلائیں گے انہیں بتائیں گے کہ آپ انکے ساتھ سائے کی طرح موجود ہیں آپکی دستر خوان پر موجودگی اور باہر اتری ہوئی چپل جب انکے لیے اس تحفظ کا احساس ہو گی کہ آپکے ہوتے کوئی ہوا بھی انکو نہیں چھو سکتی تب وہ آپکو معاف کرنے میں وقت نہیں لگائے گئ باپ تو باپ ہوتا ہے اور بیٹی کو اپنے باپ سے جتنی محبت ہوتی ہے وہ کسی مرد سے نہیں ہوتی آپ فکر نہیں کریں۔۔

آپکی بھی بیٹیاں ہیں کاکا۔۔وہ پھر یونہی پوچھ بیٹھے۔۔

جی الحمدللہ میری تین بیٹیاں ہے۔۔!!! کاکا نے شکر ادا کرتے ہوئے خوشی سے بتایا تو زرباب انہیں دیکھے گئے۔۔

اور بیٹے۔۔؟؟؟ وہ کسی تجسس کے مارے پوچھ بیٹھے۔۔

ناہوتے ہوئے بھی تین بیٹے۔۔!!! وہ پھر مسکرا کر بولے تو زرباب نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔

میں سمجھا نہیں کاکا۔۔ناہو کر بھی تین کیا مطلب۔۔

مطلب یہ کہ میری تین بیٹیاں ہی میرے تین بیٹوں کے برابر ہیں بلکہ بیٹوں سے بھر کر سب سے بڑی بیٹی رابیع کہ طرح ڈاکٹر بن رہی ہے دوسری بیٹی اتھلیٹکس مقابلوں میں حصہ لیتی ہے اسے اتھلیٹس کا بہت شوق ہے وہ بننا چاہتی ہے اور جبکہ تیسری بیٹی ایک بہت اچھی لکھاری ہے یہ سب ابھی پڑھ رہی ہیں مگر اسکے علاوہ اپنے پسندیدہ شعبوں میں سب سے آگے ہیں۔۔وہ مسکرا کر بتانے لگے جسے زرباب دلچسپی سے سننے لگے۔۔

کبھی بیٹے کی خواہش نہیں ہوئی آپکو۔۔۔؟؟؟

نہیں کیونکہ میرے لیے میری بیٹیاں ہی کافی ہیں الحمدللہ کیونکہ وہ مجھے بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی اور ماں باپ کا سرمایہ صرف بیٹیاں ہی بنتی ہیں انہیں زندہ رکھنے میں سب سے بڑا کردار بیٹیوں کا ہے مگر ہم لوگ نہیں سمجھ پاتے ہم لوگ ان جاہل لوگوں میں سے ہیں جو بیٹیاں ہوتے ہی سمجھتے ہیں کہ اب ان پر بوجھ پڑ گیا انکی شادی کا انکے اخراجات کا مگر رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔۔

"جب میں بہت خوش ہوتا ہوں تو میں تیرے گھر بیٹی پیدا کرتا ہوں تو اس بیٹی کی پرورش کر میں اسکے رزق کے دروازے تجھ پر کھول دوں گا"

اور ویسے بھی میری بیٹیاں میرے کیے بیٹوں سے بھر کر ہیں تو پھر مجھے بیٹوں کی کہا خواہش وہ ایک دن سال دو سال دا بارہ سال میرے پھر وہ اپنی مرضی اور اپنی بیوی کے مجھے کون دیکھے گا پھر میری بیٹیاں ہی مجھے دیکھیں گی دیکھ لیے گا

۔۔۔

ان کی ساری بات سن کر آخر کی بات کیا زرباب صاحب کے دل کو چھو گئ اور وہ بے ساختہ تکلیف سے مسکرا دیے۔۔

آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کاکا یہ بیٹے لوگ مانگتے ہیں مگر بیٹے تو چھوڑ جاتے ہیں بیٹے منہ موڑ لیتے ہیں مگر بیٹیاں وہ بیگانی ہو کر بھی بیگانی نہیں ہوتی وہ ہر حال میں آپکا ساتھ دیتی ہیں آپ کو زندہ رکھنے میں سب سے بڑا ہاتھ ہی بیٹیوں کا ہے

بلکل لیجیے صاحب آپکی منزل آگئ میں ایکو کمرا دیکھا دیتا ہوں اور آپ فریش ہو جایئے اتنے میں بینا بھی اجائے گئ اپنے ابا کے ساتھ وہ آپکو باہر کہیں بھی جانا ہو گا وہ ایکو۔ گاڑی کے زریعے لے جائے گا ایئے۔۔وہ گاڑی روکتے ہوئے خود اتر کر انکا دروازہ کھولتے ہوئے مخاطب ہوئے تو وہ سر ہلاتے ہوئے باہر آئے اور شہباز کاکا انہیں لے کر اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

آمنہ بیگم اور احد صاحب احان کو چھوڑ کر گھر آئے تھے جتنے برے موڈ میں وہ گھر آئے تھے اتنا ہی اچھا سرپرائز گھر پر انکا انتظار کر رہا تھا آمنہ بیگم تو اپنے لاڈلے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھیں سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا وہ کھکھلا دیں تھی شایان بھی اپنی ماں کی خوشی کو دیکھ کر گہرا مسکراتا انکے پاس ہی بیٹھا۔۔۔

میرا بچہ میری جان تم آرہے تھے مجھے بتایا کیوں نہیں شایان تم یقین کرو مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے تمھیں دیکھ کر ۔۔۔وہ شایان کا چہرا تھامتے ہوئے اسے چومتے ہوئی بولیں تو وہ مسکرایا۔۔۔

پھر یہ خوشی کیسے دیکھنے کو ملتی میری جنت ہمم اچھا بتائیں کیا بنا احان کا آیا نہیں وہ اپکے ساتھ۔۔وہ انکا ہاتھ تھامتے ہوئے پیار سے بولا تو آمنہ بیگم نے منہ پھلایا جسے اس نے لاڈ سے دیکھا۔۔

ارے کیا ہوا میری حسینہ کو ایسا گندا فیس کیوں بنایا ہے کیا ہوا احان رہا نہیں ہوا؟؟ شایان نے فکر مندی سے کہا۔۔

پتہ نہیں مجھے اسی سے پوچھنا گھر آتا تو میرے سامنے نام نالو اسکا ورنہ تم بھی دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔ آمنہ بیگم نے اسے بھی غصے سے لتاڑا تو وہ بوکھلا گیا جبکہ زر کی ہنسی چھوٹ گئ۔ جسے شایان نے گھورا۔۔

ابھی وہ کچھ بھی بولتا کہ اچانک اسکے کانوں میں احان اور عالیان کی آواز گھونجی وہ فورا پلٹا۔۔

بھائی۔۔۔!!!! وہ دونوں دور سے بولتے ہوئے اسکی طرف آئے تو وہ بھی خوشی سے مسکرایا اور انہیں خود میں بھینچا۔۔

مائے چیمپئنز۔۔!!! کیسے ہو دونوں۔۔؟؟؟ احان کیا بنا تمھارا تم رحا ہو گئے ہو نا؟؟؟ شایان نے ایک ہی سانس میں سب پوچھا تو وہ دونوں مسکرائے۔۔

جی جی بھائی اپکا بھائی رہا ہو گیا ہے باعزت اس پر لگے سارے الزامات دھل گئے ہیں۔۔ عالیان نے پیار سے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہاں تو احان بھی پھیکا سا مسکرا دیا۔۔

سچ اگر ایسا ہے تو پھر یہاں موسم اتنا گرم کیوں ہے اور تمھارے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔ وہ احان اور امنہ بیگم کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا تو احان نے گہری سانس لی۔۔

یہاں موسم ٹھنڈا ہو تا کب ہے بھائی اور اس پر گرم تیل چھڑکنے والا یہ ڈفر اسکور ہائی راس نہیں آرہی آپ چھوڑیں انہیں۔۔ عالیان نے ہوا میں بات اڑائی تو وہ نا سمجھی سے سر ہلا گیا۔۔

مجھے پوچھنے تو دو اگر یہ سب ایسا ہے تو کیا بات ہے احان تم بتاؤ مما غصے میں کیوں ہیں اور تمھیں کیا ہوا ہے؟؟ شایان مدعے پر آیا۔۔

کچھ نہیں بھائی علیشبہ زندہ تھی اور اسکے زندہ ہونے کے باوجود اس نے ہماری فیملی کو دھوکے میں رکھا اس دھوکے میں میرا کتنا نقصان ہو گیا میری عزت پر آنچ آگئی بھائی۔۔۔!!! وہ دوبارہ اسی بات کو دھرائے گیا جس پر اس کی سوئی اٹک چکی تھی۔۔

علیشبہ زندہ تھی اور پھر تم جیل یہ کیا گھتی ہے اور تمھیں کس نے بتایا یہ سب۔۔

بھائی علیشبہ حمدانی خود آئی تھی کورٹ اسکے حق میں گواہی دینے اس پر تمام الزامات مٹانے مگر اسے راس نہیں آرہا اس نے سب سچ بتا دیا ہے۔ عالیان نے دوبارہ صفائی دی۔۔

واٹ تو اب کس بات کی ٹینشن احان اس نے سچ تو بتا دیا نا۔۔۔ شایان کو اب تک کچھ سمجھ نا آیا۔۔

بھائی جان آپ خود سوچیں جو لڑکیاں اتنی مکاری سے آپکو دھوکا دے گئ میرے سے کھیل گئ جو جرم میں نے کیا ہی نہیں وہ جرم مجھ پر ڈال دیا گیا تو اسکی اس گواہی کے پیچھے کوئی نا کوئی مطلب ہو گا آپ سمجھ رہے ہیں نا۔۔احان نے اسے اپنا نظریہ بیان کیا۔۔

کہہ تو کچھ غلط نہیں رہا مما آپکے ساتھ ماضی میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ میرے ساتھ احان کے ساتھ ہوا اسکے بعد ہو سکتا ہے کہ اس کے پیچھے اسکا مطلب ہو مما آپ اسکی بات بھی تو سمجھیں۔۔

شایان کا مطلب بیٹا وہ جو ہر بات بیاں کیے گئ جس طرح اس نے نمرہ کے خلاف گواہی دی ثبوت کے ساتھ اسکا چہرا سب کے سامنے پیش کیا کہ اس نے ہماری لائبہ کی بیٹی کو ہی ہمارے خلاف استعمال کیا وہ علیشبہ کوئی اور۔ نہیں شایان تمھاری پھپھو کی اکلوتی بیٹی ہے بیٹا اور وہ جھوٹ نہیں کہہ رہی ہے یہی سچ ہے جس کا نمرہ نے اپنا منہ سے اعتراف کیا ہے ۔۔آمنہ بیگم نے مختصر مگر ساری بات اسے بتائی تو وہ بھی دنگ رہ گیا۔۔

تو کہاں ہے آپکی لائبہ کی بیٹی مام آئی کیوں نہیں اب تک اپنے پاس کیوں کہاں رہ گئ اسے یہاں آنا چاہیے تھا نا کیوں کہاں ہے وہ آخر کیوں نہیں آئی اب تک۔۔؟؟احان پھر ہتھے سے اکھڑا۔۔

احان۔۔۔!!!!!! اب کی بار آمنہ بیگم اتنا شدید دھاڑیں وہاں کھڑے ہر نفوس ہل گیا جبکہ احان بھی اب کی بار خاموش ہو کر سر جھکا گیا۔

اپنی بکواس اپنے تک محدود رکھو ہم اسے لے کر نہیں آئے اپنے ساتھ میری ہی عقل پر پردہ پر گیا تھا کہ جو میں اسے لے کر نہیں آئی اب جو کروں گی میں کروں گی آئندہ میرے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے اب دفعہ ہو جاو گم کرو اپنی یہ شکل جاؤ۔۔۔!!!! وہ ہتھے سے اکھڑتی ہوئی شدید غصے میں بولیں کہ انکا اپنا سانس پھولنے لگا جن کو فورا احد صاحب اور زر نے سنبھالا۔۔

مما سنبھل کر پلیز زز اپنی طبیعت نہیں بگاڑیں پلیز زززز احان جاؤ تم۔۔زر نے بھی اسے بھیجنا چاہا جو اب ماں کے لیے آگے بڑھا تھا مگر زر اور آمنہ نے اسے روک دیا۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔ آمنہ نے تکلیف سے آنکھیں میچتے ہوئے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔۔

آئی،،،، آئی ایم سوری مما میں بس۔۔!!! وہ پورا بھی نا بول پایا جب شایان نے اسے گھورا۔۔

سمجھ نہیں آ رہا جاؤ مما کہہ رہی ہیں نا جاؤ چلے جاؤ احان بعد میں بات کرتے ہیں۔۔ شایان نے اسے بھیجا تو وہ چپ چاپ وہاں سے چل دیا اور کچھ ہی دیر بعد گارڈ ایک لڑکی کو لیے اندر کی جانب آیا جسے دیکھ کر احان بھی اپنی جگہ رک گیا اور باقی سب بھی اس کی جانب متوجہ ہوئے اور وہ کوئی اور نہیں علیشبہ تھی۔۔۔

جاری ہے۔۔

ع_____شق م____یں ف___نا

مصنفہ نیناں شاہ

قسط نمبر 58

آمنہ کی طبیعت بگڑتے ہی احان بلکل خاموش ہو گیا تھا صبح سے وہ ناچاہتے ہوئے ماں سے ایک ہی بات پر بحث کر رہا تھا لیکن وہ ماں تھی آخر کب تک وہ انکے سامنے کھڑا رہتا ہوتا تو وہی جو وہ چاہتی تھی اب جب انکا بی پی ہائی ہو گیا تو وہ بلکل خاموش ہو گیا انکی طبیعت اسکی وجہ سے بگڑی تھی وہ مزید انہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا یہ سچ تھا اسے دنیا میں سب سے زیادہ محبت اپنی ماں سے تھی مگر وہ اپنی ماں کی تکلیف کا سوچھ کر ہی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر آمنہ نہیں سن رہی تھی کیونکہ شاید وہ جو دیکھ رہی تھی وہ احان نہیں دیکھ رہا تھا یا دیکھ کر بھی اندھا بن رہا تھا یا پھر اس نے دیکھا ہی نہیں تھا۔۔

اب کی بار کچھ کہے بغیر وہ ماں کو دیکھتے نم سرخ آنکھوں سے قدم پیچھے بڑھاتا ہوا مڑا اور آگے کی جانب بڑھا جب اچانک گارڈ کی آواز پر قدم پہلی سیڑھی پر منجمد ہو گئے۔۔

"سر،، بیگم صاحبہ یہ کوئی لڑکی آئی ہے احد صاحب سے ملنے اپنا نام علیشبہ بتا رہی ہے" گارڈ کے الفاظوں پر احان پہلی سیڑھی پر قدم رکھتا مڑا اور اسے دیکھا جہاں وہ اپنے ارد گرد کالی سے چادر لپیٹے ہوئے سر اٹھائے سہمے ہوئے بچوں کی مانند سب کو دیکھ رہی تھی جبکہ احان جو بہت کچھ بولنا چاہتا تھا مگر ماں کا خیال کرتے ہوئے خاموش تماشائی بنا وہی کھڑا ہو گیا کہ آخر اب اگلا قدم کیا اٹھاتی ہے وہ لڑکی۔۔

احد صاحب نے نظر اٹھائی تو وہ ترسی ہوئی متوحشی نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی کہ جانے اب وہ کیا کیا سوال کر کے اس سے اگلے پچھلے تمام حساب نکلوائیں گے وہ قدم قدم لیتے اسکی جانب بڑھے جہاں وہ شاید ڈر کے مارے ہی خود میں سمٹی جا رہی تھی احان قریشی نے پہلی مرتبہ اسکا یہ روپ دیکھا تھا کیونکہ وہ تو ڈٹ کے رہنے والی مقابلہ کرنے والی تھی غلط کر کے بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسکا اعتراف کرتی تھی کہ ہاں!! کیا ہے میں نے یہ کیا بیگاڑ لو گے میرا

مگر آج وہ صرف انکی نظروں سے ڈر کر ہی خود میں سمٹ رہی تھی احد قریشی عین اسکے سامنے اکر کھڑے ہوئے تو اس نے اپنی جھکی سہمی نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھا جو آنکھوں میں کئ سوالات لیے کھڑے تھے۔۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو بچے اندر آؤ اندر چل کر بات کرتے ہیں آو" وہ اسکو راستہ دیتے ہوئے گویا ہوئے کہ اس نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔

"میں اندر آؤں" اسے جیسے یقین نا آیا تو پوچھ بیٹھی۔۔

"زیادہ ڈرامے نا کرو ہمارے گھر میں دشمن بھی مہمان ہوتا ہے تو اسکی خاطر تواضہ ہمارا فرض ہوتا ہے" احان نے سیڑھیوں میں کھڑے ہوئے کہا تو اسکی نظر سیڑھیوں کی جانب گئ جہاں وہ دشمن جان کھڑا لگاتار اسکی زات کی دھجیاں اڑا رہا تھا علیشبہ نے نم بہتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور ایک نظر دیکھنے کے بعد نظر چڑالی جو سامنے والے کے لیے بے حد غیر متوقع تھا اس نے فوراً سر جھٹکا اور اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔

دوسری طرف سعیر اور ایان عدالت سے سیدھا ایہا کو لے کر گھر آئے تھے جن کے ساتھ شاہ صاحب بھی تھے وہ لوگ بے حد خوش تھے کیونکہ انکی بہن کی خوشیاں واپس آ گئ تھیں اب وہ دھوم دھام سے اپنی بہن کو اسکی خوشی کے ساتھ رخصت کریں گے وہ جیسے ہی گھر آئے تو سارہ بیگم نے بہت گرم جوشی سے انکا استقبال کیا ایہا تو مانو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی سارہ بیگم نے بھئ کی دن بعد اپنی بچی کو دیکھ کر اسے چٹاچٹ چوم ڈالا۔۔

میری بیٹی کیسی ہے میری گڑیا بہت مبارک ہو ایہا بیٹا تمھاری خوشیاں واپس لوٹ آئیں تک خوش ہونا۔۔ سارہ بیگم نے اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے پوچھا تو وہ سر ہلا۔ گئ۔

میری خوشی کا۔اندازہ آپ میرے اندازسے لگالیں آموکہ میں کتنی خوش ہوں الحمداللہ احان پر لگے تمام الزامات مٹ گئے اور وہ باعزت رحاہو گئے۔۔۔

الحمدللہ میری جان اچھااندر آؤمیرا بچہ وہ اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔

کچھ ہی دیر گزری کہ سعیر صاحب بن ٹھن کر لاونج میں کھڑے باہر نکلنے کی تیاری میں تھے جب ایان نے آکر اسے روکا ۔۔

کدھر جارہاہے اوئے تو۔؟؟ایان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے پوچھاتو اس نے بروا چکائے۔۔

کیوں آپ نے ساتھ جانامیرے۔۔؟؟اس نے بھی اسکے انداز میں پوچھاتو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔۔

سوال ناکر جواب دے کدھر جارہاہے تو؟؟وہ دوبارہ جواب دینے کے بجائے الٹاسوال کیاتو سعیر نے گہری سانس کھینچی جب تک بتائے گا نہیں تو جان کیسے چھوٹے گی۔۔

خالہ کے گھر اللہ کے کرم سے میری ایک بیوی بھی ہے جو اپنی اماں۔کے گھر۔گئی ہوئی ہیں انہیں ہی لینے جارہاہوں اپنے کباب میں ہڈی بن کر جاناہے کیامیرے ساتھ۔۔سعیر نے تمیز سے ساری بات بتاکر آخر میں اسکی بے عزتی کرناچاہئ جس کازرابرابر اثر سامنے والے ڈھیٹ کو ناہوا۔۔

ہاں سوچھ رہاہوں ویسے تو بھی کتنا بورنگ ہے نا۔۔ایان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مزے سے اسکے علم میں اضافہ کیاتو اسکے بڑھتے قدم رکے۔۔

کیامطلب ہے آپکااس بات سے اب اگر تو بھائی یہ آپکی میرے ساتھ جانے کی کوئی سازش ہے تو میں اس میں نہیں آنے والا کیونکہ بھئ یہ میرامیری بیوی کا پرسنل ٹائم ہے اس لیے آپ اپنی فضول حرکت سے باز رہیں۔۔سعیر اسکے تمام ارادے جانتا تھا جبھی زچ ہو کر بولا۔۔

نومائے برادر نوووتو ویسے بھی بے حد بورنگ ہے تو جابیٹابیوی کو لے کر آ۔۔اس نے دوبارہ ایک کوشش کی۔۔

کیا بتائیں تو کیا کیا میں نے بوریت والا آپ نے یہ نیا تمغا میرے سر کیوں ڈال دیا ہے۔۔ سعیر نے اس بار قدر بلند اواز میں کہا تو وہ ہنس دیا۔۔

ہاں دیکھ کیسے بھاگا بھاگا بیوی لینے جا رہا رہ ے دے سکوں نہیں تجھے سکون سے زندگی گزار بیوی لا کر پھر وہی بیوی کے کام بیوی کے حکم کچھ دن عیاشی کر کے دوستوں کے ساتھ گھوم مزے کر چار دن سکون بھری اور عیاشی کی زندگی گزار سکون کا سانس لے تو بھی نا ہو نہہ۔۔۔ ایان نے چالاک پھوپھیوں کی طرح اس کو بھڑکایا سعیر نے آئی برو آچکائے۔۔

"یہ سب کام میں الحمدللہ اپنی بیوی کے ساتھ رہ کر بھی کر سکتا ہوں مجھے سکوں کا سانس بھی آتا ہے" ۔۔۔

کچھ ایکسٹرا ہی آجاتا ہے۔۔ ابھی وہ بول رہا تھا کہ ایان نے اسکی بات بیچ میں اچکی جس پر وہ کب دبا کر اسے گھور گیا۔۔

"میری پوری بات تو سن لیں میں کیا بھونک رہا ہوں بڑے بھائی_ ۔۔ وہ ضبط کے عالم سے دانت پیستا ہوا بولا ایان کو مزا آیا وہ اسے تنگ کرنے میں ایک بار پھر کامیاب ہو رہا تھا۔۔

اوہو بیوقوف تو ہے ہی کتا بھی بن گیا چل بھونک شاباش۔۔ ایان نے پھر جلتی پر تیل ڈالا وہ بلبلا اٹھا۔۔۔

کیا مسلئہ ہے آپکے ساتھ کیا چاہ رہے ہیں آپ کیا ہے؟ وہ زچ ہوا تھا کبھی قدر بلند چلایا اب۔۔

میں تو کہہ رہا ہوں جا جہاں جا رہا تھا بورنگ کہی کا۔۔ بندہ ویڈ شیشا پارٹی کرتا ہے دوستوں کے ساتھ فارم جا کر اکیلے اور سنگل زندگی کا مزہ ہی اپنا ہے میوزک لیٹ نائٹ رائڈنگ اور پھر چائے کھانا یا مونال مشہور ریستوران پر شیشا پارٹی واووووواٹ آنائس آیڈیا ایان شاہ کیپ اٹ اپ۔۔ وہ ساری روداد سنا کر اپنے ہی خرافاتی مشوروں پر خوش ہوتا آخر پر خود کو تھپکی دیتا ہوا داد دے گیا یہ جانے بغیر کے اب سعیر کی باری آگئی ہے اور وہ بازی لے جانے والا ہے۔۔

اوو تو آپ بھابی کو مائیکے۔ بھیج کر یہ سب عیاشی کریں گے وہ بھی آرام سے اسکے سامنے والے صوفے پر براجمان ہوتا ہوا ہاتھ میں اوڈی کی چابی گماتا بولا۔۔

کونسی عیاشی ڈئیر برو۔۔!!! ایان نے بھی اسکے انداز میں اس سے سوال کیا۔۔

سعیر کو تو جیسے موقع پر چوکہ مارنے کا موقع ملا تھا کیونکہ کچن میں عائزہ اور اماں دونوں اس وقت شام کے کھانے کی تیاری کے لیے قدم۔رکھ چکی تھی جبھی اس قدر اونچی آواز میں اسکی دہرائی ایک ایک بات کو۔مرچ مصالحہ لگا کر دہرانے لگا۔۔

مطلب یہی شیشہ پارٹی اور لیٹ نائٹ رائڈنگ اینڈ آل ڈیٹ لائک چائے کھانا اور مونال پر جا کر آوارہ گردی اور فارم پر ایک دھوم دھارسی پارٹی ہو نہہ۔۔!!! وہ عائزہ کو بھی انکی طرف متوجہ پا کر بڑے مزے سے بولا تو ایان نے اسے دیکھا اس بات سے بے خبر اسکو تنگ کرنے کی چکر میں وہ اپنا ٹکٹ کٹوا چکا تھا۔۔

ہاں تو میں تیری طرح بورنگ تھوڑی ہوں کہ بس بیوی کے پلو میں پڑا رہوں اور پھر ایک دن ناگزرے اسے لینے بھاگ جاؤں اپنی بھی کوئی لائف ہے میری بابو بھائیہ اسے بھیج کر کچھ دن اپنے لائف گزاروں گا زرا تھوڑا پریشر تو کم ہو۔۔۔وہ مزے سے اپنی دھن میں بولتا گیا جبکہ عائزہ آنکھیں پھاڑے غصے سے بیلن پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے دیکھے گئ لیکن پھر ایک منٹ کی دیری کیے بغیر وہ وہی بیلن لیے اسکی جانب بڑھی اور آکر اسکے کندھے پر ناک کیا جس پر سعیر نے لب دبایا کیونکہ وہ جانتا تھا اب یہاں بڑے بھائی کی واٹ لگنے والی ہے۔۔

ایان نے مزے سے گردن مڑی لیکن وہ گردن شاید وہی اٹکی رہ گی کیونکہ وہاں ہر کوئی اور نہیں اسکی اپنی بیگم کھڑی اسے شدید گھور رہی تھی جس کا مطلب تھا وہ سب سن چکی تھی۔۔

عائزہ۔۔۔آئی مین بیگم آپ یہاں آپ نے کچھ سنا تو نہیں۔۔وہ صوفے پر سے کھڑا ہوتا اسکے مقابل آیا تو عائزہ نے دائیں ہاتھ میں پکڑا بیلن بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بجاتے سر کو ہلکا ہلکا سا ہلایا تو ایان نے مڑ کر سعیر کو گھورا جو اب لب دباتا ہوا اسے چھیڑ رہا تھا۔۔

ہمم جی میں کیا کہہ رہے تھے آپ آپ مجھے بھیج کر سکوں کا سانس لیں گے اور آپ کو مجھے بھیج کر پارٹی کرنی ہے میں کیا ان چیزوں سے رکتی ہوں آپکو جواب دیں وہ اسکو گھورتی ہوئی اینڈ پر چینخی تو وہ مجرموں کی طرح نفی میں سر ہلانے لگا۔

نہیں نہیں بیگم ایسا نہیں کہا میں نے یہ یہ تو میں اسے چھیڑنے کو کہہ رہا تھا ناسوری بیگم وہ صوفے کو پھلانگتے ہوئے بولا تو عائزہ نے اسے مزید گھورا۔۔

جھوٹ نہیں بولیں خود بولا ہے آپ نے میں عائزہ کو بھیج کر یہ سب کروں گا۔۔

نہیں نہیں عائزہ قسم لے لو اللہ کی قسم یہ اس نے جان کر مجھ سے بلوایا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا یہ سب تو میں اسے چھیڑنے کو بولا تھا۔۔

چچچچچ۔۔۔!! افسوس مجھے چھیڑنے کے چکر میں آپ اپنا نقصان کر بیٹھے ہیں الحمد اللہ میری بیوی مجھے ہر وقت اپنے ساتھ نہیں رکھتی یہ سب کرنے کے لیے مجھے اسے مائیکے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں یہ سب اسکی موجودگی میں اسکے سامنے بھی کر سکتا ہوں کیونکہ وہ میرے گھر والوں کے ساتھ رہتی ایک دن مجھے دوستوں کو دینے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی وہ خود مجھے کہتی ہے کہ جائیں دوستوں کے ساتھ گھومیں اپکا مائیر فریش ہو گا اسکے علاوہ اگر میں اسے کسی دوسری لڑکی کا نام لے کر چھیڑتا ہوں تو وہ ٹیپکل بیوی بنتے ہوئے مجھ سے روٹھ نہیں جاتی نا ہی دھمکی دیتی بلکہ میرے ساتھ شرارت کرنے میں میرا ساتھ دیتی کسی اجنبی لڑکے کا نام لے کر مجھے چھیڑ دیتی یا پھر میرے ساتھ اور لڑکیوں کے نام جوڑ کر مجھے ہی زچ کرتی ہے اس لیے یہ چھوٹے موٹے کام کرنے کے لیے اسے مائیکے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ سعیر نے اسے چھیڑتے ہوئے اسے ساری باتیں باور کروائیں تو وہ اسکے فضول کے لیکچر پر اپنا جوتا اتارتا اسکی جانب بڑھا کہ اچانک سامنے سے آتے گارڈ سے ٹکرایا۔۔

کیا ہے اندھے ہو گئے ہو دیکھ کر نہیں چلا جاتا وہ اپنا بازو مسلتا ہوا بولا گارڈ تک گھگھیا گیا۔۔

اووووہ سر وہ۔۔ اس بیچارے سے کچھ بولا نا گیا۔۔

اووو آاوووہ کیا لگا رکھی ہے چھوٹے بچے ہو کیا بکواب وہ سعیر کی بھڑاس اس پر نکالتا بولا تو وہ فورا سیدھا ہوا۔۔

سر شایان سر پاکستان واپس آ گئے ہیں۔۔۔ اس نے فورا اسے بتایا شایان کا چہرا خوشی سے کھل اٹھا۔۔

سچ شایان واپس آ گیا ہے؟؟ وہ فورا آگے بڑھا۔۔

جی سر میں جب زرش میم کی میڈیسن دینے گیا تھا تب وہ ہی اندر جا رہے تھے تو میں نے انہیں تھما دی۔۔

اوکے شکریہ تم جاؤ وہ اسے سائیڈ پر کرتا ہوا آگے بڑھا اور سعیر کے پیچھے ہی لپکا۔۔

اوئے رک مجھے بھی جانا وہ فورا اسکی گاڑی کی دوسری طرف اکر بولا۔۔

میں نے آپکو کہا تو کباب میں ہڈی نہیں بنیں وہ اسے گھور کر انکار کرتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

سعیر شایان واپس آ گیا ہے مجھے اس سے ملنے جانا ہے تیرے ساتھ واپس نہیں آؤں گا وہ بھی اسے گھور کر فرنٹ پر اکر بولا تو سعیر نے خوشی سے اسے دیکھا۔۔

سچ میں اچھا آئیں اس نے گاڑی ان لاک کی تو وہ بھی اکر اسکے ساتھ براجمان ہوا۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں اپنی منزل کی جانب بڑھ رہے تھے جب ایان نے ہی گاڑی میں خاموش فضا کو ختم کیا۔۔

سعیر۔۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔

جی بھائی۔۔وہ مؤدب طریقے سے بولا۔۔

یار تجھے یاد ہے ابھی کچھ دیر پہلے جب ہم کورٹ میں تھے تو وہ علیشبہ حمدانی کیا بولی تھی۔

وہ تو بہت کچھ بولی تھی بھائی اب میں کیا کیا یاد رکھوں آپکو یاد ہے تو بتائیں۔۔ سعیر مستی کے موڈ میں تھا جبھی سیدھی بات کا الٹا جواب دے رہا تھا۔۔

یار اس نے۔ کہا تھا اس سب کے پیچھے جو یہ سب ہوا اس کے پیچھے دائمہ حمدانی کا ہاتھ اور وہ اے ایس کمپنی میں ملازمت کے بہانے اب تمھارے اور زرش کے درمیان آنے کی تگ و دو میں ہے۔۔ایان نے سنجیدگی سے بات کہی تو سعیر کو اچانک جھٹکا لگا جس کے باعث اس نے فورا گاڑی کو بریک لگایا اور گاڑی جھٹکے کھاتی ہوئی سڑک کے کنارے رک گئی۔۔

ایگزیکٹلی میں اتنی بڑی بات کیسے بھول گیا لیکن بھائی وہ تو دائی خانزادہ ہے تو پھر۔۔۔ سعیر نے الجھے ہوئے اسے دیکھا کیونکہ وہ بہت اچھی اور ویل ایجوکیٹر سیکٹری تھی جو سعیر کے۔انڈر کام کر رہی تھی۔۔

سعیر اس وقت عقل سے کام لو مانا کہ وہ اچھا خاصہ کام سنبھال رہی ہے مگر تمھیں پتہ ہے اس نے بولا وہ نام بدل کر آئی ہے جس سے وہ با آسانی اپنا ہی کام انجام دیتی رہے گی م ایان نے چھٹی حس استعمال کی۔۔

ایک منٹ بھائی مجھے یاد ہے یہ لڑکی عالیان کو بار بار کھٹکتی تھی وہ اس سے تنگ تھا الجھتا تھا اسے دیکھ کر اک دو بار تو اس نے غصے میں اس سے بحث بھی کی مطلب،،، مطلب وہ فیک آئی ڈی استعمال کر کے ہمارے ساتھ کھیل کھیل رہی ہے اب سمجھ آئی۔۔ سعیر نے کچھ سوچتے ہوئے ماضی کو یاد کر کے اصل نتیجے پر پہنچا تھا۔۔

کیا مطلب عالی کیوں۔۔؟؟ وہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

فلیش بیک۔!!

عالیان اور سعیر کسی پراجیکٹ پر کام کیے لیے اکھٹے افس مین بیٹھے تھے جب دائمہ بہت آرام سے چلتی اسکے کمرے میں آئی جو جب سے جاب سٹارٹ ہوئی تھی تو قسمت سے اسکو سعیر کے انڈر کام کرنے کا موقع ملا تھا تو وہ بلا جھجک کام کے بہانے اسکے روم میں آتی اور اسکے ساتھ ہی بیٹھ کر کام کرنے لگتی گاہے بگاہے اس سے ہلکی پھلکی بات چیت بھی کر لیتی مگر سعیر اپنی عادت سے مجبور کسی سے زیادہ فری نا ہوتا تا ہی۔ بات کرتا تو وہ کام کی بات سے ہی اپنا دل بہلا کر اس پر صبر شکر کر لیتی تھی اس دن بھی اسی طرح معمول کے مطابق جب یہ سعیر کے روم میں بیٹھے کسی پراجیکٹ کو ڈسکس کرتے ہوئے کام کر رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی سعیر جانتا تھا یہ دائمہ ہی ہو گی جبھی اجازت دے دی۔۔ وہ بڑے اطمینان سے اندر آئی ایک نظر سعیر کو دیکھا اور فائل لینے کیبن کی طرف بڑھ گئی اس میں سے ایک لال رنگ کی فائل پکڑے وہ اسکی جانب آئی اور کچھ مخصوص سوالات پوچھ کر وہاں سے پلٹنے لگی کہ جب عالیان قریشی نے اسے روکا

۔۔

سنو۔۔! وہ اسکی پکار پر ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

ج،،،جی۔۔۔ نا جانے کیوں وہ گھگھیا گئی۔۔۔

عالیان نے اسے سر تا پیر جائزہ لیا پھر اچانک اپنی سیٹ سے کھڑا ہوتا بولا۔۔

تم وہی ہو نا جو مجھے ہوٹل میں بلا کر مجھے مشا کے بارے میں اول فول بولتی ہو بھڑکاتی ہوں وہی ہو نا تم۔۔۔وہ یک دم۔ تیز دھارا کہ سعیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔

عالی کیا ہو گیا یار وہ ایسا کیوں کرے گی اسے تو پتہ بھی نہیں ہو گا مشا کون کالم ڈاؤں یہ کیا کر رہا ہے تو۔۔ سعیر نے اسے سنبھالنا چاہا۔۔

نہیں سعیر نہیں میں تجھے بتا رہا ہوں یہ دیکھ اسکے ہاتھ پر بنا ٹیٹو میں نے تجھے بتایا تھا نا کہ ایک لڑکی جو مسلسل مجھے مشا کے خلاف باتیں بتا رہی ہے وہ مجھے الگ الگ جگہوں پر بلا کر اسکے خلاف کرتی ہے یہ وہی ہے کہ تو اسکے کپڑے بھی ایسے تھے ۔۔

کیا ہو گیا عالی تم پاگل ہو گئے ہو اگر ایسی بات ہوتی تو وہ سیم کپڑے پہن کر اس آفس میں آتی جہاں تو موجود تھا ہوش سے کام لے دنیا میں کئی لوگ ہیں جو ایک سے کپڑے پہنتے ہیں جن کے کئی نام ہوتے ہیں،، جو ایک جیسے دیکھتے بھی ہیں تک ہوش کے ناخن لو آپ جائیں پلیز زاور جا کر کام کریں سوری آئم سوری اور تو چل میرے ساتھ۔۔وہ سعیر کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا پیچھے دائمہ نے سکون کا سانس لیا کیونکہ اسے ایک لمحے کو لگا کہ بسس دی اینڈ۔۔!!!

حال!!

اب مجھے سمجھ آ رہی ہے بھائی کہ نہیں عالی کا غصہ عالی کا شک ایسے ہی نہیں تھا بلاوجہ نہیں تھا اسکے پیچھے وجوہات تھیں مگر ہمیں اسکا پتہ کیسے چلے گا اس بات کا ثبوت بھی تو چاہیے ہو گا تاکہ ہم اس پر فراڈ کا کیس کروا سکیں۔۔

یہ کونسی مشکل بات ہے ہم خالہ کے ہاں نا رہے ہیں اور اس علیشبہ کے مطابق وہ احان کی پھپھی زاد تھی تو وہ وہاں سے ہمیں کوئی نا کوئی سراخ مل سکتا ہے جلدی چل بس تو۔۔

ایگزیکٹلی بھائی اووکے۔۔ سعیر فورا سے گاڑی آن کرتا ہوا آگے کی جانب بڑھا۔۔

دوسری جانب وہ لوگ سب علیشبہ کے ارد گرد جمع تھے آمنہ بیگم نے اسے آرام سے صوفے پر بیٹھایا تھا اور ملازمہ سے کہہ کر اسکے لیے جوس منگوایا جس کو اس نے بچوں کی طرح ایک سپ لے کر چھوڑ دیا اور پھر آمنہ بیگم نے اس سے ایک ایک بات پوچھی جس کا وہ پوری سچائی سے جواب دیتی رہی۔۔

مگر بیٹا تم جانتی ہو کہ اتنا بڑا دھوکا کھایا ہے دھوکا بھی نہیں دھوکے تمھارے پاس کوئی نشانی ہے یا کوئی کال ریکارڈ یا پھر کوئی ثبوت کہ تم واقع ہی لائبہ کی بیٹی ہو۔۔امنہ بیگم نے بھی خدشہ ظاہر کیا تو اس نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔

میرے پاس ایک زبان سے قسم کھانے کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں ہے آنٹی میں جو ثبوت جانتی تھی وہ مصطفی احمد کے ایکسیڈینٹ میں ختم ہو گئے۔۔

تو ہم ایسے کیسے تم پر یقین کریں اس سے پہلے تمھاری وہ منہ بولی بہن فامیہ عرشیہ بن کر مجھے دھوکا دیتی رہی اور پھر تمھاری ماں نے تمھاری موت کا ڈرامہ کر کے اتنا برا پھنسایا کہ میرا بھائی جیل چلا گیا جانتی ہو کیا نقصان ہونے جا رہا تھا ہمارا۔۔شایان نے اپنی بھڑاس بھی اس پر نکالی۔

آپ سب کا غصہ جائز ہے آپ سب۔کی باتیں بلکل ٹھیک ہیں کہ میں یقین کے قابل نہیں ہوں ہر بھائی مجھے کم از کم آپ لوگ یہاں نہیں تو کہیں محفوظ جگہ پر پہنچا دیں مہربانی وہ لوگ مجھے کھا جائیں گے دائمہ نے میری بولی لگائی ہے کہ اگر میں مل جاؤں تو وہ میرے بدلے 30 لاکھ لے گئ اس ٹائم اپکے علاوہ مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔

اہاں۔۔اپنی ہی بہن کی قیمت لگائے گی وہ۔اب کی بار بولنے والا احان تھا اسے یہاں آکر بھی اپنی زات کی دھجیاں بکھیرتی ہوئی دیکھ رہی تھی ں ا کوئی اسپر یقین کر رہا تھا ناوہ پناہ دینے کو تیار تھے وہ جاتی تو کہاں جاتی اس نے سنا تھا وہ عزت دار لوگ ہیں عزت کے نام پر فورا پناہ دے دیں گے مگر یہاں تو ایک الگ ہی عدالت لگی تھی جس نے ساری عمر انکے بارے میں سنا کہ وہ لوگ پرائے لوگوں کو بھی اپنے گھر میں پناہ دے دیتے ہیں مگر آج وہ اس کو پتہ نہیں کیسے یہاں برداشت کر رہے تھے ان کا ڈر بھی جائز تھا اس نے کونسا اچھا کیا تھا انکے ساتھ بلکہ اسکا نام استعمال کر کے اسکو پالنے والی

انکو کتنی مشکلات میں گھسیٹ دیا اور اب وہی ماں اور اسکی بیٹیوں نے اسکی بولی لگا دی کئ اتا ولے آنسو اسکے گال سے پھسلے تھے جسے آمنہ۔نے دیکھ کر گہری سانس کھینچی اور اسکے سر پر سہلایا اور احان اور گھورا۔۔

منہ بند کرو تم اپنا،،، اور بیٹا تم،،، تمھیں میں کسی محفوظ جگہ پر پہنچا دیتی ہوں تم فکر نہیں کرو۔۔ آمنہ بیگم نے دل پر پتھر رکھ کر اولاد کے پریشر میں ہی یہ فیصلہ لیا۔۔

پر آنٹی میری ماں۔۔!! اس پکار میں جس قدر شدت کی تڑپ تھی آمنہ بیگم نے اچھے سے پہچانی تھی جبھی ڈوبتے دل سے ان نے اپنی اولاد کو دیکھا جو ابھی بہت بڑے ٹراما سے گزر کر سنبھلی تھی ان نے ایک پر ایک گہری سانس خارج کر کے آنکھیں میچیں تھیں۔۔

مما دل سے نہیں دماغ سے سوچیں جو کچھ اپنے آپکی اولاد نے سہا ہے اسکو سوچھ کر مزید آپ بھی نہیں برداشت کر سکیں گے ناہم۔۔ اب کی بار یکجا بولنے والے احان اور شایان تھے جن کی باتیں آمنہ کے پاؤں کی زنجیریں بن رہیں تھی وہ سر تھام گئیں۔

اہہہہہہ۔۔۔!!!!! نمرہ۔۔۔۔!!!!!!

وہ یہ دم چینخیں تھیں۔۔۔۔

یار بتھرے مل جاندے۔۔

جنت کمانا اوکھی اے۔۔۔

اندر کچھ تے باہر کچھ۔۔

دنیا تے یاروں تو کھی اے۔۔

درد نوا اے بے درد نا سمجھے۔۔

ہر گھڑی اے سوکھی اے۔۔

اندر کچھ تے باہر کچھ۔۔

دنیا تو یاروں تو کھی اے۔۔

مما۔۔!!!!!! زر فورا انکی جانب لپکی تھی اور انہیں تھاما۔۔

کیا کروں اس بچی کی تڑپ سنوں یا انکی آہ وزاری کیا دیکھوں زر تم بتاؤ۔نا میں کیا دیکھوں اسکو چھوڑ دوں جس کی بولی لگائی ہے اس کمینی کی بیٹیوں نے یا پھر انکو چھوڑ دوں میری اولاد جو بلاوجہ نمرہ کے زہر کی لپیٹ میں آ گئے۔۔کیا کروں میں۔۔وہ بھی رو دیں جنھیں دیکھ کر اس وقت علیشبہ نے روتے ہوئے لب کاٹا۔

کیوں ازیت دے رہی ہو میری ماں کو کیا چاہتی ہوں تم اب سب تو کر دیا اب کیا رہ۔گیا علیشبہ پلیز زززز بخش دو پلیز زززز اب کی بار احان نے اسکے آگے ہاتھ جوڑے وہ تڑپ سی گئ۔۔

نہیں۔۔۔!!!! پلیز زززز نہیں میں جا رہی ہوں میں جا رہی ہوں آپ لوگ ایسے کے کریں آنٹی پلیز زززز میں اپنی دوست سے مدد لے لوں گی صرف ایک دن مجھے پناہ دے دیں یا کہیں پناہ دلوا دے کل ہوتے ہیں آپکو میں اس شہر میں دیکھوں گئ نہیں پلیز زز میں جیسے تیسے اپنا نظام چلا۔لوں گی کیونکہ اللہ کی زمین بہت بڑی ہے اللہ نے میرا کوئی وسیلہ بنایا ہو گا مجھے بسس بھیج دیں۔۔۔اس۔نے ساری بات کرتے آخر میں زمین پر بیٹھ کر آمنہ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جسے آمنہ نے درد سے دیکھ کر لب کاٹا اور لمبا سانس کھینچ کر زر کو دیکھا۔۔

اسکو یہاں سے بھیج دوں گی تو ایک بوجھ رہے گا زر کہ ایک عزت کو نا بچا پائی میری وجہ سے اگر یہ ان درندوں کے ہاتھ لگ گئ تو مجھے لگے گا میری وجہ سے ایک عزت خراب ہو گئ میں کیا کروں کچھ تو بتاؤ اس بچی کا کیا قصور۔۔

مما ایک کام ہو سکتا آپ لائبہ پھپھو کو بلائیں ہو سکتا ہے کہ وہ اسکو پہچان لیں میں نے سنا ہے ماں کہ ماں کی نظر کبھی دھوکا نہیں کھاتی کوئی ایک کشش ہوتی ہے جو ماں کو اپنے بچے کی طرف کھینچ لیتی ہے اسے اپنے بچے کو پہچانے میں وقت نہیں لگتا جس نے اسے نو مہینے پیٹ میں رکھ کر محسوس کیا ہو اسکی ایک ایک حرکت اور ایک ایک کشش ان نے اسے

ایک بار تو دیکھا ہو گا نا۔۔زر کی بات پر آمنہ بیگم نے فورا اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا علیشبہ کو تو لگا اسے ایک اور زندگی کی سانس مل گئی ہے ایک مرجھائی ہوئی کلی دل میں دوبارہ کھلنے لگی۔۔

پر وہ تو گھر نہیں ہے وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ عمرہ کرنے گئی ہے زر۔۔ آمنہ جی بات پر علیشبہ کے دل میں کھلتی ہوئی کلی دوبارہ مرجھا سی گئی اور وہ ایسے لگا سانس تھم گئی۔۔

ایک مہینے سے پہلے نہیں آئے گی وہ۔۔علیشبہ نے سر اٹھا کر اسمان کو دیکھا اور پھر یک دم سر جھکا کر سانس لیا۔۔

آپ مجھے کسی محفوظ مقام پر ایک دن کے لیے بھیج دیں میں اپنی دوست سے رابطہ کر کے کل کہیں نا کہیں جا کر اپنا انتظام کر لوں گی لیکن اپنی ماں سے ملنے ضرور آؤں گی آنٹی وہ ماں ہے میری اس بات سے نا آپ انکار کر سکتے ہیں نا کوئی اور کوئی بھی طاقت مجھے میری ماں سے ملنے سے روک سکتی چاہے وہ کتنا طاقت ور مرد ہی کیوں نا اور اگر وہ میری میری ماں کے بیچ ایا تو میں برداشت نہیں کروں گی یہ بھی نہیں دیکھوں گی کہ ہاں کبھی میں نے کسی کو اتنی شدت سے چاہا تھا کچھ بھی نہیں۔۔۔وہ بولتے ہوئے آخر میں احان کو گھورتی ہوئی سب باور کروا گئی جس کی ہمت پر وہ دنگ رہ گیا۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تمھیں کوئی نہیں روکے گا جو کوئی روکے گا تو پھر میں بھی دیکھ لوں گی اسے پر تم مہینے تک آنا ابھی تمھیں شایان بھائی کہیں چھوڑ آتے ہیں۔۔

ضرورت نہیں اوٹو لے دیں اور کہیں ایک دن کا بندوبست کروا دیں بس۔۔۔وہ رخ موڑ کر بولی

آو میرے ساتھ۔۔شایان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھا وہ احان پر ایک گہری اور غصیلی نگاہ ڈالتی ہوئی اپنی چادر سے اپنا چہرہ چھپاتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئے اور باہر آ کر شایان کے ساتھ چل دی جو اسے ایک دن کے لیے اس گھر لے کر جا رہا تھا جہاں سلمی بیگم زیر علاج تھیں اور رہ رہی تھیں۔۔۔

وہ آ کر گاڑی کے پیچھلی نشست پر بیٹھی اور سر پیچھے ٹکاتی ہوئی کچھ سوچنے لگی کہ گزرے لمحات ایک فلم کی طرح اسکی بند آنکھوں کی سامنے چل پڑے۔۔وہ اسکی پہلے نظر اس خوبرو دشمن جان پر پہلی بار دل کو کوئی بھانا اسے نظر کا ایڈیکٹ بننا اور پھر اس کا پیچھا کرنا وہ تو وہ تھی کہ انسان کو انسان نہیں سمجھتی تھی لوگوں کے دلوں کو اپنی ہائی ہیلز کے نیچے کچلتی

تھی مگر اب اسکا اپنا دل کسی نے اپنے قدموں تلے کچل دیا تھا۔۔تکلیف شدید تکلیف کی لہریں دماغ اور دل سے اٹھتی اسکے پورے جسم میں پھیل۔گئ وہ گہری گہری سانسیں بھرتی رہ گئ اور کئ اتاولے آنسو اور خاموش آنسو اسکے چہرے سے ہوتے اسکے قمیض مین جذب ہو گئے

ایک واری یار سونا۔

سانوں دس جاوے۔

بل۔بل جاواں۔۔

جدھوں ساڈے ول آوے۔۔

آساں ہون توپھے بہہ کے۔۔

تینوں دیتی چھاں وے۔۔

کیتی تیرے نال آساں

اپنی اے جان وے

دنیا زمانے نال۔۔

یاریاں نالاویں۔۔

جیڑا چمکیلا دیسے۔

سکہ اوہی کھوٹا اے۔۔

یار بتھرے مل جاندے۔۔

جنت کمانا اوکھی اے۔۔۔

اندر کچھ تے باہر کچھ۔۔

دنیا تے یاروں توکھی اے۔۔

درد نوا ے بے درد نا سمجھے۔۔

ہر گھڑی اے سوکھی اے۔۔

اندر کچھ تے باہر کچھ۔۔

دنیا تے یاروں توکھی اے۔۔

جو بھی کہا تھا۔

ہم نے کیا ہے۔۔

ہم جس کو۔عشق سمجھے۔۔

وہ امتحان ہے۔۔

چاہت نہیں تھی ربا

تھی مجبوری۔۔

ہنسدی اے بولیاں مگر

دل میرا روندا اے۔۔

یار بتھرے مل جاندے۔۔

جنت کمانا اوکھی ہے۔۔

اندر کچھ تے باروں کچھ۔۔

دنیا تے یاروں توکھی ہے۔۔

ع_____شق میں فنا

مصنفہ نیناں شاہ

قسط نمبر 59

شایان علیشبہ کو لیے وہاں سے نکل گیا تھا اور وہ اسے ایک ایسے محفوظ مقام تک لایا تھا کہ جہاں دائمہ کیا کوئی اور بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا اور وہ اسکا اپنا اپارٹمنٹ تھا جہاں وہ کبھی کبھی آیا بھی کرتا تھا مگر اب باقاعدگی سے آتا تھا کیونکہ یہاں کوئی اور نہیں اب سلمی بیگم رہتی تھیں پورا راستہ ان میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی وہ ماتھے پر بل لیے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور وہ بس تمام سوچوں میں گم اپنی ہی دنیا میں مگن تھی کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ اس گھر تک پہنچے گاڑی ایک دم جھٹکا کھا کر رکھ تو علیشبہ نے موندی موندی آنکھیں کھولیں اور سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ ایک چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا جس میں اس کو رہنا تھا اس نے سامنے شایان کی طرف دیکھا جو شیشے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

یہ۔۔۔وہ محض اتنا ہی بول پائی۔۔

اترو۔۔ سخت لہجے میں جواب دیا گیا تو وہ یک دم سیدھی ہوتی سر ہلاتی گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر کو نکل گئی اسی کے پیچھے شایان بھی ڈرائیونگ سیٹ سے اترا اور اسے دیکھتا ہوا اسکے عقب میں آکر کھڑا ہوا جو اس اپارٹمنٹ کا باہر سے جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔

یہ میرا اپارٹمنٹ ہے،، میں نے کچھ عرصہ پہلے ہی خریدا ہے یہاں رہو گی آج سے تم اندر چلو اندر چل کر ساری تفصیل بتاتا ہوں مگر اس سے پہلے تمھاری چیکنگ کی جائے گی کہ تمھارے پاس کوئی ایسا آلہ یا کچھ اور نہیں کہ تم اندر موجود کسی کو نقصان پہنچاؤ یا یہاں کسی مقصد کے لیے آئی ہو یہاں رہ کر تم ساری خبریں اپنے ساتھیوں کو دیتی رہو۔۔وہ بنا لحاظ کیے ہی ایک بعد ایک بات بولتا اسکی ایک بار پھر زات کی دھجیاں اڑا گیا جس پر وہ محض آنکھیں میچ گئی اور کئی اتاولے آنسو اسکے گالوں پر گرے جسے دیکھ کر شایان نے آنکھیں گھمائیں۔۔

یہ مگر مجھ کہ آنسو کم از کم تم میرے سامنے نہیں بہاؤ اور چلو اس طرف یہاں کچھ لیڈیز ہیں جو تمھارا بیگ اور تمھاری سیکورٹی چیکنگ کریں گی بغیر چک چک کیے انہیں اپنا سامان چیک کروانا اور اگر تمھاری کوئی بھی مشکوک حرکت پکڑی گئی نا علیشبہ دورانی تو۔۔۔۔۔۔وہ ابھی مکمل بول نا پایا جب وہ یک دم دھاڑی۔۔

بس کر دیں شٹ اپ جسے شٹ اپ۔۔۔بس کریں مجھے زلیل رسوا کرنا دائمہ اگر کرتی ہے تو کرتی رہے مگر غلط الزامات سے مجھے میری نظروں میں مت گرائیں میں اتنی گری پڑی نہیں ہوں کہ احسان کے بدلے کچھ بھی سنتی رہوں رہنے دے آپکے اس احسان کا بہت شکریہ مسٹر شایان قریشی میں یہاں ایک منٹ بھی مت رکوں آپکا اپارٹمنٹ آپکو مبارک میں اپنا بندوبست اتنے عرصے سے کر رہی ہوں اب بھی کر لوں گی آپ کا شکریہ۔۔۔وہ یک دم دھاڑتی ہوئی آگے کی طرف بھری کہ شایان کا میٹر۔ بھی گھم گیا اچانک بہت اچانک اس نے اسکا بازو تھاما اور اپنی طرف کھینچا جس سے وہ کٹی ڈال کی طرح اسکے سینے سے لگتی گرتی بچی اور عین اسی وقت یہ منظر سامنے سے آتی گاڑی میں رابیع چودھری کی آنکھوں میں قید ہوا جو شاید کسی کام سے باہر نکلی تھی اور اسی منظر کو دیکھتی وہ اچانک اپنی گاڑی کو زور دار بریک لگاتی وہی رکی جن بریکس کی آواز دور فضا تک گھونج اٹھی کہ ان دونوں نے مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا جہاں وہ سامنے شیشے سے انہیں ہی حیرت سے دیکھ رہی تھی شایان کو نا جانے اچانک کیا ہوا کہ اس نے عین اسی پل علیشبہ کا بازو پرے دھکیلتے ہوئے اسے خود سے دور کیا۔۔

خبردار!! کوشش بھی نا کرنا یہاں سے ہلنے کی وہ دوبارہ خود کو کمپوز کرتا ہوا اس سے سختی سے مخاطب ہوا کہ علیشبہ نے اسے دیکھا اتنے میں رابیع بھی اپنی گاڑی سے اتر کر ان تک آچکی تھی۔۔

کیوں کیوں نہیں مسٹر شایان آپکے لیے تو میں کسی مجرم کی طرح ہوں اور مشکوک بھی اس لیے اچھا ہے نا میں اپنے احسان تلے مت رہوں اور آپکی نظروں میں خود کو اتنا گرا ہوا دیکھ روز اپنی زات کو اپنی نظروں سے گرانے سے بہتر ہے انسان وہاں سے خاموشی سے کنارہ کر لے جہاں اسکی کسی بات کسی سچائی کی اہمیت نا ہو اس لیے چھوڑیے مجھے اور اپنا راستہ ماپ لیں۔۔وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بھوکی شیرنی بنی غرائی کہ لمحہ بھر کو شایان بھی اسے دیکھے گیا اس

میں نظر آتی چھوی کسی اور کی نہیں واقع اسکی پھوپھو کی ہی تھی بلکہ نڈر سچائی پر ہوتے ہوئے ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی وہ پلکیں جھپکے بنا اسے دو منٹ تک دیکھے گیا جبکہ مقابل کھڑی رابیع حیرت سے انہیں دیکھے گئ۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟ عقب سے آتی ہوئی آواز نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا شایان نے فورا اسکی جانب دیکھا اور رابیع کو دیکھتے ہی اسکے ماتھے کے بل مزید گہرے ہوئے کبھی دوبارہ زہر خندہ لہجے میں گویا ہوا۔۔

ہاں اسکو بتاؤ اسکا جاننا ضروری ہے ائی ایس پی آفیسر ہے نا کر دے گی مسلئہ حل۔۔۔ شایان اسے گھورتا ہوا بولا کہ رابیع نے بھی اسے برابر کا گھورا۔۔

آپ کسی لڑکی کو یہاں کھڑے ہو کر ہراساں کر رہے ہیں اور میں کچھ۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بول بھی نا پائی جب شایان یک دم تیز دھاڑا۔۔

شٹ اپ رابیع جسٹ شٹ اپ اگر ایک بھی لفظ تمھارے منہ سے نکلا تو یہی زندہ زمین میں گھاڑ دوں گا تمھیں میں خبردار مجھے کسی بھی گھٹیا الزام سے دوچار کیا میں تمھارا لحاظ نہیں کروں گا۔۔ وہ اسکے قریب ہوتا شدید قسم کا دھاڑا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے ڈر کر علیشبہ کے پیچھے ہی چھپ سی گئ۔۔

واہ۔۔!!!! واہ شایان بھائی اپنے پر الزام برداشت نہیں ہو رہا اور جو تب سے آپ مجھ پر الزام تراشی کر رہے ہیں وہ کیا آپکو زیب دے رہا ہے کسی لڑکی کی زات کی دھجیاں اڑانا آپ لوگوں کو میری کسی بات پر یقین نہیں ہے تو پھر آپ مجھ پر احسان کے کریے گا بس ایک احساں کر دیے گا کہ جب میری ماں آئے تو مجھے بلا لیے گا شاید میری زبان اور میری بات پر انہیں یقین اجائے اس سے پہلے میں آپکے گھر کا رخ بھی نہیں کروں گی۔۔

اس کے منہ سے نکلتا ہوا بھائی شایان کو بہت کچھ باور کروا رہا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے لب کاٹے گیا جیسے وہ آگے بڑھی تو شایان نے فورا اسکے اصل نام سے مخاطب کرتے ہوئے اسے رکا۔۔

شانزے!!! وہ زیر لب بولا تو علیشبہ کو لگا کہ اسکے قدموں میں زنجیریں ڈال دی گئ ہوں حالانکہ اسے نہیں پتہ تھا کہ اسکا اصل نام کیا تھا مگر اس پکار میں کوئی انسیت ضرور تھی جو اسے رکنے پر مجبور کر گئ وہاں کھڑی رابیع یہ سب تماشا دیکھنے میں سمجھنے میں مصروف تھی کہ آخر ہو کیا رہا ہے۔۔

علیشبہ فورا مڑی اور نم آلود آنکھوں سے شایان کی آنکھوں میں دیکھا جو شاید ماضی کے الجھے ہوئے صفوں میں کھویا ہوا اسے دیکھے جا رہا تھا وہ جانتا تو تھا اسکی پھپھو کی ایک عدد بیٹی تھی جو عرصے پہلے ہسپتال سے غائب ہو گئ تھی مگر اس سے بات کر کے اس کے اندازنے شایان کو اسکی طرف مائل کیا تھا جس کی بنا پر اسکا جانا اسے اس وقت خطرے سے خالی نہیں لگ رہا تھا علیشبہ قدم قدم چلتی اسکی جانب آئی اور آ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس پر سر جھکایا۔۔

آپ میرے بڑے بھائیوں کی طرح ہیں بھائی۔۔!! میں آپکی عزت کرتی ہوں لیکن میں ایک عورت ہوں ماضی میں مجھ سے کو غلطیاں خطائیں ہوئی ہیں وہ نا قابل فراموش ہیں مگر وہ سب ایک دھوکا تھا جو آپ کے ساتھ میرے ساتھ بھی ہوا مجھے یقین نہیں تھا شایان بھائی کہ مجھے میرے ہی خاندان کے خلاف وہ منحوس عورت استعمال کر رہی ہے اور میں استعمال ہوتی چلی گئ مگر زیادہ دیر نہیں یقین جانیں میں کئ عرصہ احان کے پیچھے ضرور تھی مگر جب احان کے منہ سے اپنے لیے نفرت سنی اور اسکی آنکھوں میں جو غصہ گھن اپنے لیے دیکھی اسکے بعد میرا خون جوش مار گیا اور اسی دن میری زندگی کا شاید خوش قسمت دن تھا جس دن مجھے یہ بات پتہ چلی کہ میں قریشی ہاؤس کا خون ہوں اور انکے خون کو انہیں کے خلاف استعمال کر کے وہ اپنی روح کی تسکین چاہتی ہے اور عرشیہ،،،وہ فامیہ حمدانی جو اپنی جھوٹی پہچان سے آپکو بیوقوف بناتی ہوئی اس خاندان کی عزت تار تار کرنا چاہتی ہے اس دن میرا دل ٹکروں میں بٹ گیا تھا اور میں بہت بری طرح بکھر گئ تھی مجھے اپنے آپ سے سہی معنی میں نفرت ہونے لگی تھی بھائی میرا یقین کریں آپکو تنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا مجھے اپنی ماں چاہیے اور ایک خاندان جو مجھے سمیت سکے مجھے رشتے دے سکی میرے تربیت دوبارہ سے کر سکے مجھے غلط اچھے کی پہچان دے سکے میرا یقین کریں۔۔وہ ایک ایک بات کرتی ہوئی آخر میں پھوٹ

پھوٹ کر رو دی کہ شایان اسکے سیاہ بالوں کو دیکھتا نم آنکھوں سے پلکیں جھپکے گیا اور پھر ہمت کر کے ایک ہاتھ اٹھا کر اسکے بالوں میں رکھا اور نرمی سے سہلانے لگا جس لمس کی پاکیزگی اور طہارت اور اپنایت علیشبہ نے روح تک محسوس کی تھی اس طرح تو نمرہ نے بھی اسے کئی بار پیار کیا تھا مگر یہ پاکیزگی اپنایت کبھی اسے محسوس نہیں ہوئی جو آج ہوئی تھی اس نے فورا سے نم آنکھوں سے سر اٹھایا اور اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

ایک دفعہ مجھے زر کی جگہ رکھ کر دیکھیں ایک دفعہ میرا یقین کریں مجھے موقع دیں میں سب کلئیر کر دوں گی۔۔وہ دوبارہ سے اسکی منت کرنے لگی اب کی بار وہ ہلکا سا مسکرایا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

ٹھیک ہے گڑیا تمھیں موقع دیا مگر یاد رہے اس بار اگر کچھ ہوا تو ہم میں سے کوئی برداشت نہیں کر پائے گا اور اگر کچھ ہوا تو میرا قہر بہت برا ہو گا بہت برا سمجھ رہی ہو نا۔۔شایان۔نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے پیار سے سمجھایا تو وہ محض ہاں میں سر ہلا گئ۔۔

چلو اندر۔۔وہ اسے اندر کی طرف لیے بڑھا جب اچانک سے رک کر رابیع کو دیکھا۔۔

ہو گیا شو ختم تم جا سکتی ہو۔۔شایان نے ایک بار پھر اس سے پنگا لیا تو وہ محض اسے گھور کر رہ گئ۔۔

منحوس آدمی کہیں کا جا رہی ہوں تمھارا شو دیکھنے نہیں کھڑی تھی میں۔۔وہ پیر پٹختی مڑی۔۔

ہاں جبھی تو تب سے یہاں کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔وہ بھی کونسا باز آنے والا تھا جبھئ چھیڑ گیا۔۔

تو تم پیسے لے لو ایسے سڑک پر سٹیج لگا کر ڈرامہ کرو گے آڈینس تو آئے گی نا۔۔وہ گاڑی کے قریب کھڑی ہوتی بولی تو شایان نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔

کریکٹ اٹ پلیز آڈینس نہیں تماشائی۔۔۔وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ آگے بڑھ گیا جبکہ رابیع غصے سے دانت کچکچاتی رہ گئ

۔

دائمہ حمدانی شہر سے باہر چلی گئ تھی اپنا آرٹیفیشل ماسک لگائے وہ اپنا مکمل گیٹ اپ چینج کیے کیپ کروائے اپنا نکلی شناختی کارڈ استعمال میں لا کر اس وقت وہ کراچی کے کسی چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں موجود تھی جو کسی اور کا نہیں رضا کا تھا وہ غصے سے ادھر ادھر چکر کاٹتی ہوئی خود کو ہی کوسنے میں مصروف تھی جب اسکے راستے میں رضا حائل ہوا۔۔

کیا ہو گیا ہے ڈارلنگ ارے ایک پتہ ہی ضائع گیا ہے ورنہ تمام وار تو اپنی جگہ پر سہی نشانے پر لگے ہیں نا ایسا کیا ہو گیا کہ تم اس طرح غصے میں خود کو ہی بھوک بیٹھی ہو۔۔رضا نے اسے تھامتے ہوئے اسکے تھیکے نقوش کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تو وہ محض اسے دھکا دے کر خود بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔

کیا ہو گیا ہے ابھی بھی کچھ ہونا باقی ہے جاہل آدمی تمھیں نہیں پتہ اچھا خاصا کھیل بگڑ گیا اس اس علیشبہ کو تو ماں نے اپنے ہاتھوں سے مارا تھا وہ بچ کیسے گئ واقع بہت ہی کوئی ڈھیٹ ثابت ہوئی ہے اپنے خاندان کی طرح جو ہر بار بچ جاتی ہے پتہ نہیں کیا کھا کر پیدا ہوئے ہیں یہ سب جو انکی قسمت اتنی نرالی ہے بیچاری میری ماں وہ اس وقت مینٹل ازلائم میں کیسے رہ رہی ہو گی جس حالت میں ہو گی س تباہی ہو گیا میری اے ایس کمپنی سے جاب چلی گئ پولیس ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئ ہے اور تو اور تمھیں نہیں معلوم کیا ہوا کہ وہ مصطفی اس نے کس طرح کھیل کھیلا ہے کہیں سے کچھ کرنے کے قابل نہیں چھوڑا ان نے۔۔۔وہ غصے میں آگ بگولا ہوئی پھر سے چلا اٹھی جس پر رضا نے محض آنکھیں میچ کر سیگریٹ کا کش لینا ہی ضروری سمجھا۔۔

ریلیکس دائمہ ڈارلنگ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم تو جانتی ہو نا ہمارا جس گینگ سے تعلق ہے وہ ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے اگر ہم ہر سٹیج پر جیت رہے ہیں تو کہیں نا کہیں ہار بھی ہمارا مقدر ہوتی ہے مگر ہار کو اپنے اوپر سوار کرنے کے بجائے اپنی غلطیوں کو سامنے رکھ کر سیکھو کہ اب کونسی چال کہاں کس وقت کیسے چلنی ہے ماضی میں کونسی غلطیوں سے ہمیں یہاں نقصان اٹھانا پڑا ہے تو یاد رکھنا کہ تم جیت جاؤ گی اول تو اس وقت جب تمھاری ماں نے علیشبہ کو مارا تھا نا تو انہیں وہاں سے غائب نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ شور مچا دینا چاہئے تھا کہ وہ باہر سے آئی تو اسکی بیٹی ادھ مری حالت میں

اسے ملی دوسرا یہ کہ کبھی بھی ایسے کسی کے منہ سے اپنے دشمن کا نام سن کر اس پر یقین کر کے اسے دوست نا بناؤ یہ کہہ کر کہ اس میں تمھارا ابھی فائدہ ہے کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔۔ تم سمجھ رہی ہو نا۔۔ رضا اسکے مقابل بیٹھتے اسکے لبوں سے سیگریٹ لگاتا ہوا گویا ہوا تو دائمہ نے بھی گہرا کش لیتے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

میں تمھاری بات نہیں سمجھی رضا یہ بات تو میں نے تمھیں کہی تھی کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے!! اور تو آج تک میں نے اپنی بات کسی سے کی ہی نہیں۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے سیگریٹ لیتی ہوئی پوچھ بیٹھی تو وہ دوسرا سیگریٹ پاکٹ سے نکالتا ہوا اسے سلگھانے لگا۔۔

دیکھو مصطفی پر مجھے پہلے دن سے ہی شک تھا مگر میں نے اتنا غور نہیں کیا کچھ تم میرے پاس آئیں اور آکر صرف ایک نام سننے کی دیری کے بعد لندن میں ریستوران میں بیٹھے مجھے بغیر جانے سب بتا گئی وہ تو قسمت اچھی تھی کہ میں واقع انکا دشمن تھا تو مان گیا ورنہ یہاں تمھیں ایک اور نقصان ہوتا ہمشہ سے پہلے کسی کے منہ سے نام سنو تو اسکا پتہ لگواو کہ اگلا ہے کون کس طرح اپکے دشمن کو جانتا اور کیسے کھیل کھیلتا ہے کون ہے آخر چاہتا کیا ہے نام پتہ ایک ایک چیز پھر جا کر اس سے ملو کم از کم دس بار میٹنگ کرو اسکے ایک ایک سٹیپ پر نظر رکھو اور اور اسکی منٹ منٹ کہ خبر لو ایسے ہی کسی کو اپنی تمام بات بتا کر اسے خود کے ساتھ شامل کر لینا بہت بڑی غلطی ہے۔۔ اور ہم دونوں سے مصطفی کے لیے یہی غلطی ہوئی ہے اور اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں قصور تو فصیح کمینے کا ہے جو اسے لے ایا مگر بندہ وہ کام کا ہے کیونکہ اسکی تو پکی دشمنی ہے اب قریشی ہاؤس سے خاص کر تمھاری دشمن کے جڑوا بھائی عالیان قریشی سے اور ویسے بھی ایک بات بتاؤں تم دونوں کا مقصد ایک ہے اس نے عالیان نے مشا کو حاصل کرنا اور تم نے سعیر شاہ کو اگر تم دونوں مل جاؤ تو تم لوگوں کا کام آسان ہے اور اب تو فامیہ تمھاری بہن اسے شایان سے محبت ہو چکی ہے اس لیے ادھر ادھر کا چکر چھوڑو اور آگے آنے والے امتحان پر نظر ڈالو پچھلی ہار پر روتی رہو گی تو آگے قدم بڑھا نہیں پاؤ گئی اپنے اگلے قدم مضبوط کرو اور سب مل کر اس خاندان کی ساتوں نسلوں کو تباہ کر دو جس میں علیشبہ کا بھی پتہ کٹ جائے گا۔۔

مگر کیسے اور میری ماں اسکا کیا تم اتنے ظالم نا بنو میری ماں ہے میں اسے کیسے اس پاگل خانے چھوڑ دوں اسکا کچھ کرو۔۔
اب کی بار وہ اونچا دھاڑی تو رضا نے اسے بہت بری طرح گھورا جس پر وہ آنکھیں میچ کر گہرا سانس بھر گئ۔۔
دیکھو رضا تم سمجھنے کی کوشش کرو میری ماں جانے مجھے ہر بات پر اطمینان دیا ہر بات طرمیرا ساتھ دیا میں کیسے چھوڑ دوں اسے کیسے ؟؟؟ وہ خود کو۔ ریلکیس کرتی بولی تو رضا نے دانت کچکچاتے اسے دیکھا اور اس سے گویا ہوا۔۔
ٹھیک ہے تو تم اپنی ماں کا سوگ مناؤ اسے نکلواؤ وہاں سے جا کر انہیں نکلوانے کے چکر میں خود تھانے میں چکی پیسنا اور مجھے مت کہنا پھر کچھ سمجھ آئی۔۔ وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا اسکے عین سامنے جھکتے ہوئے غرایا کہ وہ اچانک ہل۔ گئ۔۔
کیا مطلب کیوں جیل کیوں کیا بد تمیزی ہے تم دھاڑ کیوں رہے ہو میرے پر۔۔۔!! وہ بھی کہاں کچھ سننے والی تھی جبھی برابر کا کھڑا ہو کر دھاڑی۔۔۔
تو تم بچی ہو تمھیں نہیں پتہ پوری پولیس تمھیں ڈھونڈنے لگی ہوئی ہے تمھیں۔ پتہ ہے نا تم خطرے میں ہو اور تمھاری ایک غلطی بہت برا نقصان کر سکتی ہے پھر بھی نہیں تمھیں جانا ہے وہاں انہیں بچانا ہے۔۔۔ رضا کی بس ہو چلی تھی۔۔
تو اب کیا کروں میں رضا میں انہیں وہی رہنے دوں کیا آخر جو بھی ہے تو میری ماں نا اب ایسے کیسے جانے دوں اسے گھر پر ہو گی تو سکون رہے گا نا پھر چاہے جو بھی ہو۔۔ دائمہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے بات بنائی۔۔
دیکھو ڈارلنگ تم جانتی ہو نا کہ ہمیں سیکھ دی جاتی ہے کہ ہمیں اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر محاذ سے گزارنا پڑے گا چاہے اپنی جان پر کیوں نا کھیلنا پڑے ہمیں اپنا آپ مٹانا پڑے تو ہم پرے نا ہٹیں تو یہ تو ماں ہے تمھاری تم ماں کے لیے خود کو ہی پھنسالو گئ تو کیا کرو گی کون چلے گا اگلی چال ایک کام ہو سکتا ہے فامیہ،، فامیہ کا ہر قدم محفوظ ہے اسکا خاطہ بلکل صاف ہے یعنی شایان کے ساتھ دھوکے کے علاوہ اسکا کوئی جرم نہیں ہے جو اسکو پولیس کی نظر میں مشکوک بنائے نا ہی اس پر کوئی کیس ہے اسے کہو وہ تمھاری نہیں اسکی بھی ماں ہے تو وہ جس طرح کر کے اپنی ماں کا بندوبست کرے تم بس سکون کرو اور اپنی ابھی خاموشی اختیار کرو۔۔ اتنی گہری خاموشی کہ جب اس خاموشی کا طوفان آئے تو بمب بلاسٹ اتنا ہی گہرا ہو اسکی آواز اور تباہی اتنی ہی اونچی اور شدید ہو کہ لپیٹ میں آنے والی ہر نسل کی روح تک

چھلنی ہو جائے اور کوئی اسے بھلا نا پائے سمجھ رہی ہو نا۔۔رضا نے اسکی گرم کھوپڑی میں کچھ ڈالنا چاہا جسے سمجھ کر اس نے محض سر ہاں میں ہلایا۔۔

پوائنٹ مسٹر رضا تم ہوشیار تو ہو تو ٹھیک ہے یہ کام میں فامیہ کے ذمے لگاتی ہوں تم بس مجھے آگے کی ترتیبات سیکھاتے رہو سمجھے۔۔وہ بھی اسکے عین مقابل آتے ہوئے مسکرا کر بولی تو وہ یک طرفہ مسکرایا۔۔

وہ تو تمھیں وقت پر سمجھاؤں گا ڈارلنگ ابھی مجھے کسی بہت ضروری کام سے جانا ہے آخر پتہ تو لگواوں کہ دشمن اپنی جیت پر جشن کیسے منا رہے ہیں۔۔رضا نے سیگریٹ زمین پر پھینکتے ہوئے اسے پاؤں سے مسلا تو دائمہ نے اسے دیکھا

۔۔

اور تمھیں۔کیسے پتہ چلے گا وہ سب۔۔؟؟وہ محض اتنا ہی پوچھ پائی۔۔

وہ میرے پر چھوڑ دو انکے گھر کا بہت بڑا بیدی ہے جو ایک ایک منٹ کی خبر میرے تک پہنچاتا ہے تو اب آگے کی باری اسکی ہے وہ کیسے کس طرح مجھے اگلی خبریں دیتا ہے اور سہی وقت پر وہ ہمیں اپنا پتہ پھینکنے کا بتا دے گا تب تک سکون کرنا سمجھی۔۔وہ اسکے گال کو سہلاتا ہوا بولا تو وہ نا سمجھے سے اسے دیکھے گئ جبکہ وہ اسے فلائنگ کس دیتا وہاں سے غائب ہوا تھا

۔۔

فامیہ حمدانی اپنے گھر آچکی تھی مگر اسکی بہن گھر پر نہیں تھی وہ کافی دیر سے اسکے انتظار میں پریشان ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب اچانک ملازم نے اسے مخاطب کیا۔۔

مادام۔۔!! وہ مہذب طریقے سے آکر اس سے مخاطب ہوئی فامیہ نے رک کر اسے دیکھا۔۔

ہاں!! بولو!! ۔۔وہ محض اتنا ہی بول پائی جبکہ دوسری طرف کان پر لگائے نمبر کا مسلسل آف جانا اسکی پریشانی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔

آپ کچھ پریشان ہیں کیا مادام۔۔کسی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔۔؟؟ ملازمہ نے اسکو پریشان دیکھتے ہوئے استفسار کیا جس پر اس نے سر اٹھایا۔۔

ہاں دائمہ کدھر ہے گھر نہیں آئی ابھی تک وہ کچھ پتہ تمھیں؟؟ فامیہ نے پانی پیتے ہوئے اس سے پوچھا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔۔

مادام وہ تو جا چکی ہیں مجھے لگا آپکو پتہ ہو گا وہ تو گھر اور شہر سے جا چکی ہیں۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی جسے سن کر وہ ششدر رہ گئ۔۔

جا چکی ہیں کیا مطلب کہاں گئ کدھر گئ کچھ بتایا نہین اس نے تمھیں کوئی فون نمبر یا کچھ بھی دے کر گئ ہو گی نا؟؟؟ فامیہ پریشانی سے جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔

جی دیا ہے وہ اپنا سارا اسامان لے کر کسی رضا کے ساتھ یہاں سے چلی گئیں ہیں اور کہہ کر گئیں تھیں کہ فامیہ آئے تو اسے کہنا اس نمبر پر رابطہ کرے اور کسی کو کانوں کان یہ خبر نا ہونے دے۔۔اس نے بات بتاتے ہوئے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسکی طرف بڑھایا۔۔

یہ لیجیے مادام اسکے علاوہ مجھے کچھ نہیں معلوم صرف یہ ایک کاغذ دیا اور وہ چلی گئیں۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ اس سے کاغذ تھامتے ہوئے اس نے اسے جانے کا کہا اور کاغذ کھول کر اس پر لکھی تحریر کو پڑھنے لگی جس پر دائمہ نے اپنا نمبر اور ساری تفصیل لکھی گئی تھی۔۔

"میں جا رہی ہوں فامیہ بہت جلدی میں ہوں کیونکہ پولیس مجھے ہر جگہ ڈھونڈھ رہی ہے میں بہت جلد واپس آؤں گی اپنا خیال رکھنا اور ساتھ ہی ماں کا بھی ماں کو وہاں سے نکالنا تمھاری زمہ داری ہے ورنہ میں خود جلدی آجاؤں گی جس دن یہ معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا اسی دن"

تمھاری پیاری بہن: دائمہ

اور یہ رہا میرا فون نمبر۔۔۔۔

یہ چھوٹا سا نوٹ پڑھ کر فامیہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس نے وہ ساری تحریر پڑھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور لمبا سانس خارج کیا۔۔

تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا دائمہ تم بے حد خود غرض اور بے حس انسان ہو بے حد خدا تمھارا بھلا کرے۔۔۔

ہاں بولو!!! کیا منحوس خبر لائے ہو اب میرے لیے ایک کام تو ہو نہیں سکا تم سے؟؟؟اس سیاہ کمرے میں کھڑا وہ نفوس اس وقت شدید غصے میں مبتلا رضا پر بھڑک رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ اسے کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش میں تھا۔۔

ارے آپ کیوں فکر کر۔رہی ہیں اتنے وار خالی گئے ہیں کیا جواب جائیں گے جہاں جیت ہوتی ہے وہاں ہار بھی ہو ہی جاتی ہے مگر کبھی بھی امید نہیں چھوڑنی چاہیے زرا ان کو۔ بھی خوش ہونے کا۔موقع دیجیے اور انہیں بھی جھوم لینے دیجیے پھر دیکھیے گا جب اگلا وار ہو گا تو انکی ساتوں نسلیں تباہی ہو جائیں گی۔۔رضا نے ایک بار پھر اسے قابو کرنے کی کوشش کی

کب کب ہو گا یہ سب اب دیکھنا وہ احان چھوٹ گیا بہت جلد اسکی رخصتی کے ساتھ وہ باقی کام بھی نپٹا لے گی اور وہ فیملی پھر ایک ہو جائے گی پھر کیا کرے گا کہاں وار کرے گا بول۔۔کب ہو گا تیرا اگلا وار جب وہ اپنا وار کھیل جائیں گے مجھے احان کی شادی سے پہلے اس خاندان کا نام ونشان مٹانا ہے میں نے اتنے عرصے بعد تمھیں اس لیے واپس بلایا کہ تم اب انتظار کرو موقع کا تمھیں چاہیے اس خاندان کا نام ونشان مٹا دو مجھے نفرت ہے اس خاندان سے پھر میں اپنے بیٹے سعیر کی شادی اپنی مرضی سے کروں گی اور ایہا اسے اپنی بہو بناؤں گی تم دیکھنا اس قریشی خاندان کا تو گیم ختم کرنا پڑے گا۔۔

ویسے ماننا پڑے گا پورے گیم کی ماسٹر مائنڈ آپ ہیں مجھے پتہ نہیں تھا آمنہ بیگم کی نمرہ سے بڑی بھی کوئی دشمن ہو سکتی ہے مگر اس نے تو شاید جگہ جگہ پنگے لے رکھے ہیں آپ صبر کریں عین موقع پر اب تباہی ہو جائے گا آپ فکر نہیں کریں رکھتا ہوں پھر کال کرتا ہوں آپکو کسی اچھی خبر کے ساتھ۔۔رضا نے اپنا فون کاٹ کر پاکٹ مین رکھا تو دوسری طرف کھڑا نفوس موبائل کو دیکھ کر ایک بھیانک ہنسی ہنسا تھا۔۔

میں آرہی ہوں،،،میں واپس آرہی ہوں سارہ بیگم تمھاری دوست سے اپنا پرانا بدلہ پورا کرنے اسکی بیٹی کے ساتھ آرہی ہوں میں۔۔۔اسکے سامنے ہی اسکے شوہر کو اسکے خلاف کروں گی اگر میرا ہر وار ضائع گیا تو کیا ہوا میں ہوں نا تمھاری محبت کو ہی تمھارے خلاف استعمال کر کے تمھیں تباہی کروں گی اور آمنہ بیگم کچھ نہیں کر سکے گی ہاہاہاہاہاہا ۔۔۔وہ اپنا بھیانک ارادے بھانپتی ہوئی وہی میز پر بیٹھے کافی پینے لگی جو نا جانے کیا چاہتی تھی یا اسکی کیا دشمنی تھی اس خاندان سے۔۔۔

عشق میں فنا

قسط نمبر 60

مصنفہ نیناں شاہ

کاپی پیسٹ کرنے کی اجازت نہیں بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنے کی صورت میں سخت کاروائی کی جائے گی اس ناول کے تمام جملہ حقوق مصنفہ اور کلاسک اُردو میٹیریل کے پاس محفوظ ہیں!!

کس سے بات کر رہی تھیں آپ خالہ!! جیسے ہی رمشا شاہ صاحب کی بہن غصے میں آگ بگولہ ہوتی فون بند کرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے باہر آئی تو اس کی چھوٹی بہن اریبہ کی بیٹی ماہم اس سے مخاطب ہوئی۔۔

کس سے کروں گی اسی رضا سے کر رہی تھی ایک کام بھی ٹھیک سے نہیں ہوتا اسے زرش کو سعیر سے دور کرنے کا کہا تھا کہ تمھارا راستہ صاف ہو مگر مجال ہے نا جانے کونسے تیر چلا بیٹھا پھر وہ ایک دوسرے میں گم اپنی زندگی جی رہے ہیں۔۔

رمشا کا غصہ کسی صورت کم ہونے نہیں دے رہا تھا۔۔

کیا فائدہ اس سب کا خالہ اب میں نے آج تک کسی کے جوٹھے گلاس میں پانی نہیں پیا آپ کہہ رہی ہیں کہ میں کسی کی اترن کے ساتھ پوری زندگی گزاروں۔۔۔ماہم کو اس کی بات پر غصہ آیا اور جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کرتی وہ چلا اٹھی

۔۔

ارے میرا بچہ آرام سے کیا ہو گیا تو پاگل ہو گئی بیشک وہ اسکی اترن ہے مگر ہے تو تیری پسند نا کتنے اچھے لگتے تھے تم لوگ ایک ساتھ کھیلتے ہنستے پر اس زرش نے اس سارہ نے سارے گیم پر پانی پھیر دیا۔۔

ہاں تو تھی نا اب نہیں ہے چھوڑیں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں کسی میں اب.. ماہم نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔

بھلے ہی نا ہو،، مگر اگر تمھارا گھر نا بسا سعیر کے ساتھ تو کیا ہوا سارہ بیگم تو جیسے تیسے میرے بھائی کی زندگی میں گھس آئی تھی مگر اب سعیر کے ساتھ میں ناانصافی نہیں ہونے دوں گی بس بہت ہو گیا میں زرش خاص کر آمنہ بیگم کی بیٹی کو تو

کبھی بسنے نہیں دوں گی کبھی نہیں تم دیکھنا سعیر اسے چھوڑ کر تمھارا ناسہی کسی اور کا میری پسند کی لڑکی کا انتخاب ضرور کرے گا۔۔۔وہ آنکھوں میں کئ شعلے اور نفرت لیے پھنکاری تو ماہم بھی یک طرفہ مسکرادی۔۔

دیکھتے ہیں خالہ آخر ہوتا کیا ہے مگر وہ تو سعیر کے بچے کی ماں بننے والی ہے نا؟وہ کچھ سوچتے ہوئے رمشا سے گویا ہوئی تو رمشا اچانک سے اسکی جانب مڑی۔۔

ہاں ہے تو مگر وہ بچہ ابھی دنیا میں تھوڑی ایا میری جان اور نا ایسا ہونے دوں گی میں۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنا موبائل فون ناک کرتی ہوئی بھیانک ارادے لیے گویا ہوئی۔۔

ایسا کیا کریں گی آپ خالہ؟؟وہ اسکے قریب ہو کر پوچھ بیٹھی تو وہ یک طرفہ کمینی مسکراہٹ مسکرائی۔۔

جو کروں گی وہ دنیا دیکھے گی ایسا وار کروں گی کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی اور میرا سعیر اسکو اپنی زندگی سے باہر نکال پھینکے گا تم یہ بات آج کی تاریخ سے نوٹ کر لو۔۔

اہاں چلیں دیکھتے ہیں آخر آپکی کاروائی کیا رنگ لاتی ہے۔۔۔وہ اسکو چھوڑتی ہوئی آکر دوبارہ صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گی دوسری طرف رمشا اپنے ارادوں کو ترتیب دینے لگی۔۔

علیشبہ کو آمنہ بیگم نے بھیج تو دیا تھا مگر پھر بھی رہ رہ کر اسکا خیال آرہا تھا ناماضی کی تلخ یادیں پیچھا چھوڑ رہی تھیں نا ہی وہ اسکی آنکھوں میں موجود آنسوؤں کو نظر انداز کر پا رہی تھیں وہ بہت ہی کشمکش کا شکار تھیں اور اسی کشمکش میں وہ ادھر ادھر چکر کاٹتی ہوئیں خود کو ریلکیس کرنے میں مصروف تھیں جبکہ زر بیٹھی انہیں پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہو گیا اماں!! کیوں پریشاں ہو رہی ہیں خود کو ہلکان کیے جا رہی ہیں اور اپکو دیکھ کر میری طبیعت عجیب ہو رہی ہے۔۔

وہ اس بار جھنجھلائے ہوئے بولی تو آمنہ بیگم آکر اسکے قریب بیٹھیں۔۔۔

تم تو ریلکیس رہو بچے مجھے بس علیشبہ کی پریشانی ہو رہی ہے ایک طرف اسے محفوظ مقام پر پہنچانے کا کہا ہے دوسری طرف اب بھی اپنی اولاد کی طرف سے دل ڈر رہا ہے پہلے شایان پھر تم پھر احان مجھے بے چینی کھائی جا رہی ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ آمنہ بیگم نے اپنی پریشانی بلآخر اسے بتا دی۔

مما پہلے جب احان یہ سب بول رہا تھا تو آپ اسے چپ کروا رہی تھیں اسے ڈانٹ رہی تھیں مما اگر سب ٹھیک ہو گیا تو آپ بے چینی کیوں مجھے لگتا وہ جھوٹ نہیں بول رہی اسکی باتیں اور اسکی کورٹ میں دی گئ گواہیاں مما وہ سب جھوٹی کیسے ہو سکتی ہیں دیکھیں مما اگر وہ جھوٹی ہوتی تو وہ نمرہ کو کیوں پکڑواتی کیوں اسکے خلاف گواہی دیتی کیوں اسکے خلاف جا کر اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اتنا بڑا رسک لیتی کیوں کس کے لیے آخر آپ یہ سب سوچنا چھوڑ دیں اور شایان بھائی آ گئے ہیں وہ سب سنبھال لیں گے وہ اسے محفوظ مقام تک پہنچا کر ہی آئیں گے۔۔۔

لیکن تم اسکے غصے کو جانتی ہو نا زر اگر اس نے غصے اور انتقام کی آگ میں کچھ الٹا۔۔ وہ مکمل بول نا پائیں جب زر نے فورا انہیں رکا۔۔

اہاں نہیں ایسا سوچیے گا بھی مت وہ بدلحاظ بے مروت غصے کے تیز سر پھرے ہو سکتے ہیں مگر اتنے برے نہیں کہ وہ کسی بھی لڑکی کو ایسے نقصان پہنچا دیں وہ اپنا ہر وار سوچھ سمجھ کر پھینکتے ہیں وہ شایان قریشی ہے وہ جانتا ہے کس وقت کس جگہ کس پوائنٹ پر کونسا پتہ پھینکنا ہے بنا سوچے سمجھے وہ کچھ ایسا نہیں کریں گے جس سے انکے خاندان اور انکی عزت پر ایک بھی حرف آئے اور انکا نام خراب ہو آپ اپنی پرورش پر یقین رکھیں۔۔۔ زر نے انہیں پیار سے سمجھایا جس سے وہ تھوڑا سکون میں آ گئیں۔۔

بلکل درست کہا زر نے مما آپ پریشان نہیں ہوں بلکہ یہ تو خوش ہونے کا موقع ہے ہمارے گھر کی خوشیاں لوٹ آئیں ہیں احان باعزت رہا ہو گیا ہے اور دیکھیے شایان بھائی بھی واپس آ گئے ہیں بلکل فیملی مکمل لگ رہی ہے آج ہماری۔۔۔ مشا نے پہلی بار سب میں بیٹھتے ہوئے گفتگو میں حصہ ڈالا جس پر سب نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا تھا وہاں موجود عالی سمیت۔۔

زہے نصیب مما آج کچھ میٹھا بانٹنا بنتا ہے کیونکہ میری پیاری بیوی کی میٹھی آواز سب میں بیٹھے گھونجی ہے آخر۔۔۔اس کے بولنے پر عالی تبصرہ کیے بغیر نارہ سکا جسپر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دور گئ جبکہ مشا کنفیوز ہوتی سر جھکا گئ۔۔

بکو نہیں عالی وہ اس گھر کا حصہ ہر لڑکی کو اپنے گھر میں ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا اور وہ جن حالات میں گھر آئی اسکو وقت تو لگے گا نا مگر مجھے خوشی ہے وہ بہت جلد ہم میں گھل مل گئ ہے۔۔۔ آمنہ بیگم نے اپنی دوسری طرف بیٹھی مشا کو خود سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔

یہ سب آپ سب کی خوبصورت محبت اور اپنایت کا نتیجہ ہے جو میں یہاں اتنی کمفرٹیبل ہوں مجھے خوشی ہے کہ میں اس گھر کا حصہ ہوں جہاں بہوؤں کو بیٹی جیسی محبت ملے اور انکو اتنا مان اور اہمیت ملے تو وہاں وہ خود با خود گھل مل جائے گی۔۔ مشا نے مسکرا کر اپنی ساس کے ہاتھ پر بوسا دیتے ہوئے کہا تو مسکرا دی۔۔

بلکل میرے گھر میں تمھاری وہی اہمیت اور مقام ہے جو میری زرکا ہے تمھاری بات کی وہی اہمیت ہے جو زرش یا میری بڑی بہو کی ہو گی میرے لیے کوئی چھوٹی بڑی نہیں بلکہ سب ایک برابر ہو نگی۔۔وہ محبت سے گویا ہوئی مشا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

وجہ کیوں کیوں بھئ میری بیوی اس گھر میں پہلے آئی اسکی اہمیت زیادہ میں وہ جس نے آپکو بہو کا سکھ دیا میں وہ جس نے آپکے ورک لوڈ کو کم کرنے میں مدد دی مشا کو لا کر میں وہ جو زر کے جانے کے بعد مشا کو لایا بیٹی کی کمی پوری کرنے اس لیے اسکی اہمیت زیادہ ہونی چاہیے۔۔عالیان کو ماں کی بات زیادہ ہضم نا ہوئی۔۔

تم بیوی لائے تھے یا پیکج حد ہی ہو گئ عالی اور اگر ایسی بات ہے تو ابیہا کو اس گھر میں سب سے زیادہ اہمیت ملنی چاہیے ۔۔زر نے برا سا منہ بناتے اسے آئینہ دیکھایا۔۔

وہ اس گھر میں نہیں آئی احان صاحب نے اسے صرف بیوی بنا کر اس بیچاری پر اپنا سٹیمپ مارک لگا دیا کہ وہ اسکی ہو گئ گھر مشا کو میں لایا ہوں اماں کے پاس۔۔ابھی وہ دونوں دوبارہ لڑنا سٹارٹ ہونے ہی لگے جب آمنہ بیگم چلائی۔۔

چپ دونوں چپ۔۔۔!!! آوازنا آئے عالی اپنی بولتی بند رکھو سب کی ایک سی اہمیت ہوتی ہے ابھی اس وقت مشا کی اہمیت زیادہ ہے ہاں کیونکہ یہ اس گھر کی بہو ہے ابھی جب تک احان کی ایہا اور شایان کی بیوی اس گھر میں نہیں آجاتی تب تک اس گھر کا دارومدار اس پر ہے اور مجھے امید ہے وہ بہت اچھے سے اپنی زمہ داریوں کا نبھاتے ہوئے چلے گی انشاء اللہ۔۔ آمنہ بیگم نے ایک ہی دفعہ میں انکی بولتی بند کروائی۔۔

انشاءاللہ مما آئی ول دومائے بیسٹ (میں اپنا اچھا دینے کی کوشش کروں گی) مشانے انہیں اعتماد میں لیا تو وہ اسے خود سے لگا گئیں۔۔

ابھی وہ لوگ بیٹھے آپس میں محو گفتگو تھے کہ اچانک وہاں سعیر اور ایان بھی آگئے جنھیں دیکھ کر ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔۔

السلام علیکم خالہ!! کیسی ہیں آپ؟؟ وہ دونوں مسکراتے اپنی خالہ سے مخاطب ہوئے تو وہ گہرا مسکرائیں۔۔

زہے نصیب آج آپ دونوں یہاں واعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک آپ دونوں بتاؤ؟؟ آمنہ بیگم نے پیار سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوئی تو وہ سامنے والے صوفے پر براجمان ہوئے۔۔

ہم بلکل ٹھیک!! جی بلکل میں زر کو لینے آرہا تھا تو بھائی نے کہا وہ اپنے دوست سے مل آئیں تو اس لیے بس۔۔۔ سعیر نے ہمشہ کی طرح اپنی بیوی کو اپنے نظروں کے حصار میں کیے اسے نتھارتے ہوئے جواب دیا جبکہ زر کو اب ان نظروں کی عادت ہو چکی تھی یہ بے باک اور گہری نظریں کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھیں اس لیے وہ خود کو نارمل رکھتی تھی وہ اکثر سے یونہی تکتا رہتا تھا۔۔

کہاں ہے شایان خالہ؟؟ ایان نے ادھر ادھر نظر دھارتے ہوئے پوچھا تو آمنہ بیگم نے اسے دیکھا۔۔

وہ باہر تک گیا آتا ہو گا وہ اصل میں علیشبہ کو کسی محفوظ مقام تک پہنچانا تھا جہاں وہ لائبہ کے آنے تک رہے تو بس وہی چھوڑنے گیا ہے نا جانے کب آئے گا کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔ امنہ بیگم نے گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو ایان نے یک دم سعیر کو دیکھا۔۔

اپنے علیشبہ کو بھیج دیا میر امطلب خالہ اصل میں میر اگھر آنے کا۔ مقصد ہی یہی تھا اس سے کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا میں ورنہ میں تو شایان سے کہی باہر بھی مل لیتا لیکن وہ کہاں گئ کہاں چھوڑ کے آئے گا شایان اسے۔۔۔ ایان کو فکر سی ہوئی۔۔ تمھیں گھر آنا منع ہے کیا؟؟ اور یہ تو مجھے نہیں پتہ کہاں چھوڑے گا مگر تم کیا پوچھنا چاہ رہے تھے۔۔ امنہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔

ہاں بھائی کیا کام تھا آپکو اس سے کس متعلق پوچھنا چاہ رہے تھے آپ کیا احان کے متعلق کوئی بات ہے۔ اب کی بار عالیان قریشی نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا۔۔۔

نہیں نہیں عالی!! احان کے متعلق نہیں تمھیں یاد ہے اس نے کورٹ میں بولا تھا کہ وہ دائمہ حمدانی نمرہ حمدانی کی بیٹی ہے جو اس وقت ہمارے آفس میں اپنی دوسری شناخت کے ساتھ موجود ہے جس کا ثبوت ہمیں مصطفی نے دینا تھا اور تمھیں اگر یاد ہو تو آفس میں دائمہ خانزادہ کے نام سے ایک لڑکی سعیر شاہ کی پرسنل سیکرٹری کے طور پر موجود تھی جو سعیر کا ہر چھوٹا بڑا کام کرتی تھی اور اسکی تمام ڈیٹیلز اسکے پاس تھیں۔۔ ایان نے گویا ایک ہی سانس میں ساری بات بولی تو محض ایک لمحہ ایک لمحہ لگا تھا عالیان کو ساری بات سمجھنے میں وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔

یہ چیز یہ بات بھائی ایک کام کریں ہم یہ سب گفتگو سٹڈی روم میں جا کر کرتے ہیں یہاں گھر کی عورتوں کے پاس بیٹھ کر یونہہ آفس کی بات کرنا اور کام کے متعلق باتیں کرنا غیر اخلاقی لگ رہا ہے۔۔ عالیان نے جگہ سے اٹھتے ہوئے سب کو مشورہ دیا تو وہ سب بھی اسکی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی نشست کو چھوڑتے اسکے پیچھے سٹڈی کی جانب بھر گئے۔۔

قسط نمبر 60 پارٹ 2

مصنفہ نیناں شاہ۔۔

بغیر اجازت کاپی پیسٹ نا کریں۔۔۔

ابھی وہ لوگ اٹھ کر سٹڈی روم کی جانب بڑھنے ہی لگے جب وہاں اچانک شایان بھی آ گیا وہ لوگ کچھ دیر اسکے ساتھ وہی بیٹھ گئے پھر کافی دیر بعد وہ سب ہی وہاں سے سٹڈی روم کی جانب آ گئے۔۔

وہ چاروں اس وقت سٹڈی روم کے راؤنڈ ٹیبل کے گرد لگی کرسیوں پر اس طرح موجود تھے کہ شایان اور ایان اس ٹیبل کے سامنے طرف ہیڈ چیئر پر بیٹھے محو گفتگو تھے جبکہ سعیر اور عالیان دوسری جانب ایک دوسرے کے جانب ان دونوں کے دائیں بائیں آمنے سامنے بیٹھے تھے اور ان میں سے عالیان اس وقت سب ڈیٹلیز بتا رہا تھا۔۔

پوائنٹ نمبر 1:

یونہہ تو میں کبھی بھی اپنی پرسنل اور پروفیشنل لائف کو کمبائن نہیں کیا لیکن مجھے اس دن سے ہی شک تھا جب یہ سعیر کی پرسنل سیکرٹری کی طور پر اپنی ہی سفارش پر آفس میں جوائنگ دے گئی تھی۔۔۔ عالیان کی یہ بات سن کر شایان کے ماتھے پر ڈھیروں بل آئے تھے جیسے وہ اسکی بات کا مفہوم سمجھنا چاہ رہا ہو۔۔

پوائنٹ نمبر 2:

مجھے اس پر اس دن بھی شک ہوا تھا جس دن میں سعیر کے روم میں میں نے اسے دیکھا تھا مجھے اکثر ایک ان نان نمبر سے کال آیا کرتی تھی اور ایک بار مجھے کسی لڑکی نے ملنے بلایا تھا جو مجھے مشا کے بارے میں غلط انفارمیشن دے رہی تھی

اور اگلے دن اسے ہم رنگ سوٹ میں دائمہ حمدانی آفس میں موجود تھی اس کی کلائی میں وہی بریسلیٹ تھا جو وہ اس دن اس لڑکی کے ہاتھ میں تھا میں نے سعیر سے اس بات کا ذکر کیا تھا مگر سعیر نے نظر انداز کر دیا اس ایک مہینے میں کئی بار ایسا ہوا کہ مجھے اس پر شک ہوا اسکی ہنسی اسکی مشکوک مسکراہٹ اور جس طرح وہ میرے سے ہر بات پر الجھتی تھی مجھے اس پر ہر دفعہ شک ہوتا تھا۔۔

یاد ہے بھائی پیچھلے ہفتے ہمارے جیسا آئیڈیا بٹ گروپس میں انڈسٹری نے پڑرزنٹ کیا تھا اور ہم حیران تھے کہ کس طرح وہ آئیڈیا ان لوگوں نے پڑرزنٹ کیا جبکہ وہ بات تو صرف میرے اور سعیر کے درمیان تھی اس پروجیکٹ پر بات چیت صرف ہم میں ہوئی تھی تب بھی سعیر شاہ نے یہ کہہ کر بات کو ٹال کر دیا کہ یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے اس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے جبکہ میں اس وقت بھی سو فیصد یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ آئیڈیا یا بات لیک کرنے والی صرف دائمہ ہے اور ہم نے آکر جھوٹ بولا تھا ایان بھائی سے کہ ہاشمی گروپس آف انڈسٹری کا آئیڈیا اور کافی اچھا تھا جس کی وجہ سے یہ پروجیکٹ انہیں مل گیا۔۔۔

اوکے خاموش۔۔!! Have a seat please(تم اپنی نشست سنبھالو) اس بار شایان نے اسے کچھ بھی کہنے سے پہلے روکتے ہوئے بیٹھنے کا کہا تو وہ سعیر کو ہلکا سا گھورتا ہوا سامنے بیٹھ گیا جبکہ سامنے کی طرف بیٹھے ایان نے تھوک نگلا تھا وہ جانتا تھا کہ اب شامت آنے والی ہے۔۔

پہلا سوال۔۔۔

اپنی ہی سفارش پر کس طرح دائمہ حمدانی سعیر کی سیکرٹری بن گئی۔۔۔؟؟؟ اس نے اپنی نشست سے کھڑے ہوتے ہوئے آئی برو آچکا کر ایان سعیر اور عالیان سے سوال کیا اور اگر بن گئی تو اس وقت انٹرویو کون لے رہا تھا۔۔؟؟؟ اس کے لہجے میں خنکی کسی سے چھپی نہیں تھی جس پر اب کی بار سعیر نے تھوک نگلا۔

بب،، بھائی وہ زر۔۔۔۔ ابھی وہ مکمل بولا ہی نہیں تھا جب شایان نے فوراً ٹوک کر اسکی تصحیح کی۔۔۔

مسٹر سعیر اسکا نام زرش ہے یہاں اس وقت کوئی آپکی بیوی یا بھائی یا دوست سالا کچھ نہیں ہے،،، لحاظ آپ سہی ناموں کے ساتھ میری باتوں کا جواب دیجیے۔۔ گاٹ اٹ!! شایان نے اس پر نظریں جمائے اسے تنبیہہ کی۔۔

جی سر!! وہ گندا سا منہ بنائے ہوئے بولا۔۔۔

کانٹینیو کرو۔۔ شایان نے حکم صادر کیا۔۔

سر اس وقت انٹرویو میں اور مسز زرش شاہ لے رہی تھی جبکہ اسکی پرا گریس رپورٹ اچھی نہیں تھی مگر کانفیڈنٹ اور اسکے اپنے کہنے پر کہ مجھے آپ اسسٹنٹ کی جاب پر رکھ لیں میں آپکو مایوس نہیں کروں گی یہ جاب میرے لیے ضروری ہے اور میں اپنا بیسٹ دوں گی اس بات کی بنا پر زرش شاہ نے اسے جاب پر رکھا کچھ ضرورت بھی تھی کیونکہ اس وقت زرش جاب سے ریزائن کر رہی تھی اپنی طبیعت کی وجہ زرش نے اسے میری پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر جاب دے دی جس کی کانفرمیشن ایان بھائی نے بھی دی تھی۔۔ پوری بات کرتے ہوئے اینڈ پر وہ اٹک اٹک کر بولا کیونکہ وہ جانتا تھا اب شامت سب کی آئے گی۔۔

اسکی تمام بات سنتے ہوئے شایان نے زور سے آنکھیں میچ کر مٹھیوں کو بند کر کے کھولا اور اپنے آپ کو ایک حد تک نارمل رکھنے کی کوشش کی مگر اتنے میں آنکھیں لال انگارا ہو چکی تھی اور وہ ایک ایک کو۔ گھور کر رہ گیا۔۔۔

تم لوگوں کا دماغ گھاس چڑھنے گیا ہوتا ہے کیا میں نے ہزار مرتبہ بولا ہے کہ پرسنل ایشوز پرسنل لائف اپنی پروفیشنل لائف سے دور رکھو جب ہم خود اپنی پرسنل لائف اپنے آفس میں ڈسکس نہیں کرتے اپنے مسائل کی وجہ سے کام نہیں روکتے تو کس وجہ سے اسکے رونے دھونے اور پرسنل ایشوز کی وجہ سے تم لوگوں نے اتنی بڑی بھول کر دی کوئی لاکھ روئے پیٹے جو مرضی کرے اگر وہ اس کمپنی میں کام کرنے کے قابل نہیں ہے اسکی سی وی اتنی خاص نہیں ہے تو وہ جاب اسکے لیے کتنی بھی امپارٹنٹ کیوں نا ہے نہیں دینی ایک دفعہ دھوکا کھانے کے بعد بھی تم لوگوں کو عقل نا آئی اور اٹھا کر اسکی پسند کی جاب اسے دے دی باس تم تھے یا وہ لڑکی یا وہ کوئی کالا جادو کر گئی تھی جو عقل سے مفلوج ہو گئے تھے مجھے سب سے یہ امید ہو سکتی تھی مگر سعیر شاہ تم سے نہیں تم مجھے نہایت سمجھ دار اور عقل مند آدمی لگتے تھے جو ہر

فیصلہ سوچھ سمجھ کر طریقے سے دماغ سے کرتے تھے جو کبھی اپنی پرسنل لائف کو بھی آفس تک نہیں لایا حتی کہ اپنی نئ شادی کے بعد اپنی پڑھائی کے بعد سیدھا آفس آنے کو ترجیح دی یہ جانتے ہوئے کہ تم دونوں میاں بیوی کو شادی کے بعد کہیں جانے کا موقع ایک ساتھ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا پھر بھی اپنے کریئر کے لیے تم نے آفس کا انتخاب کیا بلکہ ناخود اپنی بیوی کو اپنے ساتھ مل کر ایک پرفیکٹ لائف گزارنے کے لیے اسکی ڈگری کو نظر میں رکھتے ہوئے تم نے اسکی پڑھائی کو ضائع نہیں جانے دیا بلکہ اسے جاب کرنے کی اجازت دے کر اسے اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی طاقت دی اور اس بات کا ثبوت دیا کہ دونوں میاں بیوی کام کر کے ایک اچھی پرفیکٹ لائف گزارنے کا بندوبست کر سکتے ہیں اس لمحے مجھے یہ لگا تھا کہ تم سے سمجھ دار کوئی نہیں اس لیے یہ سب دیکھتے ہوئے تمھارا کام اور تمھاری دیانت داری تمھاری سمجھ داری تمھاری انٹیلیجنس دیکھتے ہوئے میں نے تمھیں سی ای او کی پوسٹ پر فائز کر دیا مگر مجھے تم سے اتنی بڑی بیوقوفی کی امید نہیں تھی سعیر کہ تم ایک لڑکی کے رونے دھونے پر اور زر کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے ایک لمحے میں فیصلہ کر بیٹھے کہ وہ تمھاری اسسٹنٹ کی طور پر کام کرے گی ناٹرینگ ناکچھ۔۔شایان بری طرح غصہ تھا جبکہ اسکی بات سن کر سعیر کو سہی معنی میں شرمندگی ہوئی تھی کیونکہ اسکا ایک ایک لفظ سچ تھا۔۔

اور تم ایان تم نے کس طرح اجازت دے دی کیا تمھیں میرے رولز ریگولیشن معلوم نہیں ہے تم بچپن سے میرے ساتھ ہو کتنا عرصہ پہلے ہم نے بزنس سٹارٹ کیا تھا زندگی کے ہر مرحلے میں ساتھ ہوتے تھے ہم اور پھر کیسے تم نے اتنی بڑی بیوقوفی کر دی۔۔۔شایان کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

ائم سوری یار مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنا بڑا ایشو ہو جائے گا کیونکہ اس وقت ایمپلائز کی بھی ضرورت تھی پاکستان آنے کے بعد اتنا سب کچھ ہونے کے بعد چیزیں کافی الجھ گئ تھیں کہ سمجھ سے باہر تھا ایسے میں زر کی طبیعت اور گھر کے حالات بھی ایسے تھے کہ جو بھی فیصلہ لینا پڑا جلدی میں لینا پڑا تم نہیں تھے شایان تو یقین جانو میری زندگی ایک ربورٹ کی طرح گزر رہی تھی تم نہیں تھے تو مجھے زندگی ہی ایک عجیب موڑ پر لگنے لگی تھی سچ کہوں تو تو مجھے اس پر ڈانٹ یا جو مرضی مگر ہاں ایان شاہ شایان قریشی کے بغیر کچھ نہیں کر۔سکتا میں اتنا الجھ گیا تھا سارا ورک لوڈ مجھ پر تھا میں نے ہر

ایک چیز کو دیکھنا تھا گھر کے حالات رشتے سب اتنے الجھ گئے تھے ایہا کا معاملہ اتنا خراب ہو گیا تھا کہ آفس کے ساتھ گھر کو دیکھنا رشتوں کو وقت دینا اور ایسے میں اتنا پینڈنگ کام اور اتنا سب کچھ مجھ سے مینیج نہیں ہو پا رہا تھا شایان تو ہوتا تو تو سب سنبھال لیتا خیر زیادہ کچھ بگڑا نہیں مگر جو جو انفارمیشن اس تک گئی ہیں ہم اس پر اچھے سے کام کر کے انہیں نئے سرے سے اپنا کام سٹارٹ کر سکتے ہیں اور نئے سرے سے تمام تر (ideas) کو اکھٹا کر کے ایک نئے پروجیکٹ پر کام سٹارٹ کرتے ہیں۔۔ایان نے ساری بات کرتے ہوئے ایک حل بتایا جس پر شایان نے گہری سانس لی۔۔

ٹھیک ہے!!! اب یہی ہو سکتا ہے جو ہوا سو ہوا سوال جواب کا اتنا وقت تو نہیں ہے تو ایک کام کرو سعیر تم اور عالیان آفس چلے جاؤ جو جو کام تم نے دائمہ کے ساتھ کیا اسکے سامنے جن جن پروجیکٹ کا ذکر ہوا اسے الگ کر کے پینڈنگ لسٹ میں رکھ دو اس پر ہم دوبارہ نئے سرے سے کام کریں گے اور ہاں سب سے پہلے پولیس اسٹیشن پر رپورٹ لکھواؤ فراڈ کی کہ ایک لڑکی فراڈ کر کے اپنا فیک آئی ڈی کارڈ اور پہچان استعمال کر کے ہمارے افس میں جاب کرنے کی لیے آئی۔۔

اسکی ضرورت نہیں ہے بھائی پولیس کافی کیسیز کی وجہ سے اسکے پیچھے ہے وہ اس وقت جانے کہاں ہو گئی کورٹ میں علیشبہ نے ایک ایک بات بتائی ہے تو ہمیں کوئی رپورٹ لکھوانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ سعیر نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔

بہتر!! اب تم جاؤ زر کو گھر چھوڑ کر تیار ہو کر آفس کے لیے نکلو۔۔شایان نے ان سب کو حکم دیا۔۔

جی بھائی جیسا آپ کہیں۔۔۔ سعیر کہتا ہوا اپنی نشست سے کھڑا ہوتا ان سے مصافحہ کر کے باہر کو نکلا اور اسی کے پیچھے عالی بھی نکل گیا اب شایان اور ایان ہی اس روم میں تھے۔۔

بس کر اور کتنا تپائے گا خود کو آج ہی تو آیا ہے اور آج ہی اتنا سٹریس۔۔ایان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسے ریلکیس کرنا چاہا۔۔

ریلکیس کیسے ہو جاؤں یار جانے کس جنم کا بدلہ لے رہے ہیں کسی ایک طرف سے سکون نہیں لینے دے رہے پہلے گھر اور اب آفس میں بھی پہلے زندگیاں جہنم بنادیں اور اب پروفیشنل لائف کو تباہ کرنے کے پیچھے لگ گئے ہیں۔۔شایان نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تو ایان نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

پاگل ہو گیا کچھ نہیں ہوا خدا نے بہت بڑے نقصان سے بچالیا ہے یار زیادہ وقت نہیں ہو تھا اسے جاب پر بہت جلد پکڑی گئی ہے اب یہ سب چھوڑ تو ٹھیک ہے نا پتہ تیرے بغیر میری زندگی بہت ادھوری ہے سب سہی کہتے ہیں آپکا ایک سچا دوست اپ سے دور ہو جائے آپکی زندگی رک سی جاتی کچھ عرصہ تو میرے سامنے میرے پاس نہیں تھا تو مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا زندگی میں عائزہ کے ہوتے ہوئے بھی ایک کمی محسوس ہوتی تھی اور وہ تیری تھی زندگی کا ایک ایک لمحہ ایک ایک پل تیرے ساتھ گزارنے کے بعد اب تجھ سے دور رہنے کی عادت رہی نہیں کبھی کبھی مجھے سچ لگتا کہ تو میری پہلی بیوی ہی ہے۔۔۔شروع سے اسکو ریلکیس کرتے ہوئے اسکی اہمیت بتاتے ایان نے اینڈ پر ایک چٹکلا چھوڑا جسپر وہ بھی مسکرا دیا۔۔

بلکل پاگل ہے تو،،سچ کہوں تو پیرس میں بہت دفعہ مجھے بھی تیری کمی محسوس ہوئی کوئی بھی رنجش اور تکلیف ہوتی تھی تو بنا جھجھک کے تجھے بتا دیتا تھا تیرے پاس آجایا کرتا تھا اب زندگی کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد اکیلے خود کو سنبھالنا بہت مشکل تھا یار مگر مما کے لیے تم سب کے لیے کرنا ضروری تھا دوست زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔واقع آپ کسی بھی طرح کی مصیبت میں ہو دوست اچھا اور سچا ہو تو مصیبت بھی جلد ٹل جاتی ہے میرا نارمل ہونا مشکل تھا مگر میں نے تحیا کیا تھا کہ میں بہت جلد ٹھیک ہو کر ایک نارمل لائف کی طرف آکر اپنی فیملی کے پاس جاؤں گا اور خدا نے اس میں میری بہت مدد کی اور سب سے بڑا ہاتھ تو تیرا تھا جو تو مجھے ہر روز فون پر کنسول کر کے سمجھاتا تھا۔۔

Thankyou for Always being there for me in every situation and for ..understanding me I'm so blessed to have a true friend like so Mr Ayan shah

(بہت شکریہ تمہارا ہمشہ ہر مرحلے میں میرے ساتھ رہنے اور مجھے سمجھنے کا مین بہت خوش نصیب ہوں مجھے تم جیسا سچا دوست نصیب ہوا مسٹر ایان شاہ)

زندگی میں پہلی بار اس نے شایان کے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سنے جس کی بنا پر اسکے وجیہہ چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

واللہ ہی مارا گا کیا بس کر پگلے رلائے گا کیا!! ایان نے شدید سینٹی ہونے کی ایکٹنگ کی تو وہ مسکراتا ہوا اسکی کمر پر مکہ مار گیا جس سے وہ کراہتا رہ گیا۔۔

دفعہ ہو خبیث آدمی۔۔۔بھاڑ میں جا۔۔ایان نے اسے لعنت ملامت کی۔۔

سیم ٹو یو برو۔۔۔وہ بھی اسکے لفظ اسی کے منہ پر مار گیا وہ کڑوا سا منہ بنا کر رہ گیا۔۔۔

جا رہا ہوں میں رکی نا مجھے میں بتا رہا ہوں۔۔وہ نشست سے کھڑا ہوتا بولا تو شایان نے اسے بھنویں اچکاتے ہوئے دیکھا ۔۔

نہیں میں نہیں روک رہا جا پلیز وہ رہا دروازہ۔۔شایان نے اسے جانے کا راستہ دیکھایا۔۔

ہاں جا رہا ہوں روک نہیں مجھے اب بلائی بھی نا۔۔ایان نے دروازے پر ہاتھ رکھے بولا۔۔

جانا جا کیوں نہیں رہا میں نہیں رک رہا دروازہ کھل دوں آکر۔۔شایان نے اسے آفر کی۔۔

بھاڑ میں جا کمینے لعنت ہے تیرے جیسے دوست پر رہنے دے ہاتھ ہیں میرے کھول لوں گا میں۔۔۔ایان نے اسے گھورتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔

اوو تھینک گاڈ مجھے لگا معذور ہو گیا ہے گڈ ڈاب جا۔۔۔شایان بازنا ایا۔

معزور ہو میرے دشمن اور میرا سب سے بڑا دشمن تو ہی ہے مر جا۔۔وہ دروازہ مارتا ہوا اس پر دو لفظ بھیجتا ہوا باہر بھر گیا پیچھے وہ گہرا مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اہہہ!! مائے آلویز موڈ فریشنز(میرا موڈ فریشنز) تھینک یو مسٹر ایان شاہ فار آلویز بی مائے جوکر جو ہر حال میں میرا ہر موڈ برداشت کر کے مجھے ہنسانا جانتا ہے بہت بڑی نعمت ہو تم میرے لیے خدا کی۔۔وہ مسکراتا ہوا اسکے جانے کے بعد اسکی تعریف میں گویا ہوتا خدا کا شکر ادا کر گیا جسے باہر کھڑا ایان سن کر گہرا مسکراتا آگے بھر گیا وہ جانتا تھا وہ منہ پر لاکھ کڑوا سہی مگر وہ اسکا مخلص دوست ہے جس کے دل میں اسکے لیے بے انتہا عزت اور محبت ہے ایسی ہی تھی انکی دوستی نوکھ جھوک لعنت ملامت سے بھری مگر ایک دوسرے کے لیے سچے اور مخلص جزبات سے بھری۔۔

کافی دن بعد:

کئی دن گزر چکے تھے وہ لوگ اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے ایسے میں کسی کو کسی کی ہوش خبر نہیں تھی دائمہ بھاگ گئی تھی شہر سے باہر اسکا کوئی اتا پتہ نا تھا اور باقی سب اپنے آفس اور گھر کے معمالات میں مگن تھے وہ دن رات محنت کر رہے تھے جو اب تک نقصان ہو چکا تھا اسے پورا بھی کرنا تھا اور نئے پراجیکٹس پر کام بھی کرنا تھا سعیر کے ساتھ کام کرنے کے لیے اب کوئی ناتھا نا وہ اتنی آسانی سے کسی پر یقین بھی نہیں کر سکتے تھے ایسے میں زرش اور مشاہی تھیں جو گھر سے کام کرتے ہوئے انکا ساتھ دے رہی تھیں۔۔

آج اتوار کا دن تھا اور وہ لوگ کئی دنوں سے اتوار کو بھی آفس جایا کرتے تھے بھلے کچھ دیر کے لیے سہی لیکن کافی کام نپٹا لیتے تھے۔۔

سعیر شاہ آج کے دن آفس گیا تھا جب کہ اسکا اتوار کو جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا کافی دن سے ورک لوڈ بہت زیادہ تھا وہ چھٹی کرنا چاہتا تھا مگر نہیں کر پایا اس لیے بے حد خراب موڈ سے آج وہ آفس گیا تھا اور وہاں باہر کسی کیفے میں بیٹھے اس کی کسی سے منہ ماری ہو گئی تھی کیونکہ وہ زر کے بارے میں کافی اٹھ پٹانگ بول رہا تھا اور وہ کوئی اور نہیں انکے آفس کا

کوئی بندہ تھا جو نہیں جانتا تھا وہ اسکی بیوی ہے سعیر نے کھڑے کھڑے اسکا ٹرمینیشن لیٹر لکھ کر اسے سسپینڈ کر دیا تھا جس کے بعد وہ بندہ گر گر اتا رہا مگر اس پر کوئی اثر نا ہوا۔۔وہ اسی غصے میں اسے چھوڑتا ہوا گھر کی جانب روانا ہو گیا زرش تھوڑی دیر کام کر کے آرام کرنے کے بعد اس وقت کچن میں سارہ کے ساتھ موجود تھی کیونکہ عائزہ ایان کچھ دن کے لیے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے گھر کا کام سارہ بیگم اور زرہی دیکھتی تھیں ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ سعیر گھر پہنچا پورچ میں گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ غصے سے چلتا اندر آیا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے وہ ڈائریکٹ اپنے کمرے میں گیا اور جا کر دوبارہ لیپ ٹاپ کھول کر اس پر کام کرنے لگا۔۔زر نے جیسے ہی کچن کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو سعیر کی گاڑی کھڑی دیکھ اسے شدید حیرت ہوئی وہ کب آیا نا اسے آواز دی نا پتہ چلا وہ فورا کام سمیٹتی ہوئی اوپر کمرے کی جانب بڑھی۔۔وہ کمرے میں شدید غصے میں لیپ ٹاپ پر سر اہوا بیٹھا تھا جس کا اندازہ اسے اسکے چہرے کی سرخی اور ماتھے پر بل دیکھ کر ہی ہو گیا تھا وہ پری پیکر سفید گلابی فراک میں ملبوس اپنا بھرا وجود دوپٹے سے ڈھانپے ہوئے اندر کی جانب آئی اور آ کر اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔

"ہیے،، آپ کب آئے"؟؟اس نے اسکے ساتھ بیٹھتے مسکرا کر اسے مخاطب کیا مگر مقابل نے نظر انداز کیا اور کوئی جواب نا دیا وہ بس کلس کر رہ گئی جانتی تھی وہ غصہ ہے اور اسی غصے سے وہ شدید تنگ تھی وہ لمبا سانس کھینچ کر رہ گئی لیکن وہ ایک بار دوبارہ اسکی جانب متوجہ ہوئی اور ایک اور کوشش کی۔۔

"آپ کب آئے"۔۔؟؟؟اس بار وہ اسکا کندھا ہلا کر تھوڑا اونچی بولی تو سعیر نے آنکھیں میچ کر کھولیں اور اسکی طرف دیکھے بغیر دانت پیس کر گویا ہوا۔۔

کیا ہے کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟۔وہ ایک نظر اس پر ڈال کر بولا جو گلابی سفید فراک میں گلابی گال لیے وہاں بیٹھی تھی،، جبکہ زر نے اسکے جواب پر جھرجھری لی مگر باز نا آئی اور اسے جواب دیا۔۔

"آپ جواب نہیں دیں گے تو چیخوں گی نا"۔۔۔وہ پھولے گال مزید پھلا کر گویا ہوئی تو اس نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں ناک کرتے اپنا غصہ قابو میں کیا اور پھر گویا ہوا۔۔

"چپ نہیں بیٹھ سکتی کیا"۔۔۔؟؟؟وہ سکرین پر دیکھتا ہوا بولا وہ اسے دسٹریک کر چکی تھی۔۔

"نہیں نا اا۔۔!!!۔ آپکے ہوتے ہوئے میں چپ کیوں بیٹھوں گی" وہ باز نا آئی سعیر نے نفی میں سر ہلا کر گہرا سانس بھرا۔۔

"بولو کیا ہے کیوں بلا رہی تھی"۔۔۔؟؟؟ مقابل نے تھوڑا دھیمے سے جواب دیا زر کو تھوڑا تو سکون ہوا۔۔

"وہ میں کہہ رہی تھی آپ کے گال نا بلکل مارش میلو جیسے ہیں" وہ پگلی اسکا گال کھینچتی ہوئی یہ بول کر خود کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ ادھر وہ بھی اسکی حرکت پر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

" تھینکس" ۔۔وہ مسکراہٹ دباتا ہوا ہلکے سے بولا۔۔۔

"نو نیڈ ہنی"۔۔وہ اسکا گال کھینچتی بولی تو مقابل کو شدید حیرت ہوئی جبھی برو آچکا کر حیرت سے اسے دیکھا یہ آج اسے کیا ہوا تھا اس نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا، اور ٹمپریچر چیک کیا۔۔

"تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا بخار تو نہیں"۔۔۔وہ حیرت میں مبتلا ہی گویا ہوا۔۔

"نا اا آئی ایم آل رائٹ لووو"۔۔وہ بالوں کو جھٹکا دیتی پیچھے کی طرف پھینکتی بولی تو مقابل کی آنکھیں اور پھیل گئیں وہ فورا وہاں سے اٹھا اور پانی لا کر اسے دیا

"یہ لو یہ پیو"۔۔۔وہ اسکی طرف گلاس بڑھاتا ہوا بولا کہ شاید اسکو ہوش آئے۔۔

"میں کیوں پیو،، مجھے کونسی پیاس لگی ہے بھلا" لیکن پھر بھی اس نے گلاس پکڑا اور پانی پی لیا جبکہ وہ خود اسکو چھوڑ کر ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا اور یہ بات دوبارہ زر کو ہضم نا ہوئی وہ کیسے اسے اگنور کر سکتا ہے وہ پگلی کلس کر اٹھی اور اس کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی اور جان کر بالوں کو جھٹک کر کیوٹ سے فیس بناتے ہوئے اسکا دیہان اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک الگ ہی جن تھا جب کچھ نہیں دیکھتا تھا تب سب نظر انداز ہوتا تھا اور یہی بات زر کو ہضم نا ہوئی تو اس نے موقع ڈھونڈتے ہوئے آئی لائنر اٹھایا اور بہت احتیاط سے اسکے پیچھے کھڑی ہو کر اسکی شرٹ پر کچھ لکھ ڈالا جسے محسوس کر کے وہ حیرت میں مبتلا ہوتا ہوا وہ یک دم پیچھے مڑا تو اس نے فورا آئی لائنر اپنی

فراک پر لگی پاکٹ میں پھینک دیا تاکہ اسے شک نا ہوا اور اپنے بال سیٹ کرنے لگی جبکہ سعیر نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔

"کیا کیا ہے تم نے"۔۔۔؟؟ وہ اس سے مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"کچھ بھی نہیں میں نے کیا کرنا میں تو اپنا کام کر رہی کیا کیا میں نے"۔۔۔۔وہ آنکھوں کو گول کرتی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کیوٹ سے انداز سے گویا ہوئی تو اس نے آنکھیں چھوٹی کیں اور مڑ کر اپنی کمر شیشے میں دیکھی جہاں "اینگری برڈ" لکھا جگمگا رہا تھا وہ ہونٹ دبا کر مسکرایا بہت سی میٹھی اور پرانی یادیں اسکے ذہن میں تازہ ہوئیں جب کہ وہ پکڑے جانے کی صورت میں وہاں سے بھاگنے لگی جب سعیر نے فورا اسکا بازو پکڑ کر اسکے بھاگنے کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اسے واپس کھینچا تو وہ اسکے سینے سے آ لگی وہ فورا نفی میں سر ہلاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔

"نہیں نہیں!! یہ میں نے تو نہیں کیا سچی"۔۔!!،،وہ معصومیت سے معصومانہ شکل بنائے گویا ہوئی جس پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا غصہ تو جھاگ کی مانند بیٹھ چکا تھا۔۔

"شششش"!!!! اس نے اس کے نرم گداز لبوں پر انگلی رکھے اسے خاموش کروایا وہ ہلک تر کرتی رہ گئ مگر اسکی انگلی ہٹا کر دوبارہ گویا ہوئی۔۔

"یہ سچ میں میں نے نہیں کیا مجھے چھوڑ دیں پلیز"۔۔وہ پھر معصومیت سے بولی تو وہ سر جھکا کر مسکرایا وہ سچ میں معصوم تھی بے حد معصوم۔۔۔

"میری جان،،شاید آپ بھول رہی ہیں کہ یہ ہمارا کمرا ہے یہاں میرے اور آپکے علاوہ کوئی نہیں ہے اور ابھی دو منٹ۔پہلے میری شرٹ صاف تھی اور اب یہ اچانک سے کیسے آ گیا" وہ آئی برو اچکاتا ہوا بولا تو زر نے تھوک نگلا۔۔

اور دوسری بات "ہنی بی" وہ لفظ ہنی پر زور دیتا ہوا گویا ہوا تو اسکے گال اچانک سے تپے تھے جسے دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور پھر گویا ہوا کہ جب پہلی بار اپنے یہ غلطی کی تھی تو میں آپکو کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا تھا نا کوئی سزا دینے کا نا اسکا بدلا لینے کا مگر اب،،اب تو مجھے پورا پورا حق حاصل ہے،،ہے نا" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر

اسے مزید قریب کرتا گویا اور بائیں ہاتھ سے اسکے سوجھے چہرے پر آتی بالوں کی لٹ کو سکیرتے ہوئے کان کے پیچھے کی اور کان کی لو کو انگلیوں کو پوروں سے چھوا تو وہ خود میں سمٹی۔۔

"بولو میری جان" وہ اسکے چہرے کے قریب سرگوشی کرتا بولا تو وہ دوبارہ گویا ہوئی۔۔

"جب میں نے کچھ کیا نہیں تو پھر سزا کس بات کی نہیں کیا یہ میں نے" وہ روہانسی ہوتی بولی تو اس نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"چل جھوٹی" اس نے اسکی ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کی تو وہ مارے گدگدی کے مسکرائی۔۔۔

"ہاں میں جھوٹی،، سہی"۔۔۔۔اس نے خود کو جھوٹی کہنے پر برا مانا۔۔

"اب تو سزا پکی میری جان" اسکے اعتراف پر وہ اسکی خوشبو سے مدہوش ہوتا ہوا اسکے بالوں میں منہ دے گیا وہ گھبرائی مگر۔کچھ سوچتے ہوئے پھر گویا ہوئی۔۔

"میں دوں آپکو سزا"اس سے تھوڑا پیچھے ہوتی وہ اسے پرے دھکیلتے ہوئے شرارت سے بولی تو اس نے مدہوشی بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"سزا،، مجھے،، کیوں" اس نے ٹھہر ٹھہر کر لفظ دہراتے ہوئے پوچھا۔" میں نے کیا کیا" اسے اسکی سزا دینے والی تک سمجھ نا آئی اور نا اسے خود سے دور کرنا پسند آیا جبھی وہ اسے دوبارہ کمر پر گرپ دیتے ہوئے قریب کرتا بولا۔۔۔

"کیونکہ آپ سڑیل اکڑو اکثر غصہ کرتے ہیں مجھ پر بلاوجہ اس لیے مجھے آپکو آج سزا دینی ہے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تھوڑا نروٹھے پن سے بولی تو اس نے گہرا سانس بھرا۔۔

"وہ تو مجبوری ہوتی ہے میری جان اچانک سے کچھ نا کچھ ایسا ہو جاتا مگر تم یہ چھوڑو اور چلو جیسے تمھاری مرضی دو مجھے سزا میں تیار ہوں چلو بتاؤ کیا حکم ہے" وہ مدعے پر آیا تو اسکی آنکھیں پھیل گئیں وہ تو مزاق کر رہی تھی یہ اسکو کیا ہو گیا ہر بات کو سریس لے لیتا تھا وہ جبکہ وہ اسکی پھیلی آنکھیں دیکھ کر لب دبا گیا۔۔

"کمون مائی لوو،، دو سزا"۔۔۔وہ شرارت سے گویا ہوا تو وہ فورا بولی۔۔

"سوچ کر دیتی ہو ناصبر کریں" وہ فورا بولی کوئی پتہ نہیں کہ وہ خود ہی سزا متعین کر لیتا جو اصل میں اس جن کے لیے جزا اور اسکے لیے سزا+ امتحان ہوتا۔۔۔

"اوکے سوچو تمھیں وقت دیا مگر جلدی دینا سزا ورنہ میں سزا دینے پر آیا تو معافی بلکل نہیں ملے گی گارجئیس (gorgeous)" ۔۔۔وہ اسے چھوڑ کر خود مسکراتا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا کچھ دیر پہلے والا غصہ اب تو کہیں جا سویا تھا۔۔

" تو آپکی سزا یہ ہے کہ آپ مجھے باہر لے کر جائیں اور میری کروینگز (cravings) پوری کریں مجھے موموز کھانے ہیں!! وہ اسے حکم صادر کرتی دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی جس پر اس نے آئی برو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا۔

"اس وقت باہر جانے کا۔میرا موڈ نہیں نو اور تم موموز چھوڑو مارش میلو کھاؤ اس وقت وہی دستیاب ہیں میرے پاس فری میں بھی اور ڈھیڑ سارے وہ کھانے ہے تو بات کرو" وہ معنی خیزی سے مسکراتا ہوا گویا ہوا تو وہ بوکھلا گئ۔۔

" حد ہو گئ ہے اوکے مت لے کر جائیں میں بات نہیں کرتی آپ سے جائیں،،وہ منہ پھلا کر ناراضگی سے صوفے پر بیٹھ گئ جس پر وہ مسکرایا اور گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے چلو چلیں میں نے تو فری میں مارش میلو کھانے کی آفر کی تھی مگر تمھاری مرضی ہنی بی" وہ اسے تنگ کرنے سے باز نا آیا جس پر وہ دور بیٹھے بھی بوکھلائے جا رہی تھی اور اب کی بار وہ کلس کر رہ گئ۔

"ہونہہ رہنے دیجیے آپ ایک بار انکار کر دیا اب کوئی فائدہ نہیں اب میرا موڈ نہیں"۔۔وہ نخریلے انداز میں بولتی کوئی بے حد دلکش لگی اسکا دل کیا وہ اسے اٹھا کر خود میں سما لے مگر ابھی وہ موڈ میں تھی تو وہ بھی موڈ میں تھا۔۔

اوکے پھر نہیں جانا تو نا سہی مرضی ہے بھئ میں نے تو آفر کی" وہ شرارت سے کہتا ہوا آرام سے بیٹھ کر فون پر دیکھنے لگا جبکہ اسکا سارا دیہان اس پر ہی تھا جو بیڈ کے بلکل کارنر پر تھی اگر تھوڑا سا ہی جھٹکا لگتا تو وہ نیچے گر جاتی مگر وہ موڈ مستی میں اس وقت اسے ہاتھ بھی نہیں لگا رہا تھا کیونکہ اسے تنگ کرنے کا اسے شروع سے ہی الگ ہی مزہ آتا ہے اس کے جواب پر اس نے منہ پھلا کر اسے دیکھا اور پھر خود ہی تھوڑا اور آگے ہوتی کمفرٹر کھولتی بیڈ پر لیٹی اور کمفرٹر میں منہ پھلا

کر دبک گئی جس پر اسے آگے ہونے پر سکوں بھی ہوا اور اسکا پھولا منہ دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور پھر آہستگی اس کے قریب ہوا اور نرمی سے اس پر سے کمفرٹر اتارا اور اسے دیکھا جو منہ پھلا کر دوسری جانب لیٹی تھی۔۔

"یہ تو غلط ہے نا مسز شاہ غلطی تم نے کی تھی سزا بھی تمھیں ملنی چاہیے جبکہ تم نے مجھے کہا کہ تم مجھے سزا دینا چاہتی ہو میں نے تمھیں موقع دیا مگر تم نے وہ بھی گنوا دیا تو اسکا مطلب اب سزا دینا تو میری بنتی ہے میری وائٹ شرٹ خراب تو تم نے کی ہے نا" وہ کہتا اسے سیدھا کرتا اس پر جھکا اور اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسکی بولتی بند کروائی جس پر وہ بری طرح بوکھلائی تھی مگر اس کے لمس میں محبت اپنایت اور احترام تھا وہ خود سکون حاصل کرتا اسے سکون پہنچانا چاہتا تھا آخر کار اس پری پیکر نے اپنی معصوم حرکتوں سے اسکا غصہ بک سے اڑایا تھا اور اسکا موڈ ایک دم فریش کیا تھا وہ واقع اسکے لیے جزا تھی کسی بہت بڑی نیکی کی جزا۔۔۔

شایان واپس آچکا تھا کافی حد تک سب نارمل ہونے لگا تھا آفس کا کام بھی بہتر ہونے لگا تھا اور ایسے میں ایک بزنس ڈیل کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کو اسلام آباد جانا تھا کام کے سلسلے میں کسی بزنس میٹنگ کو کرنے شایان ابھی باہر سے آیا تھا تو اسکا جانا ابھی مناسب نا تھا زرکی وجہ سے ابھی وہ سعیر کو بھیج نہیں سکتا تھا اسکی طبیعت خراب رہتی تھی اور اس پر ورک لوڈ بھی زیادہ تھا اور اتنا سب ہونے کے بعد وہ اس وقت کوئی رسک لینا بھی نہیں چاہتا تھا جبھی شایان نے فیصلہ کیا کہ وہ ایان کو اس بزنس میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد بھیجے گا اور اس کے ساتھ وہ شادی کے بعد کہیں نہیں گیا بلکہ مشکلات نے حالات مزید بگاڑ دیے تھے اب جب سب ٹھیک تھا وہ چاہتا تھا کہ ایان عائزہ کے سنگ اکیلے میں کچھ قیمتی لمحات گزارے اور اپنے رشتے کو وقت دے اس لیے شایان نے انہیں اسلام آباد کے ساتھ مارگلا اور مری کی وادیوں میں بھیج دیا جس پر وہ دونوں بہت خوش تھے آج تیسرا دن تھا انہیں اسلام آباد آئے وہ پہلے دو دن میں اپنی بزنس میٹنگز

کوور کر کے اب عائزہ کے سنگ مری میں تھا وہاں ان دونوں نے آج کے دن کافی انجوائے کیا تھا اب وہ یہاں ہر بنے ایان کے فارم ہاؤس پر موجود تھے جہاں ان نے ایک دوسرے کے سنگ ایک حسین دن گزارنے کے بعد ایک حسین رات انکی منتظر تھی وہ کھانا کھانے کے بعد اب وہ دونوں اس وقت فارم ہاؤس کی بالکونی میں کھڑے کافی انجوائے کرتے ہوئے سامنے آسمان پر چاند اور ایک ستارے کو دیکھ رہے تھے پورے کالے آسمان پر صرف اس وقت ایک ستارا چاند کے ساتھ جگمگا رہا تھا اور جہاں جہاں چندرخ موڑ رہا تھا وہی ستارا اسکے ساتھ ساتھ تھا۔۔

لگتا ہے کوئی بچھڑا ہوا اگلے جہاں میں جا کر ملا ہے۔۔عائزہ نے مسکراتے ہوئے سامنے دیکھتے ہوئے کہا جو ایان کے حصار میں کھڑی پہاڑوں کو تکتی گرم گرم کافی انجوائے کر رہی تھی اسکی بات سن کر ایان مسکرایا اور اسکی جانب دیکھا۔۔

اگلے جہاں میں کیوں ہو سکتا ہے اسی جہاں میں کوئی محبت کرنے والا ملا ہو جیسے میں اور تم۔۔۔وہ معنی خیزی سے مسکراتا ہوا اسے چھیڑتے ہوئے بولا تو وہ خود میں سمٹی۔۔

ہم تو کئی عرصہ پہلے مل چکے جاناں لیکن انہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ بچھڑے ہوئے ملے ہیں اور بہت خوش ہیں اپنی اگلی زندگی میں۔۔وہ مکمل اسکی طرف رخ موڑتی ہوئی اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھتی بولی تو وہ مسکرایا۔۔

ہمم..!!! خدا ہر محبت کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں یونہی اکھٹا اور ساتھ رکھے۔۔اسکی کمر کے گرد گرفت سخت کرتے وہ اسے خود سے لگاتا بولا تو وہ دل سے مسکرائی۔۔

آمین ایک بات پوچھوں آپ سے وہ کافی کا کپ سائیڈ پر رکھتے اسکے شرٹ کے بٹن سے کھیلتی ہوئی بولی تو ایان نے مسکرا کر اسکے چہرے پر آتے آوارہ بالوں کو انگلی کے پوروں سے پیچھے کرتے ہوئے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ہزار پوچھو میری زندگی۔۔!!! محبت پاش لہجے میں کہتے وہ اسے بے حد مہبوت کر گیا تو حیا کہ کئی رنگ اسکے چہرے پر پھیلے اور وہی نظریں جھکائے وہ مسکراتی ہوئی دوبارہ اسکی طرف دیکھتی گویا ہوئی تو ایان اسکی ادا پر ٹوٹ کر فدا ہوا۔۔

اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ آپکو اپنی اگلی زندگی میں کیا چاہیے تو آپ کیا کہیں گے۔۔؟؟وہ کچھ سوچتے ہوئے یونہی پوچھ بیٹھی جبکہ وہ گہرا مسکرایا۔۔

ہمم۔۔۔!!! میں اپنے رب سے لمحہ لمحہ تمھارا یہ خوبصورت ساتھ تم اور تمھارے ساتھ جنت میں اپنی ایک حور پری اپنی بیٹی کی صورت میں مانگو گا۔۔۔وہ لمحے بھر کو کچھ سوچتا اچانک بولا تو وہ مبہوت ہوتی مکمل طور پر اسکے سحر میں ڈوب گئی جو اس کے چہرے پر جھکا اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے اسے محسوس کرنے لگا۔۔

باتیں بنانا خوب جانتے ہیں آپ ایان شاہ۔۔!!!وہ شرارت سے گویا ہوئی تو ایان مسکراتا پیچھے ہوا اور نظروں سے اسکے چہرے کا طواف کیا۔۔

کبھی کبھی باتیں بنانا اچھی ہوتی ہے جان شاہ کبھی قبولیت کا وقت بھی ہوتا ہے عملاً باتیں ہی سہی مگر کیا پتہ۔دل سے نکلی ہوئی سچی بات وہ آپکے حق میں لکھی جائے تو کتنا حسین ہو گا سب۔۔ایان نے مدہوشی میں کہتے اسکے گال کو لبوں سے سہلایا تو مارے گدگدی اسکی اونچی کھکھلاہٹ ان کالے پہاڑوں کے بیچ بنا اس سنسان سے۔گھر میں گھونجی تو وہ گھر بھی کھل اٹھا جس پر ایان نے اسے زور سے خود میں بھینچا اور اسکے بالوں میں منہ دے گیا۔۔

اسکی ہو وہ ہنسی۔۔

گھونجے جو میرا گھر۔۔۔

اے خدا،، اے خدا۔

جب بنا اسکا ہی بنا۔۔

اے خدا،، اے خدا۔۔

جب بنا اسکا ہی بنا۔۔

پھر میں اور تم ان بادلوں پر اس طرح ہی چاند ستارے کی مانند سیر کیا کریں گے بلکل ان کی طرح وہ پیچھے ہوتا مدہوش کن لہجے میں سامنے ان دونوں چاند ستارے کی جانب شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتا بولا تو عائزہ نے فوراً سے نفی میں سر ہلایا۔۔

کبھی نہیں۔۔۔!! وہ فورا بولی تو ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

اور کیوں۔۔؟؟؟ وہ نا سمجھی سے اسکے گال پر ہاتھ رکھے انگوٹھے سے اسکا گال سہلاتے ہوئے پوچھنے لگا جس پر وہ مسکرا دی۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتی میرے علاوہ آپکو کوئی بھی دیکھے کوئی بھی کیونکہ آپکو دیکھنے کا حق صرف میرا یعنی عائزہ ایان شاہ کا ہے کیونکہ ایان شاہ صرف عائزہ شاہ کا ہے اسکی ملکیت ہے اسے دیکھنے چھونے پکارنے کا حق صرف عائزہ کا ہے اور اس سے محبت کرنے کا بھی یہ حق میں کسی کو بھی نہیں دے سکتی ناجیتے ہوئے نامرتے ہوئے کبھی بھی نہیں۔۔وہ کہہ کر لمحہ بھر کو مگر ایان کو مہبوت سا کر گئ۔۔

میری قسمت کے ہر اک پنے

میرے جیتے جی بعد مرنے کے۔۔

تو لکھ دے میرا اسے۔۔

پر چاند سے اس سب کا کیا تعلق میری جان وہ تو آسمان پر ہوتا ہے اپنے ستارے کے ساتھ تو تمھیں ڈر کس سے ہے۔۔ ستارے بھی تو کئ ہوتے ہیں ایان،،وہ پھر لوگ چاند سے بہت محبت کرتے ہیں اس سے باتیں کرتے پوری رات اسے تکتے گزار دیتے ہیں میں نہیں چاہتی میرے چاند کو کوئی دیکھے یا اس کو پکارے بھی میں چاہتی وہ صرف مجھ سے باتیں کرے میں صرف اسے دیکھوں اور وہ مجھے بس۔۔

میں اسے چاند بھی نہیں لکھ سکتی۔۔

کیونکہ اسے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔

اسکی تمام بات سنتے ہوئے ایان کو اس پر ٹوٹ کا پیار آیا جس نے مسکراتے ہوئے لمحے بھر کی دیری کیے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا جس پر حیا کے غالب آتے عائزہ نے اسکے سینے میں منہ چھپا گئ جبکہ کھڑکی سے نظر آتا چاند انکی محبت پر شرماتا ہوا بادلوں کی اوٹھ میں چھپنے لگا۔۔۔

عـــــشق میں فنا

مصنفہ نیناں شاہ

قسط نمبر 62

شایان اور ایان اپارٹمنٹ سے نکل کر گھر کی راہ لیے ہوئے تھے ایان کل ہی ابھی اسلام آباد سے واپس آیا تھا اور آتے اسے یہ کام نپٹانا تھا جس کی بنا پر وہ صبح صبح شایان کے ساتھ آیا تھا اب وہ کام کر کے واپس اپنے اپنے گھر کی جانب رواں دواں تھے ایان کو کچھ کام تھا تو وہ سیدھا شایان کے اپارٹمنٹ سے اپنے کام کو نکل گیا جبکہ اسکے پیچھے شایان کچھ دیر آوارہ گردی کرنے کے بعد اب گھر کو لوٹا تھا۔۔

گھر کے پورچ میں جیسے ہی اس نے گاڑی رکی تو اچانک اس کی نظر سامنے کھڑی رابیع پر پڑی جو گارڈ سے جانے کیا بولے جا رہی تھی اور گارڈ اسے اندر نہیں جانے دے رہا تھا یہ دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل آئے اور اس نے بڑبڑاتے ہوئے بیلٹ اتارتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر ایا۔۔

"ایک تو یہ کالی بلیوں کی طرح ہر وقت کہی نا کہی سے سامنے آجاتی ہے اب کیا مسلئہ پڑ گیا ہے" وہ بڑبڑاتا ہوا آگے کی جانب بڑھا اس کو آتے دیکھ گارڈ سیدھا ہوا اور اسے سلام کیا جس پر اس نے سر ہلا کر اسے گھورا۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں کس بات کی بحث چل رہی ہے؟؟ شایان نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا تو رابیع کے بولنے سے پہلے گارڈ نے جواب دیا۔۔

سر انکو میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مگر بحث پر بحث کر رہی ہیں جانے کا نام نہیں کے رہی جانے کیا مسلئہ ہے انکو۔۔۔ گارڈ نے بنا سوچھے سمجھے بولا تو شایان کہ گھوری مزید گہری ہوئی۔۔

مم،،، میرا مطلب بات نہیں مان رہی۔۔ گارڈ نے فورا تصحیح کی۔۔

شایان مجھے اندر جانا ہے مم،،،میں بہت پریشان ہوں مجھے خالہ سے ملنا میرا ملنا بہت ضروری ہے پلیز زززز۔۔۔وہ آنسوں سے تر چہرا لیے سبز آنکھیں سوجھائے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا جس نے اسے کبھی روتے نہیں دیکھا تھا وہ اپنی پریشانی کسی پر ظاہر کرتی تھی جس پر اسے گارڈ پر مزید غصہ ایا۔۔

تمھیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔۔ تمھیں عقل نہیں ہے وہ رو رہی ہے خالہ خالہ بول رہی ہے تو یعنی گھر کی فرد ہے پاگل ہو تم۔۔۔۔۔وہ یکدم اتنا تیز دھاڑا کہ رابیع کے آنسوؤں کو بھی بریک لگی تھی۔۔

سسس،،،سر آپ نے کہا۔۔۔۔ابھی وہ مکمل بول بھی نا پایا جب وہ اچانک پھر دھاڑا۔۔۔

کسی ایرے غیرے کو کہا تھا وہ کزن ہے میری میری خالہ کی بیٹی جب وہ کہہ رہی ہے کہ اسکا کوئی تعلق ہے تو خود بکواس کرنے کی بجائے اندر دفعہ ہو کر پوچھو کہ آخر مما اسے جانتی ہیں کہ نہیں کس کام کے گارڈ ہو گارڈ ہو گارڈ بن کر زمہ داری نبھاتے رہو بسس گھر کا افراد بن کر انکوائری کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم۔۔۔۔۔وہ سختی سے گویا ہوا تو وہ فورا سامنے سے ہٹا اور سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔۔سوری سر۔۔وہ بس یہی کہہ پایا تھا۔۔۔

شایان نے مڑ کر رابیع کو دیکھا جو وہاں کھڑے انکو دیکھ رہی تھی۔۔ آو اندر چلو مما اندر ہی ہو نگی۔۔یقینا وہ بہت بڑی مصیبت میں تھی جو یونہہ روتی ہوئی یہاں کسی کام سے آئی تھی وہ محض سوچھ ہی سکا اور اسکے پیچھے آگے بڑھ گیا۔۔

رابیع فورا اسے اسکے پیچھے آگے بڑھی مگر اسکے اندر جانے سے پہلے وہ آگے کی طرف بھاگ گئ کیونکہ اسکے پاس وقت بلکل نہیں تھا شایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

حد ہو گئ بہت ہی عجیب لڑکی ہے یہ اب نا جانے کونسی مصیبت آن پڑی ہے" وہ اسے دیکھتا ہوا بڑبڑاتا آگے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بغیر بریک لگائے آمنہ بیگم کے کمرے میں گئ تھی۔۔۔

خالہ۔۔۔!!!!!! بغیر ناک کیے وہ پہلی مرتبہ کسی کے کمرے میں داخل ہوتی چلائی تھی جس پر آمنہ بیگم بیڈ پر بیٹھی یک دم مڑی تھیں اور اسے دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہوئی۔۔

رابیع۔۔!!! وہ فورا کھڑی ہوتی اسکی جانب آئیں جو روتے ہوئے انکی طرف لپکتی ہوئی ان کے سینے میں چھپی تھی۔۔

رابیع میرا بچہ کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہوں کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔۔وہ اسکا سر سہلاتے ہوئے گویا ہوئیں جبکہ اسکی حالت دیکھ کر انکا کلیجہ منہ کو ارہا تھا مگر وہ روئے گئ۔۔

رابیع کیا ہوا ہے بیٹے مجھے کچھ بتاؤ تو میری جان نکل رہی ہے تم ٹھیک ہوں مما کو کچھ ہوا ہے مجھے بتاو پلیز زز وہ اسے خود سے دور کرتی ہوئیں اسکا چہرہ صاف کرتی ہوئی بولیں اور اسے لیے بیڈ کی جانب آئیں اور اسے سامنے بیٹھایا۔۔

کیا ہوا ہے بیٹے میرا دل بیٹھا جارہا ہے انہوں نے رابیع کے بال سمیٹتے ہوئے پوچھا تو وہ ہچکیاں لیے انہیں دیکھنے لگی۔۔

خالہ مما۔۔۔وہ مما خالہ وہ ہسپتال میں ہیں۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی آمنہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

ہسپتال آپی لل،،، لیکن کیوں کیا ہوا انہیں وہ ٹھیک ہیں؟؟رابیع کچھ تو بتاؤ بیٹے۔۔۔۔وہ بے حد پریشانی سے گویا ہوئی۔۔

خالہ مما کہ طبیعیت بہت خراب ہے انہیں فٹس آئے ہیں آج وہ سنبھل نہیں پارہی میں کیا کروں خالہ آپکے علاوہ میرا کوئی نہیں تھا جس کے پاس میں آتی مجھے مجبوراً آپکے پاس آنا پڑا خالہ میرے ساتھ چلیں پلیز زز۔۔۔وہ روتے ہوئے التجائیہ انداز میں گویا ہوئی تو آمنہ بیگم نے اسے خود لگایا۔۔۔

لیکن کیسے میری جان ایسا کیا ہوا تھا کہ مما کی طبیعت اتنی خراب ہوگئ خیر ابھی یہ سب چھوڑ مجھے بتاؤ آپی کونسے ہسپتال میں ہیں میں تمھارے ساتھ چلتی ہوں چلو میرا بچہ۔۔۔وہ فورا اٹھتی اسے اپنے ساتھ لیے باہر کی طرف بڑھ گئیں۔۔

میں سب کچھ بتاتی ہوں آپ ابھی بس میرے ساتھ چلیں خالہ میری جان نکل رہی ہے اتنے گھنٹے ہوگئے ہیں مما ہوش میں آنے کا نام نہیں لے رہیں میں،،،میں کیا کروں۔۔۔وہ ہچکیوں سمیت بولتی ہوئی بلکل ننھی بچی لگ رہی تھی جسے اپنی ماں کو کھونے کا ڈر اسے بولنے سے بھی قاصر کر رہا تھا۔۔۔

رابیع خاموش ہو جاؤ میری جان میں ہوں نا چلو میرے ساتھ وہ بھاگتی ہوئی نیچے آئیں اسکی ایسی حالت نہیں تھی وہ ڈرائیو کر پاتی جبھی آمنہ نے فورا ڈرائیور کو آواز دی مگر وہ شاید احان کے ساتھ کسے کام سے باہر گیا ہوا تھا اور گھر پر۔صرف شایان تھا۔۔

کیاہوا مما۔۔رابیع آپی آپ یہاں۔۔؟؟سامنے سے آتی مشا نے شور سن کر ان سے پوچھا تو آمنہ بیگم نے اسے دیکھا

۔۔

مشا آپی کی طبعیت نہیں ٹھیک مجھے ہسپتال جانا ہے عالی کدھر ہے۔۔؟؟؟ آمنہ بیگم نے فورا اسے اطلاع دی۔۔

مماوہ تو آفس ہیں ہاں گھر پر۔اس وقت شایان بھائی ہیں آپ کہیں تو انہیں بلا دوں میں۔۔۔اس نے فورا انہیں آگاہ کیا

۔۔

ہاں جاؤ بیٹا جلدی بلاؤ اسے۔۔۔وہ مشا سے کہہ کر رابیع کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

حوصلہ رکھو پانی پیو کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا میری جان سامنے پڑے ٹیبل پر سے وہ پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے اسکے لبوں سے لگایا تو اس نے دو گھونٹ پی پر کر منہ پھیر لیا آمنہ بیگم نے اسکی کمر سہلائی۔۔۔

مشا جلدی سے اوپر کی جانب بڑھی اور دروازہ ناک کرتی وہ شایان کے کمرے میں آئی جہاں وہ اپنے کف لنکس کھولتا ہوا سلیوز فولڈ کر رہا تھا اس نے ایک نظر اٹھا کر مشا کو دیکھا جو اسکو دیکھ کر ہمشہ ڈر کر کنفیوز ہو جاتی تھی جس پر شایان کو اکثر ہنسی اجایا کرتی تھی مگر وہ ضبط کر جاتا تھا اب بھی وہ اسکو دیکھ کر بات بھول گئ تھی کہ وہ کہنے کیا آئی ہے اور وہ دور کھڑی زمین پر دیکھتی انگلیاں مرور رہی تھی شایان کا دل کیا وہ ماتھا پیٹ لے آج تک اسے ایک لفظ نہیں کہا تھا جانے وہ کیوں اس سے اتنا ڈرتی تھی۔۔

مشا۔۔۔اس نے اسے ہوش میں۔واپس لانے کو مخاطب کیا تو وہ اپنی جگہ سے دو فٹ اچھلی۔۔

اہ۔۔!! بھائی وہ میں وہ مجھے مما نے بھیجا ہے۔۔اس نے جلدی سے اپنی بات بتائی شایان کو اس وقت اپنی ہنسی کنٹرول کرنا سب سے مشکل لگ رہا تھا۔۔

مشا گڑیا میں تمھیں کھا نہیں جاؤں گا نا میں تمھیں پھانسی چڑھا دوں گا عالی سے شادی کرنے پر جو تم مجھ سے اتنا ڈرتی ہو اب کیا ہوا سب خیریت۔۔۔؟؟اس نے خود اس کو تسلی دے کر سوال کیا تو اس کی سانس میں سانس آئی۔۔

آ،،،،جی وہ،،وہ بھائی۔۔۔ابھی وہ مکمل نہیں بول پائی جب وہ خود دوبارہ گویا ہوا۔۔

مامانے کیوں بھیجا ہے گڑیا؟؟اس نے پیار سے پوچھتے ہوئے ٹائی اٹھا کر الماری میں ہینگ کی تو اسے یاد آیا وہ یہاں کیوں آئی تھی۔۔

جی بھائی مما بلا رہی ہیں نیچے رابیع آپی آئی ہیں ان کے ساتھ ہسپتال جانا ہے شاید انکی مما ہسپتال ہیں اس وجہ سے مما کہہ رہی ہیں آپ جلدی سے نیچے آجایئے اور انکے ہسپتال چھوڑ آئیں۔۔اس نے جلدی سے اسے بات بتائی جس پر شایان کے چلتے ہاتھ رکے۔۔

ہسپتال کیوں؟؟؟سب خیریت اور ڈرائیور کہاں ہے؟؟شایان نے ماتھے پر بل آئے۔۔

بھائی وہ گھر پر گاڑی نہیں ہے ڈرائیور ویسے بھی آج چھٹی پر ہے احان یونیورسٹی کے کام سے اور عالی آفس ایسے میں مما نے کہا ہے کہ آپ سے کہوں کہ جلدی سے نیچے آئیں۔۔۔یہ بات سن کر شایان نے کڑوا سا منہ بنایا مگر مرتا کیا نا کرتا اسے جانا پڑنا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ مما سے کہو میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔وہ مشا کو حکم دیتے ہوئے خود واش روم کی جانب بڑھ گیا وہ محض سر ہلاتی وہاں سے باہر نکلی تھی۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں ڈارک براؤن ٹی شرٹ کے نیچے جینز کی پینٹ پہنے سلیوز فولڈ کیے نیچے آیا جہاں وہ ہاتھوں میں۔سر گرائے بیٹھی اب تک رو رہی تھی وہ جو کہنے آیا تھا کہ وہ کہیں نہیں جا رہا ڈرائیور کو کال کر دی ہے وہ آرہا مگر اسے ہنوز روتا دیکھ حیرت بھی ہوئی اور کہی نا کہی خیال بھی آیا کہ محض کوئی چھوٹی بات نہیں ہے وہ جب سے آئی تھی تب سے روئے جا رہی تھی اور اب تو آمنہ بھی اسے نم آنکھوں سے خود سے لگائے تسلی دے رہی تھیں وہ انہیں سوچوں میں گم نیچے آیا جب کچھ الفاظ اسکی سماعتوں سے ٹکرائے۔۔

رو نہیں میری جان کچھ نہیں ہو گا مما کو تم پریشان نہیں ہو جہاں تم نے اتنے سال اتنی ہمت دیکھائی وہاں آج ایسے ٹوٹ کر بکھر جاؤ گی تو انہیں کون سمیٹے گا رابیع۔۔۔

خالہ،،، خالہ آئی کانٹ بریتھ آئی جسٹ کانٹ(خالہ مجھے سانس نہیں آرہا) وہ اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتی گویا ہوئی آمنہ نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔

نہیں میری جان لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا تم نے اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا تم نے ایک بار کسی سے پوچھا نہیں نا سوچھا کیوں وہ جو اتنی سب دیر میں آمنہ بیگم کو ایک ایک بات بتا چکی تھی آمنہ بیگم نے پریشانی سے اس بات کو ٹٹولا۔۔

خالہ پلیز زز ابھی مما پاس چلیں پلیز زززززز وہ ہچکیوں سمیت گویا ہوئی تو شایان فورا انکے قریب آیا جسے آمنہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

آ گئے تم بیٹے پلیز زز جلدی چلو تمھاری خالہ ہسپتال ہیں مجھے وہاں پہنچنا ہے۔۔وہ کچھ بھی سنے بغیر شایان کو حکم صادر کرتیں وہاں سے اٹھیں اور رابیع کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گئیں شایان بھی انکے پیچھے ہی نکلا۔۔۔

وہ گاڑی میں موجود اسپتال کی جانب رواں دواں تھے جبکہ آگے بیٹھے ڈرائیونگ کرتے شایان کی نظر بھٹکتی ہوئی آج اس لڑکی پر جا رہی تھی جو مسلسل روئے جا رہی تھی مگر وہ فورا سر جھٹک کر ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔۔۔

رابیع میری جان تم نے یہ کیا کیا تم نے کیا سوچھ کر اتنا بڑا قدم لیا تھا بیٹے تم جانتی تو تھی تمھاری ماں کبھی بھی اس شخص کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔ آمنہ بیگم نے اسے سہلاتے ہوئے پیار سے پوچھا تو اسکے رونے کی۔شدت آئی۔۔

کب تک خالہ آخر کب تک،،،،، مم،،، میں کب تک اپنی ماں کو ایسے دیکھتی خالہ،،،، میں نے بچپن سے اپنے باپ کی کمی کو محسوس کیا ہے میں،،،، میں اپکو بتا نہیں سکتی جب میں چھوٹی تھی تو میرے سکول میں مجھ سے سوالات ہوتے تھے میں کس طرح اسکا سامنا کرتی تھی خالہ میں اپنی زندگی میں اپنی ماں کو اکیلے زندگی سے لڑتے دیکھا ہے میں انہیں باقی سب کی طرح اپنے ہم سفر کے ساتھ خوش دیکھنا چاہتی ہوں خالہ میں اس لیے انہیں واپس لے کر آئی تھی کہ انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے خالہ اور وہ معافی مانگنا چاہتے تھے مگر مما انکا نام تک نہیں سن رہیں آج بھی جب میں نے بات کرنے کی کوشش کی تو انکی بہت بری حالت ہو گئی میں کیا کروں۔۔۔وہ ہیچکیاں سموئے بولی تو آمنہ بیگم کو اس بچی پر ڈھیروں ترس آیا۔۔

میری جان میرا بچہ۔۔انہوں نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے چوما وہ نہیں جانتی تھیں کہ اس بچی کے دل میں کس قدر درد ہے وہ کس قدر ہوتی بکھری ہے۔۔۔

میرا بچہ تم جو بھی کہہ رہی ہو وہ سب ٹھیک ہے میری جان میں جانتی ہوں تم بچپن سے اپنے باپ کی کے محبت سے مرحوم رہی ہو یہی نہیں بلکہ تم نے دنیا کی الگ الگ باتیں سنی ہیں پر میری جان تم کیوں بھول گئ کہ جس نے پوری زندگی تمھیں باپ اور ماں دونوں کا پیار دیا دونوں بن کر پالا یہی نہیں تمھاری زندگی بنائی تمھیں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تمھیں۔اس مقام تک پہنچایا تو پھر کیوں میری جان اور تمھیں زرباب بھائی دیکھے کہاں؟؟امنہ بیگم کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

وہ،،،وہ پیرس خالہ ہاسپٹل انکی طبیعت بہت خراب تھی انکے دوسری بیوی سے دو بیٹے وہی لاوارثوں کی طرح وہی چھوڑ آئے تھے میں نے انکی سرجری کی اور وہ اپنی غلطی پر بہت شرمندہ تھے مما سے معافی مانگ کر ازالہ کرنا چاہتے تھے خالہ مجھے لگا ہماری فیملی مکمل ہو جائے گی سب ٹھیک مگر اس شخص کے نام نے میری ماں کو موت کے منہ میں پہنچا دیا میں کیا کروں۔۔۔وہ روتی بلکتی ہوئی بولے جا رہی تھی اسے اپنی ماں سے بھر کر کچھ نہیں تھا۔۔

میری جان بہت پہلے تمھاری ماں کو وہ شخص چھوڑ گیا تھا جب تم نومولود تھی ہسپتال کے بستر پر وہ چھوڑ گیا تھا زندگی بھر مڑ کر نہیں دیکھا کتنی مشکلات اور مصیبتوں سے بعد اب آکر تم اور وہ اپنی زندگی میں خوش تھے رابیع یہ تم نے کیا کیا رابیع کچھ لوگوں کو انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا چاہ کر بھی نہیں ایک بیٹی پیدا ہونے پر اس نے کیا کیا کس قدر جاہل پن کا مظاہرہ کیا اور تم جانتی ہو کس طرح تمھاری ماں نے تمھیں پالا ہے تمھیں اس مقام تک پہنچایا ہے اب آکر سب کچھ ٹھیک ہوا تھا ان میں جینے کی خواہش پیدا ہوئی تھی تمھیں دیکھ کر وہ خوش ہوتی تھیں تم کسی سے مشورہ تو کرتی خیر اب جو ہو گیا سو ہو گیا تم اب اس کے بعد کبھی بھی اس شخص کا نام اور زکر آپی کے سامنے نہیں کرو گی تمھیں قسم ہے اس ہستی کی رابیع جس نے تمھیں پیدا کیا تمھیں آج اس قابل بنایا تمھارا نام بنایا اور تمھارے لیے اپنا سب قربان کیا مت بھولو جب تمھیں باپ کی اور تمھاری ماں کو شوہر کی ضرورت تھی اس نے بیٹوں کے لیے کہیں اور منہ مارا تھا اور

اب جب انہیں بیٹوں نے دھتکار دیا تو تم اور تمھاری ماں یاد آگئی اسے وہ اب اپنے مطلب کو واپس آگیا نہیں میری جان آپی اسے کبھی معاف نہیں کرے گی اصول تو اسے تمھیں یہاں لانا نہیں چاہیے تھا وہ آپی کی نفرت کے علاوہ کچھ ڈیزرو نہیں کرتا تمھارا باپ اور تمھاری ماں ایک ہی ہے بس اپنی ماں کے لیے تم اسے صاف کہہ دو کہ وہ تم لوگوں سے مت ملیں تم لوگ ان سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھنا چاہتے تم نہیں کہہ سکتی نا تو میں کروں گی ان سے بات جب ضرورت تھی جب اسکا ساتھ چاہیے تھا تب اس وقت بھیڑیوں کے پاس چھوڑ گیا اور اب جب اسے خود کو کسی نے دھتکارا تو واپس آگیا۔۔۔ آمنہ بیگم مزید آگ بگولہ ہوئی انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس انسان کو مار دے۔۔

خالہ ہم سفر اور باپ کی ضرورت دنیا کے ہر مرحلے اور ہر عمر میں رہتی ہے کل کو مجھے کچھ ہو گیا۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بول ہی رہی تھی آمنہ بیگم چلائیں۔۔

رابیع بکواس نہیں کرو شٹ اپ!! کیسی باتیں کر رہی ہو تم رابیع بیٹا تمھاری ماں کا جینے کا سہارا صرف تم ہو میری جان وہ تمھیں دیکھ دیکھ کر جیتی ہیں کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو تم رابیع مت کرو میری جان حوصلہ رکھو تم حوصلہ ہارو گی تو آپی کو کون سنبھالے گا۔۔۔ امنہ بیگم نے اسے دوبارہ تسلی دینے کی کوشش کی مگر وہ کچھ سننے کی روادار نہیں تھی۔۔

خالہ حوصلہ خالہ میں دن بادن حوصلہ ہار رہی ہوں مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے خالہ کہ اب میں مزید یہ سب برداشت کروں بچپن سے اپنی ماں کا درد بانٹا آپ جانتی ہے آنکھ کھلی تھی تو اپنی ماں کو اس حال میں دیکھا تھا انہیں سنبھالنا دیکھا تھا بچپن جوانی اور اب میچورٹی زندگی کے تمام حصے ماں کو سنبھالنے انہیں ہمت دینے میں گزر گئے خالہ یقین جانے اب بس ہو گئی مجھے کوئی کندھا چاہیے ماں نے تو مجھ سے اپنا دل ہلکا کر لیا میرے دل کا بوجھ کون ہلکا کرے گا بچپن ناجی پائی کہ ڈرتی تھی باہر جاؤں گی سو لوگ پوچھیں گے باپ کہاں ہے مر۔ گیا یا چھوڑ گیا کیا جواب دوں گی جوانی میں ڈر تھا کہ باپ سر پر نہیں ہے تو کوئی بھی کبھی بھی عزت پر ہاتھ ڈال دے گا خالہ میں مضبوط بہت تھی مگر ڈر خوف میرے اندر بھی تھا خالہ اور اب میں اپنی ماں کو یونہہ نہیں دیکھ سکتی خالہ میں مر جاؤں گی میں مر جاؤں گی کہ میری وجہ سے میری ماں کو گھر

سے بے گھر کر دیا گیا میری پیدائش کے بعد انہیں دھتکار دیا گیا میں ہی منحوس۔۔۔۔ابھی وہ اور اٹ پٹانگ بولتی جب آمنہ بیگم نے اسے زور سے خود میں بھینچا اور کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔

شششششش!!! خاموش ایسی جاہلانہ باتیں تمھیں زیب نہیں دیتیں میری جان ہم نے تمھاری تربیت ایسی نہیں کی یہ انکی سوچ تھی جو بیٹی کو بوجھ سمجھ کر اسے اسکی ماں سمیت باہر پھینک دیے بدلے میں اپنے جوان بیٹوں نے اسے دھتکار کر بے گھر کیا تب بھی اسی بیٹی اور اسی عورت کی کوک سے جنم لینے والی روح نے اسے سہارا دیا رابیع وہ جاہل آدمی کچھ ڈیزرو نہیں کرتا مگر ہاں تم بہت کچھ ڈیزرو کرتی ہو میری جان تم یہ سب نہیں کہو رابیع لوگ تو اپنی محبت کے چھوڑ جانے کے بعد پتہ نہیں کس حد تک جاتے ہیں نوجوان نسل ماں باپ کا خیال نہیں کرتی شادی شدہ اگر بیٹی پیدا ہو اسے چھوڑ کر چلی جاتی ہے کہ ایک اور کوشش کے بعد شاہد بیٹا پیدا ہو مگر انکی محبت ان سے دور نا ہو اور گھر نا چھینے تمھاری ماں نے تمھارے لیے محبت گھر باہر سب چھوڑا میری جان۔۔۔ آمنہ بیگم اس بچی کو دیکھ کر خون کے آنسوں رو رہی تھیں لیکن نوجواں نسل والی بات پر شایان نے چونک کر انہیں دیکھا تھا وہ تب سے انہیں سن رہا تھا اور اسکا درد محسوس کر رہا تھا وہ کس قدر قرب میں تھی مگر کس قدر زندہ دل تھی لیکن اور ایک غیر محرم کے دھوکے کے بعد اس قدر ٹوٹا تھا بکھرا تھا کہ بوڑھے ماں باپ کا خیال نا آیا شایان نے سوچھ کر گہری سانس بھری۔۔ تمھیں مضبوط ہونا ہے تمھاری خوشیاں دیکھنی ہے انہوں نے تمھیں اس مقام تک پہنچانے میں بہت مدد کی ہے رابیع پلیززز ایسے نا کرو خدا تمھارا نصیب بہت بلند اور پیارا کرے بیٹی۔۔۔

خالہ اگر میری قسمت بھی میری ماں جیسی۔۔۔۔۔۔وہ جانے کیوں آج سب خدشات نکال دینے کی دم پر تھی اور شاید اسے کندھا ملا تھا وہ اپنا سارا ڈر نکالنے کے دم پر تھی۔۔

رابیع کیا بکواس کیے جا رہی ہو اللہ نا کرے کیوں ہو گی تمھاری قسمت یونہہ خراب کیا کمی ہے تم میں خوبصورت ہو جوان ہو اتنی پیاری ہو پڑھیں لکھی ہو ڈاکٹر ہو ایک سمجھدار باوقار لڑکی ہو کیوں تمھارا دماغ ٹھیک ہے اچھی باتیں سوچھو میری جان پلیززز۔۔۔۔۔

خالہ خوبصورت شکلیں بھی نصیبوں کی محتاج ہوتی ہیں آپ اور مما بھی تو اپنے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکیاں تھیں نا خالہ تو سب سے پڑھی لکھی لڑکیاں جو اپنی مثال آپ تھیں مگر آپ تو آپ میری ماں کا کیا قصور تھا خالہ کیوں انکے ساتھ یہ ہوا نصیب کا تعلق شکل صورت سے نہیں ہوتا وہ تو آپکے مقدر سے ہوتا ہے ہوتا وہی ہے جو آپکے نصیب میں لکھا گیا ہو میری خوبصورت ڈاکٹری اور ان سبز آنکھوں کا کوئی فایدہ نہیں جب میرا نصیب ہی اچھا نہیں۔۔۔

رابیع!!!! اب کہ بار آمنہ بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا جس پر شایان نے جھٹکے سے بریک لگائی۔

مما۔۔۔وہ بھی یک دم۔اونچا بولا تھا آمنہ بیگم نے گہری سانس کھینچ کر آنکھیں میچیں۔۔

مما کیا کر رہی ہیں یار آپ؟؟وہ آگے ہی رو رہی ہے اور آپ!! جب کہ تھپڑ پڑنے پر رابیع کے رونے میں مزید شدت آئی تھی شایان نے لال آنکھوں سے اسے دیکھا تھا آمنہ بیگم نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

چپ ہو جاؤ رابیع بلکل خاموش کیا ہو گیا ہے تمھیں تم پاگل ہو گئ ہو کیا بولے جا رہی ہو کیوں کیا مسلئہ ہے تمھارے نصیب کو اچھا بھلا ہے اور قسمت تمھاری ماں کی خراب نہیں تھی رابیع نصیب ان کم بختوں کا خراب تھا جن نے اتنی پیاری بیٹی کو پیدا ہوتے ہی قبول کرنے سے انکار کر دیا ارے جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ اسکے والد پر رزق کے دروازے کھولتا ہے اور تو اور اس پر رحمت کے ساتھ دروازے کھول دیتا ہے تمھاری ماں کا نصیب تو اس قدر حسین ہے کہ اس نے تم جیسی لڑکی کی پرورش اتنے اچھے طریقے سے کی یہی نہیں بلکہ تمھیں اس مقام تک پہنچایا تمھارا نام بنایا آج وہ تمھارے نام سے جانی جاتی ہیں نصیب تو اس انسان کا خراب تھا آج دیکھو تمھارے ہی گھر میں پناہ لیے ہوئے ہے مت سوچھو یہ سب اپنے نصیب کو الزام مت دو رابیع۔۔۔امنہ بیگم نے گہری بات کی تو وہ اب ایک جگہ جم گئ تھی واقع وہ ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔

میری بات دیہان سے سنو رابیع اگر وہ روباہ تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو تم انہیں صاف کہو گی کہ میری ماں آپکا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی رابیع بہت عرصہ پہلے ڈاکٹرز نے کہا تھا اگر انکو دوبارہ فٹس آئے اور انکی طبیعت اسی طرح بگڑتی رہی تو انکی موت واقع ہو سکتی ہے اور اس شخص کی موجودگی میں انکی حالت مزید بگڑنے کا خدشہ ہے رابیع سب

کچھ بھلانا اتنا آسان نہیں ہے سو فٹس آئیں گے سو ظلم یاد آئے گی ہر ظلم پر آپی کی طبیعت بگڑے گی اسکے بعد جو ہو گا وہ ہم برداشت نہیں کر پائیں گے رابیع تمھیں تمھاری ماں کی زندگی پیاری ہے تو گھڑے مردے مت اکھیڑ واور انہیں واپس بھیج دو تم انکی جو مدد کرنا چاہتی ہو یا تم ان سے رابطہ رکھنا چاہتی ہو سو بار رکھو تمھارا باپ ہے وہ مگر یونہہ دوبارہ سے اپنی ماں کی زندگی میں لانے کا فیصلہ چھوڑ دو۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ان سے ملنے کا میں بے انتہا نفرت کرتی ہوں ان سے کہہ دوں گی میں مجھے بس اپنی ماں چاہیے ہے بس ماں۔۔۔۔وہ کڑے تیوروں کے ساتھ گویا ہوئی آمنہ نے اسے دیکھتے ہوئے لب کاٹا اور ہاں میں سر ہلایا ہسپتال گھر سے کافی دور تھا تو کافی دیر کی مسافت کے بعد وہ ہسپتال پہنچے آمنہ بیگم اور رابیع فورا اندر کی طرف بھاگے تھے کیونکہ کنول کی ملازمہ نسیم کے کی فون انہیں اچکے تھے اور دوسری طرف شایان اپنی ماں اور رابیع کے درمیان ہونے والی گفتگو میں الجھ گیا تھا خاص کر اس ایک بات پر کہ جوان اولاد اپنی محبت کے سوگ میں اپنے بوڑھے ماں باپ کا سوچھے سمجھے بغیر انہیں چھوڑ جاتی ہے غلط قدم اٹھا لیتی ہے وہ اپنے آپ کو کتنا سمجھ دار سمجھتا تھا مگر اس نے کیا کیا یہ سوچھ کر اس نے زوردار مکا سٹرینگ پر مارا اور گاڑی آگے بڑھائی۔۔

To be continued.....

Share your feedback.....